PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

DEBATES

15th July, 1963

Vol. IV—No. 31

OFFICIAL REPORT

Part iv

Provincial Assembly of West Pakistan
21. 5. 65
LIBRARY

CONTENTS

	Pages
Monday, the 15th July, 1963	
Recitation from the Holy Qur'an	1
Starred Questions and Answers	2
Short Notice Question and Answer	58
Leave of absence of M.P.As.	60
Point of Order—	
re-*attendance of Assembly meetings by Members* ..	72
Questions of Privilege—	
re-*contradictory replies on the same subject by Parliamentary Secretary, Home and Parliamentary Secretary, S.&G.A.D.* ..	73
re-*wrong reply to Starred Questions No.* 1905 ..	73
intentional break of quorum by Government Party on 13th July 1963	79
Adjournment Motions—*Re*—	
Action Against Punjab University Students for walking out of Examination Halls	82
Detention of Press representatives of Hyderabad by the District authorities	82
Confinement and beating of Mazhar Hussain by Hazara Police ..	83
Combined Military Exercises by U. S. A., Britain and Bharat ..	84
Points of Order—	
re-*postponment of Speaker's election till High Court's verdict on writ Petition and the time for filing of nomination papers*	85
re-*Secret ballot*	92

Price : Rs. 5·50

P. T. O.

Ordinances—

The West Pakistan Bus Stand and Traffic Control (Gujranwala) Ordinance 1963 (*Resumption of discussion*) 97

Point of Order—

re-*invalidity of the Ordinance on account of its inconsistancy* with two Central Laws 98

The West Pakistan Vegetable Market (Lahore) Ordinance, 1963 113

Point of Order—

re-*invalidity of the Ordinance on account of its conflict with Article 6 of the Constitution* 113

The west Pakistan Establishment and Improvement of Parks and Historical Places (Lahore) Ordinance, 1963 .. 127

The West Pakistan Timber Market (Lahore) Ordinance, 1963 .. 138

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FOURTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Monday the 15th July, 1963

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 9—15 a.m. of the clock, Mr. Acting Speaker, Mr. Muhammad Ishaq Khan Kundi, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqui, Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا
يُظْلَمُونَ شَيْئًا ۝ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ عِبَادَهُ بِالْغَيْبِ ۚ
إِنَّهُ كَانَ وَعْدُهُ مَأْتِيًّا ۝ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا إِلَّا سَلَامًا ۖ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ
فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا ۝ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُورِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ۝
وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ ۖ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذَٰلِكَ ۚ
وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ۝ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ
وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهِ ۚ هَلْ تَعْلَمُ لَهُ سَمِيًّا ۝

پارہ ۱۶ سورہ ۱۹ رکوع ۷ و ۸ آیات ۶۰ تا ۶۵

ہاں جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل میں لگ گیا تو بلاشبہ ایسے لوگوں کے لئے کوئی کھٹکا نہیں وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ ان کے حقوق میں ذرا بھی ناانصافی نہ ہوگی ہمیشگی کی جنت جس کا اپنے بندوں سے خدائے رحمان نے وعدہ کر رکھا ہے اور وعدہ ایک غیبی بات کا ہے یقیناً اس کا وعدہ ایسا ہے جیسے ایک بات واقع ہوگئی۔ اس زندگی میں کوئی ناشائستہ بات ان کے کانوں میں نہیں پڑیگی جو کچھ سنیں گے وہ سلامتی ہی کی صدا ہوگی سو ہاں صبح و شام ان کا رزق ان کے لئے برابر مہیا رہے گا سو یہ جنت ہے جس کا ہم اپنے وارث بنا دیتے ہیں جو ہمارے بندوں میں سے پرہیزگار ہوتا ہے۔ اور ہم نہیں نازل ہوتے مگر تمہارے پروردگار کے حکم سے جو کچھ ہمارے سامنے ہے اور جو کچھ ہمارے پیچھے گذر چکا ہے اور جو کچھ ان دونوں وقتوں کے درمیان ہوا سب اس کے حکم سے ہے۔ اور تمہارا پروردگار ایسا نہیں جو بھول جانیوالا ہو۔ آسمان اور زمین کا پروردگار اور جو کچھ بھی آسمان و زمین میں ہیں پس اسکی بندگی کرو اور اسکی بندگی کی راہ میں جو کچھ پیش آئے جھیلتے رہو کیا تمہارے علم میں کوئی دوسرا بھی اس کا ہم نام ہے۔

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

DEVELOPMENT OF INDUSTRIES IN QUETTA/KALAT DIVISIONS

***2830. Babu Muhammad Rafiq**: Will the Parliamentary Secretary, Industries be pleased to state :—

(*a*) the total allotment of funds made for the Development of Industries, in Quetta/Kalat Divisions during the years 1947 to 1962 yearwise and District-wise;

(*b*) the total budget allotment in respect of pay, Travelling Allowance, Daily Allowance and other allowances of the official of the Industries Department of the said Divisions including miscellaneous expenditure during the above-mentioned period;

(*c*) actual expenditure incurred on the items mentioned in (*a*) and (*b*) above during the said years and in case of any excess or saving, reasons thereof?

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر خالد بن جعفر) مطلوبہ اطلاعات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(الف) **نظامت صنعت** - صنعتوں کی ترقی کے لئے ۱۹۴۷ء سے ۱۹۶۲ء تک تعین شدہ رقوم کی میزان ۱۸,۰۶,۲۷۰.۰۰ روپے تھی - ضلع وار اور سال وار تقسیم کیفیت نامہ "الف" میں دکھائی گئی ہے جو ایوان کے سامنے پیش ہے۔

مغربی پاکستان کی صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کی چھوٹی صنعتوں کی کارپوریشن/چھوٹی صنعتوں کی ڈویژن

یکم جنوری ۱۹۶۱ء تا ۱۹۶۱-۱۹۶۲

۳۰ جون ۱۹۶۱ء

ضلع قلات	۱,۳۳,۹۱۰	۳۷۷,۰۸۰
ضلع کوئٹہ	۴۶,۷۴۰	۲,۶۴,۳۲۰
ضلع چگائی	۱,۸۰۰	۶,۰۰۰
ضلع لورالائی	۱۲,۱۸۰	۵۶,۱۵۰
میزان	۲,۰۵,۶۳۰	۷,۰۴,۰۵۰

(ب) **نظامت صنعت** - ۶,۱۱,۷۲۰.۰۰ روپے - تفصیلات کیفیت نامہ "ب" میں درج ہیں جو ایوان کے سامنے پیش ہے۔

مغربی پاکستان کی صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کی چھوٹی صنعتوں کی کارپوریشن/چھوٹی صنعتوں کی ڈویژن

۵,۵۳,۱۰۰ روپے - تفصیلات کیفیت نامہ ''ب،،''الف،، میں دی گئی ہیں جو ایوان کے سامنے پیش ہے -

(ج) نظامت صنعت -

الف (ترقیات)	۵,۴۹,۶۳۶ روپے
''ب،، (عہدیداروں کی تنخواہ)	۵,۳۹,۳۱۱ روپے
۱۹۴۷ء سے ۱۹۶۲ء تک ترقیات و عملہ سمیت کل تعین	۲۴,۱۷,۹۹۰ روپے
کل خرچ	۱۲,۸۸,۹۴۷ روپے
غیر صرف شدہ	۱۱,۲۹,۰۴۳ روپے

بیشی یادداشت بچت کی تفصیلات اور وجوہ کیفیت نامہ '' ج،، اور تشریحی با '' ج ا ،، میں دی گئی ہیں جو ایوان کے سامنے پیش ہے -

چھوٹی صنعتوں کی کارپوریشن -

(الف) ترقیات	۷,۳۱,۷۲۰ روپے
(ب) عملہ	۳,۶۳,۶۲۰ روپے
(ج) کل بچت	۳,۶۷,۳۹۰ روپے

چھوٹی صنعتوں کی بچت و خرچ کی وجوہ -

بچت کی وجوہ کیفیت نامہ ''ج—۲،، میں پیش ہیں -

کیفیت نامہ "الف"

سکیموں کی ترقی کے لئے جملہ تعین

سال	کوئٹہ/پشین	سبی	چگائی	لورالائی	زھوب	قلات	مکران	خاران
	کوئٹہ ڈویژن					قلات ڈویژن		
۱۹۵۶-۵۷ء			محکمہ وجود میں نہیں آیا تھا				محکمہ وجود میں نہیں آیا تھا۔	
۱۹۵۷-۵۸ء	۱,۳۰,۹۱۰	—	۵۶,۸۳۰	—	—	۹۸,۴۰۰	—	—
۱۹۵۸-۵۹ء	۱,۴۹,۵۶۰	—	۴۶,۱۶۰	—	—	۲,۱۸,۱۱۰	—	—
۱۹۵۹-۶۰ء	۱,۵۰,۵۰۰	—	۴۱,۳۶۰	—	—	۳,۱۰,۲۷۰	—	—
۱۹۶۰-۶۱ء	۱,۸۶,۲۶۰	—	۵۵,۵۲۰	۹۷,۹۷۰	—	۲,۷۳,۳۲۰	—	—
	۶,۱۷,۳۲۰	—	۱,۹۹,۸۸۰	۹۷,۹۷۰	—	۸,۹۱,۱۰۰	—	—

کل میزان ۱۸,۰۶۱۰ روپے

کیفیت نامہ ''ب''

اخراجات عملہ کی جملہ تعین

کوئٹہ ڈویژن — قلات ڈویژن

سال	کوئٹہ پیشن سبی اور چگائی	لورالائی اور زھوب	قلات مکران اور خاران
۱۹۵۶-۵۷ء		محکمہ وجود میں نہیں آیا تھا	
۱۹۵۷-۵۸ء	۱,۱۸,۲۲۰	—	—
۱۹۵۸-۵۹ء	۱,۳۴,۷۴۰	—	۴,۷۰۰
۱۹۵۹-۶۰ء	۹۲,۵۱۴	۹,۱۵۶	۱۱,۵۰۰
۱۹۶۰-۶۱ء	۹۶,۸۸۴	۱۰,۶۸۸	۱۵,۹۶۸
۱۹۶۱-۶۲ء	۹۲,۲۹۰	۱۱,۲۴۰	۱۳,۸۲۰
میزان	۵,۳۴,۶۴۸	۳۱,۰۸۴	۴۵,۹۸۸

میزان کل ۶،۱۱،۷۲۰ روپے

کیفیت نامہ ''ب'' I

کیفیت نامہ بجٹ کی تعین برائے عملہ و سائر خرچ متعلقہ
مراکز منصوبہ جات کوئٹہ و قلات ڈویژن

نمبرشمار	مدت	تنخواہ	تعین بجٹ سفر خرچ	دیگر بھتہ جات	متفرق اخراجات	میزان
۱	۱-۱-۱۹۶۱ء تا ۳۱-۶-۱۹۶۱	۳۲,۳۳۰	۴,۱۵۰	۲۳,۳۹۰	۳۱,۳۰۰	۹۱,۱۷۰
۲	۱۹۶۲-۶۱ء	۱,۲۳,۶۳۰	۲۱,۱۰۰	۸۴,۰۰۰	۱,۳۳,۲۰۰	۴,۶۱,۹۳۰
	میزان	۱,۶۵,۹۶۰	۲۵,۲۵۰	۱,۰۷,۳۹۰	۱,۶۴,۵۰۰	۵,۵۳,۱۰۰

(۱) سکیم کی ترقی کے لئے کل رقم کا تعین:— ۱۸,۰۶,۲۷۰ روپے -

(۲) سکیموں کی ترقی کے لئے کل صرف شدہ اخراجات ۷,۳۹,۶۳۶ روپے -

کوئٹہ ڈویژن

ضلع کوئٹہ/پشین — سبی لورالائی

سال	رقمی تعین	خرچ	زائد	بچت	رقمی تعین	خرچ	زائد	بچت
۱۹۵۶—۵۷ء	۰۰	۰۰	۰۰	۰۰	چونکہ محکمہ کا وجود نہیں تھا -			
۱۹۵۷—۵۸ء	۱,۳۰,۹۱۰	۳۳,۸۹۵	۰۰	۹۷,۰۱۵	۰۰	۰۰	۰۰	۰۰
۱۹۵۸—۵۹ء	۱,۳۹,۶۵۰	۱,۳۹,۱۶۹	۰۰	۳۸۱	۰۰	۰۰	۰۰	۰۰
۱۹۵۹—۶۰ء	۱,۵۰,۵۰۰	۱,۰۲,۳۶۲	۰۰	۳۸,۰۳۸	۰۰	۰۰	۰۰	۰۰
۱۹۶۰—۶۱ء	۱,۸۶,۲۶۰	۳۹,۵۳۰	۰۰	۱,۳۶,۷۳۰	۹۷,۹۷۰	۹,۹۱۵	۰۰	۸۸,۰۵۵
	۶,۱۷,۳۲۰	۳,۳۵,۰۵۶	۰۰	۲,۸۲,۲۶۴	۹۷,۹۷۰	۹,۹۱۵	۰۰	۸۸,۰۵۵

انتظامی اخراجات کا کل رقمی تعین ۶,۱۱,۷۲۰ روپے

کل صرف شدہ اخراجات ۵,۳۹,۳۱۱ روپے

کوئٹہ ڈویژن

ضلع کوئٹہ/پشین — سبی اور چکانی

سال	تنخواہ افسران	تنخواہ عملہ	الاؤنس	سفر خرچ	سائر خرچ	کل خرچ	رقمی تعمین	زائد	بچت
۱۹۵۶-۵۷ء	ندارد	۰۰	محکمہ کا	وجود نہیں	تھا ۔	۰۰	۰۰	۰۰	۰۰
۱۹۵۷-۵۸ء	۱۴,۲۰۴	۱۲,۷۶۵	۱۰,۵۷۳	۵,۴۶۵	۲۳,۵۳۶	۶۶,۵۹۳	۱,۱۸,۲۲۰	۰۰	۵۱,۶۲۷
۱۹۵۸-۵۹ء	۳۱,۱۳۵	۳۰,۳۳۹	۲۴,۸۱۱	۸,۶۸۲	۴۸,۹۸۶	۱,۴۳,۹۵۳	۱,۳۴,۷۴۰	۹,۲۱۳	۰۰
۱۹۵۹-۶۰ء	۱۸,۱۲۰	۲۳,۳۶۵	۱۶,۹۲۷	۶,۵۲۰	۲۰,۸۷۴	۸۵,۸۰۶	۹۲,۵۱۴	۰۰	۶,۷۰۸
۱۹۶۰-۶۱ء	۱۵,۵۸۵	۲۵,۳۵۸	۱۷,۱۲۵	۵,۷۴۳	۱۸,۷۳۰	۸۲,۵۴۱	۹۶,۸۸۴	۰۰	۱۴,۳۴۳
۱۹۶۱-۶۲ء	۱۶,۱۶۲	۲۵,۵۴۵	۱۴,۳۹۶	۴,۲۵۸	۲۰,۹۴۳	۸۱,۳۰۴	۹۲,۲۹۰	۰۰	۱۰,۹۸۶
	۹۵,۲۵۶	۱,۱۷,۳۷۲	۸۳,۸۳۲	۳۰,۶۶۸	۱,۳۳,۶۶۹	۲,۶۰,۱۹۷	۵,۳۴,۶۴۸	۹,۲۱۳	۸۳,۶۶۴

کوئٹہ ڈویژن—جاری

ضلع کوئٹہ/پیشن	سبی اور چگائی	
	رقمی تعین	کیفیت نامہ (ج)
		خرچ
(۱) اضلاع کوئٹہ / پیشن ..	۶,۱۷,۳۲۰	۳,۳۵,۰۵۶ روپے
(۲) ضلع لورالائی ..	۹۷,۹۷۰	۹۱,۹۱۵ روپے
(۳) ضلع چگائی ..	۱,۹۹,۸۸۰	۷۳,۱۰۵ روپے
(۴) ضلع قلات ..	۸,۹۱,۱۰۰	۳,۳۱,۵۶۰ روپے
	۱۸,۰۶,۲۷۰	۷,۴۹,۶۳۶ روپے

قلات ڈویژن

سال	زھوب چکائی			قلات			مکران و خاران		
	رقمی تعین	خرچ	زائد	بچت	رقمی تعین	خرچ	زائد	بچت
۵۷—۱۹۵۶ء	۰۰	۰۰	ندارد	۰۰	چونکہ محکمہ کا وجود نہیں تھا ۔			
۵۸—۱۹۵۷ء	۵۶,۸۲۰	۰۰	۰۰	۵۶,۸۴۰	۹۸,۴۰۰	۴۴,۵۸۲	۰	۵۳,۸۱۸
۵۹—۱۹۵۸ء	۴۶,۱۶۰	۱۲,۵۰۶	۰۰	۳۳,۶۵۴	۲,۱۸,۱۱۰	۱,۳۱,۴۹۵	۰۰	۸۶,۶۱۵
۶۰—۱۹۵۹ء	۴۱,۳۶۰	۴۰,۹۵۷	۰۰	۴۰۳	۳,۰۱,۲۷۰	۹۹,۲۸۶	۰۰	۲,۰۱,۹۸۴
۶۱—۱۹۶۰ء	۵۵,۵۲۰	۱۹,۶۴۲	۰۰	۳۵,۸۷۸	۳,۷۳,۳۲۰	۵۶,۱۹۷	۰۰	۲,۱۷,۱۲۳
	۱,۹۹,۸۸۰	۷۳,۱۰۵	۰۰	۱,۲۶,۷۷۵	۸,۹۱,۱۰۰	۳,۳۱,۶۰۵	۰۰	۵,۶۹,۵۴

قلات ڈویژن—جاری

زھوب چگائی	قلات	مکران و خاران
	رقمی تعین	خرچ
(۱) ضلع کوئٹہ/پشین چگائی اور سبی	۵,۳۳,۶۴۸	۴,۶۰,۱۹۷
(۲) لورا لائی اور زھوب کے اضلاع	۳۱,۰۸۴	۳۱,۹۲۹
(۳) اضلاع قلات مکران اور خاران	۴۵,۹۸۸	۴۷,۱۸۵
میزان	۶,۱۱,۷۲۰	۵,۳۹,۳۱۱

قلات ڈویژن—جاری

اضلاع لورالائی اور زھوب

سال	زائد	بجٹ	تنخواہ افسران	تنخواہ عملہ	الاؤنس	سفر خرچ	سائر خرچ	کل خرچ	رقمی تعین
۵۷—۱۹۵۶ء	..	..	..	..	ندارد	محکمہ کا وجود نہیں تھا			
۵۸—۱۹۵۷ء	..	۵۱,۶۲۷	..	..	..	..	..	..	..
۵۹—۱۹۵۸ء	۹۲,۱۳۰	..	..	..	..	..	..	..	..
۶۰—۱۹۵۹ء	..	۶,۷۰۸	۳,۰۰۰	۶۸۹	۱,۳۰۱	۱,۰۳۰	۳,۴۰۲	۹,۴۲۲	۹,۱۵۶
۶۱—۱۹۶۰ء	..	۱۴,۳۴۳	۳,۴۱۰	۱,۰۵۹	۲,۴۲۰	۴۳۸	۳,۶۱۳	۱۰,۹۳۰	۲,۶۸۸
۶۲—۱۹۶۱	..	۱۰,۹۸۶	۳,۵۶۵	۱,۰۷۵	۲,۳۴۲	۷۸۸	۳,۷۹۷	۱۱,۵۶۷	۱۱۲۴۰
	۹۲,۱۳۰	۸۳,۶۶۴	۹,۹۷۵	۲,۸۲۳	۶,۰۶۳	۲,۲۵۶	۱۰,۸۱۲	۳۱,۹۲۹	۱۳,۰۸۴

قلات ڈویژن—جاری

اضلاع لورالائی اور زھوب

سال	زائد	بچت	تنخواہ افسران	تنخواہ عملہ	الاؤنس	سفر خرچ	سائر خرچ	کل خرچ	رقمی تعین زائد	بچت
۱۹۵۶—۵۷	۰۰	۰۰	۰۰	۰۰	ندارد		محکمہ کا وجود نہیں تھا ۔			
۱۹۵۷—۵۸ء	۰۰	۰۰	۰۰	۰۰	۰۰	۵۶۷	۰۰	۰۰	۰۰	۰۰
۱۹۵۸—۵۹ء	۰۰	۰۰	۳,۸۱۱	۰۰	۳۰۰	۱,۶۲۸	۰۰	۴,۶۷۸	۴,۷۰۰	۲۲
۱۹۵۹—۶۰ء	۲۶۶	۰۰	۵۸۰	۲,۲۴۶	۱,۵۷۹	۲,۴۸۸	۱,۳۱۰	۷,۳۴۳	۱۱,۵۰۰	۰۰	۴,۱۵۷
۱۹۶۰—۶۱ء	۲۵۲	۰۰	۷,۲۴۷	۱,۶۸۹	۶,۵۳۷	۱,۵۷۴	۳,۸۵۹	۲۱,۸۲۰	۱۵,۹۶۸	۵,۸۵۲	۰۰
۱۹۶۱—۶۲ء	۳۲۷	۰۰	۲,۵۸۰	۲,۶۹۲	۴,۰۷۸	۰۰	۲,۴۲۰	۱۳,۳۴۴	۱۳,۸۲۰	۰۰	۴۷۶
	۸۴۵	۰۰	۱۴,۲۱۸	۶,۶۲۷	۱۲,۴۹۴	۶,۲۵۷	۷۵۸۹	۴۷,۱۵	۴۵,۹۸۹	۵,۸۵۲	۴,۶۵۵

SETTING UP OF INDUSTRIES FOR THE BENEFIT OF THE RETIRED POLICE OFFICERS

***2844. Babu Muhammad Rafiq** : Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Government intend to set up some industries for the benefits of the retired Police Officers; if so, (*i*) the location and kind of each such industry; (*ii*) the estimated expenditure to be incurred on each industry; (*ii*) the date by which the work is likely to commence for the establishment of each industry in this respect and (*iv*) the approximate date of its completion ;

(*b*) in case none of the proposed industries are to be set up in Quetta Division reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Mr. Khalid Bin Jaffar) : (*a*) There is no proposal at present for setting up industries for the benefit of retired Police Officers.

(*b*) Does not arise.

IRON ORE MINES IN KALA BAGH

***2846. Babu Muhammad Rafiq** : Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Iron Ore Mines exist in Kala Bagh area; if so, whether their exploitation has been taken in hand;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative ; (*i*) the date on which mining was started in the said area; (*ii*) the total expenditure incurred on this account yearwise; (*iii*) the total income accurred there from yearwise with full details; (*iv*) the total expenditure incurred on pay and allowances of staff engaged for the purpose yearwise with scale of pay of each category of staff; (*v*) the total investment made with details, yearwise, up to 31st March 1963. (*vi*) the total saving or loss up to 31st March, 1963, yearwise, and reasons for variation, if any;

(*c*) whether Government will place on the Table of the House, the copies of yearly Balance Sheets of the said industry up to 31st March 1963 ?

Parliamentary Secretary (Mr. Khalid Bin Jaffar): (*a*) There are two Mining Leases and one prospecting Licence for Iron Ore in and around Kalabagh Chichali area and they are being exploited.

(*i*) Survey work started in October, 1953. Mining work at Barbara and Alexandera points started in January 1955. Mining work at Kuch Mine Drfit started in June 1955.

Chichali Mining was taken in hand in March 1959.

		Rs.
(*ii*) Preliminary Expenses	..	3,87,346·69
Prospect work up to 31st December, 1954	..	10,77,702·64
Total	..	14,65,049·33

Mining Development Expenditure—

1954-55	..	1,14,192·28
1955-56	..	4,80,856·97
1956-57	..	5,77,198·91
1957-58	..	6,04,730·75
1958-59	..	6,12,927·14
1959-60	..	5,43,307·57
1960-61	..	5,35,853·07
1961-62	..	6,55,535·86
1962-63 upto 31st March, 1963	..	4,55,334·78
Total	..	45,60,037.33

Head Office Expenses—

Upto 31st March, 1955	..	2,33,191·77
1955-56	..	68,512·31
1956-57	..	25,284·68
1957-58	..	14,099·88
1958-59	..	1,37,088·37
1959-60	..	1,72,959·37
1960-61	..	56,557·06
1961-62	..	59,130·34
Total	..	7,84,823·78

Subsistence Allowance (Scholarships for Training purposes)—

		Rs.
1956-57	..	5,468.56
1957-58	..	6,678.75
1958-59	..	8,459.06
1959-60	..	489.24
Total	..	21,095.61

Value of Assets purchased up to 31st March, 1963—

Value of Stores as at 31st March, 1963	..	9,00,656.91

Other Investment—

Sundry Debtors, Advances, Deposits and repayment up to 31st March, 1963	..	1,90,992.15
Cash and Bank Balances up to 31st March, 1963	..	89,725.24
Total as on 31st March, 1963	..	95,67,383.89

(iii) Total income on account of sale of Dolomite Stone and Iron Ore as per details given below:—

		Rs.
Dolomite Sale—		
1958-59	..	5,973.94
1959-60	..	17,980·00
1960-61	..	11,244.60
1961-62	..	15,529.34
1962-63 (up to 31st March, 1963)	..	23,651.00
Total	..	74,378.88
Iron Ore Sale—		
1962-63 (up to 31st March, 1963)	..	3,935.25
Income on account of miscellaneous receipts up to 31st March, 1963	..	14,071.63
Total	..	92,385.76

	Year		*Total expenditure on pay and allowances*
			Rs.
(iv)	1953-54	..	18,253.19
	1954-55	..	67,113.51
	1955-56	..	40,347.05
	1956-57	..	4,41,175.48
	1957-58	..	3,48,385.62
	1958-59	..	2,93,859.11
	1959-60	..	2,89,652.17
	1960-61	..	1,81,600.68
	1961-62	..	2,44,127.65
	1962-63 (up to March, 1963)	..	2,25,201.33

A statement showing pay scales on each category of staff is placed on the table of the House.

Government funds		*Total investment* Rs.
1955-56	..	19,80,000.00
1956-57	..	..
1957-58	..	..
1958-59	..	4,00,000.00
1959-60	..	21,00,000.00
1960-61	..	25,00,000.00
1961-62	..	7,50,000.00
1962-63 (up to 31st March, 1963)	..	1,25,000.000
Total	..	78,55,000.00
W.P.I.D.C. Head Office Current up to 31st March, 1963		13,88,781.90
Expenditure incurred out of unspent balance of Chital		
Fund	..	53,016.90
Sundry Creditors and liabilities	..	1,78,199.43
Sale-proceeds	..	92,385.76
Total	..	95,67,383.89

(*vi*) The project of Iron Ore Mines is still in its initial stage. The work of survey and prospecting is being carried on from the very inception of the project. Whatever expenses are being incurred are to be treated as Development Expenses and would form part of cost of any subsequent plant if established for melting the Iron Ore. At present the function of the project is not that of a profit-making concern and as such the question of profit and loss does not arise.

(*c*) Copies of the audited balance sheets of Iron Ore Mines, Kalabagh up to 30th June, 1962, are placed on the table of the House.

SETTING UP OF A WOOLLEN MILL AT HARNAI

***2847. Babu Muhammad Rafiq**: Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that a Woollen Mill has been set up by Government at Harnai;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) the date from which the said Mill started functioning; (*ii*) the total expenditure incurred on this account, yearwise; (*iii*) the total income accured therefrom yearwise with details; (*iv*) the total expenditure incurred on pay and allowances of staff, yearwise; with scale of pay of each category of a staff; (*v*) the total investment made with details, year-wise, up to 31st, March 1963, (*vi*) the total saving or loss up to 31st March 1963, year-wise and reasons for variation if any;

(*c*) whether Government will place on the Table of the House copies of yearly Balance Sheets of the said Mill up to 31st March, 1963?

Parliamentary Secretary : (Mr. Khalid Bin Jaffar) : (*a*) Yes

(*b*) (*i*) November 1963

(*ii*) and (*iii*)

Expenditure	Income				Difference	
..	..	Sales	Other	Total	Profit	Loss
	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
29th April 1954, 31st December 1955.	11,32,214	10,32,667	23,115	10,55,778	..	86,43,600
1st January 1956, 31st December 1956.	17,88,920	18,55,675	10,138	18,65,813	76,893	..
1st January 1957, 31st December 1957.	38,75,056	23,85,658	32,605	24,18,263	..	14,56,793
1st January 1958, 31st December 1958.	22,24,122	25,33,632	13,963	25,47,615	31,532	..
1st January 1959, 31st December 1959.	31,24,281	31,12,682	19,446	31,32,128	7,847	..
1st January 1960, 31st December 1960.	30,46,418	31,39,665	28,542	31,68,207	1,21,789	..
1st January 1961, 31st December 1961.	27,12,498	27,91,979	19,208	28,11,187	98,689	..

(*iv*) *Total Expenditure incurred on pay and Allowances of staff—*

Year		*Total expenditure*
		Rs.
31st December, 1955	..	77,502.00
31st December, 1956	..	1,56,488.24
31st December, 1957	..	1,64,436.72
31st December, 1958	..	2,28,712.00
31st December, 1959	..	1,96,503.00
31st December, 1960	..	1,57,096.00
31st December, 1961	..	1,26,952.06

Scales of Pay of each Category of Staff—

			Rs.
1.	Manager	..	600—40—4,000.
2.	Supervisor	..	400—30—550—EB—40—750.
3.	Assistant Sales officer	..	400—30—550—EB—40—750.
4.	Assistant and Storekeepers	..	160—10—250—15—500.
5.	Upper Division Clerk	..	85—6—115—EB—15/2—175—10—225.
6.	Lower Division Clerk	..	60—4—100—EB—5—120.
7.	Compounders and Electricians	..	150—10—250.

Scales of Pay of each Category of Staff

		Rs.
8.	Head Peon	.. 60—4—100—5—120.
9.	Attendants and Peons	.. 33—½—37.
10.	Chowkidars	.. 55—2—65.
11.	Foreman	.. 250—20—400.
12.	Assistant Foreman	.. 160—10—250—400.
13.	Pipe Fitters and Carpenters	.. 6.25 per day.
14.	Masons	.. 6·00 per day.
15.	Turners	.. 6.50 per day.
16.	Fitters and Welders	.. 5.00 per day.
17.	Tailors	.. 5.00 per day.
18.	Sample Cutters	.. 75·00 per month.
19.	Helpers, Balers, Packers, Coolies, Boiler and Switch Board Attendants and Tin Smiths	3.00 per day.
20.	Black Smith	.. 3.50 per day.
21.	Boiler attendants and Sections Hands	.. 4·00 per day.
22.	Finishers	.. 150·00 per month.

(*v*) *Investment*—

W. P. I. D. C.	..	.. 41,15,520.00
Private		.. 8,84,480.00
Total		.. 50,00,000.00

No further shares were issued from the date of formation of the Company.

		Profit Rs.	*Loss* Rs.
(*vi*) Up to 28th November, 1954		..	95,039.00
From 29th November, 1954 to 31st December 1955	..	..	86,436.00
1956	..	76,893	..
1957	..	..	14,56,793.00
1958	..	31,532	..
1959	..	7,847	..
1960	..	1,21,789	..
1961	..	98,689	..
		3,36,750	16,38,268.00
Net Loss	..	13,01,518	..
		16,38,268	16,38,268.00
1st January, 1962 Net Loss brought down		13,01,518.00	

Reasons for variations are as follows:—

(1) The capital cost exceeded original estimates of the Directorate-General Supply and Development.

(2) Local Wool is not suitable for making cloth.

(3) Most of New Materials are imported and sent to Harnai and the finished product has to come back to the market in Karachi and other towns. Neither the market nor sources of material is at hands.

(4) No trained labour was available so that sub-standard production resulted causing heavy losses.

(5) Due to location all sort of difficulties arise in day to day running.

(6) As a purely woollens unit, it is difficulty for any Mill to surveys. That is why nearly all the Mills in Private Sector are switching over to worsted Industry.

It may be mentioned that the Mills were installed at Harnai in the interest of development of this backward area and to provide employment to the inhabitants of the area.

(c) Copies of yearly Balance Sheets of Harnai Woollen Mills, Ltd., up to 31st December, 1961 is being placed on the table of the House.

The information given above is only up to 31st December, 1961 as the accounts of the Mill up to 31st March, 1963 have not yet been finalised.

DEVELOPMENT OF COAL DEPOSITS IN CENTRAL BLOCK SOR RANGE, BALUCHISTAN

*2848. **Babu Muhammad Rafiq**: Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the work on the development of coal deposits in Central Block SOR Range Baluchistan has been started; if so, (i) the date on which the said work was taken in hand: (ii), the total expenditure incurred year-wise; (iii) the total income accrued, therefrom year-wise; with details, (iv) the total expenditure incurred on pay and allowances of staff; with scale of pay of each category of staff; (v) the total investment made with details; year-wise, up to 31st March, 1963; (vi) the total saving or loss up to 31st March, 1963 yearwise and reasons for variation, if any;.

(b) whether Governmenr will place on the Table of the House copies yearly Balance Sheets of the said industry upto 31st March, 1963?

Parliamentary Secretary (Mr. Khalil Bin Jaffar): (a) Yes.

(i) November, 1960.

Year		*Total expenditure* (In lacs of rupees)
(ii) 1959-60	..	4.85
1960-61	..	36.95
1961-62	..	0.80
1962-63	..	33.17

(iii) The work on the development of coal deposits in Central Block Sor Range, is in its initial stage. Whatever expenses are incurred will be treated as development expenses and would form part of cost of the project. As such the question of income at this stage does not arise.

Year	*Total expenditure on Pay and Allowances*
	Rs.
1959-60	.. 31,950
1960-61	.. 27,326
1961-62	.. 1,33,575
1962-63	.. 61,788

A statement showing pay scales of each category of staff is being placed on the Table of the House.

(*v*) year-wise investment figures can be seen at paragraph (*ii*) above.

(*vi*) This is covered by the reply at (*iii*) above.

(*b*) Copies of Balance Sheets for the years 1958-59, 1959-60 and 1960-61 for Sor Range (Collieries Quetta) are placed on the Table of the House.

Balance Sheets in respect of years 1961-62 and 1962-63 are not available as the audits of the Accounts has not been finalised.

PAY OF SCALES OF DEVELOPMENT STAFF (SOR RANGE)

Serial No.	*Name of Official*	*Scales of Pay*
		Rs.
1	Deputy Chief Mining Engineer	.. 140 (Consolidated).
2	Mining Apprentice	.. 350 (Consolidated).
3	Mining Surveyor	.. 250—10—350 *plus* allowances.
4	Survey Apprentice	.. 150 (Consolidated)'
5	Overman	.. 125—10—250 *plus* allowances.
6	Mining Sardar	.. 120—10—250.
7	Colliery Manager (I Class)	.. 450—25—500—530—40—850 *plus* allowances.
8	Assistant Electric Foreman	.. 200—10—210—400 (Consolidated).
9	Electrician	.. 80—5—150 *plus* allowances.
10	Assistant Store-Keeper	.. 125—10—225 *plus*
11	Driver	.. 90—3—180 (Consolidated).

COPPER ROLLS

***3073. Major Abdul Majid Khan :** Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Messrs. Afghan Dyeing and Printing Works, Peshawar, is lying idle for want of copper rolls;

(*b*) whether it is a fact that the West Pakistan Small Industries Corporation has taken no steps to help the properitors of the said unit in finishing their products;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to consider the demand of the Unit and take immediate steps to provide the necessary copper rolls to it ?

Parliamentary Secretary (Mr. Khalid Bin Jaffar) : (*a*) M/S. Afghan Dyeing and Printing Works, is an un-recognised Unit. It is however, a fact that this Dyeing and Printing Works, is lying closed for want of copper rolls.

(*b*) Although the Unit was un-recognized one but as it was located in a less developed area, the Directorate of Industries had recommended it for issue of an import licence for Rs. 5,000 to the Controller, Imports, and Exports in the year 1961. The party were not is ued a licence as they failed to produce the documents marked for by the Controller.

(*c*) The Directorate of Industries have again strongly recommended the case of the unit of the Controller of Imports and Exports for grant of an import licence for Rs. 5,000 for Copper Rolls. The Copper Rolls are also being imported against Commercial Licences by Commercial Importers and are available in the market.

Major Abdul Majid Khan : Will the Government issue a licence to the Unit now because the Unit wants the licence ?

پارلیمنٹری سیکرٹری- اس کی سفارش کر دی گئی ہے - اب یہ مرکزی حکومت کا معاملہ ہے -

سردار عنایت الرحمن خان عباسی- جناب والا- جواب کے جزو (ب) میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے ارشاد فرمایا ہے - کہ وہ دستاویزات جو حکومت نے طلب کی تھیں- وہ پیش نہیں کی گئیں - کیا میں پوچھ سکتا ہوں- کہ وہ کونسی دستاویزات تھیں-

پارلیمنٹری سیکرٹری - بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں - مثلاً انکم ٹیکس سرٹیفکیٹ اور دیگر بہت سی ایسی چیزیں ہوتی ہیں - جن کو پیش کرنے میں دیر ہوتی ہے - اس لئے جب وہ دوبارہ پیش ہوئی تو اس کی سفارش کر دی گئی -

---

New Industrial Units Set up in Peshawar and D. I. Khan Divisions

***3074. Major Abdul Majid Khan** : Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state the number of new Industrial units set up by locals and outsiders separately in Peshawar and D. I. Khan Divisions since integration ?

Parliamentary Secretary (Mr. Khalid Bin Jaffar) : The number of new Industrial units set up by locals and outsiders in the 2 Divisions is as below :—

		By locals	*By outsiders*
(1) Peshawar Division	..	26	7
(2) D. I. Khan Division	..	3	1

INDUSTRIAL UNITS SANCTIONED FOR PESHAWAR AND D. I. KHAN DIVISIONS

***3075. Major Abdul Majid Khan** :—Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce be pleased to state :—

(*a*) the number of Industrial units sanctioned for Peshawar and D. I. Khan Divisions which have not yet been set up;

(*b*) whether it is a fact that their sanctions have not yet been withdrawn;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) be in the affirmative, reasons for the delay in setting up the said units ?

Parliamentary Secretary (Mr. Khalid Bin Jaffar) : (*a*) Installation of 36 industrial units sanctioned for Peshawar and Dera Ismail Khan Divisions has not yet been completed. They are, however, in the process of installation.

(*b*) Yes. The sanctions were not withdrawn since the work of installation is in progress and the parties are taking active steps towards the setting up of the units.

(*c*) For the establishment of industries, the Sponsors have to make arrangements for acquisition of land, import of machinery and to procure water, power and construction material, etc. Besides the actual process of construction and installation takes time. There is a considerable time-lag between the actual sanction and the installation of industry.

مسٹر عبدالرازق خاں ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب بتائینگے ۔ کہ کسی ایسے ادارے کو بھی لائسنس یا پرمٹ دیا گیا ہے ۔ کہ جس نے اس پر ابتدائی کام بھی شروع نہیں کیا ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ میرے علم میں تو کوئی ایسا ادارہ نہیں آیا ۔

میجر عبدالمجید خاں ۔ یہ کب مکمل ہو جائیں گے ، کیونکہ پشاور اور ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے لوگ بڑے ناامید ہو گئے ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ صحیح تاریخ تو نہیں بتائی جا سکتی ۔

TAX HOLIDAY FOR PESHAWAR AND KARACHI

***3076. Major Abdul Majid Khan** : Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Peshawar Division is a backward and underdeveloped area of West Pakistan;

(*b*) whether it is a fact that Tax Holiday for Peshawar and Karachi is the same i.e. 4 years;

(*c*) whether it is the policy of the Government to provide an incentive to the investors in smaller units with a view to speed up their development;

(*d*) if answers to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, whether Government reconsider the question of Tax Holiday for smaller units including Peshawar ?

پارلیمنٹری سیکرٹری - (مسٹر خالد بن جعفر) (الف) - انکم ٹیکس کی مد مرکزی حکومت کی ہے - اور ٹیکس سے معافی کی پالیسی بھی مرکزی حکومت نے وضع کی ہے - اور مختلف علاقوں کو یہ مراعات دی جا چکی ہیں - پشاور ڈویژن میں نوشہرہ اور مردان کی تحصیلیں چار سال کے لئے ٹیکس سے معافی کی مستحق ہیں - اور تحصیل پشاور کو چھ سال کی ٹیکس کی معافی دی گئی ہے - پشاور ڈویژن کے باقی تمام علاقے آٹھ سال کی معافی کے مستحق قرار دیئے گئے ہیں - عام طور پر کم ترقی یافتہ علاقوں کو آٹھ سال کے لئے ٹیکس سے معافی دی گئی ہے - ان کم ترقی یافتہ مقامات پر جہاں چار سے چھ سال تک ٹیکس کی معافی دی گئی ہے - صوبائی حکومت اور رعایت دینے کے لئے آٹھ سال کے لئے اس کی توسیع کرنے کے معاملہ پر غور کر رہی ہے -

میجر عبدالمجید خان - پشاور اور کراچی کے tax holiday کی وضاحت کیجئے - کہ پشاور میں کتنی ہے - اور کراچی میں کتنی ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - کراچی میں تو میرے خیال میں معافی نہیں ہے - باقی کم ترقی یافتہ علاقوں میں معافی ہے -

سردار عنایت الرحمن خان عباسی - پارلیمنٹری سکریٹری صاحب نے (الف) کے جواب میں کہا ہے - کہ پشاور ڈویژن کے بعض علاقے کم ترقی یافتہ ہیں - تو کیا میں پوچھ سکتا ہوں - کہ وہ کون کون سے علاقے ہیں -

پارلیمنٹری سیکرٹری - یہ تو نیا سوال ہے - آپ لکھ کر دیں - تو ہم جواب دینگے - کہ ہمارے شیڈول میں کون کون سے علاقے کم ترقی یافتہ ہیں -

میجر سلطان احمد خان - معزز پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب فرماتے ہیں - کہ کم ترقی یافتہ علاقوں کو انڈسٹری کے Point of view سے انکم ٹیکس سے آٹھ سال کے لئے معافی دیدی گئی ہے - مجھے تو کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ ان علاقوں کو انڈسٹریل ترقی سے ہی معافی دیدی گئی ہے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - میں سمجھا ہی نہیں - کہ جناب نے کیا فرمایا ہے - جناب نے کوئی سوال کیا ہے یا تقریر کی ہے -

Mr. Acting Speaker: What is your Supplementary?

میجر سلطان احمد خان - انہوں کہا ہے - کہ کم ترقی یافتہ علاقوں میں جو انڈسٹری لگائی جا رہی ہے - ان کو آٹھ سال کے لئے ٹیکس کی معافی دی جا رہی ہے - مگر واقعات یہ ہیں - کہ کم ترقی یافتہ علاقوں کو انڈسٹری سے بھی معافی دے دی گئی ہے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - انڈسٹری جو لگاتے ہیں - انہیں آٹھ سال کی معافی انکم ٹیکس سے دیتے ہیں - یعنی جو انکم ٹیکس لگتا ہے - اسے معاف کر دیتے ہیں - انڈسٹری تو بہر حال کم ترقی یافتہ علاقوں میں ہی لگاتے ہیں - ان کی جانب زیادہ توجہ دی جا رہی ہے - اور یہ رعایت انہی کے لئے ہے -

میجر سلطان احمد خان - یہ ترقی صرف کاغذ پر ہی ہے -

MINERALS IN WEST PAKISTAN

***3391. Major Abdul Majid Khan**: Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that West Pakistan is very rich in mineral resources, if so, whether it is fact that proper attention has not so far been paid to their exploitation;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the steps Government intend to take in the matter ?

Parliamentary Secretary (Mr. Khalid Bin Jaffar): (*a*) The known and proved mineral deposits in West Pakistan are not large but some of the areas are promising.

Before Independence little work had been done for the assessment of mineral potential of West Pakistan or its exploitation. Since then having regard to technical and financial resources and the time available, due attention has been paid to be exploration and exploitation of minerals.

(*b*) Does not arise. It may, however, be mentioned that Government already has in hand a programme for mineral development, the objectives of which are;

(*i*) the accellaration of the geological investigation of the country's mineral resources;

(*ii*) the rapid development of the most promoising known deposits.

(*iii*) training of mining personnel and improvement of mining processes.

Geological survey, which is the first step in all mineral development, is a Central subject. Although extensive geological graphing of West Pakistan, which is a time consuming process, has not been completed, considerable progress has been made in surveying and mapping the country. Minerals such as iron ore, bauxite, lead ore, maganese oxide have been discovered in areas, which had not been previously surveyed like Waziristan, Dir, Swat, Chitral, Hazara and Kharan. Such discoveries are being publicised through the medium of Press and detailed reports are also being published by the Geological Survey Organisation for guidance of the parties interested.

'A' For acceleration the exploitation of known minerals, the subject of mineral exploitation has been decentralised and made the responsibility of the Provincial Government. Government of West Pakistan have established a separate Directorate of Mineral Development and a proposal for strengthening this organization is under consideration. This Directorate assists the private mining industry by technical guidance and granting Import licences for mining equipments and machinery. During the period January—June, 1963, Rs. 15 lacs in foreign exchange were allocated for this purpose and Rs. 35 lacs have been recommended for the period July—December, 1963. Efforts are also being made to get credit facilities for the development of mining industry from the industrial Development Bank of Pakistan. A scheme for construction of approach roads in mining areas at a cost of Rs. 63 lacs is being completed in Sor Range and Deghari Coal Fields of Quetta and Kalat Divisions. Division of Mining Laws and Rules is in hand with a view to ensure speedy and systematic exploration, exploitation, consumption and uitilization of mineral resources. Public sector mining has been entrusted to all autonomous body, the W. P. I. D. C., with a view to achieve speedy results.

A Mining Wing has been opened in the University of Engineering and Technology, Lahore by the Central Government, where Special Classes are held for Degree courses in Mining Engineering. This Mining Wing is shortly to be converted into a full fledged College of Mines, which is being set up at Quetta. Besides Mining Engineering, the proposed college will also impart training in Geology and some other subjects relating to Mineral Development. It is expected that the existing and proposed educational institutions will go along way to meet the needs of technical personnel in Mineral Development.

RATE OF PENSION PRESECRIBED FOR FRONTIER CORPS

***3459. Malik Zaman Khan** : Will the Parliamentary Secretary Home be pleased to state:—

(*a*) whether it is fact that the rate of pension prescribed for the ranks and Officers of the Frontier Corps is very low;

(*b*) whether it is also a fact that the Officers (up to the ranks of Brigadiers) as well as the sepoys of the said corps are engaged on duties involving risk of life at any time;

(*c*) whether it is also a fact that a great number of the personnel of the said corps are rendered invalid on account of losing their limbs like hands, feet and eyes during border clashes;

(*d*) whether it is also a fact that no concrete step has been taken to increase the rate of pension of the personnel of the said corps despite the fact that the pay scales of all other categories of Government Servants have been revised;

(*e*) whether it is also a fact that on retirement the financial condition of the personnel of the said corps generally becomes stringent due to their inability to supplement their income;

(*f*) if answers to (*a*) to (*e*) be in the affirmative, whether the Government intend to increase the rate of pension of the said personnel ?

'B' **Parliamentary Secretary** (Mian Abdul Haq) : The Frontier Constabulary is a part of the Civil Armed Forces under the administrative control of the Central Government. It is a Central subject falling within the purview of item No. 1 (*a*) of the Third Schedule read with Article 131 of the Constitution of the Republic of Pakistan.

The Provincial Government is not concerned with the question,

NUMBER OF POLICE OUT-POSTS IN THAR DIVISION OF THARPARKAR DISTRICT

***3476. Mir Haji Muhammad Bux Talpur :** Will the Parliamentary Secretary Home be pleased to state :—

(*a*) the number of Police out-posts in Thar Division of Tharparkar District, the distance of one out post from the other the sanctioned strength of staff for the said outposts, the staff actually available at each outpost and in case the number of officers actually posted falls short of the sanctioned strength whether Government intend to post more staff to make up the deficiency, if so, the time by which the deficiency will be made good;

(*b*) the number of Indian raids on the local Police outpost from 1947 to 1963 and the number of Police Officials killed or injured as a result of these raids ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : (*a*) There are sixteen outposts in Thar Division. The distance of one outpost from the other alongwith the sanctioned strength and the staff actually posted is given below —

DISTANCE OF ONE OUTPOST FROM THE OTHER

1. Naukot Outpost to Mithi Police Station, 33 miles.
2. Naukot to Islamkot *Via* Mithi, 61 miles.
3. Naukot to Jhangre, 85 miles.
4. Naukot to Jhun Outpost *Via* Mithi, 65 miles.
5. Jhun to Jhangre, 24 miles direct.
6. Jhun to Islamkot, 24 miles direct.
7. Kaloi Outpost to Diplo Police Station, 20 miles.
8. Kaloi Outpost to Mathrai Outpost, 28 miles direct.
9. Kaloi Outpost to Balhari Outpost *Via* Diplo, 34 miles.
10. Balhari Outpost to Mathrai Outpost, 20 miles.
11. Gadro Outpost to Chachro Police Station, 48 miles.
12. Gadro Outpost to Tar-Ahmad Outpost, 32 miles.
13. Gadro Outpost to Khansar Outpost, 24 miles.
14. Gadro Outpost to Chelhar *Via* Chachro, 72 miles.
15. Dhano Dandhal Outpost to Nagar-Parkar Police Station, 20 miles.
16. Dano Dandhal Outpost to Adhigam Outpost *Via* Virawar, 20 miles.
17. Dano Dandal Outpost to Ghottal Outpost, 24 miles.
18. Dano Dandhal Outpost to Behrano Outpost, 24 miles.
19. Dano Dandhal Outpost to Haro Outpost, 20 miles.
20. Behrano Outpost to Haro Outpost, 20 miles.

Name of Outpost	Strength			
	Sanctioned		*Existing*	
	MH Cs.	M. P. C.	MH Cs.	M.P.Cs.
1. Adhigam	2	2	1	2
2. Behrano	2	2	1	2
3. Haro	2	3	1	3
4. Chottal	2	3	2	2
5. Dano Dandal	2	3	2	2
6. Tar Ahmad	1	2	2	3
7. Gadre	1	2	1	2
8. Khansar	2	2	2	2
9. Naukot	2	2	2	3
10. Jhun	2	2	1	2
11. Jhangro	2	2	1	
12. Islamkot	2	4	2	3
13. Kaloi	2	2	2	3
14. Athrai	2	2	1	2
15. Balhari	2	2	1	1
16. Chelhar	2	2	1	2

The shortage at the outposts is due to the fact that the men have been provided to some other outposts recommended for re-opening and the C. I. A. Branch. The shortage will be made good as soon as the scheme worked out on the Police Commission Report basis is sanctioned by Government.

(*b*) There happened only one Indian Border Raid over Village Arbalihar a place where policemen on special duty had been satationed to check smuggling on the border. Indian dacoits crossed the Jodhpur State and Sind Border from the north of the village and raided Arbalihar. In this raid one Head Constable and two Constables were killed and two constables were wounded.

میر حاجی محمد بخش ٹالپور - آپ نے جواب میں کہا ہے ، کہ ادھر پولیس آؤٹ پوسٹ کم ہیں ، تو کیا یہ کمی فقط تھر پارکر ہی میں ہے ، یا اور ضلعوں میں بھی پولیس کم ہے -

Parliamentary Secretary: It is a new question, Sir.

FACILITIES PROVIDED BY SMALL INDUSTRIES DEVELOPMENT OFFICERS

***3481. Mir Haji Muhammad Bux Talpur**: Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce, be pleased to state:—

(*a*) whether it is the duty of Small Industries Development Officers to assess the requirements of the people engaged in Small Industries in respect of Raw Materials, Technical Assistance, Marketing etc. and to ensure fulfilment of such requirements; if so, the particulars of such requirements assessed so far by the above-designated officers for the industrialists or artisans of Thar Division of Tharparkar District, the extent and nature of financial assistance made available and marketing facilities, if any arranged for them by the said officers;

(*b*) whether it is a fact that industrialists and artisans of Thar Area have been completely neglected, if so, reasons therefor ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر خالد بن جعفر) : مطلوبہ اطلاعات ایوان کے میز پر رکھ دی گئی ہیں ۔

(الف) سمال انڈسٹریز ڈیویلپمنٹ بورڈ آفیسر کے فرائض میں شامل ہے کہ وہ چھوٹے صنعت کاروں کی ضروریات برائے خام مال، فنی امداد، مارکٹینگ وغیرہ کا جائزہ، ڈبلیو۔پی۔آئی۔ڈی۔سی کی سمال انڈسٹریز ڈویژن یا اس کے متعلق چیف زونل آفیسر کے بنائے ہوئے منصوبہ کے تحت چھوٹے صنعت کاروں کی ضروریات کا تخمینہ اس کے درخواست پر بھی لگایا جاتا ہے، حال ہی میں ضلع تھرپارکر کے شہری علاقوں میں چھوٹی صنعتوں کا جائزہ لیا گیا ہے ۔ اس جائزہ سے جو معلومات حاصل کی گیئں ہیں وہ مندرجہ ذیل گوشوارہ میں درج ہیں:—

نمبر شمار	صنعت	چھوٹی صنعتوں کی تعداد	درآمد شدہ خام مال کی سالانہ ضرورویات	درآمد شدہ مال جو تقسیم کیا گیا یا اس کے نہ مہیا ہونے کی وجوہات
۱—	بیڑیاں بنانے کی صنعت	۵۵	۷۳,۸۰۰ روپے (بیڑی کا پتہ)	۷۵,۶۲۸ روپے

۲—	پاور لومز کی صنعت	۱۳	۲۸,۰۸۰ روپے ..	آرٹ سلک چونکہ بونس ووچر پر منگایا جاتا ہے اس لئے سمال انڈسٹریزڈویژن اس خام مال کو درآمد نہیں کرتی -
۳—	ٹرنک اور بالٹیاں وغیرہ بنانے کی صنعت -	۴	۲,۶۶۰۰ (لوہا اورفولاد) -	لوہا اور فولاد چونکہ او جی ایل پر ہیں اس لئے سمال انڈسٹریز ڈویژن کو یہ مال لگانے کی اجازت نہیں -
۴—	کنفیکشنری	۶	۳,۹۴۰ روپے (رنگ اور خوشبوئیں) -	اس خام مال کے لئے کنفیکشنری بنانے والوں کی درخواست سمال انڈسٹریز ڈویژن میں موصول نہیں ہوئی -

مذکورہ بالا جائزہ کے وقت چھوٹے صنعتکاروں سے ان کی قرضہ کی ضروریات کے متعلق بھی دریافت کیا گیا تھا - ۷۸ چھوٹے اداروں میں سے ۱۹ نے قرضہ حاصل کرنے کی خواہش ظاہر کی - چنانچہ ان کو قرضہ حاصل کرنے کا طریق کار تفصیلاً سمجھا دیا گیا تا ہم سمال انڈسٹریز ڈویژن میں چار درخواستیں موصول ہوئیں لیکن جب ان چار صنعتکاروں سے بھی مزید معلومات مانگی

گئیں جو ان کے پروجیکٹ تیار کے کرنے لئے ضروری تھیں تو انہوں نے با وجود کئی یاد داشتوں کے کوئی جواب نہ دیا - یہاں یہ ذکر کر دینا ضروری ہے کہ سمال انڈسٹریز ڈویژن براہ راست صنعتی قرضے نہیں دیتی - قرضے تو انڈسٹریل ڈیویپلمنٹ بنک آف پاکستان سے ملتے ہیں - قرضہ دینے سے پہلے بنک کو قرضے کی ضمانت اور درخواست دہندہ اور اس کے پروجیکٹ کے متعلق مالی اور فنی معلومات حاصل کرنی ہوتی ہیں - قرضہ وہی لوگ حاصل کر سکتے ہیں جو ایسی معلومات مہیا کر سکیں -

بہر حال صنعت کاروں کو سکیمیں تیار کرنے اور مطلوبہ معلومات فراہم کرنے کا طریق سکھایا جا رہا ہے تا کہ وہ قرض حاصل کر سکیں -

شہری چھوٹی صنعتوں کو فنی امداد اور مارکیٹنگ میں امداد جہاں مطلوب ہو وہاں بہم پہونچائی جاتی ہیں تا ہم بیڑی بنانے یا کنیفکشنری کی صنعتوں کو کسی فنی امداد کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی -

سمال انڈسٹریز ڈویژن دستکاروں اور دیہی صنعتکاروں کی بھی مدد کرتی ہے - تھر پار کر ضلع میں دستکاریوں کے فروغ کے لئے قالین بنانے میں تربیت دینے کا مرکز قائم ہے اور چل رہا ہے - یہ مرکز قالین بافی میں تربیت دینے کے علاوہ قالین بافوں کو فنی امداد بھی مہیا کرتا ہے -

دستکاروں اور فنون حرفہ کے لئے تین نئی سکیمیں بنائی گئی ہیں جو اس وقت سمال انڈسٹریز ڈویژن میں زیر غور ہیں یہ سکیم مندرجہ ذیل ہیں :-

(۱) صحرائی ایمبرائیڈری کی مارکیٹنگ کو فروغ دینے کا مرکز جو چھاچھرو میں قائم کیا جائیگا -

(۲) پھلوں کو محفوظ کرنے اور ڈبوں میں بند کرنے کا ایک کارخانہ جو سیر پور خاص میں لگایا جائیگا -

(۳) اونی دریوں میں تربیت دینے کا مرکز جو مٹھی میں قائم کیا جائیگا - سمال انڈسٹریز ڈویژن مغربی پاکستان کے اہم شہروں میں ایسے ادارے چلا رہی ہے جہاں پر دستکاروں اور دیہی صنعتکاروں کی مصنوعات کی نمائش کی جاتی ہے انہیں

فروخت کیا جاتا ہے ایسا ہی ادارہ حیدر آباد میں قائم ہے ۱۹۶۲ء میں اس ادارہ نے تھرپارکر ضلع سے ۳۲,۴۷,۰۵۰ روپے کی ایسی ہی مصنوعات خرید کر فروخت کیں ۔ تا ہم ان اداروں کا بڑا مقصد یہ ہے کہ وہ دستکاروں کی مصنوعات کی نمائش سے ایسی مصنوعات کی فروخت میں امداد دیں ۔

(ب) جو معلومات سوال (ا) کے تحت مہیا کر دی ہیں اس کے بعد یہ سوال پیدا ہی نہیں ہوتا ۔

میر حاجی محمد بخش تالپور۔ آپ نے جو ٹیبل پر رکھا ہے وہ میرا Question نہیں ہے میرا Question یہ ہے کہ آیا Backward علاقوں میں انڈسٹری لگانے کی کوئی سکیم ہے ؟

پارلیمنٹری سیکریٹری - میں نے جواب میں اس کے یہ کہا ہے کہ میر پور خاص میں پھلوں کے کارخانے لگائے جا رہے ہیں -

میر حاجی محمد بخش تالپور - میرا Question یہ نہیں تھا کہ کہاں کہاں لگائی جا رہی ہیں آپ نے کہا ہے کہ میر پور خاص میں بھی پھلوں کے کارخانے لگائے جا رہے ہیں -

پارلیمنٹری سیکریٹری - تھار ایریا کے لئے جو سکیم ہے اور آئندہ جو بھی سکیم ہوگی وہ زیر غور آئیگی -

---

POSTING OF BORDER POLICE ALONG THE BORDER OF WEST PAKISTAN

*3495. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur**: Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state:—

(*a*) the date from which Border Police has been constituted and posted along the border of the whole of West Pakistan;

(*b*) the amount allocated in the budget in each year from the beginning to 1962-63 for the maintenance of the said force;

(*c*) the number of persons apprehended by the Border Police West Pakistan Rangers up to 1963, the nature of offences for which the arrests were made; the particulars of property seized by it and out of the number of persons apprehended, the number of those convicted and acquitted by courts;

(*d*) in case the budget provision for 1961-62 and 1962-63 was in excess of the provision made earlier, reasons therefor;

(*e*) whether Government have received any information about the recent recovery of smuggled goods by the Indian Rangers, viz., a number of camels and trucks carrying Bidi leaves, in taluka Umer Kot of Tharparkar District, if so, the distance of the spot from the border, where this property was seized?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) (الف) غالباً رکن محترم کا اشارہ مغربی پاکستان رینجرز کی جانب ہے، کیونکہ ''بارڈر پولیس'' کے نام سے موسوم جمعیت صرف سابق پنجاب اور بہاولپور کے علاقوں میں تعینات تھی اور اکتوبر ۱۹۵۸ء میں مغربی پاکستان رینجرز میں ضم ہو گئی۔

		روپے
(ب) ۱۹۵۸-۵۹ء	(۱۵ ماہ)	۱،۷۶،۷۳،۰۳۰
۱۹۵۹-۶۰ء		۱،۶۸،۴۸،۳۳۰
۱۹۶۰-۶۱ء		۱،۷۲،۹۴،۵۶۰
۱۹۶۱-۶۲ء		۱،۷۷،۴۲،۹۷۰
۱۹۶۲-۶۳ء		۱،۸۳،۳۴،۸۵۰

(ج) شق (الف) بالا کی طرح یہاں بھی یہ قرین قیاس ہے کہ رکن محترم کا اشارہ مغربی پاکستان رینجرز کی جانب ہے۔

سال	تعداد اشخاص جو مغربی پاکستان رینجرز نے گرفتار کئے
۱۹۵۸-۵۹ء	۱،۱۵۵
۱۹۶۰ء	۸۹۲
۱۹۶۱ء	۱،۱۵۴
۱۹۶۲ء	۷۹۲
۱۹۶۳ء	۲۵۴

ان جرائم کی نوعیت جن کی بنا پر گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں بالعموم کسٹم کے ضوابط اور پاکستان میں داخلے پر کنٹرول کے قانون کی خلاف ورزی تھی۔ضبط کردہ مال میں سونا، چاندی، الائچی، لونگ، کپڑا، مویشی وغیرہ شامل تھے۔ سزایابیوں اور بریتوں کے اعداد سر دست دستیاب نہیں ہو سکے۔

(د) ۱۹۶۲-۶۱ء اور ۱۹۶۳-۶۲ء کے دوران میں میزانیے کی رقمی گنجائش میں اضافے کی وجوہ حسب ذیل ہیں :-

(۱) ناکارہ ہتھیاروں اور مشینی وسائل حمل و نقل کی تبدیلی کا خرچ -

(۲) عملے اور عارضی سٹاف کی تنخواہ کی نظر ثانی -

(۳) عبوری امداد کی منظوری -

(۴) افسروں اور عملے کو سالانہ اضافوں کی منظوری -

(۵) رکن محترم نے واردات کے متعلق ٹھیک ٹھیک معلومات بہم نہیں پہنچائی ہے - لیکن غالباً ان کا اشارہ اس واردات کی جانب ہے جس میں انڈس رینجرز نے (نہ کہ انڈین رینجرز نے ۴۴,۳۰۰ روپے کے مالیتی بیڑی کے پتوں کے ۴۲ تھیلے تین مقامات پر یعنی جوراھا امر کوٹ نبی سار اور ضلع تھرپارکر کے تعلقہ امر کوٹ میں چل کنسری پر برآمد کئے تھے - پہلے دو کی صورت میں سرحد سے فاصلہ ۱۴ میل اور تیسرے کی صورت میں ۳۷ میل تھا -

---

TOTAL NUMBER OF CEMENT FACTORIES IN WEST PAKISTAN

***3496. Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce, be pleased to state:—

(a) the total number of Cement Factories actually operating in various Divisions of West Pakistan and the total annual output in tons of each factory;

(b) the details of the facilities available to each factory for obtaining raw materials;

(c) the quantity, in tons of cement supplies by each factory to East Pakistan from its output;

(d) the quantity, in tons of cement required to meet the needs of each Division of West Pakistan?

پارلیمنٹری سیکریٹری (مسٹر خالد بن جعفر) : (الف)

نام سیمنٹ فیکٹری	سالانہ استعداد (ٹن)
(۱) زیل پاک - حیدر آباد	۴،۸۰،۰۰۰
(۲) میپل لیف - داود خیل	۲،۵۰،۰۰۰
(۳) اے-سی-سی ، واہ	۲،۷۰،۰۰۰
(۴) اے - سی-سی روہڑی	۹۰،۰۰۰
(۵) ڈالمیا - کراچی	۱،۶۰،۰۰۰
(۶) ڈالمیا ڈنڈوت	۷۰،۰۰۰
میزان	۱۳،۲۰،۰۰۰

(ب) مندرجہ بالا فیکٹریوں میں سے ہر ایک ایسے علاقے میں واقع ہے جہاں بنیادی خام مال یعنی چونا اور چکنی مٹی دستیاب ہیں - سیمنٹ فیکٹریوں کو دیگر خام مواد فالتو پرزوں کی ضروریات کیلئے ان کی تشخیص شدہ ضروریات کے ۱۰۰ فیصد کی درآمدی سہولیات دی جا رہی ہیں -

(ج) فرداً فرداً سیمنٹ فیکٹریوں کی مشرقی پاکستان کو فراہم کردہ مقدار کے بارے میں معلومات دستیاب نہیں لیکن مجموعی طور پر مغربی پاکستان سے ۲ لاکھ ٹن سیمنٹ مشرقی پاکستان کو مہیا کیا گیا -

(د) سال ۶۳-۱۹۶۲ء (جولائی ۶۳ تا جون ۱۹۶۴ء) کے لئے پرائیویٹ سیکٹر میں سیمنٹ کی ڈویژن وار متوقع ضروریات حسب ذیل ہیں :—

		ٹن
(۱)	کراچی	۱،۸۰،۰۰۰
(۲)	حیدرآباد	۸۲،۰۰۰
(۳)	خیرپور	۸۰،۰۰۰
(۴)	کوئٹہ	۷،۰۰۰
(۵)	قلات	۸۰۰
(۶)	بہاولپور	۱۰،۰۰۰
(۷)	ملتان	۹۶،۰۰۰
(۸)	راولپنڈی	۶۳،۵۰۰
(۹)	سرگودھا	۵۰،۰۰۰
(۱۰)	پشاور	۵۰،۰۰۰
(۱۱)	ڈیرہ اسماعیل خان	۲،۵۰۰
(۱۲)	لاہور	۱،۵۶،۰۰۰
	میزان	۷،۸۳،۰۰۰

اس کے ساتھ پبلک سیکٹر یعنی خاص سندھ کے منصوبہ جات، کیپٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی، دفاعی تعمیرات اور دیگر سرکاری محکموں کی ضروریات کا اضافہ کیا جا سکتا ہے، جن کا تخمینہ تقریباً ۷ لاکھ ٹن ہے۔ اس سیکٹر میں سیمنٹ کی مانگ کی ڈویژن وار تفصیل دینا ممکن نہیں ہے کیونکہ بہت سی صورتوں میں ایک واحد منصوبہ متعدد ڈویژنوں پر محیط ہوتا ہے۔

میر حاجی محمد بخش تالپور - میں نے پوچھا ہے کہ ہر فیکٹری سے ایسٹ پاکستان کتنا سیمنٹ جاتا ہے۔

پارلیمنٹری سیکرٹری - ایسٹ پاکستان قریب ۲ لاکھ ٹن سیمنٹ جاتی ہے۔

میر حاجی محمد بخش تالپور - کیا یہ حقیقت نہیں ہے۔ کہ ایسٹ پاکستان جو سیمنٹ جاتی ہے اسمیں سے زیادہ تر حیدآباد فیکٹری سے جاتی ہے اور اسوجہ سے وہاں کے ڈیولپمنٹ کے کام رکے ہوئے ہیں۔

پارلیمنٹری سیکرٹری - جی ہاں پہلے یہی ہو رہا تھا لیکن اب پروگرام کے مطابق انکو سیمنٹ ملا کریگی۔

WEST PAKISTAN SMALL INDUSTRIES CORPORATION

***3508. Mir Haji Muhammad Bux Talpur**: Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce, be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that adequate publicity as to the existence and activities of the West Pakistan Small Industries Corporation is not being given particularly in less enlightened regions;

(*b*) whether it is a fact that the pamphlets published in Sindhi language for such publicity in Khairpur and Hyderabad Divisions are not available even on payment;

(*c*) whether it is a fact that owing to lack of proper publicity, no applications from Industrialists and artisans of backward regions such as Thar and Kohistan have been received for any loan by the Corpoation nor has any aid or assistance been given to the industrialists or artisans of such areas ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر خالد بن جعفر) (الف) جی نہیں سابق مغربی پاکستان سمال انڈسٹریز کارپوریشن اور اس کی جانشین مغربی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن نے ہمیشہ اپنی سرگرمیوں کی مناسب نشرواشاعت کی ہے تاکہ ان کی خدمات سے چھوٹے چھوٹے صنعتکار آسانی سے مستفید ہو سکیں۔

یہ اخبارات، کتابچوں، ریڈیو پر تقریروں اور اشتہارات کے ذریعہ عمل میں آتی ہے۔ ایک کتابچہ جس میں ان سہولتوں کی بابت مفصل معلومات مندرج ہیں جن سے چھوٹے چھوٹے صنعتکار بہرہ مند ہو سکتے ہیں سابق ویسٹ پاکستان سمال انڈسٹریز کارپوریشن نے انگریزی میں شائع کیا تھا اور تمام مغربی پاکستان میں مفت تقسیم کیا تھا۔ ایک پمفلٹ سندھی میں بھی شائع کیا تھا اور صوبہ کے سندھی زبان بولنے والے علاقہ میں تقسیم کیا تھا۔ مغربی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کی جانب سے قائم کردہ ہر سٹیٹ سے متعلق ایک کتابچہ بھی شائع کیا گیا ہے اور ان چھوٹے چھوٹے صنعتکاروں کے فائدہ کے لئے تقسیم کیا گیا ہے جو ان سٹیٹس میں کہیں صنعتی کاروبار کرنا چاہتے ہوں۔

جب مشینری کی درآمد سے متعلق سہولتیں دینے کے لئے درخواستیں طلب کی جاتی ہیں تو صوبے کے تمام سربرآوردہ اخباروں میں بلا امتیاز ان کے مقام اجرا کے اشتہارات شائع کئے جاتے ہیں۔ اشاعت کے اس طریق کار کو مزید موثر بنانے کے لئے صوبے میں بنیادی جمہوریتوں کے تمام اسسٹنٹ ڈائریکٹرز کو اس اشتہار کی ایک ایک نقل روانہ کی جاتی ہے تا کہ وہ اپنے علاقے کے صنعتکاروں کی توجہ سرمایہ کاری کے مواقع کی جانب مبذول کرائیں۔

مزید برآں صنعتکاروں کے فائدہ کے لئے کارپوریشن نے ۲۸ ماڈل سکیمیں بھی تیار کر رکھی ہیں جو چار آنے فی سکیم کے حساب سے دستیاب ہو سکتی ہیں۔

(ب) جی نہیں۔ جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کارپوریشن کی سرگرمیوں سے متعلق انگریزی اور سندھی میں پمفلٹ مفت اور آزادانہ تقسیم کئے گئے ہیں اور اب بھی دستیاب ہیں لیکن سٹیٹس اور ماڈل سکیموں کے کتابچے قیمت پر بکنے والی مطبوعات ہیں۔

(ج) قرض یا نقد وسائل کی صنعت کے قیام کے لئے
تھا اور کوہستان کے علاقوں سے کوئی درخواست
موصول نہیں ہوئی لیکن اس کی وجہ نشرو
اشاعت کا فقدان نہیں ہے -

IRON ORE IN KALA BAGH, CHICHALLI AND HAKARWAL AREAS

***3656. Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Iron Ore is found on Kalabagh, Chichalli and Hakarwal Areas in Mianwali District and Chitral State;

(*b*) whether it is a fact that Government intend to set up a High Scale Steel Mill at Karachi which is to be fed by imported Iron Ore;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government is prepared to install the steel plant at a place easily accessible to Mianwali District and Chitral State instead of Karachi ?

(الف) (مسٹر خالد بن جعفر) **پارلیمنٹری سیکرٹری**
جی ہاں -

(ب) جی نہیں - کراچی سٹیل پلانٹ میں درآمد کردہ
پگ آئرن اور ٹکڑے بطور خام مال استعمال
کئے جاتے ہیں -

(ج) کالا باغ کے خام لوہے کے ممکن استعمال ہونے
کا بڑی دلچسپی سے جائزہ لیا جا رہا ہے اور
ایک فولاد کے کارخانے کو مقامی خام لوہے کی
اساس پر قائم کرنے پر غور کیا جا رہا ہے
تاہم کراچی سٹیل مل کو منتقل کرنے کا
سوال اس مرحلے پر پیدا نہیں ہوتا -

SCHOLARSHIP SCHEME FOR TRIBAL AREAS

***3662. Khan Ajoon Khan Jadoon**: Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Government have decided that the scholarships scheme for tribal areas should be extended to the merged areas of Mardan and Hazara Districts;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the number of Scholarships applied for by the students of the merged areas of Mardan District and the number of scholarships granted to such students so far;

(*c*) the quota of scholarships fixed for the current year for College Students, High School Students and Middle School Students of Gadoon Area (merged area of Mardan District) separately ?

(الف) پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) - جی ہاں -

(ب) ضلع مردان کے مدغم شدہ علاقہ سے صرف دو طالب علموں کی درخواستیں کالج کے وظیفہ برائے ۱۹۶۲-۶۳ موصول ہوئی تھیں ، دو وظیفے اس سال کے دوران دیئے گئے ہیں -

(ج) ضلع مردان کے گدون علاقہ کے دو طالب علموں کو فی کس ایک سو روپیہ ماہانہ پہلی اپریل ۱۹۶۲ء تا اکتیس مئی ۱۹۶۳ء بطور وظیفہ دیئے گئے ہیں -

---

MAN HANDLING AND ABUSING OF A STENO BY A POLICE CONSTABLE

***3943. Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a complaint was filed against the Railway Police Constable on duty with train No. 189 UP running from Lahore to Narowal on 13th March, 1963 at 13—50 for man handling and abusing one Mr. Muhammad Ishaq, Steno in the Finance Department of the Civil Secretariat;

(*b*) whether it is a fact that the above incident was the subject of an adjournment motion during the last Session of Assembly which was not pressed on an assurance from the Minister;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) be in the affirmative, whether any inquiry into the conduct of the said constable was held, if so;

(*i*) the findings of the Inquiry Officer.

(*ii*) the action taken against the consitable ?

(الف) جی ہاں - پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) -

(ب) جی ہاں -

(ج) جی ہاں - اس تمام واقعہ سے متعلق تحقیقات کرائی گئی تھی -

(اول و دوم) تحقیقاتی رپورٹ سے معلوم ہوا کہ مذکورہ سٹینوگرافر کی درخواست میں عائد کردہ الزامات مبالغہ آمیز تھے اور کانسٹیبل مذکور نے اس معاملے میں جائز طور پر مداخلت کی تھی - تاہم موقع پر صورت حال پہ قابو پانے کے لئے مناسب اقدام نہ کرنے کے باعث کانسٹیبل

مذکور کے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے اگر
ضرورت ہوئی تو ایسے مناسب سزا دی
جائے گی ۔

PENSION FOR DISTINGUISHED AND MERITORIOUS SERVICES AND POLITICAL CONSIDERATIONS

***3998. Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(*a*) names of persons who were recipients of pensions for distinguished and meritorious services or for political considerations during 1961-62 and 63 together with the amount received by each;

(*b*) names of persons who were recipients of pensions under sub-head "mutiny pensions" during 1961-62 and 63 together with the amount received by each ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : (*a*) As per Annexure I.

(*b*) As per Annexure II.

ANNEXURE I

(a) STATEMENT SHOWING THE NAMES OF PERSONS IN RECEIPT OF PENSIONS FOR DISTINGUISHED AND MERITORIOUS SERVICES ON POLITICAL CONSIDERATION

Serial No.	Name of Recepients of Pension for Distinguished Services	Total amount received during the year 1961-62 and 1963	
	PESHAWAR DIVISION		
		Rs.	
1	Captain Nawab Baz Muhammad Khan of Teri.	96,000	Political Consideration.
2	Haji Ghulam Naqashband Khan of Hangu.	800	Inherited from its father for distinguished meritorious services on political grounds.
3	Shera Din, son of Lawang Shah of Darmalak.	268·58	Dintinguished meriotorious services for political consideration.
4	Gul Khan, son of Sarbland ..	278·88	
5	Sher Ali, son of Sumari Bala ..	568·56	
	D. I. KHAN DIVISION		
			Rs.
6	Nawab Qutab-ud-Din Khan, son of Nawab Ghulam Qasim Khan of Tank.		47,000
7	Sadullah Khan, son of Nawab Ghulam Qasim Khan of Tank ..		3,000
8	Haibur Rehman Khan		1,600
	RAWALPINDI DIVISION		
9	Nazir Ahmad, son of Muhammad Sowar		262
10	Ghulam Mehdi, son of Ghulam Haider Khan		262
11	Mubarak Hussain, son of Ghulam Haider Khan		262
12	Mst. Zumarad Begum, W/O Ghulam Muhammad.. ..		104·12
13	Mst. Ghaforan Nisa, daughter of Ghulam Muhammad ..		229·12
14	Ali Bahadur, son of Ghulam Muhammad		429·32
15	Muhammad Zaman, son of Jaffar		333·34
16	Ghulam Raza Khan, son of Atta Ullah		262·66
	LAHORE DIVISION		
17	Sub. Major Muhammad Bux		731
18	Captain Muhammad Afzal Khan		731
19	Captain Noor Muhammad Khan		731
20	Mr. Khalil Mahmood Pasha		575
21	Mst. Rahmatay		97·50

SARGODHA DIVISION

Nil.

MULTAN DIVISION

22	Roshan Shah	202·50
23	Muhammad Saeed	95·00
24	Kasim Ali Shah	195·00
25	Ahmad Ullah	72·50
26	Khan Dilawar Hussain Khan	210

BAHAWALPUR DIVISION

Nil

KHAIRPUR DIVISION

27	Mir Sohrab Khan	11,700
28	Bibi Bachal	84
29	Mir Musarat Ali	1,647
30	Bibi Jindal	171
31	Naz Bano	264
32	Ghulam Murtaza	1,200
33	Bibi Khairal	432
34	Bibi Jind Wedi	418
35	Bibi Halim Jan	1,620

HYDERABAD DIVISION

36	Bibi Samul, wife of late Mir Ahmad Yar Khan	720
37	Bibi Sain, wife of late Mir Ahmad Yar Khan	720
38	Mr. Kassim Ali Khan	139·44
39	Bibi Dayani Third, daughter of H. M. Mir Shah	3,000
40	Mir Abbas Ali Khan	19,200
41	Mir Ghulam Ali Khan	36,000
42	Mir Khan Muhammad Khan	2,400
43	Dero No. 1 of late Mir Allah Bux	1,800
44	Dero No. 2 of late Mir Allah Bux	1,200
45	Second daughter of Mir Allah Bux Khan	600
46	Vijiasing Karamsing	206
47	Paraster Mir Imam Bux Khan	552
48	Mir Muhammad Khan	2,400
49	Widow of Mir Khan Muhammad	640
50	Mir Allah Dad Khan	2,300
51	Pachan Ratansing	201·92
52	Bhgwaji Bahadar Sing	163·84

53	Mir Abdulllah Khan	1,200
54	Mir Shah Muhammad Khan	4,800
55	Mankodaji	431·32
56	Arbab Jalal Khan	1,035
57	Muhammad Unis	196·52

QUETTA DIVISION

58	Muhammad Azam Khan Togezai	900

KALAT DIVISION

Nil

KARACHI DIVISION

59	Jam Murad Ali Khan	4,500
60	Sahibzada Muhammad Matin Ullah Khan	600

ANNEXURE II

(b) STATEMENT SHOWING NAMES OF PERSONS IN RECEIPT OF MUTINY ALLOWANCE

Serial No.	Name of Receipents of Mutiny Allowance	Total amount received during the year 1961-62 and 1963
	PESHAWAR DIVISION	
	Nil	
	D. I. KHAN DIVISION	
	Nil	
	RAWALPINDI DIVISION	
1	Raja Ghulam Safdar	Rs. 400 paid up to June, 1961. (at the rate of Rs. 66.67 per mensem).
2	Muhammad Gulzar Khan	Rs. 90 paid up to December, 1962. (at the rate of Rs. 5 per mensem).
	LAHORE DIVISION	
	Nil	
	SARGODHA DIVISION	
	Nil	
	MULTAN DIVISION	
3	Sultan Muqarrab Khan	113·13
	BAHAWALPUR DIVISION	
	Nil	
	KHAIRPUR DIVISION	
	Nil	
	HYDERABAD DIVISION	
	Nil	
	QUETTA DIVISION	
	Nil	
	KALAT DIVISION	
	Nil	
	KARACHI DIVISION	
	Nil	

REVERSION OF MR. MUHAMMAD NASIR KHAN SUPERINTENDENT JAIL, PESHAWAR

*4028. **Mr. Abdul Raziq Khan** : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(*a*) whether it is afact that Mr. Muhammad Nasir Khan, Class I Superintendent Jail, Peshawar, has been reverted as Class II Superintendent Jail and Mr. Qalandar Khan has been reverted to the post of the Factory Manager;

(*b*) whether it is also a fact that the said Class I post of Superintendent Jail has been filled in by making direct appointment of a person who hails from former Punjab area ;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) No Service Rules were framed then. The vacancy was filled in by the West Pakistan Public Service Commission on all West Pakistan basis.

مسٹر عبدالرازق خان ۔ کیا پارلیمنٹری سکریٹری صاحب فرمائیں گے سوال یہ تھا کہ مسٹر محمد ناصر خان جو کہ پشاور جیل میں سپرنٹنڈنٹ تھے کلاس (۱) آفیسر تھے Integration کے بعد انکو کلاس (۲) کر دیا گیا اور ایک دوسرا افسر جنکا نام قلندر خان ہے انکو فیکٹری منیجر کر دیا گیا تو کیا Integration کا یہی مطلب تھا کہ جو کلاس (I) ہیں انکو کلاس (II) کر دیا جائے اور جو کلاس (ii) ہیں انکو اور نیچے کر دیا جائے ۔

وزیر قانون (ملک قادر بخش) ۔ یہ چیز نہیں ہے اسوقت کوئی قواعد نہیں تھے اب قواعد مرتب ہو رہے ہیں اس لئے پبلک سروس کمیشن کو بھیجا گیا ہے اور یہ آل پاکستان Basis پر ہوا ہے ۔ اگر آپ Further clarification چاہتے ہیں کہ Why this reversion took place اور انکو کیوں ضرورت پڑی اسکی مکمل تفصیلات پبلک سروس کمیشن کو بھیج کر پوچھی جائیں گی اور میں پبلک سروس کمیشن سے منگا کر آپ کو دکھا سکتا ہوں ۔

ماسٹر خان گل ۔ جناب ملک صاحب کیا آپ اپنے جواب سے مطمئن ہیں ؟

وزیر قانون ۔ جو کچھ جواب دیا گیا آپ ہے اس سے مطمئن ہوں مزید تفصیلات دینے کو تیار ہوں ۔

ماسٹر خان گل ۔ یہ بھی عجیب بات ہے کہ کہا کیا جاتا ہے اور کیا کہا جاتا ہے ۔

Minister of Law : Mr. Muhammad Nasir Khan had been reverted from the post of Class I, Superintendent Jail, as a result of departmental inquiry held against him on account of a number of irregularities committed by him while holding the post.

Mr. Qalandar Khan, Factory Manager, had been promoted to the resultant vacancy of Class I Superintendent Jail as a stop-gap arrangement purely on temporary basis. As no service rules were in vogue in the former N. W. F. P. which could give a right of promotion to the subordinate jail officers to Class I post, Government decided to fill up the vacancies through the West Pakistan Public Service Commission on all West Pakistan basis and, accordingly, an *ex*-Army Officer, who belongs to former Punjab, was selected by the Public Service Commission for appointment to the said post. On the appointment of the direct recruitee Mr. Qalandar Khan was put back to his previous post of Factory Manager. He later on filed a writ petition in the High Court of West Pakistan, Peshawar Bench, against the reversion which was dismissed as the officer had no legal right or claim to the senior most post.

مسٹر عبدالرازق خان - جیسے کہ آپ نے وضاحت فرمائی ہے اگر اسکو درست تسلیم کر لیا جائے تو جو جواب پارلیمانی سیکریٹری صاحب نے مہیا کیا ہے وہ غلط ہے - انہوں نے فرمایا ہے کہ اس لئے علیحدہ کیا گیا کہ پبلک سروس کمیشن نے پہلے رولز فریم نہیں کئے تھے اور پبلک سروس کمیشن نے ڈائریکٹ ریکروٹ کر لیا -

وزیر قانون - بالکل میں نے وہی چیز کہی ہے

"(a) Whether it is a fact that M. Muhammad Nasir Khan, Class I, Superintendent Jails, Peshawar has been reverted as Class II post."

The answer was 'Yes'.

اب میں حصہ (ب) پڑھتا ہوں

"(b) Whether it is also a fact that the said Class I post of Superintendent Jails has been filled in by making direct appointment of a person who hails from former Punjab Area?"

The answer was 'Yes'.

اب آپ نے کہا ہے کہ دونوں کا جواب yes. میں ہے تو میں نے reasons پڑھے ہیں -

مسٹر عبدالرازق خان - سروس رولز کے متعلق کیا پوزیشن ہے -

وزیر قانون - اس کا جواب حصہ (ج) میں دیا گیا ہے

(c) No service rules were framed then. The vacancy was filled in by West Pakistan Public Service Commission on All West Pakistan basis."

غرض تو یہ ہے کہ اس آدمی کو کیوں پیچھے کیا گیا اس کے خلاف انکوائری تھی main بات یہ تھی - باقی یہ کہ اس ریجن سے کیوں نہیں لیا گیا تو یہ All Pakistan Basis پر لیا گیا ہے - رولز اس وقت نہیں بنے ہوئے تھے اس لئے Appointment ہوئی -

KIDNAPPING OF A WOMAN IN VILLAGE GHARI YASIN

***4066. Maulana Ghulam Ghaus :** Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that one *Mst.* Mumtaz Begum *alias* Fatima, daughter of Din Muhammad Sheikh, aged 15 years, was kidnapped from her village Ghari Yasin, District Sukkur by some Hindu and taken to Ghauspur Town in a car;

(*b*) whether it is a fact that the father of the said girl, Mr. Din Muhammad Sheikh, filed a report about her kidnapping with Police Station, Ghari Yasin;

(*c*) whether it is a fact that upon a report filed by one Mr. Muhammad Ismail, Tailor, Ghauspur, the police recovered the said girl on 29th May, 1963 and produced her in the Court of Magistrate Class I, Kundakot;

(*d*) whether it is a fact that in her statement before the Magistrate the said girl professed to be a Muslim, recited the Kalima and some portion from the Holy Quran and narrated facts about her abduction;

(*e*) whether it is a fact that the accused persons being rich and influential have not been arrested so far ;

(*f*) if answers to (*a*) to (*e*) above be in the affirmative, whether Government intend to take action against the police for their negligence of duty ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی نہیں ۔

(ج) مسلمانوں نے کند کوٹ ضلع جیکب آباد میں ایک براہ راست استغاثہ دائر کیا تھا ۔ جب ہندوؤں کو اسے اپنے قبضے میں رکھنے سے متعلق تحریک کا علم ہوا تو انہوں نے اس لڑکی کو پولیس کے رو برو پیش کر دیا اور پھر وہ کند کوٹ میجسٹریٹ کے رو برو پیش کی گئی ۔

(د) جی ہاں ۔

(ہ) کافی شہادت موجود نہ ہونے اور میجسٹریٹ کے رو برو شناختی پریڈ میں ملزموں کو لڑکی کے شناخت نہ کر سکنے کی بنا پر وہ گرفتار نہیں کئے گئے ۔ یہ حقیقت نہیں کہ ہندو ملزمان با اثر یا متمول ہیں ۔

(و) مندرجہ بالا حصہ (ہ) کے جواب کے پیش نظر یہ سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

مولانا غلام غوث ۔ کیا ہندو ملزمان کے پاس لڑکی کی موجودگی ان کے ملزم ہونے کے لئے کافی نہیں ہے جب ایک مسلمان لڑکی ہندو کے گھر سے دوسرے شہر میں برآمد ہوتی ہے تو استغاثہ

کے بعد کیسے کہتے ہیں کہ اس کے وارثوں نے شناخت نہیں کی اور جہاں سے لڑکی برآمد ہوئی - کیا وہاں سے پولیس نے ملزمان کو گرفتار کیا اور کیا انکے خلاف کوئی کارروائی کی کہ انہوں نے کس طرح یہ لڑکی حاصل کی -

پارلیمنٹری سیکرٹری - لڑکی کو شناخت کرنے والا کوئی نہیں تھا -

مولانا غلام غوث - جناب والا - یہ جواب کافی نہیں ہے جہاں پولیس چاہے مار دے کسی مسلمان کو جہاں چاہے چھوڑا دے -

منسٹر ایکٹنگ سپیکر - آپ کے سوال سے واقعات ظاہر ہو گئے ہیں -

مولانا غلام غوث - مطالبہ کرنا چاہئیے کہ اتنے ملزمان کے ساتھ رعایت کیوں برتی جا رہی ہے-

وزیر قانون (ملک قادر بخش) - وہ تو شناخت بھی نہ ہی کر سکے ملزمان کو-

مولانا غلام غوث - وہ تو چھوٹی سی بچی تھی کیا ہندوؤں کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ہے -

پارلیمنٹری سیکریٹری - وہ خود اپنے باپ کو بھی شناخت نہیں کر سکی -

مولانا غلام غوث - یہ تو عجیب پوزیشن ہے -

ROAD ACCIDENTS IN KARACHI

***4070. Makhdum-ul-Mulik Muhammad Shams-ud-Din Jilani** : Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state whether it is a fact that the number of deaths due to road accidents in Karachi is on the increase, if so, the steps Government intend to take to prevent such accidents?

پارلیمنٹری سکریٹری (میاں عبدالحق) - کراچی میں موٹروں کے حادثوں کے باعث اموات کی تعداد میں کوئی غیر معمولی اضافہ نہیں ہوا ہے - تاہم حکومت نے ایسے حادثوں کی روک تھام کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے ہیں -

۱ - محکمہ جات متعلقہ اور عملہ کو ہدایات جاری کی ہیں کہ ایسے حادثوں کی روک تھام کی جاوے ۔

۲ - تمام بڑی بڑی سڑکوں پر پیٹرولنگ میں اضافہ کر دیا گیا ہے ۔

۳ - ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کو جو کہ روڈ پرمٹ منسوخ یا معطل کرنے کی مجاز ہیں ہدایت جاری کر دی گئی ہیں کہ وہ قانونی بے ضابطگی کرنے والے مجرموں کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کریں ۔

۴ - موٹروں کی رفتار وقتاً فوقتاً چیک کی جاتی ہے ۔

۵ - ڈرائیونگ کا معیار بڑھانے کی خاطر موٹر و ہیکل ایگزامینر صاحبان کو ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ وہ سخت سے سخت امتحان لیا کریں ۔ موٹر وہیکل ایگزامینر صاحبان کے امتحان کے بعد سیکرٹری ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی دوبارہ امتحان لیتے ہیں ۔

اس کے علاوہ مرکزی و صوبائی حکومتوں نے اس بارہ میں متعدد کمیٹیاں مقرر کی تھیں ۔ ۱۹۶۲ء میں گورنر مغربی پاکستان نے ایک کمیٹی مقرر کی تھی تاکہ وہ سابقہ جملہ کمیٹیوں کی سفارشات کا جائزہ لے اور ایسی سفارشات پیش کرے جس پر عمل کر کے اس قسم کے حادثات کی روک تھام ہو سکے ۔ جو سفارشات اس کمیٹی نے کی ہیں ان میں سے اہم مندرجہ ذیل ہیں جن کی بابت ۱۹۶۳-۶۴ء کے بجٹ کے نئے اخراجات میں شامل کیا گیا ہے ۔

۱ - ۱۰ ہائی وے سکوڈ کا قیام ۔

۲ - سات زائد موٹر وہیکل ایگزامینر اور ۷ جونیئر کلرکوں کی اسامیوں کی منظوری ۔

۳ - ۶ ٹیکنیکل افسروں کی اسامیوں کی منظوری ۔

۴ - سیکریٹری ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹیز کے دفتروں کے لئے ۹ نئی سینئر کلرکوں کی اسامیوں کی منظوری ۔

۵ - روڈ سیفٹی ایجوکیشن کے لئے پبلسٹی سیل کا قیام ۔

مندرجہ بالا سفارشات پر عمل کرنے کے بعد توقع کی جاتی ہے کہ ایسے حادثوں کی تعداد میں خاطر خواہ کمی ہو جائے گی -

سردار عنائیت الرحمٰن خان عباسی - پارلیمانی سیکریٹری صاحب نے جواب میں ارشاد فرمایا ہے کہ غیر معمولی اضافہ نہیں ہوا کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ اضافہ اور غیر معمولی اضافہ میں کیا فرق ہے ؟

پارلیمنٹری سکریٹری - کوئی اضافہ نہیں ہوا -

CONSTRUCTION OF THE POLICE STATION AT KUNRI IN THE THARPARKAR DISTRICT

***4078. Mr. Muhammad Khan Junejo** : Will the Parliamentary Secretary Home, be pleased to state whether it is a fact that Government have sanctioned the construction of the Police Station buildings at Kunri in the Tharparkar District; if so, (*i*) the reasons for delay in the construction of the building of the said Police Station; (*ii*) whether Government intend to take early steps for the construction of the said building ?,

پارلیمنٹری سکریٹری (میاں عبدالحق) کنری ضلع تھرپارکر کے مقام پر تھانے کی تعمیر کی ابھی تک حکومت کی طرف سے منظوری نہیں دی گئی ہے اس لحاظ سے تعمیر میں تاخیر کا سوال پیدا نہیں ہوتا -

تاہم کنری ضلع تھرپارکر کے مقام پر ایک تھانہ مع ازدواجی کوارٹروں کے تعمیر کرنے کی ایک تجویز ہے جو ابھی تک مکمل نہیں ہوئی اس سکیم کو جلد مکمل کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں -

---

SHAHKAR LIMITED, ROYAL PARK, LAHORE

***4082. Mirza Mazhar Hussain** : Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that in 1957 Government ordered the dissolution of numerous Limited, or Registered Aiding Societies operating in West Pakistan and their assests were confiscated ;

(*b*) whether it is a fact that Shahkar Limited, Royal Park, Lahore, was one of the Societies mentioned in (*a*) above and Mr. S. M. Nasim and Sardar M. Zafar Ullah, Advocates were appointed to liquidate its affairs ;

(*c*) whether it is also a fact that from 1954 to 1957 a sum exceeding Rs. 40,000 was collected by the said Society from the inhabitants of village Domeli, District Jhelum ;

(*d*) if answers to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, the progress made so far by the liquidates to pay back the depositors particularly the inhabitants of village Domeli ;

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر خالد بن جعفر) - (الف) امدادی انجمنیں جو ناپسندیدہ کمپنی کی اصطلاح کے تحت آتی تھیں ممنوع قرار دیدی گئیں اور ناپسندیدہ کمپنیز آرڈیننس ۱۹۵۷ء کے تحت ان کے تصفیہ کے انتظامات کئے گئے اور ان کے اثاثے ضبط نہیں کئے گئے بلکہ تصفیہ کرنے والے سرکاری افسران کی تقرری کے وقت تک قانونی احکام کے تحت کمپنیوں کے افسران اور ایجنٹس کے ذریعہ ان کے تحفظ کا انتظام کیا گیا ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) دیوالیہ ہونے سے قبل شاہکار کمپنی (زیر تصفیہ) کے انتظامیہ کی طرف سے حسابات گروپ وار اور کھاتہ وار مرتب کئے جاتے تھے نہ کہ ضلع یا قصبہ وار ۔ اس سوال کے ذریعہ مطلوبہ اطلاع حاصل کرنے کے لئے موضع ڈومیلی کے باشندگان جن کا ذکر معزز ممبر نے کیا ہے ان کے کھاتہ اور گروپ کے نمبر فرداً فرداً پیش کرنا ضروری ہے ۔ ان تفصیلات کی عدم موجودگی میں مطلوبہ اطلاع بہم پہنچانا ناممکن ہے کیونکہ وہاں ۱۳۰ گروپ تھے اور ہر گروپ میں ۰۰۰ کھاتے تھے ۔

(د) تقریباً ہر ایک کلیم جو سرکاری تصفیہ کار کو یکم فروری ۱۹۶۰ لغایت ۱۸ مئی ۱۹۶۲ء موصول ہوا ۔ افسر مذکور کی جانب سے پوری چھان بین کرنے کے بعد ہائیکورٹ میں بغرض تصدیق عزت مآب تصفیہ کار جج کو پیش کر دیا گیا اور ایسے تمام کلیم ہائیکورٹ میں زیر غور ہیں ۔ مزید عرض ہے کہ قانون کے بموجب سرکاری تصفیہ کار صرف ایسے کلیموں کی سماعت کر سکتے ہیں جو اس اعلان کے بموجب پیش کئے گئے ہوں جس کے ذریعے کمپنی کے ذمے

واجب‌الادا قرضوں اور کلیموں کی تفصیلات طلب کی گئی ہوں - یہ اعلان ۲۹ جنوری ۱۹۶۳ء کو تمام مشہور اخبارات میں شائع کیا گیا تھا -

تصدیق شدہ کلیموں کی مالیت ۲۷۹.۰۶۵/۵۴ روپے ہے - ۶۲.۱۳۴/۳۵ روپے کی رقم سرکاری تصفیہ کاروں نے اس ضمن میں ۳۱ مارچ ۱۹۶۳ء تک وصول کی -

جونہی قرضوں اور کلیموں کے تصفیہ کی فہرست کا اندراج عزت مآب لکویڈیشن جج کے دستخط شدہ تصدیق نامے میں ہو جائے گا - تو حصہ رسدی مقسومہ کا اعلان کر دیا جائے گا -

جب ایسے مقسومہ کا تصفیہ ہو جائیگا تو اس کا اطلاع نامہ ملکی اخبارات میں شائع کیا جائیگا اور دعویداروں کو بھی فرداً فرداً اطلاع نامے بھیجے جائیں گے -

---

POLICE STATION NIDOKE, DISTRICT SIALKOT

***4084. Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Parliamentary Secretary Home be pleased to state—

(*a*) whether it is a fact that the West Pakistan Government issued a letter No. 62 (115)-30-II-B.D., dated 15th January, 1962, associating the local Councils with the affair of the administration ;

(*b*) whether it is a fact that according to the said letter the location of Police Stations fall within the purview of District Councils ;

(*c*) whether it is a fact that the Nidoke Police Station in the Sialkot District is proposed to be shifted to some other places or is being closed down; if so, whether the Sialkot District Council has been consulted in the matter, if not, reasons thereof ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) - (الف) جی ہاں - لیکن یہ صرف کمشنروں اور ڈپٹی کمشنروں کے نام تھا -

(ب) جی ہاں -

(ج) پولیس کمیشن کی رپورٹ میں کی گئی سفارشات کے مطابق اگر ایک تھانہ سال میں ۳۰ سے کم قابل دست اندازی پولیس کیس درج کرتا ہے

تو اسے قریبی تھانے میں مدغم کرنا پڑتا
ہے تاوقتیکہ حمل و نقل کی مشکلات یا بڑا
رقبہ وغیرہ اسکے علیحدہ قائم رہنے کو ضروری
قرار نہ دیں ۔ چونکہ تھانہ ندوکی سال میں
اوسطاً ۲۰ قابل دست اندازی پولیس کیس درج
کرتا ہے ۔ اسلئے سپرنٹنڈنٹ پولیس اور ڈپٹی
انسپکٹر جنرل نے سفارش کی تھی کہ اسے تھانہ
قلعہ سوبھا سنگھ میں مدغم کر دیا جائے ۔
چنانچہ پولیس کمیشن کی سفارشات پر عملدرآمد
کے دوران میں تیار کردہ تنظیم جدید کی سکیم
میں اس تھانے کے تھانہ قلعہ سوبھا سنگھ میں
ادغام اور ندوکی میں صرف ایک پولیس چوکی
برقرار رکھنے کی تجویز پیش کی گئی ہے ۔
اس تجویز پر حکومت غور کر رہی ہے ۔ اس
تبدیلی کے نتیجے میں ندوکی کے باشندوں کو
جرم کی رپورٹ کرنے یا امن و امان کے دیگر
مسائل کے بارے میں کوئی دشواری نہیں ہوگی ۔

CONSTRUCTION OF ROADS IN THE ADJOINING AREAS OF NANDHAR AND TIKRI OF HAZARA DISTRICT

***4104. Mr. Sultan Muhammad Awan** : Will the Parliamentary Secretary Home, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that there are no roads except two Jeepable roads in the adjoining areas of Nandhar and Tikri of Hazara District; where lories and trucks can ply;

(*b*) whether it is a fact that Commissioner, Peshawar Division and District authorities of Hazara recommended to Government that the following places be linked by newly constructed roads ;

(*i*) Dilburi and Kuza Banda,

(*ii*) Batgram and Tahakot, and

(*iii*) Batgram and Biyari *via* Sargram;

(*c*) whether it is a fact that the Provincial Development Working Party did not approve of the proposal ;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative reasons thereof and whether Government intend to ask the Development Working Party to review their decision as no development projects in area can be properly executed in the absence of roads ;

(*e*) whether it is a fact that the road between Batal and Batgram was constructed by the Forest Department out of Development Fund ;

(*f*) whether it is also a fact that the Provincial Development Working Party is not looking after the maintenance of the said road; if not, reasons therefor ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) حسب ذیل تعمیرات پرونشل ڈویلپمنٹ ورکنگ پارٹی کے زیر غور تھیں ۔

(۱) کوزہ بندا ۔ باٹا گرام روڈ

(۲) دلبری ۔ کوزہ بندا روڈ

(۳) باٹا گرام تھاکوٹ روڈ

(۴) ڈبرائی ۔ لالہ گرام کنائے روڈ

(ج) سکیم نمبر ۱ و ۲ دو جولائی ۱۹۶۳ء کو منظور ہوئیں ۔ سکیم نمبر ۳ کا فیصلہ مقامی افسران کی مزید وضاحت کی وصولی تک ملتوی کر دیا گیا ۔ تیسرے پنجسالہ منصوبے میں شمول کے پیش نظر سکیم نمبر ۴ پر غور نہیں کیا گیا ۔

(د) (ج) بالا کے مد نظر سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

(ھ) بٹال اور شیرکول کے درمیان کا راستہ پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی نے تعمیر کیا تھا اور شیرکول سے بعید باٹاگرام تک محکمہ جنگلات نے ۔

(و) پراونشل ڈویلپمنٹ ورکنگ پارٹی کا راستوں کی نگہداشت سے کوئی تعلق نہیں ۔

مسٹر سلطان محمد اعوان ۔ اس سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ صوبائی ترقیاتی کمیٹی سڑکوں کی دیکھ بھال کر رہی ہے لیکن میں نے سوال کے حصہ (ہ) میں کہا ہے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ بٹال اور باٹ گرام کے درمیان جو سڑک ہے جیسا کہ (ہ) میں درج ہے محکمہ جنگلات نے ڈیویلپمنٹ فنڈ سے تعمیر کرائی تھی تو کیا پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی اس کی دیکھ بھال کے لئے کچھ کریگی ؟

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ اس کے متعلق دریافت کر کے بتلادوں گا ۔

مسٹر سلطان محمد اعوان - جناب والا—میں نے ورکنگ پارٹی کے متعلق نہیں لکھا تھا کیا آپ ای - ڈبلیو - ڈی کے حوالے سڑک کریں گے ؟

مسٹر ایکٹنگ سپیکر - انہوں نے کہا ہے وہ پتہ کر کے اطلاع دیدیں گے -

---

ALLOTMENT OF LANDS TO THE PEOPLE OF CHITRAL STATE IN GUDDU AND G.M. BARRAGE AREAS

***4105. Shahzada Asadur Rehman :** Will the Parliamentry Secretary Home please, refer to the answer to my starred question No. 2772 given by the Minister of Revenue on the floor of the House on 29th June, 1963 and state whether Home Department intend to recommend to the Revenue Department for the allotment of lands to the people of Chitral State in Guddu and Ghulam Muhammad Barrage area; if so, when ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq): The Commissioner, Peshawar Division made out a case for allotment of additional land for the settlement of tribesmen of the Frontier Region in Guddu and Ghulam Muhammad Barrage Areas. This was referred to the Board of Revenue in March, 1963 and it is still under consideration of the Land Utilization Committee of the Board of Revenue. If this additional land is made available then allotment of some la nd to the deserving people of Chitral State will be considered on merits.

مسٹر عبدالرازق خان—جناب والا - پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے بتایا ہے کہ مارچ ۱۹۶۳ میں کمشنر پشاور ڈویژن کی طرف سے ٹرائیل ٹیریٹری کے لئے کوئی سکیم آپ کے پاس آئی ہے کیا اس میں چترال کیلئے کچھ مخصوص کیا گیا ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - چترال فرنٹیئر ریجن میں ہے سارے فرنٹیئر کے متعلق غور کررہے ہیں -

مسٹر عبدالرازق خان—یہ تو خاص چترال کیلئے Specific question ہے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا—سارے فرنٹیئر ریجن کو consider کررہے ہیں اس میں چترال بھی شامل ہے -

---

SCHOLARSHIPS GRANTED TO THE STUDENTS OF CHITRAL STATE

***4106. Shahzada Asadur Rehman :** Will the Parliamentry Secretary Home be pleased to state :—

(*a*) wheter it is a fact that the amount of Scholarships granted to the Students of Chitral State studing in different Colleges in the Province was reduced during the year 1962-63 ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, reasons thereof and the (i) amount of Scholarships sanctioned for the said students during the year 1960-61 and 1962-63 along with the amount actually paid during each year?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق): (الف) جی نہیں -
(ب) سوال پیدا نہیں ہوتا - وظائف جو کہ چترالی طلبہ
کو برائے (۱۹۶۰—۱۹۶۱) اور ۱۹۶۲-۶۳
دیئے گئے ہیں بالترتیب مندرجہ ذیل ہیں :-

(۱) ۲۵،۰۰۰ روپے

(۲) - ۳۹،۸۴۰ روپے

(۳) ۴۵،۶۰۰ روپے

یہ رقوم متعلقہ طلبہ کو ادا کر دی گئی ہیں -

CENTRAL JAIL, HARIPUR AND DISTRICT JAIL, ABBOTTABAD

***4107. Sardar Inayatur Rehman Khan Abbasi :** Will the Parliamentary Secretary Home please, refer to the answer to my starred question No.3737 given on the floor of the House on 25th June, 1963 and state whether the post of Deputy Superintendent in the Central Jail, Haripur, and the posts of Superintendent and the Deputy Superintendent in the District Jail, Abbotabad exist at present?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : One post each of Deputy Superintendent (Gazetted) exists at the Central Prison, Haripur and the District Jail, Abbotabad. The Deputy Superintendent at Abbotabad acts as Deputy Superintendent-*cum*-Superintendent Jail.

Major Sultan Ahmad Khan : What are the sanctioned posts in Abbottabad District Jail ?

Parliamentary Secretary : It is a new question .

Major Sultan Ahmed Khan : Sir, this is important. What are the sanctioned posts in Abbottabad District Jail. The Parliamentry Secretary has said;

> "The Deputy Superintendent at Abbottabad acts as Deputy Superintendent-*cum*-Superintendent Jail."

Minister of Law : Please give me notice.

SURVEY OF INDUSTRIAL CONSUMERS MANUFACTURING AGRICULTURAL IMPLEMENTS.

***4117. Chaudhri Sultan Ahmad:** Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a survey of Industrial Consumers manufacturing Agricultural implements, has been under-taken by the Provincial Director ate of Industries, if so, the date of commencement of the survey;

(*b*) whether the survey has been concluded ,if not reasons therefor?

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر خالد بن جعفر)-

(الف) جی ہاں - نومبر ۱۹۶۲ء میں زرعی آلات بنانے
والے صنعتی صارفین کا جائزہ لیا گیا تھا -

(ب) یہ جائزہ اختتام کو پہنچ چکا ہے -

HEADQUARTERS OFFICE OF SUTLEJ RANGERS IN RAHIMYAR KHAN

*4144. **Mian Muhammad Akbar :** Will the Parliamentary Secretary Home be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Headquarter Office of Sutlej Rangers is situated right in the middle of the Civil Lines, Rahimyar Khan due to which the residents of that area are experiencing much inconvenience ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to shift the above said office to some border area outside this locality?

پارلیمنٹری سیکرٹری - (میاں عبدالحق) (الف) رحیم یار خان میں ڈیزرٹ رینجرز (نہ کہ ستلج رینجرز) کا ونگ ہیڈکوارٹرز ڈسٹرکٹ پولیس لائنز رحیم یار خان کے بالمقابل واقع ہے - جب ۱۹۵۷ء میں پہلی بارک تعمیر کی گئی تھی تو اس علاقے میں اور کوئی رہائشی مکانات موجود نہیں تھے اس علاقے میں رہنے والے عوام کے لئے کوئی دشواری پیدا نہیں ہوتی ہے -

(ب) ونگ ہیڈکوارٹر کو منتقل کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا کیونکہ اس علاقے میں رہنے والوں کو کوئی تکلیف نہیں ہوتی ہے -

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی- جناب والا-یہ جو رینجرز ہیں ان کا کام بارڈر کی حفاظت کرنا ہے - وہ شہر میں کیوں رہتے ہیں ؟

وزیر قانون (ملک قادر بخش) - جناب والا-انہوں نے سوال میں ان کی رہائش کے متعلق پوچھا ہے - اور آپ نے ان کی ڈیوٹی کے متعلق پوچھا ہے -

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی - جناب والا-میں عرض کروں گا اگر بارڈر کے نزدیک ان کا ہیڈکوارٹرز ہو تو بہتر ہے - شہر کے سنٹر میں عوام کو تکلیف دینے کے لئے ہے -

وزیر قانون - ہیڈ کوارٹرز شہر کے قریب ہے - یہاں سے وہ duty پر جاتے ہیں -

Mr. Acting Speaker : It is out side the scope of your original question.

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا—ابھی پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے - کہ رحیم یار خان میں ستلج رینجرز کا ہیڈکواٹر شہر میں ہے - کیا اس سے لوگوں کو تکلیف نہیں ہوتی ہے - اس تکلیف کے ہونے اور نہ ہونے کا فیصلہ کون کریگا - کیا اس کا فیصلہ وہاں کا عوامی نمائندہ کریگا جس نے question put کیا ہے - یا آپکی سرکاری رپورٹ کرے گی -

وزیرقانون - فیصلہ کس نے کرنا ہے - ہمارے پاس کوئی complaint نہیں ہے - جس پر ہم کوئی other wise فیصلہ کرسکیں -

سردار عنایت الرحمن خان عباسی - جناب والا— complaint جو اس علاقے کے نمائندے کی طرف سے ہے کیا اس سے بڑی اور کوئی complaint ہو سکتی ہے ؟

مسٹر ایکٹنگ سپیکر - یہ complaint نہیں ہے - یہ صرف سوال پوچھا گیا ہے -

وزیر قانون کیا آپ اسکو complaint کہتے ہیں ؟

سردار عنایت الرحمن خان عباسی - اگر complaint کی جائے تو آپ consider کریں گے ؟

Major Sultan Ahmad Khan : When any question is asked in this house it is a complaint.

مسٹر حمید اللہ خان - جناب والا—چھوٹے یونٹ والے جو ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم لٹ گئے - سارے سیشن میں یہ تماشا ہوتا ہے - جناب والا—ان سے پوچھئے پنجاب نے کیا جرم کیا ہے - کیا یہ مرضی کے مطابق چل رہے ہیں یا ہم کوئی چوری کھا رہے ہیں - اگر ان کو تفصیل بتاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں - کیوں بتائی گئی ہے یہ بتائیں پنجاب نے کون سا چوری معاہدہ کیا ہوا ہے - آپ چھوٹے یونٹ والے بڑے یونٹ کو کیوں تباہ کر رہے ہیں - اگر کسی کی ترقی ہوتی ہے - تو کہتے ہیں کیوں ہوئی ہے - ہمارے پنجاب والوں سے اتفاق نہیں کرتے - جتنی آمدن ہے - اتنا خرچ کریں -

وزیر قانون - یہ کوئی سوال نہیں ہے - یہ چیز زیر بحث نہیں ہے -

SHORT NOTICE QUESTION AND ANSWER

ZAMINDARA COLLEGE HIGHER SECONDARY SCHOOL AND JUNIOR MODEL SCHOOL GUJRAT

***4223. Chaudhri Gul Nawaz Khan:** : Will the Minister of Education be pleased to state:—

(*a*) the annual income of Zamindara College including Higher Secondary School and Junior Model School, Gujrat through grants by (*i*) Zamindara Educacational Association ; (*ii*) Secretary and each Member of the said Association; (*iii*) Central Co-operative Bank Gujrat and (*iv*) Government;

(*b*) the name of the firm which audits the accounts of income and expenditure of the above said institutions; if none, reasons therefor and the personresponsible for the same ;

(*c*) whether complaints have been received by the Government about the misappropriation, embezzlement and maladministration in the aforesaid institution aided by Zamindar Educational Association; if so, whether any inquiry has been made in the matter ;

(*d*) if answser to (*c*) above be in the affirmative, whether the allegations have been found to be true, if so, whether Government intend to take over these educational institutions under its own control; if not , reasons therefor ?

وزیر تعلیم (بیگم محمودہ سلیم خاں) :

(ایف) زمیندارہ کالج ہائر سیکنڈری سکول گجرات حکومت کا ۵۰ ہزار روپیہ محض سات ہزار نو سو انیس روپیہ سالانہ گذارہ کی رقم کے طور پر وصول کرتا رہا ہے حکومت کا ان کو ان امدادی رقوم سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ جو وہ دیگر اداروں سے لیتے رہے ہیں ۔ البتہ یہ صحیح ہے کہ ان اداروں نے لوکل باڈیز ڈسٹرکٹ کونسل اور میونسپلٹی اور سنٹرل کوپریٹیو بنک گجرات سے امدادی رقوم وصول کی ہیں ۔ باقی جو ان کا سوال ہے ہم کو ۱۳ جولائی کو ایک بجے دن دفتر میں پہنچا لاہور اور گجرات کے درمیان ٹیلی فون کا سلسلہ ٹوٹ جانے کے باعث اس کا جواب معلوم نہ ہو سکا ۔ وہ میں بعد میں بتلا دوں گی ۔ البتہ کالج کے حسابات ہر سال آڈٹ کئے جاتے ہیں ۔ ایم حسین اینڈ چودھری آڈیٹرز ہیں ۔

(ج) جی ہاں ۔

(د) الزامات صحیح نہیں نکلے۔ اس کے متعلق میں ایک سپلیمنٹری نوٹ میرے پاس ہے جو میں ان کی مزید معلومات کے لئے بتانا چاہتی ہوں ۔ ہمیں بہت سے وکلاء صاحبان سے ایک خط موصول ہوا ہے جس میں انہوں نے زمیندار

کالج کے متعلق شکایت کی تھی - ایک تو اس کی مینجمنٹ کے متعلق ہے اور دوسرا اس کے اکاؤنٹ کے بارے میں کہ کس طرح وہ استعمال ہوتا ہے وغیرہ تو اس میں ڈائرکٹر ایجوکیشن راولپنڈی کو کہا گیا کہ وہ جا کر ان تمام الزامات کا معائنہ کر کے ہمیں اپنی رپورٹ بھیجیں تو ڈائرکٹر ایجوکیشن نے اپنے ڈیپارٹمنٹ کے چند افسران کے ساتھ ایک رپورٹ مکمل کر کے ڈیپارٹمنٹ کو بھیجی ہے تو اس رپورٹ میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ کوئی خاص ایسی چیز نہیں ظاہر کی گئی جو ایڈمنسٹریشن کے خلاف سمجھی جائے اس لئے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے یہ کہا گیا ہے کہ جو خامیاں ان کی مینجمنٹ میں ہیں انہیں دور کریں اور اس کا ہمیں جواب دیں تو اس کے بعد یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ ان کے خلاف کوئی ایکشن لیا جائے -

چودھری گل نواز خان—کیا کسی ادارے کو بنیادی طور پر منظور کرتے وقت حکومت اس کی مالی پوزیشن کا خیال رکھتی ہے یا نہیں ؟

وزیر تعلیم—جناب میری سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا فرماتے ہیں ؟

Mr. Acting Speaker: The question is whether the Government takes into consideration the financial position of an institution at the time of giving recognition?

وزیر تعلیم- جی ہاں - بالکل - میں نے کہا ہے ہم اس کو دیکھتے ہیں - باقی رہا یہ کہ وہ کسی سے امداد لیں تو اس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے - گورنمنٹ نے اپنی گرانٹ کے متعلق تفتیش کی ہے اس میں کوئی بات نہیں نکلی - جن باتوں کی کمی تھی ان کی نسبت انہیں کہا گیا ہے کہ ٹھیک کریں ورنہ ہم ایکشن لیں گے -

چودھری گل نواز خان- اگر کسی پبلک ادارہ کی دیگر ذرائع سے آمدنی محفوظ نہیں تو کیا حکومت اس کو محفوظ کرنے کے لئے تیار ہے ؟

وزیر تعلیم-جناب یہ بھی میری سمجھ میں نہیں آیا کیا فرماتے ہیں ؟

Mr. Acting Speaker: The question is that if the financial resources of an institution are not sufficient, whether the Government has even then to give recognition?

وزیر تعلیم—جی ہاں ۔ اس کا انحصار اس کالج کے اخراجات پر ہے اگر وہ معیار پر پورے نہیں اتریں گے تو ہم ان کو اگزامن کریں گے اور جیسا کہ میں نے کہا ہے ڈائرکٹر کی رپورٹ سے یہ معلوم ہوا ہے کہ کوئی چیز ان کے خلاف ثابت نہیں ہوئی ۔

چودھری گل نواز خان - یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ جب تک حکومت کو کسی دوسرے ذرائع سے آمدنی نظر نہ آئے تب تک اس کی منظوری نہیں دی جاتی ۔

Mr. Acting Speaker : That is the Answer.

LEAVE OF ABSENCE OF M. P. A's

MR. MUHAMMAD AMIN KHAN

Secretary : The following letter has been received from Mr. Muhammad Amin Khan, M. P. A.

گذارش ہے ۔ کہ بوجہ بیماری اہلیہ (۱۰ مئی ۱۹۶۳ء) سٹینڈنگ کمیٹی آن لوکل گورنمنٹ کی میٹنگ میں حاضر نہ ہو سکا ۔ رخصت منظور فرمائی جاوے ۔

Mr. Acting Speaker : The question is

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

SARDAR NOOR MUHAMMAD BULEDI TUMANDAR

Secretary : The following letter has been received from Sardar Noor Muhammad Buledi Tumandar, M. P.A.

"Reference to my letter dated 7th June, 1963. My leave expires on 22nd instant. But I am still feeling uneasy and unable to attend the Session. Therefore I may be granted leave from 23rd June, 1963. to 2nd July, 1963.

Mr. Acting Speaker: The question is—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried).

MR. KHAN FATEH MUHAMMAD KHAN

Secretary : The following letter has been received from Mr. Khan Fateh Muhammad Khan, M. P. A. :—

"I have an urgent piece of work at home. I will be thankful to you if you will kindly grant me leave from 28th June, 1963 till the end of Session."

Mr. Acting Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried).

ALLAMA ABDUL HAQUE

Secretary : The following letter has been received from Allama Abdul Haque, M. P. A.:—

کل شام سے میری صحت خراب ہے - میں آج اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتا - مہربانی سے آج ۲۶ جون ۱۹۶۳ء کی رخصت عطا فرمائی جائے -

Mr. Acting Speaker : The question is:—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

Mr. Hamza

Secretary : The following letter has been received from Mr. Hamza M. P. A.:—

On receiving an important telephonic message from home in the evening on 24-6-63 I had to leave for Gojra and could not attend the Session of the Assembly on 25th and 26th of June, 1963".

Please grant me leave for the above mentioned period and oblige.

Mr. Acting Speaker : The question is:—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried).

Mr. Ahmad Nawaz Bugti

Secretary : The following letter has been received from Mr. Ahmed Nawaz Bugti, M. P. A.:—

"Due to an urgent piece of work I could not attend the meeting of the Standing Committee held on 26th May, 1963. Leave of absence may kindly be granted by the House."

Mr. Acting Speaker : The question is:—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried).

Mr. Ahmed Nawaz Bugti

Secretary : The following letter has been received from Mr. Ahmed Nawaz Bugti, M. P. A.:—

"Due to an urgent piece of work I could not attend the meeting of the Committee on Education and Health, held on 11th, 12th and 13th February, 1963. Leave of absence may kindly be granted by the House."

Mr. Acting Speaker : The question is:—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried).

Mr. Ahmed Nawaz Bugti

Secretary : The following letter has been received from Mr. Ahmed Nawaz Bugti, M. P. A:—

"Due to anurgent piece of work I could not attend the meetings of the Assembly Session from 8th March, 1963 to 14th March, 1963 and from 16th March, 1963 to 1st April, 1963 and from 4th April till the end of the Session.

Leave of absence may kindly be granted by the House.

Mr. Acting Speaker : The question is:—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried).

MIR HAJI KHUDA BUX TALPUR

Secretary : The following letter has been received from Mir Haji Khuda Bux Talpur, M. P. A.:—

"I beg to state that I have remained absent from the Assembly sitttings from 7th to 12th June and 18th to 23rd June, 1963.

It is, therefore, requested that the leave may be granted.

Mr. Acting Speaker : The question is:—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

NAWABZADA GHULAM QASIM KHAN KHAKWANI

Secretary : The following letter has been received from Nawabzada Ghulam Qasim Khan Khakwani, M. P.A.:—

"Please condone my absence on 8th July, 1963 and grant me leave from 15th July 1963 to the close of present Session for an important private business. I shall be very thankful."

Mr. Acting Speaker : The question is:—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

MIR MUHAMMAD MURAD KHAN JAMALI

Secretary: The following letter has been received from Mir Muhammad Murad Khan Jamali, M. P. A :—

مورخہ ۱۷ جون ۱۹۶۳ء تا ۲۰ جون ۱۹۶۳ء میری
طبیعت ٹھیک نہیں تھی - مجھے بخار ہو گیا تھا - اسلئے
سمبلی میں حاضر نہیں ہو سکا - اسلئے مندرجہ بالا تین ایام
کیلئے رخصت عنایت فرمائی جاوے ..

Mr. Acting Speaker: The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

MR. ALI GOHAR KHUHRO

Secretary : Th following letter has been received from Mr. Ali Gohar Khuhro, M.P. A.:—

"I have got urgent work at my native place. I shall be thankful if you move the house for the grant of leave from 9th July onwards."

Mr. Acting Speaker: The question is:

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

MR. GUL MUHAMMAD

Secretary : The following letter has been received from Mr. Gul Muhammad, M. P. A.:—

"I have not been able to attend the present Session of the Provincial Assembly of West Pakistan on and after the 24th of June, 1963.

It is requested and prayed that I may please be granted leave from 24th June, 1963, till the 30th of June, 1963, both days inclusive."

Mr. Acting Speaker : The question is:—

That the leave asked for be granted."

(*The motion was carried*).

SYED MUHAMMAD HASSAN SHAH

Secretary : The following letter has been received from Syed Muhammad Hassan Shah, M. P. A.:—

"Due to some unavoidable circumstances I have to go to home today. Kindly excuse my absence from the Assembly meetings from 5th July 1963, to 8th July, 1963."

Mr. Acting Speaker : The question is:—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

MR. MUHAMMAD SAEED SHAH

Secretary : The following letter has been received from Mr. Muhammad Saeed Shah, M. P. A.—

"I have been ailing for the last few days. So I am unable to attend the Assembly Session from 30th June, 1963 onward. I may kindly be granted leave for the remaining period."

Mr. Acting Speaker : The question is:—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

RAJA GHULAM SARWAR

Secretary : The following letter has been received from Raja Ghulam Sarwar, M. P. A.:—

"I submit that I have to leave for an urgent piece of work at Rawalpindi on the 8th instant, therefore, kindly excuse my absence from the sitting for 8th July, 1963."

Mr. Acting Speaker : The question is:—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

MIAN MUHAMMAD AKBAR

Secretary : The following letter has been received from Mian Muhammad Akbar, M. P. A.:—

"Due to being indisposed I could not attend the meetings of the Assembly on 14th, 15th, 22nd, 24th and 26th of June 1963." Kindly excuse my absence for the above mentioned dates.

Mr. Acting Speaker : The question is:—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

MR. MUHAMMAD SAEED SHAH

Secretary: The following letter has been received from Mr. Muhammad Saeed Shah, M. P. A.:

"I was unable to attend the Assembly Session from June 7th to 24th instant owing to my illness. Kindly grant me leave for the same period."

Mr. Acting Speaker : Tae question is :
That the leave asked for be granted."

(*The motion was carried*)

ALLAMA REHMAT ULLAH ARSHAD

Secretrry : The following letter has been received from Allama Rehmat-Ullah Arshad, M. P. A.:—

مجھے بعض ضروری امور کیلئے مورخہ ۲۸ جون ۱۹۶۳ کو لاھور سے باھر جانا پڑا - برائے کرم ایوان سے اس تاریخ کی رخصت منظور کرائی جائے -

Mr. Acting Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

MIAN KHAN MUHAMMAD KALYAR

Secretary : The following letter has been received from Mian Khan Muhammad Kalyar, M. P. A.:—..

گذارش ہے - بوجہ بیماری میں مورخہ ۱ جولائی ۱۹۶۳ء کے اجلاس میں شامل نہیں ہو سکوںگا - لہذا ۱ جولائی کیلئے میری رخصت منظور کی جاوے -

Mr. Acting Speaker : The question is:—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

MR. AHMED NAWAZ BUGTI

Secretary : The following letter has been received from Mr. Ahmed Nawaz Bugti, M. P. A.:—

"Due to an urgent piece of work I could not attend the meetings of the Assembly from 7th June to 23rd June, 1963. Leave of absence may kindly be granted by the House."

Mr. Acting Speaker: The question is—

That the leave asked for be granted

(*The motion was carried*)

MIR MUHAMMAD MURAD KHAN JAMALI

Secretary : The following letter has been received from Mir Muhammad Murad Khan Jamali, M.P.A. :—

گذارش ہے کہ فوڈ اینڈ ایگریکلچر کمیٹی کی میٹنگ زیر صدارت راجہ غلام سرور خان مورخہ ۱ جون ۱۹۶۳ کو منعقد ہوئی - میں اس کمیٹی کا ممبر ہوں لیکن مجھے میٹنگ کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی - اسلئے میں میٹنگ میں شرکت نہیں کر سکا - اسلئے اطلاعاً عرض خدمت ہے -

Mr. Acting Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

MR WALI MUHAMMAD HAJI YACOOB

Secretary : The following letter has been received from Mr. Wali Muhammad Haji Yacoob, M.P.A.—

"Due to indisposition I had to leave Lahore for Karachi on 21st June 1963. Would you please move the Assembly to grant me leave for the uncertain period till I recover and resume." (from 22nd June to 3rd July, 1963)

Mr. Acting Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

SYED MUHAMMAD HASSAN SHAH

Secretary : The following letter has been received from Syed Muhammad Hassan Shah, M.P.A.—

"Due to urgent piece of work at home I could not attend the meetings of the Assembly from 7th to 25th June, 1963. Leave of absence may kindly be granted by the House."

Mr. Acting Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

JAM ABDUL RAZAK KHAN

Secretary : The following letter has been received from Jam Abdul Razak Khan, M.P.A.:—

"Due to ill health I intend to proceed to Murree and as such I request you kindly to grant me leave for 4 days from 5th to 8th July, 1963 and oblige."

Mr. Acting Speaker- The question is ;

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

JAM ABDUL RAZAK KHAN

Secretary : The following letter has been received from Jam Abdul Razak Khan, M.P.A.—

"I have to state that due to certain unavoidable circumstances I was unable to attend the Assembly Session from 15th to 27th of June, 1963. I request that necessary permission for the absence may kindly be accorded."

Mr. Acting Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

MR. ALI GOHAR KHUHRO

Secretary : The following letter has been received from Mr. Ali Gohar Khuhro, M.P.A:—

"I have already sent you a telegram on 21st instant intimating inability to participate in the meeting of Committee on Parliamentary Affairs held on, 1st May, 1963. You will please move the House to grant me leave for the date."

Mr. Acting Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

RAJA GHULAM SARWAR

Secretary : The following letter has been received from Raja Ghulam Sarwar, M.P.A—

"I am not feeling well and have been advised rest for about a week, therefore, kindly excuse my absence from the Session from 1st July to 5th July, 1963."

Mr. Acting Speaker : The question is

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

HAJI SARDAR MAHBOOB ALI BHAYO.

Secretary : The following letter has been received from Haji Sardar Mahboob Ali Bhayo, M.P.A. and Parliamentary Secretary (Finance) :—

"I may kindly be granted leave with effect from 17th June, 1963, to 28th June, 1963, as I could not attend the meetings of the Assembly on the above date as I had to attend an urgent piece of work at my native place."

Mr. Acting Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

RAJA MUHAMMAD ASHRAF KHAN

Secretary : The following letter has been received from Raja Muhammad Ashraf Khan, M.P.A.:—

"Kindly excuse my absence from the Assembly meeting on the 8th instant, as I have an urgent piece of work at Rawalpindi on that day."

Mr. Acting Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The moton was carried*)

MR. ATTA HUSSAIN KHAN

Secretary: The following letter has been received from Mr. Atta Hussain Khan, M.P.A.:—

گذارش ہے کہ بندہ کی لڑکی بیمار ہے - اس وجہ سے گھر جانا ضروری ہو گیا ہے - برائے مہربانی چار یوم کی رخصت ۳ جولائی ۱۹۶۳ء لغایت ۶ جولائی ۱۹۶۳ تک عطا فرمائی جاوے -

Mr. Acting Speaker : The question is:

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

RAIS SARDAR SHABBIR AHMAD KHAN

Secretary : The following letter has been received from Rais Sardar Shabbir Ahmad Khan, M.P.A.:—

میں ۷ جون ۱۹۶۳ء سے ۱۷ جون ۱۹۶۳ء تک بیمار رہا ہوں جس کی وجہ سے اسمبلی کی کارروائی میں شامل نہیں ہو سکا لہذا ملتمس ہوں کہ میری رخصت ۷ جون ۱۹۶۳ء سے ۱۷ جون ۱۹۶۳ء منظور فرمائی جاوے -

Mr. Acting Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

DEWAN SYED GHULAM ABBAS BOKHARI

Secretary : The following letter has been received from Dewan Syed Ghulam Abbas Bokhari, M.P.A.:—

مجھے اپنے خاندانی امور کیلئے ملتان جانا ضروری ہے برائے مہربانی ۹ تا ۱۲ جولائی ۱۹۶۳ء تک چھٹی عنایت فرمائی جائے -

Mr. Acting Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

HAJI SARDAR MAHBOOB ALI BHAYO

Secretary : The following letter has been received from Haji Sardar Mahboob Ali Bhayo, M.P.A.—

"I may kindly be allowed to remain absent from 8th July, 1963 onward during the Assembly Session as I have some domestic affairs to settle at my village."

Mr Acting Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

MIR SARDAR DODA KHAN ZAHRI

Secretary: The following letter has been received from Mir Sardar Doda Khan Zahri, M.P.A—

"With due deference I beg to submit that I am returning home on an urgent call and may not be able to come back during this Session. It is, therefore, requested that leave may kindly be granted for the rest of the period with effect from 8th July, 1963."

Mr. Acting Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

SARDAR ZULFIQAR ALI KHAN KHOSA

Secretary : The following telegram has been received from Sardar Zulfiqar Ali Khan Khosa, M.P.A.—

"Kindly grant leave of absence from 2nd July onward suffering heat boils on body application follows."

Mr. Acting Speaker : The question is,

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

SYED NAZAR SHAH

Secretary : The following letter has been received from Syed Nazar Shah, M.P.A.—

"Due to some unavoidable circumstances, I am leaving for my village to day. Kindly grant me leave up to 9th July, 1963." [5th to 9th July 1963].

Mr. Acting Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

PIR ALI SHAH

Secretary : The following letter has been received from Pir Ali Shah, M.P.A.:—

"I am leaving for Hyderabad to-day due to some urgent and important matter. Kindly grant me leave upto 9th July, 1963." [5th to 9th July 1963].

Mr. Acting Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MR. TAJ MUHAMMAD KHANZADA

Secretary: The following letter has been received from Mr. Taj Muhammad Khanzada, M.P.A.—

"I have to proceed home on urgent work and request leave of absence from the 10th onwards till the end of the Assembly Session."

Mr. Acting Speaker: The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

MIR MUHAMMAD MURAD KHAN JAMALI

Secretary: The following letter has been received from Mir Muhammad Murad Khan Jamali, M.P.A.:—

مورخہ ۱۱ جولائی ۱۹۶۳ء سے اسمبلی میں شرکت
نہیں کر سکونگا ۔ براہ مہربانی باقیماندہ اجلاس کیلئے چھٹی
عنایت فرمائی جاوے ۔

Mr. Acting Speaker: The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

MR. MUHAMMAD AMIN KHAN

Secretary: The following letter has been received from Mr. Muhammad Amin Khan, M.P.A.:—

میں بوجہ علالت ۹ جولائی ۱۹۶۳ء کو برائے علاج
نشتر ہسپتال ، ملتان جا رہا ہوں ۔ لہذا ۹ جولائی ۱۹۶۳ء تا
اختتام اجلاس اسمبلی رخصت عطا فرمائی جاوے ۔

Mr. Acting Speaker: The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

SARDAR ZULFIQAR ALI KHAN KHOSA

Secretary: The following letter has been received from Sardar Zulfiqar Ali Khan, Khosa, M.P.A.—

"May I bring to your notice that I have been unable to attend the daily business of the House as I was laid down with heat boils on my body. I have had to leave Lahore on grounds of health. I therefore, beg to be granted leave from the 2nd July, 1963, onwards till the end of the Session."

Mr. Acting Speaker: The quetion is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

MIRZA MAZHAR HUSSAIN

Secretary: The following letter has been received from Mirza Mazhar Hussain, M.P.A.:—

"Due to serious illness of my wife I could not attend the Assembly Session on 12th and 13th June, 1963 and from 1st to 3rd July, 1963. It is, therefore, requested that leave be sanctioned for the above-mentioned days."

Mr. Acting Speaker: The questions is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MR. S. M. SOHAIL

Secretary: The following letter has been received from Mr. S. M. Sohail, M.P.A.:—

"I was at Karachi from 19th June to 26th June and came to Lahore on 27th June.

I may be granted leave from 19th June to 26th June when I was unavoidably absent."

Mr. Acting Speaker: The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

MIR RASOOL BAKHSH TALPUR

Secretary: The following letter has been received from Mir Rasool Bakhsh Talpur, M.P.A.:—

"I have got some urgent work at my native-place. I will remain absent from 8th July, 1963 from the meetings of the Assembly.

Kindly grant leave from 8th July onwards."

Mr. Acting Speaker: The question is:—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

MIAN ABDUL HAQ

Secretary: The following letter has been recevied from Mian Abdul Haq, M.P.A. and Parliamentary Secretary (Home)—

"Due to the serious illness of my daughter I could not attend the Assembly Session on 1st, 2nd, 3rd and 8th of July, 1963. May I, therefore, request the House to condone my absence for the above-mentioned dates and oblige."

Mr. Acting Speaker: The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

NAWABZADA GHULAM QASIM KHAN

Secretary: The following letter has been received from Nawa zada Ghulam Qasim Khan, M.P.A.:—

"Please condone my absence for 21st and 22nd June, 1963, from the Assembly for an urgent work."

Mr. Acting Speaker: The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The moton was carried*).

MR. ABDUR REHMAN KHAN

Secretary: The following letter has been received from Mr. Abdur Rehman Khan, M.P.A.—

گذارش ہے کہ سائل بوجہ بیماری بجٹ اجلاس
کے چند دنوں میں حاضر نہیں ہو سکا - مہربانی فرما کر
رخصت عطا فرمائی جاوے -

جون ۷,۸,۱۳,۱۷,۱۸,۲۱,۲۲,۲۶,۲۷ ۱۹۶۳ء و جولائی ۱۵,
۱۶,۲۰ ۱۹۶۳ء

Mr. Acting Speaker The question is —

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

MAKHDUM-UL-MULK MUHAMMAD SHAMS-UD-DIN JILANI

Secretary: The following letter has been received from Makhdum-ul-Mulk Muhammad Shams-ud-Din Jilani, M.P.A.:—

"I had an attack of paray lasis of the face on the 12th instant and am still advised by the Doctor not to leave my room. I am staying at the pipals here and am under the treatment of Dr. Muhammad Sharif. Kindly grant me leave till recover."

Mr. Acting Speaker: The question is —

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

SHAHZADA ASAD-UR-REHMAN

Secretary : The following letter has been received from Shahzada Asad-ur-Rehman, M.P.A—

"Due to urgent personal work I could not attend the Assembly sittings from 18th to 28th June. Leave may please be granted for the above-mentioned dates."

Mr. Acting Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried).

MIAN MUHAMMAD AKBAR

Secretary: The following letter has been received from Mian Muhammad Akbar, M.P.A.:—

"Due to some unavoidable circumstances I could not attend the Assembly Session on the 1st, 2nd and the 13th of this month.

Kindly excuse my absence and oblige."

Mr. Acting Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried).

POINT OF ORDER

Re-attendence of Assembly meetings by Members

مسٹر عبدالرازق خان — پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر - عرض یہ ہے کہ ہاؤس میں ایک تو معزز ممبران وقت پر نہیں آتے اور اکثر کورم ٹوٹ جایا کرتا ہے اس سلسلے میں میں یہ عرض کرونگا کہ اسمبلی کے سیکرٹری صاحب ہر روز ان معزز ممبران کی جو کہ ہاؤس میں موجود ہوتے ہیں - ایک فہرست اخبارات میں شائع کر دیا کریں تا کہ جو معزز ممبران لاہور میں موجود ہوتے ہیں - اور رجسٹر پر دستخط کرتے ہوئے بھی اس معزز ایوان میں حاضری نہیں دیتے - کم از کم ان کے حلقے کے لوگوں کو پتہ چلے کہ وہ لاہور سیر کے لئے گئے ہیں - اسمبلی میں کام کرنے

کے لئے نہیں گئے ہیں ۔ یہ میری درخواست ہے ۔ اور اگر معزز ممبران اس سے اتفاق کریں تو ہر روز اخبارات میں ایک فہرست ان ممبران کی دی جائے ۔ جو ایوان میں حاضر رہتے ہیں ۔

مسٹر ایکٹنگ سپیکر – آپ ایسا کریں کہ ایک Motion move کریں ۔ اور اگلی sitting میں اسے take up کر لیا جائے ۔

بیگم جہاں آرا شاہنواز – پارلیمنٹ میں کورم پورا نہ ہونا ملک اور قوم کی بے عزتی ہے ۔

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی: پوائنٹ آف آرڈر

جناب والا ۔ جیسا کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے ۔ اور اگر اسکے لئے موشن کی ضرورت ہو وہ بے ہی آئینگے ۔ لیکن جہاں تک مجھے معلوم ہے سابقہ اسمبلیوں کا طریق کار یہ رہا ہے ۔ کہ روزانہ کی کارروائی میں جو حضرات شامل ہوا کرتے تھے ۔ Proceedings لکھنے سے پہلے ان کی فہرست ہوا کرتی تھی ۔ کہ از کم اس طرح تو ہونا چاہیئے ۔

مسٹر ایکٹنگ سپیکر – لیکن موجودہ رولز میں ایسی کوئی بات موجود نہیں ہے ۔

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی – اس سے پہلے تو طریقۂ کار رہا ہے ۔

مسٹر ایکٹنگ سپیکر – آپ اس کے لئے ریزلیوشن پیش کر دیں اگر ہاؤس agree کرے تو formal طریقے سے اسے شروع کر دیں گے ۔

QUESTIONS OF PRIVILEGE

Re-contradictory replies on the same subject by Parliamentary Secretary, Home and Parliamentary Secretary, S & G. A.D.

Mr. Acting Speaker : Now, there is a question of privilege regarding some contradiction in the replies given by Parliamentary Secretary, Home and Parliamentary Secretary, S & G.A.D. on the same subject. This question was sought to be raised by Rao Khurshid Ali Khan on 11th July, but was postponed to 15th. But, as Rao Sahib is not present in the House, the question lapses.

Re-wrong reply to Starred Question No. 1005.

ماسٹر خان گل (کوہاٹ۔۲) : جناب سپیکر ۔ میں اس امر کے متعلق استحقاق کا سوال اٹھانے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ میرے سوال نمبر ۱۹۰۵ کا جواب غلط دیا گیا ہے ۔ جس سے اس ایوان کے وقار کو صدمہ پہنچا ہے ۔ اور یہ چیز ثابت کرنے کے لئے کہ سوال کا جواب غلط دیا گیا ہے ۔ضروری کاغذات تحریک ھذا کے ساتھ منسلک کر دیئے گئے ہیں ۔ اس سوال کا تحریری جواب لینے کے بعد میں نے ایجوکیشن کمیشن کی رپورٹ تلاش کی چنانچہ کافی تلاش اور کوشش کے بعد میں اسے مہیا کرنے میں کامیاب ہوا ۔ اس کے لئے میں نے ۸ جون ۱۹۶۳ء کو تحریری طور پر وزیر تعلیم صاحبہ کو عرض کیا تھا ۔ کہ مجھے اس سوال کا جواب غلط ملا ہے ۔ لیکن مجھے کوئی جواب نہیں ملا ۔ اس کے بعد میں نے ۲۰ جون ۱۹۶۳ء کو دوبارہ تحریری طور پر لکھ کر دیا ۔ تو پھر بھی مجھے کوئی جواب نہیں ملا ۔ بعد میں تمام وزراء صاحبان کو اور خاص طور پر لیڈر صاحب کو اس طرح متوجہ کیا ۔ لیکن کسی نے بھی کوئی جواب نہ دیا ۔ چونکہ یہ نہایت اہم معاملہ ہے ۔ اور اس سے سابق صوبہ سرحد کے لاکھوں بچوں کی تعلیم پر اثر پڑتا ہے ۔ اس لئے یہ جواب اس ایوان کے حقوق کے منافی ہے ۔ لہذا میں اس تحریک استحقاق کے ذریعے اس مسئلے کو اس ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ ذرا میں اس کی تشریح کر دوں ۔ کہ ایجوکیشن رپورٹ میں یہ فیصلہ تھا کہ Regions میں جو مادری زبان ہوگی ۔ بچوں کو پانچویں جماعت تک اس میں تعلیم دی جائے گی ۔ سابق صوبہ سرحد میں پشتو میں اور سندھ میں سندھی میں ۔ یہ میرا سوال تھا ۔ انہوں نے اس کے جواب میں کہا ۔ کہ ایسی کوئی رپورٹ کمیشن کی نہیں ہے ۔ آپ اس محکمے کے ان افسران کی ذمہ داری دیکھیں ۔ کہ رپورٹ موجود ہے ۔ اور وہ لکھتے ہیں ۔ کہ ایسی کوئی رپورٹ نہیں ہے ۔ اور پھر بار بار میں ان کو متوجہ کرتا ہوں ۔ گویا یہ وہی راجواڑے والی بات ہے اور کوئی نہیں سنتا ۔ آپ خیال فرمائیں ۔ کہ اس سلسلہ میں پشاور میں جب وزیر تعلیم تشریف لائی تھیں ۔ تو میں نے ایک وفد کے ذریعے ان سے عرض کیا تھا کہ اس علاقے میں پرائمیری جماعتوں میں پشتو ذریعہ تعلیم ہو ۔ آپ یقین مانئے کہ اس پر اتنا غصہ انہیں آیا کہ یہ خان گل نے پشتو کا لفظ کیوں استعمال کیا ہے ۔ میں اس کے

بعد مسلسل کوشش کرتا رہا ۔ کہ اس کی اصلاح ہو جائے ۔ لیکن آج تک اس کی اصلاح نہیں ہوئی ۔ یعنی یہ لوگ جو حکومت کے بڑے مدعی بنتے ہیں یہ افسر لوگ اس فیصلے کے خلاف چلتے ہیں ۔ جو حکومت نے کیا ہوا ہے ۔

مسٹر ایکٹنگ سپیکر – آپ پہلے یہ واضح کریں کہ یہ جواب غلط ہے ۔

ماسٹر خان گل – یہ سوال نمبر ۱۹۰۵ اور جناب والا ۔ ان کا جواب بھی یہ ہے ۔ سوال تھا کہ ”کیا ۔ وزیر تعلیم برائے کرم بیان فرمائیں گی کہ آیا تعلیمی کمیشن کی سفارشات کی روشنی میں پشاور ریجن میں پانچویں جماعت تک پشتو کو ذریعہ تعلیم بنایا گیا ہے اگر نہیں تو اس کی ذمہ داری کن حکام پر ہے۔ اور آیا حکومت مذکورہ سفارشات کو عملی جامہ پہنانے کی خاطر اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ،، ۔ تو یہ تھا میرا سوال اور جواب ہے مختصر کہ ایجوکیشن کمیشن کی ایسی کوئی سفارش نہیں تھی لہذا دوسرے حصے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ،، اور وہ جو ایجوکیشن کمیشن کی رپورٹ ہے وہ میرے پاس ہے اور میں آپ کو اس کا ترجمہ سناتا ہوں صفحہ نمبر ۲۹۱ ”اب جب کہ ہماری قومی زبان کی پوزیشن واضح ہو چکی ہے ۔ ہم اس اہم مسئلے کی طرف توجہ دیتے ہیں ۔ کہ ذریعہ تعلیم کیا ہونا چاہئے ۔ موجودہ پوزیشن یہ ہے کہ پنجاب اور بلوچستان میں ذریعہ تعلیم اردو ہے ۔ لیکن پشاور ریجن میں جماعت پنجم تک ذریعہ تعلیم پشتو ہے ۔ اور جماعت پنجم کے بعد اردو ہے لیکن سندھ کا ذریعہ تعلیم سندھی تھا اور اردو بطور لازمی مضمون پڑھایا جاتا ہے ۔ لیکن ۱۹۴۷ء سے لے کر آج تک سندھ میں بعض ایسے سکول بھی معرض وجود میں آئے ہیں جہاں ذریعہ تعلیم اردو ہے ۔ اور سندھی کو بطور لازمی مضمون پڑھایا جاتا ہے ۔ ذریعہ تعلیم کے متعلق دوسرے ممالک میں بھی تجربے کئے گئے ہیں اور وہ لوگ بڑے غور و خوض کے بعد اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ جب ملک کے مختلف حصوں میں مادری زبان مختلف ہو تو مفید ترین نتائج تب ہی برآمد ہو سکتے ہیں اور ترقی بہ لحاظ قومی زبان تب ہی ہو

سکتی ہے جب کہ مادری زبان کو جماعت پنجم تک ذریعہ تعلیم بنایا جائے - اور قومی زبان کا اجرا صرف جماعت سوم میں ہو - اور یہی زبان جماعت ششم میں مادری زبان کی ذریعہ تعلیم بنائی جائے - کافی سوچ و بچار کے بعد ہم بھی اس نتیجے پر پہنچے ہیں اور غیر ممالک کی اس رائے سے اتفاق کرتے ہوئے سفارش کرتے ہیں کہ پشاور ریجن میں پہلی پانچ جماعتوں میں پشتو ذریعہ تعلیم بدستور جاری رہے گا - لیکن تیسرے سال اردو سے شناسائی کرا دی جائے گی - اس طرح سندھ میں بھی پہلی پانچ جماعتوں میں سندھی ذریعہ تعلیم ہو - لیکن اردو کا اجرا تیسرے سال کر دیا جائے اور دوسرے سال کے بعداردو کو دوسری جماعت سے پانچویں جماعت تک بطور لازمی مضمون پڑھایا جائے تاکہ اردو کو ذریعہ تعلیم بنایا جا سکے اور یہ بالکل صاف ہے کہ پشاور میں پشتو کو پانچویں جماعت تک ذریعہ تعلیم ایجوکیشن کمیشن نے قرار دیا تھا اور اس سے پہلے میں نے کافی کوشش کی کہ یہ لوگ سمجھ جائیں مگر بدقسمتی یہ ہے کہ جب چھوٹے یونٹ والے چیختے ہیں کہ ہمارے ساتھ زیادتی ہوئی ہے تو یہ اس کا دوسرا نام رکھ دیتے ہیں کم سے کم میں نے ایک سال سے پوری کوشش کی کہ ان لوگوں کی سمجھ میں آ جائے اس سے زیادہ اس حکومت کے افسروں کا ستم کیا ہو سکتا ہے کہ وہ حکومت کی پالیسی چلا رہے ہیں اور اپنی مرضی سے چلا رہے ہیں میں نے ہمیشہ کہا ہے کہ وہ افسر اپنی مرضی سے کام لیتے ہیں خاص طور سے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں یہ مسٹر ایس-ایم-شریف خدا جانے کیا بنا ہوا ہے - میں کسی اور موقع پر عرض کرتا اور میں نے عبدالرازق خاں کو بتایا ہے کہ میرے پاس خط آیا ہے اس میں لکھا ہے کہ تم لوگ وہاں بیٹھے ہو حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ پشتو پانچویں جماعت تک ذریعہ تعلیم ہے لیکن پڑھائی نہیں جاتی آخر تم کس کے نمائندے وہاں بنے بیٹھے ہو - ہماری پوزیشن یہ ہے کہ ہم ان کو جواب دیں ان حالات میں میں نے اپنی طرف سے بہت کوشش کی کہ میں اس کو پارٹی کے اندر ہی سمجھا لوں لیکن بدقسمتی ہے کہ جب تک بڑی Force نہ ہو ان دماغوں کو ٹھیک کرنے والا معاملہ نہیں بنتا -

وزیر تعلیم—(بیگم محمودہ سلیم خان) : جناب والا ۔ مجھے اپنے معزز بھائی ماسٹر خان گل کی پرزور تقریر سن کر حیرت بھی اور افسوس بھی ہوا میں سمجھتی ہوں کہ میرے لئے پشتو پنجابی سندھی بلوچی تمام زبانیں یکساں ہیں اور میرے لئے پشاور یا ہزارہ یا مغربی پاکستان یا باقی مقامات الگ الگ نہیں ہیں بلکہ پورا ویسٹ پاکستان یکساں ہے ۔ یہ خود جذبے میں آگئے پہلے میں اس غلط فہمی کو دور کرنا چاہتی ہوں کہ میں نے انکے سوال کا جواب نہیں دیا ۔ جواب میں نے اسوقت کیوں نہیں دیا اسکی وجہ یہ ہے ۔ کہ میں چاہتی تھی کہ جواب انکو تسلی بخش دیا جائے ۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ ہمارے سنٹر کے ایجوکیشن سیکرٹری جرمنی کسی کانفرنس میں گئے ہوئے ہیں ۔ میں چاہتی تھی کہ ان سے بات چیت کر کے تسلی بخش جواب دوں ۔ تاکہ انہیں بھی اطمینان ہو اور مجھے بھی لیکن یہ سمجھے کہ میں نے جان بوجھ کر چشم پوشی کی ہے ۔ اور اس چیز کو انہوں نے یہ سمجھا کہ چونکہ اسمیں پشتو کا لفظ تھا اسلئے میں نے جواب نہیں دیا ۔ جسکا کہ مجھے بہت افسوس ہے ۔ یہ سمجھے کہ میں پشتو کے سوال کیوجہ سے انکے سوال کو دبا بیٹھی ۔ یہ بہت افسوسناک بات ہے ۔

اسکے علاوہ جناب والا ۔ سیکرٹری صاحب سے پوچھنے کی وجہ یہ تھی کہ جیسا انہوں نے ابھی پڑھکر سنایا ایجوکیشن رپورٹ میں صاف لکھا ہے ۔ کہ پشتو medium of instruction جاری رہے تو بدستور جاری رہنے کا مطلب تو یہ ہے ۔ کہ پہلے سے بھی جاری ہو ۔ اور ساتھ ہی ساتھ اردو بھی پڑھائی جاتی رہے ۔ وہ اسلئے کہ یہ چیز فرنٹیئر کے بچوں کی بہبود کیلئے ہے تاکہ جب وہ سروسز میں جائیں تو انکو دقت نہ ہو ۔ میں یہ عرض کرونگی کہ ڈاکٹر خانصاحب کے وقت میں بھی ایک کمیٹی مقرر کیگئی تھی اور یہ فیصلہ ہوا تھا کہ بچوں کی مادری زبان پشتو ہے اور وہ پشتو سیکھ لیتے ہیں لیکن اردو بھی ضرور پڑھائی جائے کیونکہ جب وہ سروسز میں جاتے ہیں یا ہائی سکول میں جاتے ہیں تو انکو شروع ہی سے اردو پڑھائی جائے تاکہ آئندہ چلکر

انکے لئے سہولت ہو اس نظریے کے تحت یہ چیز پاس ہوئی کہ میڈیم آف ایجوکیشن اردو رہے - لیکن بچوں کو سمجھانے کیلئے پشتو استعمال کریں اسلئے میں نے یہ مناسب سمجھا کہ جب ایجوکیشن سیکرٹری آجائیں گے تو پھر ان سے پوچھکر جواب دے دونگی - انکی غلط فہمی دور کرنے کیلئے میں عرض کرتی ہوں کہ کوئی ایسی بات نہیں ہوئی ہے اور اگر کوئی ایسی بات ہوگئی تو سب سے پہلے میں خود بچوں کی بہتری کیلئے تجویز پیش کروں گی -

مسٹر ایکٹنگ سپیکر — آپ کے پاس ایجوکیشن کی رپورٹ موجود ہے ؟

وزیر تعلیم - جی ہاں -

Mr. Acting Speaker : Please see page 283 para. 12

In the Peshawar region Pashto is the medium of instruction up to Class V.

ماسٹر خان گل - یہ تو جو ہو رہا ہے . . . .

Mr. Acting Speaker : Please take your seat.

Minister of Education : Page 284, para. 13.

"This would mean that in Peshawar Pushto would continue as the medium of instruction in the first five classes . . . . ."

مسٹر ایکٹنگ سپیکر — پیرا ۱۲ میں تجویز کیا ہے -

وزیر تعلیم - اسیوجہ سے تو میں سینئر کے ایجوکیشن سیکریٹری کا انتظار کررہی ہوں اگر مجھے وہ بتائیں گے تو مجھے اسمیں کوئی اعتراض نہیں ہے ویسے بھی اگر وہاں کے عوام یہ چاہتے ہیں کہ بچوں کیلئے پشتو ہو جائے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے - اس سلسلے میں میں یہ عرض کردوں کہ اگر انہیں نے کہا کہ ایجوکیشن رپورٹ میں کچھ misprint ہو گیا ہے - تب بھی تو میں ان سے معلوم کر کے اس کے جواب کیلئے تیار ہوں -

مسٹر ایکٹنگ سپیکر — وہ کب آئیں گے ؟

وزیر تعلیم — جسوقت وہ آجائیں گے - میں عرض کردونگی -

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) Sir, I would request that the matter be deferred up to the 18th or 19th May, be he comes by that time.

Mr. Acting Speaker : I am deferring it to the 19th.

ماسٹر خان گل — یہ تصدیق ہو چکی ہے - کہ ایجوکیشن رپورٹ جسوقت چھپی ہے تو اس لحاظ سے یہ جواب صحیح نہیں ہے - یہ مغربی پاکستان کے محکمے کی کتاب ہے مگر ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ انہوں نے اپنے گھر میں بادشاہی بنائی ہوئی ہے - یہ کوئی حکومت ہے یا کوئی محکمہ ہے اور اسکی بادشاہی ہے - اگر کوئی ذمہ دار افسر غلط جواب دے - - -

مسٹر ایکٹنگ سپیکر — یہ ۱۹ تاریخ کو فیصلہ ہو جائیگا -

Intentional break of quorum by Government Party on 13th July. 1963.

Mr Acting Speaker : There is an other question of privilege sought to be raised by Khawaja Muhammad Safdar. The Member may please ask for leave to raise it .

Khawaja Muhammad Safdar (Sialkot-1) Sir, I ask for leave to raise a question of privilege, namely, the Government Party intentionally did not make quorum on the 13th July, 1the day fixed for Private Members Business till 10.00 hours in the morning and then broke the quorum at about 11-40 hrs., with the object of depriving the Members of their rights to move their Bills and Resolutions. This mala fide action of the Government Party has lowered the prestige of the Assembly as well as that of the Members in the eyes of the public.

جناب والا - آج صبح میرے چند دوستوں نے یہ مسئلہ جناب کی خدمت میں پیش کیا کہ یہاں کورم نہیں ہوتا یہ نہایت افسوس ناک مسئلہ ہے - لیکن اس سے بھی افسوسناک بات یہ ہے کہ رولنگ پارٹی یہ فیصلہ کرے کہ فلاں وقت پر اور فلاں تاریخ پر ہم عمداً کورم نہیں کریں گے اور جو مسائل اس وقت ایوان میں پیش ہونے والے ہونگے ان سے اس طرح گریز کریں گے اور راہ فرار اختیار کریں گے- میں اس ایوان میں سامنے بیٹھنے والے حضرات کے خلاف پوری شدومد کیساتھ یہ الزام لگاتا ہوں اور میرے پاس اس معزز ایوان کے معزز ترین افراد کی شہادت موجود ہے یہ کہ گورنمنٹ پارٹی نے اپنی پارٹی میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ party whip اس چیز کا خیال رکھیں گے کہ جو ریزولیوشن میرے نام پر ایجنڈے میں درج ہیں جب پیش ہوں

تو کورم توڑ دیا جائے اس سے زیادہ اندوہناک بات کیا ہو سکتی ہے ۔ کہ پانچ دن کے بعد ایک دن پرائیویٹ ممبرز بزنس کے لئے ہوتا ہے اس دن یہ طریق اختیار کیا جائے کہ کورم کو توڑ دیا جائے تاکہ ہمارے ریزولیوشن اور بل اس ایوان میں پیش نہ ہوں ۔ یہ امر اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے ۔ کہ اس پارٹی نے اس قسم کی گھٹیا گٹھ جوڑ کر رکھی ہے اور یہ اغراض کے بندے کسطرح یہ ناپاک سازش کئے ہوئے ہیں ورنہ ایک ایک ـــــ (قطع کلامیاں)

Minister of Finance: Question ; question.

Minister of Revenue : He has used the words "aghraz key bunday". It is unparliamentary. He should withdraw (interruptions).

خواجہ محمد صفدر - اگر میرے محترم دوست کو ان الفاظ پر اعتراض ہے ۔ تو میں بخوشی واپس لیتا ہوں ۔

Mr. Acting Speaker : If this term is applied to a party, it is parilamentary, but if it is applied to an individual, it is unparlamentary. It should be understood that certain terms can be used against a party as a whole. Anyhow it is an improper word and he has withdrawn it.

خواجہ محمد صفدر - اس کے باوجود میں نے واپس لے لئے ہیں تو جناب والا ۔ یہ نقطۂ استحقاق پیش کرنیکی غرض و غایت یہ ہے کہ میں کم از کم اس امر کو واشگاف الفاظ میں ان پر واضح کردوں کہ یہ پارٹی ایوان کے کاروبار سے حد درجہ بے التفاتی برت رہی ہے اگر ہم سارے یعنی ساری حزب اختلاف بھی ایوان میں بیٹھی رہے تو بھی کورم نہیں ہو سکتا ۔ آج بھی سوا نو بجے تک کورم نہیں ہوا میں اپنے محترم الحاج خان پیر محمد خان صاحب کو یاد دلاتا ہوں کہ پرائیویٹ ممبرز ڈے پر پانچ ریزولیوشن تھے جن میں سے دو آپوزیشن کیطرف سے اور تین آپکی طرف سے تھے ۔ پرائیویٹ ممبرز کے دن کا مطلب یہ ہے کہ گورنمنٹ کا اس دن کام نہیں ہو سکتا اور مختلف تجاویز جو ایوان کے دونوں حصوں سے پیش کی جاسکتی ہیں زیر بحث آئیں ۔ یہ دن پارلیمانی روایات کے مطابق انتہائی sacred سمجھا جاتا ہے ۔ تا کہ پرائیویٹ ممبرز اپنی اپنی تجاویز پیش کریں ۔ چند دن ہوئے ملک قادر بخش صاحب نے آپوزیشن سے اپیل کی تھی کہ وہ

گورنمنٹ کے کاروبار کو آسانی سے پاس کرانے میں امداد دیں ہم تو تیار ہیں لیکن وہ خود اپنا کاروبار چلانے کے لئے تیار نہیں اس صورت میں انکی امداد کیا کر سکتے ہیں ۔ تیرہ تاریخ کو انہوں نے جو شرمناک مظاہرہ کیا میں اسکے خلاف شدید احتجاج کرتا ہوں اور انکی خدمت میں گذارش کروں گا کہ گو ہم انکی امداد کرتے رہیں گے جائز طور پر لیکن وہ ہم سے کوئی ایسی امید نہ رکھیں کہ ہم اپنے حقوق تلف کر کے انکی امداد کریں گے ۔

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق) : ہم ضرور امید رکھیں گے ۔

خواجہ محمد صفدر — آپکو یہ امید نہیں رکھنی چاہیے ورنہ آپ مایوس ہونگے ۔

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق) خواجہ صاحب نے خفگی کا اظہار کیا ہے ۔ میں افسوس کرتا ہوں لیکن ہم نے جان بوجھ کر کورم نہیں توڑا ۔ کورم تو آپ دیکھتے ہیں کہ اتنی important چیز ہے ۔ بلوں پر کورم ٹوٹتا رہتا ہے ۔ میں دو دن کے لئے باہر گیا ہوا تھا آج آیا ہوں سوا نو بجے میں نے کورم پورا کیا ۔ میں مانتا ہوں کہ یہ میرا فریضہ ہے میں خواجہ صاحب سے معافی مانگتا ہوں اور میں کہوں گا کہ آگے سے یہ واقعہ نہیں ہوگا اور خواجہ صاحب کو میں یقین دلاتا ہوں کہ اجلاس ۱۹۰۰۲ کو ختم کرنا ہے ۔ اور بیسویں دن تک کے لئے پورا پورا کورم رہے گا انشاءاللہ Non-official day ضرور ہوگا خواجہ صاحب نے یہ بھی کہا کہ پارٹی میں پھوٹ ہے ۔ انشاءاللہ ہماری پارٹی ایک ہی رہے گی اور یہ مستحکم پارٹی ہے ۔ لیکن باوجود اس کے میں خواجہ صاحب سے کہتا ہوں کہ وہ خفا نہ ہوں قصور وار ہوں ۔ معافی مانگتا ہوں ۔ آگے سے یہ خطا نہیں ہوگی ۔ بھول جائیں ۔

خواجہ محمد صفدر— محترم شیخ مسعود صادق صاحب نے جس طریق سے میری گذارشات کا جواب دیا ہے اس کے پیش نظر میں اپنے نقطۂ استحقاق پر مزید زور نہیں دیتا ۔

Mr. Acting Speaker : So this is not pressed.

ADJOURNMENT MOTIONS

Action against Punjab University students for walking out of Examination Halls.

Mr. Acting Speaker : There is an adjournment motion from Mir Yusaf Ali Khan Magsi.....

Minister of Revenue : He is not present Sir.

Mr. Acting Speaker : So, this adjournment motion lapses.

Detention of Press representatives of Hyderabad by the District authorities.

Mr. Acting Speaker : Next adjournment motion is from **Haji Abdul Majid Jatoi** who wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, that the press representatives of the Mal ran, Nawai Sind, and Khadim-i-Watan dailies of Hyderabad, were sent for by the District authorities of Nawab Shah on the 5th July, and were threatened with dire consequences, if they give publicity to any demonstrations made by public at the time of the arrival of President Muhammad Ayub Khan. These press representatives were detained for three hours and after taking forcible undertaking from them not to publish any adverse reports in their respective papers, they were allowed to go. This action of the District authorities has caused wide spread resentment, amongst the press and public of the southern region.

حاجی عبدالمجید جتوئی (دادو-۱) - نواب شاہ سے چٹھی آئی ہے کہ صدر ایوب کے آنے سے ایک دن پہلے نوائے سندھ اور خادم وطن کے رپورٹرز کو بلا کر کہا کہ کل لوگ ون یونٹ کے خلاف مظاہرہ کریں گے - اسلئے آپ کو وارننگ کی جاتی ہے کہ اگر آپ نے کچھ بھی کیا تو آپ کے خلاف قانونی کارروائی کی جائیگی - ہمارا کوئی ارادہ نہیں تھا اور نہ کوئی ایسا پروگرام تھا مگر ضلع کی authorities نے اپنی ضد قائم رکھی - کیونکہ ہم انکی خوشامد نہیں کرتے ہیں اور سچی بات لکھتے ہیں تو انہوں نے تین گھنٹے ہم لوگوں کو حراست میں بھٹا کر وعدہ لیکر بعد میں چھوڑا -

مسٹر ایکٹنگ سپیکر — آپ نے یہ ایڈجرن منٹ موشن کب بھیجا ہے ؟

حاجی عبدالمجید جتوئی — ۱۳ تاریخ کو بھیجا ہے - گیارہ کو یہ چٹھی پہنچی - یہ حالت ہے آفیسروں کی کہ لوگوں کی زبان بندی کر دیتے ہیں اس لئے میں عرض کروں گا کہ اس ایڈجرنمنٹ موشن پر بحث کی جائے -

وزیر مال (خان ا پیر محمد خان) - جناب والا - انکے کہنے کے مطابق یہ مفروضہ واقعہ پانچ تاریخ کو ہوا اور انہوں نے ایڈجرنمنٹ موشن ۱۳ تاریخ کو دیا ان حالات میں اسکو Recent Occurrence نہیں کہہ سکتے - اس کے بعد بھی میں نے کوشش کی ہے کہ جو مفروضہ allegations ہیں انکے متعلق متعلقہ حکام سے دریافت کریں -

Mr. Acting Speaker : Does the Minister deny these facts?
Minister of Revenue : Yes Sir.
Mr. Acting Speaker : The motion is ruled out of order.

Confinement and beating of Mazhar Hussain by Hazara Police.

مسٹر ایکٹنگ سپیکر - مولانا غلام غوث اس امر کی تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرنا چاہتے ہیں کہ اس ایوان کی کارروائی ملتوی کی جائے تاکہ اہمیت عامہ کے اس غیر معمولی واقعہ پر بحث کی جائے کہ تھانہ بکوٹ تحصیل ایبٹ آباد ضلع ہزارہ کی پولیس نے رشوت لے کر مسمی مظہر حسین ولد عبدالمجید صاحب کو ۳۰ جون ۱۹۶۳ء کو گرفتار کر کے اس کے دشمنوں کے گھر میں ۲۴ گھنٹہ بھوکا پیاسا محبوس رکھا اور اس کو اتنا مارا کہ وہ بے ہوش ہو گیا اور صبح دونوں ہاتھوں میں ہتکڑیاں لگا کر تشہیر کے لئے تحصیل مری کے دیہات میں پھرایا گیا - جب اس کا باپ اس کا جرم پوچھنے گیا تو اس کو دھکے دے کر باہر نکال دیا گیا اور تفتیش کرنے والے حوالدار پولیس نے اعلان کیا ہے کہ جو شخص اس کی مدد کرے یا ضمانت دے گا اس کو غنڈہ ایکٹ میں گرفتار کیا جائے گا - اس حادثہ سے علاقہ بھر میں خوف و ہراس پھیلا ہوا ہے - اس پہاڑی علاقہ میں پولیس کا اپنا راج ہے"

وزیر مال - (خان پیر محمد خان) مسٹر سپیکر - میں oppose کرتا ہوں - یہ ۳۰ تاریخ کا واقعہ ہے - recent occurrence نہیں ہے - اس کے متعلق material collect کر رہے ہیں - کیونکہ جو واقعات یہ بتا رہے ہیں وہ میرے پاس نہیں ہیں - میں technical grounds پر objection اس وقت کرونگا جب میرے پاس واقعات آجائیں گے -

مسٹر ایکٹنگ سپیکر - مولانا غلام غوث صاحب ۲۰ تاریخ رکھ لیں -

مولانا غلام غوث - جناب والا - ۲۰ تاریخ کو رکھ لیں - کوئی حرج نہیں ہے - کیا اس وقت تک سیشن تو ختم نہیں کر دیں گے ؟

Combined Military Exercise b. U.S.A., Britain and Bharat.

مولانا غلام غوث - جناب والا - میں عرض کروں گا کہ اخبارات میں اطلاع آئی ہے کہ برطانیہ - امریکہ اور بھارت مل کر جنگی مشقیں کریں گے - اس خبر سے سارے ملک میں ایک بحث چل نکلی ہے - اس مسئلے پر ہمیں بحث کر کے مغربی پاکستان کی رائے سے اپنی سنٹرل گورنمنٹ کو واقف کرانا ضروری ہے - اس کیلئے وقت مقرر کیا جائے -

مسٹر ایکٹنگ سپیکر - مولانا صاحب آپ کوئی موشن more کریں - اس طرح نہیں ہو سکتا -

مولانا غلام غوث - جناب والا - میں یہ تحریک کرتا . . .

مسٹر ایکٹنگ سپیکر - آپ لیڈر آف دی ہاؤس سے کہیں اس کا ان کے ساتھ تعلق ہے - آپ دوبارہ اپنا مسئلہ اس ایوان کو سنائیں -

مولانا غلام غوث - جناب والا - میں تحریک کرتا ہوں کہ اس مسئلہ کو ایوان میں زیر بحث لایا جائے کہ اخبارات میں عام طور پر یہ خبر چھپی ہے کہ بھارت - امریکہ اور برطانیہ نے مل کر جنگی مشقیں کرنے کا فیصلہ کیا ہے - یہ خبر ہمارے ایک پڑوسی ملک کے سلسلے میں باہر کی عظیم الشان حکومتوں کے ساتھ مل کر اس نے سنسنی پیدا کردی ہے - اس مسئلہ پر بحث کرنے کے لئے اس ایوان کو وقت دیا جائے تا کہ یہ ایوان مغربی پاکستان کی رائے سے اپنی حکومت کو مطلع کر سکے - ایک دن اس کیلئے ضرور مقرر فرمایا جائے"

وزیر خزانہ - (شیخ مسعود صادق) جناب والا - میں مولانا غلام غوث صاحب سے متفق ہوں - ہفتہ کے دن آرڈیننس کے بعد یا non-official day بحث کیلئے دینا چاہتے ہیں یا اگر سیکنڈ sitting میں بحث کرنا چاہیں تو میں تیار ہوں - خواجہ صفدر صاحب اسکے متعلق اپنی رائے دیں - اگر ہفتہ کے دن صبح کو بحث کرنا چاہیں تو کر لیں یا afternoon سیشن کر لیں میں اسکے لئے بالکل تیار ہوں -

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - میرے خیال میں اس مسئلہ کو ہفتہ کے روز پہلے پہر رکھا جائے تو زیادہ بہتر ہو گا - باوجود اس امر کے کہ میرے دوست نے اس ایوان کو یقین دلایا ہے کہ وہ پوری کوشش کریں گے کہ کورم قائم رکھیں مگر مجھے شک ہے کہ پچھلے پہر کورم نہیں ہو گا اس مسئلے کو پہلے پہر رکھا جائے -

وزیر خزانہ - جناب والا - ہفتہ کے روز میرا خیال ہے سب ایوان متفق ہو گا کہ اس معاملے پر ہم ڈسکشن کریں - چاہے یہ صحیح بات ہے ہم پورے اقدام اٹھا رہے ہیں - اور جو اپنے Sources ہیں ان کو انشاءاللہ استعمال کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے - اگر بحث ہو جائے تو مغربی پاکستان کے معزز ایوان کا نظریہ ہم سنٹرل گورنمنٹ کو پہنچا سکیں - میرے خیال میں بہتر ہو گا اس میں کوئی حرج نہیں ہے -

Mr. Speaker: It will be taken up on Saturday next.

POINT OF ORDER

RE-POSTPONEMENT OF SPEAKER'S ELECTION TILL HIGH COURT'S VARDICT ON WRIT PETITION AND THE TIME FOR FILING OF NOMINATION PAPERS

مسٹر افتخار احمد خان - (جھنگ - ۱) پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر - آپ کو یاد ہو گا کہ پرسوں وقفہ سوالات سے کچھ پہلے میں نے آپ کی خدمت میں اس عرضداشت کو پیش کرنے کے لئے عرض کیا تھا - آپ نے فرمایا کہ اس مسئلہ کو اور آپ کے پوائنٹ آف آرڈر کو نقطۂ استحقاق اور

ایڈ جرنمنٹ موشن کے بعد غور کریں گے ۔ لیکن افسوس اس دن نہ کوئی مرحلہ آیا نہ کوئی سٹیج آئی اور ایوان کا کورم ٹوٹ گیا ۔ اس لئے میں نے آپ کو تحریری طور پر ایک عرضداشت بھیجی جو اب آپ کے زیر غور ہے ۔

جناب والا ۔ میرے پوائنٹ آف آرڈر کا مقصد اور میری عرضداشت کا مقصد جو تحریری طور پر میں نے آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے وہ آج آپ کی اجازت سے اس ایوان کے سامنے پیش کر رہا ہوں ۔

جناب والا ۔ میں اس وقت اس بحث میں پڑنا نہیں چاہتا کہ چار تاریخ کو جس دن مسٹر مبین الحق صدیقی کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک منظور کی جانی بتائی جاتی ہے آیا وہ کارروائی درست تھی یا غلط تھی ۔ وہ صحیح معنوں میں proceeding تھی یا proceeding نہیں تھی ۔ اس ایوان کا اجلاس تھا یا کنویشن مسلم لیگ کی پارٹی کی میٹنگ تھی یہ میں نہیں کہنا چاہتا اس سے اس لئے احتراز کر رہا ہوں کہ آپ کے علم میں آگیا ہے کہ مسٹر مبین الحق صدیقی نے اس فیصلے کو اس قصے کو عدالت عالیہ کے سامنے ایک رٹ پٹیشن کی صورت میں داخل کر دیا ہے ۔ اب عدالت عالیہ نے فیصلہ کرنا ہے کہ آیا ان پر عدم اعتماد کا ریزولیوشن جو پاس کیا جانا بتایا جاتا ہے وہ صحیح طور پر ۔ قانونی طور پر ۔ جائز طور پر منظور ہوا ہے یا نہیں ہوا ہے ۔ جب تک عدالت عالیہ سے فیصلہ نہ ہو جائے کہ آیا سپیکر کی آسامی خالی ہے اور اس کا الیکشن کیا جانا ضروری ہے میں جناب والا ۔ کی خدمت میں عرض کروں گا کہ ایک ایسے مسئلہ کو جو کہ عدالت عالیہ کے قبضہ میں ہے اور ایسا قصہ جو sub-judice ہے اس کے متعلق ہمیں کسی رائے سے احتراز کرنا چاہیے اور ایسی پیچیدگیاں اور ایسی مشکلیں پیدا نہیں کرنی چاہئیں ۔ جو عدالت کے فیصلہ کے خلاف ہوں ان کو عملی جامہ پہنانا جس میں اس ایوان کا وقت بھی خرچ ہو اور عوام کا روپیہ بھی ضائع ہو قوم کی مضحکہ خیزی بھی ہو اس لئے جناب والا ۔ میں آپ کے

توسط سے قائد ایوان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ اس الیکشن کو جو آپ نے کل رکھا ہے ملتوی کر دیجئے اور اس وقت تک ملتوی کر دیجئے جب تک عدالت کا فیصلہ اس ضمن میں نہیں ہو جاتا ۔

دوسرا پوائنٹ جناب ۔ ہر صبح ایک نہ ایک ایسے غلط فیصلے کی خبر لاتی ہے جو انسان نہیں سوچ سکتا اور ہر شام کوئی نہ کوئی طوفان کا پیش خیمہ ہوتی ہے لیکن اگر وہ غلط فیصلے اور اقدامات ان کی اپنی ذات یا جائیداد یا ان کی پارٹی کے آئین سے متعلق ہوتے تو مجھے یا ایوان کے کسی فرد کو اعتراض کا حق نہ ہوتا جناب کو معلوم ہے کہ ان کا فیصلہ عوام اور اس حصۂ ملک پر اثر انداز ہوتا ہے ۔ یہ منصب جلیلہ جس پر آپ بیٹھے ہوئے ہیں اور میں خوشی سے اس کا اقرار کرتا ہوں کہ آپ نے ڈپٹی سپیکر کی حیثیت سے نہایت دیانت داری–نہایت قابلیت اور اعتماد سے اس کی ذمہ‌داری کو پورا کیا ہے اور نہ صرف یہ کہ ایوان بلکہ . . . .

Mr. Acting Speaker : Please come to the point.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan: I am coming to that.

Mr. Acting Speaker: Please state your point of order and come to the point

مسٹر افتخار احمد خان– میرا پوائنٹ یہ تھا کہ یہ ایوان سے متعلق ہے یہ اس ہاؤس کے احساسات ہیں کہ یہ منصب جلیلہ . . . . . .

Mr. Acting Speaker : That is not the point. I would request the member to come to the point.

مسٹر افتخار احمد خان– یہ کرسئی صدارت ۔ یہ اس ایوان کی کرسئی صدارت ایسی امانت ہے جس پر اس ایوان کے دونوں بازوؤں کو متفق ہونا چاہئے کہ ہمیں ایسے آدمی کو منتخب کرنا چاہئے جو قابلیت و تجربہ اور عمر و علمیت کے لحاظ سے تمام ایوان کا اعتماد لئے ہوئے ہو ۔ اسے Party issue نہیں بنانا چاہئے ۔

Mr. Acting Speaker : The point was simply this.....

مسٹر افتخار احمد خان– اس لئے میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس کرسی صدارت پر وزیروں کو نہیں کہ وہ لائق کو لائیں یا نالائق کو لائیں ۔ عالم کو لائیں یا جاہل کو لائیں ۔

یہ ایسا ذمہ دار عہدہ ہے کہ اسے پارٹی بازی کے بیچ میں نہیں لانا چاہیئے تھا اس پر ایسے آدمی کو منتخب کرنا چاہئے تھا جو فی الواقع اس کا اہل ہو ۔ (نعرہ ہائے تحسین) میں عرض کرنا ہوں کہ جب تک ہائی کوٹ کا فیصلہ نہ ہو الیکشن نہ کیا جائے ۔

دوسری بات یہ ہے کہ میں نے آپ کی ذات پر جس اعتماد کا اظہار کیا کاش آپ کی جگہ ڈپٹی سپیکر ہوتے ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Acting Speaker : please come to the point.

مسٹر افتخار احمد خان - رول (۸) کو ملاحظہ فرمائیں ۔

Rule 8 says:—

> "At any time before noon the days preceeding by two days the day appointed for election, any Member may propose another Member for election as the Speaker.....".

اب جناب ۔ اس رول کے پڑھنے سے آپ اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ nomination paper کی تاریخ الیکشن کی تاریخ سے واضح طور پر دو دن پہلے ہونی چاہئے تھی ۔ اس رول میں بڑی وضاحت اور صفائی کے ساتھ اور بغیر کسی ابہام کے درج ہے کہ جس دن سپیکر صاحب کا الیکشن ہونا ہے اس کے دو دن پیشتر تک نامزدگی کے کاغذات داخل ہونے کی اجازت ہونا چاہئے ۔ الیکشن کل ۱۶ کو ہونے والے ہیں ۔ کل اتوار تک دو دن بنتے ہیں لیکن نامزدگی پرسوں ختم ہو چکی ہے ۔ nomination propose کرنے کا حق جس میں صاحب سپیکر کے لئے نامزدگی کرتے ہیں آپ کے حکم کے مطابق آپ کے سیکرٹری نے جاری کیا ہے اس کے لحاظ سے وہ ہفتہ کو ۱۲ بجے ختم ہو گیا ۔ اس کے لحاظ سے وہ حق دو دن تک چلنا چاہئے تھا یعنی کل ۲ ۱ بجے تک یا شام تک پیپر داخل کئے جائیں ۔ اس لئے یہ رول کی خلاف ورزی ہے یہ الیکشن ultra-vires اور خلاف قانون ہے ۔

تیسری چیز جناب والا ۔ میرے علم میں یہ بات لائی گئی ہے ۔ کہ یہ الیکشن گورنر صاحب کے احکام کے تحت کیا جا رہا ہے ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر قانون— غلط—بالکل غلط ۔

مسٹر افتخار احمد خان— یعنی گورنر نے سیکرٹری کو یا جناب کو مطلع کیا ہے کہ سپیکر کا عہدہ خالی ہے اس لئے الیکشن کیا جائے ۔ میں عرض کروں گا کہ یہ خلاف قانون ہے ۔

Mr. Acting Speaker :What is the source of your information?

مسٹر افتخار احمد خاں— میرے علم میں یہ بات آئی ہے کہ . . . .

Mr. Acting Speaker : This is not correct.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan : If the election was being held under the orders of the Deputy Speaker, then I think that point does not arise. I withdraw it.

میں اس بات کو ختم کرنے سے پہلے دو پوائنٹ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں ۔ پہلے یہ کہ ہائی کورٹ میں رٹ داخل ہو چکی ہے ۔ آج یا کل اس کی سماعت ہو گی بہر حال جب تک ہائی کورٹ فیصلہ نہیں دیتی اس ایوان کو فیصلہ نہیں کرنا چاہئے ۔ دوسری یہ کہ نامزدگی کے جو کاغذات دئے گئے ہیں وہ خلاف قاعدہ ہیں اور جو رول بنایا گیا ہے اسے cancel کیا جائے اور دوسری تاریخ پر الیکشن کیا جائے ۔ میں صرف اتنا ہی کہنا چاہتا ہوں کہ رول کے مطابق کام کیا جائے ۔

Begum Jahan Ara Shahnawaz : Sir, I would like to speak on this point and throw some further light on what.....

Mr. Acting Speaker : I can only hear the lady member on Rule 8.

بیگم جہان آرا شاہ نواز— (لاہور ۔ ملتان ڈویژن) : نہیں تو جو پوائنٹ انہوں نے ہاؤس کے سامنے پیش کیا ہے میں اس کے بارے میں کہوں گی ۔ صدر محترم—اس ایوان کے سامنے میں صرف دو تین چھوٹی سی گذارشات کرنا چاہتی ہوں ۔ اول یہ کہ میرے بھائی نے جو پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا ہے وہ بہت ضروری ہے ۔ چونکہ صدر محترم ۔ دنیا کی پارلیمنٹری تاریخ میں اگر کوئی عدم اعتماد کا ریزولیوشن نہیں لایا گیا تو اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ ان کے تمام سپیکر یا صدر فرشتہ ہوتے تھے بلکہ اس لئے نہیں لایا کہ جمہوریت اور آزادی کی حفاظت کرنے والا ایک ہی انسان وہ کھڑا کرتے ہیں کیوں کہ جمہوریت اور آزادی کو ٹھیس لگنے سے بچانے کے لئے ایک ہی فرد ہوتا ہے جو اس کرسی پر بیٹھتا ہے ۔

Mr. Acting Speaker : I have requested the Member that she can only address the House on Rule 8.

Begum Jahan Ara Shahnawaz : I am coming to that. I have to give some background.

وزیر قانون—بیگم صاحبہ تو پرانی پارلیمنٹرین ہیں ۔

بیگم جہاں آرا شاہ نواز — آپ نے عدم اعتماد کی تحریک پیش کر کے آزادی کا خون کر دیا ہے ۔

Mr. Acting Speaker : I will request the Member to resume her seat if she would not address the House on Rule 8.

بیگم جہاں آرا شاہ نواز — آپ نے آزادی کا خون کر دیا ہے ۔ آپ نے اگر پہ سپیکر کے الیکشن کے لئے دن مقرر کر دیا ہے ۔ لیکن میں یہ کہتی ہوں کہ جب تک عدالت اس بات کا فیصلہ نہ کر دے کہ یہ نشت خالی ہے آپ اس وقت تک الیکشن کا دن مقرر نہیں کر سکتے ۔ دوسرے ممالک یہ دیکھ کر ہنس رہے ہوں گے کہ یہ کیسی جمہوریت ہے ۔ یہ لوگ تو جمہوریت کے اصولوں سے قطعاً ناواقف ہیں۔

اس وقت جو کچھ میرے بھائی نوابزادہ صاحب نے کہا ہے میں لفظ لفظ اس کی تائید کرتی ہوں ۔ اور درخواست کرتی ہوں ۔ کہ جمہوریت کی آزادی کو برقرار رکھنے کے لئے جب تک عدالت کوئی فیصلہ نہ دے آپ سپیکر کا الیکشن نہ کریں ۔

Mr. Acting Speaker : Will the Minister of Law throw light on Rule 8.

وزیر قانون— میں بیگم صاحبہ کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ اس وقت یہ بحث نہیں کہ عدالتوں میں چارہ جوئی کی گئی ہے یا نہیں ۔ اس وقت جو معلومات اور اصل واقعات انہوں نے بیان کئے ہیں وہ یہ ہیں کہ مسٹر مبین الحق . . . .

Mr. Acting Speaker : Only Rule 8. Whether according to Rule 8 the Schedule of Election should have laid down the period of Nomination to continue till the 14th :

Minister of Law: Sir, rule 8 says :

> "At any time before noon on the days preceeding by two days the day appointed for election, any Member may purpose another Member for election, as the Speaker, by delivering to the Secretary a nomination paper signed by him and stating in writing that he has ascertained that the Member proposed is willing to serve as Speaker, if elected."

جناب نے بڑی احتیاط کی ہے Sunday بیچ میں آ جاتا ہے اور جناب نے جو دن مقرر کیا ہے اس سے پورے دو clear days ہو جاتے ہیں ۔ اور جب Sunday بھی درمیان میں آ جائے گا تو

Nomination کے لئے تین دن ہو جاتے ہیں - جناب نے caution کے طور پر ایک دن اور لے لیا ہے - اور اب یہ بات بالکل صاف ہو گئی ہے -

It is clear. At any time before noon on the days preceeding by two days i.e., at least two days before the day appointed for election any Member may propose another Member for election as the Speaker, by delivering to the Secretary.

مسٹر افتخار احمد خان— میں اسے oppose کرتا ہوں

Mr. Acting Speaker: Iftikhar Ahmed Sahib one thing is more and that is the words used are: "at any time before noon on the days", not day. If it was 'day' then your argument might have been correct.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan: It reads:

"At any time before noon on the days preceeding by two days."

Mr. Acting Speaker: If it were on the day preceeding by two days, your argument have been correct.

Mr. Iftikhar Ahmad: That means that yesterday was one of those days preceeding two days.

Mr. Acting Speaker: We might not choose yesterday, we might choose day before yesterday, one of those preceeding by two days.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan: If you read the whole Rule you will see کہ یہ رول days کو explain کرتا ہے -

Mr. Acting Speaker: Explain the word 'days'. It is days not 'day'.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan: Yesterday—Sunday—is one of those days on which nomination papers could be filed. It is one of those days on which nomination papers could be filed. That strengthens my point.

یہ رول ممبران کی nomination کے لئے ہے - کل کا دن ان days میں ہے -

مسٹر ایکٹنگ سپیکر— آپ کا مطلب ہے Sunday -

مسٹر افتخار احمد خان— جی ہاں کل کا دن بھی ان days میں شامل ہے - یعنی Friday, Saturday and Sunday, جن میں nomination کے لئے ہر ممبر کو اختیار ہونا چاہئے - لیکن انہوں نے یہ اختیار Saturday کو ختم کر دیا ہے -

Yesterday is among those two days on which this right has existed. But that right has been extinguished on Saturday.

Mr. Acting Speaker: Two days cannot be appointed for nomination. There is always one day for nomination.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan: All those days should precede by two clear days.

Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon (Hyderabad 1): Mr. Speaker, my respectful submission is that the point raised by Nawabzada Iftikhar is that the nomination papers for election of the Speaker should have been permitted to have been filed till the last minute before noon on any day or days preceeding two days of the election, and therefore, the contention of the Member

is that two days preceeding the day of election, which is 16th, will fall on Sunday as well, and therefore the Members should have been permitted to file their nomination papers up to Sunday noon and not restricted to Saturday noon. That is the point raised.

My respectful submission is that the word 'days' is neither defined in the Rules nor in the Constitution. Therefore for the purpose of Interpretation of the word 'day' we shall have to fall back on the General Law i.e., the General Clauses Act. There 'day' is defined from midnight to midnight—24 hours—as full one day. Now we should proceed to count two days preceeding the date of election. The date of election is the 16th. From today's midnight we have to count two midnights back. Monday's midnight, and Sunday's midnight. In that case the last date for nomination will be before noon on Saturday the 13th and not Sunday the 14th as it is argued by my friend. Therefore, the nomination papers having been invited the time of filing the nomination papers till Saturday noon is within the scope of Rule 8. If it is Sunday the 14th noon two clear days will not intervene preceeding the date of election.

Therefore, my respectful submission is that the notification issued and the calling of nomination papers is perfectly right and legally and constitutionally Saturday noon was really the last minute for the nomination papers to be filed, and in conformity to Rule 8.

Mr. Acting Speaker: The submission made by Mr. Iftikhar Ahmad Khan is partly a point of order and partly a suggestion. As far as the Member's contention based on Rule 8 was concerned that was a sort of a point of order. But reading the Rule as it stands, I hold the schedule to be in order.

Khawaja Muhammad Safdar: Point of Order Sir.

Mr. Acting Speaker: When I am giving my ruling, there can be on point of order.

Next submission made by Mr. Iftikhar was about the advisability of postponing the election. That is not a point of order because there is no provision that when anything is happening in the court outside, there should be a rule of conduct laid for us for the proceedings inside the Assembly. On general principle it is always advisable that the court should have an opportunity of pronouncing upon a point before any further step is taken. You will agree that today the court has fixed the day for hearing a temporary injunction for stopping the election of the Speaker. If this date were fixed tomorrow, I would have certainly postponed election by one day but today we are going to have a decision on this very point whether the court will deem it necessary to give appropriate injunction or not. If the court refuses to issue any temporary injunction, then the point of your submission is altogether lost, and if the court does issue an injunction, your purpose is served.

Khawaja Muhammad Safdar: If it is not taken up today.

Mr. Acting Speaker: If it is taken up to-morrow then I will think over that. My information is that it is going to be taken up today. So I think I cannot acceded to your request at this stage.

POINT OF ORDER

RE SECRET BALLOT

Khawaja Muhammad Safdar: I rise on a point of order Sir.

جناب والا ۔ میں آپ کی توجہ اس رول ۸ کے سب
رول (۴) کی طرف دلاتا ہوں ۔

Rule 8 (4) of the Rules of Procedure :

"Where there are two or more nominations, the Secretary shall read out to the Assembly the names of the Members who have been duly nominated and have not withdrawn their candidature, together with those of their proposers and the Assembly shall then proceed to elect the Speaker by secret ballot"

This is important Sir "by secret ballot".

جناب والا ۔ مجھے یہ معلوم ہوا ہے ۔ اور ممکن ہے ۔ کہ میری اطلاع غلط ہو ۔ کہ چار تاریخ کو آرٹیکل نمبر ۱۰۸ کے تحت سپیکر کے خلاف تحریک عدم اعتماد کے دوران جو بیلٹ اراکین اسمبلی کو جاری کئے گئے تھے ۔ ان Ballot Papers کے دونوں حصوں پر یعنی کاؤنٹر فائل اور بیلٹ پر نمبر درج تھے ۔ اور یہ ایک ایسا طریقہ ہے ۔ کہ جس سے کسی وقت الیکشن کے بعد کوئی صاحب اثرورسوخ والا انسان پتہ کر سکتا ہے کہ کس شخص نے کس طرف ووٹ دیا ہے ۔ اس لئے میرے نقطہ نظر سے وہ Secret Ballot نہیں ہے ۔ اور میں اپنے اس دعویٰ کو رواز اور آئین کی تائید کے ساتھ جناب کی خدمت میں پیش کرتا ہوں ۔ ہمارے رولز میں رول نمبر ۲ سب رول نمبر ۲ ہے جس کے الفاظ اس طرح ہیں :۔

"Words and expression defined in the Constitution and used in these Rules shall, unless the context otherwise requires, have the meaning assigned to them in the Constitution."

"Secret ballot" is not defined in our rules and I have searched the Constitution, Sir, it is not defined there as well. But there is another important document in the Provincial Assembly of West Pakistan Manual, which gives in this respect. I refer you Sir, to the Presidential Order No. 4 of 1962, clause 27 . It says—

"Poll by ballot—(1) Every elector shall cast his vote by means of a ballot paper.

(2) The ballot paper shall be in such form as may be specified by the Commission."

That is, the Election Commission.

"So, however, that no ballot paper shall bear a number."

It is very important Sir.

"or any such mark as may distinguish."

"one ballot paper from another ballot paper."

تو جناب والا ۔ پریذیڈینشل آرڈر نمبر ۴ جس کے تحت میں نے کلاز نمبر ۲۷ کا حوالہ دیا ہے ۔ اس میں واضح طور پر درج کیا گیا ہے ۔ کہ Ballot Paper کس طرح بنائے جائیں گے ۔ اور اس دفعہ کے الفاظ Secret Ballot کی اس آرڈر میں اس طرح تعریف کی گئی ہے ۔ کہ ایک بیلٹ پیپر دوسرے سے ممیز نہ ہو سکے ۔ اس کی شناخت نہ کی جا سکے گی ۔ لیکن جب ہم ایک بیلٹ پیپر پر ایک اور اس کے بعد دو اور اس کے بعد تین علے ہذالقیاس نمبر

لگا دیں گے ۔ تو وہ شناخت ہو جائیگا ۔ اس لئے میں گذارش کروں گا کہ یہ امر خفیہ رائے شماری کے خلاف ہو گا آئین میں بھی جہاں کہیں Secret Ballot کے لفاظ تحریر ہیں ۔

I am sorry to say Sir that I have not been able to find out the meaning of secret ballot in the Constitution but the Presidential Order No. 4 has come to my help.

اور اس میں ہر قسم کے الیکشن کا پروگرام خواہ وہ ریفرنڈم کا ہو ۔ خواہ وہ ممبرز کا ہو ۔ خواہ کوئی اور الیکشن ہو ۔ اس کا طریقہ کار دیا گیا ہے ۔ اور پریزیڈنٹ صاحب نے خود ہی سیکرٹ بیلٹ کی تعریف اپنے اس آرڈر میں فرما دی ہے ۔ تو مصنف نے جب خود اس کی وضاحت کر دی ہے ۔ تو اس کے بعد کسی اور توضیح کرنے اور مطالب بیان کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی ۔ اگر میرے دوست اس سے اتفاق کریں ۔ تو نہایت اچھا ہے ۔

وزیر قانون (ملک قادر بخش) اصولاً مجھے آپ سے اتفاق نہیں ہے ۔ Secret Ballot .... (قطع کلامی) Secret Ballot کو Purposely define نہیں کیا گیا کیونکہ

For purposes of certain election it may be in one way, for purpose of another it may be different.

Khawaja Muhammad Safdar : No. No.

Mr. Acting Speaker : Let us hear him.

Khawaja Muhammad Safdar : I am all ears to hear my friend.

Minister of Law : The essence is that it should be secret so that the man, who comes to the booth, should have the liberty to use his mind freely without any influence and without the knowledge of any other person. I agree with Khawaja Safdar that at a subsequent time nobody may have access.

وزیر — یہاں ایک دستور ہے ۔ وہ یہ کہ جس وقت بکس کھولا جاتا ہے ۔ سیکرٹری صاحب سپیکر صاحب اور ڈپٹی سپیکر وغیرہ وہاں پر موجود ہوتے ہیں ۔ وہ اس بکس کو اسی وقت Seal کر دیتے ہیں ۔ اور اس پر مہریں لگا دیتے ہیں ۔ خواجہ صاحب کی بات سے تو میں یہ سمجھتا ہوں ۔ کہ ڈپٹی سپیکر وغیرہ رات کے وقت بکس کو توڑ دیں گے ۔ تو جب اس پر مہر ہو گی ۔ دستخط ہوں گے ۔ پھر تو یہ ایک Forgery ہو گی ۔ اور لوگوں کو دکھائے جائیں گے کہ فلاں آدمی نے فلاں نمائندے کو ووٹ دیا ہے ۔

I think that is a far-fetched idea, which my friend is entertaining in his mind. Secret ballot means secrecy from others and that was done and properly done. In most of the elections, *i.e.* municipal elections.

باقی الیکشنوں میں یہ نمبر ہوتے ہیں - کیونکہ وہاں
ان کی بڑی ضرورت ہوتی ہے - اور اگر کوئی الیکشن Petition
ہو جاتی ہے - اور ایک آدمی کہتا ہے - کہ فلاں آدمی نے
رشوت لے کر فلاں شخص کو ووٹ دیا ہے - تو دوسرا
فریق یہ ثابت کر سکتا ہے - کہ اس کو تو ووٹ دیا ہی
نہیں ہے - اور یہ اچھا خاصا ثبوت ہوتا ہے - For the purposes
of Election Petition اس کے بغیر الیکشن Petition کامیاب ہو ہی نہیں
سکتی - اور Allegation کی وضاحت ہو ہی نہیں سکتی - اس لئے
میں یہ عرض کروں گا - کہ خواجہ صاحب کی یہ
Inter pretation غلط ہے - کہ Sceret means Sceret

Mr. Acting Speaker : I want to seek a clarification of Article 172 of our Constitution. It lays down.

"All elections and referendums under this Part shall be decided by secret ballot."

"This Part' mens General Elections, not these elections. Now under the provisions of Article 172, keeping in view the secrecy of the ballot, clause 27 of the Presidential Order, as quoted by Khawaja Safdar, has been framed.

Minister of Law : Yes Sir.

Mr. Acting Speaker : That is an authoritative definition of what is to be a secret ballot.

Minister of Law: It is not like that. That is for other elections.

Mr. Acting Speaker : You mean general elections.

Minister of Law : Yes, Sir.

Mr. Acting Speaker : But the word 'secret' has been interpreted in such a way.....

Minister of Law : Not interpreted. A suggestion has been made, a mode has been prescribed and not defined.

Mr. Acting Speaker : Prescription of.....

Minister of Law : I had said in the beginning that secret ballot can be done in many ways.

Mr. Acting Speaker : Do you think our procedure should be less objectionable or more objectionable in general elections.

Minister of Law: If it is a different one it is up to you. What he was saying in the case of Mr. Mubinul Haq Siddiqi, I am denying that contention. They are perfectly and legally done. That should be there.

Mr. Acting Speaker : Marking ?

Minister of Law : Marking on both sides.

Mr. Acting Speaker : What for ?

Minister of Law : For further petition, if any.

Mr. Acting Speaker : Petitions are totally ruled out. This consideration might have been a valid one for general elections but even there it has not been adopted.

Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon (Hyderabad I): My submission is that rule 84 on which the Leader of the Opposition has relied, its last line is very important.

"The ballot shall be held in such a manner as the Speaker may direct."

Your honour will be pleased to see that the Presidential Order, relied upon by Khawaja Muhammad Safdar, says as to how the secrecy is to be maintained and how the secret ballot is to be held. It shall rest with the Election Commission to decide, as the case is here. It is entirely the discretion of the Speaker now to decide as to how this secret ballot is to be held. He may, if he chooses, fall back on any precedent. or any analogy to gather either from the Presidential Order or from anything else. My submission is that the underlying idea is that secrecy of the ballot should be maintained at all costs. The argument is that by numbering the conter-foil and the outer foil, the secrecy is likely to be exposed or disclosed. which in other words means that if the officer holding the election and the officer, who shall ultimately be in possession of ballot papers after the election is over, is minded to become dishonest the identity of the voter and the identity of the candidate for whom the vote has been cast will be revealed. If that is the ar-gument one is going to accept, the question still remains that assuming for the sake of argument that you don't put a mark or you don't put the number on the counter-foil even then if the same officer is inclined to find out the secrecy and the candidate for whom a particular individual has cast a vote he can by his initial or by putting stamp or such mark which can alone be known to him can find out at the time of the counting. My submission is that the idea is that the secrecy should be maintained and it should now be up to the Speaker to decide in his discre.ion whether by numbering the counter-foil the secrecy is likely to be exposed or not. If the Speaker comes to that conclusion the right is entirely his. The discretion is only his. He will be perfectly within his right to say that th ballot shall be held in this particular form and the ballot paper shall be in this particular way. After the election is over, he should take upon himself the responsibility of preserving the ballot papers till such time as the law would require him to do, even without taking any officer of the Assembly into confidence.

Mr. Acting Speaker : Do you think that the Presidential Order is not safeguard for us ?

Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon : I have made my position clear. It is now entirely up to the Speaker. If he feels that he should take the general analogy and should fall back upon that, he may. It is entirely the discretion of the Speaker under particular circumstances to see whether the secrecy can be maintained by this or the Presidential Order.

Mr. Acting Speaker : I think we should not try to be wiser than our own laws.

Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon : It is entirely up to the Speaker. I will not go to that extent to put a curb upon the discretion of the Speaker.

مسٹر افتخار احمد خان (جھنگ-۱) - جناب والا -
مجھے امید نہ تھی کہ محترم وزیر قانون صاحب اس واضح مسئلے
پر اختلاف رائے کریں گے کیونکہ خفیہ رائے شماری کا مسئلہ
اتنا واضح ہے یہ اصول قانون میں بھی واضح طریقہ سے قبول
کیا گیا ہے اور میں سمجھتا ہوں اس کی مخالفت کرنا مناسب نہ
تھا لیکن انہوں نے دو چیزیں اس کی مخالفت میں فرمائیں
تھیں - ایک یہ کہ Secret Ballot کا مقصد محض یہ ہے کہ
Process of Marking میں اس کو کوئی نہ دیکھے - یعنی ان کا

Argument صرف یہ ہے کہ Process of Marking میں ان کے بیلٹ کو کوئی نہ دیکھے ایک پراپوزیشن میں ان کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ مارکنگ ایک ممبر صاحب پوشیدہ طور پر کرتے ہیں علحیدہ جا کر کرتے ہیں لیکن اپنا بیلٹ ان کو جا کر دکھا دیتے ہیں یا حکم ہوتا ہے ڈپٹی لیڈر کو جیسا کہ سابق ووٹنگ میں ہوا ہے کہ ڈپٹی لیڈر صاحب بیٹھے رہے لوگ ان کو عدم اعتماد کا بیلٹ دکھاتے رہے کہ میں نے مارکنگ اس طرح کی ہے تو سیکریٹ بیلٹ کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔

Minister of Law: This is wrong. There was only one instance and that was brought .....

Mr. Acting Speaker: This is wrong. I contradict it.

Minister of Finance: This is absolutely wrong.

مسٹر افتخار احمد خان - تو جناب والا - اس وقت یہ اصرار بہت ———(قطع کلامیاں)

Mr. Acting Speaker: The Member is coming perilously near to contempt of the Chair.

مسٹر افتخار احمد خان - تو جناب والا ان کا یہ اصرار کہ رائے شماری خفیہ نہ ہونی چاہئے یہ غمازی کرتا ہے ان کے ذہن کی ان کے دماغ کی ان کے پروگرام کی اس لئے جناب والا - سے عرض کرتا ہوں کہ جناب والا۔ اس پوزیشن کو تسلیم کریں کہ بیلٹ بالکل خفیہ ہو - بکس ان کے بالکل قریب ہو نہ کسی کو بعد میں اور نہ پہلے Numbering نہیں ہونی چاہئے اور Numbering کرنے کا حق نہ ہونا چاہئے۔

Minister of Law: That is settled. What the Speaker will prescribe that will be his order.

Mr. Acting Speaker: My decision is that keeping in view the spirit of the Presidential Order No. 4, no marking shall be put on the ballots at all.

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق) - نواب زادہ صاحب ووٹ آپ کو نہیں ملیں گے - پورے کے پورے ادھر آئیں گے۔

ORDINANCES

THE WEST PAKISTAN BUS STAND AND TRAFFIC CONTROL (GUJRANWALA) ORDINANCE, 1963. (RESUMPTION OF DISCUSSION.

Mr. Acting Speaker: The House will now resume discussion on the motion that the Assembly do approve of the West Pakistan Bus Stand and Traffic Control (Gujranwala) Ordinance, 1963, promulgated by the Governor of West Pakistan on the 6th June, 1963.

Minister of Law: Sir I move:

That the question be now put.

Khawaja Muhammad Safdar: There was only one speech on this Ordinance and I would request my friend, the Law Minister, not to be in such a hurry as to move the closure motion.

POINT OF ORDER

Re-invalidity of the Ordinance on account of its inconsistancy with two Central Laws.

Khawaja Muhammad Safdar: Now, I have a point of order.

This Ordinance, which is under discussion, violates the provisions of certain enactments passed by the Central Legislature or the President himself exercising his special legislative powers. Any Provincial Law which contravenes violates any of the provisions of any Central Law, to that extent it is the Provincial Law that is invalid. I am supported in my contention by Article 134 of the Constitution which lays down—

> "134. When a Provincial Law is inconsistent with a Central Law, the latter shall prevail, and the former shall, to the extent of the inconsistency, be in valid."

Now Sir I have to prove before you only this much that this Provincial Ordinance contravenes certain provisions of these Central Laws. Sir, if you refer to clause 13 of the West Pakistan Bus Stand and Traffic Control (Gujranwala) Ordinance 1963, you will see that it lays down as follows:—

> Notwithstanding anything to the contrary contained in the Town Improvement Act, 1922 (Punjab Act IV of 1922 as amended by the Punjab Town Improvement (West Pakistan Amendment) (Ordinance, No. XVIII of 1962) the Municipal Administration Ordinance, 1960 (Ordinance No. X of 1960), or any other law for the time being in force or in any decree..... and so on and so forth."

This very validation clause admits that it contravenes at least one Central Law, that is, the Municipal Administration Ordinance, 1960 which was issued by the President himself. Sir, I may point out that this Ordinance also contravenes another Central Law which is not mentioned in this clause 13, and that is, the Motor Vehicles Act. This is also a Central Act. So this Ordinance contravenes at least two Central Laws, one the Municipal Administration Ordinance, 1960 and the other the Pakistan Motor Vehicles Act.

Sir, If I go into the details, then I will point out to you that Sections 86 and 87 of the Municipal Administration Ordinance, 1960 provide for the control of traffic within a Municipal Committee. Section 86 says:—

> "Traffic Control; The municipal committee shall, by laws, make such arrangements for control and regulation of traffic as may be necessary to prevent danger to and ensure safety, convenience and comfort of the public."

Here this duty of making arrangements for the control of traffic within the municipality lies with the municipal committee; while this Ordinance which is under consideration now gives these powers to the District Magistrate, Gujranwala, for making arrangements for the control of traffic and thus it contravenes the provisions of the Municipal Administration Ordinance, 1960. I may point out that under clause 6 of the present Ordinance, the District Magistrate has got power to control the traffic within the municipality. Thus clause 6 of the present Ordinance and Sections 86 and 87 of the Municipal Administration Ordinance 1960 are in conflict. Therefore, under Article 134 of the Constitution this Ordinance will be held invalid to the extent that clause 6 of this Ordinance will not held good in the presence of Sections 86 and 87 of the Municipal Administration Ordinance, 1960.

Again, I refer to Section 48 parts (*c*) and (*d*) (*v*) of the Motor Vehicles Act. The Regional Transport Authority, under this Section, Sir, is empowered to control certain matters, and one of the matters is enumerated in sub-clause (*c*) of section 48 which says :—

> "Regulate timings of arrival or departure of stage carriages whether they belong to a single or more owners."

In sub-section (*d*) (*iia*) it is stated :—

> "that the stage carriage or stage carriages shall be used only on specified routes, or in a specified area."

In (*v*) it is stated :—

> "that within the municipal limits and in such areas and places as may be prescribed, passengers shall not be taken up or set down at or except at a specified point."

These three sub-clauses of Section 48 of the Motor Vehicles Act, which is a Central Law, lay down specifically that the Regional Transport Authority is responsible for regulating the timings of the buses and goods carriers, the Regional Authority is responsible for ordering bus companies to stop their buses at certain places for picking up passengers or putting them down. In clause 6 of our Ordinance which is before us, similar powers have been transferred to the District Magistrate. It reads as follows :—

> "Notwithstanding any thing contained in any other law for the time being in force, or any decree....."

The framers of this Ordinance clearly visualised that this Ordinance is going to contravene certain provisions of other law and that law, of course, is the Motor Vehicles Act. Therefore they have provided this clause in this Ordinance.

> "Notwithstanding anything contained in any other law for the time being in force, or any decree, judgment or order of any Court or Authority the District Magistrate, Gujranwala, may
>
> (a) lay down the routes to be followed by stage carriages or goods carriers within the Municipal limits of Gujranwala;
>
> (b) regulate timings of arrival and departure of stage carriages plying from, to, or through the Municipal limits of Gujranwala;
>
> (c) frame rules for the administration of bus and truck stands established under this Ordinance.

The provisions of the Motor Vehicles Act which I have just read out also provide for similar things.

Mr. Acting Speaker : Please come to Articles 131—134.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, I may submit that even if I do not want to go into the details and the comparison of the Central Laws and the present Ordinance, then this very Ordinance itself says that its provisions are going to be in conflict with certain other laws. It has mentioned in clause 13 certain laws but certain other laws have not been mentioned specifically. My point is that Article 134 is as clear as day that any Provincial Law which is in conflict with the Central Law, the Provincial Law to the extent of conflict is invalid. Article 134 says :—

> "When a Provincial Law is inconsistent with a Central Law, the latter shall prevail, and the former shall, to the extent of the inconsistency be invalid."

I think my point is clear, at least I have made myself clear to the Law Minister.

Mr. Acting Speaker: Please explain to me one thing. There are two things, invalidity of law in certain respects and the power to make law by a legislature. As far as invalidity is concerned it is purely the function of the courts and as far as the power of legislature to make law is concerned, whether it can pass a law under Article 133 or not ?

Khawaja Muhammad Safdar: 133.

Mr. Acting Speaker: Now, we are making a law. You will tell me if it is not allowed under Article 132.

Khawaja Muhammad Safdar: There is no doubt, Sir, that we are making a law. And under Article 133 it is the responsibility of this Legislature to decide whether.....

Mr. Acting Speaker: Can we make this law or not ?

Khawaja Muhammad Safdar: Are we going to frame invalid laws ?

Mr. Acting Speaker: We are to make those laws for which powers have been granted to us under this Constitution.

Khawaja Muhammad Safdar: Powers have been given to us under the Constitution to make laws which are not included in Schedule III.

Mr. Acting Speaker: And to this extent the Legislature has been made responsible to make laws within that capacity.

Khawaja Muhammad Safdar: Article 134 lays down restrictions on our powers that we should not make such laws which are,—apparently and patently in conflict with the Central laws. Otherwise there is no use of laying down Article 134 here. The courts could without this Article in the Constitution decide one way or the other about any laws. This is laid down in this Chapter—"Relation between the Central and the Provinces".

Mr. Acting Speaker: Under Article 133, as I understand, the Court cannot go into the question whether the Legislature has the power to make this Law or not. It can go into the questions relating to Article 134 and not 133.

Khawaja Muhammad Safdar: Under Article 133 such questions can be raised whether a law is in conflict with the principles of law-making.

Mr. Acting Speaker: 133 (2) says :

> "The validity of a law shall not be called in question on the ground that the Legislature by which it was made had no power to make the law."

That is why it has been made the responsibility of the Legislature. The question, whether it is inconsistent with the Central Act or not, has not been given in a separate Article.

Khawaja Muhammad Safdar: Sir, a very pertinent question arises : is it not our duty to find out that we are making good and sound laws. Laws which are good and sound legally, morally and Constitutionally. I think this is our duty at the time of framing these laws to find out that they are not going to be bad laws.

Mr Acting Speaker: Mr. Memon, would you like to say something in this behalf ?

Mr. Ghulam Nabi Memon: Yes Sir.

Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon: (Hyderabad I). Sir, you have rightly pointed out Article 134, when the Provincial Law is in consistent with the Central Law the latter shall prevail and the former shall to the extent of the inconsistency be invalid. As you have rightly pointed out these are really the questions : the competence of the Legislature to enact a law and after it is enacted to see that it is valid and is consistent with the Central Law,

So far as Article 133 is concerned I think there is no dispute and we are all agreed that this Provincial Legislature has the right to amend or repeal provided that Central Law is not included in the Third Schedule which contains a list of subjects over which the Central Legislature has the exclusive power to make laws. Now, we have amended the Railway Act 1947 and that is a Central Law.

Khawaja Muhammad Safdar : I quite agree. We can amend laws.

Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon : Now the question is that by the enactment of this law i.e. the Ordinance whether we are competent to do that and how far it will be inconsistent if it is repugnant to the Central Act.

So far as the first point is concerned we are all agreed that we can amend the Central law. And this Ordinance, if approved by this House will have the effect of amending the Central law and then this law will be the law which will govern this Province. The approval of this Ordinance will have the effect of amending the existing Central Law, and we are all agreed that we have got the power to amend the existing Central law. Therefore there will be no inconsistency between the Provincial and Central Law and the legislation will not be hit by Article 134 of the Constitution.

Mr. Acting Speaker : You will please see the definition of Central Law on page 116 Article 242.

Khawaja Muhammad Safdar : "Central Law" means a law made by or under the authority of the Central Legislature, and includes a law made by the President."

Mr. Acting Speaker : Are these existing laws termed to be 'Central Laws'.

Khawaja Muhammad Safdar : The President issued this Municipal Administration Ordinance 1962 and the Motor Vehicles Act is a Central Law. as well.

Mr. Acting Speaker : Laws to be made by the President under this Constitution and not under the Martial Law.

Khawaja Muhammad Safdar : The word 'Central Laws' will cover all the Laws whether they are made under this Constitution or otherwise,—all existing laws including the Provincial and Central laws.

Mr. Acting Speaker : Do you mean to say that that term covers both Central and Provincial laws.

Khawaja Muhammad Safdar: All old laws whether they are passed by the Central Assembly, the Indian Central Legilature and include the Central Regulations as well.

Mr. Acting Speaker : When the powers have been distributed how can you define that ?

Khawaja Muhammad Safdar : This redistribution of the Provincial and Central list is given in the Third Schedule. My contention is that this Third Schedule has given as us the power to amend, to alter, as well as to repeal the laws which are not covered by the Third Schedule and which are passed by the Central Legislature or the President. But Article 134 debars the Provincial Legislature or the Governor to pass such laws which are in conflict with the Central laws and to the extent of conflict the Provincial laws shall be invalid. This Article says :

> "When a Provincial Law is inconsistent with a Central Law, the latter shall prevail, and the former shall, to the extent of the inconsistency, be invalid."

And, of course, we are not going to pass invalid laws and we should think a hundred times before we get into this business,

Mr. Acting Speaker: I rule your point out of order. Under Article 133 our responsibility is only to this extent that we should see that the laws, that were going to be made, are within our competence.

Khawaja Muhammad Safdar: I would say a few words Sir about this Ordinance.

جناب والا ۔ اس سے پہلے آرڈیننس کے متعلق اپنی گذارشات اس ایوان میں پیش کرتے ہوئے میں نے اس کی آئینی پوزیشن واضح کرنے کی کوشش کی تھی ۔ میں مجبور ہوں کہ میں ان باتوں کو پھر دہراؤں اس لئے کہ آنے والی نسلیں جب ہمارے ان مباحث کو پڑھیں گی تو یقیناً یہ خیال ان کے ذہن میں آئے گا کہ ایک آرڈیننس پر جب ایک آئینی اعتراض کیا گیا تھا تو اسی قسم کے دوسرے آرڈیننس ویسے اعتراضات کیوں نہیں کئے گئے؟

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر سید ظفر علی شاہ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب والا ۔ یہ مباحث شائع ہوں گے اس لئے میں مجبور ہوں کہ آج سے دو روز پیشتر جو دلائل اپنے آئینی اعتراض کے حق میں اس سے پہلے آرڈیننسوں کے متعلق اس ایوان میں پیش کر چکا ہوں ۔ آج انہیں اس ایوان میں دہراؤں ۔

جناب والا ۔ میری مراد یہ ہے کہ آرٹیکل ۹۷ کے تحت جناب گورنر کو جو قانون سازی کے اختیارات ہیں وہ خاص حالات میں استعمال کئے جا سکتے ہیں عام حالات میں اس کا استعمال میرے خیال میں جائز نہیں ہے ۔

جناب والا ۔ اگر آپ ان آرڈیننسز کی تاریخ دیکھیں گے ۔ تو آپ کو معلوم ہو گا کہ یہ آرڈیننس ۶ جون کو جاری ہوا ہے ۔ اب غور فرمائیے کہ کیا ہم اس ایوان کی روح کو کچل نہیں رہے ہیں؟ ۷ جون کو اس اسمبلی کا اجلاس ہو رہا تھا اور ۶ جون کو گورنر صاحب یہ آرڈیننس جاری کر رہے ہیں ۔ کیا اس آئین کی روح کو کچلنے کا اس سے برا طریقہ کوئی اور ہے کہ جب جو چاہا آرڈیننس جاری کر دیا اور صرف بارہ چودہ گھنٹے تک کا بھی انتظار نہ کیا؟ مجھے یہاں تک معلوم ہوا ہے کہ اس آرڈیننس کی کاپی ۸ جون کو اس ایوان کے دفتر میں پہنچی اور غالباً ۷ کو یہ پرنٹنگ پریس میں تھی ۔ اس میں اس قدر جلدی کی کیا ضرورت

تھی ؟ جن اختیارات کو صرف ہنگامی حالات میں استعمال ہونا چاہئیے انہیں ہم ایک روزمرہ کی عادت بنا رہے ہیں ۔

جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ گورنر صاحب کے آرڈیننس سازی کے اختیارات جس رنگ میں گورنر صاحب استعمال کر رہے ہیں وہ اس معزز ایوان کے حقوق پر ایک چھاپہ ہے ۔ وہ ہمارے حقوق غصب کر رہے ہیں چاہئیے تو یہ تھا کہ جون کو یہ آرڈیننس بل کی صورت میں آتا اور ہم اس میں قطع و برید ترمیم و تنسیخ کرتے اور یہ ایوان اسے ایک ایکٹ کی صورت میں اس صوبہ میں نافذ کرتا اس صورت میں بھی گورنمنٹ پارٹی اپنی اکثریت کے بل بوتے پر اس بل کو کسی شکل میں بھی پاس کروا سکتی تھی ۔ مگر ہمیں اس کے حسن و قبح کو واضح کرنے کا موقعہ تو ملتا ۔
مگر ہماری انتظامیہ اس اسمبلی کو زیر اسٹامپ سے زیادہ اہمیت نہیں دینا چاہتی آرڈیننس جاری کیا ۔ اس ایوان نے اس پر مہر لگوائی اور قانون کی شکل دے دی ۔

جناب والا ۔ اس آرڈیننس میں بڑا ہی پر لطف لفظ استعمال ہوا ہے ۔ لکھتے ہیں ۔

"And where as the Provincial Assembly of West Pakistan is not in session and the Governor of West Pakistan is satisfied that circumstances exist which render immediate legislation necessary."

جناب والا ۔ نہ ہمیں وہ حالات بتلائے جاتے ہیں کہ کن حالات کے تحت اس آرڈیننس کا جاری کرنا اشد ضروری سمجھا گیا اور نہ وہ حالات بتلاتے ہیں جن کی بنا پر اسمبلی کے اجلاس نے صرف بارہ گھنٹے قبل جو گورنر صاحب مجبور تھے کہ اس آرڈیننس کو جاری کریں ۔

جناب والا ۔ اس کے بعد میں اس کی غرض و غایت کی طرف آتا ہوں ۔ اس کی غرض و غایت یہ بیان کی گئی ہے کہ گوجرانوالہ میونسپل حدود میں ٹریفک کی بھیڑ کو کم کرنے کے لئے یہ آرڈیننس جاری کیا گیا ہے اس کے ساتھ ایک چھوٹی سی عرض یہ ہے کہ ایک خاص حصے سے پٹرول پمپ بھی ہٹا دئیے جاویں ۔ ہمارے دوست جو گوجرانوالہ کو جانتے ہیں انہیں معلوم ہے کہ اس شہر کے درمیان سے ''جی ٹی'' روڈ گذرتی ہے اس کے دائیں طرف لائینز اور سیٹلائٹ ٹاؤن ہے اور بائیں طرف پرانا شہر ہے ۔ اس آرڈیننس کے جاری

ہونے کے بعد بھی جو Traffic ہے اس وقت اسی سڑک سے گذر رہی ہے - وہ گذرتی رہے گی چاہئے تو یہ تھا کہ ایک سرکار روڈ بناتے شاید اس سے ٹریفک میں کچھ سہولت اور آسائش ہو جاتی - ہزارہا گاڑیاں جو ''جی ٹی'' روڈ سے لاہور سے پشاور جاتے ہوئے گوجرانوالہ سے گذرتی ہیں وہ لازمی طور پر اس شہر میں سے گذرتی ہیں اور گذرتی رہیں گی - اسی طرح جو لوگ لاہور سے سیالکوٹ جاتے ہیں یا سیالکوٹ سے لاہور آتے ہیں وہ گوجرانوالہ میں سے لازماً گذرتے ہیں اور گذرتے رہیں گے -

آپ شاید اس طرف سے گذرے ہی نہیں جن اصحاب نے گوجرانوالہ شہر دیکھا ہے ان کو معلوم ہے کہ بس سٹینڈ یعنی تمام بس کمپنیوں کے اڈے جی ٹی روڈ پر تھے لاریاں اور بسیں وہاں آسانی کے ساتھ آ جا سکتی تھیں -

اب موجودہ بس سٹینڈ پر کسی قسم کی سہولت میسر نہیں بلکہ اس سے اکثر گوجرانوالہ میں ٹریفک بڑھ گئی ہے - افسوس ہے کہ بیکار قسم کا قانون لوگوں کو تنگ کرنے کے غرض سے بنایا جا رہا ہے - اس کے بعد میں اس آرڈیننس کی اصل غرض و غایت جو اس آرڈیننس میں ہی درج ہے عرض کروں گا دراصل یہ آرڈیننس مارشل لاء آرڈر (زون بی) نمبر ۱۱۹—۱۱۸ کی قانونی خامیوں کو دور کرنے کے لئے بنایا جا رہا ہے - اس مارشل لاء آرڈر کے ذریعہ کچھ غلطیاں بد عنوانیاں اور لوگوں پر زیادتیاں کی گئی ہیں - جب ان کو قانونی طور پر چیلنج کیا گیا تو اس قانون کی کمزوریاں روز روشن کی طرح عیاں ہو گئیں - عدالت عالیہ نے یہ فیصلہ صادر کیا کہ مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر زون بی کو اس قسم کا قانون نافذ کرنے کے اختیارات نہیں تھے - اور وہ من مانی کارروائی کرتے رہے ہیں اور اپنے اختیارات سے مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر نے تجاوز کیا ہے - مارشل لاء کے زمانے میں لوگوں نے کئی مصیبتیں اور مشکلیں برداشت کی ہیں وہ مصائب جو عوام پر ان خصوصی قوانین یعنی مارشل لا آرڈر نمبر ۱۱۹—۱۱۸ کے تحت نازل ہوئے انہیں جاری رکھنے کے لئے ۲۰—۵—۶۲ کو گورنر مغربی پاکستان کی طرف سے آرڈیننس جاری ہوا - جس کو Laws Continuance ordinance کہتے ہیں - جب اس آرڈیننس کو بھی عدالت عالیہ میں چیلنج

کیا گیا اور مصیبت زدہ لوگ جن کے حقوق غصب کئے گئے تھے سپریم کورٹ تک پہنچیے تو گورنمنٹ کو خیال پیدا ہوا کہ یہ آرڈیننس جو گورنر صاحب کی طرف سے جاری ہوا ہے غلط ہے۔ پھر تمام بدعنوانیوں کی پردہ پوشی کے لئے اور ان غلط کاریوں کے لئے قانونی جواز پیدا کرنے کے لئے ایک نیا آرڈیننس لوگوں کے سر پر دے مارا ہے۔

Mr. Deputy Speaker : Could the Member tell me specifically about these irregularities ? I think he is very general.

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - میں چاہتا ہوں کہ تقریر کو مختصر کردوں کیونکہ ملک صاحب کا دھیان میری طرف ہے اور وہ ٹکٹکی باندھ کر میری طرف دیکھ رہے ہیں۔

جناب والا - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ قانون دراصل ان بد عنوانیوں کی پردہ پوشی کے لئے بنایا جا رہا ہے جو ۱۹۶۰ سے ۱۹۶۲ تک لوگوں کو جائیدادوں سے زبردستی بے دخل کرنے کے لئے اور لوگوں کو اس امر پر مجبور کرنے کے لئے کہ وہ خاص مقام پر اپنا کاروبار کریں - ان سب بدعنوانیوں کو جاری رکھنے کے لئے اور ان کے لئے قانونی جواز پیدا کرنے کے لئے زیر بحث آرڈیننس جاری کیا گیا تھا۔

جناب والا - اگر موسم برسات میں آپ گوجرانوالہ بس سٹینڈ پر تشریف لے جاویں - تو آپ کو حقیقت حال معلوم ہو جائیگی - ملک قادر بخش صاحب اگر کبھی بارش کے موسم میں گوجرانوالہ بس سٹینڈ میں جائیں تو گھٹنے تک کیچڑ میں دھنس جائیں - وہاں پر نہ کوئی سایہ ہے نہ پینے کے لئے پانی کا انتظام ہے نہ Latrine کی سہولت ہے - اگرچہ پچھلے دوسال سے ہزارہا سواریاں اس بس سٹینڈ پر سے گذری ہیں اور ان کو یہ سب مصیبتیں جھیلنی پڑیں ہیں - مگر ان کی تکالیف کا کوئی مداوا نہیں کیا گیا - بلکہ بس کمپنیوں کے مالکان کو مجبور کیا جا رہا ہے کہ اسی گندی جگہ میں اپنا کاروبار کریں - میں عام طور پر لاری میں سفر کرتا ہوں - سیالکوٹ سے لاہور

آتے ہوئے گوجرانوالہ سے گذرنا پڑتا ہے اور میں نے گوجرانوالہ بس سٹینڈ ہر موسم میں دیکھا ہے یہ جگہ اس قدر گندی اور بد بودار ہے کہ عام حالات میں انسان اس سے گذرنا پسند نہ کریگا کیچڑ کا یہ حال ہے ۔ اگر مالک قادر بخش صاحب کبھی لاری پر سوار ہوں اور اس بس سٹینڈ پر لاری سے اتر پڑیں ۔ تو میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ان کا جوتا کیچڑ میں ہی رہ جائیگا اور جتنا چاہیں تلاش کریں کبھی نہیں ملے گا اور اگر مل جائے تو جو سزا وہ تجویز کریں مجھے قبول ہو گی اس سٹینڈ میں کسی کو سہولت میسر نہیں البتہ ہر قسم کی مصیبت موجود ہے ۔ وہاں اتنا مچھر ہوتا ہے کہ جب لاریاں آتی ہیں تو لاریوں کے مسافروں پر پرے باندھے حملہ آور ہوتا ہے ۔

ایک معزز ممبر ۔ لاریوں پر تو مچھر حملہ نہیں کرتے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ دو سال گذرنے کے بعد بھی اس بس سٹینڈ کی وہی حالت ہے جو پہلے دن تھی بلکہ ہر روز خراب ہو رہی ہے آپ خود وہاں جا کر دیکھیں ۔ لاہور بس سٹینڈ کے متعلق بہت کچھ کہا جا چکا ہے میں اسے دہرانا نہیں چاہتا ۔ غالباً اس آرڈیننس کے تحت میونسپل کمیٹی بس والوں سے کرایہ فراہم کرتی رہے گی ۔ مگر بس سٹینڈ کی بہتری کبھی نہیں ہوگی ۔ میاں محمد اکبر صاحب نے فرمایا ہے کہ امپروومنٹ ٹرسٹ اور بس کمپنیوں کے درمیان ایک معاہدہ ہوا ہے جس کے مطابق بس مالکان نے ۲ لاکھ ۵ ہزار روپیہ بطور پیشگی امپروومنٹ ٹرسٹ کو دیا تھا تا کہ Motor Vehicl Ac کے قواعد کے مطابق ''ڈی'' ٹائپ سٹینڈ وہاں بنائے جائیں ۔ اور تمام ضروری سہولتیں بہم پہنچائی جائیں مگر آج تک اس معاہدہ پر امپروومنٹ ٹرسٹ نے عمل نہیں کیا ۔ میرا خیال ہے کہ جب پچھلے دو سال سے امپروومنٹ ٹرسٹ کچھ نہیں کر سکا تو آئندہ ۱۰ سال تک بھی کچھ نہیں کر سکے گا ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اس آرڈیننس کی شدت سے مخالفت کرتا ہوں ۔

Mr. Deputy Speaker: Yes, Mian Latif.

میاں عبداللطیف (شیخوپورہ ۔۱) جناب والا ۔ وہ کونسی وجوہات ہیں کہ گورنر صاحب emegency کے دوران میں جب ہاؤس سیشن میں نہ ہو تو خاص اختیارات استعمال کر کے آرڈیننس بنا سکتے ہیں ۔ وزیر قانون یہ نہیں بتا سکے کہ کونسی emergent حالت تھی کہ مجبوری محسوس کی گئی اور ۶ تاریخ کو آرڈیننس جاری کیا گیا اور وہ بھی اس وقت جب معزز ممبران سیشن کے لئے موجود ہو گئے تھے ۔ رولنگ پارٹی کے ایک معزز رکن اور کراچی کے ایک قابل وکیل نے بڑی جستجو کے بعد وجہ تلاش کر لی ہے اور اس ہاؤس کو اس سے سرفراز فرمایا ہے ۔ اور بتایا ہے کہ آرڈیننس کے جاری کرنے کی اصل وجہ کیا ہے ۔ ہمنے ان کا thesis سنا وہ بڑا دلچسپ ہے انہوں نے فرمایا کہ یہ ہاؤس دیانتداری سے کام نہیں کرتا ۔ یہ رولنگ پارٹی دیانتداری سے کام نہیں کرتی ۔

Mr. Deputy Speaker: The Member cannot refer to these thing in the House.

میاں عبداللطیف ۔ جو دلیل اس پارٹی کی طرف سے انہوں نے بتائی ہے یہ ہے کہ آرڈیننس جاری کرنے کے لئے relevant چیز اور اصل وجہ یہ ہے کہ چونکہ رولنگ پارٹی ایک بل کے پاس کرنے میں زیادہ وقت صرف کرتی ہے اس لئے اس اسمبلی کے ڈر کے مارے کہ کوئی بل سیشن میں نہ آجائے، جلدی جلدی آرڈیننس جاری کرتی ہے تاکہ اس صوبہ پر نافذ کر دیا جائے ۔

عالی جاہ ۔ اس disclosure کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ گورنر صاحب کا یہ کوئی honest action نہیں ہے ۔ خاص حالات اور ضروریات کے تحت جلد سے جلد آرڈیننس جاری کرتے ہیں مبادا اسمبلی کا سیشن شروع ہو جائے ۔ گویا اسمبلی کو by-pass کر کے ساری کارروائی کی گئی ہے ۔

میں کچھ اور زیادہ عرض نہیں کرونگا ۔ اور اگرچہ یہ سارے صوبے سے متعلق ہے ۔ اس ہاؤس سے متعلق ہے ۔ لیکن زیادہ تر M اور Immediate Concern اس پر سراقتدار پارٹی

کا ہے - جسکے پاس ۱۲۲ یا ۱۲۳ کی اکثریت ہے - آپ یہ سمجھئے کہ یہ Direct insult اس پر سراقتدار پارٹی کی ہے - جسے گورنر صاحب ربڑ سٹیمپ کی طرح استعمال کرتے ہیں -

Mr. Deputy Speaker : Please do not refer to the Governor personally.

میاں عبداللطیف - جناب والا - میں ایک شبہ کی بات رفع کر دوں - انکی ذات کا جہانتک تعلق ہے . . . . .

Sardar Muhammad Ashraf (Parliamentary Secretary) : Sir, we have already discussed the principles of a similar Ordinance regarding Lahore.

Mr. Deputy Speaker: On this point he can say what was the expediency and what was the urgency.

میاں عبداللطیف : جناب اس پارٹی کو سوچنا چاہیئے - کہ یہ ربڑ سٹیمپ کی طرح استعمال ہونے کیلئے تیار ہے - اگر ان میں Self Respect ہو تو . . . . . .

This is the one man that we should revolt against his actions and do, What! to teach them a lesson and straightaway throw it out.

اسکے علاوہ جناب والا - جہانتک اس موشن کے Merits کا تعلق ہے - میں اسکے متعلق Briefly عرض کرونگا - کہ اگر آپ نے پبلک کی تکلیف رفع کرنے کے لئے پبلک کے اخراجات کم کرنے کے لئے یہ legislation نافذ کیا ہے - تو میں عرض کرتا ہوں - کہ آپ کی یہ غرض پوری نہیں ہوئی - بلکہ اس کے برعکس پبلک کے اخراجات اور انکی تکالیف میں اور بھی اضافہ ہوا ہے - مجھے گوجرانوالہ جانے کا اکثر اتفاق ہوتا ہے - شیخوپورہ والی گاڑی جب پہنچتی ہے - تو یا تو Municipal limits سے باہر ہمیں اتار دیا جاتا ہے - اور وہاں سے ٹانگہ لیکر ہم اپنی منزل مقصود تک پہنچ پاتے ہیں - اور اس طرح ہمیں ڈبل خرچ برداشت کرنا پڑتا ہے یا عالی جاہ ہمیں شہر سے گذار کر اڈے سے ڈیڑھ میل کے فاصلے پر لے جایا جاتا ہے - اور ہمیں وہاں کیچڑ میں پھینک دیا جاتا ہے ہم ڈیڑھ روپے میں ٹانگہ لیکر اپنی منزل مقصود پر پہنچتے ہیں - میں پوچھتا ہوں - آخر اسکی ضرورت کیا تھی - اسمیں پبلک کے کس سیکشن کا فائدہ ہوا ہے - جناب والا - یہ صاحبان جہاں جہاں اڈے قائم تھے وہاں ہر شخص نے اپنی وسعت کے مطابق اور سکیم کے تحت اور میونسپل ایکٹ اور وہیکل ایکٹ کے تابع سرٹیفکیٹ لیکر اور منظوری حاصل کرنے کے بغیر اڈے قائم کئے تھے - اور اس میں تمام قسم کی سہولتیں موجود تھیں - اب جناب والا - اگر آپ

وہاں جائیں - اور دیکھیں کہ کیا ہے - وہاں محض ایک
حوبی ہے کہ وہاں انکی دعا و برکت سے کوئی بھی amunity
اڈے میں نہیں ہے جہاں تک Conjection کا تعلق ہے تو
جہاں پر موٹروں کے اڈے ہوتے تھے اب انہوں نے ٹانگوں کے اڈے
قائم کر دئیے ہیں اور وہاں لائنین کی لائین ٹانگوں کے اڈوں
پر لگی ہوئی ہے محض تکلیف ہے اور محض تکلیف ہے
(قطع کلامیاں) مجھے نیازی صاحب کی بار بار مداخلت کرنے سے
یہ بات کہنی پڑتی ہے کہ . . . . (قطع کلامی) میں جناب والا - محسوس
کرتا ہوں کہ ۱۹۲۰ء اور ۲۰ء سے جو اڈے قائم تھے وہ
Es ablished firms نے اپنی اپنی good will سے قائم کئے ہوئے تھے
اور ۱۹۵۶-۵۷ میں Mushroom growth کی طرح سے اور ۱۹۵۸ میں نئے
نئے روٹ پرمٹ اور نئی گاڑیاں اور بس سروسیں جاری ہوئیں
تو انہوں نے یہ محسوس کیا کہ تیس چالیس سال سے روپیہ
صرف کرنے کے بعد اور تکالیف کے بعد اگر کسی نے اپنی
goodwill قائم کی ہو تو اسکو کسطرح سے Disturb کیا جائے
تو انہوں نے اپنا اثر و رسوخ استعمال کر کے انکی goodwill
کو destroy کرنے کیلئے یہ طریقہ نکالا کہ ان تمام کو
جو ۱۹۲۰ء سے تھے - وہ بھی اور جو ۱۹۵۸ میں آئے تھے - وہ
بھی ان تمام کو لائن میں ایک مارکیٹ میں لا
کر کھڑا کر دیا جسکا مطلب یہ ہے کہ اس پرانی good will کو نئے
Transporters کے حوالے کر دیا تو اس لئے میں یہ عرض کروں
گا کہ اس سے نہ پبلک کی بہبود ہوئی ہے - نہ اخراجات میں
کمی ہوئی ہے نہ انکی تکالیف رفع ہوئیں نہ انکو سہولت پہنچی
ہے اور آرڈیننس ہونے کی وجہ سے پارٹی سے درخواست کرتا ہوں
کہ اپنی عزت نفس بچانے کیلئے سچ کو سچ بتانے کیلئے
اسے throwout کریں -

Minister for Law: Sir, I move:—

That the question be now put.

امیر حبیب اللہ خان سعدی (لائلپور - ۷) : جناب صدر - یہ
ہنگامی قانون بالکل بھولے بھالے طریقے سے لایا جا رہا ہے
اور یہ اس آرڈیننسوں کی فوج میں سے ہے جو اس ایوان پر
اس اجلاس میں مسلط کئے گئے ہیں - مجھے یہ کہنے کی

اجازت دیجئے کہ اس حکومت کو ایک مہارت حاصل ہو گئی ہے کہ ہر غلط کام کو صحیح طریقے سے کیا جائے اور ہر صحیح کام کو غلط طریقے سے کیا جائے - میں نہیں سمجھتا کہ ۶ جون کو یہ آرڈیننس لانے کی آخر کیا وجہ تھی - آیا یہ ضروری ہے کہ مارشل لاء کے دور میں جو کام بھی ہوا ہو خواہ وہ کتنا ہی غلط ہو اور کتنے ہی غلط طریقے سے ہوا ہو اسے خواہ مخواہ قانون کی صورت دی جائے اور اس کی تصدیق کی جائے حالانکہ مجھ سے پہلے جو مقررین گوجرانوالہ کی تکالیف کے متعلق اور پبلک کی مشکلات بڑھ جانے کے متعلق جو گذارشات کر چکے ہیں اگر وہ سامنے رکھی جائیں تو ان کے پاس یہ آرڈیننس لانے کی کوئی وجہ جواز نہ تھی - مجھے یہ افسوس ہے کہ اس آرڈیننس لانے سے پہلے مسافروں کے لئے اڈے میں انکے لئے ضروری سہولتوں کا کوئی انتظام نہیں کیا گیا ہے اور جیسا کہ بیشتر مقررین لاہور کے آرڈیننس کے متعلق بھی کہہ چکے ہیں - گوجرانوالہ میں بھی وہی تکلیف ہے اس کی سب سے بڑی زد متوسط طبقے اور نچلے طبقہ پر پڑتی ہے جو کہ عموماً بسوں میں سفر کرتے ہیں اگر آپ اس امر کا تجزیہ کریں تو حکومت کی یہ پالیسی واضح ہو جاتی ہے کہ غریبوں پر اور متوسط طبقے پر اور زیادہ بوجھ ڈالا جائے گویا امیروں کو اور زیادہ امیر بنانے اور غریبوں کو زیادہ غریب بنانے کیلئے حکومت ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت عمل کر رہی ہے - جناب والا - ان کی دفعہ نمبر ۱ کی شق نمبر ۲ میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ یہ یکم جون ۱۹۶۱ء سے لاگو ہو گا -

Clause 1 (2) says —

"It shall come into force at once and shall be deemed to have taken effect on and from the 1st June, 1961."

Sardar Muhammad Ashraf : Sir, the time you had given to the Member, is finished.

امیر حبیب اللہ خان سعدی - تو اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ قانون سازی کی کوتاہ نظری کا کیا عالم ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ہنگامی قانون امتیازات پیدا کرتا ہے - لاہور کے آرڈیننس میں جو اختیارات کمشنر کو دیئے گئے ہیں - وہاں

گوجرانوالہ کے آرڈیننس میں یہ اختیارات ڈسٹرکٹ میجسٹریٹ کو دیئے گئے ہیں کہ وہ بعض ٹرانسپورٹ سروسز کو اس سے مستثنےٰ بھی کر سکتا ہے حالانکہ چاہیے تو یہ تھا کہ حکومت اپنی سروس کو ایک مساوی درجے پر سمجھتے ہوئے اس میں ایک غیر مساوی مقابلہ تو پیدا نہ کیا جاتا دفعہ نمبر ۷ میں ہے —

"Any stage carriage or goods carrier found plying or at halt in contravention of the directions issued by the District Magistrate, Gujranwala, in pursuance of this Ordinance, shall be impounded by an officer authorised by the District Magistrate in this behalf."

اس کے متعلق بھی یہ وضاحت کی جاچکی ہے کہ اس سے پبلک کی دقتیں اور بڑھ جائیں گی۔ آپ قانون تو لاتے ہیں پبلک کی سہولت کیلئے اور بظاہر سڑکوں کو صاف کرنے کیلئے لیکن اس سے جو دقتیں بڑھتی ہیں اسکو دور کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ اس سے رشوت کا ایک نیا دروازہ کھل رہا ہے۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر - آپ اپنی تقریر ختم کریں -

امیر حبیب اللہ خان سعدی- بس جناب والا ! میں wind up کر رہا ہوں۔ جب آپ تعزیری اصلاح کر رہے ہیں تو اس ہنگامی قانون میں عدالتوں کی اپیل اور دادرسی کی شق شامل ہونی چاہیے اور یہ ڈنڈے کے زور سے حکومت کر رہے ہیں - یہ ہنگامی قانون بھی اسی کا ایک نمونہ ہے۔

Mr. Deputy Speaker : Since there are no more Speakers, the Minister for Works may kindly speak and thereafter the question shall be put.

وزیر مواصلات (مسٹر در محمد استو) : جناب والا۔ آج کے اس آرڈیننس کے سلسلے میں میرے فاضل دوستوں نے جو کچھ بیان فرمایا ہے آپ کو یاد ہو گا کہ وہی چیزیں انہوں نے بیان کی ہیں جو لاہور کے آرڈیننس کے سلسلے میں تھیں اور اس سے آگے نہیں بڑھے - میں صرف ایک پوائنٹ کو لینا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں اپنے دوستوں سے عرض کروں گا کہ یہ اڈے مقامی شہریوں اور گوجرانوالہ میونسپلٹی کی رضامندی سے نکالے گئے ہیں - اپنے شہر میں میونسپلٹی کو اختیار ہوتا

ہے اور وہ ان اختیارات کو عمل میں لا سکتے ہیں ۔ انہیں نے ایک ریزولیوشن پاس کر کے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ان کو شہر سے نکالا جائے اور یہ Congestion کیوجہ سے ہوا ہے مقامی شہریوں اور گوجرانوالہ میونسپلٹی کی رضامندی سے ہوا ۔ ہے ۔ میرے خیال میں مقامی حالات کے تحت جو فیصلہ ہوا ہے اس سے ہمیں آگے نہیں بڑھنا چاہئے ۔

میاں محمد اکبر ۔ کیا یہ وزیر صاحب فرما سکتے ہیں کہ یہ رضامندی مارشل لاء کے دوران میں حاصل کی گئی تھی یا آجکل ؟

Mr. Deputy Speaker: The Member is making a speech. Will he please resume his seat.

میاں محمد اکبر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ محترم استو صاحب نے بالکل غلط بیانی سے کام لیا ہے ۔ لاہور کی میونسپل کارپوریشن نے اس کے خلاف ریزولیوشن پاس کیا ہے اور یہ اڈے لاہور میں مارشل لاء کے دوران ہی ہٹائے گئے تھے ۔

Mr. Deputy Speaker: This is no point of order.

وزیر مواصلات ۔ جناب والا ۔ میں لاہور میونسپلٹی کی بات نہیں مانتا ہوں ۔ جناب یہ آرڈیننس مارشل لاء کے بعد آیا ہے اور اس کا فیصلہ بھی مارشل لاء کے بعد ہوا ہے ۔

میاں محمد اکبر ۔ جناب استو صاحب غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں ۔

وزیر مواصلات ۔ جناب میں صحیح بیانی سے کام لے رہا ہوں ۔

Mr. Deputy Speaker: Are you going to carry on like this ?

This question is —

"That the Assembly do approve of the West Pakistan Bus Stand and Traffic Control (Gujranwala) Ordinance, 1963, promulgated by the Governor of West Pakistan on the 6th June, 1963."

(The motion was carried).

THE WEST PAKISTAN VEGETABLE MARKET (LAHORE). ORDINANCE 1963.

Minister of Law (Malik Qadir Bakhsh) : Sir, I move —

"That the Assembly do approve of the West Pakistan Vegetable Market (Lahore) Ordinance 1963, promulgated by the Governor of West Pakistan on the 6th June, 1963."

Mr. Deputy Speaker : Motion moved is —

"That the Assembly do approve of the West Pakistan vegetable Market (Lahore) Ordinance, 1963, promulgated by the Governor of West Pakistan on the 6th June, 1963."

VOICES: Opposed.

POINT OF ORDER

Re-invalidity of the Ordinance on account of its conflict with Article 6 of the Constitution.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ۔ ۱)— پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میری یہ گذارش ہے کہ اس آرڈیننس کے ذریعے لاہور کے سبزی فروشوں کو مجبور کیا جا رہا ہے کہ وہ اپنا کاروبار خاص حدود میں اور خاص شرح پر کریں اور یہ آرڈیننس اس لحاظ سے پرنسپل آف لا میکنگ نمبر ۶ کے خلاف ہے ۔ اس کے بعض جزو اس طرح آئین میں درج ہیں :—

Freedom to Follow Vocation—No law should impose any restriction on the freedom of a citizen to engage in any profession, trade, business, occupation or employment, or otherwise to follow the vocation of his choice.

This principle may be departed from where it is necessary so to do—

(*a*) in the interest of the security of Pakistan—this does not apply.

(*b*) in the interest of decency or morality—this does not apply.

(*c*) for the purpose of regulating, in the public interest, any profession or trade by a licensing system;

میرے خیال میں کسی سبزی فروش کے لئے کسی خاص مہارت کی ضرورت نہیں ہے ۔

Therefore, this too does not apply.

(*d*) for the purpose of ensuring, in the public interest, that, where a profession or trade requires special qualifications or skill, only persons possessing those qualifications or that skill engage in the profession or trade;

(*e*) for the purpose of ensuring, in the public interest that a trade, business, industry or service may be carried on by or on behalf of the State or any organ of the State....

نہ حکومت یہ کاروبار کر رہی ہے اور نہ ہی یہ کاروبار صنعت کی تعریف میں آتا ہے ۔

(*f*) for the purpose of ensuring, in the public interest, the Development of Pakistan and of its resources and industries.

تو اس expression میں بھی یہ آرڈیننس نہیں آتا تو
جناب والا ۔ میں یہ گذارش کروں گا کہ اس آرڈیننس سے
لوگوں کو مجبور کیا جا رہا ہے کہ وہ ایک خاص علاقے
میں اپنا کاروبار کر سکتے ہیں اس علاقہ سے باہر نہیں کر
سکتے اس لحاظ سے یہ آرڈیننس پرنسپل آف لا میکنگ
کی خلاف ورزی کرتا ہے اس لئے اسے اس ایوان میں زیر بحث
نہیں آنا چاہئے ۔

Mr. Deputy Speaker: Any speeches on this point of order before I give my ruling.

Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon: (Hyderabad-1) Mr. Speaker, Sir, reliance has been placed on Article 6 of the Constitution. It reads:

> "No law should impose any restriction on the freedom of a citizen to engage in any profession, trade, business, occupation or employment, or otherwise to follow the vocation of this choice."

My submission is that we take the Ordinance as it is Form 'A' to 'Z'. The Leader of the Opposition and this Hon'ble House will be pleased to see that no restriction has been placed on any trade or profession or vocation as envisaged by Article 6. All that it envisages is that any particular profession or trade shall be carried on at a particular place irrespecitve of any other condition or restriction on vocation contained in (*a*); (*b*), (*c*), (*d*), (*e*), and (*f*).

As suming for the sake of argument as has been pointed out by the Leader of the Opposition that even of this restricts what Article 6 of the Constitution of permits, this Ordinance will be amply covered by sub-clause 2(*c*) of Article 6 of the Constitution which says:

This Principle may be departed from where it is necessary so to do—

> (*c*) for the purpose of regulating, in the public interest, any profession or trade by a licensing system;

Here what this ordinance really restricts is that a particular profession shall be carried on in the Vegetable Market and on payment of a prescribed fee, which is a sort of licencing system, and, as the Preamble of the ordinance reads, it is entirely in the public interest. To determine the public interest is entirely a subjective consideration and that subjective consideration can only be at the hands of the Governor, who issues the ordinance. Therefore, on the argument raised by my learned friend and reading Article 6 and the various clauses, my respectful submission is that the proposed legislation, that is to say the approval of this ordinance, does not conflict with or violate Article 6 of the Constitution.

Mr. Deputy Speaker: Will Khawaja Sahib say anything about the licencing system, or any of the provisions of this ordinance?

Khawaja Muhammad Safdar: Sir, the restiriction is laid down in clause 6 of the Ordinance. It says—

> "No person shall carry on the business of vegetable dealer or commission agent dealing the whole sale vegetable trade within the municipal limits of the Lahore Corporation, except at the vegetable market established under this Ordinance."

Sir, you have referred to Article 6 Sub-Article 2 (*c*) of the Constitution, which says—

> "for the purpose of regulating, in the public interest, any profession or trade by a licensing system."

This licensing system disqualifies the whole clause. There is no licensing system proposed under this ordinance. Therefore, clause (c), Sub-Article 2 of Article 6 does not apply. There is no licensing system proposed in this ordinance.

Mr. Deputy Speaker : Article 6(1) says—

"No law should impose any restriction on the freedom of a citizen to engage in any profession, trade, business, occupation or employment or otherwise to follow the vocation of his choice."

Not the place of profession. How do you say that?

Khawaja Muhammad Safdar : This is a restriction on the freedom of the citizen to engage in a profession. Sir, if I want to start a vegetable shop in Mozang, I am prohibited under clause 6 of this ordinance not to open my shop in Mozang, and I am forced to open my shop in another place, which is fixed by the Corporation. Therefore, this is a restriction on my engaging in a profession. Such restrictions are barred by Article 6 of the Constitution. It is quite evident.

Mr. Deputy Speaker : To follow the vocation of his choice.

Khawaja Muhammad Safdar: My choice is that I open a vegetable shop in Mozang but this ordinance prohibits me.

Mr. Deputy Speaker : It is the place of the vocation and not the choice of the vocation.

Khawaja Muhammad Safdar : There is a restriction whether it is as regards the place or as regards the type of business.

Mr. Deputy Speaker : A person may be asked to wind up his business and change his vocation. That is a restriction. But if he is asked to go from one place to another in the interest of the community, then it is not a restriction on his vocation. Under the circumstances, I rule this point of order out of order.

Khawaja Muhammad Safdar : Alright, Sir.

Mr. Deputy Speaker : Yes, Mr. Hamza.

مسٹر حمزہ (لائلپور - ۶) — جناب سپیکر - ایک کہاوت ہے کہ دودھ کا جلا چھاچھ پھونک پھونک کر پیتا ہے - حقیقت یہ ہے کہ ہماری موجودہ گورنمنٹ کی نااہلیوں کی وجہ سے ہماری پبلک انتہائی حراسان ہے - کہ گورنمنٹ کی طرف سے جو سکیم بھی آج تک پیش کی جاتی رہی ہے - جب اس پر عمل درآمد ہوا تو یہ دیکھا گیا کہ اس سے پبلک بہت سی پریشانیوں و مشکلات اور خصوصاً مالی مشکلات میں مبتلا ہو گئی - اسی ایوان کے سامنے ایک دو دن گذرے کہ موٹر لاریوں اور بسوں کے اڈے اندرون شہر سے اٹھا کر بادامی باغ منتقل کئے جانے کے بارہ میں ایک آرڈیننس پیش ہوا - اپوزیشن کی طرف سے اس کے متعلق جو حقائق پیش کئے گئے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ گورنمنٹ جب کوئی سکیم بناتی ہے قطعی طور پر اس چیز کو سامنے نہیں رکھتی کہ اس پر عمل درآمد کرنے سے کیا کیا مشکلات پیش آئیں گی اور پبلک کو کن کن مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑے گا - جہاں

تک اس آرڈیننس کا تعلق ہے اس سے پہلے بھی اس ایوان میں کئی بار اعتراض کیا جاتا رہا ہے کہ جب کبھی کوئی قانون پیش کیا جاتا ہے تو اس کی غرض و غایت تک نہیں بتائی جاتی زیر عمل سکیم کے متعلق حقائق بھی نہیں بتائے جاتے۔ جس سے اس کا جائزہ لیا جا سکے۔ جہاں تک ویسٹ پاکستان وجیٹیبل مارکیٹ (لاہور) آرڈیننس ۱۹۶۳ کا تعلق ہے میں نے لاہور کے جملہ ممبران اسمبلی سے دریافت کیا کہ گورنمنٹ کی کیا سکیم ہے جس پر آرڈیننس کے ذریعہ نافذ کیا جا رہا ہے۔

لاہور میں رہنے والے جن کا واسطہ عام لوگوں سے پڑتا ہے۔ وہ نہیں بتا سکے کہ یہ کیا سکیم ہے۔ جب سکیم کی بابت پتہ بھی نہیں تو اس کے فوائد یا نقائص کا کیسے پتہ چل سکتا ہے ۔ . . . . . (قطع کلامی)

Mr. Deputy Speaker: Will you please be relevant?

Mr. Hamza: I am more than relevant.

Mr. Deputy Speaker : Specific about the ordinance.

Mr. Hamza: I am quite specific about the ordinance that has been promulgated by the Governor.

جناب سپیکر۔ مجھے سب سے بڑا اعتراض یہ ہے۔ کہ اسکی غرض و غایت اور اس آرڈیننس کے ذریعہ جس سکیم پر امپروومنٹ ٹرسٹ نے عمل درآمد کرنا ہے۔ ہمارے سامنے وہ سکیم قطعاً نہیں رکھی گئی سکیم کا جائزہ لئے بغیر گورنمنٹ کو اختیار دینا بہت خطرناک ہے۔ کیونکہ گورنمنٹ کی اکثر سکیمیں پبلک کو فائدہ پہنچانے کی بجائے ان کے لئے مزید مشکلات کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہیں۔ جناب سپیکر۔ آپکو علم ہے کہ لاہور شہر کی موجودہ سبزی منڈی شہر کے عین وسط میں واقعہ ہے۔ اس حقیقت سے کوئی شخص انکار نہیں کریگا کہ اسکا موجودہ محل وقوع غیر موزوں ہے۔ لیکن جب اس منڈی کو کسی دیگر جگہ منتقل کرنے کا مسئلہ زیر غور آئے تو اس چیز کو مدنظر رکھنا چاہیئے کہ لاہور میں سبزی گردونواح سے عام طور پر گڈوں پر منڈی میں لائی جاتی ہے۔ اگر ہماری گورنمنٹ یا امپروومنٹ ٹرسٹ اس منڈی کو شہر کے کسی دوسرے حصے میں منتقل کردے تو اسکا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ لاہور شہر جو اسوقت ۱۰۰ مربعہ میل میں پھیلا ہوا

ہے تو وہ لوگ جو شہر کے دوسرے سرے پر رہتے ہونگے یعنی منڈی اگر شمالی حصہ میں ہو تو جنوبی حصہ میں رہنے والے لوگوں کو ——(شورو قطع کلامیاں) انتہائی مشکلات کا سامنا ہوگا ۔ اس لئے میرے خیال میں لاہور کی وسعت اور اسکی آبادی کو مدنظر رکھتے ہوئے جہاں تقریباً تمام سبزیاں گردونواح سے گڈوں پر لائی جاتی ہیں ۔ ہماری گورنمنٹ کے لئے ضروری تھا کہ ان تمام مسائل کو مدنظر رکھتی اور شہر کے مختلف حصوں میں ایک سے زیادہ سبزی منڈیاں تعمیر کرتی تاکہ صارفین اور کاشتکاروں کو بلا وجہ پریشان نہ ہونا پڑتا ۔ جہاں تک اس آرڈیننس کی پرویژن کا تعلق ہے ۔آپ دیکھیں گے کہ انتظامیہ کو وسیع تر اختیارات دینے کی پالیسی کو اپنایا گیا ہے ۔ اسکے حق میں یہ جواز پیش کیا جاتا ہے ۔ کہ انتظامیہ مشینری کو چلانے کے لئے ایڈمینسٹریشن کو Discretionary powers دینی پڑتی ہیں لیکن آپکو یہ احساس نہیں ہے کہ انتظامیہ جسے اتنے وسیع اختیارات دیئے جا رہے ہیں انکو جائز طریقہ سے استعمال نہیں کرتی ۔ ہمارے شکوک اور شبہات ایڈمنسٹریشن کو اختیارات کے دینے کے . . . . (قطع کلامی)

(اس مرحلہ پر مسٹر ایکٹنگ سپیکر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

Minister of Law: Point of Order Sir. This Ordinance relates to wholesale and not to retail. My friend is going to retail dealers.

مسٹر حمزہ — جناب سپیکر ۔ میں نے ریٹیل یا ہول سیل کا ذکر نہیں کیا ۔ میں نے تو محض یہ عرض کیا ہے کہ سبزیاں کاشتکار عام طور پر گڈوں پر لاتے ہیں . . . . (قطع کلامی) آپ اتنے بوڑھے ہوگئے ہیں کہ آپ بچے بن گئے ہیں ۔ آپ بچپن کی سٹیج پر آگئے ہیں ۔ جناب سپیکر ۔ ہمیشہ درمیان میں کوئی نہ کوئی بات کھڑی کر دی جاتی ہے (قطع کلامیاں) میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ہم انتظامیہ کو وسیع اختیارات دے رہے ہیں لیکن جہاں تک کنٹرول اور سپرویژن کا تعلق ہے آپ کو اس بات کا علم ہے ۔ کہ ہماری گورنمنٹ پارٹی کے لیڈر شیخ مسعود صادق صاحب ہیں یہ ان کی ذمہ داری ہے ۔ کہ وہ اس چیز کو دیکھیں کہ آیا انتظامیہ

اختیارات کا جائز استعمال کر رہی ہے یا نہیں - جناب والا - آپ اس بات سے اندازہ لگائیے کہ ایک طرف انتہائی وسیع اختیارات انتظامیہ کو دیتے ہیں اور ان وسیع اختیارات کے بارے میں ہماری پبلک اور پبلک کے نمائندوں کو تلخ تجربہ ہے وہ یہ کہ وسیع اختیارات ناجائز طور پر استعمال ہوتے ہیں لیکن گورنمنٹ کا ان پر کوئی موثر کنٹرول نہیں ہے -

Sardar Muhammad Ashraf Khan : Sir, I move —

That the question be now put.

مسٹر حمزہ - گورنمنٹ کا کام پالیسی مرتب کر کے اس کو انتظامیہ کی مدد سے عملی جامہ پہنانا ہے - ایک اچھی گورنمنٹ ہی اختیارات کے ناجائز استعمال کو روک سکتی ہے - جناب سپیکر - آپ اس معاملہ میں میری تائید کریں گے کہ وہ گورنمنٹ پارٹی جس کے لیڈر شیخ مسعود صادق صاحب جیسی قابلیت کے مالک انسان ہیں اس سے قطعاً یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ . . . . . .

وزیر خزانہ — دیکھئے جناب یہ پھر پرسنل ہو رہے ہیں میرا نام لیکر انہوں نے کہا ہے - میرا اس میں کیا تعلق ہے - لاء منسٹر اور ہیں - فوڈ اور مارشل لاء کے منسٹر اور ہیں - میرا نام پتہ نہیں ہے بار بار حمزہ صاحب اس جوش و خروش سے میرا نام کیوں لے رہے ہیں - مجھے معلوم نہیں ان کا اشارہ کیا ہے اور ان کا مطلب کیا ہے -

مسٹر حمزہ — جناب سپیکر - عرض یہ ہے - کہ یہ ایوان پبلک کا نمائندہ ہے اور شیخ مسعود صادق صاحب گورنمنٹ پارٹی کے لیڈر ہیں - حقیقت یہ ہے بحیثیت گورنمنٹ پارٹی لیڈر ان کا یہ فرض ہے کہ دیکھیں کہ ہمارے ملک کے ہر حصہ کی ایڈمنسٹریشن ملک کے مفاد کے مطابق یا قوانین کے مطابق چل رہی ہے یا نہیں - پالیسی مرتب کر کے اسپر صحیح معنوں میں عمل درآمد کروانا ان کا فرض اولین ہے - انہوں نے دیکھنا ہے کہ آیا ان کی بنائی ہوئی پالیسی کے مطابق ایڈمنسٹریشن کام کرتی ہے یا نہیں -

مسٹر ایکٹنگ سپیکر — حمزہ صاحب آرڈیننس کا بھی ذکر کریں -

مسٹر حمزہ - جناب والا - میں آرڈیننس کا clause by clause ذکر کر رہا ہوں - میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ جب وسیع اختیارات ایک طرف ہیں اور ان کا ناجائز استعمال ایک طرف . . . . .

Mr. Acting Speaker : How much time will the Member take?

Mr. Hamza : When I complete my speech because I am going to deal with each and every action of this Ordinance.

Mr. Acting Speaker: Then the Member may take his seat for two minutes and let me make an announcement.

Writ-petition by Mr. Abdul Baqi Baluch, questioning Government's decision to transfer three thousand square miles of Pakistan territory in district of Chaghi Mekran and affecting ten thousand people has been admitted today for hearing by Division Bench of High Court at Lahore. High Court has ordered that any transfer of territory will inevitably be subject to decision of writ. High Court has permitted Mr. Baluch to approach Government to request that the transfer of territory to take place today be with held till final disposal of writ-petition.

Now, the Member may continue his speech.

Minister of Railways: This has nothing to do with the House.

Mr. Acting Speaker: There was an adjournment motion on this point which he withdraw in view of the fact that he has filed a writpetition in the High Court. Therefore, it is connected with that.

Minister of Railways : It is your discretion.

Mr. Acting Speaker: I have only announced it for the information of the the House.

وزیر خزانہ — جناب والا - میں propose کرتا ہوں کہ ہاؤس ایک بجے کی بجائے دو بجے تک چلے -

Mr. Acting Speaker: Is the House agreeable to this proposal?

Khawaja Muhammad Safdar: Opposed.

جناب والا ! دو بجے بہت دیر ہو جائے گی صرف آدھ گھنٹہ بڑھا لیا جائے -

Mr. Acting Speaker: I think half an hour is nothing. Let it be up to 2 p. m.

Minister of Finance : 1.45 p. m.

Mr. Acting Speaker: Let it be up to 2 p. m. So, the time is extended upto to 2 p. m. Mr. Hamza may now continue his spee ch.

مسٹر حمزہ — جناب سپیکر - میں عرض کر رہا تھا کہ ایک طرف وسیع اختیارات دیئے جا رہے ہیں اور دوسری طرف وسیع اختیارات کا ناجائز استعمال جاری ہے - جہاں تک ہماری گورنمنٹ پارٹی کی ہیئت ترکیبی کا تعلق ہے - ان لوگوں

سے ہمیں قطعاً توقع نہیں کہ ان لوگوں کو جن کے ہاتھ میں نظام حکومت ہے کی بدعنوانیوں کو روک سکیں ۔

جناب والا ۔ اب اس آرڈیننس کی کلاز کیطرف آتا ہوں آپ اس سے اندازہ لگائیں کہ ایڈمنسٹریشن کو کتنے وسیع اختیارات دے رہے ہیں ۔ سیکشن ۳ سب سیکشن (A) میں جناب گورنر صاحب اس آرڈیننس میں فرماتے ہیں ۔

(a) the Commissioner, Lahore, shall forthwith take possession of the land, summarily ejecting, if necessary, any person in occupation of any part thereof"

جناب سپیکر ۔ میرے پاس اس قسم کی بیسیوں مثالیں ہیں ۔ کہ اس قسم کے وسیع اختیارات کو ہماری انتظامیہ سیاسی مخالفین سے انتقام لینے کے لئے استعمال کرتی رہی ہے ۔بہت سے غریب لوگ جن کے پاس وسیع وسائل نہیں ہوتے ۔ جن کی کوئی سفارش نہیں ہوتی ان کی زمینیں اکثر جگہوں پر گورنمنٹ نے acquire کر لیں لیکن جہاں کہیں بارسوخ چلتا پرزہ ہوشیار قسم کے آدمی کا کیس آیا ۔ جو ان کے ساتھ گہرا تعلق رکھنے والا اور ان کے کہنے کے مطابق عمل کرنے والا ہوتا ہے ۔ ایسے آدمی کی زمین حاصل نہیں کی جاتی ۔ اس سے آگے چل کر درج ہے ۔

"(b) the compensation for the land; crops, if any, standing thereon shall be assessed by the Collector, Lahore, on the principles laid down in the Land Acquisition Act, 1894, and the assessment, subject to confirmation by the Commissioner, Lahore, shall be final;

(c) the compensation awarded shall be paid by the Lahore Improvement Trust;

(d) the said land shall be transferred to, and put in the possession of, the Lahore Improvement Trust and thereupon shall be deemed to have been duly acquired by the Lahore Improvement Trust free from all encumberances."

جناب سپیکر ۔ اس سے اندازہ لگائیے کہ ہم کتنے وسیع اختیارات دے رہے ہیں کہ اگر انتظامیہ ایک شخص کی زمین لے لیتی ہے اور اس کا معاوضہ تشخیص کر دیتی ہے اس کے اس فیصلہ کو کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکتا اور یہ فیصلہ فائنل ہو گا ۔ اس سے آگے چل کر سیکشن ۴ میں فرماتے ہیں ۔

"The Chairman, Lahore Improvement Trust shall—

(a) forthwith lay out the vegetable market on the land"

اگر وہ سبز منڈی (Vegetable Market) بنانا چاہتے ہیں ان کا یہ فرض تھا کہ منڈی کی سکیم—نقشہ و دیگر کوائف ۔ اس کی غرض و غایت ہمارے

سامنے پیش کرتے کم از کم ایوان کو بھی پتہ چلتا کہ اسکے حسن و قبح کیا ہیں اس کی کیا خوبیاں یا خامیاں ہیں تا کہ ہم اس کے بارے میں اپنی رائے دے سکتے ۔ ہمیں قطعی طور پر اندھیرے میں رکھا گیا ہے ، جب گورنمنٹ ہمیں دیدہ و دانستہ اندھیرے میں رکھتی ہے ، اس کی نیت صحیح نہیں ہو سکتی ۔ موجودہ گورنمنٹ کا ماضی بھی ایسا ہے کہ ہم اس کی ہر کارروائی کو شک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں لہذا ہم ان جیسے لوگوں کو ان کی سابقہ اور موجودہ کارروائیوں کے پیش نظر ''یہ اپنی عادت سے مجبور ہیں'' ان کو اس قسم کے وسیع اختیارات دینا غریبوں کے گلے پر چھری چلانے کے مترادف سمجھتا ہوں ، پارٹ ''بی'' میں یہ دیا گیا ہے ۔

"(b) allot sites to vegetable dealers and commission agents dealing in whole-sale vegetable trade;"

جہاں تک ڈیلرز یا کمیشن ایجنٹس کا تعلق ہے گورنمنٹ نے یہ زحمت گوارہ نہیں کی کہ واضح الفاظ میں یہ بتلائیں کہ ویجیٹیبل ڈیلر یا کمیشن ایجنٹ کی کیا تعریف ہے ۔ جناب سپیکر ۔ موجودہ حالت میں جس شخص کو نشانہ بنانا چاہیں مثلاً ایک شخص جس کا بہت چھوٹا سا کاروبار ہو اس کو ڈیلر قرار دیکر یہ افسران مجاز مجبور کر سکیں گے کہ وہ شہر میں اپنا کاروبار چھوڑ کر شہر سے باہر چلا جائے یعنی وہ شہر بدر ہو جائے ، شہر بدر کرنے کا جہاں تک تعلق ہے آپ کو معلوم ہے کہ بہت سے ایسے لوگوں کو شہر بدر کیا جاتا رہا ہے ، جو گورنمنٹ کی ناجائز کارروائیوں پر نکتہ چینی کرتے ہیں اور بہت سے ایسے لوگوں کو انہوں نے سینہ سے لگا کر رکھا جن کی کارروائیاں ملک کے مفاد کے منافی تھیں ، لہذا ہم ڈیلرز یا کمیشن ایجنٹس کے اتنے وسیع اختیارات دینے کے حق میں نہیں ہیں ، اس سے بڑھ کر سیکشن (ہ) میں عجیب قسم کے اختیارات دئے گئے ہیں ملاحظہ فرمائیے ۔

"Any person who has been allotted a site in the vegetable market shall, when required by the Commissioner, Lahore occupy the said site and carry on the vegetable business there."

Minister of Health : Sir, is there any time limit for his speech, because all he has said so far is irrelevant.

Mr. Acting Speaker : I will give him 5 minutes more.

مسٹر حمزہ — سیکشن (ہ) میں نے ابھی آپ کے سامنے پڑھا ہے اب آپ اندازہ لگائیے کہ قانون سازی کا کس قدر مذاق اڑایا جارہا ہے ۔

آپ گھوڑے کو پانی کے پاس تو لے جاسکتے ہیں ، لیکن اس کو پانی پینے پر مجبور نہیں کر سکتے ، گھوڑا تو ایک جانور ہے لیکن انہوں نے انسانوں کو جانوروں سے بھی نچلا درجہ دیا ہے ۔ کسی شہری کو جناب کمشنر صاحب مجبور کر سکتے ہیں کہ وہ سبزی منڈی میں دی گئی جگہ پر قبضہ کر کے اپنا کاروبار وہاں پر کرلے اور یہاں لفظ "shall" استعمال کیا گیا ہے ، یہ قانون بناتے وقت انہوں نے قانون کے بنیادی اصولوں کی نفی کی ہے اور اس مملکت اسلامیہ کے شہری کو جو اپنے منشاء کے مطابق جائز کاروبار کرنے کا حق حاصل ہے کو انہوں نے انتہائی محدود کر دیا ہے جہاں تک اس کے basic principles کا تعلق ہے یہ قانون کسی لحاظ سے بھی ''ایف سی آر'' سے کم نہیں ہے ۔ یعنی ''ایف سی آر'' ویجیٹبل کمشن ایجنٹس اور ڈیلرز پر لاہور کارپوریشن کے حدود میں لگایا گیا ہے ، انتظامیہ کو دئے گئے اختیارات کسی طرح بھی ''ایف سی آر'' یا آپ اسے ''کریمنل لاء ایمنڈمنٹ ایکٹ'' کہہ سکتے ہیں سے کم نہیں ہیں ، جنہوں نے لگانا ہے وہ بھی آزمائے ہوئے ہیں اور جنہوں نے کنٹرول یا سپرویژن کرنا ہے وہ تو بیچارے موجود ہی نہیں ہیں بلکہ انہیں خواہ مخواہ ہمارے سامنے ایک بت کی صورت میں پیش کر دیا گیا ہے ۔ ان سے ہمیں قطعی توقع نہیں ہے کہ ان اختیارات کے ناجائز استعمال کو کسی وقت بھی روک سکیں ۔ بلکہ اس کے برعکس وہ انتظامیہ کو اختیارات کے ناجائز استعمال پر اکسائے ہیں ۔ خصوصاً ان لوگوں کے خلاف جو ان کی ہاں میں ہاں نہیں ملاتے ۔

Sardar Muhammad Ashraf Khan (Parliamentaay Secretary): Sir I move:—

That the question be now put.

(*At this stage Rao Khurshid Ali Khan stood up to speak*).

Mr. Acting Speaker : Rao Sahib, I will not allow you to repeat the arguments advanced by Mr. Hamza.

وزیر ریلوے (مسٹر عبدالوحید خان) — سبزیوں پر تو وہ بول چکے آپ گرائپ واٹر پر بولیں ۔ (قہقہہ)

راؤ خورشید علی خاں (منٹگمری ۔ ۳) — جناب والا ۔ اس آرڈیننس کے ذریعہ بھی ایک سبزی مارکیٹ بنانے کی تجویز ہو رہی ہے ۔ جناب والا ۔ شروع شروع میں مارشل لاء کے ذریعہ سے یہ انتظام

کیا گیا تھا اور میرا اس پر اعتراض یہ ہے کہ اس کے متعلق متعلقہ لوگوں نے ہائی کورٹ سے رجوع کیا کہ شہری حقوق پر اس کی زد پڑتی ہے ۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں اپنے دوستوں سے کہ جب ایک معاملہ اس کے صحیح ہونے یا غلط ہونے اور یہ کہ اس سے شہری حقوق پر زد پڑتی ہے یا نہیں ہائی کورٹ کے زیرسماعت آ جائے تو کم از کم ہمیں اتنا احترام ضرور کرنا چاہئے ۔ اخلاقی طور پر کہ اگر قانونی طور پر اس house کے راستہ میں کوئی روکاوٹ نہ بھی ہو تو بھی ہائی کورٹ کے احترام کا تقاضہ یہ ہے کہ اخلاقی طور پر اس معاملے میں جو ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے ہم قانون سازی سے اعتراز کریں ۔ ایک اعتراض یہ ہے ۔ اس کے بعد یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں صرف ''پاسنگ ریفرنس'' دوں گا حالانکہ معاملہ بڑا سنگین ہے ، اس لئے ''پاسنگ ریفرنس'' کرنا چاہتا ہوں یہ بھی ۶ جون کو نافذ کیا گیا ہے ، بلکہ کس قدر شرمناک ہے یہ ہمارے جمہوری حقوق پر ڈاکہ ڈالنے کے مترادف ہے ۔ ایک دن بعد اس معزز ایوان کا اجلاس شروع ہونے والا ہے اور جو لوگ جمہوری راگ الاپتے ہیں اور جو چیز ہاؤس کے سامنے کل پیش ہو سکتی ہے کہ ان کو ان کے جائز حقوق سے کیوں محروم کیا جائے اور بالکل رولز آف لا کی نفی کرتے ہوئے ایک آرڈیننس کے ذریعہ اس کو پاس کر دیا گیا اور آرڈیننس بھی وہ جیسا کہ میں نے کہا ہے جو عوام کے شہری حقوق میں مداخلت کرتا ہے ، اگر ایک معمولی قسم کا ہو ایک بے ضرر آرڈیننس ہو اور شہری حقوق کا معاملہ نہ ہو اس کے علاوہ جناب والا ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ دراصل گورنمنٹوں کا کام یہ ہونا چاہئے کہ وہ عوام کے روزگار کے مسائل میں زیادہ سے زیادہ سہولتیں پیدا کریں ، لیکن یہ ہمارے دوست سہولتیں پیدا کرنے کے بجائے جو لوگ اپنے وسائل و ذرائع کو کام میں لاکر روزگار کا بندوبست کرتے ہیں ان کے راستے میں زیادہ سے زیادہ مشکلات کے مواقع پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں ۔

جناب والا ۔ یہاں کے عوام ہر روز اس بات پر بڑی چیخ و پکار کرتے ہیں کہ ضروریات زندگی زیادہ سے زیادہ مہنگی ہوتی جا رہی ہیں ، سبزی جو ضروریات زندگی سے ہے اس کی قیمتیں روز بہ روز بڑھتی جا رہی ہیں حکماء کا قول ہے سبزی

صحت کے لئے ضروری چیز ہے گورنمنٹ کو اسے زیادہ سے زیادہ سستا کرنے کے لئے آسانی سے دستیاب کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ سہولتیں پیدا کرنا چاہئے تھا ، اب اتنے بڑے شہر کی جہاں لاکھوں کی آبادی ہے ضروریات کو پورا کرنے کے لئے لاکھوں افراد کو مجبور کرنا اس بات پر کہ وہ سبزی کی ضروریات کے لئے صرف ایک مارکیٹ سے رجوع کریں یہ بڑی زیادتی ہے ۔ بہت بڑی مصیبت میں لوگوں کو مبتلا کیا جا رہا ہے اور جو لوگ ایک مارکیٹ کی طرف رجوع کریں گے وہ اخراجات سے بہت زیر بار ہوں گے اور اس سے ان کی جیب متاثر ہو گی اس لئے میں گذارش کرتا ہوں کہ ایک مارکیٹ باہر نہیں بلکہ شہر کے مختلف علاقوں میں پانچ سات دس مارکیٹیں بنانی چاہئیں تاکہ اگر گورنمنٹ کا کوئی مقصد ہے تو وہ بھی پورا ہو جائے اور عوام کے لئے بھی مشکلات پیدا نہ ہوں ۔

جناب والا ۔ مزید بات یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ عجیب ستم ظریفی ہے کہ جن چیزوں کے متعلق لوگ شور مچاتے ہیں اور چلاتے ہیں اس کی طرف تو حکومت کوئی توجہ نہیں دیتی اور نہ کوئی سہولتیں پیدا کرتی ہے اور ٹیکس بڑھائے جا رہے ہیں۔ معاملہ اور آبیانہ بڑھائے جا رہے ہیں ۔ جس سے زندگی اجیرن کی جا رہی ہے ۔ اور کوئی نہیں سنتا۔ مگر جن چیزوں کا عوام کبھی مطالبہ نہیں کرتے ان کو خواہ مخواہ Legislature میں گھسیڑا جا رہا ہے ۔ عوام کا یہ کوئی مطالبہ نہیں ہے اور انہوں نے کبھی نہیں کہا کہ شہر کے باہر ایک whole-sale market بنائی جائے۔

جناب والا۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے جن چیزوں کے متعلق عوام مطالبہ کرتے ہیں شور مچاتے ہیں اور اخبارات کے کالم کے کالم بھرے ہوتے ہیں اس طرف کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔ میں کچھ مثالیں دے کر اپنی اس بات کی وضاحت کروں گا۔ دراصل عوام کے مفادات کا کچھ خیال نہیں رکھا جاتا ۔ کیونکہ کچھ مقاصد ہوتے ہیں کہ لوگوں کو ناجائز طریقہ پر فائدہ پہنچایا جائے اور کچھ vested interests ہوتے ہیں جن کو پیدا کرنا ہوتا ہے اس لئے انہیں عوام کے مطالبہ کے بغیر ہی عملی جامہ پہنایا جاتا ہے مثلاً کوئی گھٹیا بنجر قسم کی زمین ہو جو کوڑیوں کے دام بھی نہ بک سکے۔ صاحب اقتدار کے پاس اس کے کوئی دوست یا عزیز پہنچتے ہیں اور

کہتے ہیں کہ ہم نے کچھ زمین الاٹ کرائی ہے لیکن اسے کوئی پوچھتا ہی نہیں اور ساری بیکار جا رہی ہے تو بر سر اقتدار افسر یہ کہتا ہے کہ یہ تو معمولی سی بات ہے ۔ سبزی مارکیٹ کے لئے تجویز کر دیتے ہیں اور حکومت acquire کر لیگی ۔ کوڑیوں کی زمین اشرفیوں میں خریدی جائے گی۔ اس قسم کے واقعات موجود ہیں کہ ایک ادارے کے لئے زمین کی ضرورت محسوس ہوئی اور جناب والا۔ دور افتادہ ردی اور بنجر قسم کی زمین جو نشیب میں واقع تھی .....

Mr. Acting Speaker: There is a closure motion. I may accept it at any time.

Rao Khurshid Ali Khan : I am not repeating.

جناب والا ۔ آپ کہیں گے تو میں بیٹھ جاؤں گا ۔

مسٹر ایکٹنگ سپیکر ۔ وقت کی شرط بھی تو ہے ۔

راؤ خورشید علی خان ۔ جناب والا۔ آخر میں میں یہ گذارش کروں گا کہ ایک ادارے کو ضرورت پڑی کہ زمین کا کوئی ٹکڑا حاصل کرے۔ اس کے لئے قرعہ فال چکلے کے پاس نکلا اور یہ وہ جگہ ہے جہاں ان کے لیل و نہار کی نشان دہی ہوتی ہے ۔ اس کا یہ اثر ہوا کہ اس ادارہ کے وہاں جانے سے اب سارا شہر وہاں منتقل ہو رہا ہے تو میں اپنے ان دوستوں سے عرض کرونگا کہ اگر اپنے کسی عزیز و اقربا کو فائدہ پہنچانا مقصود ہے تو وہ اسی پر اکتفا کریں اس مری ہوئی قوم کو رقص و سرود اور گانے بجانے کے اندر گھسیٹ کر آپ زیادہ نہ گھسیٹیں ۔ میں ان الفاظ کے ساتھ اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ (سیالکوٹ۔ ۱) جناب والا۔ میں صرف دو ایک باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

(قطع کلامیاں)

میرے دوست عبدالوحید خاں صاحب خواہ مخواہ گھبرا رہے ہیں، اصل بات یہ ہے کہ میں موضوع زیر بحث کا مطالعہ کر کے آتا ہوں اور وہ کورے ہی چلے آتے ہیں مجھ میں اور ان میں یہی فرق ہے ۔

وزیر ریلوے ۔ (مسٹر عبدالوحید خاں) ۔ آپ کے followers تو تقریروں میں رقص و سرود کا ذکر لے آتے ہیں۔

خواجہ محمد صفدر۔ جناب والا۔ میں کوئی لمبی چوڑی تقریر نہیں کروں گا۔ میں محترم وزیر قانون کی خدمت میں کلاز ۶ کے چند الفاظ پیش کروں گا۔

"No person shall carry on the business of vegetable dealer or commission agent dealing in whole-sale vegetable trade within the Municipal limits of the Lahore Corporation, except at the vegetable market established under this Ordinance."

اس آرڈیننس کا مدعا اور مقصد یہ ہے کہ شہر کے کسی حصہ میں ایک مارکیٹ بنائی جائے۔ اور سبزی کا تھوک کا کاروبار صرف اس مارکیٹ میں کیا جائے میں یہ نہیں کہتا کہ وہ خوردہ فروشوں پر بھی پابندی عائد کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس سے پرچون فروشوں پر بھی زد پڑے گی۔ ملک صاحب ان الفاظ کی طرف توجہ فرماویں ۔

No person shall carry on the business of vegetable dealer or commission agent dealing in whole-sale vegetable trade.

اور اگر اس کی یہ interpretation ہے تو دوسری قسم کے کاروبار کے لئے Dealing in whole sale کے الفاظ یہاں استعمال نہیں ہونگے۔ آپ ملاحظہ فرمائیں یقیناً اس آرڈیننس میں ترمیم کرنے کی ضرورت پیش آئیگی اگر یہ الفاظ اس طرح ہوتے۔

No person shall carry on the business of vegetable dealer as wholesale dealer or commission agent.

تو کمیشن ایجنٹ جو صرف whole-sale dealers ہوتے ہیں ان کو qualify کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ بلکہ ضرورت اس چیز کی تھی کہ Dealers کو qualify کیا جائے ۔

آپ اس طرف توجہ فرمائیں کیونکہ یہ امر نہایت ضروری ہے ۔ اس وقت آپ ترمیم نہیں کرسکتے۔ البتہ بعد میں کر سکتے ہیں ۔

وزیر قانون (ملک قادر بخش)۔ الفاظ بڑے صاف ہیں ۔ اور دونوں کو qualify کرتے ہیں۔

خواجہ محمد صفدر۔ الفاظ درست استعمال نہیں ہوئے۔

وزیر قانون— بس اس کے علاوہ اور بھی کوئی قابل اعتراض بات ہے ۔

خواجہ محمد صفدر— بس یہی معروضات پیش کرنی تھیں ۔

Mr. Acting Speaker : The question is:—

That the Assembly do approve of the West Pakistan Vegetable Market (Lahore) Ordinance, 1963, promulgated by the Governor of the West Pakistan on the 6th June 1963.

(The motion was carried)

THE WEST PAKISTAN ESTABLISHMENT AND IMPROVEMENT OF PARKS AND HISTORICAL PLACES (LAHORE) ORDINANCE, 1963.

Minister of Law : (Malik Qadir Bakhsh): Sir I move:—

That the Assembly do approve of the West Pakistan Establishment and Improvement of Parks and Historical Places (Lahore) Ordinance, 1963, promulgated by the Governor of West Pakistan on the 6th June, 1963.

Mr. Acting Speaker : Motion moved is:

That the Assembly do approve of the West Pakistan Establishment and Improvement of Parks and Historical Places (Lahore) Ordinance 1963, promulgated by the Governor of West Pakistan on the 6th June, 1963.

خواجہ محمود صفدر۔ (سیالکوٹ۔۱) جناب والا ۔ میں اس آرڈیننس کی مخالفت کرتا ہوں یا تو آپ یہ ثابت کریں کہ آپ اس کو کیوں تصدیق کرانا چاہتے ہیں ورنہ ہم تو اپنی مخالفت کی وجوہات بیان کر ینگے ہی۔

جناب والا ۔ اس آرڈیننس کا عنوان ہے ۔

West Pakistan Establishment and Improvement of Parks and Historical Places Lahore (Ordinance), 1963.

ں نے اس آرڈیننس کے متن کو بغور دیکھا ہے اس میں کسی Historical place کا ذکر نہیں۔ نہ ہی اس میں کسی Historical place کو محفوظ کرنے کے اقدامات کا ذکر ہے حقیقت یہ ہے کہ لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ کی ایک سکیم کے لئے انگوری باغ کے رقبہ کو حاصل کرنا مقصود ہے اس میں پلاٹ بنیں گے اور قطعات اراضی نیلام ہونگے ۔

جناب والا ۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے ملک میں بعض قوانین کسی فرد واحد کو فائدہ پہنچانے کے لئے بنائے جاتے ہیں اور بعض اوقات کسی فرد واحد کو نقصان پہنچانے کے لئے بھی بنائے جاتے ہیں ۔ یہ ان قوانین میں سے ہے ۔ جو ایک فرد واحد کو خصوصی طور پر نقصان پہنچانے کے لئے بنایا گیا ہے ۔ اس آرڈیننس کے پیچھے جو نیت کار فرما ہے ۔ اس کے متعلق مجھے انتہائی شکوک ہیں ۔ جناب والا ۔ میں جناب کی وساطت سے اس ایوان پر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ انگوری باغ میاں افتخار الدین کی ملکیت ہے ۔ اور یہ اراضی جو اس طرح ایک خاص قانون کے ذریعے حاصل کی

جارہی ہے - دراصل اس کا بہت بڑا حصہ وہ اراضی ہے - جو میاں افتخارالدین مرحوم کی ذاتی ملکیت تھی ، اگر بات یہاں بس ہو جاتی تو غالباً کوئی ایسی بات نہ تھی - آخر امپروومنٹ ٹرسٹ لوگوں کی اراضیات کو حاصل کیا ہی کرتا ہے اور ایسی اراضیات پر ڈیویلپمنٹ سکیمیں بنایا ہی کرتا ہے لیکن جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ اس کے پیچھے کوئی اور جذبہ کار فرما ہے اور وہ جذبہ جہاں تک میں معلوم کرسکا ہوں یہ تھا کہ میاں صاحب مرحوم کو زیادہ سے زیادہ ذاتی نقصان پہنچایا جا سکے - جناب والا - مجھے میاں صاحب مرحوم کی پالیسی اور خیالات سے جب سے انہوں نے مسلم لیگ کو چھوڑا تھا اختلاف رہا ہے - لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ میں میاں افتخارالدین مرحوم کی بزرگی اور ان کی بلند ہمتی اور قومی خدمات کا قائل نہیں ہوں - میں اسے - .....

وزیر قانون - (ملک قادر بخش) پوائنٹ آف آرڈر - اگر خواجہ صاحب کے علم میں آجائے کہ صرف فرد واحد مالک نہیں تھا تو جو کچھ انہوں نے کہا ہے کیا وہ اسے واپس لے لینگے ؟ یہاں لابی میں ایک آفسر بھی بیٹھے ہیں - وہ بھی مالک ہیں -

خواجہ محمد صفدر - آپ نے اطلاع لے لی ہے - مجھے بھی انفارمیشن ہے اور آپ کو بھی ہے - میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ اس سکیم میں جو اراضی لی جا رہی ہے - اس ساری کی ساری اراضی کے مالک میاں افتخارالدین مرحوم نہیں تھے - مجھے یہ بھی تسلیم ہے کہ بعض اور بھی چھوٹے چھوٹے مالکان اراضی اس آرڈیننس کی زد میں آئینگے - لیکن میرا دعویٰ غالباً جناب ملک قادر بخش صاحب نے نہیں سنا ، اس اراضی کا بہت بڑا حصہ جو اس آرڈیننس کے تحت حاصل کی گئی ہے وہ میاں افتخارالدین مرحوم کی ملکیت تھا -

جناب والا - میاں افتخارالدین مرحوم کی شخصیت محتاج تعارف نہیں ہے وہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں

نے اس سرزمین کو آزاد کرانے میں بیش از بیش قربانیاں دی ھیں ۔ وہ ان لوگوں میں سے ھیں ۔ جنھوں نے پاکستان کو وجود میں لانے کیلئے جدوجہد کی ۔ وہ اس ملک کو آزاد کرانے میں ھمیشہ قائد اعظم کے جھنڈے تلے پیش پیش رھے ۔ وہ ایک عظیم انسان تھے ۔ ان کے خیالات سے مجھے یا آپ کو اختلاف ھو سکتا ھے ۔ لیکن اس کی ذاتی جائیداد پر ایک طرف Progressive Papers Ltd. پر ڈاکہ زنی کی گئی ھے ۔ تو دوسری طرف انکی نہایت قیمتی اراضی کو زبردستی چھینا گیا ھے ۔ مجھے اس کا قلق ھے ۔

وزیر خزانہ - (شیخ مسعود صادق) اسکی چار گنا قیمت دی گئی تھی ۔

خواجہ محمد صفدر - مجھے اس کا قلق ھے کہ ایک محب الوطن انسان جسکی قربانیاں اور خدمات مسلمہ ھیں ۔ ان کے ساتھ پاکستان کے وجود میں آنے کے صرف پندرہ سال بعد یہ زیادتیاں کی جا رھی ھیں ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں ۔ میں یہ گذارش کرونگا کہ عام قانون کو چھوڑ کر .....

Minister of Railways : Sir he has used the word "daka-zani", which is unparliamentary.

Mr. Acting Speaker : We are using this word too often.

Minister of Railways : He has used the word in reference to the Government.

Mr. Acting Speaker : 'Daka-zani' means usurpation.

Minister of Railways : 'Daka-zani' is different from usurpation. It is always taken in the context of the society where it is used.

خواجہ محمد صفدر - حکومت ڈاکہ زنی کیا ھی کرتی ھے ۔ (قطع کلامیاں) جناب والا ۔ میں یہ گذارش کرونگا ، کہ شہریوں کو ڈیویلپ کرنا نئی بستیاں آباد کرنا نہایت اچھا کام ھے ۔ خدا کرے کہ مختلف شہروں میں آپ اس پر عمل پیرا ھوں ۔ لیکن اس کے پیچھے جو جذبہ کار فرما ھے ۔ در اصل وہ نیک ھونا چاھیے ۔ جناب والا ۔ آپکو معلوم ھے کہ حصول اراضی کے لئے عام قانون یہاں موجود ھے ۔ ھر میونسپل کمیٹی کو یہ حق حاصل ھے کہ وہ ترقیاتی سکیمیں اپنے حلقۂ اثر میں بنائے اور اگر اس

میں زید، عمر، بکر کی زمین آجائے اور عام قانون کے تحت آئے ۔ اس اراضی کو حاصل کرے ۔ امپروومنٹ ٹرسٹ کو بھی یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے حلقہ اثر میں ترقیاتی سکیمیں بنائے ۔ ان ترقیاتی سکیموں کے تحت خواہ میری اراضی آئے ۔ میری تو خیر اراضی ہے ہی نہیں ۔ لیکن اگر ملک صاحب یا کسی اور دوست کی زمین اس کے تحت آجائے تو کوئی حرج نہیں نہ کوئی برائی ہے ۔ لیکن عام قانون چھوڑ کر یہ خاص قانون کیوں بنایا جا رہا ہے ۔ آخر اس کی کوئی وجہ جواز ہونی چاہیئے ۔ جب یہی زمین امپروومنٹ ٹرسٹ حاصل کرکے اسے ڈیویلپ کر سکتا ہے ۔ جب یہی زمین لاہور کارپوریشن حاصل کر کے ڈیویلپ کرسکتی ہے تو پھر گورنمنٹ کو یہ آرڈیننس لانے کی کیوں ضرورت پڑی ؟ کیا گلبرگ کو ڈیویلپ کرنے کے لئے خاص طور پر آرڈیننس نافذ کیا گیا تھا ؟ کیا سمن آباد اور وحدت کالونی کو ڈیویلپ کرنے کیلئے کوئی خاص قانون یا آرڈیننس بنایا گیا تھا ۔ یہ سب اسی عام قانون کے ذریعے ڈیویلپ ہوتی رہی ہیں اور اگر یہاں بھی عام قانون کے تحت اراضی حاصل کی جاتی تو مجھے قطعاً کوئی اعتراض نہ تھا ۔ لیکن یہ قانون خاص طور پر اس لئے بنایا گیا ہے کہ ایک شخص کو خصوصیت کے ساتھ نقصان پہنچایا جائے ۔ یہ اور بات ہے کہ گیہوں کے ساتھ گھن بھی پس جاتا ہے اسکے ساتھ ضرور چند دوسرے افراد کو بھی نقصان پہنچیگا ۔ مگر اصل مقصد میاں افتخارالدین مرحوم کو نقصان پہنچانا ہے وہ اسطرح کہ اگر تو عام قانون کے ذریعے یہ زمین حاصل کی جاتی ۔ تو پھر Land Acquisition Act Operation میں آجاتی ۔ اس کے تحت زمین کی Assessment کی جاتی اور اسکے تحت مالکان اراضی کو صلہ یا معاوضہ دیا جاتا اور اسکے تحت ایک لمبا چوڑا Procedure ہوتا ۔ کہ اگر Land Acquisition Collector اراضی کی قیمت درست طور پر تشخیص نہیں کرتا تو اسکے آرڈر کو ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں چیلنج کیا جا سکتا ہے ۔ یعنی ایک جوڈیشل آفسر فیصلہ کرتا کہ آیا قیمت کی تشخیص غلط ہے یا درست ہے ۔ لیکن یہ قانون

اسلئے بنایا گیا ہے ۔ کہ امپروومنٹ ٹرسٹ کے اپنے Land Acquisition Collector اسکی قیمت مقرر کرینگے یعنی خود خریدار قیمت مقرر کریگا اور اس فیصلہ کی تصدیق کرنا یا اسکو نامنظور کرنا کمشنر صاحب کے سپرد کر دیا گیا ہے ۔ جو انتظامیہ کا ایک آفسر ہے ۔ تاکہ حکومت جو چاہے قیمت مقرر کراسکے ۔ اور مالک اراضی کو کم از کم اس زمین کا معاوضہ ملے ۔ اور اسکا ثبوت بھی میرے پاس ہے وہ یہ ہے ۔ کہ امپروومنٹ ٹرسٹ کے Land Acquisition Officer نے اس زمین کی قیمت چار صد روپیہ فی مرلہ تشخیص کی میرا دعویٰ ہے ۔ کہ اس اراضی کی بازاری قیمت ایک ہزار روپیہ مرلہ سے زائد ہے ۔ مگر کمشنر صاحب نے اس اراضی کو تین حصوں میں تقسیم کیا ایک حصہ کی قیمت تیس روپے مرلہ اور دوسرے کی ساٹھ روپے مرلہ تیسرے کی نوے روپے مرلہ مقرر کی آپ اندازہ لگائیے کہ میاں افتخارالدین کی ملکیتی زمین اس اراضی میں اڑسٹھ کنال ہے ۔ اس وسیع اراضی کی قیمت اگر ایک ہزار روپیہ مقرر ہوتی تو کس قدر رقم بنتی ہزار روپیہ فی مرلہ نہ سہی چار صد روپیہ فی مرلہ ہی کے حساب سے قیمت لگائیے تو پھر اس کی قیمت کیا بنتی ہے مگر یہاں تو اوسطاً ساٹھ روپیہ فی مرلہ قیمت مقرر کی گئی ہے آپ اندازہ لگائیے کہ میاں افتخارالدین مرحوم کے پسماندگان کو کسقدر مالی نقصان پہنچایا گیا ہے ۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے ۔ کہ یہ ہیں وہ وجوہات جنکی بنا پر یہ آرڈیننس لایا گیا ہے ۔ اور میں حکومت کو بر ملا کہتا ہوں ۔ کہ اگر میاں افتخارالدین مرحوم کے ورثاء عدالت میں جائیں ۔ ایک وکیل کی حیثیت سے میری رائے ہے ۔ کہ عدالت اس ارڈیننس کو باہر پھینک دیگی ۔

وزیر زراعت و قانون (ملک قادر بخش) ۔ میں تو کہتا ہوں کہ انہیں Land acquisition Act کے تحت قیمت دیجائیگی ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جی ہاں لیکن Subject to the Confirmation of the Commissioner اور آپ فائل منگوا کر دیکھ لیں کہ چار سو روپے مرلے پر امپروومنٹ ٹرسٹ کے Land Acquisition Officer

نے اس اراضی کی قیمت تصدیق کی ہوئی ہے اور کمشنر صاحب نے اس سے اختلاف کرتے ہوئے تیس روپے ، ساٹھ روپے اور نوے روپے مقرر کیا ہے ۔ You can not challenge the truthfullness of this statement Sir

وزیر زراعت و قانون - یہ تو Land Acquisition Act کے تحت ہے ۔ خواہ ایک پیسہ ہو ۔ خواہ کچھ ہو ۔

خواجہ محمد صفدر - میں یہ عرض کر رہا تھا ۔ کہ اگر یہ آرڈیننس دیانت پر مبنی ہوتا ۔ تو میں اس کی مخالفت نہ کرتا میں جناب ملک قادر بخش صاحب کی اطلاع کے لئے ایک اور عرض کر دوں ۔ کہ میاں افتخارالدین مرحوم نے اپنی زندگی میں امپروومنٹ ٹرسٹ اور کارپوریشن کو ایک چٹھی لکھی تھی اور اسمیں انہوں نے تجویز کیا تھا کہ امپروومنٹ ٹرسٹ جس قسم کی پلاننگ یہاں کرنا چاہیں ۔ جس قسم کی ٹاؤن پلاننگ سکیم یہاں نافذ کرنا چاہیں وہ کردیں جتنے چاہیں پارک بنائیں ۔ جتنی چاہیں ۔ اسمیں سڑکیں اور گلیاں رکھیں میاں افتخارالدین مرحوم اس ساری سکیم کو من و عن قبول کرینگے وہ خود ڈیویلپمنٹ کے خرچ کو برداشت کرینگے اور جو اراضیات ٹکڑے امپروومنٹ ٹرسٹ مکانات کی تعمیر کے لئے مخصوص کرے .....

Minister of Law : Sir for the information of the Leader of the Opposition I may say that the whole area under acquisition is 409 kanals and Mian Iftikhar-ud-din has only 100 kanals. The rest is owned by others.

خواجہ محمد صفدر - جناب والا ۔ میں یہ عرض کررہا تھا کہ اپنی زندگی میں میاں افتخارالدین نے خود یہ لکھکر offer کیا تھا ۔ یعنی مارشل لاء گورنمنٹ کو یہ تحریر کیا تھا کہ وہ کسی قسم کی سکیم اس علاقے میں نافذ کر دیں اور گورنمنٹ انہیں اجازت دے تو وہ اسکو Develop کریں اور جو پلان حکومت کا مکانوں اور دکانوں کے فروخت کرنیکے متعلق ہو تو وہ بھی انہیں بتادیا جاوے وہ اس پر عمل کرنے کو تیار تھے بشرطیکہ بقیہ اراضی خود انکو فروخت کرنے کی اجازت دی جاوے ۔ خواہ انکو اسمیں سے چار پیسے

وصول ہوتے یا کروڑوں روپیہ وصول ہو جاتا لیکن یہاں تو غرض یہ نہیں ہے یہاں تو غرض یہ ہے کہ کسی صورت سے میاں صاحب کو نقصان پہنچایا جاوے خواہ انکے ساتھ جو بیسوں افراد آج وہاں آباد ہیں انکو بھی نقصان پہنچے ۔ اسلئے جناب والا ۔ میں یہ عرض کرونگا کہ حکومت نے جو طریقہ اختیار کیا ہے ۔ وہ نہ صرف خلاف قانون ہے بلکہ حد درجہ قابل مذمت ہے ۔ آخر کچھ تو انصاف سے کام لینا چاہیئے ۔ اب جناب والا ۔ میں یہ گذارش کرونگا کہ ذرا طریقہ کار ملاحظہ فرمائیے سکیشن ۴ میں ہے :-

"(a) The Commissioner, Lahore, shall forthwith take possession of the land summarily ejecting, if necessary, any person in occupation of any part thereof"

میرا خیال ہے ۔ کہ یہ چیز مارشل لا" میں برداشت کی جا سکتی ہے لیکن آجکل کے زمانے میں اس قسم کی دھاندلی مشکل ہے کیا وزراء کا خیال ہے ۔ کہ ہم مارشل لا،، "زون" ہی،، میں بیٹھے ہوئے ہیں ۔ میں وزراء صاحبان سے پر زور مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ اس قسم کے اختیارات سول افسروں کو نہ دیں ۔ اور عام قوانین کے تحت اس قسم کے معاملات کو طے ہونے دیجئے ۔ اب آرٹیکل ۴ (ای) میں کمشنر صاحب کے ذرا اختیارات ملاحظہ فرمائیے ،، وہ یہ کریں گے اور وہ کریں گے کے بعد ،،

"(e) The Chairman, Lahore Improvement Trust shall do all things necessary for the establishment of the said public parks on the land."

انہیں اس قدر اختیارات دے دئے ہیں کہ وہ ہر جگہ ان اختیارات کا استعمال کر سکتے ہیں چاہے وہ کسی کا سر ہی کیوں نہ پھوڑ دیں ۔

"do all things necessary for the establishment of the said public parks."

لہذا میں کہوں گا کہ کمشنر صاحب کو اس قدر قانون میں اختیارات دینے کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ جو چاہیں کریں ۔ اس کے بعد یہ بھی عرض کر دینا ضروری ہے کہ جس جگہ دنیا کا مشہور ترین باغ موجود ہو اس کے سامنے ایک اور پارک بنانے کی کیا ضرورت ہے ۔ خدا آپ کو ہدایت دے میں اس دعا کے ساتھ اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

مسٹر حمزہ (لائلپور - ۴) — جناب سپیکر - اس سے پہلے عام طور پر یہ سنا گیا تھا کہ انسان کے مرنے کے بعد اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا جانا چاہئے - لیکن جیسا کہ ہمارے لیڈر خواجہ صفدر صاحب نے اس ایوان میں انکشافات کئے ہیں اور تفصیلات پیش کی ہیں جو اس بات کا بین اور ٹھوس ثبوت ہیں کہ ہماری حکومت مرنے کے بعد سزا دینے کے اختیارت لے رہی ہے -

جناب سپیکر - آپ کو علم ہے کہ مارشل لاء لگنے کے بعد اس ملک میں ان سابقہ صاحب اقتدار سیاستدانوں کو جن کے بارے میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ انہوں نے دور اقتدار میں اختیارات کو ناجائز طور پر استعمال کیا تھا چھ چھ سال کے لئے سیاست کے میدان سے الگ کر دیا - جناب سپیکر - مجھے اس سے سخت اختلاف تھا کیوں کہ سیاسی اثر ختم کرنے کے لئے قانونی پابندی لگانے سے زیادہ ان کی ناجائز ذرائع سے پیدا کردہ جائیدادوں کا ضبط کرنا زیادہ ضروری ہے جب بدنام سیاستدانوں کی ملکیت میں وسیع زمین کے ٹکڑے نہ ہونگے انڈسٹری نہ ہو گی پھر ماحول بھی موافق نہ ہو گا وہ میدان سیاست میں داخل نہیں ہو سکیں گے - اور اس غلطی کا یہ نتیجہ ہے کہ جن لوگوں کو ایبڈو کے تحت میدان سیاست سے عارضی طور پر بے دخل کیا گیا تھا لیکن ان کے پاس بڑی بڑی جائیدادیں موجود ہیں - وہ سیاست میں کھلے بندوں حصہ لیتے ہیں اور لیں گے ان میں سے دو کو سپیکر کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک کے سلسلے میں اسمبلی کی عمارت میں آ کر ممبروں کو سپیکر کے خلاف ووٹ دینے کی ترغیب دینے کی جرات ہوئی - لیکن جناب سپیکر - جہاں تک میاں افتخار الدین کی جائداد کا تعلق ہے ان کو یہ پتہ ہے کہ کسی شخص کو کمزور کرنے کی بہترین صورت یہ ہے کہ اس کے مالی وسائل چھین لئے جائیں - ہماری گورنمنٹ کے پاس وسیع اختیارات موجود ہیں اس لئے ان اختیارات کو ان کے خلاف استعمال کرنے کی جرات ہوئی -

مسٹر ایکٹنگ سپیکر — آپ وہی Argument Repeat نہ کریں جن پر بحث ہو چکی ہے -

مسٹر حمزہ - محترم خواجہ صاحب نے سیاسی میدان میں دولت کے اثرات بد کا قطعاً کوئی ذکر نہیں کیا -

مسٹر ایگٹنگ سپیکر - آپ کے دماغ میں شبہ پیدا ہو جاتا ہے -

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - میاں افتخار الدین وہ شخص واحد تھے جس نے اپنی زندگی کو قوم کے کاموں کے لئے وقف کر دیا تھا لہذا ان کی کوششوں کو ناکامیاب بنانے کے لئے مارشل لاء کے تحت دو قانون وہ خالصتاً ان کو تباہ کرنے کے لئے بنائے گئے اور آج ہمارے لیڈران کرام اس قسم کے ناجائز مقصد کو پورا کرنے کے لئے مارشل لاء سے بھی زیادہ بھیانک قانون لائے ہیں -

جناب سپیکر - وزیر صاحب نے اتفاق کیا ہے کہ چار سو کینال زمین میں سے ۱۰۰ کینال زمین میاں افتخار الدین کے وارثان کی ہے میں ان کا انتہائی مشکور ہوں کیا وہ بتا سکیں گے کہ کسی دوسرے کی اتنی زمین انہوں نے اسی سکیم کے تحت حاصل کی ہے ؟ صاف ظاہر ہے کہ اس آرڈیننس کے زور سے سب سے زیادہ کاری ضرب میاں افتخار الدین کی اولاد پر لگانے کی کوشش کی گئی ہے - اور اس میں ظاہر ہے کہ وہ کامیاب ہو جائیں گے -

Minister of Law : Sir I move:
That the question be now put.

مسٹر حمزہ—کاش ملک صاحب سنیئے ملک صاحب ایڈوزدہ سیاستدانوں میں بعض گورنمنٹ کے خاص پیارے شامل ہیں قانون ان کے خلاف رکت میں نہیں آتا - حالانکہ ان میں سے بعض کو اسمبلی کی عمارت میں سپیکر کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک کے سلسلہ میں پراپیگنڈہ کرتے ہوئے دیکھا گیا . . . . (قطع کلامیاں) آپ کو کیا دکھ ہوتا ہے وہ تو Ebdoed ہیں

Mr. Acting Speaker. I am putting the closure motion.

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر - میری عرض سنیئے جناب خواجہ صفدر صاحب نے یہ فرمایا کہ کمشنر صاحب نے ان

کی زمین کی قیمت کی تشخیص پچاس ساٹھ اور ۹۰ روپے فی مرلہ کی ہے ۔ میں آپ کے سامنے ایک مثال پیش کرتا ہوں ۔ آپ کو علم ہے کہ میں ضلع لائلپور کے ایک قصبہ گوجرہ کا رہنے والا ہوں ۔ اس کے قریب کمیٹی کی حدود سے باہر چک ۲۹۸ ج ب (یعنی جھنگ برانچ) ہے ۔ وہاں ایک شخص نے چند مرلے سرکاری زمین گورنمنٹ سے لینی تھی جس کی قیمت ۲۰۰ روپیہ فی مرلہ تشخیص کی گئی ۔ جناب سپیکر ۔ آپ اندازہ لگائیے کہ ایک طرف تو گورنمنٹ ایک چھوٹے سے قصبے کے قریب حدود بلدیہ سے باہر ۲۰۰ روپے فی مرلہ وصول کر رہی ہے اور اس کے بر عکس لاہور کے بالکل ساتھ کارپوریشن کے حدود کے اندر ہماری گورنمنٹ میاں افتخار الدین کے ورثاء اور دوسرے شہریوں سے ان کی ذاتی زمین ۔ ۵۰—۶۰ اور ۹۰ روپیہ فی مرلہ لے رہی ہے ۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان لوگوں کی نیتیں کیا ہیں اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا ۔ آپ بوڑھے ہیں خدا را خیال کیجئیے کل میاں افتخارالدین کی باری آئی تھی آپ کی بھی باری آنیوالی ہے یہ خیال کیجئیے کہ آپ کی گورنمنٹ ضلع لائل پور کے ایک گاؤں میں سرکاری زمین کی قیمت ۲۰۰ روپیہ فی مرلہ تشخیص کرتی ہے اور میں یہ بات یہاں بھی کہتا ہوں اور باہر بھی جا کر کہوں گا اراضیات کی قیمت لگاتے وقت مالکان سے نا انصافی کی گئی ہے آپ کو یہ زعم ہے کہ اسلامی حکومت میں خامیاں پیدا ہی نہیں ہو سکتی ۔ لیکن حکومت جو قانون بھی وضع کرتی رہی ہے محض اپنے مخالفین کو ختم کرنے کے لئے اور ان کو بڑے سے بڑا نقصان پہنچا رہی ہے ۔ اور اس کے برعکس جن لوگوں کو انہوں نے نوازنا ہوتا ہے ان کو انتہائی مہنگی زمین سستے داموں دے دیتے ہیں ۔ اس ضمن میں میں جناب پیرمحمد خاں کے نوٹس میں یہ بات لانی چاہتا ہوں کہ (افسران محکمہ مال نے) گوجرہ کے کروڑ پتی کو سرکاری اراضی حدود بلدیہ کے اندر برلب سڑک ۱۵۰ روپیہ فی مرلہ کے حساب سے دینے کی سفارش کی ہے ۔

Mr. Acting Speaker : The question is—

That the question be now put.

(*The motion was carried*).

وزیر قانون (ملک قادر بخش)—عرض یہ ہے کہ بار بار Arguments کی Repetition ہوتی رہی ہے کہ کیا جلدی پڑی تھی کہ یہ بل اس صورت میں کیوں نہ آیا اور ۶ تاریخ کو پاس کر دیا گیا جب کہ ۷ تاریخ کو اجلاس شروع ہونے والا تھا اور ایک آرڈیننس کے متعلق میرے عزیز میاں عبداللطیف نے بڑے اچھل اچھل کر مجھ پر اعتراض کیا اور میں زیادہ وقت نہ لیتے ہوئے عرض کروں گا کہ یہ اراضیات ۔گورنمنٹ نے شروع میں ہی کہا تھا کہ مارشل لاء Regime کے وقت لے چکے تھے ۔ کنسٹرکشن ان پر ہو چکی ہے قیمتیں ادا ہو چکی ہیں کلکٹر کی Disposal پر چھوڑی جا چکی ہیں ۔ سپریم کورٹ کے فیصلے کے تحت ایک ٹیکنیکل گراؤنڈ کے تحت یہ Acquisition ناجائز قرار دی گئی ۔ اس کو Validate کرنے کے لئے اب یہ کہتے ہیں کہ بل ۔ ۔ ۔ ۔ میں کہتا ہوں کہ بل لایا جا سکتا تھا ۔ ۔ ۔ ۔ (شور و قطع کلامیاں)

Just wait Sir سنیئے ذرا اوپر نہ دیکھئیے نیچے دیکھئیے ۔ حضور تو ایک ماہ بجٹ سیشن کے دوران میں سپریم کورٹ اور دوسری عدالتوں سے جو مالکان تھے اگر وہ ہم سے قبضہ لے لیتے تو وہ قابض ہو کر ہمیں تکالیف میں ڈالتے ۔ اس لئے ضرورت پڑی اور ایک ماہ کا ہم انتظار نہیں کر سکتے تھے اس لئے جلدی کی گئی ۔ جہاں تک میاں افتخار الدین صاحب مرحوم کا سوال ہے میں ان کے آنجہانی ہونے کی یاد میں جھک کر سلام کرتا ہوں لیکن وہ ہزاروں ایکڑوں کے مالک تھے اور ہم نے ۱۰۰ کنال Acquire کیا ۔ یہ کونسی دشمنی ہے ایک چیز جو میرے نوٹس میں لائی گئی ہے وہ ایک نرسری کے متعلق ہے چند کنالوں میں ۔ میاں معراج دین میرے نوٹس میں لائے ہیں اس میں میں کچھ نہیں کر سکتا ہوں ۔ آرڈیننس As a whole پاس ہونا ہو گا سکیم کو میں examine کراؤں گا اگر اس کا ہماری سکیم پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور وہ نرسری بچائی جاسکتی ہے کیونکہ وہ بھی پبلک کام کے لئے ہوتی ہے تو محکمہ تعلقہ اس کو دیکھ لے گا ۔

Mr. Acting Speaker : The question is—

That the Assembly do approve of the West Pakistan Establishment and Improvement of Parks and Historical Places (Lahore) Ordinance, 1963, promulgated by the Governor of West Pakistan on the 6th June, 1963.

(*The motion was carried.*)

THE WEST PAKISTAN TIMBER MARKET (LAHORE) ORDINANCE 1963.

Minister of Law : (Malik Qadir Bakhsh): Sir I beg to move:—

That the Assembly do approve of the West Pakistan Timber Market Lahore Ordinance, 1963, promulgated by the Governor of West Pakistan on the 6th June, 1963.

Mr. Acting Speaker : Motion moved is:—

That the Assembly do approve of the West Pakistan Timber Market (Lahore) Ordinance 1963, promulgated by the Governor of West Pakistan on the 6th June, 1963.

Khawaja Muhammad Safdar : (Sialkot-1) It is opposed.

جناب والا ۔ اس آرڈیننس کا مقصد اور مدعا یہ بیان کیا گیا ہے کہ لاہور کے ٹمبر مرچنٹس اور بانس فروشوں کو یک جا کسی منڈی میں مجتمع کر دیا جائے اور ان کی دوکانیں مختلف بازاروں میں نہ رہنے دی جائیں ۔ اس آرڈیننس کی تاریخ یہ ہے کہ مارشل لاء کے دوران لیڈی ایچسن ہاسٹل کی توسیع کا ایک منصوبہ زیر غور آیا ۔ اس کے گردو پیش عمارتی لکڑی کی دوکانیں تھیں اور دوسری طرف کچھ بانس فروش تھے ، دراصل اس وقت مدعا یہ تھا کہ ان دوکانوں کو Acquire کیا جائے اور ان کی اراضیات کو لیڈی ایچسن ہاسٹل کے مصرف میں لایا جائے ۔ نہایت اچھا مقصد تھا ۔ میرا خیال ہے کہ اس ایوان میں کسی کو بھی اس سے اختلاف نہیں ہو گا ۔ لیکن اس کی شکل کچھ اس طرح بدل دی گئی ۔ دراصل وہ دور تھا لا قانونیت کا ایک شخص کے جی میں جو آیا وہ کر دیا گیا ۔ کئی بار نیک مقصد کو حاصل کرنے کے لئے برے ذرائع استعمال کئے گئے ۔ یہاں بھی ایسے ہی ہوا ۔ جناب والا ۔ اس غرض کے لئے مارشل لاء ایڈمینسٹریٹر زون بی نے ایک مارشل لاء آرڈر جاری فرمایا اور یہ حکم دیا کہ دکانیں یہاں سے اٹھالی جائیں ۔

Amir Habibullah Khan Saadi : On a point of order, Sir. There is no quorum.

Mr. Acting Speaker : The quorum is there. Mr. Safdar may please continue his speech.

خواجہ محمد صفدر—جناب والا ۔ میں یہ گذارش کر رہا تھا کہ اس مارشل لاء آرڈر کے تحت کئی ایک دوکانداروں کو بالجبر ان کی دوکانوں سے نکالا گیا ان کی دوکانوں کو سیل کر دیا گیا اگرچہ اس وقت موضع جیسا موسٹی میں کسی ٹمبر مارکیٹ کا نام و نشان نہ تھا پھر بھی مارشل لاء کی خلاف ورزی کرنے کے جرم میں ان دوکانداروں کو دھر لیا گیا ۔ کوئی دو دن دس دن کوئی بیس دن حوالات میں رہا ۔ ضمانتیں ہوئیں ادھر ادھر خراب ہوتے رہے اس کے بعد جب مارشل لاء کا زمانہ گذرا تو گورنر صاحب نے Continuance of Laws Ordinance کے ذریعہ اس مارشل لاء آرڈر کو ایک نئی حیات بخشی اور اس کے تحت پھر وہی تمام سلسلے جاری ہو گئے ۔ یہاں تک کہ اس آرڈیننس میں مارشل لاء کے آرڈیننس کی Preamble کو شامل کیا گیا اس پر سپریم کورٹ نے کیا کیا ریمارکس کئے ہیں ۔ میں اس کی طرف نہیں جاتا ۔ اس مارشل لاء آرڈر کو جاری رکھا گیا ۔ اس کے تحت وہ مظالم ۔ وہ تکالیف جو اس کاروبار سے تعلق رکھنے والوں پر مارشل لاء کے دوران روا رکھی گئی تھیں وہ جاری ہیں ان لوگوں نے عدالتوں کی طرف رجوع کیا اور سپریم کورٹ تک ٹمبر مرچنٹس نے اپنا مقدمہ لڑا ۔ سپریم کورٹ میں ٹمبر مرچنٹ کے حق میں فیصلہ ہوا ۔

جناب والا ۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ اس ملک کی سب سے بڑی عدالت کے فیصلے کا یہ احترام کیا جاتا ہے کہ اس کو ایک آرڈیننس کے ذریعہ منسوخ کرنے کی ناپاک کوشش کی جا رہی ہے ۔ مجھے حیرت ہے کہ ہماری عدالتوں کا احترام گورنمنٹ پر سب سے زیادہ واجب ہے لیکن گورنمنٹ ان کا احترام یہ کرتی ہے کہ ان کے فیصلے کے خلاف دو صفحے کا آرڈیننس جاری کر دیا جاتا ہے ۔

Notwithstanding anything contained in any law or decree of judgment of the Court.

تو ان دو صفحوں سے اس تمام **Judgement** کو جو کئی صفحات پر مشتمل ہے ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا جاتا ہے ۔

جناب والا ۔ اب میں آپ کی خدمت میں یہ گذارش کروں گا کہ اس کے بعد کسی منچلے افسر کے ذہن میں یہ آیا کیوں نہ تمام لکڑیوں کے کاروبار کرنے والوں کو ایک ہی رسے سے پھانسی دے دی جائے اور ان دوکانداروں پر پہلے مارشل لاء آرڈر آرڈیننس کے تحت جو عتاب نازل ہوئے تھے انہیں نہ صرف جاری رکھا جاوے بلکہ اس کے حلقہ کو وسیع کر دیا جائے اور ان سب کو اور ساتھ ہی ساتھ راوی روڈ پر کاروبار کرنے والوں کو اسی رسے سے پھانسی دے دی جائے تاکہ قصہ تمام ہو ۔ اب جناب والا ۔ غور فرمائیں کہ راوی روڈ پر گذشتہ ۰ سال سے ایک نمبر مارکیٹ موجود ہے اور اس نمبر مارکیٹ میں کئی ایک دوکانیں ہیں ۔ بڑے بڑے گودام ہیں ۔ بڑے بڑے دفاتر ہیں یعنی ہزار ہا روپیہ صرف کر کے ان کاروباری حضرات نے مناسب دوکانات تعمیر کی ہوئیں ہیں ۔ اور اس علاقہ کے بالکل سامنے سڑک کی دوسری جانب نئی مارکیٹ تیار کی جاوے ۔ اور اس آرڈیننس کے ذریعہ تمام چوبہ فروشوں کو وہاں منتقل ہونے پر مجبور کیا جاوے ۔ عجیب مضحکہ خیز بات ہے کہ راوی روڈ کے اگر شمال کی طرف کاروبار ہو تو جائز اور اگر جنوب کی طرف کاروبار ہو تو ناجائز ہے جناب والا ۔ میں اس فلسفہ کو سمجھنے سے قاصر ہوں ۔ اگر شہر میں یہ کاروبار ہوتا ہے تو میونسپل آرڈیننس ایڈمنسٹریشن آرڈیننس کے ذریعہ اس کو خطرناک تجارت تصور کیا جا سکتا ہے ۔ کسی ٹال میں آگ لگنے سے اندرون شہر نقصان کا زیادہ احتمال ہے ۔ مگر کیا راوی روڈ کے مشرقی کنارے آگ لگنے کا احتمال کم ہے ۔ اور جنوبی کنارے زیادہ ہے خدا نہ کرے اگر یہ واقعہ رونما ہو جیسا وہ سڑک کے مشرق کی جانب ہو سکتا ہے وہ جنوب کی جانب بھی ہو سکتا ہے ۔ اس میں کوئی فرق نہیں ہے ۔ سڑک کے مشرق اور مغرب دونوں طرف آبادی کم ہے جس سے زیادہ نقصان کا احتمال نہیں ہے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں یہ ہماری حکومت کی ناعاقبت اندیشی کا نتیجہ ہے ۔ اور وہ راوی روڈ پر موجودہ نمبر مارکیٹ کو بھی اس قانون کی زد میں لانا چاہتی ہے ۔ اس کے علاوہ میں گذارش کروں گا کہ اس قانون میں کئی ایسی باتیں درج کی گئی ہیں جو اس قانون کو بڑا repressive بنا دیتی ہیں ۔ مثال کے طور پر اگر آپ penalty clause کو دیکھیں تو اس میں درج ہے کہ سیکشن

ہ یا ۶ کی خلاف ورزی کرنے پر جرمانے اور قید کی سزا دی جائے گی اور آپ اس کے قانون کے اطلاق سے متعلقہ کلاز نمبر ۱ ملا خطہ فرماویں ۔

1 (1) This Ordinance may be called the West Pakistan Timber Market (Inlerc) Ordinance, 1963.

(2) It shall come into force at once, and shall be deemed to have taken effect and from the 8th February, 1962.

تو اس قانون کا اطلاق زمانہ ما قبل سے کیا گیا ہے ۔ جو خلاف آئین ہے میں جناب والا ۔ اس ایوان کی خدمت میں آپ کے توسل سے یہ گذارش کروں گا کہ بہت سے ٹمبر مرچنٹ پر فوجداری مقدمات اس آڈیننس کے ذریعہ مرتب ہوئے ہوئے ہیں اور وہ مقدمات جس عدالت میں دائر ہیں اس نے ان مقدمات کو ملتوی کر رکھا ہے ۔ یہ خیال تھا کہ سپریم کورٹ کا فیصلہ آئے پھر ان مقدمات کا فیصلہ کیا جائے گا مگر سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد بھی ان مقدمات کو التوا میں رکھا گیا ہے ۔ کیونکہ عدالت نے بھی سن رکھا ہے ۔ ان سابقہ مقدمات کو حکومت واپس لے ۔ آخر میں میں یہ گذارش کروں گا کہ یہ آرڈیننس چھ جون کو جاری کیا گیا جب کہ سات جون کو اس معزز ایوان کا اجلاس شروع ہونے والا تھا ۔ یہ امر اس ایوان کی توہین اور تذلیل کرنے کے مترادف ہے ۔ اور آئین کی رو کے سخت منافی ہے ۔

Mr. Acting Speaker : If the Member wants to continue his speech, then he may please take his seat. I want to put one matter before the House.

Tomorrow we are going to hold election for the Speaker. It will take sufficient time if we are to conduct the ballot properly. Is it possible that the House should agree to the suspension of the Question Hour.

Minister of Finance (Sheikh Masood Sadiq) : I have no objection.

خواجہ محمد صفدر ۔ اگر ان کو اعتراض نہیں ہے تو ہم بھی اعتراض نہیں کرتے ۔

Mr. Acting Speaker: We will suspend the Question Hour and then proceed with the bill.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, I beg to move:—

That time for presentation of the Report of the Standing Committee for Law and Parliamentary Affairs on the West Pakistan Weekly Holiday Bill 1963 (Bill No. 44 of 1963) be extended upto 31st December, 1963.

Mr. Acting Speaker : The question is:—

That time for presentation of the Report of the Standing Committee for Law and Parliamentary affairs on the West Pakistan Weekly Holiday Bill, 1963, (Bill No. 44 of 1963) be extended upto 31st December, 1963.

(*The motion is carried*).

خواجہ محمد صفدر - جناب - کل پولنگ کس وقت شروع ہو گا ؟

Mr. Acting Speaker : As soon as the House is in quorum.

The House is now adjourned till 8-00 a. m. tomorrow.

(*The Assembly then adjourned till* 8.00 *a. m. on Tuesday, the* 16*th July,* 1963.)

2031 PLA—600—SGPWP Lahore

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FOURTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Tuesday, the 16th July, 1963

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-30 a. m. of the Clock. Mr. Acting Speaker, Mr. Muhammad Ishaq Khan Kundi, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqui, Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا
بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ۝ قُلْ
أَتُعَلِّمُونَ اللّٰهَ بِدِينِكُمْ ۖ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ وَاللّٰهُ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ يَمُنُّونَ عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوا ۖ قُل لَّا تَمُنُّوا عَلَيَّ إِسْلَامَكُم ۖ بَلِ اللّٰهُ
يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدَاكُمْ لِلْإِيمَانِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ ۚ وَاللّٰهُ بَصِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝

پارہ ۲۶ — سورہ ۴۹ — رکوع ۱۲ — آیات ۵ تا ۸

صحیح معنوں میں مومن وہ لوگ ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لائے
پھر شک وشبہ میں نہیں پڑے اور اپنے مال (دولت) اور جان سے خدا کے راستے میں جدوجہد
کی یہی لوگ سچے لوگ ہیں۔ (اے پیغمبر) آپ کہہ دیں کہ کیا تم لوگ اللہ کو اپنے دین (کی باتیں)
سکھاتے ہو حالانکہ اللہ کو تو تمام آسمانوں اور زمین کی سب چیزوں کی خبر ہے۔ اور اللہ تمام چیزوں
کو جانتا ہے۔ لوگ اپنے اسلام قبول کرنے کا تم پر احسان جتاتے ہیں۔

(اے پیغمبر) تم کہدو کہ اگر تم سچے ہو تو مجھ پر اپنے اسلام قبول کرنے کا احسان نہ جتاؤ
اللہ نے تم پر احسان کیا ہے۔ جو تم کو ایمان کی دولت سے سرفراز کیا بلاشبہ
اللہ تمام آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے۔ اور تمہارے سب اعمال کو بھی
دیکھنے والا ہے۔

SUSPENSION OF QUESTION HOUR

وزیر خزانہ - جناب والا - کل آپ نے آج کے لئے وقفہ سوالات کو Suspend کر دیا تھا اس لئے

Should I move it now ?

Mr. Acting Speaker : The Minister may move for suspension now.

خواجہ محمد صفدر— (سیالکوٹ - ۱) پیشتر اس کے کہ وزیر خزانہ صاحب اپنی تحریک پیش کریں میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں -

Minister of Finance : When I am on my legs, you cannot speak. Sir, I beg to move—

That the Question Hour for today be suspended,

Khawaja Muhammad Safdar: Opposed Sir.

وزیر خزانہ — کل تک تو آپ کو کوئی اعتراض نہیں تھا - آپ نے خود کہا تھا کہ مجھے منظور ہے اور آج آپ اس کی مخالفت کر رہے ہیں -

خواجہ محمد صفدر— جناب مجھے یاد ہے کہ میں نے وزیر خزانہ صاحب کی تجویز سے اتفاق کا اظہار کیا تھا - آج اس تحریک کی مخالفت کرنے کی وجوہات بیان کرنے کی غرض سے میں اور نوابزادہ صاحب کھڑے ہوئے تھے - وہ گذارشات اگر میرے محترم دوست قائد ایوان کی تحریک سے پہلے ایوان میں پیش ہو جائیں تو بہتر تھا - مسٹر سپیکر - کل آپ نے فرمایا تھا کہ مسٹر مبین الحق صدیقی نے جو رٹ پٹیشن عدالت عالیہ میں دائر کی ہے - جبتک اس کا فیصلہ نہ ہو انتخاب کے متعلق قطعاً کوئی کارروائی نہیں ہو گی اس لئے کیا آپ آج کے الیکشن کو ملتوی کرنے پر غور فرمائیں گے -

مسٹر ایکٹنگ سپیکر—کیا آپنے پریس رپورٹ دیکھی ہے - سول اینڈ ملٹری گزٹ میں یہ بات صاف طور پر آگئی ہے -

This point was urged before the Court but they observed that whatever the result of the election of the Speaker will be, that will be subject to the decision of the Court on the writ.petition.

مسٹر افتخار احمد خان—(جھنگ - ۱) پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - کل آپ نے فرمایا تھا اور میں نے عرض کیا تھا کہ اگر Stay Application کا فیصلہ stay کی شکل میں ہوا تو یہ الیکشن

ملتوی ہو جائے گا اور اگر stay نہ ہوا تر پھر آپ کارروائی جاری رکھیں گے کل کے اخبارات میں یہ بات شائع ہوئی ہے اور میں نے پڑھی ہے۔ لیکن میں جناب کی خدمت میں up-to-date information پیش کرتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ اب تک صرف preliminary باتیں ہوتی رہی ہیں اور stay کی بات کو press نہیں کیا گیا۔

Minister of Finance : It has been refused.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan : I contend that it has not been refused. ابھی تک ہائی کورٹ نے کوئی فیصلہ نہیں دیا۔ میں ایڈووکیٹ صاحب کی چٹھی پیش کرتا ہوں اور جو statement دی گئی ہے اس کے مطابق اکثریت کے لیڈر کی information قطعاً غلط ہے۔

Minister of Finance: The High Court knows very well that the election of the Speaker is to be held today.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan : The High Court has not considered the stay application. I will read out the letter, which says—

> "It is to inform you that writ petition No. 693, 63 filed by us on your behalf, came up for preliminary hearing today before a Division Bench of the High Court of West Pakistan, Lahore, Mr. Justice Yaqub Ali and Mr. Justice Sardar Muhammad Iqbal. The preliminary hearing of the petition remained part-heard and the hearing is to be resumed on 17-7-63. The application, i. e. the stay application No. 3994, 63, filed with the writ petition for restraining the election of the Speaker could not be decided today."

This is the letter of the Senior Advocate of the High Court and there can be no other authoritative source than this. The High Court has not passed any order either of acceptance or of rejection. Actually the stay question comes when the writ is admitted. You, as a Lawyer Sir, are very well aware that the question of stay comes up before the Court when the writ has been admitted. That stage has not yet passed. It is part-heard and now the case has been fixed for tomorrow. I see no reason why election should be hurriedly got through today, and in view of the remark of the High Court that if we accept the writ the election will be void, I would say in the interest of public money and in the interest of convenience to postpone the election as it will unnecessarily complicate matters. If the stay application has been decided one way or the other, I would not have pressed the point, but as you had remarked yesterday I would very much request you and impress upon you that the election should be postponed. They do not lose anything. We have Deputy Speaker; he is working. The House is going on in order and is functioning normally. Therefore, I submit, the election be postponed.

Mr. Acting Speaker: In view of the very important remark of the High Court, which you have admitted, I consider that the postponment of election will serve no purpose.

The question is—

That the question Hour for today be Suspended.

(*The motion was carried*).

QUESTION OF PRIVILEGE

re-contradictory replies to Questions No. 1939 and 4080 on similar subjects—

Mr. Acting Speaker: As Master Khan Gul is not present, the Question of Privilege given notice of by him lapses.

ADJOURNMENT MOTIONS

Provocative reference to Sultan Tipu by a teacher of St. Mary's School, Rawalpindi.

Mr. Acting Speaker: Now we come to adjournment motions first of all I take up the adjournment motion of Amir Habib Ullah Khan Saadi regarding some reference to Sultan Tipu. This was originally sought to be moved on 3rd July, but was postponed to 9th and then to 16th July.

As Amir Habib Ullah Khan is not present notice of this adjournment motion lapses.

Migration of 2500 Pakistani Nationals from Quetta Division to Iran.

Mr. Acting Speaker: Next comes the adjournment motion of Khawaja Muhammad Safdar regarding the migration of Pakistani nationals from Quetta Division to Iran. As the House will recall, this motion was originally sought to be moved on 9th July, but was postponed to 16th.

Does Khawaja Sahib know that the matter is sub-judice ?

Mir. Abdul Baqi Baluch: It is not sub-judice. This is another matter. It pertains to the migration of some people from an area which is not under transfer.

Khawaja Muhammad Safdar: The question of transfer of some territory was a subjudice matter. His writ-petition pertains to the transfer of territory to Iran. This motion pertains to the migration of 2500 Pakistani nationals to Iran. These Pakistanis have been forced to leave Pakistani territory due to the high handedness of the local officials.

Mr. Acting Speaker: I think the Minister is going to make a statement.

Khawaja Muhammad Safdar: I welcome it.

Minister of Revenue: I had requested for time so that I should get material from the officers concerned. The material that has been supplied to me so far is not complete and the Home Secretary has asked me to press it before your honour to grant us more time to enable us to get up-to-date information from the Commissioner and local authorities.

Minister of Finance: I think it may be taken up on the 20th.

Khawaja Muhammad Safdar: Why not 18th?

Mr. Acting Speaker: Sheikh Sahib wants that it should be taken up on the 20th. I think you should have no objection.

Khawaja Muhammad Safdar: Alright, Sir, I have no objection.

Mr. Acting Speaker: So, it will be taken up on the 20th.

There is an other adjournment motion by Amir Habib Ullah Khan Saadi. Since the motion relates to the same subject, I keep this also pending.

Declaration of Desert Area of Tharparkar District as famine-Affected Area.

Mr. Acting Speaker: Now, there is an adjournment motion from Haji Mir Muhammad Bux Talpur who wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of urgent public importance, namely, the failure of Government to declare Desert Area of Tharparkar district as famine- affected area where according to reports appearing

in 'Daily Ibrat, Hyderabad (copy enclosed) dated 13th and 14th July, 1963, people have started migrating to other areas due to shortage of drinking water and high prices of food and fodder inspite of the fact that prior to the establishment of one Unit it was the policy of the then Sind Government that the areas having no rainfall upto 15th July were to be declared as famine-affected areas.

حاجی میر محمد بخش تالپور -(تھرپارکر - م) جناب میرا یہ Adjournment motion تھا لیکن چونکہ لیڈر نے مجھے Assurance دی ہے کہ وہ اسکے متعلق کچھ کر رہے ہیں اس لئے میں اسے move نہیں کرنا چاہتا -

Mr. Acting Speaker : The member does not want to move it but hopes that the Government will look into it.

So, the motion is not moved.

Supply of inferior quality sugar for rural population.

Mr. Acting Speaker : Next adjournment motion is from Sardar Khalid Umar who wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely the resentment prevailing amongst the rural population as a result of differential treatment towards them by issuing inferior quality sugar of Rahwali Mills to Rural Depot holders on 8th July, 1963 from Rafi-ud-Din Godown whereas superior quality of sugar of Marden and Peshawar Mills is always being issued for destribution in the urban areas.

Sardar Khalid Umar : Sir, I will also not move this motion if I am given an assurance by the Minister concerned.

Minister of Food and Agriculture : Yes, I will look into it.

Mr. Acting Speaker : The Minister concerned will look into it, and this adjournment motion is also not moved.

Breakdown of utility services in Lahore due to storm and subsequent negligence of the Department concerned.

Mr. Acting Speaker : Next comes an adjournment motion from Begum Jahan Ara Shahnawaz who wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the complete breakdown of the utility services in Lahore as a result of last Friday's storm causing untold misery and inconvenience to the citizens, resulting in deaths due to the lack of immediate medical Aid and operation services, which shows the callous negligence of these two Departments in not organising immediate emergency measures to provide adequate facilities for rushing the necessary equipment and staff to the badly affected areas and their total failure to carry out prompt repairs on a priority basis. The Ministers and Heads of the Departments have not even taken the trouble of visiting the stricken areas in order to gauge the *havoc* brought by the storms.

بیگم جہاں آرا شاہ نواز -(لاہور - ملتان ڈویژن) مسٹر سپیکر - میری تقریباً ۲۳ سالہ پارلیمنٹری زندگی میں میں نے کبھی کوئی Adjournment motion کسی ہاؤس میں پیش نہیں کیا یہ نہیں کہ کوئی ایسے واقعات نہیں ہوئے جنکے متعلق میرا دل چاہتا تھا

کہ میں بھی motion پیش کروں لیکن میرا ہمیشہ سے ایک اصول رہا ہے کہ Adjournment موشن کو صرف ایسے موقع پر پیش ہونا چاہئے جبکہ ایک بہت بڑا قومی سوال درپیش ہو کیونکہ پارلیمنٹ کا Adjourn ہونا ایک اہم موقع تصور ہوگا ۔ اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے کبھی کوئی تحریک التوا ہاؤس میں پیش نہیں کی ۔ صدر محترم کل جسوقت میں یہاں سے گئی ہوں تو میں سیدھی الیکٹرسٹی ڈیپارٹمنٹ کے دفتر گئی ۔ اب آپ مجھ سے سنئے ۔ جب میں وہاں پہنچی تو الو بول رہے تھے اور صرف دو تین معمولی آدمی اس دفتر میں بیٹھے تھے میری موٹر جا کر اس کھڑکی کے نیچے کھڑی ہوگئی اور میں نے ان سے کہا ایک آدمی باہر آن کر میری باتیں سن لیں تو انہوں نے کہا کیا کہتی ہیں آپ ۔ آپ کی comlpaint ہم note کر چکے ہیں اور اب کیا کہنا ہے ان میں سے ایک نے ایک پلندہ لفافوں کا اٹھایا اور کہا یہاں اس سے زیادہ شکایات لوگوں کی رکھی ہیں ان میں سے آپکی بھی ایک ہے ۔ میں نے جواب میں کہا آپ کیا قدم اٹھا رہے ہیں انہوں نے کہا کچھ کام کر رہا ہے میں نے کہا میں دو میل دیکھتی آئی ہوں ۔ ایک آدمی نظر نہیں آیا ۔ میں نے کہا کیا آپکو زائد عملہ نہیں دیا گیا ۔ انہوں نے کہا کام بہت زیادہ ہے ہم نہیں کہہ سکتے آپ کی باری کب آئے ہم لوگ لیجسلیچر میں بیٹھے ہیں ۔ میں نے پارٹی میٹنگ attend کرنی ہے ٹیلیفون بھی نہیں ہے انہوں نے کہا کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے مگر ان کا رویہ ایسا تھا کہ میں نے وہاں سے آجانا مناسب سمجھا ۔ میں وہاں سے سیدھی کئی سڑکوں کی طرف گئی مگر مجھے کوئی کام کرنے والا نہ ملا اگر انہوں نے میری پرواہ نہ کی تو مجھے اسکی شکایت نہیں وضعداری سے بات تو کرتے ۔ خیر مجھے اسکی پروا نہیں ہے مگر صدر محترم جیسا میں نے کہا کہ میں نے دو دو میل کے فاصلے پر ایک آدمی بھی کام کرتے نہیں دیکھا ۔

Minister of Revenue : Sir, The member should make a short speech.

بیگم جہاں آرا شاہ نواز —میں نے بھی یہ motion ایوان کے سامنے لانا ہی مناسب سمجھا ۔ مجھے علاقے کے حالات بتانے دیجئے کیونکہ اگر ایک چھوٹے سے طوفان کے پانچ دن بعد یہ حالت ہے کہ main سڑکیں بھی درست نہ ہوسکیں تو خطرہ کے وقت کیا ہو گا ۔ Adjournment موشن کو آپ Admit کریں یا نہ کریں کیا آپ کو آگے ایک

پردہ الٹ کر بتاؤں ایک مجلس میں جب میں نے یہ عرض کیا
کہ وہی ٹھیک تھا کہ سب سے بری سے بری وزارت بھی ۱۰۰ گنا
اس وزارت سے بہتر کام کر رہی تھی تو سننے والوں نے کہا کہ
۱۰۰ گنا نہیں ہزار گنا کہیں -

وزیر خزانہ - بیگم صاحبہ آپ نے تو Adjournment موشن پر
پوری پوری تقریر کر لی اور باقی کیا رہا -

Sir it is opposed both on question of Law facts.

Mr. Acting Speaker : Does the Minister consider it a matter of public importance?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) Sir, I will just read the very wording of the adjournment motion moved by the lady Member.

"complete breakdown of utility services in Lahore as a result of last Fridays storm".

This storm was beyond the power and control of the Provincial Government or the poor Minister concerned, Malik Qadir Bakhsh. It has affected an area of miles and miles not only in Lahore itself, but there were so many other places and towns which were affected by it. I think, if my information is not incorrect, the speed of the storm was 125 miles per hour. Nobody anticipated that storm. It was a storm, it was a cyclone over which nobody could have any control.

Mr. Acting Speaker : Just like flood.

Minister for Revenue : Had it been a flood just as East Pakistan there would have been a hue and cry in the Press. Instead of bringing it here Begum Sahiba would have given it to the press (*Interruptions*) Being a parliamentarian of 23 years, still Begum Sahiba is trying to interrupt me which is not parliamentary. I should be permitted to speak in a cooler atmosphere. Further on the motion says :—

"causing inconvenience to the citizens."

Not only the citizens of Lahore alone but there were many others who sufferred as a result of this storm. Can it be called an act of omission or commission on the part of the Government or the Minister or the Department concerned?

"resulting in deaths due to lack of immediate medical aid."

If the honourable lady Member had quoted some instance that a certain man, who wanted medical help, was not given that help, then it would have been definite. But this is a vague allegation. Again :

"callous negligence of these two departments".

I would again submit that the honourable lady member should have quoted some instance of callous negligence on the part of these two departments that in what respect the negligence was shown. Everything was done as far as it lies in the power of WAPDA. They did their utmost to take action in time and as soon as possible, in some cases within one hour and in some cases in 24 hours.

So far as the question of medical aid is concerned I have just asked the Health Minister. He says that some people are still in hospital. The lady member complained that a tower had fallen down which resulted in the deaths of so many people in Data Sahib's Darbar. Does the responsibility lie on the Minister or the department concerned. Could we foresee that this tower would fall resulting in deaths of so many people?

Moreover, Sir, the storm came on Friday and Saturday was a working day. So it was for the Begum Sahib to move her adjournment motion on the following day, that is, Saturday. She has moved her motion after 3 days, that is, after Saturday, Sunday, and Monday. So in my humble opinion, under Rule 47 it is not of recent occurrence. So legally it is not of recent occurrence and it is not definite and is vague and on facts also it has got no foundation whatsoever. So I submit hat it should be ruled out of order.

خواجہ محمد صفدر—جناب والا۔ گذارش کرونگا کہ میرے محترم دوست کے اعتراضات اس قدر Flimsy and vague ہیں۔ در اصل بیگم صاحبہ کا ایڈجرن منٹ موشن اس بنیاد پر نہیں ہے کہ یہاں Cyclone کیوں - - - - - - - (قطع کلامیاں) -

Minister for Revenue : I would request the member that he should speak on the admissibility.

خواجہ محمد صفدر—جناب والا - آپکے اعتراض کا جواب دے رہا ہوں اور کچھ نہیں کہہ رہا ہوں انہوں نے فرمایا ہے کہ یہ Act of God ہے اور کہ وزارت کی ذمہ داری نہیں کہ یہ cyclone کیوں آیا مگر اس طوفان کے نتیجہ کے طور پر جو نقصانات ہوئے ان کو رفع کرنے میں اس حکومت نے سستی سے کام لیا ہے ، یعنی اگر ٹیلیفون اور تار ٹوٹ گئے تھے تو وزارت کا فرض تھا کہ ان کو مرمت کرواتے اگر بجلی کے کھمبے ٹوٹ گئے تھے تو جلد از جلد ان کی مرمت ضروری تھی ، کیونکہ یہ تو ان کی ذمہ داری ہے اگر کوئی ایک کھمبا کسی وجہ سے ٹوٹ جائے خواہ طوفان کی وجہ سے یا کسی دوسری وجہ سے تو محکمہ بجلی کا فرض ہے کہ اس کھمبے کو دوبارہ نصب کرے یا اس کی مرمت کروائے -

Minister for Revenue : What about 3 days delay?

خواجہ محمد صفدر—وہ بھی عرض کرتا ہوں - دراصل بیگم صاحبہ انتظار کرتی رہیں ہیں کہ محکمہ متعلقہ کچھ

کریگا ، لیکن محکمہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا رہا اور شہر میں ایسنشیل سروسز بحال کرنے میں قاصر رہا ہے - اس لئے محترمہ بیگم صاحبہ نے یہ تحریک التوا پیش کی ہے -

Mr. Acting Speaker : I hold the motion in order.

Now, I request those Members who are in favour of leave being granted to please rise in their places.

(As less than 26 members rose in their places, leave to move the motion was refused.)

میاں محمد اکبر (گجرات - ۱) - جناب والا - بیگم صاحبہ کی تحریک التوا تو مسترد کی گئی ہے لیکن وزیر صاحب یقین دہانی کرا دیں کہ ایسنشل سروسز کتنے دنوں تک بحال ہو جائینگی - بجلی ٹیلیفون پانی تک نہیں ہے - اس لئے ضروری ہے کہ کوئی صاحب ہمیں تسلی کرا دیں کہ یہ ایک ہفتہ یا ایک مہینہ تک ان services کو restore کر دیا جائے گا تاکہ ہم امید تو رکھیں -

وزیر خزانہ - اللہ میاں ہی تسلی دے سکتا ہے ابھی پیر محمد صاحب نے کہا ہے کہ Every thing is being done

---

ELECTION OF THE SPEAKER

Mr. Acting Speaker : Now, I will make an announcement regarding the election of Speaker.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan : Sir, before you enter upon the schedule of election, I want to lodge my protest. This election is void and illegal because there is no post of Speaker and we are participating under protest.

Minister of Finance : Has he withdrawn his candidature?

خواجہ محمد صفدر—،،این خیال است و محال است و جنون،،

وزیر خزانہ—جنون آپ کو ہے یا مجھے - اس کا ابھی پتہ چل جائے گا -

Mr. Acting Speaker : Order, order. when the Speaker is standing every one should be in his seat and the Members should observe silence. I will now read the procedure that we have laid down in respect of the ballot. I will read it in Urdu.

قومی اسمبلی پاکستان کے قواعد انضباط کار (جنہیں صوبائی اسمبلی مغربی پاکستان کے طریق کار کو منضبط کرنے

کے لئے اپنا لیا گیا ہے) کے قاعدہ نمبر ۸ تحتی قاعدہ (۴) کے بموجب سپیکر کے انتخابات کے سلسلے میں رائے شماری کرانے کے لئے مندرجہ ذیل ہدایات جاری کی گئی ہیں :—

(۱) سیکریٹری کے ایوان اسمبلی کے روبرو ان ارکان کے اسماء کا اعلان کر چکنے کے بعد ، جنہیں سپیکر کے انتخاب کے لئے باقاعدہ طور پر نامزد کیا گیا ہے اور جو امیدواری سے دستبردار نہیں ہوئے ، نیز سیکریٹری کی طرف سے ان ارکان کے اسماء کے اعلان کے بعد جنہوں نے ان کے نام تجویز کئے ہوں انتخاب عمل میں لایا جائیگا ۔

(۲) اگر کوئی رکن بیلٹ بکس دیکھنا چاہے تو سیکریٹری ارکان کو خالی بیلٹ بکس دکھائینگے اور اس پر مہر لگا دینگے ۔

(۳) انتخاب بذریعہ خفیہ رائے دہی عمل میں لایا جائیگا اور پرچہ جات رائے دہی (بیلٹ پیپرز) پر تمام امیدواروں کے نام حروف تہجی کے اعتبار سے درج ہونگے ۔

(۴) پرچہ جات رائے دہی ایک کتابچہ سے نکال کر جاری کئے جائینگے، جن کے ساتھ ان کے مثنلے بھی ہونگے اور ہر مثنلے پر ترتیب وار نمبر لگے ہوئے ہونگے ۔ علاوہ ازیں ہر پرچہ رائے دہی پر سیکریٹری کی دستخطی مہر ثبت ہوگی ۔ جب کسی رکن کو پرچہ رائے دہی جاری کیا جائے گا تو اس کے مثنلے پر رکن مذکور کا نام تحریر کیا جائے گا اور اس پر ان سے دستخط بھی کرائے جائینگے ۔ نیز جاری کنندہ افسر پرچہ رائے دہی پر اپنے دستخط کر کے اس کی تصدیق کریگا ۔

(۵) پرچہ رائے دہی وصول کرنے کے بعد رکن مذکورہ اس جگہ تشریف لے جائینگے جو پرچہ جات رائے دہی پر نشان لگانے کے لئے مخصوص کی گئی ہے ، پھر وہ ایک پنسل سے جو اس مقصد کے لئے مہیا کی جائیگی اس امید وار کے نام کے سامنے جسے وہ ووٹ دینا چاہتے ہوں چرخی (X) کا نشان لگائیں گے (ارکان کو چاہئے کہ وہ نشان

لگانے کے لئے کوئی دوسری پنسل یا نشان لگانے والی کوئی دوسری چیز استعمال نہ کریں) پھر وہ پرچہ رائے دہی کو تہ کرنے کے بعد کسی شخص کو یہ دکھائے بغیر کہ انہوں نے کس کے حق میں ووٹ دیا ہے اس بیلٹ بکس میں ڈال دیں گے جو سیکریٹری کی میز پر رکھا ہو گا ۔

(٦) اگر پرچہ رائے دہی کسی رکن سے خراب ہو جائے تو اسے سیکریٹری کو واپس کر سکیں گے جو پہلے پرچہ کو منسوخ کر کے اس کے مثنیٰ پر منسوخی کا اندراج کرنے کے بعد دوسرا پرچہ رائے دہی جاری کرینگے ۔

(۷) کسی ایسی پرچی رائے دہی کو ناجائز قرار دے دیا جائے گا جو :—

(الف) اس پر چرخی (X) کے نشان کے علاوہ جو کسی امیدوار کے نام کے سامنے لگایا گیا ہو کوئی ایسا نام لفظ یا نشان لگا ہو جس سے رائے دینے والے شخص کی شناخت ہو سکے ، یا

(ب) اس پر چرخی (X) کا نشان نہ ہو ، یا

(ج) اس پر چرخی (X) کے نشانات ایک سے زائد امیدواروں کے ناموں کے سامنے لگے ہوئے ہوں ، یا

(د) رائے دینے والے کی نیت کے بارہ میں کسی اور صورت میں اس امر کا یقین نہ ہو سکے کہ آیا اس نے کس امیدوار کے حق میں ووٹ دیا ہے ۔

(۸) جب ایوان اسمبلی میں موجود ارکان میں سے کوئی ایسا باقی نہ رہے جو ووٹ دینا چاہتا ہو تو انتخاب ختم کر دیا جائے گا ۔

(۹) انتخاب ختم ہونے کے بعد سیکریٹری بیلٹ بکس کو خالی کرائینگے اور قائمقام سپیکر پرچوں کی جانچ پڑتال کریں گے ، ایسی پرچی کو مسترد کر دیں گے جو ناجائز ہو اور جائز پرچیوں میں سے ہر ایک امیدوار کو دئیے گئے ووٹوں کا شمار کریں گے ۔

(۱۰) قائمقام سپیکر اس امیدوار کو منتخب شدہ قرار دیں گے جس نے زیادہ ووٹ حاصل کئے ہوں ، اگر دونوں امیدوار مساوی تعداد میں ووٹ حاصل کریں تو انتخاب کا فیصلہ بذریعہ قرعہ اندازی کیا جائیگا -

(۱۱) اگر کوئی ووٹر ان پڑھ ہو یا وہ انگریزی اور اردو پڑھنے سے قاصر ہو اور قائمقام سپیکر اس امر سے مطمئن ہوں تو وہ ڈپٹی سیکرٹری کو یہ ہدایت کریں گے کہ وہ ووٹر متعلقہ کی خواہشات کے مطابق پرچہ رائے دہی پر نشان لگائیں -

اس کے علاوہ ایک ضمنی ہدایت یہ ہے کہ چونکہ منسٹر صاحبان کے ووٹ نہیں ہیں ان سے امید کی جاتی ہے وہ respectable distance پر رہیں گے اور وہ ووٹروں کے ساتھ نہیں آئیں گے -

خواجہ محمد صفدر—باہر نکال دیجئے ایوان میں ان کی کیا ضرورت ہے -

وزیر خزانہ—جناب والا - اگر کسی کی نظر کمزور ہو وہ بیچارا کیا کرے گا -

Mr. Acting Speaker : I want to make one point further clear that no time has been fixed for closing the ballot, because this is part of the proceedings of the House. And as soon as the Speaker announces that inside the House no Member is left who wants to vote then the ballot will be held to be closed.

خواجہ محمد صفدر—جناب والا - ایک بچے تک پولنگ کو کھلا رکھا جائے اس وقت تک جب کوئی ممبر آئے اپنا ووٹ ڈال دے -

Mr. Acting Speaker : I think that will not be in accordance, with the rules. Can you in the case of any other Motion wait for other membe s to come.

Haji Ab'ul Majid Jatoi : The whole day has been fixed for election.

Mr. Acting Speaker : I have already announced the election rules and I am not going to change them.

وزیر خزانہ—پریس گیلری سے سب کی نظر پڑ رہی ہے -

Mr. Acting Speaker : The Press Gallery should be cleared. (Interruptions) Order, Order,

بیگم جہاں آرا شاہنواز :پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا ۔ اس ایوان میں اس پوائنٹ آف آرڈر پر یہ کہنے کے لئے کھڑی ہوئی کہ چھوٹے چھوٹے کام سرانجام ہونے میں نہیں لگ رہے ہیں ، کل کہیں ہندوستان یا کسی اور طرفسے خطرہ کا سامنا ہو گیا تو ملک میں کیا ہوگا ، میں یہ کہنے کے لئے کھڑی نہیں ہوئی کہ پانچ دن بجلی بند ، ٹیلیفون بند جگہ جگہ تمام ذرائع عام ضروریات کے معتل ہو رہے ہیں ، میں یہ کہنے کے لئے کھڑی ہوئی ہوں کیونکہ میں اس ہاؤس کی ایک ذمہ دار ممبر ہوں ۔

Mr. Acting Speaker : Begum Sahiba, you have entered upon a different item.

Begum Jahan Ara Shah Nawaz : It is a point of order. I was on my legs before.....

Mr. Acting Speaker : I thought you would raise a point of order about election.

Begum Jahan Ara Shah Nawaz : Not the election. I said I will raise a point of order soon after the adjournment motions. You said I can do it afterwards. I am a Member of this House.....

پانچ دن سے میرے گھر میں الیکٹرک سٹی نہیں ہے اور ٹیلیفون بند ہے ، اگر مزید عرصہ اس کے انتظام کے لئے درکار ہے تو اسمبلی چیمبر میں میری رہائش کا انتظام کیا جائے ۔

وزیر خزانہ - جناب والا ۔ بیگم صاحبہ محمودہ سلیم وزیر کے گھر میں بھی الیکٹرک سٹی نہیں ہے ، انہوں نے کوئی شکایت نہیں کی ۔

Mr. Acting Speaker : Begum Sahiba, please take your seat. You have entered upon a different item. I will hear no point of order. The Secretary will now announce the names of the candidates.

Mian Muhammad Akbar : Sir, I just want to know whether convassing is permissible under the law inside the House.

Mr. Acting Speaker : You may repeat your point of order.

میاں محمد اکبر : میری عرض یہ ہے کہ ممبر صاحبان ہاؤس میں convossing کر رہے ہیں کہ فلاں کو ووٹ دو ۔ جناب غفار پاشا صاحب اور مسٹر باجوہ اپنی نشستوں پر نہیں ہیں ۔

وزیر خزانہ : جناب یہ غلط بیانی کر رہے ہیں ۔

میاں محمد شریف (پارلیمنٹری سیکرٹری) : جناب والا ۔ party basis پر ہمارے دوست بیٹھے ہیں right کے اس طرف اور left کے اس طرف اس میں convassing کا کیا سوال ہے ؟

We have taken a decision in the party meeting.

Mr. Acting Speaker : The leader of the Opposition is convassing on the other side. (Laughter) Order please.

Secretary : The following two candidates have been duly nominated and have not withdrawn their candidature :—

(1) Mr. Iftikhar Ahmed Khan.—He has be enproposed by Amir Habibullah Khan Saadi, Haji Abdul Majid Jatoi, Rao Khurshid Ali Khan, Allama Rehmatullah Arshad and Khawaja Muhammad Safdar.

(2) Chaudhri Muhammad Anwar.—He has been proposed by Chaudhri Saifullah Khan Tarar and Chaudhri Niamat Ullah.

Mr. Acting Speaker : If any Member wishes to have a look at the box, he can do so.

(*Voices : No. No.*)

میاں محمد اکبر : جناب والا ۔ ہمارا امید وار جیت گیا ہے، ہمارے Propose کرنے والے پانچ ہیں اور ان کے دو (قہقہہ) ۔

(*Voting by secret ballot then started*).

Mr. Acting Speaker : Is there any Member who still has not voted and has a desire to vote?

(*A short pause*)

The Ballot is closed now.

(*Votes were then counted*)

Mr. Acting Speaker : Order please. The total poll is 111, out of which two have been held to be invalid. 23 votes have been polled for Nawabzada Iftikhar Ahmed Khan and 86 for Chaudhri Muhammad Anwar. Chaudhri Muhammad Anwar is, therefore, declared the elected Speaker.

Now I call upon him to come and take the Oath of Office.

(*The Acting Speaker then administered the oath of office to chaudhri Muhammad Anwar, the Speaker elect, who then occupied the chair*).

FELICITATIONS TO SPEAKER

وزیر خزانہ - جناب والا ۔ میں آپ کو اس عہدے پر فائز ہونے پر دلی مبارک باد دیتا ہوں اور افسوس بھی مجھے ہوگا کہ ہم نے اپنے ایک Loyal supporter کو پارٹی سے ختم کر دیا ہے اور جیسا کہ امید ہے انشاء اللہ آپ بغیر کسی پارٹی کو belong کرنے کے پارٹی سے بالا رہ کر کام کرینگے جیسا کہ آپ نے ابھی Oaths لیا ہے ۔

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔۱) ۔ جناب سپیکر ۔ ابھی ابھی میں نے اور میرے ساتھیوں نے آپ کے خلاف ووٹ دیا ہے لیکن اس سے یہ مراد نہیں کہ ہم آپ کی ذات کے خلاف ہیں ۔ (نعرہ تحسین) ۔ ہم ایک اصول کیلئے ہاؤس میں لڑ رہے ہیں اور وہ اصول یہ ہے کہ سپیکر کے انتخاب کے لئے

پارلیمنٹ کے مختلف گروپ اور پارٹیز مشورہ کے ساتھ ایوان کے بہترین رکن کو اس منصب جلیلہ کیلئے منتخب کرتے ھیں ، مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ھے کہ اس انتخاب میں اس طرف کے بیٹھنے والوں کو مشورے میں نہیں لیا گیا اور سرکاری بینچز اس ایوان کی اعلیٰ روایات کو برقرار رکھنے سے قاصر رہے ھیں، آپ کے خلاف ھم نے ووٹ دیکر یہ ثابت کیا ھے کہ سرکاری بینچز کو اس سے بہتر کردار کا اظہار کرنا چاھئے تھا ۔

Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon : On a point of order, Sir. The Leader of the Opposition was very much insisting on maintaining the secrecy of ballot yesterday and today unfortunately he is the first person to break it. He is giving out for whom he has voted and for whom his party has voted. I would, therefore, appeal to you Sir, kindly to maintain the rule as it is and not to permit him to disclose the secrecy of the ballot.

خواجہ محمد صفدر - secrecy of ballot کے بارے میں اتنا کہنا چاھتا ھوں کہ اگر میں اپنا ووٹ ظاھر کرنا چاھوں تو محترم غلام نبی میمن صاحب مجھے ایسا کرنے سے نہیں روک سکتے ۔ جناب والا ۔ میں یہ گذارش کر رہا تھا ھم نے آپ کے خلاف اپنا ووٹ استعمال کیا اور محترم نواب زادہ افتخار احمد خان کے حق میں ووٹ استعمال کرکے یہ اصولی بات منوانے کی کوشش کی تھی کہ سپیکر کا انتخاب ایوان کی مختلف پارٹیوں کے مشورہ سے ھو ۔ اس اصول کو ھم منوانے میں ناکام رہے بہر حال وہ بات رفت وگذشت ھو گئی ۔ میں اس وقت اپنی طرف سے اور اپنے رفقائے کار کیطرف سے آپکو اس منصب جلیلہ پر فائز ھونے پر مبارکباد پیش کرتا ھوں ۔ (خوب خوب) ۔

جناب والا ۔ میں آپکو یاد دلاؤنگا کہ آپ جس منصب پر آج متمکن ھوئے ھیں ، وہ بہت اھم منصب ھے اور اسکے ساتھ بہت سی روایات منسلک ھیں اور مجھے امید ھے کہ آپ پوری کوشش کرینگے کہ نہ صرف ان تمام روایات کو برقرار رکھا جائے بلکہ ان میں کچھ اچھی روایات کا اضافہ بھی کیا جائے ۔ جناب والا ۔ میں اسکے متعلق قطعاً کوئی پیشین گوئی کرنے کے لئے تیار نہیں ھوں کہ آپ ایک بہت بڑے اور بہت اچھے سپیکر ثابت ھونگے، یا آپ اپنے انتخاب کو belie کرینگے ۔ یہ امر وقت کے ساتھ ثابت ھوگا اور یہ مستقبل ھی بتا سکیگا کہ آپ اپنے اس فرض سے کس طرح عہدہ برآء ھوتے ھیں اللہ تعالے آپ کو توفیق دے کہ آپ ایک منصف مزاج اور کامیاب سپیکر ثابت ھوں میں آخر میں ھاؤس میں اس طرف بیٹھنے والوں کیطرف سے آپکو یقین دلاتا ھوں ۔ کہ ھم آپکو آپکے فرائض کی انجام دھی میں اپنا پورا پورا تعاون پیش کرتے رھینگے اور آپکو اس ایوان میں بہتر روایات قائم کرنے میں آپکی امداد کرتے رھینگے ، ان الفاظ کے ساتھ

میں پھر مبارکباد پیش کرتے ہوئے سلسلہ تقریر کو ختم کرتا ہوں۔

سردار عنایت الرحمن خان عباسی—(ہزارہ - ۱)

مسٹر سپیکر - قبل اس کے کہ میں کچھ گذارش کروں ، میں جناب والا - اس کامیابی پر اور اس کرسی صدارت پر جلوہ افروز ہونے پر آپ کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جناب والا - جیسا کہ اس ہاوس کے ایک نمایاں اور ذہین ممبر کی حیثیت سے آپ پر اچھی طرح سے واضح ہے کہ سپیکر کا عہدہ اس اسمبلی کے اندر اس قسم کا عہدہ ہے کہ جس پر تمام اراکین پوری طرح اعتماد رکھتے ہیں اور جس کی ذات گرامی کے ساتھ اسمبلی کے جتنے اراکین ہیں ، وہ پوری طرح سے وابستہ ہیں۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ آپ کو علم ہے کہ اس اسمبلی کے وقار کو اسمبلی کی Proceedings کے صحیح طور پر ہونے کا دارو مدار آپ کی ذات گرامی پر ہے ، اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے ، جیسا کہ اس ہاوس کے بہت سے اراکین کے شمار میں واضح ہو گیا ہے کہ انہوں نے آپ کے خلاف ووٹ دئے ہیں ، لیکن مجھے امید کامل ہے اور ہمیں فخر ہوگا - کہ ہم نے ایسے آدمی کا انتخاب کیا ہے ، جو اس کرسی پر بیٹھ کر اپنی سپیکری کے دوران کسی پر یہ واضح نہ ہونے دیگا کہ کس نے حق میں ووٹ دیا ہے ، کس نے خلاف دیا ہے ، جیسا کہ ہمارے لیڈر نے کہا ہے کہ ہمیں افسوس ہے کہ اس کے لئے ہم اس پارٹی سے ایک ذہین اور قابل اور فرض شناس رکن کو الگ کرکے ہم ان کے صلاح مشوروں سے محروم ہو گئے ہیں ، لیکن انشاء اللہ ہمیں اس بات پر فخر ہوگا اور اپنی گردن کو ہم ایوان میں بلند کر سکیں گے کہ ہم نے اس پارٹی سے ایک ایسے آدمی کو سپیکر کے عہدے کے لئے منتخب کیا ہے کہ جو تمام صلاحتیں اپنے اندر رکھتا ہے اور وہ یقیناً اس قابل ہے تاکہ وہ اس ہاوس کے وقار کو بلند کر سکے اور اس ہاوس کے وقار میں آئے دن اضافہ کر سکے ان گزارشات کے ساتھ میں اپنی نشست پر بیٹھتا ہوں۔

خواجزادہ افتخار احمد خان—(جھنگ - ۱) جناب والا - میں اپنا یہ خوشگوار فرض سمجھتا ہوں کہ میں آپ کو

اس انتخاب پر مبارکباد پیش کروں (ہیئر ہیئر) اس لئے کہ جمہوریت کا تقاضہ یہ ہے کہ اکثریت کے فیصلے کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا جائے ۔ ہم یہ سر آج سے پہلے اس لئے خم نہیں کر سکتے تھے کہ کیونکہ ایوان کا فیصلہ آپ کے حق میں نہیں تھا ، اس وقت بھی ہماری جمہوریت کا تقاضہ تھا اور جمہوریت ہمیں مجبور کرتی تھی کہ ہم مقابلہ کریں اور دیکھنے والے اور لکھنے والے یہ لکھیں اور یہ دیکھیں کہ آج بھی اس ایوان میں ایسے لوگ موجود ہیں کہ نامزدگی کے خلاف خواہ نامزدگی کہیں سے بھی ہو ۔ اپنی آواز بلند کر سکیں ، اس لئے اب یہ سوال اس ایوان کے وقار کا ہے ، آپ کی عزت کا ہے ، آپ کی عزت اس ایوان کی عزت ہے ، اس لئے میں قائد حزب مخالف کی تائید کرتا ہوں ، کہ جہاں تک ہماری ذاتوں کا تعلق ہے ، جہاں تک ہمارے تعاون کا تعلق ہے ، ہم آپ کے ساتھ تعاون بھی کریں گے ، اور آپ کو کامیاب بنانے کی کوشش بھی کریں گے اور با وجود اس کے بھی کوشش کرینگے کہ یہ انتخاب مقابلے کے ساتھ ہوا ہے اور اتفاق رائے سے نہیں ہوا اور اچھا ہے کہ یہ انتخاب بلا مقابلہ نہیں ہوا ، کیونکہ اتفاق رائے کے ساتھ منتخب ہونے والے سپیکر کا تلخ تجربہ ہمیں ہو چکا ہے ۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ یہ بھی خوشگوار ثابت ہو اور یہ اچھی چیز ہی ہوئی کیونکہ کم از کم یہاں وہی پرانی تاریخ تو نہ دہرائی جائے گی کہ جس پردنیا کے ہر جمہوری ملک نے انگلیاں اٹھائی ہیں ، جس کو غلط سمجھا ہے ، میں امید کرتا ہوں کہ ہمارا تعاون آپ کے ساتھ ہوگا اس لئے نہیں کہ آپ سپیکر ہیں ، بلکہ اس لئے کہ ایوان کا وقار اس میں ہے کہ ہم اپنے سپیکر کی عزت کریں اور اس سے تعاون کریں ، سب سے زیادہ ذمہ داری اور بوجھ آپ کے اوپر ہے آپ نے اپنے کام سے ، آپ نے اپنی امانت سے اور آپ نے اپنی دیانت سے یہ ثابت کرنا ہے کہ آیا وہ تعاون جو ہم آج پیش کر رہے ہیں ، رہے گا یا نہ رہے گا ، ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی نشست پر بیٹھتا ہوں ۔

مسٹر خالد بن جعفر (پارلیمنٹری سیکرٹری) معزز سپیکر - میں جناب کو اس عہدے پر فائز ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اس سے زیادہ میں جناب مسعود صادق صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ جنکی نظر انتخاب ایک ایسے شخص پر پڑی کہ جو اسکا مستحق تھا - میں جناب سے گذارش کرونگا کہ آپ ایوان کی تمام روایات کو اسیطرح برقرار رکھینگے جس طریقے سے جناب نے بحیثیت ایک پارلیمنٹری سیکرٹری ہوتے ہوئے رکھا - آپ ان چند پارلیمنٹری سیکرٹریوں میں شمار کئے جاتے تھے ، جنہوں نے اپنی self respect اور اپنے عہدے کو مد نظر رکھا - میں زیادہ کچھ عرض نہیں کرنا چاہتا - صرف اتنا ہی عرض کرونگا کہ آپ تمام ان روایات کو جو کہ ایوان کی عزت اور اسکے وقار کے لئے ضروری ہیں ، انکو ترجیح دینگے اور اپنی قابلیت اپنی ہر دلعزیزی کو برقرار رکھتے ہوئے اس ایوان کے وقار کو اونچا کرینگے آخر میں میں جناب سے یہ عرض کرونگا کہ خدا آپکو اس عہدے پر قائم رکھے اور یہ مصرعہ عرض کر کے بیٹھ جاتا ہوں کہ آغاز تو اچھا ہے انجام خدا جانے -

Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon (Hyderabad) : Sir, I beg to offer my precious little to the chorus of congratulations which has been showered on you, on your well deserved elevation, by this House. When the Leader of the House says that he has lost a very loyal member of his party, I am sure, he does not mean that you will henceforth be disloyal to his party. I am sure you will realise that you have ceased to be a member of this or that party. Today you have become the arbitrator of the destiny of the whole House. I hope you will be governed by those high ideals which have always been present in the minds of those who had the privilege of occupying this August Chair. I will complete my speech with a persian couplet by saying—..

مشک آنست که خود ببوید نه که عطار بگوید

بیگم جہاں آرا شاہنواز (لاہور - ملتان ڈویژن) — مسٹر سپیکر! مجھے یہ فخر حاصل ہے کہ میں اس Constituency سے منتخب ہو کر آئی ہوں - اس Constituency کو آج یہ فخر حاصل ہو رہا ہے کہ ایک قابل فرد کو اس منصب جلیلہ پر فائض کر کے کرسی صدارت پر بٹھایا گیا ہے ، اسلئے میں ایک بہن ہونے کی حیثیت سے آپکو دلی مبارکباد پیش کرتی ہوں کاش کہ یہ انتخاب اتفاق رائے سے ہوتا اور آج یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے آپکے لئے ووٹ ڈالے ہیں اور مجھے رنج ہے - اس بات کا کیونکہ آپکی قابلیت اور شخصیت کی میرے دل

میں بڑی قدر ہے۔ میں خوش ہوں اور انتہائی خوش ہوں
کہ میری Constituency کو عزت دی گئی ہے ۔ صدر محترم ۔
میں دل سے دعا کرتی ہوں کہ خدا آپکو یہ ہمت دے
کہ آپ ان تمام روایات کو جنکو کہ میں متبرک سمجھتی
ہوں ، ان پر قائم رہ کر اس عہدے کو مکمل طور پر کامیاب
بنا سکیں اور ان روایات کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ آپوزیشن
اور حزب اقتدار دونوں کو برابر برابر سمجھینگے ۔ آخر میں
میں آپکو ایک بار پھر اس انتخاب پر مبارکباد پیش کرتی ہوں ۔

سردار محمد اشرف خاں-(پارلمینٹری سیکرٹری) میں آپکو آپکے
اس انتخاب پر جسکے کہ آپ صحیح معنوں میں مستحق تھے مبارکباد
پیش کرتا ہوں ۔ جناب والا ۔ ہمیں آپکی شخصیت اور آپکی
قابلیت کو ایک سال آپکے انتہائی قریب رہ کر انتہائی اچھے
طریقے سے دیکھنے کا موقع ملا ہے اور ہم معزز ایوان کے
باقی ممبران کی نسبت آپکو زیادہ قریب سے دیکھنے کی وجہ
سے فائدے میں رہے ۔ آپکا یہ انتخاب آپکی قابلیتوں اور اہلیتوں
کے پیش نظر نہایت مناسب اور موزوں ہوا ہے ۔ یہاں میں
جناب نوابزادہ افتخار احمد صاحب سے اس بات پر متفق نہیں ہوں
اور حقیقتاً مجھے رنج ہوا ہے ، جیسا کہ انہوں نے کہا ہے
کہ آپکی نامزدگی اکثریت پارٹی کے ایک امیدوار کی حیثیت سے
تھی ۔ جناب والا ۔ آپکی نامزدگی کسی خاص وجہ سے نہیں ہوئی
تھی ، بلکہ اکثریت پارٹی کے ممبران کیطرف سے یا پارٹی لیڈر
کیطرف سے تھی ، ایک مجبوری کی بنا پر تھی ، جو کہ
ایک سال کے عرصے میں آپ نے آپکی ذاتی تدبیر اور آپکے
وقار نے اکثریت پارٹی کو مجبور کیا کہ انکی نظر انتخاب
آپ پر پڑے ہم نے یعنی اکثریتی جماعت نے اپنے لیڈر کو
mandate دیا کہ وہ جسکو چاہیں اس عہدے کیلئے منتخب
کریں ۔ انکی نظر انتخاب آپ پر پڑی اور تمام ممبروں نے
آپکے انتخاب کا خیر مقدم کیا ۔ جناب والا ۔ آپکو اس ایک
سال کے عرصے میں قریب سے دیکھنے کے باعث ہمیں توقع ہی
نہیں بلکہ یقین ہے کہ آپ اس عہدے پر نہایت کامیاب رہینگے
اور یہ ہماری دعا بھی ہے ۔ ہمارا تعاون ہمیشہ آپکے ساتھ رہیگا ۔

Mr. S. M. Sohail (Karachi I): Mr. Speaker, Sir, when I rise to congratulate you today on your election as Speaker, I do not do so in the conventional way that every Speaker that is elected has got to be congratulated. I wish to make this occasion of a deeper significance than a mere conventional congratulation.

Mr. Speaker, this country today is in the midst of making a democratic experiment and we in this House are busy making that experiment. This House has conferred on you the biggest honour that under the present democracy in the country, this province, could confer by electing you as the Speaker of this House. You are now the custodian of the privileges of the members of this House and it is up to you to uphold the dignity of the House as a whole. Your rulings and your decisions will form a permanent record and you will be judged by the decisions that you are going to take on momentous matters that will be coming up before you in due course.

Sir, I need hardly remind you—you must be conscious of it—that as the Speaker of the House we will expect you to uphold freedom of speech, we will expect you to uphold the rights of the individual *vis-a-vis* the State, and Sir, above all, we will expect you to uphold the dignity and prestige of the House, and this you will do irrespective of the fact whether a member is sitting on this side of the House or on that side of the House. In England, you know, in the Mother of Parliaments it is an established practice that as soon as a member is elected as Speaker, he ceases to belong to any party and he becomes the custodian of the privileges of the whole House and ceases to be a party member. I do not know how far we have been able to establish that convention in this country. But certainly that should be the goal, that should be the ideal which we should all subscribe to on an occasion like this. I would finish my congratualatory note by saying that we will all be looking forward towards you to see the fulfilment of our aspirations, then a democratic aspiration which is now personified in you as the Speaker of this House.

مسٹر حمزہ—(لائلپور - ۶) جناب سپیکر! آپکو علم ہوگا کہ دوسرے ممالک میں سپیکر کے عہدے کو انتہائی قدر و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور وہ ممالک جنہیں ہم صحیح معنوں میں جمہوری ممالک کہہ سکتے ہیں ، وہاں سپیکر پارلیمنٹ یا مجلس قانون ساز کے tenure کیساتھ اپنے عہدے سے دست بردار نہیں ہوتا ، بلکہ تا زیست سپیکر کے عہدے پر فائز رہتا ہے بلکہ اس سے بڑھ کر اکثر اوقات انہیں اپنے حلقہ نیابت سے بلا مقابلہ منتخب کیا جاتا ہے - جناب سپیکر - آج اس عہدے پر متمکن ہونے پر میں آپکو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور اسکے ساتھ ساتھ میں آپ سے اظہار ہمدردی بھی کرتا ہوں - ہمدردی کیوجہ یہ ہے کہ آپکے کندھوں پر انتہائی اہم ذمہ داریاں ڈالی گئی ہیں اور ایسے نازک مرحلے پر کہ جبکہ اس عہدے پر متمکن ہونے والے سابق سپیکر کو ایک سال قبل ہی مسلم لیگ کنونشن پارٹی کی طرف سے ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا گیا تھا ، لیکن ایک سال بعد ایوان اور سپیکر کے عہدے کی قدرومنزلت کو بالائے طاق رکھتے ہوئے انہیں عہدہ

سے علحیدہ کر دیا ہے اور مجھے انتہائی افسوس کیساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس پارٹی کی وفاداریاں دریائے سندھ کی گذرگاہ کی طرح بدلتی ہیں اور جہانتک اس ایوان میں دئیے گئے تاثر سے پتہ چلتا ہے -

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqi : On a point of order. My friend is talking about political parties. The House is now offering you congratulations. He is irrelevant This is an occasion when we should confine ourselves to f licitating and congratulating you. I would, therefore, request that Mr. Hamza should confine himself to congratulations and felicitations only. Otherwise this will ultimately enter us upon a debate as to the functions and conduct of the Convention Party and other Parties.

Mr. Sp aker : Mr. Hamza you will please be relevant.

مسٹر حمزہ — میں یہ عرض کر رہا تھا کہ میں مبارکباد دینے کے ساتھ ساتھ آپ سے اظہار ہمدردی کرتا ہوں - ہمدردی کرنا کوئی بری بات نہیں ہے کیونکہ اس ایوان میں جو کچھ بھی ڈرامہ کھیلا گیا ہے اسکو دیکھتے ہوئے میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ یہ جو کچھ ہم منہ سے کہتے ہیں اگر دل سے بھی کہیں تو اچھا ہو - مبارکباد کے سلسلے میں یہ عرض کرنا بیحد ضروری ہے کہ آپ کے predecessor کو پورا ایک روز مبارکبادیاں دینے پر صرف کیا تھا اور جناب مسعود صادق صاحب نے بھی بہت اچھے الفاظ میں مبارکباد دی تھی آپ کے predecessor کا جرم جسکی سزا انہیں دی گئی، یہ تھا کہ وہ اس عہدہ جلیلہ پر متمکن ہونیکے بعد غیر جانبداری سے اپنے فرائض سر انجام دیتے رہے ، آپکو مبارکباد دیتے ہوئے عرض کرونگا کہ آپ اس عہدہ کی سابقہ روایات کو قائم رکھتے ہوئے اس کے گرائے ہوئے وقار کو بلند کرنے کی سعی کریں بلکہ بہتر روایات قائم کریں ، اللہ تعالی آپ کی مدد کرے-

مسٹر محمد محسن صدیقی (کراچی - ۱) - جناب والا - میں اپنے دل کی انتہائی گہرائیوں سے اور صمیم قلب سے آپکو مبارکباد پیش کرتا ہوں اس سے پہلے کہ میں آپکو یہ یقین دلاوں کہ یہ موقع خصوصاً میرے لئے اور آپکے لئے تین نقطہ ....

نواب زادہ علی محمد خان خاکوانی—پوائنٹ آف آرڈر - جناب میں اتنی گذارش کرتا ہوں کہ ہماری سیٹ change کر دیں اسلئے کہ ہمارے سپیکر کی نگاہ ہماری طرف نہیں ہوتیں -

Mr. Speaker : This is no point of order.

مسٹر محمد محسن صدیقی ۔جناب والا ! میں یہ گذارش کر رہا تھا کہ آپ کا الکشن میرے نزدیک تین نقطہ نگاہ سے اہمیت رکھتا ہے اول تو آپ کی ذات کے نقطہ نگاہ سے کہ باوجود اسکے کہ آپ کو ابھی تجربہ نہیں ہے لیکن آپ کے عقل و شعور سے ہمیں پوری پوری توقع ہے کہ اس ذمہ داری میں آپ ایک ایسا عظیم کردار ادا کریں گے جو یہ ہاوس یاد رکھے گا ۔ قدرت نے آپ کو یہ موقع دیا ہے اور اس موقع سے آپ پورا پورا فائدہ اٹھائیں ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کے فرض کی ادائیگی میں اگر ہماری حمایت کی ضرورت ہوگی تو ہم آپ کے ساتھ ہیں ۔

دوسرا نقطہ نگاہ جو میرے نزدیک اہم ہے یہ کہ آپ کو اس ہاوس کا تعاون حاصل ہونا چاہئے اور آپ کا بھی فرض ہے کہ آپ بھی اس ہاوس کا وقار بلند کریں مگر اسکے ساتھ ساتھ اگر کوئی ناخوشگوار بات یا واقعہ اس ہاوس میں رونما ہو تو اس ہاوس کے وقار کو بلند کرنے کیلئے اگر آپ کو کوئی ناخوشگوار بات کرنا پڑے تو ہاوس کا سنجیدہ طبقہ آپ کے ساتھ ہوگا ۔ تیسرا نقطہ نگاہ جو میں آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ خدا را ایسی روایات قائم کیجئے جس سے اس ہاوس کے debate کا معیار بلند ہو اور یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے مجھے امید ہے کہ آپ سے ہماری یہ امید غلط ثابت نہیں ہوگی ۔ میں نے مانا کہ ہمارا پرانا تجربہ غلط تھا مگر جمہوریت میں یہ ضروری نہیں کہ دوسرا تجربہ بھی غلط ہوگا میں ان الفاظ کے بعد آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔

میاں محمد یاسین خان وٹو ۔(منٹگمری-۳) جناب والا ! سب سے زیادہ اعزاز جو کوئی فرد کسی دوسرے فرد کو پیش کر سکتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ اسے اپنا نمائندہ منتخب کرے اور یہ اعزاز بہت بڑا اعزاز ہے کہ آج جناب والا آپکو اپنا نمائندہ منتخب کرنیوالے اشخاص ایسے لوگ ہیں جو اپنی اپنی جگہ پر انفرادی طور پر لاکھوں کے نمائندے ہیں اور اجتماعی طور پر کروڑوں کے نمائندے ہیں ۔

Major Sultan Ahmad Khan : On a point of order. Sir, will the Member refrain from using the word 'numainda'. You are no more a 'numainda'. You are now the Speaker of the House.

Mr. Speaker : This is no point of order.

میاں محمد یاسین خان وٹو—نمائندہ کا مفہوم سمجھنے میں میرے فاضل دوست نے غلطی کی ہے بہر حال نمائندہ کے یہ معنی ہیں کہ جو کسی کام کے کرنے میں کسی کی نیابت کرے اسکو نمائندہ کہا جاتا ہے۔ تو جناب والا اس ایوان میں جو لوگ اپنی جگہ پر کروڑوں کے نمائندے ہیں اور کروڑوں کے نمائندے کی حیثیت سے آپ کو انہوں نے یہ اعزاز بخشا ہے اور اپنے تمام حقوق اور اپنے تمام مفادات اور اس ایوان کا وقار آپ کے ہاتھ میں دیا ہے یہ یقیناً ایک بہت بڑا اعزاز ہے کسی شخص کیلئے اور میں اس موقع پر اس اعزاز کیلئے آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب والا ! اس اعزاز اور انتخاب نے آپ کو ایک ایسی جگہ پر متمکن کیا ہے جو اس ایوان میں سب سے اونچی جگہ ہے آج سے آپ کے اور ہمارے درمیان فاصلے بڑھ گئے ہیں آج کے بعد سے ہم آپ کو نام لیکر نہیں پکاریں گے آج کے بعد سے ہم آپ کو جناب والا کہیں گے آج کے بعد سے ہم آپ کو سر کہیں گے آج کے بعد سے ہم آپ کو ''مسٹر سپیکر'' کہیں گے اور فاصلے بڑھنے کے ساتھ فاصلے گھٹ بھی گئے ہیں اس اعزاز کیوجہ سے آج سے آپ ہر ممبر کو سنیں گے آج کے بعد سے آپ کسی ممبر کو نظر انداز نہیں کریں گے تو جناب والا یہ بہت بڑا تعلق ہے اور یہ بہت بڑا رشتہ ہے جو ہمارے آپ کے درمیان آج سے قائم ہوا ہے۔

جناب والا ! زندگی میں اپنی خوبیوں کو اجاگر کرنے کے لوگوں کو کم مواقع ملے ہیں اور بعض اہل لوگوں کو مواقع نہیں بھی ملے ہیں اور نا اہل لوگوں کو ایسے موقع ملے ہیں یہ خوشی ہے کہ آپ کو یہ موقع ملا ہے اور آپ اس کی اہلیت رکھتے ہیں ۔ اور آپ کو یہ موقع میسر آیا ہے اور آپ کو کام کرنے کا موقع ملا ہے ۔

جناب والا ! آپ پر اس ایوان کا سپیکر منتخب ہونیسے یقیناً ایک بڑی ذمہ داری عائد ہوگئی ہے لیکن جس حیثیت سے یہ ذمہ داری آپ پر آئی ہے وہ یہ ہے کہ آپ کے پیش رو پر اس ایوان کی اکثریت نے عدم اعتماد کا اظہار کیا ہے اور آپ کا انتخاب ہوا جناب والا ۔ اس ایوان میں اس مسئلے پر دو رائے

ہو سکتی ہیں لیکن یہ مسئلہ اسوقت زیر بحث نہیں ہے۔ مسئلہ اسوقت یہ ہے کہ آپ کو حزب اقتدار نے منتخب کیا ہے اور آپ سے پوری پوری توقعات وابستہ ہیں اور جب آپ اس ایوان کی سب سے اونچی جگہ پر آ گئے ہیں اسکے بعد نہ آپ اس فریق کے ساتھ ہیں اور نہ اس فریق کے ساتھ ہیں ۔ آپ کی دونوں آنکھیں ایوان کے دونوں حصوں پر رہیں گی ۔ ہمیں آپ کی شرافت سے امید ہے اور آپ ہمیشہ معاملات کو پارٹی سے بلند ہو کر سلجھانے کی کوشش کریں گے اور ہم سب لوگوں کو آپ ایک نظر سے دیکھیں گے ۔

آخر میں جناب والا ! میں آپ کی خدمت میں اس اعزاز پر پھر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور آپ کے اپنے عہدے کی ذمہ داریوں سے بطریق احسن عہدہ برآ ہونیکی دعا کرتا ہوں ۔

مسٹر عبد الرازق خان—(مردان ۳۰) جناب والا ! میں آپکو سپیکر کے اس معزز عہدہ پر منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔ جناب والا ۔ آپ اس عہدہ جلیلہ پر منتخب ہونے کے بعد ایک سخت آزمائش میں پڑ گئے ہیں اور میری دعا ہے کہ اللہ تعالی آپکو اس آزمائیش میں کامیاب کرے۔ جہاں تک آپکی ذات کا تعلق ہے یہ ایسی ہے کہ اس معزز ایوان میں بہت سے معزز ممبران جو کہ آپ کے قریب اگر نہ بھی ہوں تو بھی ان میں سے کوئی ایسا نہ ہوگا جسکو آپ سے ذاتی واقفیت نہ ہو ۔ اس سلسلہ میں میں یہ سمجھتا ہوں اور میری توقع ہے کہ جس عہدے کے لئے آپ منتخب کئے گئے ہیں انشاللہ آپ اس کے ہر صورت میں اہل ثابت ہونگے ۔ جناب والا میں صرف ایک بات یاد دہانی کیطور پر آپکے سامنے پیش کرنی چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اس معزز ایوان میں حزب اختلاف اس معزز ایوان کا بہت بڑا سرمایہ ہے اور اگر کسی وجہ سے اس کے ساتھ وہ مناسب سلوک روا نہ رکھا جائے جسکو کہ میں سمجھتا ہوں کہ وہ مناسب سلوک کے حقدار ہیں تو یہ مغربی پاکستان کے لئے اور اس ایوان کے لئے ایک بت بڑا صدمہ ہوگا ۔ جب تک حزب اقتدار کو حکومت کو انکی غلطیاں سمجھانے والے اور احتساب کرنیوالے نہ ہوں تو وہ حکومت صحیح نہیں ہو سکتی اور جیسا کہ بعض معزز ممبران کے دل میں خدشہ ہے کہ ایک سپیکر کو ہٹا کر دوسرا معزز سپیکر مجارٹی پارٹی نے منتخب کر لیا اس لئے

کہ یہ انکے کہنے پر چلے گا تو یہ میرے خیال میں بالکل غلط ہے اور مجھے یقین ہے کہ آپ اپنے عمل سے اسکو بالکل غلط ثابت کر دیں گے ۔ میں مبارکباد پیش کرتا ہوں اور آپکے لئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ آپکو کامیاب کرے ۔

مسٹر سپیکر ۔ معزز اراکین ایوان ۔ میرے لئے یہ نہایت فخر اور مسرت کا مقام ہے کہ آپ نے مجھے اس عہدہ جلیلہ کے لئے منتخب کیا اور اسکے لئے میں آپ سب صاحبان کا تہ دل سے مشکور ہوں ۔ معزز حضرات جہاں میرے شکر گذاری کے ان احساسات کیساتھ جو بھی احساسات ہیں وہاں میں یہ سمجھتا ہوں جیسا کہ آپ سب صاحبان نے فرمایا کہ چونکہ ذمہ‌داریاں بہت بھاری ہیں اور ان ذمہ داریوں سےعہدہ برآ ہونے کے لئے کافی ہمت اور کوشش کی ضرورت ہے اور آپ کے تعاون کی ضرورت ہے اگر آپ کا تعاون میرے ساتھ رہا تو انشاء اللہ میں اس میں کامیاب ہونگا اور میں ہمیشہ آپ کے تعاون اور پر خلوص اعانت کا متمنی رہوں گا ۔ فرائض اور حقوق کا آپس میں گہرا رشتہ ہے ۔ جہاں چند فرائض کسی فرد پر عائد کئے جاتے ہیں وہاں اس کے حقوق بھی ہوتے ہیں ۔ اس طرح میں سمجھتا ہوں کہ جہاں میرے فرائض نہایت اہم ہیں وہاں میرے حقوق بھی آپ پر ہیں اور جب میں یہ کوشش کروں گا کہ میں ان فرائض سے عہدہ بر آ ہو سکوں تو آپ کی طرف سے بھی توقع ہو گی کہ آپ کا میرے ساتھ پورا تعاون ہو مجھے امید ہے کہ وہ حقوق جن کی کہ میں آپ سے توقع رکھتا ہوں آپ کی طرف سے مجھے حاصل ہونگے اور مجھے آپ کی طرف سے پوری پوری امداد اور response ملے گا معزز اراکین یہ درست ہے کہ میں حزب اقتدر کا ایک ممبر تھا اور اس حزب اقتدار میں پارلیمانی سیکرٹری بھی تھا لیکن میں آپ کے سامنے یہ اعلان کر دینا چاہتا ہوں کہ آج کے بعد میں اس ایوان میں نہ حزب اقتدار کا اور نہ حزب اختلاف کا ممبر ہوں اور اس عہدہ کا چارج سنبھالنے کے بعد میں ایک Independent سپیکر کی حیثیت سے اپنے فرائض سر انجم دونگا ۔ (نعرہائے تحسین) ۔

معزز اراکین میں یہ سمجھتا ہوں کہ میں آپ کے سامنے چند معاملات میں بطور سپیکر کے جواب دہ ہوں ۔ لیکن اسکے ساتھ ساتھ میں یہ بھی عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ میں اور آپ دونوں بارگاہ ایزدی میں اور ملک و ملت کے سامنے جواب دہ ہیں ۔ ہم نے بارگاہ ایزدی میں یہ ثابت کرنا ہے ۔ کہ ملک و ملت کیطرفسے جو فرائض ہمیں سونپے گئے تھے آیا ہم ان سے

عہدہ برآ ہوئے اور کن کن سے ہم نے عہدہ برآ ہونے کی کوشش کی۔ میں التماس کروں گا کہ جہاں میری یہ انتہائی کوشش ہوگی وہاں آپ بھی میرے ساتھ تعاون کرنے اور ملک و ملت کے فرائض سے عہدہ برآ ہونے کی پوری پوری کوشش کریں گے۔ معزز اراکین۔ اس صوبے کا درخشندہ مستقبل آپکے ہاتھ میں ہے اگر آپ اسکو اور زیادہ درخشندہ بنائیں گے تو وہ اور درخشندہ ہوگا۔ اس لئے ضروری ہے کہ آپ نہایت خلوص دل سے اور نہایت ایمانداری سے اپنے فرائض کو سرانجام دیں اور انشا اللہ آپ دیکھیں گے کہ جہاں تک آپکو میرے تعاون کی ضرورت ہوگی میں ہر وقت اور ہر موقع پر حاضر رہونگا۔

معزز حضرات ہاؤس میں اختلاف رائے ہوتا ہے اور جمہوری نظام کا یہ ایک اہم پہلو ہے کہ ہاؤس میں اختلاف رائے ہو لیکن اختلاف رائے تعمیری طور پر اگر استعمال کیا جائے تو وہ ملک و ملت کے لئے زیادہ فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اختلاف رائے ہمارے ہاں تعمیری پہلو سے ہوگا اور میں لیڈر آف دی ہاؤس اور لیڈر آف دی آپوزیشن اور معزز ممبران کا ایک مرتبہ پھر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے نہایت مہربانی سے اس عہدے کے لئے مجھے منتخب کیا اور انشاء اللہ میں انکی ہر خدمت اور انکی ہر امداد کے لئے حاضر رہونگا۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

THE WEST PAKISTAN TIMBER MARKET (LAHORE) : ORDINANCE, 1963

(Resumption of discussion)

Mr. Speaker : Now we will resume discussion on the motion moved by a Minister that the Assembly do approve of the West Pakistan Timber Market) (Lahore) Ordinance, 1963, promulgated by the Governor of West Pakistan on the 6th June, 1963. Probably Khawaja Sahib was on his legs yesterday.

خواجہ محمد صفدر ۔ (سیالکوٹ ۔ ۱) : جناب والا ۔ میں نے کل اس آرڈیننس کے متعلق چند ایک گذارشات آپکی وساطت سے اس ایوان کے سامنے (قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : Order please

مولانا غلام غوث : اس بل کی جناب تشریح ہو جانی چاہیئے۔

خواجہ محمد صفدر : میں اپنی سابقہ گذارشات کو مختصر الفاظ میں دہرائے دیتا ہوں۔ جناب مولانا صاحب کی امداد اس صورت میں ہو جائیگی۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں مختصراً عرض کر دوں۔ جناب والا اس آرڈنینس کی غرض و غایت یہ ہے کہ لاہور شہر میں ٹمبر مرچنٹس اور بانس فروشوں کو ایک جگہ پر اکٹھا کیا جائے اور انکی ایک منڈی بنا دی جائے اور شہر کے مختلف حصوں میں اس وقت جسقدر دوکانات اس کاروبار سے متعلق

ھیں انکو بند کر دیا جائے۔ اس غرض کے لئے راوی روڈ کے قریب ایک قصبہ جیا موسیٰ میں انکے لئے اراضی حاصل کی گئی ھے اور وھاں باقاعدہ پلاٹس بنائے گئے ھیں جو مختلف دوکانداروں میں تقسیم کئے جا رھے ھیں،، اور دوکانداروں کو یہ حکم دیا گیا ھے کہ آرڈیننس کے تحت وہ ان دوکانات میں جو ٹمبر مارکیٹ کہلائے گی جاکر اپنا کاروبار کریں اور شہر کے دوسرے حصوں میں اپنا کاروبار بند کر دیں۔

جناب والا۔ اس آرڈیننس کی مختصراً یہ غرض و غائت ھے۔ اس میں ایک یہ شرط بھی ھے کہ اگر کوئی شخص آرڈیننس کی خلاف ورزی کرے گا تو وہ سزا کا مستوجب ھو گا۔ جناب والا میں گذارش کر رھا تھا کہ محترم وزیر ملک قادر بخش صاحب نے یہ آرڈیننس یا اس سے پہلے جو دو تین آرڈیننس ھم پاس کر چکے ھیں اس ایوان میں پیش کرکے اس ایوان کے وقت کو ضائع کیا ھے۔ میں جناب والا یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اگرچہ ایکٹنگ سپیکر صاحب نے میرے اس پوائنٹ آف آرڈر کو آرٹیکل ۱۳۴ کے تحت خلاف ضابطہ قرار دیا۔ اس رولنگ کو زیر بحث لائے بغیر میں ملک قادر بخش صاحب کو یہ یاد دلانا چاھتا ھوں کہ اسی آپ کے پیش رو یعنی ایکٹنگ سپیکر صاحب کی رولنگ کے باوجود بھی عدالت اس قانون کو کبھی قابل قبول نہیں سمجھے گی۔ یہ آرڈیننس باطل قرار دیا جائے گا۔ اس آرڈیننس کو یہاں پیش کرنا محض توضیع اوقات ھے۔ محترم وزیر صاحب نے میری ان گزارشات کی طرف توجہ نہیں فرمائی۔ ان کو چاھئے تھا کہ وہ اس آرڈیننس کو واپس لے لیتے اور ایک بل کی صورت میں اس ایوان کے سامنے پیش کرتے اس میں وہ خرابیاں جو میں نے گنوائی ھیں وہ نہ ھوتیں۔ بہر حال وہ بحیثیت وزیر قانون اس پر اصرار کرتے ھیں کہ اس قانون پر بحث کی جائے یہ ان کی مرضی ھے بہر حال عدالتیں بتائیں گی کہ انکاموقف درست ھے یا کہ میرا اس ضمن میں جناب والا۔ ایک اور گزارش کرونگا وہ یہ ھے کہ اس ٹمبر مارکیٹ کی زمین جہاں تک مجھے معلوم ھوا ھے تقریباً ۳ ھزار روپیہ فی کنال کے حساب سے مالکان اراضی سے حاصل کی گئی ھے مگر آپ سن کر حیران ھونگے کہ وھی زمین جو ۳ ھزار روپیہ فی کنال کے حساب سے امپرومنٹ ٹرسٹ نے حاصل کی ھے وہ ۱۳ ھزار روپیہ فی کنال کے حساب سے اب دوکانداروں کو دی جارھی ھے۔ یہ نہیں ھے کہ وھاں دوکانیں بنا کر دی جا رھی ھیں وھی خالی زمین ۳ ھزار روپیہ فی کنال کے حساب سے لی گئی ھے اس

کی قیمت راتوں رات ۴ گنا ہو گئی یہ ایک قسم کا بالواسطہ ٹیکس ہے یہ ظلم اور زیادتی ہے ایک طرف تو لوگوں کو مجبور کیا جا رہا ہے کہ وہ اس ٹمبر مارکیٹ میں جاکر اپنی دوکانیں کھولیں اور دوسری طرف انکی اس مجبوری سے یہ فائدہ اٹھایا جارہا ہے اور منہہ مانگے دام ان سے وصول کئے جا رہے ہیں - جناب والا اسکے علاوہ میں یہ گذارش کروں . . . .

مسٹر عبد الرازق خان- پوائنٹ آف آڈر—جناب والا- مسٹر محمد یاسین وٹو اخبار دیکھ رہے ہیں -

Mr Speaker : Reading of newespaper is not permitted in the house.

خواجہ محمود صفدر—میں جناب والا - اپنے محترم دوست ملک قادر بخش صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ اس آرڈیننس کی درحقیقت ضرورت نہیں ہے اگر امپرومنٹ ٹرسٹ نے کوئی مارکیٹ بنا لی تھی تو میونسپل ایڈمنسٹریشن آرڈیننس کے ذریعہ ان کاروباروں کے لئے جو اس قانون کے شیڈول میں درج ہیں ایک مخصوص جگہ پر منڈی بنائی جا سکتی ہے اور یہ ٹمبر مارکیٹ بھی اس قانون کے تحت بنائی جا سکتی تھی اگر ان کا خیال ہے کہ وہاں زمین کو حاصل کرنا مشکل تھا تو اس کے لئے جناب والا Land Acquisition Act یا اسی قسم کے دوسرے قوانین موجود ہیں - چاہئے تو یہ تھا کہ عام قوانین کے تحت یہ منڈی معرض وجود میں آتی اور لوگوں پر ناجائز دباؤ نہ ڈالا جاتا اور نہ تشدد کیا جاتا لیکن ہماری حکومت نے خبر نہیں اس میں کیا مصلحت سوچی ہے کہ خاص قانون کے تحت اس مارکیٹ کو معرض وجود میں لایا جاوے اس کے ساتھ ہی ساتھ میں ایک اور بات کیطرف اس ایوان کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ یہ آرڈیننس دفعہ ۲ کے تحت جو اگرچہ آج پاس ہو رہا ہے لیکن اس کا نفاذ ۸ فروری ۱۹۶۲ سے تصور کیا جائیگا اور اسکے ساتھ ہی ایوان میں ایک penal clause نمبر ۷ ہے - جو لوگ اس کی خلاف ورزی کریں گے ان کو ۳ سال تک سزا دی جا سکتی ہے اور ۵ ہزار روپیہ تک جرمانہ بھی کیا جا سکتا ہے -

اب جناب والا - ایک اہم سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ

بعض ٹمبر مرچنٹس کا اور بانس فروشوں کا مختلف دفعات کے تحت اس آرڈیننس یا اسکے پیش رو کے تحت چالان ہوا ہوا ہے اور وہ چالان عدالتوں میں معرض التوا میں پڑے ہیں اب اس قانون کو زمانہ قبل سے جاری کیا جا رہا ہے - جس سے ان مقدمات کے تحت کارروائی کو جائز بنانے کی کوشش کی گئی ہے - یہ امر ٹمبر مرچنٹس پر حد درجہ سختی کا باعث ہوگا اور آئین کی بھی خلاف ورزی ہے - میں آپ کے توسط سے ملک قادر بخش صاحب کی توجہ اس میں درج Principle of Law making کی طرف دلاؤنگا - اس میں ایک شق یہ ہے کہ اس ملک میں کوئی ایسا قانون نہیں بنایا جا سکتا جسکے ذریعہ زمانہ ماسبق کے افعال کی وجہ سے کسی کو سزا دی جاوے - متعلقہ کلاز یہ ہے -

"Protection against Retrospective Punishment.

(a) No law should authorise the punishment of a person for an act or omission that was not punishable by law at the time of the act or omission,.

سابقہ قوانین کو مئی سے قبل سپریم کورٹ کے فیصلہ کے تحت باطل قرار دے دیا گیا ہے - اس آرڈیننس کے ذریعہ اسکے اثرات پھر قائم کئے جارہے ہیں - اس وقت وزیر قانون اگر توجہ فرمائیں اور ان لوگوں کے مقدمات جو عدالتوں میں اس انتظار میں پڑے ہیں کہ حکومت کیا قانون بناتی ہے کو ملاحظہ کر لیں اس قانون کے تحت مجھے ڈر ہے کہ ماتحت عدالتیں ان چوب فروشوں کو سزا دے دیں گی - میرا خیال ہے کہ ان کے ساتھ یہ حد درجہ کی سختی ہوگی - وزیر قانون اگر ان کے کیس واپس لے لیں تو زیادہ بہتر ہوگا -

ان گذارشات کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

مسٹر سلطان محمد اعوان (ہزارہ ۲) جناب والا - یہ آرڈیننس جو اس معزز ایوان میں زیر بحث ہے پہلے مارشل لاء ایڈ منسٹریٹر زون "بی" کا ایک نادر شاہی حکم تھا جسکو بعد میں سپریم کوٹ نے کالعدم قرار دے دیا - جناب سپیکر مجھے سمجھ نہیں آتی ہماری یہ حکومت ایسا کوئی قانون یا آرڈیننس نافذ کرنے سے پہلے وہاں کے حالات کا بغور جائزہ کیوں نہیں لیتی - یہ آفت اور مصیبت جو ان لوگوں پر ڈال رہے ہیں

ان لوگوں پر اس سے کیا گزرے گی ۔ تو جناب سپیکر یہ آرڈیننس نافذ کرنے سے سینکڑوں سفید پوش دوکانداروں پر جو مصیبتیں نازل ہوئیں اور جو تکالیف ان کو اٹھانی پڑیں اس کا اندازہ ملک قادر بخش صاحب نہیں کر سکتے ۔ وہ تو وہی لوگ جانتے ہیں جن پر یہ مصیبتیں گزری ہیں ۔ جناب والا ان کو تمام مال ایک نادر شاہی حکم کے تحت اٹھانے کیلئے کہا گیا اور حکم دیا گیا کہ وہ اپنی دوکانیں نئی جگہ بنائیں ۔

جناب والا جیسا کہ میرے محترم بزرگ جناب خواجہ محمد صفدر صاحب نے بتلایا ہے زمین تین ہزار فی کنال کے حساب سے لی گئی ہے اور چھوٹے چھوٹے پلاٹ بنا کر تیرہ ہزار فی کنال میں دی جا رہی ہے ۔ ایک تو ان کا مالی نقصان ہوا اور دوسرے ان کا کاروبار تباہ ہو گیا میں جناب ملک قادر بخش صاحب سے گزارش کرونگا کہ خدا را آیندہ کسی آرڈیننس کے نفاذ سے پہلے حالات کا جائزہ لے لیا کریں ۔ ۔ چاہئے تو یہ تھا کہ جب اس نادر شاہی حکم کو سپریم کورٹ نے ختم کر دیا تھا تو اس کے بعد ایک بل لایا جاتا جس میں ان لوگوں کی تکالیف کو مد نظر رکھا جاتا ۔ مجھے افسوس ہے کہ اجلاس شروع ہونے سے ایک دن پہلے ایک بوڑھے جنرل صاحب کا آرڈر لے آئے تاکہ ان کی تکالیف کو وہیں سے دبادیا جائے تاکہ وہ بچارے کچھ بھی نہ کر سکیں ۔ چاہئے تو یہ تھا کہ ان کو وہاں سے منتقل کرنے سے پہلے نئی مارکیٹ میں ان کو زمین اور دوکانیں گورنمنٹ کی طرف سے بنا کر آسان نرخوں پر دیجاتی لیکن سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ آرڈیننس کس لئے نافذ ہوا اس لئے کہ ان کو ختم کرنے کیلئے نافذ ہوا ہے ۔ میں اپنے بوڑھے جنرل صاحب سے مودبانہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ خدا کیلئے اس آرڈیننس کو واپس لیکر ایک بل کی صورت میں یہاں پیش کریں تاکہ ان آدمیوں کو لاکھوں روپیہ کا نقصان نہ ہو ۔ اگر ان کو کوئی ہمدردی نہیں ہے تو میں اپیل کرتا ہوں کہ ایک بل لیکر آئیں ۔

Sardar Muhammad Ashraf : Sir, I move the closure motion.

Mr. Speaker : Not now.

مسٹر سلطان محمد اعوان —میں ملک قادر بخش صاحب سے دوسری بار اپیل کرتا ہوں کہ یہاں کی بھلائی میں نہیں ہے - وہ اگر نہیں چاہتے کہ غریب دوکاندار اپنے بال بچوں کا پیٹ پالیں تو دوسرا بل لیکر آئیں - میں ان الفاظ کے ساتھ اس ارڈیننس کی پرزور مذمت کرتے ہوئے اس کی مخالفت کرتا ہوں -

مولانا غلام غوث (ہزارہ ۴) جناب سپیکر—اس ایوان میں ایک عرصہ سے یہ تماشہ دیکھا جا رہا ہے کہ جب اجلاس منعقد ہوتا ہے تو آرڈیننسوں کی منظوریاں یہاں سے لیجاتی ہیں - یہ روایت قائم کرنا کہ یہ ایوان صرف آرڈیننسوں کی منظوری اور انہیں قانونی شکل دینے کے لئے ہے بری روایت ہے - کیا ہی اچھا ہو کہ اس روایت کو موجودہ ارڈیننس کے وقت ختم کر دیا جائے - جب ایک اسمبلی قانون سازی کیلئے موجود ہے تو کیوں اس قدر جلدی ہے کہ پہلے آرڈیننس جاری ہوں اور بعد میں اسمبلی کی منظوری لی جائے ؟

جناب سپیکر صاحب—اس ارڈیننس سے جو مشکلات اور تکالیف عوام کو ہیں اس کا ذکر میرے محترم دوستوں نے کر دیا ہے - ایک بات میں زاید عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو بانس فروش ہیں ان کا بازار پرانا شاہ عالمی ہے - ان کی بکری ا روپیہ سے لے کر دس روپے تک ہوا کرتی ہے اس سے زیادہ کی نہیں - وہ خریدار جو تین چار میل دور جائیں گے ان کے بانس خریدنے کے لئے تو دو چار روپیے انہیں اور خرچنے پڑینگے - یہ بہت ہی بڑا ظلم ہے کہ ان کو اس قدر تکلیف دی جائے عمارتی لکڑی جو ہے اس کے لئے ہو سکتا ہے ایک چھوٹی سے عمارت کے لئے پانچ چھ سو کی لکڑی لیجائے لیکن جو چار یا پانچ یا آٹھ دس سے کم کا سوال کرتے ہیں وہ دو چار میل دور جا کر دو چار روپیہ کا خرچہ کر کے مال خریدیں تو یہ تو بڑا ظلم ہے - محترم وزرا صاحبان یہ نہ سونچیں کہ جب یہ آرڈیننس آ ہی گیا ہے تو اسے منظور کرنا چاہئے بلکہ ان کو

عوام کی ضروریات اور مشکلات کا جائزہ لینا چاہئے اس وقت اسے ملتوی کر کے آیندہ بہتر شکل میں اسے پیش کریں ۔

وزیر قانون ۔ (ملک قادر بخش) جناب والا — میں اس کی تفصیلات میں نہیں جاتا ۔ ہر روز یہی ہوتا ہے کہ یہ آرڈیننس کیوں لائے جاتے ہیں ۔ یہ کس لئے ہیں میں اس کو دہرانا نہیں چاہتا ۔

ایک چیز خواجہ صفدر صاحب نے کہی ہے کہ حکومت نے تھوڑے داموں سے زمین لی اور دوسرے دن وہی پلاٹ تیرہ چودہ ہزار پندہ ہزار میں بیچتی تھی ۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ ۱۹۵۲ میں کیوں ان کی زبان بند ہو گئی تھی کیوں ان کا گلا بیٹھ گیا تھا جب میاں والی اور تھل دس روپیہ فی ایکڑ پر زمین لی گئی اور دوسرے دن پچیس ہزار میں بکی ؟ (قطع کلامیاں اور شور)

Mr. Speaker : Order, please.

وزیر قانون — اس کی ایک وجہ تھی کہ جب کوئی نہر آئے گی تو ترقی کا کام ہوگا اگر کوئی سٹلائٹ ٹاون قائم ہوگا تو جس نرخ پر گورنمنٹ زمین لے گی دوسرے دن اسی نرخ میں اضافہ ہوگا یہ عام چیز ہے۔ یہ کہنا کہ حکومت نے کسی کو لوٹا ہے غلط ہے نمبر ۲ یہ کہ ظلم ہوا ۔ اسلام خطرے میں آیا ۔ اس کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ نہ اس میں کوئی وزن ہے نہ کچھ ۔ میں کہوں گا ایک چیز اور ہے کہ جہاں تک مقدمات فوجداری اس آرڈیننس کے تحت چل رہے ہیں مجھے اطلاع ملی ہے کہ کوئی مقدمات نہیں چل رہے ہیں اور اگر کہیں چل بھی رہے ہیں تو واپس لے لئے جائینگے کوئی مقدمہ عدالت میں نہیں رہیگا اس لئے صفدر صاحب کا یہ کہنا کہ مقدمات چل رہے ہیں غلط ہے ۔ میں یہ کہوں گا کہ پچھلے دنوں جب شہنشاہ ایران یہاں تشریف لائے تھے تو انہیں مقبرہ جہانگیر محض اسلئے نہیں لیجایا گیا تھا کہ راستے میں یہی ٹمبر مارکیٹ آتی تھی اس لئے مناسب یہی سمجھا گیا کہ لاہور جیسے دارالخلافہ کی گندی سڑکوں سے انہیں نہ گزارہ جائے ۔ آپ جانتے ہیں کہ راوی روڈ کو تین حصوں میں تقسیم کر کے تھوڑے لوگوں کو جن

کا ٹمبر مارکیٹ میں کاروبار تھا وہاں سے انہیں اٹھا کر ایک موزوں جگہ جہاں ان کا فائدہ تھا منتقل کیا گیا یہ جرم ہے کہ ٹریفک کے لئے راستہ کشادہ کیا جائے یہ تو اچھا اقدام ہے ۔

Mr. Speaker : The question is—

That the Assembly do approve of the West Pakistan Timber Market (Lahore) Ordinance, 1963, promulgated by the Governor of West Pakistan on the 6th June, 1963.

(The motion was carried.)

THE WEST PAKISTAN ACQUISITION OF PROPERTY (WAPDA HOUSE) ORDINANCE 1963

Minister of Law (Malik Qadir Bakhsh) : Sir, I beg to move:

That the Assembly do approve of the West Pakistan Acquisition of Property (WAPDA House) Ordinance 1963, promulgated by the Governor of West Pakistan on the 6th June, 1963.

Mr. Speaker : Motion moved is—

That the Assembly do approve of the West Pakistan Acquistion of Property (Wapda House) Ordinance 1963, promulgated by the Governor of West Pakistan on the 6th June, 1963.

Voices : Opposed.

Mr. Speaker : Yes Mr. Hamza.

مسٹر حمزہ (لائلپور —۶) جناب سپیکر—وہ جگہ جہاں پر ہماری حکومت واپڈا ہاؤس تعمیر کرنا چاہتی ہے اس سے قبل وہاں پر میلا رام بلڈنگ اور احاطہ میلا رام کی عمارتیں تھیں ۔ سب سے پہلے وہاں کے قابضین کاروباری لوگوں اور رہنے والے افراد کو مارشل لا ریگولیشن ۱۲۹ کے تحت ۱۰ دن کا نوٹس دے کر بے دخل کیا گیا ۔ اس مارشل لا ریگولیشن کے تحت جس کو اب آرڈیننس کی صورت میں لایا گیا ہے قابض افراد کو جگہ خالی کرنے کے لئے بہت ہی کم وقت دیا گیا ۔ اس لئے میں اس قانون کو قانون نہیں کہوں گا اور وزیر قانون کو جو یہ قانون لائے ہیں ۔ وزیر لا قانونیت کہوں گا ۔

Mr. Speaker : No. personal remarks.

مسٹر حمزہ جناب سپیکر—یہ وزارت کے متعلق ہے ان کی ذات سے نہیں—اس ضمن میں حضور مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کا مفہوم بیان کروں گا وہ یہ ہے کہ جب کسی قوم میں بد اعمالیاں عام ہو جاتی ہیں تو اس پر ظالم حاکم مسلط کر دئے جاتے ہیں ۔ یہی چیز اس مصرع میں یوں بیان کی جا سکتی ہے ۔ ”شامت اعمال ما صورت قادر گرفت“

ہمارے نزدیک اگر اس قانون کا کوئی جواز ہے تو یہ ہماری قوم کے اندر بحیثیت مجموعی برائی عام ہو گئی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس قسم کی حکومت ہم پر مسلط کر دی گئی ہے ۔

جناب سپیکر — آپ اندازہ لگائیں کہ ایک ایسی جگہ جہاں پر تقریباً ۲۰ کاروباری ادارے کام کر رہے تھے اور ہزاروں افراد رہائش رکھتے تھے ۔ جب اس قسم کا ظالمانہ آرڈر یعنی مارشل لا ریگولیشن نافذ کیا گیا ہو اور ان کو کوئی متبادل جگہ تک نہ دی گئی ہو ۔ اس جگہ پر اعظم سنز ۔ فیسن اینڈ کمپنی ۔ ریمنگٹن کمپنی اور میٹرو ہوٹل جیسے کاروباری ادارے قائم تھے ۔ یہاں شراب کی دو دوکانیں بھی تھیں ۔ میں حیران ہوں کہ شیخ مسعود صادق کو ان لوگوں سے کیوں ہمدردی نہیں ہوئی ۔

جناب سپیکر — حقیقت یہ ہے جیسا کہ فارسی میں ایک مقولہ ہے ۔

مرگ انبوہ جشنے دارد ۔

تقسیم ملک کے بعد کروڑوں انسانوں کو اپنے گھر بار چھوڑ کر دوسری جگہ پر منتقل ہونا پڑا ۔ جتنی مصیبتیں ان کو برداشت کرنا پڑیں اس کا احساس اسقدر نہیں ہوا جتنا کہ ہونا چاہئیے تھا کیونکہ اس مصیبت عظمیٰ میں ایک کروڑ سے زائد لوگ متاثر ہوئے لیکن مارشل لا ریگولیشن جس کو ایک آرڈیننس کی شکل میں نافذ کیا جا چکا ہے سے دو ہزار انسان متاثر ہوئے ان کے مسائل مہاجرین سے بھی زیادہ پیچیدہ تھے کیونکہ ان کو متبادل جگہ نہیں دی گئی مزید برآں تھوڑی تعداد میں ہونے کی وجہ سے انہیں اس مصیبت کا احساس مقابلتاً زیادہ ہوا ۔ اگر آپ انہیں انسان سمجھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اس ملک کے شہری ہیں تو آپ کا فرض ہے کہ آپ ان کاروباری لوگوں کے لئے متبادل جگہ فراہم کرتے ۔ لیکن جیسا کہ اس آرڈیننس میں کہا گیا ہے سیکشن ۳ اے) جس کے یہ الفاظ ہیں :—

"3 (a) Government shall forthwith take possession of the pro perty, summa ejecting, if necessary, any person in occupation of any part thereof,

اس کے اندر کوئی گنجائش نہیں رکھی گئی کہ متاثرہ لوگوں کو کوئی متبادل جگہ دی جائے ۔ مجھے بذات خود اعظم سنز کے مالک خواجہ اعظم

صاحب سے ملاقات کا اتفاق ہوا ہے - وہ ملٹری کے ٹھیکیدار ہیں - ان کو ابھی تک کوئی متبادل جگہ نہیں ملی - ان کا لاکھوں روپیہ کا نقصان ہوا ہے اور اس نقصان کے علاوہ آج تک ان کو کوئی مناسب کاروباری جگہ فراہم نہیں کی گئی - یہ ایسے شخص کی حالت ہے جو لکھ پتی تھا - غریب لوگوں کی کیا بیتی ہو گی- آپ ان ہزاروں افراد کی تکالیف کا اندازہ لگائیں جو احاطہ در بلا رام میں رہائش پذیر تھے - ایک سال سے زیادہ عرصہ گذر گیا ہے ان لوگوں کو کوئی متبادل جگہ نہیں دی گئی - اس آرڈیننس کے سیکشن (بچا) میں معاوضہ کے متعلق درج ہے -

3 (b) the compensation for the property shall be assessed by the Chief Settlement Commissioner under the law relating to evaluation of evacuee property,

اور معاوضہ کی ادائیگی کے متعلق لکھا ہے :-

(b) the compensation so assessed, shall be paid by the Authority to the Rehabilitation Department,

جناب سپیکر - جہاں تک سیٹلمنٹ کے محکمہ کا تعلق ہے محض اس شخص کو معاوضہ دیا جائیگا - جس کو یہ جائداد منتقل ہوئی تھی - ایک سال کا عرصہ گذرنے کے باوجوود بے خانماں اور بے کار لوگوں کا کوئی پرسان حال نہیں - محکمہ سیٹلمنٹ کو محکمہ کہنا لفظ ''محکمہ'' کی توہین ہے - اس محکمہ میں رشوت ستانی اور بد انتظامی مثالی حد تک پہنچ گئی ہے - اور اگر کبھی رشوت ستانی اور بدانتظامی کے سلسلہ میں کوئی تمغہ دیا جائے تو یہ محکمہ گولڈ میڈل کا مستحق ہے -

سب سے زیادہ افسوس ناک چیز یہ ہے کہ اس آرڈیننس کے ذریعہ تمام لوگوں کو معاوضہ ادا نہیں کیا جائے گا جنہوں نے اس قدر نقصان برداشت کیا ہے یا جو بے خانماں ہوئے ہیں - البتہ اس سے ایک بات صاف ظاہر ہوتی ہے کہ ایک فرد واحد کو معاوضہ ادا ہوگا - جس نے یہ عمارت نیلام میں لی تھی -

جناب سپیکر - اس نیلامی کے خلاف ہائی کورٹ میں رٹ پٹیشن دائر تھی - اور چیف سیٹلمنٹ کمشنر کے روبرو اپیلیں بھی کی ہوئی تھیں - جب ہم اس مارشل لاء ریگولیشن کو آرڈیننس کی صورت میں لاکر قانونی شکل دے دینگے تو کسی الاٹی کو جو بیدخل کئے گئے - جنکے مقدمات زیر سماعت تھے کوئی معاوضہ نہیں دیا جائے گا - اب جو معاوضہ ادا ہوگا وہ محض نور محمد بٹ کو ادا کیا جائے گا - جس نے جعل سازی سے محکمہ سیٹلمنٹ کے افسران سے ملکر سازش کر کے اس عمارت کو نیلامی میں خریدا

تھا ۔ ھائی کورٹ اور چیف سیٹلمنٹ کمشنر کے روبرو مقدمات دائر تھے ایک سال کا عرصہ گذرنے کے باو جود کسی متاثرہ شخص کو ایک پائی بھی بطور معاوضہ ادا نہیں کی گئی ۔ اور اگر کسی شخص کو معاوضہ ادا کیا جائے گا تو وہ فرد واحد ھوگا ۔ دو ھزار آدمی بری طرح سے متاثر ھوئےھیں اور ان کے ساتھ کسی قسم کا انصاف نہیں کیا جا رھا ۔ شہری حقوق کا کوئی احترام نہیں کیا گیا ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اس لا قانونیت کی جو آرڈیننس کی صورت میں کی جا رھی ھے ۔ مخالفت کرتا ھوں ۔

معزز ممبران کی خدمت میں گذارش کرتا ھوں کہ وہ اتنی بڑی آبادی پر رحم کریں اور اس آرڈیننس کے حق میں ووٹ نہ دیں ۔

وزیر قانون (ملک قادر بخش) جناب والا ۔ میں نے شروع میں عرض کیا تھا کہ واپڈا ھاؤس میں کچھ squatters بیٹھے ھوئے تھے ۔ یہ جگہ جب واپڈا نے لے لی . . . .

مسٹر حمزہ - وہ الاٹی تھے ۔

وزیر قانون سب نہیں تھے ۔

Mr. Speaker: Is there any Member who is interested to speak?

Voices—No, No.

Minister of Law: Sir, the question may put.

Mr. Speaker: Does the Minister want to reply?

Minister of Law: Yes Sir (*Interruption*):—

Syed Ahmad Saeed Kirmani: You promised to provide them alternate accommodation.

Minister of Law: I promised to look into their case and we did our best.

Mr. Speaker: No interruption, please.

مسٹر حمزہ - لیکن آپ نے کیا کیا ھے ۔ یہ غلط بیانی ھے ۔ اور اپنی آئندہ زندگی خراب کرتے ھیں ۔

Mr. Speaker: Order, order. Please hear him.

مسٹر حمزہ - میں ان کو متنبہ کر رھا ھوں ۔

وزیر قانون - میں پھر پچھلی بات کو دھراتا ھوں کہ یہ گورنمنٹ نے acquire کی تھی we have gone sufficiently ahead اور سپریم کورٹ کے حکم کے تحت اس میں جو ٹیکنیکل

غلطی تھی اس کو cover کرنے کے لئے ہم اسے لاء کی شکل دے رہے ہیں اور اپ تو سمجھتے ہیں کہ واپڈا ایک تجارتی ادارہ ہے اور اس سے ملک کو فائدہ ہے عمارت اور دوسری جو عمارتیں لاہور میں بنا رہے ہیں - میں سمجھتا ہوں - کہ وہ ملکی مفاد اور رفاہ عام کے لئے انتہائی ضروری ہیں اور واپڈا اچھا کام کر رہا ہے - اور میں امید کرتا ہوں - کہ یہ معزز ایوان اس اچھے کام میں میری مدد کرے گا -

Mr. Speaker: The question is—

That the Assembly do approve of the West Pakistan Acquisition of Property (WAPDA House) Ordinance 1963, promulgated by the Governor of West Pakistan on the 6th June, 1963.

The Motion was carried

THE WEST PAKISTAN ACQUISITION OF PROPERTY (RESIDENCE OF GOVERNMENT OFFICIALS), ORDINANCE 1963

Minister of Law (Malik Qadir Bakhsh): Sir, I beg to move—

That the Assembly do approve of the West Pakistan Acquisition of Property (Residence of Government Officials) Ordinance 1963, promulgated by the Governor of West Pakistan on the 6th June, 1963.

Opposition Members: Opposed—

Mr. Speaker: The motion moved is—

That the Assembly do approve of the West Pakistan Acquisition of Property (Residence of Government Officials) Ordinance 1963, promulgated by the Governor of West Pakistan on the 6th June, 1963.

امیر حبیب اللہ خاں سعدی (لائلپور۔ے)جناب صدر اس بظاہر معصوم سے آرڈیننس کے پیچھے جو ہمارے سامنے دکھایا گیا ہے ایک نہایت ہی تلخ کہانی پنہاں ہے - مجھے افسوس ہے کہ ہماری اس موجودہ حکومت نے جو اپنے آپ کو جمہوری حکومت کہتی ہے تہیہ کر لیا ہے کہ مارشل لاء کے دور میں جو بھی غلط کارروائیاں ہوئی ہیں ان پر اپنا انگوٹھا ثبت کرینگے - جناب والا یہ آرڈیننس ایک جائیداد کے متعلق ہے - جو مال روڈ پر ۹۶ اے کے نام سے موسوم ہے - اور اس کا پس منظر یہ ہے کہ یہ متروکہ جائیداد تھی - اور ایک شخص کو یہ قرعہ اندازی میں ملی ۹۶ ہزار روپے اس کی قیمت مقرر ہوئی - اور وہ اسے منتقل ہو گئی - لیکن اس کی بد قسمتی سے اس وقت ملٹری سیکریٹری جو گورنر صاحب سے متعلق تھے - وہ اس پر

قابض تھے وہ شخص کرنل مختار حسین سے ملا - اور کہا کہ یہ جائیداد چونکہ اب میری ہو گئی ہے - اس لئے اس کا کرایا بھی مجھے ادا کریں - ملٹری سیکریٹری چونکہ شاہ کے مصاحب تھے اور اگر اسے ایک عام آدمی یہ جا کر کہے - کہ آپ ہمارے کرایہ دار ہیں - اور مجھے کرایہ ادا کریں - تو فوجیوں کا دماغ یوں بھی عرش پر ہوتا ہے - انہوں نے اسے ٹالنے کی کوشش کی - اور کہا کہ Estate Officer کے پاس جاؤ - کیونکہ یہ جائیداد اس کے تحت ہے - اس لئے کرایا بھی ان سے وصول کیجئے - کافی عرصے تک خط و کتابت اور بحث و مباحثے کے بعد Estate Officer نے اسے کہا یہ جائیداد ہماری لسٹ پر نہیں ہے - اور ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے - تم برائے راست اس شخص سے جس کے پاس قبضہ ہے - معاملہ کرو - تو اس کی مزید بدقسمتی یہ ہوئی - کہ ۹۶ ہزار روپے ادا کرنے کے بعد جب اس کو یوں پریشان کیا گیا - تو اس نے کرنل مختار حسین سے یہ شکایت کی - کہ آپ نے مجھے یونہی غلط راستے پر ڈال دیا اور غلط بیانی کی - اب آپ یہ اندازہ کر سکتے ہیں - کہ فوجی افسر کو جب یہ کہا جائے کہ تم جھوٹ بولتے ہو - تو اس کا کتنا پارہ چڑھ جائے گا - تو اس فوجی افسر نے یہ کہا - کہ میں تمہارے ساتھ سمجھوں گا - اور دیکھوں گا - کہ یہ جائیداد کس طرح تمہارے ہاتھ رہتی ہے -

Minister of Law: Question?

امیر حبیب اللہ خاں سعدی جناب والا - اس ہنگامی قانون کی بنیاد ہی یہی ہے کہ ملٹری سیکریٹری مذکور نے اپنے اس زور سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس جائیداد کو مارشل لاء ایڈ منسٹریٹر زون (بی) کے ایک حکم کے ذریعے acquire کر لیا - آپ اندازہ فرمائیں - کہ جب وہ جائیداد Pool میں آ گئی اور قرعہ اندازی میں رکھی گئی - تو س وقت تک تو حکومت کو یہ احساس نہ ہوا - کہ یہ جائداد سرکاری ملازمین کی رہائش کے لئے ضروری

ہے ۔ لیکن محض ایک کرنل کی ذاتی برخاش پر یہ محسوس کیا گیا ۔ کہ جائیداد کو acquire کرنے کے لئے ایک خاص مارشل لاء آرڈر جاری کیا جائے ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان سے گزارش کرونگا کہ وہ اس پر غور کرے کہ اگر یہ طریقۂ کار رہا کہ مارشل لاء کے ہر سیاہ و سفید پر اس ہاوس میں انگوٹھا بھی لگانا ہے ۔ تو پھر اس ایوان کا کیا مقصد ہے مجھے اس کی بقیہ Provisions سے کوئی بحث نہیں ہے ۔ میں اس کو ایک انتہائی ناروا بات سمجھتا ہوں اور اس حکومت کے چہرے پر ایک بد نما داغ تصور کرتا ہوں۔ ضرورت تو یہ تھی کہ ایک ایسا Displaced person کہ جیسا کہ قانون میں کہا گیا ہے ۔ اور اس سے زبانی ہمدردی بھی کی گئی ہے ۔ کہ جو لوگ اپنی جائیدادوں سے محروم ہوئے اور اس کا کلیم بہت بڑا تھا ۔ وہ شخص پاکستان میں کوئی جگہ تک حاصل نہیں کر سکا تھا ۔ اس سے ہمدردی نہیں کی گئی ۔ محض ایک فوجی افسر کی فرعونیت نباہنے کے لئے اور ان کو دینے کے لئے ایک خاص آرڈر جاری کیا گیا ۔ چونکہ وہ آرڈر خود مارشل لاء آرڈر کے تحت ناجائز تھا ۔ چیف مارشل لاء ایڈ منسٹریٹر کے اپنے قوانین کے خلاف تھا ۔ اس لئے اس شخص کے لئے یہ راستہ کھلا تھا ۔ کہ وہ اسے چیلنج کرے ۔ تو یہ ہنگامی قانون اس قانونی خلا کو پر کرنے کے لئے ایک نہایت ہی سیدھا راستہ تجویز کیا گیا ہے ۔ اگر قانون سازی کا یہی عالم رہا (آپ جانتے ہیں کہ فوجی کی مرضی ہی قانون ہوتی ہے) اور قانون سازی میں ایک فرد کی مرضی پوری ہوتی ہے تو آپ اندازہ فرمائیے کہ قانون سازی کا ڈھونگ جو ہمارے سامنے ہر اجلاس سے پہلے ہنگامی قانون کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے یہ کہاں تک روا ہے اور اس ایوان کی عزت و وقار میں کیسے اضافہ کر سکتا ہے ۔

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : I would like to know from the Law Minister as to why action is being taken by way of special legislation? You have got the Land Acquisition Act, why don't you acquire these properties under this Act in the ordinary way?

Mr. Speaker : He will reply and the member can speak on this Ordinan

میاں عبداللطیف ۔ (شیخوپورہ)—مسٹر سپیکر ۔ ہمارے سامنے اس نیک حکومت کے کارنامے ۱۹ آرڈنینس کی شکل

میں موجود ہیں جن میں سے ہم کئی ایک تو Approve کر چکے ہیں اور باقی میں سب سے زیادہ دکھ دینے والا اور تکلیف دینے والا اور صدمہ پہونچانے والا آرڈیننس ہے - یہ اینڈسٹریشن کو کسی خامی کو پورا کرنے کیلئے نہیں ہے اور کسی اور برائی کو رفع کرنے کے لئے نہیں ہے اور کس کو سہولت بہم پہونچانے کیلئے نہیں ہے - اس میں ایک مہاجر کی جائداد کو حاصل کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے -

Minister of Law : No. No., Sir.

میاں عبداللطیف - No. Sir لیجئے سب سے پہلے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ Land Acquisition صوبے میں ہوتا چلا آ رہا ہے - پبلک ورکس کیلئے گورنمنٹ کے پاس ضابطے موجود ہیں اسکے تحت زمین Acquire ہو سکتی ہے باغات acquire ہو سکتے ہیں اور اسکی قیمت کی تشخیص ہوتی ہے اور اگر متعلقہ پارٹی اس سے پھر بھی مطمئن نہیں ہے تو ڈسٹرکٹ جج کے پاس جاتی ہے اور وہاں بھی اطمینان نہ ہو تو وہ ہائی کورٹ کیطرف جاتی ہے لیکن یہاں الٹا حساب ہے کہ ایک فرد واحد سے جگہ چھین لیجاتی ہے اور وہ ملک کے لئے نہیں - صوبے کے لئے نہیں کسی دوسرے شخص کو دینے کیلئے اور ملٹری کا افسر جیسے کہ کہا جاتا ہے کسی کورٹ میں نہیں جا سکتا - میں گذارش کرونگا کہ اگر اس میں کوئی خاص حالات ہوں تو اس کے لئے امپرومنٹ ٹرسٹ ایکٹ کو کیوں استعمال نہیں کیا گیا Land Acquisition Act کو کیوں استعمال نہیں کیا گیا اور اگر محض رہائش کے لئے ضرورت تھی اور اسکی ملکیت کے لئے ضرورت نہیں تھی تو Requisition کر سکتے ہیں اور جیسا کہ آپ کسی آفس کے لئے کر سکتے ہیں - میرا ایک پہلو اور ہے اور وہ یہ ہے کہ میں نے اپنی پارلیمانی زندگی میں پہلی دفعہ یہ دیکھا ہے کہ مہاجروں کیلئے چیف منسٹر نے ایک علیحدہ قانون پیش کر دیا ہے - موکلوں کے لئے وہ تمام سہولتیں حاصل ہیں جو کہ ان کو حاصل ہونی چاہیں مگر اسی مہاجر کو Redress حاصل کرنے کے لئے ڈسٹرکٹ جج کے پاس جانے سے محروم کر دیا گیا ہے ہائی کورٹ میں Writ کرنے سے محروم کر دیا گیا ہے یعنی اس قانون کے ذریعے ڈائریکٹ پراپرٹی acquire کر لی گئی ہے -

اور اس شخص کو کوئی سہولت جو Land Acquistion Act میں اصل ہے وہ حاصل نہیں نہ وہ سول کورٹ میں جا سکتا ہے نہ ڈسٹرکٹ جج کے پاس جا سکتا ہے اور نہ ہائی کورٹ میں جا سکتا ہے - میں وزیر قانون کے سامنے نہایت ادب سے گذارش کرتا ہوں کہ وہ بار بار ہمکو بھی سنایا کرتے ہیں اور اپنے طرف کے لوگوں کو بھی سناتے ہیں کہ خدا کا خوف کرو میں ان سے کہتا ہوں کہ ہم اور وہ دونوں بوڑھے ہو گئے ہیں ہم دونوں قبر کیلئے تیار ہیں ہمکو خدا کا خوف کرنا چاہئے ہمیں حساب دینا ہے - ہمارا قبر میں حساب ہوگا - ایک پراپرٹی جسکی قیمت دو لاکھ سے زیادہ ہو اور وہ مال روڈ پر واقع ہو اور اسکا ۱۲ کینال سے زیادہ رقبہ ہو اسمیں لان ہے - گارڈن ہے اس کوٹھی کے محض ۹۶ ہزار مقرر کر دئے گئے ہیں - اور اسکے لئے دلیل یہ دی گئی ہے کہ چونکہ یہ اسے ۹۶ ہزار میں ملی ہے اسلئے ہم اسکو ایک آنہ زیادہ نہیں دیں گے - میں عرض کرتا ہوں کہ جس مہاجر نے کلیم داخل کیا تھا وہ ۹۶ ہزار ۱ کا نہ تھا وہ ایک لاکھ ۸۰ - ہزار کا تھا ۵۰- فیصدی Cut کرنے کے بعد اسے ۹۶ - ہزار کر دیا گیا ہے اور پھر پراپرٹی میں لوگوں کو کیا ملا ہے جس جائداد کی بازاری قیمت ۳۰ - ہزار تھی اس نے ۹۶ - ہزار Pay کیا ہے تو اس حساب سے یہ پراپرٹی open طریقہ سے ۹۶- ہزار نہیں بلکہ ۲ لاکھ کی ہے - کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ ہماری یہ بادشاہت اور ہماری یہ صوبائی حکومت جسکی آمدنی اربوں کے حساب میں ہے ایک بادشاہ نے ایک غریب کی جائیداد کو لوٹ لیا ہے یہ بادشاہ اپنی رہائش کے لئے جگہ مانگتا ہے اور قیمت اپنی طرف سے مقرر کرتا ہے مارکیٹ کی طرف نہیں دیکھتا یہ ظلم کی انتہائی مثال ہے - میں درخواست کرتا ہوں کہ یہ ایک مہاجر کی جائیداد کا معاملہ ہے یہ آپکی حمیت پر ہے کہ اگر آپ اسکی جائیداد چھین رہے ہیں تو چھین لیں لیکن خدا کے لئے اسکو قیمت تو پوری دیں اگر اس ۰ آرڈیننس سے آپ کی نیت صاف ہے آپ کا ضمیر صاف ہے تو ایک provision لائیے - ایک amending bill لائیے جس میں اس قیمت کے خلاف کوئی شخص

عدالت میں اسکے لئے چارہ جوئی کر سکے اگر آپ سے اسکو اختلاف ہو تو وہ ہائی کورٹ میں چارہ جوئی کر سکے ۔ لہذا میں عرض کرونگا کہ آپ اسے مناسب قیمت دیں ورنہ آپ سب لوگ قیامت کے دن جواب دہ ہونگے کہ ایک مہاجر کی جائیداد آپ نے چھین لی تھی ۔

مسٹر حمزہ (لائل پور ۶) ۔ جناب سپیکر میں اس آرڈیننس کی حمایت کرتا ہوں کیوں کہ اس آرڈیننس کی حمایت کی معقول وجوہات ہیں میرے خیال میں اس صوبے کی حکومت سے جو اچھی چیز کی توقع کرے وہ احمقوں کی جنت میں رہتا ہے حکومت توقع کے مطابق کام کر رہی ہے ۔

جناب والا ۔ اس قانون کا اتنا لمبا چوڑا نام West Pakistan Acquisition of Property (Residence of Government Official Ordinance) رکھنے کے بجائے اسکا نام ''میں سمجھوں گا'' رکھنا چاہیئے تھا ۔

جناب سپیکر ۔ ۱۲ جولائی ۱۹۶۳ء کو اس ایوان میں جناب علامہ عبدالحق صاحب کیطرف سے ایک سوال کیا گیا تھا کہ صادق آباد میں جو سنیما بنایا جارہا ہے اسکے خلاف اس جگہ کے بنیادی جمہوریت کے جملہ ممبران نے استعفیٰ دیدیا اسکے بعد جناب ڈپٹی کمشنر اور کمشنر نے یہ فیصلہ دیا کہ وہاں پر سنیما نہیں بنایا جائیگا ۔ اس سلسلے میں میں نے گورنمنٹ پارٹی سے عرض کیا کہ وہاں جو سنیما بنایا جا رہا ہے اسکو روکنے کے لئے آپ کوئی آرڈیننس کیوں نہیں لائے انہوں نے کہا کہ سنیما تعمیر کرنے والے شخص نے ہائی کورٹ سے اجازت حاصل کرلی ہے جس سے ہم بے بس ہو گئے ہیں ۔ اسوقت جو آرڈیننس آپ کے سامنے موجود ہے وہ یہ ثابت کرتا ہے کہ ایک فرد واحد کی ہٹ دھرمی کو پورا کرنے کے لئے ایک شخص کی صرف ایک عمارت کو حاصل کرنے کے لئے قانون بنایا جا رہا ہے ۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بڑھکر ہمارے ملک کی اور کیا بد قسمتی ہو سکتی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ میں اس آرڈیننس کی حمایت کرتے ہوئے مزید عرض کر دوں کہ چودھری محمد ابراہیم صاحب نے اس

ایوان میں کل ایک سوال کیا تھا جس میں انہوں نے دریافت کیا تھا کہ گورنمنٹ ان لوگوں کو جن کو گورنمنٹ انگلیشہ غدر کے دوران خدمات کے صلہ میں وظائف دے رہی تھی اب بھی وہ وظائف دے رہی ہے اسکا جواب اثبات میں دیا گیا تھا آپ اس افسوس ناک حقیقت سے ہی اندازہ لگائیں کہ جو گورنمنٹ آزادی کی سب سے پہلی تحریک کو غدر کا نام دے اور ملک و قوم سے غداری کرنے والوں کو وظائف دے ایسی حکومت سے بھلائی کی امید کیسے کی جا سکتی ہے -

جناب سپیکر - آپ کو اس بات کا بھی علم ہوگا کہ ہماری گورنمنٹ پاکستان کے سب سے پہلے وزیر اعظم جناب لیاقت علی خان کے قاتل سید اکبر کے ورثاء کو بھی آج تک وظیفہ دے رہی ہے -

گورنمنٹ جسکا ماضی اسقدرداغدار ہو - جسکی موجودہ پالیسیاں اسقدر غلط اور کوتاہ اندیشی پر مبنی ہوں سے کسی نیک کام کی توقع کرنا عبث ہے - یہ اکثریت کے بل بوتے پر جو چاہتے ہیں کر ڈالتے ہیں -

وزیر خزانہ - جناب میں یہ عرض کروں گا کہ آپ ٹائم Extend کر دیں جب تک یہ آرڈیننس پاس نہ ہو -

خواجہ محمد صفدر - میں سختی سے اسکی مخالفت کروں گا - پانچ بجے ہم پھر آ رہے ہیں ہم کوئی machine تو نہیں ہیں آپکے پاس تو سیکرٹری صاحبان کی فوج ہے -

وزیر خزانہ - جناب میں propose کرتا ہوں کہ ڈیڑھ بجے تک اور اگر پہلے ختم ہو گیا تو ——— (قطع کلامیاں) -

خواجہ محمد صفدر - اگر وزیر خزانہ اس امر کو ہم پر ٹھونسنا چاہتے ہیں تو پھر ہم اسے oppose کریں گے (قطع کلامیاں)

وزیر خزانہ - آپوزیشن کا کیا مطلب :

مسٹر سپیکر - خواجہ صاحب کتنی دیر تقریر کریں گے ؟

وزیر خزانہ - آپ بول لیں میرے خیال میں اور

کوئی سپیکر نہیں ہے میری یہ خواہش تھی کہ اس آرڈیننس کو ختم کرکے چھٹی کریں -

مسٹر سپیکر - خواجہ صاحب شروع کریں -

خواجہ محمد صفدر - (سیالکوٹ - ۱) جناب والا - کل بحث میں حصہ لیتے وقت میں نے اس ایوان میں گذارش کی تھی کہ اس ملک کی انتہائی بد قسمتی ہے کہ ہمارے قوانین ایک فرد کی خوشی کے لئے یا دوسرے فرد سے بدلہ لینے کے لئے بنائے جا رہے ہیں - مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ موجودہ قانون حصول اراضی اس قسم کے قانون میں سے ہے جو ایک فرد واحد کی رضا جوئی اور اسکی خوشی کے لئے معرض وجود میں لایا جا رہا ہے - میں اسکا پس منظر نہیں سناؤں گا کیونکہ اس کے متعلق محترم حبیب اللہ سعدی صاحب نے ابھی ابھی آپکے سامنے ارشاد فرمایا ہے لیکن میں یہ گذارش ضرور کروں گا کہ مارشل لاء آرڈیننس نمبر ۱۱۵ جو کہ ۲۴ فروری ۱۹۶۲ء کو اس صوبہ میں نافذ کیا گیا تھا وہ صرف ایک فرد واحد نصیر الدین کے خلاف نافذ کیا گیا تھا یہ مارشل لا آرڈر بنگلہ نمبر ۹۶ اے اپر مال سے متعلق ہے - جناب گورنر صاحب اس ضمن میں آرڈیننس جاری کر چکے ہیں اور اس سے پہلے ایڈمنسٹریٹر زون بی نے آرڈر نمبر ۱۱۵ جاری کیا - (قطع کلامیاں اور شور)

Mr. Speaker : Order, order please.

خواجہ محمد صفدر - وہ صرف ایک مہاجر نصیر الدین کے حقوق تلف کرنے کے لئے جاری کیا گیا - ایک مہاجر کٹا پٹا ضلع گورد اسپور سے یہاں آیا اور یہاں اسکو قطعاً کوئی جائیداد میسر نہیں آئی - ۱۹۶۱ء میں یہ بنگلہ اسکے نام ایر مارک Earmark ہوا میرے خیال میں اگر اسکے نام یہ بنگلہ قرعہ اندازی میں نہ نکلتا تو اسکی مشکلات میں اضافہ نہ ہوتا - اس ملک کو اسنے آج سے ۱۶ سال پہلے اپنا وطن بنایا - اسکے پاس سر چھپانے کی بھی کوئی جگہ نہ تھی - جونہی یہ بنگلہ اسکے نام قرعہ اندازی میں نکلا اسکے مصائب میں اضافہ ہو گیا - جناب والا - مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر نے اس قسم کا آرڈر اسکے خلاف جاری کیا -

Martial Law Order, No. 115 says :

"And whereas the said property has, in pursuance of the provisions of the Displaced persons (Compensation and Rehabilation) Act 1953, been provisionally transferred to Mr. Nasiruddin and party in lieu of Rs. 96,000, and whereas the said property is required by the Government in the public interest for use as residence of the Government officials.

لفظ official خاص طور پر قابل ذکر ہے جناب -

"Now, therefore, I, Lt. Genl. Bakhtiar Rana, SQA., M, C., Martial Law Administration, Zone 'B' order the Government to acquire the said property for the said purpose on payment of Rs. 96,000 paid, by way of compensation, to Mr. Nasiruddin and party or any other person found to be entitled thereto.

اور جناب آخر میں فرماتے ہیں :-

"No, suit, prosecution or other legal proceedings shall lie against Government, or any member, Officer or servant of the Government or any person in respect of anything in good faith done or intended to be done under this order."

اس ظالمانہ حکم کے تحت یہ بنگلہ ۲۴ فروری ۱۹۶۲ء کو گورنمنٹ نے اپنے قبضہ میں لے لیا - دراصل اس وقت اس میں سابق ملٹری سیکرٹری رہائش پذیر تھے -

اصل حالات یہ ہیں اور جیسا کہ میرے محترم دوست حبیب اللہ سعدی صاحب نے فرمایا ہے کہ کرایہ کے لین دین کا جھگڑا تھا میں اس میں نہیں جانا چاہتا مگر بجائے اس کے کہ کرایہ کا جھگڑا چکا دیا جاتا یہ حکم دیا گیا کہ ۹۶ ہزار روپوں میں اس مہاجر کو یہ پراپرٹی ٹرانسفر ہو چکی ہے لہذا ہم حکم دیتے ہیں کہ ۹۶ ہزار روپیہ اس کو دے دیا جائے اور اس جائیداد پر حکومت قبضہ کرے - میں ملک قادر بخش صاحب سے پوچھتا ہوں کہ لاہور میں کتنی جائیدادیں ہیں جو اس طرح سے زبردستی مہاجرین سے حاصل کی گئی ہیں اگر پبلک مفاد میں اس قسم کی کوئی جائیداد عام قوانین کے تحت اگر حاصل کرلی جاوے تو چنداں اعتراض نہیں - مگر یہاں تو صرف ایک افسر کی ضد پوری کرنے کے لئے یہ جائیداد ایک خاص قانون کے تحت حاصل کی جا رہی ہے - ایسا کرنا نہ پبلک مفاد کے لئے ضروری ہے اور نہ ہی قرین انصاف ہے - سینکڑوں بنگلے حکومت نے اپنے دفاتر کے لئے اور اپنے افسران کے رہائش کے لئے لاہور شہر میں کرایہ پر لے رکھے ہیں - آپ نے پچھلے ہی دنوں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا تھا - کہ صوبہ کی حکومت پانچ لاکھ سے زیادہ کرایہ ماہوار ادا کر رہی ہے تو کیا یہ ممکن نہیں کہ اس بے بس مہاجر کی ملکیت کو

اسکے پاس رہنے دیا جائے اور اس بنگلہ کو اگر انتہائی ضروری ہو تو اس مہاجر سے کرایہ پر لے لیا جاوے ۔ اس قانون کا کیوں سہارا لیا جاتا ہے ۔ اگر عام قانون کے تحت کوئی عمل کیا جائے تو اس میں شاید کسی کو شبہ نہ ہو کہ یہ عمل بد دیانتی پر مبنی ہے میں بیانگ دہل کہتا ہوں کہ یہ قانون اگر حکومت کی بددیانتی پر مبنی ہے اور اس قسم کے غیر معمولی غیر منصفانہ قوانین اگر اس ایوان کا انگوٹھا لگانے کے لئے پیش کئے جا رہے ہیں . . . . (قطع کلامیاں)

جناب والا ۔ میں حکومت کے لئے یہ الفاظ استعمال کر سکتا ہوں البتہ شیخ مسعود صادق صاحب کی ذات کے لئے استعمال نہیں کر سکتا ۔ نہ کسی دوسرے وزیر کی ذات کے لئے استعمال کر سکتا ہوں لیکن مجموعی طور پر ان سب کو ایسا کہہ سکتا ہوں ۔ قہقہہ) تو جناب والا میں یہ گذارش کر رہا تھا ۔

Mr. Speaker : Has the Member finished.

Khawaja Muhammad Safdar : One minute more Sir. Let me wind it up as everybody is in a hurry.

جناب والا ۔ اس آرڈیننس کو اس ایوان سے پاس نہ کرایا جائے اگر گورنمنٹ کو ضرورت ہے تو اولا یہ جائیداد کرایہ پر حاصل کرکے اپنے کسی افسر کی رہائش کے لئے لے لی جائے ۔ اگر کسی طور پر گورنمنٹ اس امر کیلئے تیار نہیں ہے تو پھر عام قوانین کے تحت اس جائیداد کو حاصل کیا جائے تو شاید اس میں زیادہ ''مین میخ'' نکالنے کی ضرورت نہیں رہے گی البتہ نیت پر پھر بھی شبہ ہوگا ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ جذباتی تقریر اس ہاؤس میں جو میرے عزیز خواجہ صفدر صاحب نے کی ہے ۔ انہوں نے کچھ واقعات کو چھپایا ہے یہ تو میں نہیں کہتا کہ واقعات کو دانستہ طور پر چھپایا ہے لیکن ان کو واقعات کی لا علمی ہے وہ میں پیش کرتا ہوں ۔

جناب والا ۔ عرض یہ ہے کہ یہ بات غلط ہے کہ حکومت نے اس مکان کو اپنے قبضہ میں ۱۹۶۲ء میں لیا ہے یہ سراسر غلط ہے ۔ یہ مکان حکومت کے قبضہ میں ۱۹۵۵ء سے چلا آ رہا ہے ۔ جس حالت میں یہ مکان لیا گیا تھا اس حالت

میں یہ نہ رہا اس میں اور additions and altecations ہوتی رہیں اور ۱۹۶۱ تک حکومت نے کافی خرچ کیا ہے -

خواجہ محمد صفدر - کس کی مرضی سے خرچ کیا ہے -

وزیر قانون - گورنمنٹ کی مرضی سے رہیبلیٹیشن ڈیپارٹمنٹ کی مرضی سے -

وزیر خزانہ - مارشل لاء گورنمنٹ کی مرضی سے -

Mian Abdul Latif: Question.

Mr. Speaker: No cross talk please.

وزیر قانون - (ملک قادر بخش) : میرے پاس یہ اطلاع محکمہ کیطرف سے ہے اپنے پاس سے نہیں - لکھوا کر ٹائپ کرا کر اپنے پاس instructions رکھی ہوئی ہیں - یہ جناب والا ۷ سال سے حکومت کے پاس تھی - میاں نصیر الدین صاحب نے ۹۶ ہزار روپیہ میں اپنے نام یہ کوٹھی الاٹ کرائی اور چند دنوں بعد یہ نہیں کہ سال یا دو سال گزر گئے چند ہفتوں میں یہ اسی قیمت پر جس قیمت پر اس نے لی وہی قیمت ادا کر دی گئی لیکن کہا گیا ہے اور میاں عبداللطیف صاحب نے بڑے زور سے کہا ہے کہ میاں نصیر الدین صاحب کا لاکھ کا کلیم تھا اور ۹۶ ہزار میں اسکا منظور ہوا تھا - I am subject to correction. میری انفرمیشن یہ ہے کہ کچھ اس نے ۹۶ ہزار کلیم میں سے ۱۱ ہزار نقد دیا اور ۴۰ یا ۴۵ ہزار اسکا کلیم تھا باقی کلیم اس نے مارکیٹ سے لئے تھے جن کی قیمت میاں عبداللطیف صاحب جانتے ہیں روپیہ کے ۸ آنے تھے یا ۶ آنے تھے - اس طریقے سے اس نے ۹۶ ہزار روپے میں کوٹھی کو لیا لیکن حکومت نے اس کو پورا ۹۶ ہزار روپیہ دے دیا ہے - (ہیئر - ہیئر)

خواجہ محمد صفدر - کون سی حاتم طائی کی قبر پر لات مار دی ہے -

وزیر قانون - اب جناب والا - یہ سوال رہا کہ کچھ زیادہ کیوں نہیں دیا گیا اس کے متعلق میں یہ کہوں گا حکومت نے اور بھی زیادہ دیا - ان حالات کو میں عرض کروں گا کہ یہ کسی شخص کے لئے نہیں لیا گیا بلکہ پبلک سرونٹس

کے لئے لیا گیا ہے جو آتا رہے گا وہی occupy کرے گا یہ کسی کی ذاتی ملکیت نہیں بنا دی گئی ۔ ہو سکتا ہے گورنمنٹ اپنے کسی افسر کے لئے خواجہ محمد صفدر صاحب کی عمارت بھی سیالکوٹ میں لے لے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میری کوئی عمارت نہیں ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں ادب سے التماس کروں گا کہ اسکو پاس کیا جائے ۔

مسٹر محمد حنیف صدیقی ۔ یہ آپ Land Acquisition Act کے تحت کیوں نہیں لیتے ۔

وزیر قانون ۔ ہم اسکو نقصان نہیں پہنچا رہے تھے ۔ مارکیٹ پرائس پر جس قیمت پر اس نے لیا تھا وہی قیمت ہم نے دوسرے دن دے دی ہے ۔

Mr. Speaker : The question is:

That the Assembly do approve of the West Pakistan Acquisition of Property (Residence of the Government Officials) Ordinance 1963, promulgated by the Governor of West Pakistan on the 6th June 1963.

(*The motion was carried*).

Mr. Speaker : Now the House is adjourned till 5 p.m. today.

(*The Assembly then adjourned till* 5-00 *p.m. the same day*).

The Assembly met at 5.35 *a.m. Mr. Speaker , Chaudhri Muhammad Anwar, in the CHAIR.*

ADJOURNMENT MOTION

Renewal of a licence for the sale of liquor at Peshawar (*Discussion*)

Mr. Speaker : Yes, Mr. Saadi.

Amir Habib Ullah Khan Saadi (Lyallpur VII) : Sir, I beg to move :

That the Assembly do now adjourn.

وزیر آبکاری و محصولات (شیخ مسعود صادق) جناب والا ۔ اس پر کسی خاص لمبی چوڑی بحث کی ضرورت نہیں ہے ۔ میں انہیں بتاؤں گا ۔ کہ کیا وجوہات تھیں ۔ اگر وہ satisfy ہو جاتے ہیں ۔ تو وہ اسے withdraw کر لیں ۔ اور اگر انکی تسلی نہ ہو ۔ تو پھر . . . .

امیر حبیب اللہ خاں سعدی ۔ صاحب صدر یہ امر نہایت ہی رنج دہ ہے ۔ کہ پاکستان بننے کے سولہ سال بعد بھی ہم

اب تک سوچ رہے ہیں کہ یہاں شراب حرام یا اسکی اجازت ہو گی ۔

جناب والا ۔ کوئی قوم جب وہ ایک نصب العین طے کر لیتی ہے اور اسکو ایک منزل پر پہونچانے کے بعد جب وہ اس نصب العین سے روگردانی کرتی ہے یا اپنے نصب العین کو تبدیل کرنے کی کوشش کرتی ہے تو اسکی مثال انگریزی کی اس کہاوت کیطرح ہے Rolling stone gathers no moss مسلمانوں نے پاکستان حاصل کرنے سے پہلے یہ طے کر لیا تھا کہ یہاں اسلامی نظام اور اسلامی آئین اور اسلامی طرز معاشرت اور اسلامی ثقافت رائج ہو گی اور اسکے تحفظ کیلئے یہ پاکستان مانگا گیا تھا اور دو قوموں کی مخالفت کے باوجود قائد اعظم کی رہنمائی میں یہ ملک حاصل ہو گیا لیکن پاکستان ایک منزل تک پہنچنے کا ذریعہ تھا اور وہ بذات خود کوئی مقصد نہ تھا لیکن گذشتہ ۱۶ سال میں یہاں جو کچھ ہوا ہے ہر مسلمان اور میرے جیسے ایک معمولی انسان کو بڑا دکھ ہوتا ہے ۔ شاید حکمرانوں کے ذہن سے یہ چیز نکالی جارہی ہے کہ اس منزل کو حاصل کرنے کا مقصد کیا تھا ۔ ہم اس نصب العین کو کس حد تک پورا کر رہے ہیں مجھے اس امر کی اجازت دیجئے کہ میں محترم وزرا اور اس ایوان کی توجہ اس کے نصب العین کیطرف دلاتے ہوئے از سر نو حالات کو معمول پر لانے کی دعوت دوں یہ جو کچھ ہو رہا ہے آیا یہ ہمیں اپنی منزل کیطرف لے جا رہے ہیں یا منزل سے دور جا رہے ہیں ۔ اس ضمن میں مغربی تہذیب American aid نے ہماری انکھیں اس قدر خیرہ کر دی ہیں کہ ہم اپنے تمام منصوبے اور معاشرت اخلاق اور کردار و قوانین کو غیر مخصوص طور پر انکی مرضی کے تحت کرتے جا رہے ہیں اس ضمن میں شراب کی بہتات اور اسکی عام اجازت ایک بین دلیل ہے ۔ یہ درست ہے کہ likeness کیسی لیکن گذشتہ ۱۶ سال میں اسکی ۱۸ ۔ گنا کھپت بڑھ گئی ہے ۔ پشاور کی یہ نئی دوکان کھولنے کا سنہرا موقع جو پہلے سال پیش آیا اور اسکا لائنسس جس طریقہ سے دیا گیا میں سمجھتا ہوں کہ وہ اس حکومت کے وزراء کے لئے انتہائی طور پر شرمناک ہے جو یہاں

اٹھتے بیٹھتے اسلام کا نام لیتے ہیں لیکن جب عمل کا وقت آتا ہے تو وہ اس قسم کے طریقے اختیار کرتے ہیں کہ ان تمام قباحتوں کی حوصلہ افزائی ہو جو اسلامی طرز معاشرت اور قرآنی احکام کے خلاف ہیں اس دوکان کا لائسنس یہ کہکر دیا جاتا ہے کہ یہ نئی دوکان نہیں ہے - محترم وزیر آبکاری کو اچھی طرح معلوم ہے اور ایوان بھی اچھی طرح واقف ہے کہ گذشتہ سال جب اس دوکان کو لائسنس دیا گیا تو انتہائی طور پر احتجاج ہوا اور اس احتجاج کے بعد وعدہ کیا گیا تھا اس ایوان کے اندر مجھے اچھی طرح یاد ہے محترم وزیر نے کہا تھا کہ اسکی اجازت آئندہ نہیں دیجائیگی اور آئندہ اسکی تجدید نہیں ہوگی - اکتوبر ۱۹۶۲ء میں محترم وزیر نے اپنے اس وعدے کے اپنا میں دوکاندار کو یہ نوٹس دیدیا کہ آئندہ تمہارا لائسنس جاری نہیں کیا جائیگا لیکن میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ اس تمام کوشش کے باوجود وہ کیا حالات درپیش آئے کہ وزیر آبکاری اسکو نوٹس بھی دیتے ہیں کہ آئندہ اسکی تجدید نہ ہوگی اور پھر لائسنس بھی جاری کر دیا - جناب والا اسکی مختصر سی کہانی یہ ہے کہ ۱۹۶۲ء میں جب ہمارے ایک بڑے فوجی افسر نے اسکی سفارش کی - بڑے فوجی افسر تو عام طور پر انگریز ماحول میں پرورش پا چکے ہوتے ہیں وہ اکا خیال نہیں کرتے وہ اسکو اجنبیوں کیطرح سوچتے ہیں کیونکہ وہ صاحب لوگ ہوتے ہیں انہیں نے اپنی شان میں اگر سفارش کر دی اور وہ لائسنس جاری ہو گیا لیکن جناب والا - وہ فوجی لائسنس تھا فوجی استعمال کیلئے تھا اور اسکو سروس لائسنس میں استعمال کر دیا گیا - یہ قواعد کے خلاف ایک قدم تھا اسکی وجہ میرے خیال میں شاید وزیر صاحب بھی نہیں بیان کر سکیں گے - لیکن اسکے باوجود کمشنر پشاور اور اکسائز ڈیپارٹمنٹ کے ڈپٹی ڈائرکٹر نے اس لائسنس کو دینے کی مخالفت کی مگر ہوا یہ کہ مخالفت کے باوجود دست غیب کی مدد سے اسکو لائسنس دیدیا گیا جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں مسلمانوں نے اسکی مخالفت کی اور اسکے خلاف احتجاج کیا اسکے بعد وزیر صاحب کو اپنا وعدہ اور اس نوٹس کا خیال آیا جسکا میں ذکر کر چکا ہوں اور اس وجہ سے وہ معاملہ دوبارہ کمشنر

پشاور کو بھیجا گیا اور اسکے متعلق کہا جاتا ہے کہ کمشنر پشاور نے اسکی سفارش کی ہے لیکن انکے الفاظ یہ ہیں If deemed fit یہ کسی صورت میں بھی سفارش نہیں کہی جا سکتی گویا کمشنر اور اکسائز والوں نے اسے ہمارے وزیر صاحب کی مرضی پر چھوڑ دیا اور انہیں نے خود کوئی ذمہ داری نہیں لی اگر آپ فرمائیں تو میں اسکا جواب دوں اسمیں جناب ہمارے محترم وزیر صاحب نے فرمایا تھا میں اسے جناب آپ کی وساطت سے ایوان کی اطلاع کیلئے عرض کرتا ہوں کہ وہاں چھ لائسنس غیر مسلموں کے ہیں میرے پاس انکی تفصیل ہے اگر ایوان چاہے تو میں انکے نام بھی سنا سکتا ہوں اور جناب والا اسی طرح چھ لائسنس مسلمانوں کے ہیں تو یہ اشارہ جو اس روز محترم وزیر صاحب نے کیا تھا کہ ہم ایک اقلیت پر کیوں ظلم کر رہے ہیں اور ہم اسکا لائسنس منسوخ کرنیکو کہتے ہیں یہ پہلے سے وہاں ہے اور دوسرے غیر مسلمان کے ساتھ اسکا بھی لائسنس ہے - لیکن موجودہ لائسنس کی یہ کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ جب پشاور کے مسلمان اس چیز کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں میرے پاس اخبارات کا ایک پلندہ ہے جنہوں نے اسکی مخالفت کی ہے اگر وزیر صاحب چاہیں تو ملاحظہ فرما سکتے ہیں - اور میں یہ بھی عرض کر دوں کہ وہاں کے لیڈروں نے جو نہایت ممتاز قومی کارکن ہیں انہیں نے بھی وزیر آبکاری صاحب کو اور صدر صاحب کو تاریں دی ہیں کنونشن مسلم لیگ کے ممتاز رکن خان محمد ابراہیم جگٹرا اور نواب محمد خان صاحب نے وزیر آبکاری اور ملک کے دوسرے وزراء کو تاریں دی ہیں جن میں انسے پر زور مطالبہ کیا ہے کہ شراب کی اس دوکان کا لائسنس منسوخ کیا جائے کیونکہ اس لائسنس کی تجدید سے پشاور کے عوام میں زبردست ہیجان ہے اور بیچینی ہے -

ایک آواز — یہ کس تاریخ کا اخبار ہے -

امیر حبیب اللہ خان سعدی - یہ ۱۶ جولائی کا پرچہ ہے میں وزیر صاحب سے گذارش کرونگا کہ وہ بڑے دانا آدمی ہیں ایسے معاملات کو سمجھتے ہیں جب عوام اور خواص یہ نہیں چاہتے کہ اس لائسنس کی تجدید کیجائے تو وہ اس پر

حقیقت پسندی کیساتھ غور کریں - حکومت کیطرف سے ایسے معاملات میں ضد اچھی چیز نہیں ہوتی ممکن ہے اس سے خراب نتائج پیدا ہو جائیں - اور میں انکی اطلاع کے لئے یہ بھی عرض کر دوں کہ لائسنس میں دی ہوئی شرائط میں ایک شرط یہ ہے کہ بغیر وجہ بتائے لائسنس منسوخ کیا جا سکتا ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ اس بات پر اصرار کرنا عوام کے پر زور مطالبہ کے خلاف ہے - تو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ حکومت بضد ہو کہ ہم یہ لائسنس منسوخ نہیں کریں گے -

Mr. Speaker: The motion moved is:
That the Assembly do now adjourn.

وزیر خزانہ - (شیخ مسعود صادق) جناب والا - میں نے اپنے معزز دوست امیر حبیب اللہ خان سعدی کو بغور سنا - جیسا کہ انہوں نے خود مانا ہے یہ کہ نیا لائسنس نہیں ہے جہاں تک گورنمنٹ کی پالیسی کا تعلق ہے - الحمد اللہ مسلمان ہوں - میں پاکستانی ہوں -

خواجہ محمد صفدر - Execuse my interupption اگر اس طرف سے دو ایک اور تقریریں ہو جاتیں اور اسکے بعد شیخ صاحب تقریر فرماتے تو زیادہ بہتر ہوتا - وہ جواب دینے کے لئے کھڑے ہو گئے ہیں -

Minster of Excise and Taxation: I am quite prepared. It was Khwaja Safdar who wanted to go at 6 p.m.

منسٹر سپیکر - شیخ صاحب نے فرمایا تھا کہ انکی تقریر کے بعد سعدی صاحب سے پوچھا جائیگا اگر وہ پریس کرنا چاہیں تو معزز ممبر بول سکتے ہیں -

وزیر خزانہ - میں نے کہا ہے - میرے بھائی سعدی صاحب کی تسلی نہ ہوئی تو پھر ممبران بولیں اور اگر انکی تسلی ہو جاتی ہے تو پھر وہ معاملہ ختم ہو جاتا ہے تو میں عرض کرتا ہوں الحمد اللہ کہ میں مسلمان ہوں پاکستانی ہوں - مغربی پاکستان حکومت کی یہ بالکل اٹل پالیسی ہے کہ سارے مغربی پاکستان میں Prohibition ہونی چاہیئے - میں نے بار بار اعلان کیا ہے کہ یہ معاملہ Council of Islamic Ideology کو ریفر کیا ہوا ہے - شراب کے تعلق کسی کو شک نہیں کہ یہ لعنت ہے - Council of slamic Ideology کے سامنے یہ معاملہ پیش کیا تھا کہ جو مسلمان ڈاکٹر کے

پرمٹ پر شراب پیتے ہیں انکو پرمٹ جاری کئے جائیں یا نہ کئے جائیں allopathic دوائیوں - میں اور مکسچرز میں سپرٹ پڑتی ہے اسکے متعلق انکی رائے کیا ہے ٹنکچر وغیرہ سب میں سپرٹ پڑتی ہے اور بھی ایسی چیزیں تھیں یہ بھی پوچھا تھا کہ مسلمان اس کی تجارت کر سکتے ہیں یا نہیں اس سوال کا جواب ابھی نہیں آیا لیکن یہ بات صاف ہے کہ اور یہ ہماری حکومت کی بھی صاف پالیسی ہے کہ سارے مغربی پاکستان میں Prohibition لانی ہے اسمیں کوئی شک نہیں ہے صرف دیر اس بات کی ہے کہ Per s جو مسلمانوں کو دیئے جاتے ہیں انکے متعلق انکی کیا رائے ہے۔ انکی جو رپورٹ ہے - وہ ابھی تک نہیں آئیں - معاملہ ریفر ہو چکا ہے - اس ہاؤس میں بھی Prohibition C mmittee بنی ہوئی ہے اسکی رپورٹ اس ہاؤس کے سامنے پیش ہونی چاہیئے - بھائی سعدی صاحب نے جو کچھ کہا وہ بالکل درست کہا کہ بہت سی دوکانیں Non-Muslims کی تھیں - اور مسلمانوں کی چھ کے قریب دوکانیں ہیں اور یہ بھی ٹھیک ہے کہ یہ جو لائیسنس ہیں یا یہ جو licence تھا - یہ اس کے پاس ۱۵ برس سے چلا آتا تھا - لیکن وہ تھوک کے لئے تھا - لیکن پیشتر اسکے کہ میں نے چارج لیا ہو پہلی حکومت نے اسکو یہ اجازت دے دی اور وہاں کے جو - او - سی صاحب کی Recommendation پر یہ بھی انہوں نے صحیح کہا ہے کہ local authorities نے انکو suppor کیا تھا اور انکو لائیسنس دے دیا گیا اور جب میں نے چارج لیا تو مجھ پر یہ درخواست کی گئی میں نے نوٹ لکھا کہ یہ چونکہ تھوک کا لائسنس تھا اور پرچون کا نہیں ہے تو اس لئے بند بوتل کو جو کہ Sealed ہوتی ہے - فروخت کرنے کی اجازت - نہیں ہے - میں نے یہ نوٹ لکھا - میں تسلیم کرتا ہوں - لیکن پھر اسمیں مسٹر مروان جنکا لائسنس زیر بحث ہے انہوں نے مجھے درخواست دی کہ میں غیر مسلم ہوں اور میرا اپنا رشتہ دار جو پارسی ہے خود Agitate کر رہا ہے تو میں نے اس درخواست کو مارک کرکے نیچے بھیج دیا - ہمارے ڈائریکٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن نے اسکو ریکومنڈ کیا اور میرے پاس وہ چیز موجود ہے انکا یہ کہنا کہ may be given اگر وہ کہتے اسکو مت دیا جائے تو دوسری بات تھی - بورڈ آف ریونیو نے اسکو recommend کیا کیونکہ وہ پارسی تھا وہ غیر مسلم تھا - میں نے سمجھا کہ انکا نقصان ہو رہا ہے - کیونکہ جو پرمٹ دیئے جاتے ہیں انکا بھی کوٹہ ہوتا ہے - میں شراب

نہیں پیتا ۔ میرے بھائی سعدی صاحب بھی نہیں پیتے ۔ گورنر صاحب بھی نہیں پیتے منسٹرز بھی نہیں پیتے ۔ اگر ایک دوکان ہے تو اسکی Consumption کا کوئی اثر نہیں پڑ سکتا ۔ اور اگر زیادہ دوکانیں ہونگی تو انکا منافع کم ہو جائیگا اور Consumption پر اسکا کوئی اثر نہیں پڑیگا ۔ اگر یہ ہاؤس کی رائے ہے ۔ اور اگر میرے پشاور کے بھائی جو اس ایوان کے معزز اراکین ہیں انکی یہ رائے ہے تو میں تیار ہوں کہ مسلمانوں کے لائسنس کو اگلے سال ختم کر دیں ۔ سعدی صاحب نے جو حوالہ دیا ۔ اسکے متعلق یہ ہے کہ اگر ایک دفعہ لائسنس دیدیں تو اسکے بعد وجوہات کے بغیر میں Cancel نہیں کر سکتا ہوں ۔ تو جو معزز اراکین اس Constituency سے آئے ہیں اگر انکی رائے ہوگی تو انشا اللہ ضرور چھ کے چھ مسلمانوں کے لائسنس کینسل کر دونگا ۔ Council of Islamic Ideology نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ مسلمانوں کو پرمٹ نہیں مل سکتے ۔ لیکن بہت سے امریکن اور انگریز ہیں اور غیر مسلم ہیں انکو Cater کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی دوکان مہیا کرنی ہوگی ۔ اور اسکا بہترین حل یہ ہوگا کہ غیر مسلموں کو دوکانیں دی جائیں ۔ مسلمانوں کی دکانیں اگلے سال سے بند کر سکتا ہوں ۔ لیکن غیر مسلم جنکے مذہب میں پینے کی اجازت ہے ضابطہ انکو منع نہیں کر سکتا کہ جسکی رو سے غیر مسلموں کی دوکانیں ختم کردوں اور مسلمانوں کی دوکانیں رکھوں ۔ یہ میری چند بڑی مشکلات ہونگی تو یہ حالات ہیں اور جو بھائی سعدی نے کہا وہ اسکے متعلق میں پھر Repeat کرتا ہوں ۔ کہ یہ نیا لائسنس نہیں تھا یہ پرانا تھا ۔ جو میرے آنے سے پہلے منظور ہو چکا تھا ۔ میرے آنے کے بعد اس آفیسر نے کمشنر پشاور اور بورڈ آف ریونیو نے انکو Recommend کیا اور اسکے بعد میں نے اجازت دی ۔ ان معروضات کے بعد میں بیٹھتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ سعدی صاحب یہ بتائیں کہ شیخ مسعود صادق صاحب کی Statement اور assurance کے بعد وہ اس ایڈجرنمنٹ موشن کو Press کرنا چاہتے ہیں ؟

امیر حبیب اللہ خاں سعدی ۔ جناب والا ۔ میں مختصر سی گذارش کے بعد عرض کر سکتا ہوں اگر آپ مجھے اجازت دیں ۔ شیخ مسعود صادق صاحب سے توقع تھی کہ وہ زیادہ واضح اور یقینی انداز میں بات کہتے جس سے کم از کم اس ایوان کو امید ہو جاتی کہ اس مسئلہ کا حل واقعی اور معقول

طریقے پر ہو جائیگا ۔ لیکن انہوں نے کچھ غیر متعلقہ باتیں بھی کی ہیں ۔ میں ان کی تفصیل میں نہیں جاتا ۔ جب وہ یہ فرماتے ہیں کہ میں اگلے سال مسلمانوں کے لائسنس کو ختم کر دوں گا تو اسکے معنی یہ صاف ہیں آپ اس وقت بھی لائسنس ختم کر سکتے ہیں ۔ آپ کو اسوقت بھی لائسنس منسوخ کرنے کا اختیار ہے ۔

Minister of Excise and Taxation : I can assure you Sir,

سعدی صاحب میرے پاس کوئی ایسا اختیار نہیں کہ تجدید سے پہلے میں ختم کر دوں ۔ یعنی پہلی جولائی سے پہلے without any reason ختم کردوں ۔ اسوقت اگر ختم کروں تو مجھے reasons دینے پڑتے ہیں کہ کوئی ثبوت اسکے خلاف ہے یا کوئی irregularity ایسی ہے جس کی وجہ سے اس کو ختم کردوں ۔

امیر حبیب اللہ خاں سعدی ۔ جناب سپیکر ۔ اسکے متعلق تفاصیل پیش کی ہیں ۔ سارے صوبہ میں ہیجان ہے ۔ سابقہ صوبہ سرحد کے لوگ احتجاج کر چکے ہیں ۔ کیا یہ معقول وجہ نہیں ہے ۔ جبکہ لائسنس کی شرائط میں سے شرط نمبر ۸ آپ کو اجازت دیتی ہے ۔ اختیار دیتی ہے کہ بغیر وجہ بتائے آپ لائسنس منسوخ کر دیں ۔

وزیر خزانہ : جناب اگر آپ مجھے کوئی law بتا دیں تو میں تیار ہوں ۔

امیر حبیب اللہ خاں سعدی ۔ جب آپ چاہتے ہیں آرڈیننس بھی لے آتے ہیں اور law ہم سے پوچھتے ہیں ۔

وزیر خزانہ : ایک طرف آرڈیننس کی آپ مخالفت کرتے ہیں اور مجھ کو کہتے ہیں کہ آرڈیننس لائیے ۔

امیر حبیب اللہ خاں سعدی ۔ اسکو لائیے اسکا ہم خیر مقدم کریں گے ۔ (قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : Order, order.

وزیر خزانہ ۔ میں نے جناب حمزہ صاحب سے یہ وعدہ کیا ہے اور بڑے صاف الفاظ میں کیا ہے کہ ہماری پالیسی چاہے اسلامک اڈیالوجی کونسل کچھ بھی کہے یہ ہے کہ میں نے مسلمانوں پر پوری prohibition

کرنے میں اسکی پرویژن میں میں نے عرض کیا تھا کہ میڈیکل سرٹیفیکیٹ آ جاتے ھیں ۔ ڈاکٹر صاحبان کہتے ھیں یہ اسکے بغیر جی نہیں سکتا ۔ آپ کو بھی پتہ ھے اور بھائی سعدی صاب کو بھی پتہ ھے کہ اگر مسلمان مر رہا ھو تو اپنی جان بچانے کیلئے مردار بھی کھا سکتا ھے ۔ زندگی بچانا اس کا زیادہ فریضہ ھوتا ھے ۔ زندگی بچانے کیلئے اگر میڈیکل سرٹیفکیٹ آ جائے تو میں کیا کروں ۔ میں نے تو کہا ھے کہ ھماری بالکل صاف پالیسی ھے کہ ھم نے سب صوبے کو dry کرنا ھے پھر prohibition throughout the province کرنی ھے ۔ میں نے یہ بھی عرض کیا تھا اگر کچھ بھائی چاھتے ھیں تو اگلے سال سے میں مسلمانوں کے لائسنس کو ختم کر دیتا ھوں اس سے زیادہ کیا وضاحت کروں ۔

امیر حبیب اللہ خاں سعدی ۔ صاحب صدر ۔ میں محترم وزیر خزانہ صاحب کو ان کے ایک بڑے عمر رسیدہ ساتھی کا وہ قول یاد دلاتا ھوں جو اسی ایوان میں انہوں نے کہا تھا کہ ھم ان لوگوں کو بڑی خوشی سے اجازت دیں گے کہ وہ مر جائیں جو شراب کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے ۔

وزیر خزانہ ۔ میں نے نہیں کہا تھا کسی اور منسٹر صاحب نے کہا ھوگا ۔

امیر حبیب اللہ خاں سعدی - آپ کو یاد دلاتا ھوں آپ کے ساتھی نے کہا ھے ۔

وزیر خزانہ ۔میں نے نہیں کہا میرے ساتھی نے کہا ھوگا ۔

امیر حبیب اللہ خاں سعدی ۔ جناب والا ۔ میں درخواست کرتا ھوں اس طرف سے ایک دو اصحاب کو خیالات کے اظہار کرنے کا موقع دیجئے اس سے شیخ مسعود صادق صاحب اس بات کا قطعی طور پر کچھ فیصلہ کر سکیں گے ۔

مسٹر سپیکر - debats شروع ھونے کے بعد آپ اس پر غور کریں گے ؟ شیخ مسعود صادق صاحب نے assurence دے دی ھے ۔ اور آپ نے ان کی assurance سن لی ھے ۔

امیر حبیب اللہ خاں سعدی ۔ اگر جناب نے ان کے الفاظ پر غور فرمایا ھوتا آپ بھی اسی نتیجہ پر پہنچے

ہوتے کہ انہوں نے کوئی وعدہ واضح اور صاف الفاظ میں نہیں کیا ہے -

وزیر خزانہ - کیا لکھ دوں - انگوٹھا لگادوں - بھائی سعدی صاحب اگر آپ کہیں اگلے سال مسلمانوں کے لائسنس تجدید نہیں کروں گا - اور کیا کہوں -

امیر حبیب اللہ خاں سعدی - اس لائسنس کے متعلق کیا خیال ہے -

وزیر خزانہ - میں نے آپ سے کہا ہے کہ غیر مسلمانوں کی اتنی آبادی ہے کہ شراب کی دوکانیں مسلمان تو نہیں چلائیں گے - یہ economic proposition ہے یہ commercial proposition ہے اس کا تعلق consumption اور expension سے نہیں ہے میں نے کہا ہے کوٹہ مقرر ہے -

امیر حبیب اللہ خاں سعدی - اس میں کہیں یہ بات نہیں ہے کہ کئی پردہ نشینوں کے نام بھی آتے ہوں -

وزیر خزانہ - میں نے ٹھیک وعدہ کیا ہے - آپ یقین کریں -

مسٹر سپیکر - سعدی صاحب آپ یہ فرمائیں آپ اس ایڈجرنمنٹ کو withdraw کر رہے ہیں یا نہیں کر رہے ہیں -

امیر حبیب اللہ خاں سعدی - صاحب صدر میں مجبور ہوں جب کوئی وعدہ حتمی طور پر اور واضح الفاظ میں وہ نہیں فرما رہے ہیں - میں کس بات پر واپس لے لوں -

وزیر خزانہ - آپ بتائیں کیسے وعدہ کروں ؟ in writing لے لیں - کیسے لکھوں الفاظ آپ بتادیں -

مسٹر حمزہ - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر - جہاں تک اس تحریک التوا کا تعلق ہے جناب شیخ مسعود صادق صاحب نے جو یہ بیان دیا ہے کہ وہ محض پشاور میں جو مسلمانوں کے نام لائسنس جاری کئے گئے ہیں منسوخ کر دیں گے - اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے خیال میں مسلمان محض پشاور کے علاقے میں ہی رہتے ہیں حقیقت یہ ہے اس تحریک التوا کے ذریعہ ہم اس حکومت کی شراب کے استعمال کی حوصلہ افزائی کرنے کی جو

پالیسی ہے کو زیر بحث لانا چاہتے ہیں اور ان سے جو (یقین دہانی) حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ محض پشاور کے علاقے تک محدود نہیں بلکہ سارے مغربی پاکستان کے بارے میں ہو۔

Mr. Speaker : This is no point of order. Please take your seat.

سعدی صاحب آپ اس ایڈجرنمنٹ موشن کو پریس کر رہے ہیں یا نہیں (قطع کلامیاں) ۔

امیر حبیب اللہ خاں سعدی ۔ صاحب صدر ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ محترم شیخ مسعود صادق صاحب ان واضح الفاظ میں کوئی یقین دہانی ابھی تک نہیں کرا سکے جس پر میں اس تحریک کو ختم کرنے کی استدعا کروں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ جہاں تک شراب کے استعمال کا تعلق ہے اسکے بارے میں کسی مسلمان کی بھی دو رائے نہیں ہیں ۔ اس کا استعمال اس کا کاروبار قرآن حکیم کے صریح احکامات کے خلاف ہے ۔ جناب سپیکر یہ انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ پاکستان کو معرض وجود میں آئے ۱۶ سال کا عرصہ گذر چکا ہے اور آج اس ملک کے اس بڑے حصہ میں ہم غور و خوض کر رہے ہیں آیا ہم شراب کے استعمال کو تمام ملک میں قطعی طور پر بند کریں یا نہ کریں ۔ آپ کو یہ علم ہوگا کہ ہندوستان میں جس کو ہم غیر اسلامی اور کافروں کی حکومت کہتے ہیں ۔ نے اس سال تمام ہندوستان میں شراب کے استعمال پر عام پابندیاں لگا دی ہیں اور اس اقدام سے حکومت کو ۱۵ کروڑ روپیہ سالانہ بجٹ میں خسارا برداشت کرنا پڑا ہے ۔

مسٹر لکشمن سنگھ ۔ (پارلیمنٹری سیکرٹری) ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ مجھے سخت افسوس ہے کہ حمزہ صاحب کافر کس کو کہتے ہیں میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں ۔ میں ہندو ہوں آپ ہمیں کافر کہتے ہیں میں جانتا ہوں آپ نے کافر کہہ کر community کے دلوں کو آزردہ کیا ہے۔

Mr. Speaker : It is no point of order. Take your seat please.

مسٹر حمزہ ۔جناب سپیکر پاکستان کے ہر باشندہ کو اس بات کا علم ہے کہ اس ملک کو جداگانہ قومیت کی بنیاد پر حاصل کیا گیا ہم نے وعدہ کیا تھا کہ اس ملک کے قوانین اور اس ملک کی پالیسی ایسی ہوگی جس میں مسلمان بحیثیت مجموعی اسلام کے احکامات کے مطابق زندگی بسر کر سکیں گے ۔ آپ کو اس کا بھی علم ہے کہ ہمارا ایک ہمسایہ ملک جو

شروع ہی سے ہمارا دشمن تھا اور آج بھی ہے یعنی افغانستان کی طرف سے یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ ہماری حکومت اسلام کے نام کو محض سیاسی اغراض کیلئے استعمال کر رہی ہے - اسلام کا نعرہ انتخابات میں ووٹ حاصل کرنے میں خوب کام آتا ہے ہم نے دشمنوں کے پھیلائے ہوئے شکوک و شبہات کو درست ثابت کیا ہے -

جناب والا - شیخ مسعود صادق صاحب نے فرمایا ہے کہ جناب ڈپٹی کمشنر صاحب اور کمشنر صاحب اور ممبر بورڈ آف ریونیو کی سفارش پر انہوں نے اس لائسنس کی تجدید کی ہے - میں نے اس ایوان میں کل کہا تھا کہ وزیروں کا کام پالیسی بنانا ہوتا ہے اور ماتحتوں کا کام اس پر عمل کرنا ہوتا ہے - موجودہ حکومت پالیسی مرتب نہیں کر سکتی اور نہ ہی مرتبہ پالیسی پر عمل درآمد کروا سکتی ہے - انہوں نے تسلیم کیا ہے کہ ہدایات جاری کرتے وقت اسلام کے بنیادی اصولوں کو پیش نظر نہیں رکھا جاتا جس کی وجہ سے مذہب کا مذاق اڑایا جاتا ہے - آپ کو علم ہے کہ شراب کا استعمال روز افزوں ترقی پر ہے - ہماری حکومت ثقافت کے نام پر بد اخلاقی اور فحاشی پھیلا رہی ہے - اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہمارا ملک اچھا خاصہ شراب خانہ بن گیا ہے - جہاں تک شراب کے پینے کا تعلق ہے لوگ عام طور پر پرمٹ پر شراب لیکر نہیں پیتے بلکہ ایسے ٹنکچر ہیں جنہیں وہ شراب کے طور پر پیتے ہیں - میں نے اس سے قبل بھی عرض کیا تھا کہ ملک میں ٹنکچرز کا بطور شراب استعمال عام ہے شراب پینے والے عام طور پر حکام سے مل کر شراب استعمال کرتے ہیں - نتیجتاً عوام کی صحت تباہ ہو رہی ہے اور ان کا اخلاق بھی گر رہا ہے - یہ ٹھیک ہے کہ آپ کی حکومت اخلاقی گراوٹ سے خوش ہوتی ہے کیوں کہ جب لوگوں کا اخلاق بلند ہوگا تو یہ حکومت نہیں رہیگی - یہ آپ کی سیاسی چال ہے - آپ ہمارے ملک کو تباہ کر رہے ہیں اور نہ صرف موجودہ بلکہ آنے والی نسلوں کو بھی تباہ کر رہے ہیں تاکہ وہ اسلام کا نام بھی نہ لیں -

جناب والا ۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ جی او سی
پشاور ریجن کی سفارش پر اس شخص کو شراب کی فروخت کا
کا لائسنس دیا گیا ۔ آپ اندازہ کیجئے وہ ملک جس کی فوج ۔
* *

Mr. Speaker: The member should not discuss the Army. He should confine himself to "the renewal of a licence by the Provincial Government of a new shop at Peshawar".

مسٹر حمزہ ۔ آپ کے سامنے وزیر آبکاری شیخ مسعود
صاحب نے یہ بیان دیا تھا کہ ہم نے (جی او سی) کی
سفارش پر لائسنس کی تجدید کی ہے ۔

Minister of Excise and Taxation: That was a factual statement. that is true. But the member cannot discuss it.

مسٹر سپیکر ۔ آپ اپنی اسپیچ اسی حد تک کریں جس
حد تک وہ relevant ہو ۔

سردار محمد اشرف ۔ مسٹر حمزہ نے فوج کے بارے میں
جو الفاظ استعمال کئے ہیں وہ انہیں واپس لیں ۔

Mr. Speaker: Those remarks will be expunged.

مسٹر حمزہ ۔ آپ کو اس حقیقت کا اچھی طرح سے علم
ہے کہ ہماری حکومت کشمیر کو محض اس لئے پاکستان کا
حصہ تصور کر رہی ہے کہ ۔ . . . . . .

Mr. Speaker: That is not relevant. You should confine your speech to the specific issue.

مسٹر حمزہ ۔ relevant ہے ۔

Minister of Excise and Taxation: Question. It is wrong. All that you are talking is baseless.

مسٹر حمزہ ۔ زیر بحث تحریک التواء کے بارے میں
عرض ہے کہ وزیر آبکاری یہ یقین دہانی دیں کہ پشاور کے
علاقے میں فوری طور پر شراب کا استعمال بند کرینگے وہ
ہمارے سامنے پکا وعدہ کریں چاہے اسکو پورا کرنے کے لئے انہیں
ارڈیننس لانا پڑے کہ وہ فوری طور پر مغربی پاکستان میں
شراب کے استعمال کو سختی کے ساتھ قانوناً بند کر دینگے
اس سے کم کوئی یقین دہانی ہم تسلیم کرنے کے لئے تیار
نہیں ہیں ۔ ہمیں معلوم ہے کہ ان کے وعدے ٹھیک نہیں ہوتے
کیوں کہ ان کے ذاتی مفادات اس سے وابستہ ہیں ۔

میاں محمد شریف ۔ جناب والا ۔ پیشتر اسکے کہ اس
لائسنس کے متعلق میں اپنی گزارشات پیش کروں میں آپکے
توسط سے اور اجازت سے اس معزز ایوان کے اراکین کے سامنے

*Expunged as ordered by the Speakar.

token out کو پیش کرنا چاہتا ہوں تاکہ اس پر روشنی پڑ سکے جس سلسلے میں یہ ٹوکن آوٹ آیا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ میرے پاس اسوقت ڈیمانڈ نمبر (۳) کی کٹ موشن ہے ۔ سید یعقوب شاہ صاحب فنانس منسٹر نے ایک ڈیمانڈ پیش کی تھی پچھلے سے پچھلے اجلاس میں جس میں سینتیس ہزار تین سو پچاس کی گرانٹ برائے منظوری گورنر پیش ہوئی تھی اسکے بعد ایک token cut میری طرف سے پیش کیا گیا یہ سو روپیہ کا تھا ۔ اس میں میں نے تجویز کی تھی کہ مغربی پاکستان میں شراب کو قطعاً بند کیا جائے اس پر جناب حمزہ ۔ سعدی صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب اور دیگر صاحبان نے بھی اپنی تقاریر کیں اور تائید کی غالباً صفدر صاحب یہاں بیٹھتے تھے اور ابھی تک یہ پارٹی سسٹم یہاں نہیں آیا تھا ۔ مجھے اس ایوان میں کہا گیا تھا کہ حکومت کی طرف سے یقین دھانی کے بعد یہ چیز واپس لے لوں ۔ میں نے انکار کیا کہ جب تک اسکی یقین دھانی نہیں ہوتی جب تک اس پر مکمل طور پر عملی اقدام کی تجاویز نہ ہوں میں واپس نہیں لیتا ۔ اس سلسلے میں جناب ملک قادر بخش صاحب ۔ جناب پیر محمد خان صاحب نے مجھے یقین دھانی کرانے کی کوشش کی لیکن میں نے stress کیا اور کہا جب تک سب کمیٹی آپ نہیں بناتے اور جب تک کمیٹی بنانے کا وعدہ نہیں کرتے اور جب تک عمل کرنے کا وعدہ نہیں کریں گے میں واپس نہیں لیتا ۔ چنانچہ اس سلسلے میں ایک Prohibition Committee کا اعلان کیا گیا اور تین ماہ تک اس کے بارے میں کوئی اقدام نہ کیا گیا ۔ مجبور و کر میں نے سیکرٹری صاحب اسمبلی کوچٹھی لکھی کہ جناب والا فلور آف دی ہاوس پر یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ ایک کرپشن کمیٹی کو وجود میں لایا جائے گا لیکن ابھی تک نہیں لایا گیا اس کی کیا وجہ ہے چنانچہ اسکے بعد وہ کمیٹی بنی اور تین دفعہ ہم نے ملکر اس شراب کے سلسلہ کے متعلق سوچا کہ مغربی پاکستان میں اس موزی بیماری کو کسطرح سے روکا جائے ۔

چنانچہ میں یہ عرض کروں گا کہ اس وقت سب کمیٹی میں ایسی باتیں پیش ہوئیں جو Islamic Ideology کے مطابق تھیں ۔ ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ اگر کوئی شخص جنگل میں بھوک کی وجہ سے مر رہا ہو اور وہاں کوئی مردار ہو ۔ تو شریعت میں حکم ہے کہ بھوک کو ہٹانے کے لئے وہ مردار اگرچہ اس کا کھانا حرام ہے پھر بھی اسے کھا لے تاکہ وہ زندہ شہر تک پہنچ سکے ۔ یہاں پر اختلاف پیدا ہو سکتا ہے ۔ مگر میں ایک اور مثال عرض کروں گا کہ اگر کوئی بچہ بیمار ہو اور وہ مر رہا ہو اور شراب کا ایک چمچہ اسے دینے سے اس کی زندگی بچ سکتی ہو تو اسے وہ دے دینا چاہئے ۔

ایک معزز ممبر—وہ صرف برانڈی ہوتی ہے ۔

میاں محمد شریف—جی ہاں ۔ شراب تو ادویات میں بھی استعمال کی جاتی ہے ۔ شراب بند کرنے کے سلسلہ میں معاملہ Prohibition Committee کی طرف سے اسلامک آئڈیالوجی کونسل کے پاس بھیجا گیا ہے ۔ کہ وہ اس پر غور کرے ۔ منسٹر ایکسائز اور ٹکسیشن چیئرمین سب کمیٹی جناب مسعود صادق عرصہ دراز سے بیمار رہے ہیں ۔ ہمیں موقع نہیں مل سکا ورنہ دو تین اور میٹنگ کرکے ہم کسی نتیجہ پر پہنچ جاتے خدا نے چاہا تو کوئی مکمل فیصلہ کرکے اس ایوان کو مطلع کیا جائے گا ۔ ہم نے اس بات کا تہیہ کر لیا ہے کہ شراب کی اس موذی مرض کو یہاں نہیں رہنے دینگے اور جس طرح بھی ہوگا اپنے صوبہ سے نکال کر چھوڑیں گے ۔ یہ بات ہم نے ہی شروع کی تھی ۔ اور ہماری طرف سے ہی ایک Cut Motion اس سلسلہ میں پیش ہوا تھا ۔ ہم مسلمان ہیں ۔ ہمارے راستہ میں بہت سی دشواریاں ہیں ۔ سب سے پہلے میں آپ کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں ۔ (قطع کلامیاں)

I never Interrupted you Mr. Hamza.

Mr. Speaker: Order, Order, Address the chair please.

امیر حبیب اللہ خاں سعدی—پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا برسر اقتدار کے محترم رکن نے جو لہجہ استعمال کیا

ہے وہ قابل اعتراض ہے اور جناب اس کا نوٹس لیں اور ان کو تنبیہ کریں ۔ اگر وہ کچھ کہنا چاہیں تو آپ کے توسط سے کہہ سکتے ہیں ۔ براہ راست تو تو میں میں والی بات ہو جائے گی ۔

Mr. Speaker : I have already pointed out to Mr. Hamza as well as to Mian Muhammad Sharif that there should be no cross talk.

رائے منصب علی خان کھرل—یہ بولتے ہی ایسے ہیں ان کا لہجہ ہی ایسا ہے ۔

میاں محمد شریف—میں آپ کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ہماری انتہائی خواہش ہے کہ اس بیماری کو اس صوبہ سے دفع کر دیا جائے ۔ میں چند ایک باتیں اس ایوان کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں جس سے معزز ممبران کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ لعنت کہاں تک دور ہو چکی ہے ۔ اس صوبہ میں جو شراب استعمال ہوتی ہے اس کی Consumption گیلن میں پڑھ کر سناتا ہوں۔

۱۹۴۵-۴۶ء	میں	۸۱۲۰۰۰	گیلن	شراب	Consume ہوئی
۱۹۴۶-۴۷ء	میں	۶۴۷۰۰۰	گیلن	شراب	Consume ہوئی
۱۹۴۷-۴۸ء	میں	۵۷۰۰۰۰	گیلن	شراب	Consume ہوئی
۱۹۶۰-۶۱ء	میں	۳۸۰۰۰۰	گیلن	شراب	Consume ہوئی

کیا اس کے استعمال میں بتدریج کمی ہوتی گئی ہے ۔ اب ہم تہہ دل سے یہ چاہتے ہیں کہ بالکل بند ہو جائے ۔ ساتھ ہی ساتھ دو باتوں کی طرف توجہ دینی پڑے گی ایک تو یہ کہ اسلامک آئیڈیالوجی کونسل کی اس کے متعلق کیا رائے ہے دوسرے یہ کہ اس سے کچھ ریوینو بھی حاصل ہوتا ہے ۔ بہر حال یہ سب باتیں سوچ بچار کے بعد تکمیل تک پہنچے گی ۔ ریوینو کو پورا کرنے کے لئے اگر آپ چاہیں تو ایک پیسہ فی روپیہ یا ایک آنہ فی سینکڑہ Cess لگا سکتے ہیں تاکہ ۵ کروڑ کی رقم پوری ہو جائے ۔ یہ صرف ایک تجویز ہے ۔

مسٹر سپیکر—آپ Chair کو Address کریں ۔

میاں محمد شریف—جناب سپیکر-اس ایوان کی دلی خواہش ہے اور کم از کم میرے رفقائے کار تو یہی چاہتے ہیں کہ اس موذی مرض کو جلد از جلد ختم کرنے کی کوشش کی جائے - اگرچہ میں سمجھتا ہوں کہ اتنی جلدی نہیں ہو سکے گا کیونکہ اس کی کئی وجوہات ہیں - ہم ایک میٹنگ مری میں بلا رہے ہیں - وہاں پوری طرح غور و خوض کرکے جو تجاویز سوچی جائیں گی وہ اس ہاوس کے سامنے پیش کر دیں گے - اس کے بعد جہاں تک پشاور کا تعلق ہے - سعدی صاحب نے فرمایا ہے کہ لائسنس منسوخ کر دیا جائے مگر میں نہایت ادب سے ان کی خدمت میں گذارش کروں گا کہ ہمارا ملک زیادہ تر مسلمانوں پر مشتمل ہے - لیکن اس میں اقلیت بھی ہے - ان میں دوسرے لوگ ہندو پارسی اور عیسائی بھی ہیں ہمیں ان کا خیال بھی رکھنا پڑے گا - یہ ٹھیک ہے کہ ہم خود اسے بالکل touch نہیں کریں گے مگر morality کا تقاضا ہے کہ وہ از خود اس طرف مائل ہوں - ہم بہ حیثیت مسلمان اسے حرام سمجھتے ہیں - اور یہ بات ہم فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ اس کے روکنے کے لئے سب سے پہلے ہم نے قدم اٹھایا ہے -

مسٹر سلطان محمد اعوان—(ہزارہ-۲) جناب والا خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے اور اس کا فضل و کرم ہے کہ ہم مسلمان ہیں اور ایک اسلامی ملک میں آزادی کا سانس لے رہے ہیں - چاہیئے تو یہ تھا کہ جس وقت پاکستان معرض وجود میں لایا گیا تھا اسی وقت قانون شریعت نافذ کر دیا جاتا تمام جھگڑے ہی ختم ہو جاتے - لیکن وہ کونسی وجوہات تھیں جن کی بنا پر ایسا نہیں کیا گیا -

جناب سپیکر -آج اس عظیم اسلامی مملکت میں شراب کی یہ حالت ہے کہ تین آدمیوں میں دو اس لعنت میں گرفتار نظر آتے ہیں - آخر یہ کیوں ہو رہا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کسی حکومت کا کوئی قصور نہیں کیونکہ ہم مسلمان ہیں اور بہ حیثیت مسلمان ہم جانتے ہیں - اللہ تعالے نے کون کونسی چیزوں کو حرام قرار دیا ہے اور ہم یہ

حرام چیزیں حکومت کے دباو کی وجہ سے ختم نہیں کر سکتے - بلکہ ہم کو خود ان سے بچنا چاہئے -

جناب سپیکر-میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ لائیسنس Cancell کیا گیا - تو ان لوگوں کے ساتھ جو ہم میں بہ حیثیت عیسائی ہندو یا دوسری قوم کے ہیں ناانصافی ہو گی اس لئے میری گذارش ہے کہ جن کو Permit یا لائسنس دئے گئے ہیں وہ منسوخ نہ کئے جائیں کیونکہ اس طرح اقلیت کے ساتھ نا انصافی ہو گی -

ماسٹر خان گل-(کوہاٹ-۲) جناب والا-اصل مسلہ پشاور کی ایک دوکان کا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے لیڈر خود بھی محسوس کرتے ہیں کہ وہاں پر یہ دکان نہیں ہونی چاہئے - ہمارے پاس کئی تار آئے ہیں اور پشاور کے جتنے ممبر ہیں ان سب کو خاص طور پر کہا گیا ہے کہ یہ بات نہیں ہونی چاہئے - قانوناً تو ہم بند نہیں کر سکتے - اس لئے سعدی صاحب اگر کوئی راستہ بتا دیں تو شیخ مسعود صادق صاحب ضرور بند کر دیں گے اب اگر اس سال نہیں ہو سکے گی - تو مجھے امید ہے کہ اگلے سال یا آئندہ کے لئے بند ہو جائے گی -

اس وقت سعدی صاحب کو چاہئے کہ کوئی راستہ نکالیں تاکہ ہمارے لیڈر اس پر عمل پیرا ہوں - اس کے بغیر وہ مجبور ہوں گے اور کچھ نہیں کر سکیں گے -

مسٹر سپیکر-سعدی صاحب-کیا آپ کوئی Statement دینا چاہتے ہیں -

امیر حبیب اللہ خاں سعدی-جیسا کہ ماسٹر خان گل صاحب نے فرمایا ہے - میں بھی یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر جناب شیخ صاحب واضح طور پر بیان فرمائیں - کہ وہ اگلے سال مکمل طور پر امتناع شراب کر دیں گے - تو . (قطع کلامیاں) تو پھر میرا خیال ہے - کہ اس بحث کو جاری رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے - ورنہ پھر اس ایوان کو موقع دیجئے - کہ اس پر بحث کرے -

وزیر آبکاری و محصولات ۔ چھ بجکر پچاس منٹ تک آپ اس پر بحث کر سکتے ھیں ۔ آپ کو پورا پورا موقع ملے گا ۔

مولانا غلام غوث ۔ (ھزارہ ۔ ۴) جناب سپیکر ۔ یہاں دو مسئلے ھیں ۔ ایک مسئلہ عام شراب کا ھے ۔ کہ ملک میں پاکستان میں شراب نوشی اور شراب فروشی کو جاری رکھا جائے ۔ یا اسے بند کیا جائے ۔ اور ایک مسئلہ خاص پشاور صدر کے ایک خاص شراب خانے کا ھے ۔ جو انتک پہلے مسئلے کا تعلق ھے ۔ یہ اس ایوان کے پہلے اجلاس میں بھی پیش ھو چکا ھے کہ شراب نوشی اس ملک میں بند ھونی چاھئے ۔ اور ھمارے محترم بزرگ ملک قادر بخش صاحب نے وزیر بننے سے پہلے ارشاد فرمایا تھا ۔ انکے وہ الفاظ ابھی اس ایوان میں گونج رھے ھیں ۔ کہ جب یہ ذکر ھوا تھا ۔ کہ ڈاکٹر لوگ پرمٹ دیتے ھیں ۔ اور پرمٹ کے ذریعے شراب پی جاتی ھے ۔ تو انھوں نے فرمایا ۔ کہ شراب تو ویسے ھی پی جاتی ھے ۔ پرمٹوں کی ضرورت نہیں ھے ۔ ایسے لوگوں کا مر جانا بہتر ھے ۔ کیونکہ وہ لوگ قومی جسم کیلئے ناسور کی حیثیت رکھتے ھیں ۔ میں عرض کرونگا ۔ کہ اب ایک سال سے زیادہ عرصہ ھو چکا ھے ۔ تقریباً تیرہ مہینے ھوئے ھیں ۔ لیکن شراب کا مسئلہ اسی طرح کھٹائی میں پڑا ھوا ھے ۔ ھمیں بد گمانی کی ضرورت نہیں ھے ۔ جیسا کہ میاں صاحب نے بیان فرمایا ھے ۔ خدا کرے کہ انکی کوشش بار آور ثابت ھو ۔ لیکن ایسا نہ ھو ۔ کہ اس ایوان کی عمر ختم ھو جائے اور شراب ویسے کی ویسی باقی رہ جائے ۔ یہ میاں صاحب نے جو مردار کھانے کے متعلق کہا ھے تو ممکن ھے ملک میں ایک آدھ کی مثال مخمصے کی حالت میں کسی کے مرنے کی ھو جائے ۔ لیکن یہاں تو بڑی اکثریت مردار خوروں کی ھوگی ۔ خدا کرے کہ اس ایوان میں کوئی مردار خور نہ ھو ۔ میں نے سنا ھے ۔ کہ بعض ممبروں کے ھوٹلوں میں بھی شراب خانے ھیں ۔ خدا کرے کہ یہ جھوٹ ھو ۔ یا غلط ھو ۔ بہر حال انکی اکثریت ھمارے لئے انتہائی خطرناک ھے ۔

میری رائے ہے کہ جو افسر شراب پیئے - اس کو معطل کر دینا چاہئے - اگر ثابت ہو جائے کہ فلاں آدمی شراب پیتا ہے - تو اسے ممبری کے لئے نا اہل قرار دیا جائے - ہماری حکومت کا فرض ہے - کہ وہ ام الخبائث کو جلد از جلد ملک سے دور کرے - انگریز کو چاہئے تھا - اور اس کو ایسا ہی کرنا چاہئے تھا کہ وہ ہمارے اس ملک کو شرابی بنائے - یا چکلے کھلوائے ہمیں عیاش بنائے - اوباش بنائے - ہمیں بھول بھلیوں میں مبتلا کر کے ہم پر حکومت کرتا رہے - لیکن جب یہ ملک آزاد ہو گیا اور ملک کا نظم و نسق اہل ملک کے ہاتھ میں آیا - تو ملکی وزراء اور ملکی گورنمنٹ کا فرض ہے - کہ جس طرح بھارت نے ایک کافر حکومت نے سولہ کروڑ روپے کا نقصان برداشت کر کے شراب نوشی کو بالکل ختم کر دیا ہے - اسی طرح ایک اسلامی حکومت میں جس طرح حدیث میں آیا ہے - کہ استعیظ من وعیظ بالمخزہ - یعنی نیک بخت وہ ہے - جو دوسروں سے عبرت حاصل کرے - تو ہمیں کم از کم اس کافر حکومت سے ہی عبرت حاصل کرنی چاہئے - اور اس ام الخبائث کو اس ملک سے ختم کر کے اس ملک کی اخلاقی حالات کو بلند کرنا چاہئے - یہ ہمارا اخلاقی فرض ہے - دوسری عرض یہ ہے - کہ یہ جو تحریک التوا پیش ہوئی ہے - یہ پشاور صدر کے ایک شراب خانے کے بارے میں ہے " - اس کے متعلق ہمیں جتنے خطوط آئے ہیں - جتنے رجسٹریاں آئی ہیں اور جتنی اطلاعات موصول ہوئی ہیں - ان سے یہی واضح ہوتا ہے - کہ ہمارے محترم قائد ایوان نے گزشتہ سال علمائے دین کے اجتماع پر ذعماء کے احتجاج پر اور بنیادی جمہوریت کے ممبران کے احتجاج پر یہ وعدہ فرمایا تھا - کہ اب تو لائیسنس دیدیا گیا ہے - آئیندہ سال اسکی تجدید نہ ہوگی - اگر یہ واقعہ صحیح ہے - تو اس وعدے کی خلاف ورزی کرنا اس ایوان ہی کی بے عزتی نہیں ہے - بلکہ یہ ہماری حکومت کے بھی شایان شان نہیں ہے - اگر جو وعدہ خلافی ہو گئی ہے - تو اب اس لائسنس کو منسوخ کرنے میں

کوئی تامل نہ ہونا چاہئے - اور اسکو منسوخ کر دیا جائے - جو کہ تمام ملک کا , تمام شہر کا اور تمام طبقوں کا متفقہ مطالبہ ہے - کہ گیارھویں لائیسنس کو منسوخ کر دیا جائے - ایک بات اور میں اس ضمن میں عرض کرونگا کہ اس دن جب بحث ہوئی - تو محترم قائد ایوان نے فرمایا تھا - کہ دسویں یا گیارویں شراب خانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا - اس لئے شراب تو پرمٹ سے پی جاتی ہے - پرمٹ سے پینے والے لوگ تو محدود ہیں - بلکہ معدودے چند ہیں - اور خواہ جتنے بھی ہوں - اور شراب خانہ ایک ہو - دو ہوں دس ہوں - اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا - تو میں عرض کرونگا - کہ یہاں پرمٹوں کی کوئی حد نہیں ہو سکتی - اس ملک میں ایسی کوئی ناجائز بات نہیں ہے - جو رشوت اور شفارش سے نہ ہو سکے اور ایسی کوئی جائز بات نہیں ہے - جو بغیر رشوت اور سفارش کے ہو سکے - یہ بلکل واقعہ ہے - پرمٹ بھی جھوٹے جاری کئے جا سکتے ہیں - نہ مرنے والوں کو بھی مرنے والا قرار دیا جا سکتا ہے - میں یہ عرض کرونگا - کہ شدید کو خفیف اور خفیف کو شدید بنانا قتل کے مقدمات کو خراب کر دینا یہ تو ڈاکٹروں کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے - اس سارے ملک میں آٹھ لاکھوں کی تعداد میں مردار خور آدمی کہاں سے آ گئے - جو مخمصے کی حالت میں ہوں اور مر رہے ہوں اور ان کو پرمٹ دیا جاتا ہے - پانچ کروڑ کی آبادی میں بقول میاں صاحب اتنے مردار خور کہاں سے آ گئے - بہر حال ہماری حکومت کا یہ فرض ہے - کہ عمومی طور پر شراب کو بند کرے - اور ملک کی اخلاقی حالت کو اچھا بنائے - اس معاشرے کو درست کرے - ہمارے ملک کی صحیح خدمت یہی ہے - اور یہی چیز ہے - کہ جس سے ہمارا ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتا ہے - ورنہ ملک شرابی ہو - ملک میں بے حیائی ہو - ملک میں اوباشی ہو - بد معاشی ہو اور ملک بد چلنی اور بے راہ روی میں مبتلا ہو تو ایسے ملک سے کوئی توقع نہیں ہو سکتی - کہ وہ کوئی جرات مندانہ اور بہادرانہ اقدام کرے گا - اس لئے ہمارے لئے ضروری ہے - کہ ہم اپنے ملک کو بہادر

بنائیں - خوش اخلاق بنائیں - اور انہیں بہترین کیرکٹر دیں - اور اس کے معاشرے کو ٹھیک کریں - اور اسے ایک ایسی مثالی سلطنت بنائیں - کہ دنیا پر جس کا رعب بیٹھ جائے -

جناب صدر—جو موجودہ تحریک التوا ہے - اس کے بارے میں اگر محترم قائد ایوان یہ فرما دیں - کہ یہ لائسنس منسوخ کر دیا جائے گا - تو پھر تحریک التوا واپس لے لینی چاہیے - یہ کونسی مشکل بات ہے - آپ روزانہ بعض احکام جاری کرتے ہیں - بعض کو منسوخ کر دیتے ہیں - اور تو اور آئین کی بعض دفعات ہیں - دستور کی ایسی دفعات ہیں جن کو کہ منسوخ کر دیا گیا اور جن کے خلاف اعلان ہوا - تو پھر یہ کونسی بڑی بات ہے - اپ کی خدمت میں مؤدبانہ عرض کرونگا - کہ اہل پشاور کی اس استدعا کو رد نہ کریں - اور وہاں کے اس جذبے کو بھی فنا نہ کریں - جو اس شراب کے خلاف ہے - اور یہ زیادہ شراب خانوں کا کھلنا دلیل ہے کہ permit دن بدن زیادہ ہوتے جا رہے ہیں - آپ کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے کہ ڈاکٹر لوگ غلط پرمٹ نہیں دیتے - میں ان الفاظ کے ساتھ اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

چودھری محمد ابراہیم (سیالکوٹ - ۳) پیشتر اس کے کہ میں اصل موضوع کے متعلق کچھ عرض کروں - میں ایک غلط فہمی کا ازالہ کرنا چاہتا ہوں - شیخ صاحب نے فرمایا ہے - کہ بعض لوگ واقعی ایسے ہیں - جو شراب کے بغیر نہیں جی سکتے - اور ان کے لئے ضروری ہے کہ پرمٹوں کا انتظام کیا جائے - میں ان کے علم کے لئے امریکہ کی ایک ممتاز ترین انجمن The American Medical Association کا فتویٰ پیش کرتا ہوں -

"Whereas its use in therapetics as a tonic or a stimulant or as a food has no scientific basis, therefore, be it resolve that the American Medical Association opposes the use of alcohol"

زیادہ شراب خانوں کا کھلنا دلیل ہے - کہ پرمٹ روز بروز زیادہ ہوتے جا رہے ہیں - آپ کے پاس کوئی

دلیل نہیں ہے ۔ کہ ڈاکٹر لوگ غلط پرمٹ نہیں دیتے ہیں ۔ جناب صدر ان الفاظ کے ساتھ میں درخواست کرونگا ۔ کہ وہ اس ایوان کو شراب کے بارے میں قطعی طور پر یقین دلائیں ۔

دوسرے انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ ہمارے اختیار میں یہ چیز کہاں ہے ۔ حکومت کے متعلق ہم یہ سنتے آئے ہیں اور گورنمنٹ کے اختیارات کے متعلق یہ عام فیصلہ ہے کہ گورنمنٹ Can do any thing except changing the sex of a person. گورنمنٹ جنس نہیں بدل سکتی ۔ اگر آپ ایک کوٹھی کلی طور پر حاصل کرنے کے لئے ایک آرڈیننس لا سکتے ہیں تو کیا اتنی بڑی لعنت دور کرنے کا آپ کو اختیار نہیں ہے ۔

صاحب صدر میں اپ کی توجہ دو تحریکوں کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں ۔ ریاست متحدہ امریکہ میں ایک قانون کے ذریعہ امتناع شراب کا حکم منظور کیا گیا ان کے پاس اس کے لئے یہ دلائل تھے کہ یہ شراب معاشرت معیشیت صنعت و حرفت کے لئے یہ بے حد مضر ہو رہی ہے ان کے رہنماوں نے یہ بڑا دانشمندانہ فیصلہ کیا ۔ کہ اس شراب کو ختم کیا جائے چنانچہ انہوں نے اس کے بارے میں لاکھوں ڈالر خرچ کئے اور اس کے متعلق پبلیسٹی کی ایک قانون وضع کیا اس طرح اس کی کشید اس کی فروخت اور اس کی درآمد پر کنٹرول ہو گیا لیکن اس کی اصل بنیاد پر کاسی نے توجہ نہ کی تو گھر گھر شراب کی بھٹیاں چل گئیں ور پہلے سے زیادہ شراب نوشی میں اضافہ ہو گیا اور قانون کی بے بسی کے پیش نظر حکومت اس قانون کو واپس لینے پر مجبور ہو گئی ۔ دوسرا تجربہ اس کی جانب میں توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ ملک عرب میں ہوا ۔ حضور کے وقت میں بھی لوگ شراب پیتے رہے ۔ لیکن ایک دن ایک اعلان ہوا ایک منادی کرنے والے نے اعلان کیا کہ شراب حرام ہو گئی بس اس اعلان کے ہونیکے بعد شراب کے مٹکے کے مٹکے جو بھرے پڑے تھے بہا دئے گئے اور شراب نالیوں میں بہنے لگی

آپ کے پاس یہ تاریخ موجود ہے - میں ان کی جانب آپ کی توجہ خصوصیت سے دلانا چاہتا ہوں پہلے تو یہ کہ یہ جو نشیلی عادات ہیں ان سے عقل و خرد ہوش وحواس میں کمی واقع ہو جاتی ہے اس سلسلے سب سے بڑی اہمیت کی حامل جو چیز ہے وہ ہے عقیدہ اگر یہ عقیدہ راسخ کر دیا جائے اور انسان کے دل میں یہ بات پیدا ہو جائے کہ یہ شراب خبیث چیز ہے تو آدمی مر سکتا ہے لیکن اس کو لبوں تک نہیں لے جا سکتا - یہ صرف اس عقیدے کے دل میں راسخ ہو جانے کے باعث ہو سکتا ہے - ہماری گورنمنٹ اس عقیدے کو عام ذہنوں میں کیوں راسخ کرنے کا انتظام نہیں کرتی کہ شراب حرام ہے اس کی فروخت پر کیوں نہیں پابندی لگاتی جیسا کہ یہ بحث کے سلسلے میں یہ بات آ چکی ہے کہ شراب کا prohibition وہ ہے which does not prohibit اس سلسلے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ گورنمنٹ کو اس سے بڑا خسارہ ہو رہا ہے یعنی ایک طرف تو کئی گنا آمدنی میں اضافہ ہو رہا ہے - اور دوسری طرف یہ کہا جا رہا ہے کہ اس سے گورنمنٹ کو خسارہ ہو رہا ہے بہت افسوس کی بات ہے کہ جو لوگ کسی اعلان کے کرنے میں مخلص نہ ہوں وہ کیسے مفید نتائج پر پہونچ سکتے ہیں تو میری گزارش ان حضرات سے یہ ہے کہ وہ اس بنیادی اہمیت کو پیش نظر رکھیں ایک کل یا پرسوں میں نے سوال کیا تھا اس کے جواب میں کہا گیا تھا کہ کچھ لوگ نا جائز کشید کرتے ہیں - اس سلسلے میں مجھے یہ کہنا پڑھتا ہے کہ جائز کشید کا تو در حقیقت کوئی سوال ہی نہیں ہے شراب کی کشید بحر حال ناجائز ہے خواہ وہ گورنمنٹ کے پرمٹ پر ہو اسکا مطلب یہ نہیں کہ گورنمنٹ جس کو پرمٹ دے وہ جائز کشید کرتا ہے اور جس کو پرمٹ نہ ملے وہ ناجائز کشید ہو گی - اور اس سلسلے میں سزا جو رکھی گئی ہے وہ اتنی کم ہے کہ اس کی کشید کا ایک رخ پیدا کر لیتے ہیں - میں نے اس سوال کے سلسلے میں پوچھا تھا تو مجھے معلوم ہوا کہ سزا اس کی ۱۰۰ روپیہ جرمانہ یا تین مہینے کی قید ہے وہ شخص

جو ۱۰۰ روئیے اسکی ناجائز کشید سے روزانہ کما لیتا ہے اگر اسے دو چار سال میں ایک بار جرمانہ ہو جائے تو کیا اسے نقصان ہو گا ۔ تو جناب میں انسے یہ گزارش کرونگا کہ اگر حقیقت میں اس کی بندش کا ارادہ رکھتے ہیں تو وہ تقریر کو سخت کریں تاکہ لوگوں کو جرات نہ ہو کہ شراب کشید کریں ۔ دوسری طرف اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ انسانوں کی تربیت اور انکی تعلیم کا ایسا انتظام کیا جائے اور وہ تمام وسائل تعلیم استعمال کئے جائیں تاکہ لوگوں کے ذہنوں میں اسکی کراہت پیدا ہو جائے ۔ جب کراہت پیدا ہوگی تو یہ اور دیگر جرائم خواہ چوری ہو ختم ہو جائیں گے ۔

مسٹر سلطان محمد اعوان نے یہ کہا تھا کہ حکومت کے فرائض میں یہ چیز کہاں ہے کہ وہ شراب کا انسداد کرے ۔ اس سلسلے میں میں یہ عرض کرونگا کہ چوری حرام ہے قتل کرنا بڑا جرم ہے لیکن حکومت اس کے لئے قانون بناتی ہے اور اس کے انسداد کے لئے کوشش کرتی ہے لہذا ان پر فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ شراب کا بھی انسداد کریں اور شراب کے سلسلے میں بھی ان ہی پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے ۔ تو میری یہ گزارش ہے کہ حکومت نہ صرف اس معاملے میں تعزیر سخت کرے بلکہ ایسی ہر اخلاقی بے راہ روی کو ختم کرنے کے لئے تعلیم و تربیت کے وسائل اختیار کرے۔

بابو محمد رفیق (اورا لائی ذوب کوئیٹہ) جناب والا ۔ مسئلہ یہ نہیں ہے کہ ایک دکان کا لائیسنس کینسل کیا جائے یا سب کینسل کر دئے جائیں مسئلہ تو بنیادی ہے ۔ کہ اس قوم کو اس موزی مرض سے کس طرح نجات دلائی جائے جو قوم کی بنیادیں کھوکھلی کر رہا ہے جس سے ہزاروں خاندان برباد اور ہزاروں جانیں ضائع ہو چکی ہیں ۔ میں نہیں سمجھتا کہ اگر ہندوستان کی حکومت شراب بند کر سکتی ہے تو ہماری اسلامی حکومت اسے بند کرنے میں کیوں ہچکچا رہی ہے میں اپنے لیڈر صاحب سے پرزور اپیل کرونگا کہ نہ صرف پشاور کی دکانوں کے لئے بلکہ سارے ملک میں اس کی

بندش پر غور کریں - جیسا کہ میں کئی بار اس ایوان میں آپ کی وساطت سے ان وزرا سے عرض کر چکا ہوں خدا را بلوچستان پر جلد بندش کریں تاکہ اس موذی عرض سے جان چھوٹ سکے یہ بندش ہمیں نہیں چاہئے جیسا کہ آپ نے پنجاب اور دوسرے علاقوں میں لگائی ہے بلکہ وہ صحیح معنوں میں جو بندش ہوتی ہے وہ کریں اور ہمارے عوام اس موذی مرض سے چھٹکارا پا سکیں - میں ان وزراء سے آپ کی وساطت سے عرض کرونگا کہ جلد سے جلد ہماری جان اس موذی مرض سے چھڑائیں - تاکہ ہماری قوم صحیح اور ایک اسلامی عوام بن سکے اور ہماری حکومت جو اسلامی حکومت کہلاتی ہے وہ صحیح معنوں میں اسلامی حکومت کہلانے کی حقدار ہو - میں ان گزارشات کے بعد اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

میجر عبدالمجید خان (پشاور - ۳) - محترم صدر - یہ ایڈجون منٹ موشن آپوزیشن کی طرف سے move ہوا تھا اور میں نے اس کو Support کیا تھا صرف اس لئے کہ یہ پشاور کا معاملہ تھا اور پشاور میں شراب کے ایک سال کے لئے لائسنسوں کی تجدید پر لوگوں نے بہت احتجاج کیا تھا لیکن چونکہ اس کی تجدید ہو گئی ہے اور Already اس پر بحث مباحثہ بہت ہوا ہے تو میں اس وقت تجویز پیش کرتا ہوں اور میں لیڈر صاحب کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس ہاوس کو Assurrance دے دیں کہ ان لائسنسوں کی تجدید آئندہ سال نہیں ہوگی اور ساتھ ہی ساتھ انشورنس دے دیں کہ آئندہ سال وہاں کے Liquor کے لائسنسوں میں کافی کمی کر دیں گے اس کے بعد میں جناب حبیب اللہ سعدی سے درخواست کروں گا کہ وہ اس انشورنس پر اپنی ایڈجرن منٹ موشن واپس لیں - (قطع کلامیاں) -

Mr. Speaker: Order please, order:

وزیر آبکاری و محصولات (شیخ مسعود صادق) قبل اس کے کہ میں تقریر کروں میں Request کروں گا کہ سات بجے ٹائم

ختم ہو جاتا ہے - ہمیں اور بھی بہت سے آرڈیننس Approve کرانے ہیں لہذا

I propose that the time may be extended from 7 to 9 p.m. for taking up the Ordinances.

مسٹر سپیکر: شیخ صاحب پوزیشن یہ ہے کہ دو گھنٹوں کے لئے ہم نے ایڈجرنمنٹ موشن Tak کرنی ہے اور یہ دو گھنٹے Proceedings کے کافی ہوتے ہیں -

وزیر آبکاری و محصولات: میں نے جناب جواب دینا ہے اچھا جناب پھر آپ کی مرضی -

مسٹر سپیکر: Gove n ent Business اب Next Day پر ہو گا -

چوہدری عبدالرحیم: (سیالکوٹ ۳) صاحب صدر میں میجر عبدالمجید صاحب کی یہ بات سن کر نہایت حیران ہوا ہوں کہ ایک شخص جس کو شراب کا لائسنس ملا ہے - اور جو غیر مسلم ہے - جس کے مذہب میں شراب حرام نہیں ہے - اس کا لائسنس تو ضبط ہو جائے اور مسلمانوں کے لائسنس جن کے مذہب میں شراب حرام ہے برقرار رکھا جائے یہ بڑی حیران کن بات ہے - حضور والا میں پھر یہ عرض کروں گا کہ یہ لائسنس تمام کے تمام بند ہونے چاہئیں شراب بالکل ملک سے بند ہونی چاہئے - ہاں اس میں گورنمنٹ کو نقصان ہوگا یعنی مالیہ میں کمی ہوگی لیکن اس قسم کے نقصان کو پورا کرنے کے لئے اور ذرائع بھی ہیں جن سے کمی پوری ہو سکتی ہے اور فائدہ بھی زیادہ ہوگا جو اچھے خاندان تھے ان کی اولادیں شراب کی وجہ سے ضائع ہو گئی ہیں اور جو ڈاکے اور قتل کی وارداتیں ہوتی ہیں وہ شراب ہی کی وجہ سے ہوتی ہیں جو شراب نہیں پیتے وہ سمجھ کر ہر کام کرتے ہیں جوا جو کھیلا جاتا ہے - رشوت جو زور پکڑ گئی ہے وہ شراب کی لعنت کی وجہ سے ہے - حضور والا میں یہ عرض کروں گا کہ Rev nue کو پورا کرنے کے لئے بہت سی ایسی چیزیں ہیں جن پر ٹیکس عائد کر سکتے ہیں - اور ریوینو پورا کر سکتے ہیں مثلاً سگریٹ تمباکو Lip sticks وغیرہ سے یہ کمی آپ پوری کر سکتے ہیں - اس وقت میں یہ عرض

کروں گا کہ ایک لائسنس نہیں بلکہ تمام کے تمام لائسنس ضبط ہونے چاہئیں اور شراب تمام ویسٹ پاکستان میں ممنوع قرار دی جائے - اور حکومت سے Request کرتا ہوں کہ وہ ضرور اس پر غور کرے -

پیر غلام علی چشتی - (منٹگمری - ٦) - جناب سپیکر - میں عرض کرتا ہوں کہ اللہ کا حکم ہے کہ شراب مت پیو - رسول اکرم نے فرمایا کہ شراب مت پیو اور اگر حکومت نیا قانون بنا دیگی تو وہ کیا اس سے زیادہ اہمیت رکھے گا ؟ - جب ہمارے پاس Already ایک قانون موجود ہے کہ شراب مت پیو اور اسکی تعمیل مسلمان نہیں کرتے تو اس قانون کو بھی کوئی وقعت نہیں ہوگی - ہماری حکومت نے باہر کے سگرٹ بند کئے ہوئے ہیں لیکن اسوقت جب پاکستانی سگرٹ نہیں ملتے تھے تو ہمیں باہر کے سگریٹ سستے مل رہے تھے اور ہم سب پی رہے تھے اس کا مطلب ہے کہ سمگلنگ ہو اور سمگل کرکے وہ لوگ زیادہ منافع اٹھائیں - یہ میں سمجھتا ہوں کہ تحریک التوا کی مخالفت ہمارے لیڈر صاحب نے نہیں کی بلکہ ہمارا منشا یہ ہے اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ کوئی ایسا جامع قانون لائیں جس سے رکاوٹ بھی ہو اور اسکی بندش بھی ہو سکے - یہ چیزیں کام نہیں دیتیں - آج ہم یہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں کے شراب نے لائسنس منسوخ کر دئیے جائیں کل ہم کہیں گے کہ مسلمان سینما ہال بھی مت چلائیں پھر کہیں گے جناب کہ ملیں بھی بند کر دیں اس طرح ہم انکو مالی طور پر تباہ کر دیں گے اور جن ممبران نے وہاں کے لائسنسوں کے بارے میں کہا ہے تو انہوں نے As a member نہیں کہا بلکہ ان لائسنس داران کیطرفسے وکیل بن کر آئے ہیں اور ضرور انہوں نے کوئی نہ کوئی فیس لی ہوگی ورنہ وہ اتنے زور شور سے تقریر نہ کرتے اور وہ جو مالی خزانے پر بوجھ پڑ رہا ہے مہمل تقریریں کر کے قیمتی کاغذ ضائع کر رہے ہیں جو ہم باہر سے منگوا رہے یا وہ تقریریں نہ لکھی جائیں یا یہاں انکے لئے علیحدہ ہاوس بنا دیا جائے - ایک ایک چیز

کئی کئی بار روزانہ ہمیں یاد دلاتے رہتے ہیں - ہمارا ایک آرڈیننس کی منظوری پر پچیس ہزار روپیہ خرچ ہوتا ہے اس کی طرف خیال نہیں آتا جب ہم ٹیکس لگا کر شراب پر پابندی لگائیں گے اس وقت یہ پیئیں گے کہ یہ ٹیکس ادا نہیں کر سکتے میں ہاؤس کی طرف سے یقین دلاتا ہوں کہ ہم اگلے سیشن میں یا اس سے اگلے سیشن میں یہ قانون لائیں گے لیکن اس کے ساتھ ہم ٹیکس بھی لگائیں گے اس وقت یہ ہمارے ساتھ حمایت کریں -

باقی رہا ہندوستان کے بارے میں- ان کا ضابطہ حیات ہماری طرح مکمل نہیں ہے ان کے ہاں بیوہ عورتوں کو نکاح میں نہیں لایا جاتا انہوں نے اب وہ قانون بنایا ہے - ہمارے ہاں مکمل ضابطہ حیات ہے ہمیں کسی معاملے میں نئے قانون کی ضرورت نہیں - ہمارے پاس جامع قانون موجود ہے اور ہم اسی کو سراہیں گے اور اسی کو لائیں گے - اس لئے میں عرض کرتا ہوں کہ یہ صرف ہمارے جذبات سے فائدہ اٹھاتے ہیں - ایک Item لے لیتے ہیں اور اس کو شرعی رنگ دیتے ہیں - اور جب یہ ناکام ہو جاتے ہیں تو پھر کہتے ہیں کہ کیا یہ مسلمان ہیں اور پکے مسلمان ہیں جو سارا گروپ ہے اس کے جذبات سے فائدہ اٹھاتے ہیں - نہ وہ اسلام کی خاطر کرتے ہیں نہ عوام کی خاطر کرتے ہیں - اس کے بعد میں تقریر ختم کرتا ہوں -

مسٹر محمد ابراہیم برق (مظفر گڑھ - ۱) - جناب والا - میں اس ایڈجرن منٹ موشن کی پر زور تائید کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں - مجھے افسوس ہے کہ میں ہال میں کچھ لیٹ پہنچا ہوں - اس موضوع پر بہت بحث ہو چکی ہے - دو تقریریں سن کر مجھے خیال آیا کہ میں بھی کچھ عرض کروں - ایک ممبر صاحب اور دوسرے اپنے محترم چشتی صاحب کی تقریر میں نے سنی اور انہوں نے لائسنسوں کی تجدید کے متعلق کہا کہ انہیں اس سال رہنے دیا جائے اور آئندہ کے لئے ہاؤس میں انشورنس دی جائے کسی صاحب نے جامع قانون یعنی قرآن پاک کا قانون بتایا تو جب اس کی موجودگی ہے

تو ہمیں کسی اور حکومت کے قانون کی ضرورت نہیں ہے ۔ عالی جاہ میں گزارش کرتا ہوں کہ ہمارا جامع قانون ہر شعبہ زندگی پر حاوی ہے کلام پاک میں سب کچھ ہے مگر اس کی طرف فی زمانہ ہم لوگ دھیان نہیں دیتے ۔ ہم حکومت کے قانون سے ڈرتے ہیں ۔ حکومت کے قانون کا ہمارے دل میں خوف ہے ہم اس خوف سے ہراساں ہوکر کوئی پابندی ہو اس پر عمل کر سکتے ہیں ۔ مگر سر دست ہم میں اتنا جذبہ نہیں ہے ۔ ہم میں وہ چیز نہیں ہے ۔ ہمیں چاہئے کہ ہم قرآن پاک کی ہر سطر پر عمل کرکے اپنی زندگی پرانے اصولوں پر مرتب کریں جیسا کہ ہمارے عمائدین کر گئے ہیں ۔ میں گزارش کروں گا کہ شراب نوشی بہت بری چیز ہے یہ نہ صرف گناہ بلکہ معاشرے کو کھوکھلا کرنے والی بدترین چیز ہے اس کو بند کرنا چاہئے ۔ حکومت کے ذرائع آمدنی جہاں اور ہیں تو وہاں ایک ٹیکس اور بھی بڑھایا جا سکتا ہے ۔ ضروری نہیں کہ شراب نوشی کے ٹیکس پر ہمارا گزارہ ہو اور اسی پر ٹیکس لگا کر حکومت کی آمدنی میں اضافہ ہو سکتا ہے تو میں عرض کرتا ہوں کہ ہمارے معاشرے کو فی زمانہ بے حد ضرورت ہے کہ مسلمان من حیث القوم اس لعنت سے دور ہو جائیں ۔ پرمٹس وغیرہ ان چیزوں کی ضرورت نہیں ۔ پرمٹس کے بغیر بھی انسان زندہ رہ سکتا ہے اور جن مسلمانوں نے پرمٹ حاصل کئے ہوئے ہیں وہ ادویات سے بھی فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔

Mr. Speaker : It is now 7 p.m. and the House is adjourned till 8 a.m. tomorrow.

(*The Assembly then adjourned till* 8-00 *a.m. on Wednesday, the* 17*th July* 1963).

2108 PL.A.—600—1-1-64—SGPWP, Lahore.

PROVINCIL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FOURTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Wednesday, the 17th July, 1963

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-45 a.m. of the clock Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqi, Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝

پ ۱۰ — س ۹ — ع ۹ — آیات ۲۳ و ۲۴

اے ایمان والو اگر تمہارے باپ اور تمہارے بھائی ایمان کے مقابلے میں کفر کو عزیز رکھیں تو انہیں اپنا رفیق و کارساز نہ بناؤ اور جو کوئی بنائیگا تو ایسے ہی لوگ ہیں جو ظلم کرنے والے ہیں (اے پیغمبر) مسلمانوں سے کہدو اگر ایسا ہے کہ تمہارے باپ تمہارے بیٹے تمہارے بھائی تمہاری بیویاں تمہاری برادری تمہارا مال جو تم نے کمایا ہے تمہاری تجارت جس کے مندا پڑ جانے سے ڈرتے ہو اور تمہارے رہنے کے مکانات جو تمہیں بہت پسند ہیں۔ یہ ساری چیزیں تمہیں اللہ سے اس کے رسول سے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیاری ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ جو کچھ اللہ کو کرنا ہے۔ وہ تمہارے سامنے لے آئے اور اللہ بے حکمی کرنے والوں پر راہ نہیں کھولتا۔

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

TUBE-WELL BORED IN LULLIANI HEALTH CENTRE

*1167. **Babu Muhammad Rafiq**: Will the Minister of Health pleased to state:—

(a) the approximate cost on a Tube-well in Lahore District with a yield of 12 cusecs water;

(b) whether it is a fact that a Tube-well was bored with the mechanical drills in Lulliani Health Centre by the Public Health Department;

(c) whether it is a fact that about Rs. 4 lacs have been spent by the Public Health on this tube-well.;

(d) whether it is a fact that deep boring was carried out but the strainer was not taken up to that depth;

(e) whether it is a fact that during the execution of this job three casing pipes were cracked or wasted;

(f) whether it is a fact that in spite of such a heavy expenditure the tube-well has not worked at all;

(g) whether it is also a fact that afterwards a building was constructed on that boring and that building has cracked and became unfit for use;

(h) if answers to (a) to (g) above be in the affirmative, the action Government intend to take against the officials responsible for this heavy loss.

ANSWER NOT LAID ON THE TBALE

CONSTRUCTION OF RURAL DISPENSARY IN CHAK NO. 243-GB., TEHSIL TOBA TEK SINGH

*2674. **Mr. Hamza**: Will the Minister of Health be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that District Council Lyallpur, in its meeting held on 15th February 1961 sanctioned an amount of Rs. 28,200 for the construction of a rural dispensary in Chak No. 243-GB., Tehsil Toba Tek Singh, District Lyallpur.

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether the amount so sanctioned has been spent on the said scheme; if not, reasons therefor;

(c) the date by which the dispensary will be constructed?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan):

(a) Yes.

(b) No. This is a Rural Dispensary maintained by the District Council, Lyallpur. In May, 1962 the Buildings and Roads Department sent a revised estimate of Rs. 45,160 due to increase in the rate of premium for administrative approval. This estimate was approved by the District Council on 7th July 1962. The case is being examined in the Local Government Department.

(c) Construction work will start as soon as the administrative approval has been accorded to the Scheme. Funds have since been placed by the District Council, Lyallpur at the disposal of the Executive Engineer, Basic Democracies concerned.

REPAIRS OF SIBI-JACOBABAD TRACK

*2729. **Babu Muhammad Rafiq**: Will the Minister of Railways be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that during floods Sibi-Jacobabad Track comes under water; if so, the total expenditure incurred from 1955 to 1962 on its repairs year-wise;

(b) the steps Government intend to take to save the said track from floods?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan):

(a) Yes. The total expenditure incurred on its repairs year-wise is as under:—

	Rs.
1955-56	5,700
1956-57	1,09,000
1957-58	27,000
1958-59	36,000
1959-60	2,20,000
1960-61	*Nil*
1961-62	3,000
Total ...	4,52,000

(b) It has been decided to raise the track and provide additional waterways to save it from floods. The work of raising track between Sibi and Damboli has already been completed; between Damboli and Nuttal the work is in progress and nearing completion and between Temple Dera and Jhatpat the work has been sanctioned and is being taken in hand.

BEDS RESERVED IN SARDAR BAHADUR SANATORIUM, QUETTA

*2730. **Babu Muhammad Rafiq**: Will the Minister of Railways be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that previously 12 beds were reserved in Sardar Bahadur Sanatorium, Quetta for private patients;

(b) whether it is a fact that the said concession has been withdrawn by the Railway authorities;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, whether Railway Administration is prepared to revise its decisions and afford opportunity to the poor people of Quetta/Kalat Divisions to draw benefit from the said sanatorium; if not, reasons thereof?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan):

(a) No. The fact is that in April 1961 it was decided that subject to availability of accommodation non-railway patients may be admitted to the extent of not more than three patients.

(b) The concession mentioned in the reply to part (a) of the question has not been withdrawn.

(c) The Railway is not in a position to increase the number of beds for private patients as the present bed strength of the Sardar Bahadur Khan Tuberculosis Sanatorium is not adequate even to meet requirements of Railway patients.

SARDAR BAHADUR KHAN RAILWAY SANATORIUM, QUETTA

*2749. **Babu Muhammad Rafiq**: Will the Minister of Railways be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that twelve rooms in the Sardar Bahadur Khan Railway Sanatorium, Quetta, were formerly reserved for the general public;

(*b*) whether it is a fact that the Railway Authorities have recently banned the admission of non-Railway employees railway patients in the said Sanatorium;

(*c*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to again reserve the said twelve rooms in said sanatorium for the general public to enable them to avail medical facilities at their own expenses?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan):

(*a*) No. The fact is that it was decided in April 1961 that subject to availability of accommodation non-railway patients may be admitted to the extent of not more than three patients.

(*b*) No.

(*c*) Does not arise.

NON-AVAILABILITY OF RAILWAY WAGONS IN QUETTA DIVISION

***2763. Babu Muhammad Rafiq**: Will the Minister of Railways be pleased to state:—

(*a*) the number of wagons used for the transportation of Coal, Stone, Bajri and Metal each of the Railway Stations of Quetta, Spebzand, Mach, Harnai and Abegum from 1955 to 1962, year-wise;

(*b*) the total income derived by the railway for the transportation of the said goods from the said stations year-wise during the above-said period;

(*c*) whether it is a fact that there is a general complaint from colliers and the contractors working in the mines in the said areas about non-availability of wagons at the above-mentioned stations; if so, the steps Government intend to take to meet their demand?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan):

(*a*) and (*b*) The information is placed on the table of the House.

(*c*) There were complaints regarding shortage of wagons for booking of coal from some of the above mentioned stations during February and March 1963.

The Railway Administration has done its best to meet the demand for wagons, and the actual loading of coal from these stations was more than what was loaded during the same period of last year both in respect of number of wagons and the tonnage carried. The Railway has already taken action to further improve the supply of wagons to these stations consistent with the demands of other high priority traffic.

APPENDIX 'A'

STATEMENT SHOWING THE NUMBER OF WAGONS LOADED WITH COAL, BAJRI, STONE AND METAL AT QUETTA, SPEZAND MACH, ABIGUN AND HARNAI FROM 1955 TO 1962 YEAR-WISE

Name of commodities	Name of station	1955	1956	1957	1958	1959	1960	1961	1962
Coal ..	Quetta ..	10,599	11,03 8	10550	14,517	12,461	14,675	1,2377	13,484
	Spezand ..	5,312	4,792	4,447	4741	6,09 7	4,801	5,929	4,439
	Mach ..	3,249	3,358	3,367	2,390	3,403	3,527	3,327	3,238
	Abigum ..	..	11	114	137	188	192	288	136
	Harnai ..	339	535	366	366	325	282	208	255
Bajri ..	Quetta ..	..	..	..	..	..	..	..	..
	Spezand ..	..	..	..	..	..	..	..	..
	Mach ..	..	..	..	..	..	..	..	..
	Abigum ..	..	420	259	576	591	458	676	621
	Harnai ..	..	..	..	..	29	14	4	..
Stone ..	Quetta ..	..	..	..	..	..	..	..	..
	Spezand ..	..	..	..	..	..	....	..	..
	Mach ..	..	..	..	..	..	..	..	..
	Abigum ..	..	..	..	..	..	..	..	..
	Harnai ..	..	..	..	..	..	..	..	..
Metal ..	Quetta ..	..	..	..	..	..	..	..	..
	Spezand ..	..	..	..	..	..	..	..	..
	Mach ..	..	..	..	..	..	..	..	..
	Abigum ..	..	..	..	..	..	..	..	..
	Harnai ..	..	..	..	..	133	49	69	..

APPENDIX 'B'

STATEMENT SHOWING THE TOTAL EARNINGS FROM THE LOADING OF COAL, BAJRI, STONE AND METAL AT QUETTA, SPEZAND, MACHA BIGUM AND HARNAI FROM 1955 TO 1962 YEAR-WISE

Name of commodities	Name of station	1955	1956	1957	1958	1959	1960	1961	1962
		Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
Coal ..	Quetta ..	24,85,805	28,57,093	27,10,795	34,25,544	34,39,608	32,91,696	40,46,592	48,96,672
	Spezand ..	11,80,910	11,67,111	9,85,432	9,93,104	13,19,423	15,35,858	15,34,349	15,56,009
	Mach ..	11,04,334	11,02,907	11,47,029	8,03,070	12,01,196	11,93,463	15,89,746	11,04,575
	Abigum ..	..	4,114	36,264	39,607	54,883	64,679	86,853	45,282
	Harnai ..	1,22,534	1,10,706	1,55,654	1,27,025	1,03,033	1,01,861	73,419	88,898
Bajr ..	Quetta ..	..	..	..	..	..	..	..	..
	Spezand ..	..	..	..	..	..	..	..	..
	Mach ..	..	..	..	..	..	..	..	..
	Abigum ..	..	1,58,430	96,535	1,28,843	1,66,318	1,78,312	2,74,611	1,65,434
	Harnai ..	..	..	..	..	11975	5,359	1,785	..
Stone ..	Quetta ..	..	..	..	..	..	..	..	..
	Spezand ..	..	..	..	..	..	..	..	..
	Mach ..	..	..	..	..	..	..	..	..
	Abigum ..	..	..	..	..	..	..	..	..
	Harnai ..	..	..	..	..	..	..	..	..
Metal (Bauxite) ..	Quetta ..	..	..	..	..	..	..	..	..
	Spezand ..	..	..	..	..	..	..	..	..
	Mach ..	..	..	..	..	..	..	..	..
	Abigum ..	..	..	..	..	..	..	..	..
	Harnai ..	..	..	..	..	61,448	21,352	31,192	..

EXTENSION OF SARDAR BAHADUR KHAN SANATORIUM, QUETTA

*2905. **Babu Muhammad Rafiq**: Will the Minister of Railways be pleased to state—

(*a*) whether it is a fact that Government have a scheme for the extension of "Sardar Bahadur Khan Sanatorium', Quetta;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) the total cost thereof; (*ii*) the proposed increase in the number of beds; (*iii*) the date by which the extension work is likely to commence; and (*iv*) the approximate date by which the same is expected to be completed;

(*c*) whether Government intend to make any provision for private patients in the above Sanatorium?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (*a*) Yes.

(*b*) The total cost of the proposed extension work is estimated to be Rs. 10 lakhs. (*ii*) about fifty beds and another operation theatre will be added to the existing bed strength of the Sanatorium which stands at 136; (*iii*) the extension work is likely to commence in the beginning of financial year 1963-64; (*iv*) the work is expected to be completed by the end of 1964-65.

(*c*) According to the existing policy non-Railway patients are already being admitted both in family and general wards of the Sanatorium to the extent of not more than three patients at a time subject to availability of accommodation.

سردار عنایت الرحمٰن خاں عباسی - جناب والا - میں ریلوے منسٹر کو مبارکباد دیتا ہوں اور باقی وزرا سے گزارش کرتا ہوں کہ اسی طریقہ سے وہ بھی اپنے سوالات کے جوابات علیحدہ چھپوا کر دیا کریں -

وزیر ریلوے (مسٹر عبدالوحید خان) - میں ممبر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں -

---

ALLOCATION OF FUNDS TO THE HEALTH DEPARTMENT FOR VARIOUS DEVELOPMENT SCHEMES

*2906. **Babu Muhammad Rafiq**: Will the Minister of Health be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that a sum of Rs. 3·7 crore was allotted to the Health Department during the current Five Year Plan for various development schemes, if so, the details of expenditure incurred on each scheme, division-wise, and the year-wise expenditure incurred on the implementation of development schemes in Loralai, Zhob and Pishin Tehsils;

(*b*) whether it is a fact that the Quetta Division is not being given its due share in this respect;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, reasons thereof and the action Government intend to take to meet the demand of this area?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): Information is being collected.

مسٹر محمد قاسم میلہ پوائنٹ آف آرڈر جناب والا - ایک ممبر ایک وقت میں کتنے سوال پوچھ سکتا ہے -

مسٹر سپیکر - میلہ صاحب پوزیشن یہ ہے کہ ایک ممبر
ہ سوال پوچھ سکتا ہے چونکہ اس میں پہلے کے سوال بھی شامل
ہیں اس لئے اتنے ہو گئے آئندہ سے اس کی احتیاط ہو گی -

CONSTRUCTION OF A BRIDGE OVER BULLAR NADIIN VILLAGE TOROO, MARDAN

***2978. Mr. Nasarullah Khan Khattak** : Will the Minister of Communications and Works be pleased to state—

(*a*) whether is is a fact that a scheme for construction of a bridge over Bullar Nadi in village Toroo to the south of Mardan is included in the Second Five Year Plan;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the time by which the said scheme will be implemented ?

پارلیمنٹری سیکرٹری - (چودھری منظور حسین) - (الف) جی نہیں -
(ب) اوپر دئے گئے جواب کے بعد سوال پیدا نہیں ہوتا -

CONSTRUCTION OF MISRI BANDAH TORU ROAD IN THESIL NOWSHERA

***2979. Mr. Nasarullah, KhanKhattak** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state—

(*a*) whether it is a fact that a scheme for the construction of Misri Bandah Toru Road in Tehsil Nowshera is included in the Second Five Year Plan;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the time by which the said scheme will be implemented?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) (الف)- جی نہیں -
(ب) اوپر والے جواب کے بعد سوال پیدا نہیں ہوتا -

مسٹر عبدالرازق خاں - (اے) کا جواب no (بی) کا جواب no
حالانکہ اسکی شدید ضرورت ہے - تو کیا آپ اسکو Second Five Year Plan
میں شامل کرنے کی کوشش کریں گے ؟

وزیر صحت (مسٹر درمحمد استو) - انشا اللہ کوشش کیجائیگی -

SUPPLY OF DRINKING WATER TO VILLAGE MIR KALAN, TEHSIL NOWSHERA

***2985. Mr. Nasrullah Khan Khattak** : Will the Minister of Health be pleased to state—

(*a*) whether it is a fact that Health Department has prepared a scheme for the supply of drinking water to village Mir Kalan in Nizampur area of Tehsil Nowshera (Peshawar Division) and water has been brought through pipe line of 3" diameter;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, will it not be feasible to lay pipe line of 6" diameter and supply water for irrigation purposes as well?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) :

(*a*) Yes.

(*b*) Public Health Engineering Department is not responsible for supplying water for Irrigation purposes. Besides the yield of the well is not enough to justify laying 6" diameter pipe line.

مسٹر عبدالرازق خان - ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے پینے کے پانی کا جو انتظام ہے وہ نہایت تسلی بخش ہے اور ہم نہایت شکر گزار ہیں کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ پائپ کو تین انچ کے بجائے چھ انچ کر دیا جائے -

Minister for Health (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) : I have said hat the yield of the well is not enough to justify laying of 6" diameter pipe line.

وہ اتنا پانی نہیں دے سکتا -

SCARCITY OF DRINKING WATERS IN VILLAGE KAHI

***3164. Mr. Nasrullah Khan Khattak** : Will the Minister of Health be pleased to state—

(*a*) whether it is a fact that there is scarcity of drinking water in village Kahi, Ilaqa Nizampur, Tehsil Nowshera, Peshawar Division ;

(*b*) whether it is also a fact that residents of the said area have to fetch drinking water from the far off places; if so, distance they have to cover;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, the remedial measure Government intend to take in this behalf ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) :(*a*) Yes.

(*b*) Yes. Residents of village Kahi fetch water from a well situated at a distance of 1½ mile in the bed of a Nullah.

(*c*) Providing of potable water is the function of the Union Council according to the Schedule III of the Basic Democracies Ordinance of 1959. In order to assist the Union Council Basic Democracies Department, West Pakistan, has placed rupees one lac at the disposal of Divisional Council, Peshawar, for attending to similar works.

مسٹر عبدالرازق خان - سوال یہ ہے جناب کہ نظام پور کے علاقہ کا ہی میں زمینداروں کے جو دیہات ان میں پینے کے پانی کے نہایت تکالیف ہے آپ نے جواب یہ دیا ہے کہ یہ یونین کونسل کی ذمہ داری ہے اور آپ نے فرمایا ہے کہ ڈویژنل کونسل کو ایک لاکھ روپیہ دیا گیا ہے تو کیا سارے دیہات کے لئے ایک لاکھ کافی ہو سکتا ہے ؟ کیا آپ کوئی خاص سکیم بنانے پر غور کریں گے تاکہ انکو پینے کا پانی مل سکے ؟

وزیر صحت (مسٹر عبدالقادر سنجرانی) - گاؤں جو بتائے گئے ہیں وہاں آٹھ دس جھگیاں ہیں اگر کسی گاؤں کی پانچ ہزار کی آبادی ہوتو ہیلتھ انجینئرنگ کی سکیم بنائی جاتی ہے اگر آبادی اس سے کم ہوتی ہے تو open wells یا Hand pumps یا Reserved Tanks بنائے جاتے ہیں اسکا آدھا خرچ وہاں کی لوکل آبادی دیتی ہے اور آدھی گرانٹ گورنمنٹ کی طرف سے ہوتی ہے پچھلے مالی سال میں ہم نے ایک لاکھ روپیہ ڈویژنل کونسل پشاور کو دیا تھا - جہاں ضرورت ہوتی ہے وہاں وہ روپیہ خرچ کیا جاتا ہے -

OFFICIAL TOURS TO VARIOUS STATIONS OF THE P. W. R.

***3330. Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Minister of Railway be pleased to state—

(*a*) the name and designation of officials who went on official tour to various stations of the P. W. R. from Lahore Headquarters and Divisional offices during April 1963 together with the dates of their visits and halts at each station;

(*b*) the official who used card passes and check passes for the tours separately;

(*c*) the nature of work done by them during the tour and halt on each day and at each place;

(*d*) the amount of Travelling Allowance charged by each official referred to in (*a*) above during April 1963;

(*e*) the number of officials from amongst those mentioned in (*a*) above who used special carriages for the tour;

(*f*) the action taken and the output of work effected as a result of the reports and instructions given by the touring officials?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : The information is being collected and will be placed on the table of the House in due course.

چودھری محمد ابراہیم - کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ بیان فرمائیں گے کہ کچھ ایسے افسر بھی ہیں جنکا کوئی کام نہیں ہوتا نہ وہ کوئی کام کرتے ہیں - صرف تفریحاً جاتے ہیں اور ٹی اے کما لیتے ہیں - مثلاً میڈیکل افسروں کا کیا کام ہوتا ہے کہ وہ سٹیشنوں پر جا کر Visit کریں اور انکی کیا کیا ڈیوٹی اس سلسلے میں ہے ؟

وزیر ریلوے (مسٹر عبدالوحید خان) - وہ جا کر اپنی ڈسپنسریاں دیکھتے ہیں - یہ مثال چودھری ابراہیم صاحب نے اچھی نہیں دی ہے - ایک میڈیکل افسر کے ماتحت کئی ہسپتال ہوتے ہیں -

چودھری محمد ابراہیم - نارووال میں تو کوئی ایسا ہسپتال نہیں ہے-

وزیر ریلوے - اگر وہ کچھ مدد دیں اور میری توجہ دلائیں کہ کسی نے غلط سفر کیا ہے تو اسکے خلاف ایکشن لیا جائیگا -

چودھری محمد ابراہیم - نارووال میں کوئی ایسی ڈسپنسری ریلوے کی نہیں ہے - وہاں لوکل افسر جاتے ہیں اور واپس آ جاتے ہیں - کیا انکی طرف کوئی خاص توجہ فرمائیں گے ؟

وزیر ریلوے - آپ نے نارووال کی جنرل بات کہہ دی ہے یہ بتائیں کہ آیا کسی افسر نے ایسی جگہ کا سفر کیا ہے کہ جو اسکی ڈیوٹی میں شامل نہیں ہے اس کی طرف ہم خاص توجہ کریں گے اور یہ بتائیں کہ کس افسر نے خاص طور سے کس تاریخ میں غلط سفر کیا ہے جو اسکے

فرائض میں داخل نہیں ہوتا تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اسکی تحقیق کراؤں گا۔

CONSTRUCTION OF A BRIDGE OVER RIVER BARA IN DISTRICT PESHAWAR

*3377. **Mr. Nasrullah Khan Khattak**: Will the Minister of Communications and Works be pleased to state—

(a) whether it is a fact that there is no bridge over river Bara in the area of village Akhi Char Bagh, Tehsil Nowshera, District Peshawar;

(b) whether it is also a fact that during the floods in the said river, the said area is cut off from other areas;

(c) if answers to (a) and (b) above be in the affirmative whether Government will consider the advisability of constructing a bridge over the river near the said village?

جواب (ا) - پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین)
اثبات میں ہے۔

(ب) جواب اثبات میں ہے۔

(ج) فی الحال ایسی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے۔

AIDED HOSPITALS AND DISPENSARIES IN THARPARKAR DISTRICT

*3507. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur**: Will the Minister of Health be pleased to state —

(a) the numbrer and other particulars of the aided hospitals and dispensaries in Tharparkar District, which are provided with personnel and medicines by the District Council and qualified staff by Government;

(b) whether there is any proposal under the consideration of Government to convert the Maternity Home at Mithi into an aided installation and post a lady doctor there;

(c) whether it is a fact that in the entire Desert Sub-Division having an area of 8,500 square miles and a population of 2½ lakhs, there is no maternity home ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (a) he names of 10 dispensaries are as below:—

(1) Digri.
(2) Jamesabad.
(3) Samaro.
(4) Nagarparkar.
(5) Diplo.
(6) Mithi.
(7) Chachro.
(8) Deagan.
(9) Pithoro.
(10) Islamkot.

(b) No.

(c) It is a fact that there is no Maternity Home in the entire Desert Sub-Division.

میر حاجی محمد بخش تالپور : زچہ خانہ کھولنے کی وہاں ضرورت تو ہے۔ کیا حکومت کوئی سکیم اس سلسلہ میں بنائے گی ؟ p op sal

وزیر صحت - (مسٹر عبدالقادر سنجرانی) - ابھی یہ ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز کے پاس گئی ہے وہ اس پر غور کر رہے ہیں -

---

SMALL POX IN FORMER SIND

*3524. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur**: Will the Minister of Health be pleased to statewhether it is a fact that the Information Department brought to the notice of the Health Department the press reports regarding proceeding spreading of Smallpox in the former Sind in May 1963, if so, the date on which the Health Department received the reports and the name of official responsible for submission of such reports?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : No. The press cutting from the "The Pakistan Times" of 12th April 1963 captioned "Hyderabad and Khairpur in grip of smallpox" was marked to Health Minister by Mirza Asghar Baig Shamim, Information Officer, on the 12th April 1963 (not May 1963). This press cutting was passed on by the Health Minister to the Secretary. Health Department on 13th April 1963.

NUMBER OF RAILWAY TRAINS RUNNING ON METER GAUGE LINE IN HYDERABAD DIVISION

*3537. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Minister of Railways be pleased to state:—

(*a*) the number of Railway trains running at present on the meter gauge line in Hyderabad Division;

(*b*) whether it is a fact that first and second class ladies compartments are not attached with the trains running on the said line if so, reasons therefor and whether the Railway authorities intend to provide such compartments in the said trains?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) The number of passenger trains running on the various meter gauge sections is as under:—

(*i*) Hyderabad-Mirpur Khas-Khokropar—	
(*a*) Hyderabad-Mirpur Khas	16
(*b*) Mirpur-Khas-Chhor	2
(*c*) Hyderabad-Khokhropar	2
(*ii*) Nawabshah-Mirpur Khas	4
(*iii*) Mirpur Khas-Pithoroloop	5

(*b*) separate first and second class compartments are not reserved for ladies as a regular measure due to insufficient demand, Separate accommodation is, however, provided as and when demanded at 48 hours notice.

میر حاجی محمد بخش تالپور : جناب والا - جواب میں کہا گیا ہے 'insufficent demands' کیا آپ اسکی وضاحت کریں گے ؟

وزیر ریلوے (مسٹر عبدالوحید خاں) - جناب والا اس کی وضاحت یہ ہے کہ وہاں عورتیں فرسٹ کلاس اور سیکنڈ کلاس میں بہت کم سفر کرتی ہیں -

میر حاجی محمد بخش تالپور :جناب والا۔ یہ جواب ٹھیک نہیں ہے۔

وزیر ریلوے - ریکارڈ پر جو figures ہوتے ہیں جواب اس کی بنا پر دیا جاتا ہے - جیسے تعداد بڑھ جائے گی ہم اور ڈبے لگا دیں گے - اب بھی انتظار میں ہیں - جو ریزرویشن کرائی جاتی ہے وہ عام طور پر ۲۴ گھنٹے یا ۴۸ گھنٹے پہلے کرائی جاتی ہے - تو جب ریزوریشن ہوتی ہے تو ڈبے لگا دئے جاتے ہیں -

---

LENGTH OF ASPHALTED ROADS AND CEMENTED ROADS

*3570. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Minister of Communication and Works be pleased to state:—

(a) the total area in square miles of the Rawalpindi, Lahore, Sargodha, Multan, Khairpur and Hyderabad Divisions;

(b) the total length of asphalted roads and cemented roads in each Division;

(c) the total expenditure incurred on the Roads in each Division in 1961-62 and 1962-63?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) : جناب والا اس سوال کا جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے اور جواب کی ایک کاپی حاجی محمد بخش صاحب تالپور کو دے دی گئی ہے -

نمبر شمار	نام سول ڈویژن	رقبہ مربع میلوں میں	سیمنٹ اور تار کول شدہ سڑکوں کی لمبائی		
		(الف)	تار کول شدہ سڑکوں کی لمبائی	سیمنٹ کنکریٹ روڈز کی لمبائی (ب)	ٹوٹل
۱	راولپنڈی۔	۱۱,۲۰۶	۹۹۳ء۹۳	۲ء۲۰	۹۹۶ء۱۹
۲	لاہور۔	۸,۹۰۷	۸۰۴ء۱۶	۱ء۷۶	۸۰۵ء۹۲
۳	سرگودھا	۱۷,۰۹۵	۱۳۲۴۸ء۶۹	۰ء۴۷۱	۱۳۲۵ء۳۴
۴	ملتان۔	۲۴,۸۲۶	۱۳۰۰ء۱۸	—	۱۳۰۰ء۱۸
۵	خیر پور۔	۲۰,۲۹۳	۵۴۴ء۵۶	۱۰۵ء۷۶	۶۵۰ء۳۲
۶	حیدرآباد	۳۶,۸۲۱	۶۰۵ء۱۲	۶۰	۶۶۵ء۱۲

(a) This includes a sum of Rs 57·63 for roads in Ghulam
(b) This includes Rs. 50·70 lacs for roads in Ghulam
(c) Includes expenditure on Gudu Barrage amount

کل رقم جو بالترتیب ہر سول ڈویژن میں سڑکوں پر ۶۲-۱۹۶۱ء اور ۶۳-۱۹۶۲ء میں خرچ ہوئی۔

۶۲-۱۹۶۱ء		ٹوٹل	۶۳-۱۹۶۲ء		ٹوٹل
نیاکام	مرمت		(ج) نیاکام	مرمت	
لاکھ روپے	لاکھ روپے	لاکھ روپے	لاکھ روپے	لاکھ روپے	لاکھ روپے
۲۲٫۲۰	۳۱٫۱۸	۵۳٫۳۳	۳۹٫۰۰۷	۲۳٫۷۳	۶۲٫۸۱
۲۳٫۵۴	۳۱٫۸۶	۵۶٫۴۰	۳۹٫۳۱	۲۵٫۲۸	۶۴٫۵۹
۱۹٫۳۹	۳۰٫۲۲	۴۹٫۶۱	۲۴٫۹۲	۲۸٫۵۶	۵۳٫۴۸
۲۰٫۵۷	۳۵٫۴۰	۵۵٫۹۷	۳۴٫۱۳	۳۱٫۷۹	۶۵٫۹۲
۱۷٫۳۰	۱۶٫۰۰	۳۳٫۳۰	(c) ۵۱٫۱۳	۱۷٫۲۹	۶۸٫۴۲
(a) ۹۱٫۲۸	۲۲٫۱۵	(b) ۱۱۳٫۴۳	۹۵٫۶۵	۱۸٫۶۵	۱۱۴٫۳۰

Muhammed Barrage area.
Muhammed Barrage area
to Rs.16'00 lac

FACILITIES TO THE PATIENTS ADMITTED TO THE HOSPITALS OF N.-W. F. P.

*3620. **Mr. Abdul Raziq Khan**: Will the Minister for Health be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that before Integration, no medical examination fee was charged from the patients admitted in general as well as private wards of the Government Hospitals of former N.-W. F. P;

(b) whether it is a fact that after Integration, medical fee at the rate of Rs. 5 per day is being charged from the patients admitted in the private wards of the said hospitals in addition to the rent of the rooms ;

(c) whether it is a fact that in addition to the daily fee of Rs. 5·00 an extra fee is charged for the Doctors, visit to the patients in private wards outside the scheduled timing ;

(d) if answers to (a), (b) and (c) above be in the affirmative, whether Government are prepared to allow the same facilities to the patients admitted to the said Hospitals as before Integration ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes.

(b) and (c) The medical fee and extra fee referred to in the question were unauthorisedly imposed by the defunct West Pakistan Health Directorate, under their orders, which have since been withdrawn.

(d) does not arise in view of the answer to parts (b) and (c).

مسٹر عبدالرازق خان - جناب والا میں وزیر صحت کا انتہائی ممنون ہوں اور شکر گذار ہوں کہ انہوں نے ایک ایسا فیصلہ جو Defunct West Pakistan Health Directorate نے بغیر ان کی منظوری کے کیا تھا واپس لے لیا ہے - کیا وزیر صحت از راہ کرم اس افسر کے خلاف کارروائی کریں گے جس نے آپ کو سارے سرحد میں اس قدر بدنام کیا -

وزیر صحت (مسٹر عبدالقادر سنجرانی) - وہ ریٹائر ہوکر چلا گیا ہے -

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: What is this defunct West Pakistan Health Directorate ? Is it not still there ?

وزیر صحت - جی نہیں- اس وقت پورے ویسٹ پاکستان کیلئے ڈائرکٹر تھا - اب re-organization میں ہر ریجن کیلئے ڈائرکٹر رکھا گیا ہے -

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: You said defunct West Pakistan Health Directorate.

Minister of Health: Formerly i. e. before re-organistion there was only one Director for the whole of West Pakistan. Now, after re-organisation the Director is for two Divisions which is called a 'Region'.

ACQUISITION OF AGRICULTURAL AND URBAN LANDS FOR CONSTRUCTION OF ROADS IN TALUKA BADIN, DISTRICT HYDERABAD.

*3630. **Pir Ali Shah Gilani**: Will the Minister of Communications and Works be pleased to state:—

(a) acquisition of the area of agricultural and urban lands acquired for the construction of roads in Taluka Badin, District Hyderabad ;

(b) whether it is a fact that no compensation has so far been paid to the landowners ;

(c) if answer to (b) above be in the affirmative whether Government intend to compensate them ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین)- سوال نمبر ۳۶۳۰ کا تعلق اس محکمے سے نہیں ہے یہ سوال زرعی ترقیاتی کارپوریشن سے متعلق ہے -

RESIDENTIAL QUARTERS FOR UNDER-TRAINING RAILWAY STAFF

*3632. **Major Abdul Majid Khan**: Will the Minister of Railways be pleased to state, whether it is a fact that the Railway Staff under-training is not provided with residential quarters; if so, whether Railway Administration intend to provide them with residential quarters at their Headquarters; if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): No. Residential accommodation is provided to railway staff under-training to the extent possible, depending upon its availability.

رائے منصب علی خاں کھرل—جناب والا کیا وزیر ریلوے کے علم میں یہ بات ہے اور کیا ان کو یہ احساس ہے کہ accommodation کے لئے ڈیمانڈ زیادہ ہے اور جو ہے accommodation available ہے وہ بہت کم ہے؟ اگر ہے تو وہ اس کیلئے کیا اقدامات کر رہے ہیں ؟

وزیر ریلوے (مسٹر عبدالوحید خاں) - آپ کا سوال نیا ہے - بہر حال اسکے متعلق عرض کرتا ہوں - جو سوال پوچھا گیا ہے وہ صرف ٹریننگ کے لئے پوچھا گیا ہے - والٹن سکول میں جو لوگ ٹریننگ کے لئے آتے ہیں، ان کو ہوسٹل میں جگہ دی جاتی ہے اور جو کوارٹر ان کے قبضہ میں ہوتا ہے وہ بھی ان سے خالی نہیں کروایا جاتا - اس کے علاوہ مختلف مقامات پر جو ٹریننگ ہوتی ہے، ان میں کہیں کوارٹرز مل جاتے ہیں کہیں نہیں ملتے، وہ ٹریننگ بہت عارضی ہوتی ہے - میں نے اپنی بجٹ تقریر میں بھی عرض کیا تھا کہ ریلوے نے اپنے ملازمین میں سے ۵۰ فیصدی کو accommadation دے رکھی ہے اور کسی Commercial ادارہ میں اتنی نہیں ہے -

Major Abdul Majid Khan: May I know the number of residential quarters provided to the trainees.

وزیر ریلوے - جناب میجر عبدالمجید صاحب کو اطلاع بڑی خوشی سے دی جائے گی بشرطیکہ وہ اس سوال کا نوٹس بھیج دیں -

---

UNIFORMS FOR RAILWAY WATCH AND WARD STAFF

*3634. **Major Abdul Majid Khan**: Will the Minister of Railways be pleased to state, whether it is a fact that the Railway Watch and Ward staff is supplied with only one pair of khaki uniform for a particular period of the year?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): No. On first appointment two sets of khaki uniform for summer and two sets of khaki uniform for winter are issued to the Watch and Ward Staff. After two years, they are supplied annually with one set of khaki uniform for winter and one set of khaki uniform for summer. In addition one wollen cardigan jacket and one overcoat are issued after every three years and six years, respectively, as a part of winter uniform. In cold areas, which form part of Quetta and Rawalpindi Divisions, one set of woollen uniform is supplied every three years in lieu of khaki winter uniform.

RAILWAY LINE FROM BADIN TO VEERMGAM

*3654. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur**: Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the survey and engineering report for laying a railway line from Badin to Veermgam was prepared in 1946 and according to said report the estimated cost of the line was Rs. four crores ;

(b) the estimated cost of laying a Railway line from Badin to Nagarparkar ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (a) Yes, but according to the said report, the estimated cost of lines is Rs. 10·05 crores and not Rs. 4 cores.

(b) Rs. 6·75 crores approximately.

میر حاجی محمد بخش تالپور—جناب والا ۔کیا یہ حقیقت ہے کہ ڈویژنل کونسل حیدر آباد نے جو سفارش کی ہے اس کے سلسلہ میں آپ کا ریلوے ڈیپارٹمنٹ سروے کرنے کے متعلق غور کر رہا ہے ؟

وزیر ریلوے (مسٹر عبدالوحید خاں) جناب والا ۔ کونسل کی سفارش کافی نہیں ہوتی اس کے لئے روپیہ کی بھی ضرورت ہوتی ہے اور ابھی Question Hour کے بعد ایک اعلان کروں گا کہ ان تمام نئی لائنوں کے کھولنے پر کمیٹی غور کرے گی اور اس سلسلے میں کمیٹی کے تقرر کا بھی اعلان کروں گا ۔

میر حاجی محمد بخش تالپور- جناب والا ۔ آپ پہلے جواب دے چکے ہیں کہ ہم غور کر رہے ہیں ۔ میں نے صرف یاد دہانی کرائی ہے ۔

وزیر ریلوے—بہت اچھا جناب شکریہ ۔

SUPPLY OF DRINKING WATER

*3752. **Raja Muhammad Ashraf Khan**: Will the Minister of Health, be pleased to state:—

(a) the steps so far taken by Government to meet the demand of the inhabitants of Kangar Area, Tehsil Gujar Khan; for the supply of drinking water ;

(b) in case no arrangements have so far been made in this respect reasons thereof and the time by which Government intend to take action in this behalf.

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (a) Government is not responsible for making arrangement for supply of drinking water as under the Basic Democracies Order of 1959, Schedule III, it is the responsibility of the Union Council.

Sanitary Board, West Pakistan, Lahore,—*vide* Resolution No. 6, dated 22nd February 1957, sanctioned grant of Rs. 50,000 and placed at the disposal of District Board, Rawalpindi, for execution of water supply schemes in different villages including Kangar of Gujar Khan tehsil. The balance of fu were to be given by the District Council or to be contributed by the people. So far the balance of funds has not been made available by the District Council with the result that the works have not been executed.

(b) As mentioned above it is for the Union Council to make arrangements. Basic Democracies Depa tment have placed at the desposal of the Divisional Council, Rawalpindi, rupees two lacs for sanctioning grant-in-aid to Rural Water Supply Schemes as per Basic Democracies letter No. SO-III(LG)-30-A (33)/62, dated 9th November, 1962. Additional funds, if required, can be applied for from the Divisional Council by the District Council.

مسٹر سلطان محمد اعوان—جناب والا ۔ جیسا کہ جزو(الف) میں کہا گیا ہے گورنمنٹ کی طرف سے پچاس ہزار روپیہ ڈسٹرکٹ کونسل راولپنڈی کو پانی کی بہم رسانی کیلئے دیا گیا ہے اور ڈسٹرکٹ کونسل نے اپنی طرف سے جو روپیہ دینا تھا وہ نہیں دیا ۔ یہ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ ایک علاقے میں پانی کی اس قدر زبردست تکلیف ہے اور ڈسٹرکٹ کونسل کی یہ حالت ہے کہ وہ مطلوبہ رقم مہیا نہیں کرتی ۔ اس کی کیا وجوہات ہیں؟ کیا حکومت ڈسٹرکٹ کونسل کے خلاف کوئی کارروائی کرے گی کہ اس نے یہ روپیہ کیوں نہیں دیا ؟

وزیر صحت (مسٹر عبدالقادر سنجرانی) Rural Water Supply Scheme کیلئے آدھا خرچ مقامی آبادی دیتی ہے اور آدھا خرچ بطور گرانٹ ملتا ہے ۔ ڈسٹرکٹ کونسل کو سینٹری بورڈ کی طرف سے پچاس ہزار روپیہ ان گاؤں کیلئے دیا گیا تھا ۔ آدھا خرچہ مقامی لوگوں نے اب تک نہیں دیا ہے اس لئے یہ سکیم رائج نہیں کی گئی ۔

مسٹر سلطان محمد اعوان—آپ نے فرمایا ہے کہ اب تک ڈسٹرکٹ کونسل نے بقایا رقم مہیا نہیں کی ہے نتیجتاً اس کام کو عملی جامہ نہیں پہنایا گیا ہے ۔ اس کے متعلق آپ فرمائیں کہ ڈسٹرکٹ کونسل وہ رقم کیوں نہیں دے رہی ہے ؟

Minister of Health: The balance of funds was to be given by the District Council or to be contributed by the people.

مسٹر سلطان محمد اعوان—میں سمجھا نہیں کہ انگریزی میں آپ نے کیا بیان کیا ہے ۔

وزیر صحت—میں نے اپنے جواب میں کہا ہے کہ balance جو ہے وہ لوگوں کو دینا تھا Contr. bute کرنا تھا لیکن وہ اب تک نہیں دیا گیا ہے ۔

مسٹر سلطان محمد اعوان—اس سوال کی کاپی میرے پاس بھی ہے اس میں کہا گیا ہے کہ یہ ڈسٹرکٹ کونسل نے دینا تھا اور اب تک نہیں دیا ہے ۔

مسٹر سپیکر—اعوان صاحب ۔ اگر ان وجوہات کے متعلق آپ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ وہ کیا وجوہات ہیں کہ انہوں نے نہیں دیا ہے یعنی ڈسٹرکٹ کونسل نے تو آپ اس کیلئے نیا سوال دیدیں ۔

مسٹر سلطان محمد اعوان—میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پینے کے پانی کا مسئلہ ہے، اس میں آپ واضح طور پر کیوں نہیں کہتے کہ میں ڈسٹرکٹ کونسل کے خلاف کارروائی کروں گا کہ انہوں نے روپیہ کیوں نہیں دیا تھا ؟ یہ بہانے اور حیلے سے کچھ نہیں بنتا ۔

Mr. Speaker : That is a suggestion, not a supplementary question.

ROAD CONSTRUCTED BUT NOT INCLUDED IN THE 2ND FIVE-YEAR PLAN

***3889. Sardar Inayat-ur-Rehman Khan Abbasi** : Will the Minister of Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) whether any road has been constructed in West Pakistan during 1961, 1962 and 1963 which was not included in the 2nd Five-Year Plan;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) the place where the road was constructed along with its mileage; (*ii*) the authority under whose orders such road was constructed; (*iii*) the expenditure incurred thereon ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) - مرکزی حکومت اور پلیننگ کمیشن کے صلاح و مشورے سے اصل منصوبہ کی ۶۱-۱۹۶۲ء میں نظر ثانی کی گئی تھی، جس کے تحت کام جاری ہیں - ان تمام کاموں کا خرچ دوسرے پنجسالہ منصوبہ میں فراہم کردہ تعین کے اندر ہے جو ۲۰ کروڑ روپیہ ہے ۔

سردار عنایت الرحمٰن خاں عباسی—میرا سوال پارلیمنٹری سیکرٹری نے نہیں پڑھا ہے اور نہ متعلقہ محکمہ نے اس پر غور کیا ہے سوال یہ ہے :—

(الف) آیا سال ہائے ۱۹۶۱ء-۱۹۶۲ء اور ۱۹۶۳ء کے دوران مغربی پاکستان میں کوئی ایسی سڑک تعمیر کیگئی ہے جو دوسرے پنجسالہ منصوبہ میں شامل نہ تھی ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو (۱) یہ سڑک کہاں تعمیر کی گئی، (۲) کتنے میل تعمیر کی گئی (۳) اور اس سڑک پر کتنا خرچ آیا ؟

یہ تفصیلات مہیا نہیں کی گئیں ۔

وزیر مواصلات (مسٹر در محمد استو) — اگر وہ اپنا سوال اور میرا جواب اچھی طرح سے پڑھتے تو ضمنی سوال کی ضرورت نہ ہوتی اس لئے کہ ہم نے ایسی کوئی سڑک نہیں بنائی ہے جو دوسرے ترمیمی پنجسالہ منصوبہ میں نہیں ہے ۔ جو پنجسالہ منصوبہ amend ہو گیا وہ بھی ترمیمی پنجسالہ منصوبہ ہوگا، اگر مزید معلومات کی ضرورت ہو تو میں دینے کیلئے تیار ہوں ۔ ہر وقت حاضر ہوں ۔

No question of 'hazir' Sir **سردار عنایت الرحمٰن خاں عباسی** - میں نے تفصیل مانگی ہے کوئی پنج سالہ پلان کی ترمیمی کاپی آپ نے دی ہے؟

مسٹر سپیکر - اس کا جواب دیا گیا ہے کہ کوئی ایسی سڑک اس میں نہیں ہے -

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی - اس کا مطلب یہ ہے کہ ان سالوں میں وہاں کوئی سڑک نہیں بنے گی -

مسٹر سپیکر - جی ہاں -

وزیر مواصلات - میں نے کہا ہے کہ ہم نے ایسی کوئی سڑک نہیں بنائی ہے جو original plan یا ترمیمی پلان میں شامل نہ ہو -

سردار عنایت الرحمٰن خاں عباسی - وہ ٹھیک ہے- میں نے سوال میں تفصیل مانگی ہے - میں نے پوچھا ہے کہ کتنے میل سڑک تعمیر کی گئی ہے اور کہاں تعمیر کی گئی ہے ؟

مسٹر سپیکر - آپ نے تفصیل مانگی ہے بشرطیکہ کوئی سڑک بند ہو تو لیکن وہ کہہ رہے ہیں کہ پروگرام کے مطابق کوئی نئی سڑک نہیں بنی ہے -

سردار عنایت الرحمٰن خاں عباسی - میں صرف یہی پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ کون سی سڑک ہے، آپ میرے سوال پر غور فرمائیں، تو پنجسالہ منصوبہ میں میں نے دریافت کیا ہے کہ وہ کون سی سڑک ہے کہاں اور کتنی لاگت سے بنی ہے ؟

وزیر مواصلات—سوال یہ ہے کہ ایسی کوئی سڑک ہے جو پلان کے باہر بنی ہے - میں عرض کرتا ہوں، پلان کے باہر نہیں بنی ہے، مگر جو سڑکیں بن رہی ہیں یا وہ پہلے پلان کے تحت ہیں یا ترمیمی پلان کے تحت ہیں اگر میرے دوست کو مزید کسی وضاحت کی ضرورت ہے تو میں ہر وقت حاضر ہوں اور جواب دینے کے تیار ہوں-

Sardar Inayat ur Rehman Khan Abbasi: Alright Sir, I will ask through a Privilege Motion.

میاں محمد اکبر—کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ وہ amended پنجسالہ پلان جو ہے وہ کب ایمنڈ کیا گیا ہے ؟ کیا یہ continuous process ہے کہ جو بھی سڑک بغیر پلان میں شامل کئے بنا دی جائے وہ ایمنڈیڈ پلان میں شامل ہو جائے یا کہ کسی مناسب موقعہ پر اسے amend کیا گیا میرا سوال سن لیں - آپ جلدی نہ کریں تشریف رکھیں- میرا سوال تھا میرا سوال سن یہ ہے کہ amended پانچ سالہ پلان کسی خاص

تاریخ کو amend کیا گیا تھا اور اس میں وہ تمام amendments
شامل کرلی گئیں جو پہلے پلان میں نہیں تھیں ؟ یا یہ cotinnous process
ہے کہ during the period of Five Year plan جو بھی سڑک انہوں
نے بنائی ہے وہ اس کو amended plan میں شامل کر لیں ؟

وزیر مواصلات—جناب والا ۔ اگر میرے دوست جواب کو اچھی طرح پڑھتے تو یہ سوال پیدا نہ ہوتا میں نے کہا ہے کہ ۱۹۶۱-۱۹۶۲ء amendment ہوئی ہے ۔ جو پلاننگ کمیشن اور سنٹرل گورنمنٹ کی منظوری سے ہوئی ہے ؟

میاں محمد اکبر ۔ اس کے بعد اب کوئی اور amendment نہیں ہوئی

وزیر مواصلات ۔ اس کے بعد amendment نہیں ہوئی ہے ۔

میاں محمد اکبر۔ آئندہ بھی نہ ہوگی اس پلان کے دوران میں ؟

وزیر مواصلات ۔ ایسی کوئی امید نہیں ہے ۔(قہقہہ) ۔

NON-EXISTENCE OF MOTORABLE ROAD IN THE AREA OF LORA, NARA, BAKOT AND BOI

***3890. Sardar Inayat-ur-Rahman Khan Abbasi** : Will the Minister of Communications and Works please refer to answer to starred question No. 1753 given on the floor of the House on 13th March 1963 and state:—

(*a*) whether it is a fact that there is no motorable road in the area of Lora, Nara, Bakot and Boi despite the fact that the said area has a population of three lacs ;

(*b*) whether it is also a fact that the residents of the said area have to cover a distance of 30 to 40 miles on foot to reach the District Headquarters;

(*c*) whether it is also a fact that since 1955, I have been drawing the attention of the Government toward the necessity of constructing roads in this area ;

(*d*) whether it is also a fact that the Chief Engineer, Peshawar Region' after accepting the proposals submitted by me recommended to the Government to include the construction of these roads in the First-Five Year Plan for the year 1955;

(*e*) whether it is also a fact that the same recommendation was made again during the preparation of the Second Five Year Plan;

(*f*) whether it is also a fact that the Divisional Council, Peshawar recommended during its meeting held on 17th January 1963 that certain roads in the said area be constructed during the year 1963-64 ;

(*g*) whether it is also a fact that during the last Session, the Minister concerned announced in the House that the Central Government would grant in amount of Rs. 2 crores for the implementation of Road Development Programme;

(*h*) the reasons for which no roads have been constructed in the said backward and impossible area ;

(*i*) whether it is also a fact that an amount of Rs. 35 lacs and 35 thousands has been spent on widening Abbottabad-Barian Road ; so far;

(*j*) whether it is also a fact that a 28 miles portion of the Shah already a metalled road, have been widened with the above amount ;

(*k*) whether it is also a fact that in addition to it, an mount of Rs. 44 lacs has been spent on widening the road mentioned in (*i*) above which is already first class metalled road ;

(*l*) the authority who accorded approval for the scheme regarding the widening of the said road ;

(*m*) whether the any amount will be included in the Development Programme of the area of Hazara No. 1 :

(*n*) whether it is not a fact that the expenditure incurred on the project mentioned in (*i*) above was several times more than the estimated expenditure ;

(*o*) whether it is fact that the construction of the said road and its retaining walls was not up to the standard, and as such, the saidwalls collapsed many times and were raised again and again ;

(*p*) the person responsible for the defective construction of the said road as well as the person responsible for the loss ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) — (الف) ایک سڑک جس پر موٹر چل سکتی ہے ، ''لورا،، کو ایک طرف مقصود کے مقام کے پاس ہزارہ ٹرنک روڈ سے اور دوسری طرف گھرڑا گلی کے مقام پر راولپنڈی ۔ مری روڈ کے ساتھ ملاتی ہے ۔ اس علاقہ میں نارا، بکوٹ اور بوائی کو ملانے والی کوئی سڑک نہیں ۔

(ب) سڑک پر پہنچنے کیلئے لوگوں کو قریباً دس میل سے زیادہ فاصلہ پیدل نہیں چلنا پڑتا ۔

(ج) چیف انجینئر پشاور کے دفتر میں ایسی کوئی خط و کتابت موجود نہیں ہے ۔

(د) گڑھی حبیب اللہ سے بوئی تک ۹ میل سڑک بنانے کی سکیم کی پہلے پانچ سالہ منصوبہ میں شامل کرنے کی تجویز کی تھی ، مگر مالی وسائل کم ہونے کی وجہ سے اسکو منصوبہ میں شامل نہ کیا جا سکا ۔ لورا سے مقصود تک سڑک کا کچھ حصہ پہلے پانچ سالہ منصوبہ میں اور بقایا حصہ دوسرے پنج سالہ منصوبہ میں تعمیر کیا گیا ۔

(و) ڈویژنل کونسل پشاور نے اپنی میٹنگ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۶۳ء اجلاس میں مندرجہ ذیل سڑکیں اس علاقہ میں تعمیر کیلئے ۱۹۶۳-۶۴ء کے ترقیاتی پروگرام میں شامل کرنے کی تجویز کی تھی :—

(۱) سڑک نگری ٹوٹیال تا باڑیاں ۔

(۲) سڑک نتھیا تا بکوٹ ۔

(۳) سڑک لورا تا نگری ٹوٹیال ۔

(ہ) شنگل روڈ جو حویلیاں ، بانڈا عطائی خاں ، تکیا ، چیڑ ، نارا ، سنورا اور مقصود لورا روڈ پر جبری کے مقامات کو ملائے ۔

(ز) جی نہیں ۔

(ح) وجہ مالی وسائل کی کمی ہے ۔

(ط) جی ہاں ۔

(ی) موجودہ سڑک جو تنگ ناپختہ (unmetalled) اور دشوار گزار ہے ، اسکو پختہ چوڑا اور بہتر بنایا جا رہا ہے ۔

(ک) جی نہیں ۔ اس کام کا کل تخمینہ ۴۴.۲۱ لاکھ ہے ۔ جس میں سے ۳۵.۳۵ لاکھ روپیہ خرچ ہو چکا ہے ۔

(ل) صوبائی حکومت ۔

(م) تیسرا پانچ سالہ منصوبہ بناتے وقت غور کیا جائے گا ۔

(ن) اس کام کا پہلا تخمینہ ۲۶ لاکھ روپیہ تھا ، جو بعد میں ۴۳.۲۱ لاکھ روپیہ ہو گیا ۔

(س) جی نہیں ۔ کچھ پشتے شہر پر بارشوں ۔ برفباری اور کچے پہاڑوں کے گرنے کی وجہ سے ضرور گر گئے تھے اور پہاڑی علاقہ کی سڑکوں پر اکثر ایسا ہو جاتا ہے ۔

(ع) اوپر دئے گئے جواب کے بعد سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

سردار عنایت الرحمان خان عباسی—آپ نے (بی) میں کہا ہے کہ سڑک پر پہنچنے کے لئے دس میل سے زیادہ فاصلہ نہیں چلنا پڑتا ۔ یہ کسقدر افسوس کا مقام ہے کہ ایک تو جھوٹ اور پھر دوسرے کسی کو بولنے نہ دیا جائے ۔ میں چیلنج کرتا ہوں کہ یہ دس میل جو آپ نے بتائے ہیں یہ غلط ہے اور آپ اس پر ضد کرتے ہیں کہ آپ نے جو جواب دیا ہے وہ ٹھیک ہے ۔

وزیر مواصلات (مسٹر در محمد اوستو) ۔ میرے دوست کا سوال یہ ہے کہ اس گاؤں سے لیکر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر کو جانے میں تیس چالیس میل پیدل سفر کرنا پڑتا ہے ، میرا کہنا ہے کہ یہ درست نہیں ہے ۔سڑک تک پہنچنے کے لئے دس میل چلنا پڑتا ہے، پھر ایک پکی سڑک آ جاتی ہے ۔چاہے کسی سواری سے جائیں یہ انکی مرضی ہے ۔

سردار عنایت الرحمان خان عباسی—اس سوال میں میں نے تین علاقے آپ کی خدمت میں عرض کئے ہیں، یہ سندھ میں ہیں سابقہ صوبہ سرحد میں

ھیں، جہاں آپ نہیں گئے - میں پوچھتا ھوں کہ موضع نارہ سے سڑک پر پہنچنے کے لئے فاصلہ دس میل ھے ؟

وزیر مواصلات—اس کے لئے تازہ نوٹس دے دیجئے -

سردار عنایت الرحمان خان عباسی- جناب والا—(سی) میں کہا گیا ھے -

"آیا یہ امر واقعہ ھے کہ سال ۱۹۵۵ء سے میں حکومت کی توجہ مبذول کرا رھا ھوں کہ اس علاقہ میں سڑکیں نہیں"

جواب اب دیا گیا ھے —

"چیف انجینئر کے دفتر میں ایسی کوئی خط و کتابت نہیں ھے"

میں چیلنج کرتا ھوں کہ میرے پاس چیف انجینئر پشاور ریجن کے دفتر کی سرکاری چٹھیاں موجود ھیں - یہ جو جواب دے رھے ھیں غلط ھے - اس ضمن میں وزیر مواصلات کیا فرماتے ھیں -

وزیر مواصلات — میں دیکھوں گا کہ جواب غلط ھے یا نہیں - یہ دیکھ کر میں اپنے دوست کو صحیح جواب دوں گا اور اس پر action بھی لونگا -

سردار عنایت الرحمان خان عباسی— پھر جناب میرے سوال (بی) اور (ای) میں پوچھا گیا ھے—

"کیا یہ درست ھے کہ میری اس خط و کتابت سے چیف انجینئر پشاور نے یہ تجویز کیا تھا کہ ان سڑکوں کو پہلے پنج سالہ پلان میں لیا جائے - اس کے بعد انہوں نے یہ تجویز کی کہ یہ پہلے پانچ سالہ پلان میں نہ آیا تو دوسرے پنج سالہ پلان میں لیا جائے گا، لیکن اب وزیر مواصلات کے محکمے نے اس کی تردید کی ھے ، میں اسکو چیلنج کرتا ھوں - میرے پاس خط و کتابت موجود ھے اگر میں انہیں دیدوں تو کیا وزیر مواصلات انکے خلاف کارروائی کرنے کے لئے تیار ھیں ؟ اور دوسرے یہ کہ اس کا کیا جواب ھے کہ ان دو پانچ سالہ پلان میں ان سڑکوں کو شامل نہیں کیا گیا -

وزیر مواصلات— میرے دوست نے جس چیز کے متعلق جو سوال پوچھا ھے وہ آٹھ سال پرانی بات ھے اور دوسری ھے چار سال پرانی بات کہ چیف انجنئر کی ان سے خط و کتابت ھوتی رھی -

سردار عنایت الرحمان خان عباسی : پوائنٹ آف آرڈر۔ معلوم نہیں انہوں نے تاریخ کیوں دھرانی شروع کر دی ہے آٹھ سال اور چار سال ۔ اس میں.....

Mr. Speaker: That is not a point of order and he may have the answer.

وزیر مواصلات — میں عرض کر رہا ہوں کہ میرے دوست نے کہا ہے کہ چیف انجینئر نے انہیں تسلا دی تھی کہ پہلے پنج سالہ منصوبے یا دوسرے میں اس سڑک کو شامل کیا جائیگا، چیف انجینئر کسی سڑک کو پنج سالہ پلان میں داخل کرنے کا مجاز نہیں ہوا کرتا۔ یہ گورنمنٹ کا پلاننگ اینڈ ڈیولپمنٹ کا محکمہ کرتا ہے، پھر سنٹرل گورنمنٹ تک یہ معاملہ جاتا ہے۔ تب جاکر finalise ہوتا ہے۔ اگر چیف انجینئر نے میرے دوست کو کوئی یقین دھانی کرادی ہے تو میں یہ کر سکتا ہوں کہ اپنے دوست کو راضی کرنے کے لئے اور چیف انجنئر کی لاج رکھنے کیلئے خود اسے اگلے پنجسالہ پلان میں شامل کر لوں۔

علامہ رحمت اللہ ارشد- جناب والا۔ وزیر صاحب نے جو لفظ "تسلا" ارشاد فرمایا ہے کیا یہ تسلی کا مذکر ہے ؟ (قہقہہ)

مسٹر سپیکر : یہ کوئی سوال نہیں۔

میجر سلطان احمد خان : وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ علاقہ جو زیر بحث ہے اسکی سڑکیں ۵ سالہ پلان میں ابھی تک نہیں آئیں۔ میں یہ دریافت کرتا ہوں کہ اگر ۵ سالہ پلان میں نہیں آئینگی تو پھر کس پلان میں آئینگی ؟

وزیر مواصلات— وہ تو میں نے عرض کر دیا ہے۔

مسٹر عبدالرازق خاں — وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ ان سڑکوں کو تیسرے پنج سالہ پلان میں شامل کر دیا جائے گا، اگر یہ درست ہے تو کیا وہ ایک دفعہ اور اس کا یقین دلا سکتے ہیں تاکہ ہماری تسلی ہو اور ہم اس معاملہ کو ختم کر دیں۔

وزیر مواصلات- میں اپنے دوست کو یقین دلاتا ہوں کہ انشا اللہ ضرور کوشش کریں گے۔

سردار عنایت الرحمن خاں عباسی - جناب والا۔ اس سوال کے حصہ(جی) کے متعلق میں عرض کروں گا کہ اس سے پہلے وزیر مواصلات نے اعلان کیا تھا کہ ۳ کروڑ روپیہ کی امداد سنٹر سے ملنے والی ہے۔ میں نے اس سلسلہ میں یہ گذارش کی تھی اور ہاتھ باندھ کر عرض کیا تھا

کہ کیا ان سڑکوں کا خرچ بھی اس رقم میں شامل ہوگا تو انہوں نے اعلان کیا تھا کہ نشاءاللہ۔ پتہ نہیں اس سے ان کا کیا مطلب ہے اب (جی) کے جواب میں انہوں نے انکار کر دیا ہے کہ میں نے کوئی ایسا اعلان نہیں کیا ، ذرا اسکی وضاحت کریں -

وزیر مواصلات— میرے دوست انشاءاللہ کے معنی جانتے ہوں گے۔ اسکا مطلب ہے اگر خدا کی مرضی ہوئی۔ ہم مسلمان ہیں اور مسلمان کو اپنے خدا پر ایمان رکھنا چاہئے کہ کوئی چیز خدا کی منظوری کے بغیر نہیں ہو سکتی۔

مسٹر سلطان محمد اعوان:— وزیر صاحب نے معزز ممبر کی ''تسلا'' کے لئے اور چیف انجینئر کی لاج رکھنے کے لئے کہا ہے کہ ان سڑکوں کو تیسرے پنجسالہ پلان میں رکھیں گے۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ آیا وہ ان لوگوں پر احسان کر رہے ہیں یا یہ ان لوگوں کا حق ہے ؟

مسٹر سپیکر۔ یہ کوئی ضمنی سوال نہیں ہے -

سردار عنایت الرحمن خان عباسی— جناب اور تو یہ کچھ کرتے نہیں۔ ہمیں ہی دل کی بھڑاس نکال لینے دیں -

وزیر صاحب نے میرے سوال کے حصہ (الف) کے جواب میں جو کچھ کہا ہے اسکے سلسلہ میں وہ پہلے میرا سوال غور سے سنیں اور پھر اسکے مطابق جواب دیکر ہماری تسلی کریں۔ آپ نے (ایف) کے جواب میں کہا ہے ''ہاں'' اب میں یہ دریافت کرتا ہوں کہ ڈویژنل کونسل نے کتنی سڑکیں recommend کی ہیں۔ ایک یا دو یا تین یا چار۔

وزیر مواصلات— میرے دوست سوال کے حصہ (جی) اور (ایچ) کے متعلق ضمنی سوالات کر رہے تھے پھر واپس (ایف) پر کیوں چلے گئے ہیں ؟

مسٹر سپیکر— یہ انکا حق ہے اور انہیں مجبور نہیں کیا جا سکتا کہ پہلے (اے) پوچھیں یا (الف) پوچھیں -

سردار عنایت الرحمن خان عباسی : آپ پہلے کچھ کہنے کے بعد بھی جھوٹ کہہ دیں تو کوئی مضائقہ نہیں -

مسٹر سپیکر : آپ جھوٹ کا لفظ واپس لیں یہ unparliamentary ہے -

سردار عنایت الرحمن خان عباسی—میں واپس لیتا ہوں اور معذرت چاہتا ہوں۔ ڈسٹرکٹ کونسل پشاور نے ۱۹۶۳-۶۴ کے پروگرام کے لئے

۴ سڑکیں recommend کرکے بھیجی ھیں - میں وزیر صاحب سے دریافت کرتا ھوں کہ ڈویلپمنٹ کا کام جب ڈسٹرکٹ کونسل اور ڈویژنل کونسل کرتی ھیں تو انکے بعد وہ اس ضمن میں کیا کریں گے ؟

وزیر مواصلات — میرے دوست اس بات کو نہیں سمجھ رھے کہ ڈویژنل کونسل نے ترقیاتی پروگرام میں شامل کرنے کے لئے جن سڑکوں کی سفارشات ھمیں بھیجی ھیں -وہ پنج سالہ پلان میں نہیں ھیں- اب اگر اس میں نہیں ھیں اور ڈویژنل کونسل ھمیں یہ کہہ دے کہ ۶۴-۱۹۶۳ء کے بجٹ میں ڈال دو تو ھم نہیں ڈال سکتے -

سردار عنایت الرحمن خاں عباسی — جناب والا - یہ میرا آخری سوال ھے - جب میں نے دریافت کیا کہ آیا باڑیاں ایبٹ آباد روڈ اور مری روڈ کو کشادہ کرنے پر جو اخراجات ھوئے ھیں وہ تخمینہ سے زیادہ تھے اور آیا اسکی وجہ یہ ھے کہ سڑک کی تعمیر ناقص تھی اور اسلئے حکومت کو زیادہ اخراجات کرنے پڑے تو اسکے جواب میں انہوں نے فرمایا "No" اسکے بعد خود ھی ارشاد فرماتے ھیں کہ پہلے ۳۶ لاکھ کا اندازہ تھا بعد میں ۴۰ لاکھ کا اندازہ ھو گیا تو میں پوچھتا ھوں کہ باقی چودہ لاکھ روپیہ کیا entertainment کے لئے تھا ؟ یا کیا تھا ؟

وزیر مواصلات — جب Reviesd Estimates بنتے ھیں تو فرق پڑ جاتا ھے آپ خود اندازہ کریں کہ آج کل مہنگائی کا دور چل رھا ھے اور اشیاء کی قیمتیں بڑھتی چلی جا رھی ھیں - یہی ایک وجہ ھے کہ Revised Estimates میں cost بڑھ جاتی ھے -

مسٹر سلطان محمد اعوان - ایبٹ آباد—باڑیاں روڈ کو چوڑا کرنے کا عوام کو کوئی فائدہ نہیں ، کیا آپ بتا سکتے ھیں کہ انہیں کیوں چوڑا کیا گیا ؟

وزیر مواصلات — صرف اسلئے کہ پبلک کو سہولت ، ھو میں نہیں سمجھتا کہ یہ سوال کیوں پوچھا گیا ھے -

---

TRAINS RUNNING BETWEEN LAHORE AND CHAK AMRU, LAHORE AND SIALKOT

*3942. **Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Minister of Railways be pleased to state:—

(a) the number of time the trains running between Lahore and Chak Amru and Lahore and Sialkot (*Via* Narowal) arrived at their destination (i) in time (ii) and late, during the month of May, 1963 along with reasons for their late arrivals and the steps intended to be taken to remedy this state of affairs,

(b) the dates since when the back steam locomotives and the rickety bogeys have been running on the said Railway lines ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) During the month of May, 1963, the punctuality of trains on Lahore-Chack Amru and Lahore-Sialkot Sections was as follows :—

Section	*Right time*	*Late*
LAHORE—CHAK AMRU		
201 up	20	11
205 up	22	
202 Down	1	30
206 Down	7	24
LAHORE—SIALKOT		
187 up/190 Down	9	22
189 up/188 Down	17	14
203 up/210 Down	17	14
209 up/204 Down	24	7
RC-61 up/64 Down	11	20
RC-63 up/62 Down	11	20

The main reasons for late running of these trains are that the number of trains running on Shahdara-Narowal Section is beyond its capacity and also there are frequent cases of alaram chain pulling by passengers. Remedial measures proposed are as under:—

It is proposed to instal train control on Lahore-Narowal-Sialkot Section.

Additional lines are proposed to be provided at Baddomalhi, Narang and Chak Amru. Pejowali Laya Khas and Kot Mul Chand flag stations are to be converted into 'B' class stations to increase sectional capacity. Srirampura is already under conversion into 'B' class station.

(*b*) Steam locomotives have been working trains on these sections since the introduction of Rail Service from 1926. However, at present six trains out of twelve are being worked with Diesel Electric locomotives. Conventional type passenger bogies have been utilized all along as has been done in the case of other branch lines.

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - جواب میں لاہور - چک امرو سیکشن کے بارے میں بتایا گیا ہے ، کہ نمبر ۲۰۲ ڈاون ٹرین ایک بار ٹھیک وقت پر اور تیس مرتبہ لیٹ پہنچی ، لیکن میں آپکی وساطت سے وزیر ریلوے صاحب سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ گاڑی ہے یا چھکڑا -

وزیر ریلوے (مسٹر عبدالوحید خان) - آپ صحیح بات کہنے کا شکریہ بھی تو ادا نہیں کرتے ، بہر حال یہ زیادہ لیٹ نہیں ہے ، علاوہ اسکے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ میں نے اپنی بجٹ تقریر میں بھی کہا تھا ، کہ بھی تک ہم برانچ لائینوں کے متعلق فخر کے ساتھ نہیں کہہ سکتے - کہ گاڑیاں ٹھیک وقت پر پہنچتی ہیں - یہ حقیقت ہے کہ برانچ لائینوں پر گاڑیاں لیٹ چل رہی ہیں ، اور حمزہ صاحب نے جو کچھ کہا ہے وہ درست ہے ہم کنٹرول سسٹم لگا رہے ہیں - اور دوسرے یہ کہ گاڑیوں کی crossing کا صحیح

انتظام نہیں ہے اور اب ہم ایسا کر رہے ہیں کہ Flag system بنا لیں۔ تاکہ آپکے علاقے میں جو ٹرینیں لیٹ ہو رہی ہیں وہ ٹھیک ہو جائیں۔

مسٹر حمزہ - انتہائی خوشی کا مقام ہے کہ ریلوے موجودہ صورت حال کو آئیندہ بہتر بنانے کی کوشش کر رہی ہے، لیکن انہوں نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا تاکہ یہ گاڑی ہے یا چھکڑا ؟

وزیر ریلوے — میں اسکا جواب یہ دونگا کہ
فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

چودھری محمد ابراھیم - میں وزیر ریلوے اور ریلوے ایڈمنسٹریشن کو مبارکباد دیتا ہوں کہ گذشتہ پندرہ بیس دنوں سے گاڑیوں کی آمدو رفت باقاعدہ ہو گئی ہے۔ میں صرف یہ اطمینان چاہتا ہوں کہ آیا یہ Efficiency جو پندرہ بیس دن سے چلی آ رہی ہے برقرار رہیگی۔

وزیر ریلوے — خدا کا شکر ہے کہ یہ تو تسلیم کر لیا گیا ہے کہ پندرہ بیس دن سے ایسا ہوا ہے۔ امید یہی رکھیئے کہ اسے Maintain کیا جائے گا۔

SCREENING OF GHULAM SARWAR, FOREMAN

***3968. Syed Ahmed Saeed Kirmani**: Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Mr. Ghulam Sarwar, Foreman, was screened out in 1951 and as the termination of his service was held *ultra vires* by the Supreme Court he was reinstated :—

(*b*) whether it is a fact that according to the Judgment of the Supreme Court there was an enemity between the Foreman and the wife of the Divisional Personnel Officer; if so, action taken by the Government in the matter in pursuance of the judgment of the said Court ;

(*c*) whether it is a fact that in the said case, Government has to pay, in addition to the cost of defence, the cost of the suit and pay and allowance of the employee, if so, the total expenditure involved ;

(*d*) whether it is a fact that in a similar case, the Finance Department has ordered that the whole expenditure should be recovered from the officer responsible for the action, if so, whether the Railway Administration intend to recover the whole expenditure from the Divisional Personnel Officer, if not, why not ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خاں) : (الف) مسٹر غلام سرور کی ملازمت نوکری کے اقرار نامے کے تحت ۱۹۵۱ء میں نہیں بلکہ ۱۹۵۳ء میں ختم ہوئی تھی۔ انہیں سپریم کورٹ کے فیصلے کے تحت بحال کر دیا گیا۔

(ب) جی نہیں۔ فورمین اور ڈویژنل پرسنل آفیسر کی بیوی کے درمیان عداوت کا مسئلہ نہ تو زیر بحث تھا اور نہ ہی یہ عدالت کے فیصلے کا موضوع تھا۔

(ج) جی ہاں۔ مقدمے کا خرچ مبلغ ۳,۳۹۹ روپیہ اور ۴۳ پیسے اور پیروی کا ۱۱,۶۲۰ روپے ۶۲ پیسے تھا۔ چونکہ سپریم کورٹ نے ملازم مذکورہ کی تنخواہ یا بھتے کی ادائیگی کے لئے کوئی ڈگری نہ دی تھی۔ اسلئے معاملہ الگ زیر غور ہے اور فیصلہ ہونے پر ہی رقم کا حساب معلوم ہوگا۔

(د) جی نہیں۔

CORRUPTION CASE AGAINST MR. AHMAD JAN, DIVISIONAL ELECTRICAL ENGINEER, PAKISTAN WESTERN RAILWAY

***4016. Syed Ahmed Saeed Kirmani** : Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a case regarding corruption, mis-appropriation of Government money, abuse of powers and misuse of electricity was registered against Mr. Ahmad Jan, Divisional Electrical Engineer, Pakistan Western Railways, in the month of August, 1961; if so, whether any enquiry was held by the Department concerned or the Anti-Corruption Department against the said officials;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the results of the inquiry;

(*c*) whether it is a fact that the promotion of the officials who were Prosecution Wintesses in the said case was withheld although they had qualified in the test held in 1962;

(*d*) whether it is a fact that the result of the selection made for making the said promotions was delayed purposely for a considerable time;

(*e*) whether any representation was received by the Railway Administration from the said Officials through the Directorate of Anti-Corruption for investigation into the matter;

(*f*) whether it is a fact that the officials who were State witnesses against Mr. Ahmed Jan have been transferred to some other places; if so reasos therefor;

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) :

(a) Yes.
(b) Enquiry is in progress.
(c) No.
(*d*) Yes.
(*e*) Yes.
(*f*) Yes; in the interest of administration, but transfer orders have been held in abeyance.

FREIGHT FOR CARRIAGE OF GOODS FROM PESHAWAR TO KARACHI

***4127. Mr. Muhammad Hanif Siddiqi** : Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) the freight per maund for carriage of goods from Peshawar to Karachi :

(*b*) the freight per maund for carriage of sugar from Peshawar to Karachi;

(c) in case there is any difference in the rates of freight mentioned in (*a*) and (*b*) reasons therefor;

(*d*) whether it is a fact that sugar is usually transported by road from Peshawar to various places in West Pakistan instead of by rail; if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (*a*) The normal freight rates from Peshawar Cantonment to Karachi City vary between Rs. 0·90 and Rs. 9·30 per maund for different commodities.

(*b*) Feight rate per maund for sugar from Poshawar Cantonment to Karachi City is Rs. 4·24.

(*c*) The freight rates by rail have been fixed, amongst other factors, on the capacity of particular description of goods to bear a certain rate and, therefore, different commodities are chargeable at different rates.

(*d*) The railway administration has no information regarding the movement of sugar from Peshawar. It has, however, come to notice that sugar has started moving from mill stations in Mardan District to different places in West Pakistan by road. Road transport is preferred in certain cases because of its inherent advantage of door to door service.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: Is it not possible to reduce the freight for sugar in order to get the sugar transported by rail ?

Minister of Railways (Mr. Abdul Waheed Khan): Rates are fixed according to the requirements or with a view to curtailing their overall rates. An enquiry is being made and is already under way as to what are the motor rates from Mardan to different stations and after a shortwhile the rates will be quoted.

SHORT NOTICE QUESTIONS AND ANSWERS

TRANSFER OF MR. MAHMOOD AHMAD A. O. CENTRAL REGION, LAHORE

***4178. Babu Muhammad Rafi** : Will the Minister of Communications and Works please refer to the answer to Starred Question No. 3913 given on the floor of the House on 1st July 1963 and state : –

(*a*) the date on which Mr. Nur Hussain Shah took over charge as Administrative Officer, Buildings and Roads Northern Region and the date on which he was replaced by Mr. Sher Hasan Administrative Officer ;

(*b*) whether it is a fact that the said Mr. Nur Hussain Shah was reposted to the Northern Region, if so, the period for which Nur Hussain Shah remained posted in other Regions ;

(*c*) whether it is a fact that Mr. Mahmood Ahmad Administrative Officer, Central Region, Lahore has been transferred to M /S. Doxiadis Associates, a private undertaking against his will;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, (*i*) reasons for his transfer to foreign service against his will and (*ii*) whether Government intend to repost him to his own region to bring his case in line with the policy of the Government declared on the floor of the House on 1st July 1963 ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) - (الف) مسٹر نور حسین شاہ نے ۲-۱۱-۱۹۵۶ء کو چیف انجینئر عمارات و شارات پشاور کے دفتر میں ایڈمسٹریٹو آفیسر کی حیثیت سے چارج لیا ان کی جگہ ۱۱-۳-۱۹۶۳ء کو مسٹر شیر حسن آ گئے -

(ب) جی ہاں - چیف انجینئر عمارات و شارت پشاور کی سفارش پر انہیں ۱۱-۳-۱۹۶۳ء سے ۱۱-۴-۱۹۶۳ء تک رخصت با اوسط تنخواہ دے

دی گئی تھی۔ انہوں نے کسی اور ریجن میں کام نہیں کیا۔ کیونکہ انہیں بربنائے ترحم مکسوبہ رخصت دی گئی تھی۔

(ج) مسٹر محمود احمد ایڈمنسٹریٹو آفیسر کی خدمات انہیں مشیران کے ساتھ تعیناتی کے لئے ڈائرکٹر جنرل ہاؤسنگ اینڈ سٹلمنٹ ایجنسی لاہور کے سپرد کر دی گئی ہیں۔ ڈائریکٹر جنرل ہاؤسنگ اینڈ سٹلمنٹ ایجنسی لاہور کا دفتر اس محکمے کا ایک حصہ ہے۔

(د) مسٹر محمود احمد سابقہ پنجاب کے محکمہ تعمیرات عامہ عمارات و شارعات کی جمیعت عملہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لحاظ سے انہیں چیف انجینئر عمارات و شارعات بہاولپور اور لاہور کے دفاتر میں تعینات کیا جا سکتا ہے۔ لیکن بربنائے تحم انہیں لاہور کے ایسے دفتر میں مامور کیا گیا ہے۔ جو اس محکمے کا ایک حصہ ہے۔

قواعد سول سروسز پنجاب جلد اول حصہ اول کے قاعدہ نمبر ۳-۱۲ کے تحت سرکاری ملازم کا تمام وقت حکومت کی تحویل میں ہوتا ہے اور ایک سرکاری ملازم کو کسی بھی ایسے طریقے سے تعینات کیا جا سکتا ہے۔ جو موزوں حاکم مجاز کی طرف سے مطلوب ہو۔

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

RICE BOOKED FOR PESHAWAR FROM RAWALPINDI BY TRAIN

***4128. Mr. Muhammad Hanif Siddiqi** : Will the Minister of Railways be pleased to state—

(*a*) whether it is a fact that 200 bags of rice were booked for Peshawar from Rawalpindi by train on 20th June, 1963;

(*b*) whether it is a fact that the consignment had not reached its destination till 30th June, 1963, if so, reasons for the delay ?

Minister of Railways (Mr. Abdul Waheed Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) No. The consignment was delivered on 27th June, 1963. The delay was due to Rawalpindi Yard being congested on account of very heavy traffic.

KUZABANDA-BATGRAM ROAD

***4129. Mr. Sultan Muhammad Awan**: Will the Minister of Communications and Works be pleased to state—

(*a*) whether it is a fact that instructions had been given to Mr. Saeed Khan, Chief Engineer, for the constructions of a wide road between Dilburi and Kuzabanda as well as for widening of existing Kuzabanda-Batgram Road;

(*b*) whether it is a fact that instructions had been given for the completion of Batgram-Tahakot Road ;

(c) whether it is a fact that the P. W. D. B. & R. Mansehra Division invited tenders from the contractors for the said works and the earnest money of the contractor is still lying deposited with the Department.

(d) whether it is a fact that despite estimates, etc., having been prepared in respect of the said works the Provincial Development Working Party have refused to give sanction to these schemes at the last moment; if so; reasons therefor ?

وزیر مواصلات و تعمیرات (مسٹر در محمد استو) : (ا و ب) مسٹر محمد سعید خان جو اس وقت چیف انجینئر تھے، انکو کمشنر پشاور ڈویژن سے پتہ چلا کہ سڑک دلبوری سے کوزا بانڈہ کی تعمیر سڑک کوزا بانڈہ سے باٹا گرام کو چوڑا کرنے کا کام اور باٹا گرام تھاہ کوٹ روڈ کی تعمیر کو مکمل کرنے کیلئے منظوری ہزارہ کے الحاق شدہ علاقہ کے ترقیاتی پروگرام میں دی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں۔ مگر چونکہ باقاعدہ منظوری اور خرچ کرنے کے لئے رقم وصول نہ ہوئی اسلئے ٹھیکیداروں کو ان کی زر ضمانت واپس کر دی گئی۔

(د) ان کاموں کے تخمینہ جات بذریعہ کمشنر پشاور ڈویژن صوبائی ترقیاتی ورکنگ پارٹی کو بھیجے گئے تھے۔ ورکنگ پارٹی نے چند اعتراضات کئے تھے، جن کا جواب مہتمم مانسہرہ ڈویژن کی طرف سے دیا جا چکا ہے۔ چونکہ اس کام کا تعلق محکمہ داخلہ سے ہے اسلئے اس سے زیادہ تفصیل نہیں بتائی جا سکتی۔

ROAD BETWEEN CHITRAL AND PESHAWAR

*4138. **Shahzada Asadar Rahman** : Will the Minister of Communications and Works be pleased to state—

(a) whether it is a fact that road between Chitral and Peshawar which usually opens for jeeps traffic in the beginning of June every year is scheduled to be opened this year in August; if so, reasons therefor;

(b) the amount spent on the repairs of the road every year from 1950 to 1963;

(c) amount sanctioned by the Government for the purpose from 1950—1963?

وزیر مواصلات و تعمیرات (مسٹر در محمد استو)۔ (الف) یہ سڑک پشاور سے چکدرہ تک سارا سال کھلی رہتی ہے۔ غالباً معزز ممبر کی مراد اس سڑک کے اس حصہ کے متعلق ہے جو چکدرہ سے چترال تک ہے۔ یہ حصہ اپریل اور مئی میں بارش کی وجہ سے خراب ہو گیا تھا اسکو ٹھیک کرنے کے بعد ۲ جولائی کو اسے ٹریفک کے لئے کھولا جا چکا ہے۔

(ب) خرچ کی تفصیل ذیل میں درج ہے :—

	روپے
۱۹۵۵-۵۶ء	۲,۲۷,۵۰۸
۱۹۵۶-۵۷ء	۱,۴۳,۸۵۴
۱۹۵۷-۵۸ء	۱,۵۰,۰۰۲
۱۹۵۸-۵۹ء	۱,۰۲,۷۸۴
۱۹۵۹-۶۰ء	۱,۰۵,۳۴۸
۱۹۶۰-۶۱ء	۹۹,۶۶۱
۱۹۶۱-۶۲ء	۱,۰۶,۸۴۵
۱۹۶۲-۶۳ء	۱,۷۲,۹۲۹

(ج) گورنمنٹ نے جو رقم الاٹ کی اسکی تفصیل مندرجہ ذیل ہے :—

	روپے
۱۹۵۵-۵۶ء	۲,۲۶,۰۰۰
۱۹۵۶-۵۷ء	۱,۴۹,۰۰۰
۱۹۵۷-۵۸ء	۱,۴۸,۳۲۰
۱۹۵۸-۵۹ء	۲,۰۲,۵۳۰
۱۹۵۹-۶۰ء	۱,۰۵,۳۰۰
۱۹۶۰-۶۱ء	۹۹,۴۳۰
۱۹۶۱-۶۲ء	۱,۰۶,۸۳۰
۱۹۶۲-۶۳ء	۱,۷۲,۳۲۱

۱۹۵۰-۵۱ء سے ۱۹۵۴-۵۵ء تک یہ سڑک مالا کنڈ ایریگیشن ڈویژن کے چارج میں تھی اور ان سالوں کی تفصیل اس محکمہ میں موجود نہیں ہے۔

STAFF OF THE RAILWAY WORKSHOP LAHORE

*4141. **Haji Abdul Majid Jatoi** : Will the Minister of Railways be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the staff of the Railway Workshop, Lahore, is required to work even on Sundays; if so, whether they are given rest on any other day in lieu of Sunday under the Factories Act, if not, reasons there of.

(b) the number of each category of employees of the said Workshop who were asked to work on Sundays during 1962-63;

(c) whether it is a fact that the chargemen are not governed by the Factories Act and as such they are not entitled to rest on any other day in lieu of Sunday;

(d) the number of Chargemen and Assistant Chargemen of the above-mentioned workshop who worked on Sundays during 1962-63;

(e) whether any over-time allowance was given to the Chargemen and Assistant Chargemen mentioned in (d) above; if not, reasons thereof?

Minister of Railways (Mr. Abdul Waheed Khan) : (a) Staff in Railway Workshop are not normally required to work on Sunday. however when there is an emergency or urgent repairs are to be executed, they are called upon to work on Sunday. On such occasions only the staff considered necessary for the purpose are called to work. The workshop staff (other than the supervisory staff, who are exempted from the provision of the Factories Act in view of Section 43 (1) thereof read with rule 90 of the Punjab Factories Rules are permitted rest on another day in lieu of Sunday as permissible under the Factories Act.

(b) & (d) The requisite information is indicated below :—

Category	Number of staff called on an average each Sunday during year 1962-63.
Mistries	43
Skilled Workers	557
Semi-skilled Workers	189
Un-skilled Workers	204
Chargemen	66
Assistant Chargemen	17

(c) Yes, but they are paid over-time.

(e) Yes.

BURT INSTITUTE AND GRIFFIN INSTITUTE

*4142. **Haji Abdul Majid Jatoi** : Will the Minister of Railways be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that Burt Institute and Griffin Institute are being financed by Railway Department from the Staff Benefit Fund; if so, whether membership of the said institute is open to all the employees of the said Department without any restriction;

(b) whether it is a fact that the Muslim Eployees of the Railway Department are not enrolled as members of the said institutes without the recommendation of the Managing Committees of the Institutes;

(c) the number of Muslim and Non-Muslim Members of the said institutes;

(d) whether it is a fact that memberhip of Griffin Institute, Moghalpura, Lahore, is compulsory for Non-Muslim and Railway employees; if so, the number of its members, annual income derived from it and expenditure incurred on its maintenance annually;

(*e*) whether Government would lay on the table of the Assembly, a copy of the detailed report of the activities of Griffin Institute for the last two years?

(*f*) whether Government would place on the table of the Assembly, a copy of the detailed statement showing total expenditure incurred on the said institutes separately out of staff benefit fund ;

(*g*) whether Government will also consider the advisability of ordering the discontinuance of complusory membership of these institutes?

Minister of Railways (Mr. Abdul Waheed Khan) : The information is being collected and will be placed on the Table of the House in due course.

HOSPITALS IN TEHSILS RAJANPUR AND JAMPUR

***4157. Sardar Muhammad Ramzan Khan Darishak** : Will the Minister of Health be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Hospitals at Rojhan in Tehsil Rajanpur and Jampur tehsil headquarter District D. G. Khan have been functioning with M.B.,B.S., Doctors ; if so, since when ;

(*b*) whether Government intend to appoint M.B.,B.S., Doctors in the said hospitals, if so, when if not, reasons therefor ?

وزیر صحت (مسٹر عبدالقادر سنجرانی) ۔(الف) روجہان اور جام پور (ڈیرہ غازی خان) کے سول ہسپتال علی الترتیب ۱۷ اپریل ۱۹۶۳ء (بعد دوپہر) اور ۲ دسمبر ۱۹۶۲ء سے میڈیکل افسران کے بغیر کام کر رہے ہیں ۔

(ب) سرگودھا ریجن کے ناظم خدمات صحت نے اپنے مراسلہ نمبر ایم-۴۸-ایم-او ۳۹-۴۶ مورخہ ۲۵ جون ۱۹۶۳ء کے ذریعے ایک ڈاکٹر کو ہدایت کی ہے کہ وہ روجہان کے سول ہسپتال میں خدمت پر حاضر ہو جائیں، انکے پہنچنے کی اطلاع کا ہنوز انتظار ہے۔

جام پور کے سول ہسپتال میں بھی ایک میڈیکل افسر کو مامور کر دیا گیا ہے، جو عنقریب وہاں حاضر ہو جائیں گے ۔

SUPPLY OF DRINKING WATER AT TOBA TEK SINGH RAILWAY STATION

***4159. Mr. Hamza** : Will the Minister of Railways, be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the Divisional Superintendent, Pakistan Western Railway, Lahore,—*vide* his letter No. 102-CG 1, dated the 29th June, 1963, disallowed one Fazal Karim of Toba Tek Singh, District Lyallpur, from supplying drinking water free of charge to the travelling public at Toba Tek Singh Railway Station, if so, whether any other arrangements for the supply of drinking water to the travelling public at the said station have been made ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the negative, reasons thereof and whether the Railway administration intend to make adequate arrangements for the supply of drinking water at the said station, if so, when ?

Minister of Railway (Mr. Abdul Waheed Khan) : (*a*) Yes. Adequate arrangements for supply of drinking water already exist at this station.

(*b*) Does not arise.

SUPERSESSION OF MR. ABDUL AZIZ, ADMINISTRATIVE OFFICER I, CENTRAL REGION, BUILDINGS AND ROADS DEPARTMENT

***4161. Syed Safiud-Din** : Will the Minister of Communications and Works please refer to the answer to Starred Question No. 3914 of Mr. Muhammad Hanif Siddiqi, given on the floor of the House on 1st July 1963 and state—

(*a*) the qualifications of the official superseding Mr. Abdul Aziz ;

(*b*) the present stage of the inquiry being held against the said official and the date by which it is likely to be completed ;

(*c*) whether it is a fact that under the instructions of Government contained in their circular No. S.VIII-12-77/58, dated 8th January 1961, Mr. Abdul Aziz was to be granted leave on the recommendation of Chief Engineer, Quetta and not on the recommendation of Chief Engineer, Bahawalpur.

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, the reasons for the grant to Mr. Abdul Aziz by an authority other than the Chief Engineer, Quetta and the circumsatances under which he was then posted to the Central Region ;

(*e*) whether Government in view of the complaints against him intend to transfer him from Central Region .

(*f*) if answer to (*e*) above be in the negative, reasons therefor ?

وزیر مواصلات و تعمیرات (مسٹر در محمد استو) ۔ (الف) میٹریکولیٹ ۔

(ب) ناظم محکمہ انسداد رشوت ستانی مغربی پاکستان لاھور کی سفارش پر اس کی تحقیقات جج خصوصی اور محکمہ رشوت ستانی کے تحقیقاتی افسر کے سپرد کی جا رھی ھیں ۔ کیونکہ یہ مقدمہ زیر تجویز ھے اسلئے اسکے فیصلے کی تاریخ نہیں بتائی جا سکتی ۔

(ج) جی ھاں ۔ لیکن اسکے احکام تبادلہ پر عمل درآمد کوئٹہ کے چیف انجینئر برائے عمارات و شارعات کی درخواست پر نہیں کیا گیا تھا ۔ پس وہ چیف انجینئر برائے عمارت و شارعات بہاولپور کے عملہ میں ھی رھا اور چیف انجینئر بہاولپور کی سفارش پر اسے نجی امور کی بنا پر رخصت منظور کی گئی ۔

(د) جیسا کہ جز بالا (ج) میں بتایا گیا ھے ، اس کی تقرری مرکزی ریجن لاھور میں کر دی گئی ' کیونکہ وہ سابق پنجاب پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی بی اینڈ آر کے درجہ کے افسران سے تعلق رکھتا ھے اور اس درجہ کے افسران صرف بہاولپور یا لاھور میں ھی متعین کئے جا سکتے ھیں ۔ پانچ سال سے زائد بہاولپور میں رھنے کی وجہ سے اس کا مزید وھاں رھنا مناسب نہیں سمجھا گیا تھا ۔ اسلئے اسکی تقرری لاھور میں کر دی گئی تھی ۔

(ہ) و (و) اسکے خلاف شکایات مشرق ریجن بہاولپور سے متعلق ہیں نہ کہ مرکزی ریجن لاہور سے اسلئے مرکزی ریجن لاہور سے اس کے تبادلہ کا سوال پیدا نہیں ہوتا ہے۔

POSTS OF ENGINEERS IN BUILDINGS AND ROADS DEPARTMENT

***4173. Mr. Abdur Razik Khan** : Will the Minister of Communications and Works be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that 50 posts of Engineers in Buildings and Roads Department were advertised in October, 1962 by the West Pakistan Public Service Commission on all West Pakistan basis ;

(*b*) whether it is a fact that tests and interviews for selecting candidates for these posts were finalised by 8th April, 1963 ;

(*c*) whether it is a fact that now when the results were about to be declared by the West Pakistan Public Service Commission, it was decided to make the selection of candidates on regional basis ;

(*d*) if answers to (*a*) ,(*b*) and (*c*) above be in the affirmative, reasons for the change of policy after inviting applications on West Pakistan basis.

وزیر مواصلات و تعمیرات (مسٹر در محمد استو) : (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں۔

(د) ماموریہ ملازمت سرکاری کی جانب سے انتخاب کی قطعی منظوری ہونے سے قبل حکومت نے ملازمتوں اور انتظام عمومی کے محکمے کے توسط سے مصلحتی تدبیر کے طور پر یہ شرط عائد کر دی تھی کہ درجہ دوم کی آسامیوں پر جملہ تقررات علاقائی بنیاد پر اس طرح عمل میں لائے جائیں کہ مختلف علاقوں کو آبادی کی اساس پر یقینی نمائندگی حاصل ہو سکے۔ لہذا ماموریہ ملازمت سرکاری مغربی پاکستان نے اپنی سفارشات میں مقررہ قیصد تعداد کی پابندی کو ملحوظ رکھا ہے۔

ANNOUNCEMENT

Re-appointment of a High Level Committee for considering demands for additional rail links

Minister of Railway (Mr. Abdul Waheed Khan) : With your permission, Sir, I would like to make an announcement.

Mr. Speaker : Yes.

Minister of Railway : Sir, I am glad to announce that in response to numerous demands put forward in the current Budget Session by the Members for additional rail links, a High Level Committee has been appointed to review the demands in consultation with the local representatives of the Provincial Government M.P.As. and M. N. As. and to make recommendations as to whether there is any case for carrying out a detailed traffic and engineering survey in

respect of these Projects, keeping in view the survey already carried out, the adequacy of existing means of transport available in the area and the development of agriculture and industry in the area concerned. The Committee will consist of the following Members ;

(1) Chief Engineer, Construction and Survey, P.W.R (Chairman).

(2) Chief Commercial Manager, P.W.R. (Member);

(3) Deputy Chief Commercial Manager, Rates and Development(Member),

(4) Executive Engineer, Survey (Secretary).

This Committee will also examine other suggestions and proposals made by the M. P. As. in the last Budget Session.

اسکے علاوہ ایک اور کمیشن کا اعلان کیا جانا تھا۔ اسکے سلسلے میں، میں نے لیڈر آف دی ہاؤس کی خدمت میں خط لکھا تھا کہ اس میں کچھ ایم۔ پی۔ اے صاحبان کے نام بھیجدیں۔ جب مجھے لیڈر آف دی ہاؤس نام دیں گے تو اس کے بعد کمیشن کا اعلان کر دیا جائے گا۔

QUESTIONS OF PRIVILEGE

re Contradictory replies to Question Nos. 1939 *and* 4080 *on similar subjects*

مسٹر سپیکر — ماسٹر خان گل آپ اپنی تحریک استحقاق پیش کرنے کے لئے اجازت طلب کریں۔

ماسٹر خان گل (کوہاٹ۔ ۲) :—جناب سپیکر۔ میں اس امر کے متعلق استحقاق کا سوال اٹھانے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ میں نے پچھلے سیشن میں ایک سوال نمبر ۱۹۳۹ وزیر تعلیم سے پوچھا تھا۔ سوال یہ تھا۔

"آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ایجوکیشن کمیشن نے اس معاملے کی حمایت کی ہے کہ اردو کے نصاب کی کتابیں پاکستان کے مختلف علاقوں کے طلباء کے لئے اردو کی قابلیت اور معیار کے لحاظ سے الگ الگ ہونگی؟ اور آیا اسپر سنہ ۱۹۶۱ء میں عمل بھی ہوا تھا، لیکن بعد میں یہ فیصلہ تبدیل کر دیا گیا؟"

اسکے جواب میں کہا گیا کہ ایجوکیشن کمیشن نے ایسی کوئی تجویز پیش نہیں کی تھی۔ اور علاقائی لحاظ سے الگ الگ اردو کی کتابیں صرف ڈیپارٹمنٹ کی آسانی کے لئے منظور کی گئی تھیں۔ اسی مفہوم کے ایک اور سوال نمبر ۴۰۸۰ کے جواب میں وزیر تعلیم کی طرف سے یہ کہا گیا ہے کہ علاقائی بنیادوں پر کتابیں تیار کرنے کا فیصلہ ہوا تھا اور سنہ ۱۹۶۱ء میں کتابیں رائج ہو گئی تھیں، لیکن سنہ ۱۹۶۲ء میں اس فیصلے کو تبدیل کیا گیا اور علاقائی بنیادوں کی بجائے صوبائی سطح پر کتابیں تیار کی گئی ہیں۔ یہ دونوں جواب آپس میں متضاد ہیں اور غلط ہیں۔ تضاد ثابت کرنے

کیلئے قواعد کے مطابق ضروری مواد منسلک ہے ۔ اور جوابوں کو غلط ثابت کرنے کے لئے بورڈ کی منظور شدہ کتابیں شامل کر دی گئی ہیں ان حالات کے پیش نظر میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کے حق کو نقصان پہنچتا ہے ۔ اسکا تدارک کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر — سوال کا جو غلط جواب دیا گیا تھا وہ آپ بتائیں ۔

ماسٹر خان گل —سوال نمبر ۱۹۳۹ء میں انکا جواب تھا ۔ ''جی ہاں محکمہ کی سہولت کی خاطر تیار کیا گیا تھا، ایجوکیشن کمیشن کی کوئی سفارش خاص طور پر اس قسم کی نہیں تھی جیسا کہ سوال میں سمجھا گیا ہے'' ۔ اور پھر دوسرے سوال میں یہ کہتے ہیں۔ جی ہاں یہ فیصلہ اردو مضامین کی ان درسی کتابوں کے متعلق کیا گیا تھا جو سال ۱۹۶۱ء میں رائج کی گئی تھیں'' ۔

''(ب) جی ہاں ۔ ۱۹۶۲ء میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا اور اردو مضامین کی دوسری کتابیں صوبائی سطح پر مرتب و مقرر کی گئیں تھیں ''

(ج) چونکہ اردو مغربی پاکستان کی قومی زبان ہے، اس لئے ضروری سمجھا گیا کہ قومی مفاد کے پیش نظر اردو مضامین کی درسی کتابیں صوبائی سطح پر مرتب کی جائیں تاکہ اس ریجن کے طالب علموں کو اردو زبان سیکھنے اور اس میں مہارت حاصل کرنے کے مواقع میسر آ سکیں ۔ حکومت کا ارادہ ہے کہ اردو کے مضامین کی درسی کتابیں بدستور مرتب و مقرر کی جائیں ۔ ان دونوں سوالوں کے جواب غلط ہیں اور متضاد ہیں اور میں نے آپ کے سامنے یہ چیز رکھدی ہے ۔ جو حکومت کا فیصلہ ہے وہ اس کتاب سے میں پڑھکر سناتا ہوں ۔

''حکومت کا فیصلہ یہ ہے کہ ملک کے مختلف حصوں میں اردو پڑھانے کا مقصد یکساں ہونا چاہئے اور حتی‌الامکان نفس مضمون میں بھی فرق نہ ہونا چاہئے لیکن علاقائی اعتبار سے ملک کے مختلف حصوں میں طلبا' کی اردو کی قابلیت مختلف ہے' لیکن اس حصہ میں نفس مضمون کو ادا کرنے کیلئے ذخیرہ الفاظ لڑکوں کی اہلیت کے مطابق ہونا چاہئے'' ۔

''مندرجہ بالا اصول کے مطابق یہ لازمی ہو جاتا ہے کہ ملک کے مختلف حصوں کیلئے مختلف قسم کی کتابیں تیار کی جائیں'' ۔

Mr. Speaker : Would the Minister like to say something.

Minister of Education : I have just now received instructions from the Department concerned.

مسٹر سپیکر - اردو میں فرمائیں -

وزیر تعلیم (بیگم محمودہ سلیم خاں) - جناب والا - اسکے متعلق میں نے ماسٹر صاحب سے اس دن بھی عرض کیا تھا کہ پشتو کی وجہ سے ایسا نہیں کیا گیا - میں نے ۱۹- تاریخ کو جواب دینے کو کہا ہے - میں ۱۹ تاریخ انکے پریولیج موشن اور اسکا سوال دونوں کا جواب دے دونگی -

مسٹر سپیکر - ماسٹر صاحب کو میرے خیال میں ۱۹ تاریخ پر اعتراض نہ ہو گا -

ماسٹر خان گل - ویسے میں ایک بات عرض کردوں - اکتوبر ۱۹۶۲ء میں جب وزیر تعلیم صاحبہ پشاور تشریف لے گئی تھیں تو ایک تو یہ کتابیں تھیں اور دوسرا لفظ ''پشتو'' کا اعتراض تھا تو ہم لوگ ایک وفد کی صورت میں ان سے ملے تھے اور انکی خدمت میں ہم نے یہ باتیں پیش کی تھیں لیکن جب ہم نے اس مسئلے پر ان سے گفتگو کی تھی تو انہوں نے ترش گفتگو کی تھی جس پر مجھے افسوس ہوا تھا کہ ہم فریاد لیکر گئے تھے -

مسٹر سپیکر - ماسٹر صاحب وہ طرز گفتگو جو ہے اسکو repeat نہ فرمائیں آپکو ۱۹ تاریخ پر کوئی اعتراض تو نہیں ہے ؟

ماسٹر خان گل - اچھا جناب ۱۹ کو ہی سہی -

Re : non-payment of over-time allowance to Assembly staff in spite of Finance Ministers assurance.

Mr. Speaker : Now, there is a question of privilege sought to be raised by Messers Abdur Raziq Khan, Iftikhar Ahmad Khan and Haji Muhammad Bux Talpur. Mr. Abdur Raziq Khan may ask for have to raise his question of privilege.

Mr. Abdur Raziq Khan (MardanIII) : Sir, I ask for leave to raise a question involvinga breach of privilege of the Assembly that in spite of assurance given by the Finance Minister during the last session of the Assembly, the staff of the Assembly has not yet been given any allowance for working over-time due to which there is great resentment among them which is advers ly affecting their efficiency in the discharge of duties and which in turn is likely to affect the proceedings of the Assembly, Similar allowance has already been granted to the staff of the National Assembly and staff of the Finance Department of the West Pakistan Government.

A copy of the assurance is enclosed.

مسٹر سپیکر - شیخ صاحب آپ کچھ فرمائیں گے ؟

وزیر خزانہ - (شیخ مسعود صادق) - مجھے بڑی خوشی ہے کہ اپوزیشن کے ممبرز اور ہمارے ممبرز نے پرولیج موشنز دئے ہیں اور جو غلط بیانی انہوں نے کی ہے میں اس کو explain کروں گا -

I have never given an assurance. It is cent per cent worng.

علامہ رحمت اللہ ارشد - پرولیج موشن کے بعد ضروری ہے کہ short statement mover دے - پہلے وہ دیدیں -

وزیر خزانہ - میں آخیر میں بولوں گا - میں نے کب کہا ہے کہ آپ نہ بولیں-

Minister of Finance: I will oppose - خواجہ محمد صفدر-ضد نہ کریں -

مسٹر سپیکر - علامہ صاحب میں نے ان کو call upon اس لئے کیا تھا کہ وہ اس کی admissibility کے متعلق اعتراض کرتے ہیں یا اس کو تسلیم کرتے ہیں اور اسکے بعد مناسب موقع دیا جائیگا -

حاجی عبدالمجید جتوئی- پوائنٹ آف آرڈر- یہ جو الاؤنس کا معاملہ ہے وہ پہلے فائننس منسٹر کے ٹائم میں ہوا تھا اسکے بعد جب یعقوب شاہ صاحب چلے گئے تو سیکرٹری صاحب نے Cancel کر دیا -

مسٹر سپیکر- جتوئی صاحب آپکا پوائنٹ آف آرڈر مسترد کیا گیا ہے-

وزیر خزانہ - مجھے کچھ سمجھ نہیں آئی -

خواجہ محمد صفدر - کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی -

وزیر خزانہ- اچھا صفدر صاحب آپ بتائیں کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں -

مسٹر سپیکر - شیخ صاحب آپ بتائیں -

وزیر خزانہ - عبدالرازق خاں صاحب نے کہا ہے کہ میں نے assurance دی تھی - میں تردید کرتا ہوں کہ میں نے کبھی نہیں کہا تھا کہ میں اسکو Most sympathetically consider کروں گا - ایک سال کے دوران تین دفعہ یہ معاملہ ہاؤس میں agitate ہوا ہے ، ابھی چھ ماہ نہیں گزرے کہ پھر اسے Move کیا جا رہا ہے میں نے کوئی وعدہ نہیں کیا تھا-

مسٹر سپیکر - آپ Admissibility کے متعلق فرمائیں -

وزیر خزانہ-یہ چھ ماہ کے اندر ہاؤس کے سامنے دوبارہ آیا ہے - ابھی چھ ماہ نہیں گزرے اور یہ معاملہ دوبارہ Agitate کیا جا رہا ہے-

مسٹر سپیکر- صاحب آپ فرمائیں کہ اسمبلی کا breach of privilege کیسے ہو گیا ہے ؟

مسٹر عبدالرازق خان- جناب والا- وزیر خزانہ نے ۲۹ مارچ کو فرمایا تھا اور میں نے بھی پہلے ہی عرض کیا ہے کہ انہوں نے کہا تھا کہ

اگر اس سے پہلے ان کو over-time ملتا تھا تو اب انشا اللہ اس بارے میں کوشش کی جائیگی - اب اس سے زیادہ میں کیا کہہ سکتا ہوں ؟

مسٹر سپیکر - رازق صاحب - آپ سے میں نے جو سوال کیا ہے - آپ نے شائد اسے follow نہیں کیا - میں نے کہا ہے کہ آپ explain کریں کہ اسمبلی کے پرولیج کا breach کیسے ہوا ہے ؟

مسٹر عبدالرازق خان - اب تک محترم لیڈر صاحب نے اس بارے میں کوئی بھی کوشش نہیں کی ہے - اس لئے یہ ایک ایسا سوال ہے جس سے ایوان کے تمام ممبران کا تعلق ہے - میں یہ یقین دلاتا ہوں کہ ہم کبھی یہ مطالبہ نہیں کریں گے کہ اسمبلی کے سٹاف کی تنخواہ بڑھانے کے لئے وزیر صاحبان کی تنخواہیں کم کیجائیں - آپ اتنی ہی لیں جتنی کہ آپ لیتے ہیں - آپ نے وعدہ کیا فرمایا تھا کہ کوشش کی جائیگی - اب بتائیے کہ کیا کوشش کی گئی ہے ؟

وزیرخزانہ - میں عبدالرازق صاحب سے عرض کروں کہ میں نے اپنا نوٹ لکھ کر ۲۹ مارچ کے بعد کیبنٹ میں دوبارہ سہ بارہ پیش کیا تھا۔ میں نے یہ کہا تھا کہ چونکہ پہلے چار دن اسمبلی ہوا کرتی تھی اب چھ دن ہوتی ہے ، اس لئے میں نے fully support کیا for various reasons اب آپ نے یہ معاملہ کھول دیا تو میں عرض کرتا ہوں کہ اسکے کیا وجوہات ہیں کیوں کیبنٹ نے اسکو reject کیا - آپ بیشک debate کو open کیجئے اور اسکے بعد میرا محاسبہ کیجئے اگرمیں نے وعدہ توڑا ہو تو مجھے پکڑ لیجئیے -

مسٹر عبدالرازق خان - ذرا Reasons دے دیجئے -

وزیر خزانہ - میں نے ۲۹ مارچ ۱۹۶۳ء کو وعدہ کیا تھا، میں عرض کروں گا کہ اسکے بعد میں یہ معاملہ کیبنٹ میں لے گیا تھا، لیکن کابینہ نے اسکو turn down کر دیا - میں نے اپنے وعدے کا ایفا کیا۔ میں نے اپنے promise کو پورا کیا اس لئے کہ میرا وعدہ تھا کہ میں کوشش کروں گا - میرا نوٹ پڑھ لیجئے جو میں نے کیبنٹ میں بھیجا مگر کیبنٹ نے اسکو رد کر دیا اسکے بھی cogent reasons دیتا ہوں -

I have given reasons and I will repeat again in the House with some addition.

تو انکے جناب یہ الفاظ ھیں کہ ۱۹۳۸ء میں جب پنجاب تھا اسوقت انکو فالتو الاؤنس ملا تھا - ۱۹۳۸ کی فائل میرے پاس کوئی بھی نہیں ھے اسکو ۲۵ برس ھو چکے ھیں پھر یہ فرماتے ھیں کہ ۱۹۵۸ میں انکو کچھ فالتو پیسے اوور ٹائم کے ملے تھے - اسکی فائل میرے پاس موجود ھے - میں نے خود examine کی ھے یہ معاملہ کبھی حکومت کے پاس پہنچا تھا میرے پاس کبھی پہنچا ھی نہیں تھا ھاں یہ ضرور تھا کہ اسوقت ھاؤس میں فائننس کمیٹی تھی لیکن اسوقت میں وزیر خزانہ نہیں تھا وزیر خزانہ کوئی اور تھا - فائننس سیکرٹری یہی اور تھا اس میٹنگ میں فیصلہ ھوا تھا اور وہ فیصلہ تھا provincial exchequer to meet from their own resources نے انکو فالتو پیسہ نہیں دیا تھا -

پھر یہ نیشنل اسمبلی کا حوالہ دیتے ھیں - نیشنل اسمبلی کا بھی معاملہ بالکل ان سے جدا ھے - وھاں ایک نئی اسمبلی بنی تھی اور آپ کو پتہ ھے کہ چھوٹے سے ایوب ھال کو نیشنل پارلیمنٹ بنایا تھا - ان کو صحیح معنوں میں کام کرنے میں دقتیں اور مشکلات کا سامنا تھا- کوئی صاحب بنگال سے آئے تھے کوئی صاحب کراچی سے آئے تھے وہ بالکل بے سروسامانی کی حالت میں تھے - ان پر وہ چیز عائد نہیں ھوتی ھے - میں دو دفعہ یہ معاملہ کابینہ میں لے گیا ھوں اور دونوں دفعہ reject ھو گیا ھے - میں نے دونوں دفعہ اپنے وعدے میں کہا ھے for most sympathetic con ideration - میں نے fully support کیا ھے - اگر آپ merits پرجائیں تو آپ کو پتہ چلے کہ اس ھاؤس کے ممبران کی strength ۳۱۰ ھوا کرتی تھی' اب اس ھاؤس کے ممبران کی strength ۱۵۵ ھو گئی ھے بلکہ یہ case چلا تھا کہ اسمبلی کے سٹاف میں کمی کر دی جائے - یہ پہلے ۳۱۰ ممبران کیلئے کام کرتے تھے اب یہ ۱۵۵ آدمیوں کے لئے کام کرتے ھیں -

نمبر- دو ابھی میں نے دیکھا ھے کہ نہ صرف یہ کہ عملہ کم نہیں کیا گیا ھے، بلکہ ان کو فالتو سٹاف دیا گیا ھے - یہ بجٹ سیشن کے بارے میں بات کر رھا ھوں کہ ان کو فالتو سٹاف دیا گیا -

نمبر تین- یہ آپ کو خود علم ھے کہ سال بھر میں صرف ۴ مہینے کے قریب تین یا چار سیشن ھوتے ھیں اور باقی ۸ ماہ ان کو بہت ھی کم کام ھوتا ھے، باقی لوگ تو سارا سال کام کرتے ھیں اور یہ صرف ۴ مہینے کام کرتے ھیں - جب یہ یہاں کی نوکریاں کرتے ھیں ان کو پتہ ھوتا ھے کہ ۴ ماہ

تک سیشن ہوتا ہے اس میں ان کو زیادہ کام کرنا ہوتا ہے، باقی ۸ مہینے انہوں نے آرام کرنا ہوتا ہے - سب سے بڑی بات جو مجھ کو مجبور کرتی رہے کہ میں اپنی حکومت کو مجبور نہ کروں وہ یہ ہے کہ آپ اس کی reperoussions کو دیکھیں اگر میں ان کیلئے کرتا ہوں تو وہ افسران جو ۶ گھنٹہ کی بجائے ۱۲-۱۲ گھنٹے کام کرتے ہیں تو ان کیلئے بھی ہمیں کچھ کرنا پڑتا ہے - مجھے پتہ ہے کہ پولیس کے بعض افسران ۸ گھنٹہ کی بجائے ۲۴ گھنٹہ ڈیوٹی پر ہوتے ہیں - میرا اپنا عملہ جو میرے ساتھ attached ہے یعنی میرا پرائیویٹ سیکرٹری وغیرہ وہ ۱۶-۱۶ گھنٹے میرے ساتھ کام کرتے ہیں - اسکی repercussion لاکھوں میں نہیں کروڑوں میں بنتی ہے- میں جذباتی نہیں ہونا چاہتا - میں حیران ہوں بلکہ میں کہوں گا اور آپ سے عرض کروں گا آپ خود دیکھیں اور disciplinary action لیں کہ کیوں بار بار agitate کیا جاتا ہے - کیوں ایوان کا وقت ضائع کیا جاتا ہے - کیوں مجھ پر بہتان لگایا جاتا ہے کہ میں نے جو وعدے کئے ہیں میں انہیں پورا کرنے میں ناکام ہو گیا ہوں - حالانکہ میں نے ہر بار وعدہ کیا ہے کہ میں پوری مدد کروں گا اور میں نے پوری مدد کی ہے - میں نے کبھی نہیں کہا تھا کہ میں ان کو دوں گا اپنی مجبوریاں میں نے آپ سے کہہ دی ہیں اور ایوان کے سامنے میں نے اپنا پورا کیس رکھ دیا ہے - میرے خیال میں اب مسٹر عبدالرازق کو پوری سمجھ آ گئی ہو گی - بار بار ایک چیز کو agitate کرنا اس معزز ایوان کا وقت ضائع کرنا ہے اور پھر اس چیز کے لئے جس پر ان کا حق بھی نہیں بنتا - پھر مجھ کو جھٹلانا میں سمجھتا ہوں میرے لئے یہ بری بات ہے - میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہنا چاہتا- اب بھی بات صاف نہیں ہوئی تو میں اور کیا کہہ سکتا ہوں —

میاں محمد اکبر— پوائنٹ آف آرڈر جناب - جناب والا ابھی ابھی محترم لیڈر آف دی ہاؤس نے فرمایا ہے کہ ان کے بعض ملازمین ۱۶-۱۶ گھنٹے بلکہ ۲۰-۲۰ گھنٹے کام کرتے ہیں، جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی routine duty کے علاوہ over-time لگاتے ہیں - جناب والا گورنمنٹ کا صاف اور واضح قانون ہے جس کے مطابق اگر کسی کارخانہ یا دوکان میں کوئی ملازم over-time لگائے تو اس کو اپنی تنخواہ سے دوگنی تنخواہ دی جاتی ہے - اس over-time کیلئے اگر payment نہ کی جائے تو دوکاندار اور کارخانہ دار کو باقاعدہ سزا دی جاتی ہے - میں جناب آپ کی وساطت سے کیا یہ پوچھ سکتا ہوں . . .

Mr. Speaker : Mian Sahib should know this is not the question hour. His point of order is ruled out of order.

میاں محمد اکبر - جناب والا - کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ گورنمنٹ ان کو کوئی سزا نہیں دے سکتی جو ملازمین کو over-time کام کرنے پر مجبور کرتے ہیں اور تنخواہ بھی نہیں دیتے ؟ -

پیر محمد زمان چشتی - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا وہ رضاکارانہ طور پر کام کرتے ہیں - دوسرے جب ہم over-time لگاتے ہیں ہمیں کچھ بھی نہیں ملتا پھر ہمیں بھی سزا ہوئی - اسلئے جو رضاکارانہ طور پر قومی کام کرے اسے کوئی ضرورت نہیں -

Mr. Speaker : This is no point of order.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) - جناب سپیکر جہاں تک میرے محترم دوست شیخ مسعود صادق صاحب کے دلائل کا تعلق ہے اگر اس نقطہ استحقاق پر بحث ہوتی تو وہ پیش کئے جا سکتے تھے - غالباً ابھی ہم اسکی admission s'age پر ہیں، اگر کوئی قانونی اعتراض میرے محترم دوست کو نہیں ہے تو پھر ان کو چاہئے تھا کہ اسکو پہلے admit کر لیتے اور اسکے بعد اسپر بحث کرتے ، لیکن چونکہ انہوں نے بحث کا دروازہ کھولا ہے اسلئے میں بھی چند گذارشات اس ضمن میں کرنا چاہتا ہوں -

مسٹر سپیکر - خواجہ صاحب میں ایک عرض کروں - میں نے مسٹر عبدالرازق کو ایک question put کیا تھا کہ آپ یہ بتائیں کہ اس اسمبلی اور اس اسمبلی کے ممبران کے privilege کی breach کیسے ہوئی ہے - اس کے متعلق آپ فرما سکتے ہیں -

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - اسکے متعلق بھی عرض کرتا ہوں - جناب اس اسمبلی اور اس اسمبلی کے ممبران کے استحقاق کا سوال اس طرح پیدا ہوتا ہے کہ جناب فنانس منسٹر صاحب نے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ ہم پوری پوری کوشش کریں گے کہ ان اسمبلی کے ملازمین کو زائد وقت کام کرنے کے صلہ میں کچھ نہ کچھ الاؤنس مل جائے ، اگر یہ بات ہے جیسا کہ محرک نے اس ایوان کی سابقہ کارروائی میں سے پڑھکر سنایا ہے - تو اس میں کوئی شے کی گنجائش نہیں رہتی کہ موعودہ کوشش نہیں کی گئی اور اگر کوشش کی گئی ہے تو پوری توجہ سے نہیں کی گئی یا نیم دلی سے کی گئی ہے اسلئے یہ نقطہ استحقاق پیدا ہوتا ہے -

وزیر قانون : ابھی نہیں ہوا -

خواجہ محمد صفدر۔ جناب والا۔ میں یہ گذارش کروں گا کہ گذشتہ تقریباً ڈیڑھ ماہ سے اس ایوان کے چھوٹے ملازم اس کا یہ مطلب نہیں کہ جو اعلیٰ طبقہ کے ملازمین ہیں کام نہیں کر رہے ہیں۔ صرف مثال کے طور پر عرض کر رہا ہوں . . . .

Minister of Finance : He should speak on the admissibility.

مسٹر سپیکر ۔ خواجہ صفدر صاحب آپ صرف admissibility کے متعلق بات کریں . . . .

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب محترم شیخ مسعود صادق صاحب نے جو کچھ admissibility کے متعلق عرض کیا ہے۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا۔ میں کہتا ہوں ۶ جون ۱۹۶۳ء کو کابینہ نے reject کیا ہے۔

خواجہ محمد صفدر۔ ''مان بھی جاؤ جانے بھی دو چھوڑو بھی اب پچھلی باتیں،، (قہقہ اور تالیاں)

وزیر خزانہ ۔خواجہ صاحب کل کے آم بھول گئے ہیں جو آموں کی پارٹی میں کھائے تھے۔

مسٹر عبدالرازق خان۔ جناب لیڈر شیخ مسعود صادق صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے اس کے متعلق ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔ جناب لیڈر صاحب فرماتے ہیں کہ انہوں نے جو وجوہات پیش کی ہیں ان کے پیش نظر یہ مطالبہ بالکل ناجائز ہے۔ ایک طرف یہ فرماتے ہیں، دوسری طرف فرماتے ہیں کہ میں اس مطالبہ سے اتفاق کرکے دو دفعہ اس مسئلہ کو کابینہ میں لے گیا ہوں اور وہاں اس سے اتفاق نہیں کیا گیا۔ اسکا مطلب یہ ہوا کہ وہ خود اصولاً اس مطالبہ سے اتفاق کرتے ہیں اور انہوں نے کوشش بھی کی لیکن کامیابی نہ ہو سکی۔ میں اپنے لیڈر کو انہی کی بات یاد دلاتا ہوں کہ اس ایوان کے معززممبران حکومت کے کسی بھی فرد سے یا حکومت کے کسی بھی ادارے سے بالاتر ہیں۔ عوام کا خزانہ ان کے تصرف میں ہے۔ وہی اسکے متعلق فیصلہ کر سکتے ہیں کہ اسکا تصرف کس طرح ہو پو میں ان کو اپنی بات یاد دلاتا ہوں اور گذارش کرتا ہوں کہ آپ اس بات تر اڑنا نہ چاہیں تو ان افراد کو جو اپنے حق کے لئے کوشش کر رہے ہیں اور جو مستحق ہیں انہیں حق دیا جا سکتا ہے۔ آپ خود کہتے ہیں کہ یہ اسمبلی کا اختیار ہے اور یہاں سب چاہتے ہیں کہ اسمبلی کے ملازموں کو آلاؤنس دیا جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ رازق صاحب کی statement سے چونکہ اسمبلی کے معزز ممبران کی کوئی حق تلفی نہیں ہوئی اور نہ کوئی حق متاثر ہوا ہے اسلئے تحریک آؤٹ آف آرڈر کی جاتی ہے ۔

اسی بناء پر افتخار احمد خاں صاحب اور میر حاجی محمد بخش تالپور صاحب کی تحریکات بھی خلاف ضابطہ قرار دی جاتی ہیں ۔

Minister of Finance : On a point of personal explanation, Sir.

Mr. Speaker : After I have disposed of the adjournment motions.

ADJOURNMENT MOTIONS

Provocative reference to Sultan Tipu by a teacher of St. Mary School. Rawalpindi

Mr. Speaker : Now we come to adjournment motions. First of all I will take up the adjournment motion of Amir Habib Ullah Khan Saadi, regarding some provocative reference to Sultan Tipu by a teacher of St. Mary School, Rawalpindi. As the house will recall, this adjournment motion was originally sought to be moved on 3rd July, but was postponed to 9th July and subsequently to this day.

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): Sir, we had re-requested for time, but so far I am not in a position to get the information becaus schools are closed for summer vacation.

مسٹر سپیکر ۔ آپکو اس میں کوئی اعتراض تو نہیں ؟

خواجہ محمد صفدر ۔ سوال یہ ہے کہ اس سیشن میں جواب دینا چاہتے ہیں یا نہیں ؟ کیا ایک ہفتہ میں جواب دیدینگے ؟

وزیر مال (خان پیر محمد خاں)— یہ میرے اختیار میں نہیں کیونکہ سکول بند ہو چکے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ جہاں تک facts کا تعلق ہے یہ آپ کی ذمہ داری ہے

Minister of Revenue: I will try, but I do not think.

بہر حال میں اس کے لئے کوشش کرونگا ۔

Mr. Speaker : That is the Minister's responsibility.

Minister of Revenue: if we can get it.

خواجہ محمد صفدر ۔ "کوشش" کا مسئلہ میری سمجھ میں نہیں آیا ۔ کیا میں یہ سمجھوں کہ حکومت بے بس ہے کہ وہ ایک ہیڈ ماسٹر یا ہیڈ مسٹرس سے یہ معلوم نہیں کر سکتی کہ ان کا عملہ کہاں ہے ؟

مسٹر سپیکر۔سعدی صاحب ۔ کیا آپ اتفاق کرتے ہیں کہ ۲۰ تاریخ کو اس کا جواب دیدیا جائے ؟

امیر حبیب اللہ خان سعدی۔ بہت اچھا جناب ۔

Abusing, beating and detention of Muhammad Urs by Sub-Inspector of Kandiara Police Station.

Mr. Speaker: Next adjournment motion is from Haji Abdul Majid Jatoi who wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of urgent public importance, namely, that Mr. Amanullah Sub-Inspector, Kandiara Police Station, got hold of Mr. Muhammad Urs, who was going in a Tonga with his family from Railway Station to Padidan on the 14th July, 1963, as reported in the Press on the 15th July and abused and beat him in the presence of his lady folks and took him to the police station, Kandiara and detainad him for three days. All this was done at the instance of Mangan Das and Gobind Mal, money lenders, because Muhammad Urs owed some money to these money lenders. This illegal action of the Sub-Inspector has caused widespread resentment in Padidan.

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) Sir, I oppose it. This is not in order. But so far as the facts are concerned we are contacting the officer concerned. I contest its admissibility. It is not in order. This is a case of an individual and is, therefore, not of public importance. I do not admit the facts as alleged by the mover to be correct. Supposing if they are correct then it is the question of an individual only. That individual has got remedy open to him. Supposing the Sub-Inspector was not justified in taking him to the police station, then he has got other legal remedy. He could make a report of his wrongful confinement and seek his remedy. In this case only one individual is concerned and not the public at large. So it is not of public importance. As regards its being a recent occurrence, it is also in question as to when that occurrence took place. Simply relying on a newspaper report is not enough as it is not an authentic information. There must be some particular reference, there must be some concrete. Was there any report lodged in the police station or was any report lodged with higher authorities? The only material information is the newspaper report on which we cannot rely and it cannot be taken as correct, because may be the incident took place long before that. So we cannot rely on that newspaper report on the question of occurrence. Again, this is not of public importance. It is a question of only one individual. It is no use to discuss it here and waste the time of the House.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ وزیر صاحب نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ یہ شخص واحد کا مسئلہ ہے اور اس لحاظ سے اہمیت عامہ کا کی مل نہیں ہے ۔ یہ بالکل درست ہے ۔ میں آپ کی توجہ اس تحریک کی عبارت سا طرف دلاتا ہوں اسمیں یہ لکھا ہے کہ سب انسپکٹر نے کسی ایک ہندو اباہوکار کے کہنے پر یا ممکن ہے رشوت لی ہو یا دوستی کی وجہ سے بہر حال میک شخص کو جو اپنی بیوی اور بچوں کے ساتھ ریلوے اسٹیشن کو ٹانگہ ا ں جا رہا تھا، ٹانگہ سے اتارا اور گالیاں دیں ۔ بے عزتی کی اور تھانہ لیجا کر سے محبوس کر دیا ۔ وجہ کیا تھی ؟ وجہ یہ تھی کہ اس شخص نے ایک ساہوکار کا قرضہ دینا تھا ۔ اس میں شک نہیں کہ یہ فعل صرف ایک شخص کے خلاف سرزد ہوا ہے ، لیکن اسکی اہمیت عامہ کیسے بنتی ہے ؟ اسطرح

کہ اگر ہم اپنے ملازمین کو اس امر کی کھلی چھٹی دے دیں کہ وہ آج ہر شریف آدمی کی پگڑی اچھالتے پھریں تو کل کسی وزیر صاحب کی جب وہ وزیر نہ رہے گا پگڑی اچھالی جائیگی۔ جناب والا۔ میری رائے میں یہ معاملہ بڑی اہمیت کا حامل ہے اگر ہم اپنے ملازمین کو قانون کی حدود کے اندر نہیں رکھ سکتے اور وہ اپنی من مانی کرنے کے لئے آزاد ہیں تو اس سے زیادہ افسوس ناک حالات صوبے میں اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ اس واقعہ کو بیان کرتے ہوئے جتوئی صاحب نے یہ بھی فرمایا ہے کہ پدعیدن میں ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔ وہاں پر تھانیدار کی سختی اور سینہ زوری سے عوام خائف ہو گئے ہیں اور ہر ایک کو یہ خطرہ محسوس ہو رہا ہے کہ کہیں ان کی بھی بے عزتی نہ ہو جاوے۔

دوسرا اعتراض محترم وزیر صاحب نے یہ کیا ہے کہ اخبارات کی خبرکی بنا پر تحریک التوا پیش کی گئی ہے۔ جو قابل اعتماد نہیں۔ اس سے واضح ہے کہ اخبارات پر عدم اعتماد کا اظہار کیا جا رہا ہے، جو نہایت قابل اعتراض ہے۔ خاص و عام صبح اخبارات کی خبروں کی بنا پر دن بھر بحث و تمحیص کرتے ہیں، جبتک کہ کسی خبر کی تردید نہ ہو وہ خبر درست تصور کی جاتی ہے۔ اسی اعتماد کی وجہ سے اخبارات شائع ہوتے ہیں اور ان کی خبریں ملک کے ایک کونہ سے دوسرے کونہ تک پہنچتی ہیں۔ اور ان کی سچائی اور درستگی پر لوگ یقین رکھتے ہیں۔ جبتک کہ کسی خبر کے خلاف کوئی دوسری خبر نہ آ جاوے، یا اس کی تردید نہ کی جائے۔ جب ایک خبر اخبار میں شائع ہوئی اور جتوئی صاحب نے پڑھی کہ پدعیدن میں یہ واقعہ ہوا ہے تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ وہ اس پر یقین نہ کریں، یا اس پر شک کریں۔ کیا انہیں حکومت سے کوئی کد ہے یا تھانیدار سے کوئی اختلاف یا عناد ہے۔ اسلئے میں یہ عرض کروں گا کہ ہمارے دماغ میں ایسے خیالات نہیں آنے چاہئیں اور اپنے نیشنل پریس پر ہمیں پورا یقین رکھنا چاہئے۔

تیسرا اعتراض یہ تھا کہ اس شخص کے لئے جسکو محبوس کیا گیا ہے لازمی تھا کہ وہ عدالت میں جاکر چارہ جوئی کرتا۔ میں کہتا ہوں اگر تھانیدار کسی پرائیویٹ ادارہ کا ملازم ہو تو درست ہے کہ اسکے خلاف سوائے عدالتی چارہ جوئی کے دوسرا راستہ نہیں ہے، لیکن جب وہ سرکاری ڈیوٹی پر ہو اور اس قسم کی قبیح حرکت کرے۔ تو جہاں ایکطرف تعزیرات پاکستان کے تحت اسپر مقدمہ چلایا جا سکتا ہے وہاں اس اسمبلی میں بھی اسکے اس فعل کی مذمت کی جا سکتی ہے۔ یہ اسمبلی اسی لئے ہے کہ یہاں

عوام کی شکایت اور تکالیف کو بیان کیا جائے۔ تاکہ وزیر صاحبان سنیں اور ان کا تدارک کریں۔ پیر محمد خان صاحب کے لئے لازم تھا کہ وہ اس ایوان کے سامنے یہ کہتے کہ وہ پدعیدن سے حالات کا پتہ کرائینگے، اگر یہ الزامات درست ثابت ہوئے تو تھانیدار کو سزا دی جائے گی اور اگر درست ثابت نہ ہو۔ تو پھر یہ سمجھا جائے گا کہ جتوئی صاحب نے اخبارات میں مبالغہ آمیز خبر پڑھی ہے اور کسی قسم کے action کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن یہ کہنا کہ یہ عام سی خبر ہے اور اسپر یقین نہیں کیا جا سکتا میرے خیال میں درست نہیں۔

وزیر مال (خان پیر محمد خان)۔ میں مختصراً عرض کروں گا کہ ہم پہلے اسکی legal positon لیں گے۔ میں یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا کہ یہ خبر غلط ہے اور اس لئے اس بات پر insist نہیں کرتا، لیکن جب یہ کہا جائے کہ اسے مارا پیٹا گیا ہے تو اسکا ثبوت کیا ہے؟ کیا اسنے کوئی میڈیکل سرٹیفیکیٹ کسی ڈاکٹر سے معائنہ کرا کر لیا ہے تاکہ ہم اسی نتیجہ پر پہنچیں کہ اسے واقعی مارا پیٹا گیا ہے؟ allegation یہ ہے کہ money bender کے کہنے پر مارا گیا ہے اب اس کا کیا ثبوت ہے کہ یہ بات صحیح ہے ممکن ہے یہ vague allegation ہو۔

اس بات پر میں افسوس کرتا ہوں کہ قائد حزب اختلاف نے اپنی غرض کے لئے اخبارات کے سلسلہ میں جو باتیں کی ہیں ان کا مقصد صرف یہ ہے۔ to win the favour of the press ہم کو پہلے یہ دیکھنا ہے کہ اس کی legal position کیا ہے ہم یہ نہیں کہتے کہ اخبارات کی ساری خبریں غلط ہوتی ہیں۔ یا وہ defame کرتے ہیں یا blackmail کرتے ہیں، بلکہ ہم تو حقائق سے واقفیت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

Mr. Speaker : No personal remarks.

Minister of Revenue: So, Sir, according to Rule 47 read with Rule 49 it is not in order. It is not of recent occurrence and it is not definite. So far as recent occurrence, so far as actual occurrence and so far as definiteness is concerned, it is neither of recent occurrence nor is it definite. I would, therefore, submit that this motion may be ruled out of order.

Mr. Speaker : The matter being of ordinary administration of law and not being of public importance this motion is ruled out of order.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب صدر۔ میں پوری سنجیدگی کے ساتھ معلومات میں اضافہ کرنے کے لئے آپ کے توسط سے وزیر صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ سانون کے مطابق اگرچہ ہمیں دور دراز علاقوں سے یہاں آئے ہوئے ڈیڑھ دو ماہ ہو گئے ہیں ۔ ہر ممبر کی source of information اور معلومات اخبار ہی ہو سکتا ہے ۔ اسلئے recent occurrence کے لئے کسی معاملہ کے متعلق کوئی میعاد مقرر کر دی جائے تاکہ ہم اس کے مطابق تحریک التوا لا سکیں ۔ جب خبریں ہم اخبارات میں پڑھتے ہیں تو اسکے بعد ہم تحریک التوا لاتے ہیں ۔ اس صورت میں recent occurreance کا تعین کیسے ہو سکے گا ؟ کوئی خبر دو تین دن کے بعد اخبار میں آئی اور ہم تک پہنچنے میں ایک دو دن اور لگ جائیں تو پھر ہم کس طرح کوئی تحریک التوا پیش کر سکتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ علامہ صاحب آپ کا پوائنٹ آف آرڈر over rule کیا جاتا ہے ۔ لیکن میں یہ بات واضح کر دوں کہ ہر معاملہ کے لئے میعاد مقرر نہیں کی جا سکتی ۔ ہر case کی نوعیت الگ ہوتی ہے اور اس کی نوعیت کے مطابق ہی کوئی فیصلہ کیا جا سکتا ہے ۔ نیز آپ کو اعتراض کرنے کا حق حاصل ہے ۔ اسوقت اگر آپکو کوئی اعتراض ہو تو اپنے کسی پوائنٹ کے ذریعہ آپ اس کا اظہار کر سکتے ہیں ۔

وزیر ریلوے (مسٹر عبدالوحید خاں) — میں اسکی مزید وضاحت کرنا چاہتا ہوں ۔ رولز میں کوئی تحریک التوا پیش کرنے کے لئے recent occurrence کے الفاظ موجود ہیں ۔ اگر کوئی واقعہ ۱۴ تاریخ کو ہوا ہے تو ۱۵ کو اسکا سوال اٹھانا چاہئے ۔ ۱۶ کو نہیں اٹھا سکتے ۔

The question should be raised at the first available opportunity.
Mr Speaker : That is alright.

خواجہ محمد صفدر ۔ جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب صدر۔ آپ کے رولنگ کے بعد کیا کسی کو تنقید کرنے کا حق ہے ۔ ایسے تنقیدی الفاظ کو اسمبلی کے ریکارڈ سے نکال دینا چاہئے ۔ جب آپ نے ایک بات کہہ دی ہے اور وضاحت کر دی ہے ۔ تو پھر تنقید کی کیا ضرورت تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ ٹھیک ہے اس کی ضرورت نہیں تھی ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ ایسی لایعنی باتوں کی ضرورت ہی نہیں ، ان کو روکنا چاہئے ۔

Non-payment of salaries to teachers of Girl Primary School of Dadu District

Mr. Speaker: Next adjournmento motion is also from Haji Abdul Majid Jatoi, who wants to ask for leave to make a Motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public

importance, namely, that the teachers of Girls Primary Schools of Dadu District have not been paid their salaries for the last months as reported in Daily Ibrat, dated15th July, 1963 and this fact has caused widespread resentment amongst the teachers of Dadu District who are facing financial difficulties for non-payment of their—pay.

حاجی عبدالمجید جتوئی (دادو—۱)۔جناب والا ۔ ضلع دادو کی گرلز پرائمری سکولوں کی ٹیچرز کو پچھلے مہینوں کی تنخواہیں نہیں ملی ہیں ۔ جیسا کہ ''عبرت'' اخبار کی ۱۵ جولائی ۱۹۶۳ء کی اشاعت میں رپورٹ آئی ہے ۔

وزیر مال (خان پیر محمد خان) ۔ پہلے آپ اس کی admissibility کے متعلق کہیں ۔ factual position کی بعد میں وضاحت کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ٹھیک ہے۔جتوئی صاحب اس کی admissibility کے متعلق کچھ کہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ اگر وزیر صاحب ہمیں حالات درست طور پر بتا دیں گے تو پھر جتوئی صاحب جب اسے press نہیں کریں گے ۔

Minister of Revenue: It is not admissible and it is not in order. To satisfy the member.....

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق) ۔ پوائینٹ آف آرڈر۔ جناب جب میں نے ابھی fact بتائے تو خواجہ صاحب نے کہا تھا کہ آپ admissibility سے پہلے facts کیوں بیان کر رہے ہیں ۔ ابھی پانچ منٹ کی بات ہے ۔ انکی یادداشت بہت کمزور ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ مختلف حالات میں مختلف باتیں ہوتی ہیں ۔

وزیر مالیات ۔ آپ تو گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے رہتے ہیں ۔

وزیر مال ۔ جو facts آج صبح سیکرٹری محکمہ تعلیم سے میرے پاس آئے ہیں ۔ وہ میں آپکے توسط سے اس ایوان کی خدمت میں عرض کرونگا . . . .

"The entire expenditure for the teachers, salaries for the Hyderabad Division is paid by Government. The grant for payment of teachers' salaries in the District of Dadu for the month of May payble in June 1963 was issued on 9-5-63 and the amount was adequate to cover the entire expenditure. Thereafter there appears to be no excuse for withholding the payment of teachers, salaries for May payable in June 1963, and the District Inspector of Schools, Dadu, who in responsible for the disbursement of the teachers, salaries has reported on, telephone this morning that the teacher salaries including that of the girls Primary Schools have been paid upto the month of May paid in June 1963. However, the grant covering teachers, salaries for the month of June payable in July 1963 was issued on the 16th July, 1963. (There was some delay) The delay was caused because the Finance Department could not chvey the sanction for the issue of the grants earlier then on the 13th July 1963. It was perhaps due to the fact that the grant had to be paid out of the budget sanctioned for 1963-64, and the Finance Department took some time in conveying the necessary sanctions. Finance Department sanction for the payment of grant conveying the teacherss salaries payable in July was received in this department on 13th July 1963. The Budget and Accounts Officer then took two days to make region-wise allocation. The grant has since been issued and the teachers, salaries for the month of June payable in July 1963 will now be disbursed within the next few days."

So there was some delay on account of the Budget Session. Pay for June should have been paid a bit earlier but because the Finance Department was also occupied with the budget estimates, and all that, there was some delay. Now that stage has passed and the amount will be paid within a few days.

خواجہ محمد صفدر—میری گذارش یہ ہے اور میں آپکی وساطت سے وزیر صاحب سے درخواست کرونگا کہ وہ یہ یقین دھانی کرادیں ۔ کہ آئیندہ تاخیر نہ ہوگی تو میں جتوئی صاحب سے درخواست کرلونگا کہ وہ اسے واپس لے لیں ۔ آخر ان ملازمین کو ایک دو تاریخ تک تو تنخواہ مل جانی چاہئے ۔

وزیر مال— یقین دھانی کا تو سوال ھی پیدا نہیں ھوتا ۔ یہ routine تو ھوتا ھی رھتا ھے اور چونکہ یکم جولائی کو بجٹ شروع ھو جاتا ھے اور مزید براں بجٹ سیشن کی وجہ سے یہ تاخیر ھو جاتی ھے ۔

For the past months, there was no complaint whatsoever and I think there will be none .

خواجہ محمد صفدر—بجٹ کے پاس ھونے یا نہ ھونے کا تو سوال ھی پیدا نہیں ھوتا ۔ بجٹ پاس ھو یا نہ ھو ملازمین کو تنخواھیں پہلی تاریخ کو مل جانی چاھئیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ جہانتک موجودہ موشن کا تعلق ھے ، اسکا تعلق ماضی سے ھے اور اسکے متعلق انہوں نے فرمایا ھے ۔ اس پوزیشن کی Clarification کے بعد جتوئی صاحب اس موشن کو Press کرنا چاھتے ھیں یا واپس لیتے ھیں ۔

حاجی عبدالمجید جتوئی—میری طرف سے یہ عرض ھے کہ انہوں نے خود قبول کیا ھے کہ واقعی ایسا ھوا ھے تو جبتک وہ یقین دھانی نہ کرائیں گے کہ آئیندہ ایسا نہ ھوگا میں واپس نہیں لیتا ۔

مسٹر سپیکر — خانصاحب ۔ وہ موشن تو withdraw نہیں کر رھے ھیں ۔ اسلئے آپ اسکی admissibility کے متعلق فرمائیں ۔ یا پھر انہیں assurance دے دیدیں ۔

Minister of Revenue: No question of giving any assurance. It is the job of the Minister concerned.

حاجی عبدالمجید جتوئی— منسٹر صاحب دیدیں یا منسٹر Concerned دیدیں (قطع کلامیاں) ۔

خواجہ محمد صفدر— دے سکتے ھیں جناب سپیکر میں پوچھنا چاھتا ھوں کہ . . . .

Mr. Speaker: Khawaja Sahib, no comment on that please. Yes, Khan Sahib, you may address the Chair on the admissibility please.

Minister of Revenue: I will read out the motion first. It says

"The teachers of Girls Primary Schools of Dadu District have not been paid their salaries for the last month.

He has not given the definite month. Which one Sir? Whether it was right from January uptil June, right for the last one year or 11 months. Which month Sir? This is not definite and the motion must be definite. Let him say one month, two months or three months. So it is vague. Rule 47 lays down that it should be definite Sir. So that is one thing that the motion is not definite. It is vague. Then Sir, it will be the question of which month so that we should find the occurrence. When did it take place? As I have just now submitted, only the pay of June was delayed. So months do not come in and it is vague; it is indefinite. The occurrene is also not given. In which month? So under rule 47, it is not in order.

خواجہ محمد صفدر — جناب والا - جو اعتراض محترم وزیرصاحب نے کیا ہے - وہ صرف ٹائپ کی غلطی کی بنا پر ہے - " Last Month " تو انگریزی محاورہ ہی نہیں ہے - اور ویسے " Last " کے ہجے غلط ہیں - مسٹر سپیکر - جو موشن میرے روبرو پڑا ہوا ہے - اس میں " Months " ہے -

وزیر مال - " Last " نہیں بلکہ " Lost " ہے -

خواجہ محمد صفدر - میں بھی یہی کہتا ہوں کہ در اصل " ast " ہے " ost " نہیں ہے

Mr Speaker: But the words are "lost months"

Minister of Finance I would draw the attention of Khawaja Sahib throughyou Sir that it is "lost months"

خواجہ محمد صفدر - یہ دراصل Typing کی غلطی ہے - یہی تو میں بھی کہہ رہا ہوں -

Mr. Speaker: I have before me the oiginal motion, which is signed by Haji Abdul Maj d Jatoi. In that motion, it has been stated that "the teachers of girls primary schools of Dadu have not been paid their salary for the "LOST MONTHS".

خواجہ محمد صفدر-یہی تو میں عرض کر رہا ہوں کہ یہ ٹائپ کی غلطی ہے - 'A' کی جگہ 'O' لکھا گیا ہے - اور میں نے بھی پڑھا ہے- اتنی سی بات تھی جسے افسانہ کر دیا ہے - وہ خود مانتے ہیں کہ پچھلے مہینے تنخواہ ہم نے انیس تاریخ تک نہیں دی اور جتوئی صاحب نے بھی " Last Month " لکھا ہے - تو دونوں کے بیانات میں مطابقت ہے- اور دونوں کی Contention ایک ہی ہے - اس لئے میں عرض کرونگا - کہ یہ ضابطہ کے مطابق ہے اور اسے بحث کے لئے قبول کر لیا جاوے -

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: Sir, I am surprised that anybody should say that this matter is indefinite. It has been admitted by the Minister himself that the payment of salary was delayed and yet he says this is indefinite, this is not urgent. Whether it is one month or two months, we want to give sufficient time to the Government to see that the due salary is paid. Supposing Sir, the

salary is not paid on the Ist or the 2nd. Should we rush immediately to this House and make a motion for adjournment? We have to give a reasonable time and we have given reasonable time. It says that the salary was delayed for about 16 days. How can anybody say that this matter is old and not recent? If you take into consideration the reasonable time which we give to Government for making payment, then it is certainly Sir, in time.

Mr. Speaker : The matter being not definite and of recent occurrence the motion is ruled out of order.

Shifting of a proposed High School from Mithankot to Choti

Mr. Speaker : Next adjournment motion is from Sardar Muhammad Ramzan Khan Dreshak, who wants to ask for leave to make a motionfor the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of urgent public importance, namely, the decision of the Education Department (as communicated to me to-day, i.e., 16th July, 1963, by the residents of Mithankot regarding the shifting of the site of the proposed High School from Mithankot to Choti due to the interference by certain influntial persons which has caused great resentment among the residents of Mithankot and its surrounding areas.

وزیر مال (خان پیر محمد خان) - یہ بھی oppose کرتا ہوں۔ ایک تو decision کا مفروضہ انہوں نے قائم کر لیا ہے کہ محکمہ تعلیم نے فیصلہ کر دیا ہے کہ فلاں سکول upgrade ہوگا اور مڈل سے ہائی ہو جائے گا - یہ مفروضہ ہے - یہ کچھ حوالہ دیتے - کہ یہ فیصلہ کب ہوا اور یہ کن کا فیصلہ تھا - دوسرا یہ کہ فلاں سکول کو بھی up grade کیا جا رہا ہے اور فلاں جگہ کے بجائے فلاں جگہ کیا جا رہا ہے - یہ بھی مفروضہ ہے ، لیکن انکی اطلاع کیلئے میں وہ اطلاع جو مجھے محکمہ تعلیم سے آئی ہے - انکی خدمت میں عرض کرتا ہوں - وہ مطمئن ہو جائینگے- میں آپکی اجازت سے پڑھکر سناتا ہوں -

Neither the Middle School Mitlan Kot nor that at Chhoti has been upgraded this year. They have been misinformed regarding the factual position.

کوئی فیصلہ ہی نہیں ہوا ہے کہ اس سکول کو up grdate کر دیا جائے - اسلئے Question arise ہی نہیں ہوتا کہ فلاں جگہ سے فلاں جگہ اسکو لیجایا جائے جن صاحبان کو یہ اطلاع ملی ہے یہ غلط ہے -

So, I would submit that decision aas been arrived at so fat by the Education Department that school should be upgraded. They are Middle Schools and there is no decision regarding upgrading of any school.

Mr. Speaker : What about shifting ?

Minister of Revenue : This is about middle schoo's. I will read out the adjournment motion.

Mr. Speaker : The motion before me reads like this —

".....The decision of the Education Department (as communciated to me today i. e, 16-7-63 by the resident of Mithankot) regarding of the shifting site of the High School.....".

Minister of Revenue : I think the translation is not correct because the original motion, which is in Urdu, is quite different and reads like this;—

"محکمہ تعلیم نے ایک مقام پر ہائی سکول کھولنے کا فیصلہ کیا تھا" -

The motion says that it has been decided by the Education Department to upgrade that school to High School. My information is that no decision has been taken to upgrade that school. Therefore, the question of shifting the school from one place to another does not arise.

جناب والا۔ محکمہ تعلیم سے جو اطلاع ہمارے پاس آئی ہے وہ یہ ہے کہ مٹھن کوٹ اور تھل کوٹ میں جو مڈل سکول ہیں ، انکے متعلق ابھی فیصلہ نہیں ہوا محکمہ تعلیم کی طرف سے کہ مٹھن کوٹ کو upgrade کر دیا جائے، یہ مڈل سکول ہیں اور اسکا فیصلہ نہیں ہوا اور سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجایا جائیگا ۔ اسلئے جن صاحبان نے انکو اطلاع دی ہے کہ یہ ہائی اسکول ہوگیا ہے اور فلاں جگہ سے دوسری جگہ جائیگا یہ اطلاع غلط ہے ۔

سردار محمد رمضان خان دریشک- مجھے جناب جو چٹھی آئی ہے اسمیں یہ حوالہ دیا گیا ہے اور یہ چٹھی ہیڈ ماسٹر مٹھن اسکول کو لاہور سے پہنچی ہے ۔

وزیر مال - میرے خیال میں جس Basis پر یہ اطلاع دی گئی ہے وہ material مجھے دے دیں تو میں انکی خدمت میں دو ایک دن میں عرض کردوں گا ۔

Mr. Speaker : As the facts are being denied by the Government, the motion is ruled out of order.

Non-conformity of the Indus Basin Project Works co nstruction with the schedule.

Mr. Speaker : Next adjournment motion is from Mian Muhammad Akbar—

میاں محمد اکبر—جناب والا۔ قبل اسکے کہ میرا Aodiurnment motion ایوان کے سامنے آئے میں اسکو اپنا خوشگوار فرض سمجھتا ہوں کہ جناب والا کی خدمت میں اس عہدہ جلیلہ کو سنبھالنے پر مبارکباد پیش کروں ۔ مجھے پوری پوری توقع ہے جناب کی ذات گرامی سے کہ آپ کسی خواہش یا لالچ میں آکر پارٹی بازی سے بالکل بلند و بالا رہکر تمام ہاوس کے مفاد کو پیش نظر رکھیں گے ۔

Minister of Revenue : He has come to an irrelevant issue.

میاں محمد اکبر - بس مجھے اتنا عرض کرنا تھا اسلئے کہ میں کل حاضر نہ تھا ۔

Mr. Speaker: There is an adjournment motion from Mian Muhammad Akbar who wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the failure of the Government to keep the construction of the Indus Basin Project Works according to the schedule as reported in the press on the 16th July, 1963. The delay caused has perturbed the minds of the public of West Pakistan.

Minister of Revenue: I am objecting to the admissibility. Sir, Indus Basin Project is a Project which retsts entirely with the Central Government. The Provincial Government has got nothing to do with it. First of all my friend should explain as to how the Provincial Government comes into the picture so far as Indus Basin Project is concerned. It is a Central Government Project and is being financed by the Centre. We do not come into the picture at all. Those who pay they have the power to control it, because they are the pay-masters. Since the Central Government are the paymasters, the Provincial Government has nothing to do with it.

میاں محمد اکبر (گجرات -۱) - جناب والا۔ مجھے افسوس ہے کہ محترم وزیر نے اس issue کو side track کرنیکی کوشش کی ہے - جناب والا - انڈس پروجیکٹ تمام کا تمام مغربی پاکستان میں ہے اسکا تعلق صرف مغربی پاکستان سے ہے اور اسکا تعلق ہماری معیشت سے بہت گہرا ہے اور جتنا فنڈ اور جتنے بین الاقوامی معاہدے ہوئے ہیں وہ سب مغربی پاکستان کے B.hal پر مرکز نے کئے ہیں - انڈس پروجیکٹ کا کام اگر وقت پرتیار نہ ہوا تو اسکا اثر مغربی پاکستان کی معیشت پر پڑیگا مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ محترم وزیر صاحب نے صرف ایک بھکاری کی پوزیشن اختیا کر لی ہے کہ ہمارا کوئی اختیار نہیں ہے اور چونکہ سنٹر ہی پیسہ دیتا ہے اس لئے وہ جانتا ہے کہ کب پیسہ دینا ہے اور کب نہیں دینا ہے - جناب والا - میں گذارش کرتا ہوں کہ مرکز کی نااہلی کیوجہ سے یا اگر مرکز صوبے کے معاملات میں پوری پوری مدد نہیں کرتا تو کیا جناب وزیر صاحب یہ چاہتے ہیں کہ ہمارا زرخیز مغربی پاکستان بنجر زمین کی صورت اختیار کر لے - کیا جناب کو علم نہیں ہے کہ اگر انڈس پروجیکٹ کا کام بروقت تیار نہ ہوا تو ہمارا صوبہ ریگستان بنکر رہ جائیگا - اور یہاں تک ایک بوند بھی پانی نہ ہوگا -

Minister of Revenue : Is he stating the facts or speaking on the ad missibility?

Mr. Speaker : The Member may please speak on the admissibility only.

میاں محمد اکبر — :جناب والا! میں اسی کے متعلق عرض کر رہا ہوں۔ میں نے شیڈول کے متعلق کہا ہے کہ یہ تمام کام واپڈا کے ذریعے سر انجام دیا جا رہا ہے - واپڈا ہی انکی تعمیر کے لئے براہ راست ذمہ دار ہے اور واپڈا آخر مغربی پاکستان کا ایک محکمہ ہے اور اس معزز ایوان کو پورا پورا حق

حاصل ہے کہ وہ اسکا محاسبہ کرے کہ جو کام اسکے سپرد کیا گیا ہے وہ وقت پر مکمل ہو رہا ہے یا نہیں ۔ یہ ہمارے حلقہ اختیار میں ہے کہ ہم اسپر بحث کر سکیں ۔

وزیر مال (خان پیر محمد خان)— یہ کوئی argument نہیں ہے کہ یہ سکیم مغربی پاکستان میں ہے ۔

وزیر زراعت و خوراک (ملک قادر بخش) — جناب ایک Technical objection کے علاوہ ایک اخلاقی فرض مجھ پر عاید ہوتا ہے کہ میں ہاؤس کو اصل صورت حال سے واقف کراؤں تاکہ وہ داد دے سکیں اور appreciate کر سکیں کہ واپڈا A head of Schedu l ہے یا Behind Schedule ہے ۔

Mr. Speaker : That would lead to a discussion on merits.
Minister for Food and Agriculture : If you so desire, I will leave it.

چاہیئے تو یہ کہ وہ Appriciate کریں مگر وہ نہیں کریں گے ۔ حقیقت یہ ہے کہ we are going ahead اور انکو خبر ہے کہ ہمارا معاہدہ ۱۹۷۰ء تک کام کرنے کا ہے لیکن ۱۹۶۸ء میں اس شیڈیول کے مطابق ہم کام ختم کر دیں گے ۔ (خوب ۔ خوب) ۔

خواجہ محمد صفدر—جناب والا ۔ میرے ساتھیوں کو یہ معلوم کرکے انتہائی خوشی ہوگی کہ واپڈا اپنا کام شیڈیول سے پہلے ختم کر رہی ہے اور ہمیں یہ توقع تھی کہ واپڈا کو جو کروڑوں روپیہ خرچ کرنے کے لئے دیا جاتا ہے وہ تمام روپیہ درست طور پر خرچ ہو رہا ہے ۔ ہمیں توقع تو نہیں ہے کہ وہ درست طور پر خرچ ہوگا ، لیکن کل ہی میں نے اور میاں صاحب نے سول اینڈ ملٹری گزٹ میں ایک اطلاع پڑھی کہ ہمارے پلان کا Second Phase یعنی دوسرا حصہ کسی طرح سے بھی روپیہ نہ ملنے کی وجہ سے میعاد کے اندر مکمل نہیں ہو رہا ۔ در اصل ہمارا مقصد یہ ہے کہ روپیہ مل جائے اگر روپیہ میسر نہیں آ رہا تو اس گورنمنٹ کو پتہ ہونا چاہیئے اور اگر ایک جگہ سے روپیہ نہیں ملتا تو دوسری جگہ سے روپیہ حاصل کرنیکا انتظام کر لینا چاہیئے ۔

Minister of Irrigation and Power : We are conscious of our duty to the nation and I can assure you about that.

ورنہ ہمیں پتہ ہے کہ اگر ۱۹۷۰ء کے بعد ہمارا کوئی کام رہا تو حکومت کو penalty دینی ہوگی ۔ آپ آخر ہم پر کیوں اعتبار نہیں کرتے (قطع کلامیاں) ۔

I will be releasing it to the Press, if you do not want to hear it.

خواجہ محمد صفدر — میں بڑی خوشی سے سننے کےلئے تیار ہوں۔ مجھے خوشی ہے کہ اگر انکے پاس کوئی سٹیٹمنٹ ہے لیکن لوگوں کے دلوں میں یہ تردد پیدا ہو رہا ہے۔

وزیر خوراک — وہ آپ نے پیدا کیا ہوا ہے۔

Mr. Speaker - Malik Sahib, no interruption please.

خواجہ محمد صفدر — :سارےمسائل ہم ہی پیدا کرتے ہیں۔ جناب والا۔ مجھے انتہائی خوشی ہوئی اگر وزیر صاحب اس خبر کی تردید فرماتے ہوئے یہ ارشاد کر دیتے کہ واپڈا کے منصوبوں کے لئے ضروری سرمایہ مل گیا ہے اور واپڈا اپنا کام مقررہ میعاد میں مکمل کر رہی ہے۔ اسکا اظہار میرے بھائی نے کر دیا ہے، کیونکہ انکے ذہن میں یہ بات پیدا ہوئی تھی۔ ہمیں زیادہ سے زیادہ خوشی ہوگی . . . .

وزیر زراعت و خوراک—آپ نہیں ہونگے۔ ہم آپکو بتا رہے ہیں کہ ایک جگہہ سے روپیہ نہیں مل رہا تھا تو دوسری جگہہ سے مہیا کیا گیا۔

Minister of Finance (Sheikh Masood Sadiq) : I would like to speak after him.

خواجہ صاحب کو غلط فہمی ہے۔ دراصل یہ پروگرام Complete ہونا ہے ۱۹۷۰ء تک۔ ہم ۱۹۶۸ء تک اسکو ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ dead line اسکی ۱۹۷۰ء ہے اور ہمارا ارادہ ہے کہ ۱۹۶۸ء تک ختم کر لیں۔ two years ahead of 1970 انکو غلط فہمی ہوئی ہے ہم دو برس پہلے کام کو ختم کر لیں گے۔

خواجہ محمد صفدر — تو اس خبر کی تردید کر دیں۔

Minister of Finance : This is what iI have announced.

Mian Muhammad Akbar: I will read out a news item:—

"The second phase of Indus Basin Settlement plan has been delayed for about one year as the World Bank has not released funds for the projects included in the phase.

Two barrages at Rasul and Qadirabad-Balloke Link Canals are included in the second phase of the plan.

تو جناب والا۔ میں یہ گذارش کروں گا کہ یہ ٹھیک ہے کہ ۱۹۷۰ء میں اسکا Completion ہے۔ میں انکار نہیں کرتا لیکن چونکہ یہ سارا کام بہت بڑا کام ہے اسکو phases میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ یعنی رسول بیراج۔ قادر آباد بیراج۔ قادر آباد بلوکی لنک وغیرہ سب اسی میں آتے ہیں۔ یہ آج سے ایک سال پہلے ہو جانا چاہئے تھا اور اب ایک سال گزر گیا ہے۔

Mr Speaker : No discussion on merits.

Mian Muhammad Akbar : No merits.

لیکن جب تک واقعات آپ نہیں سنیں گے یہ کیسے معلوم ہوگا کہ وزیر صاحب جو ارشاد فرما رہے ہیں وہ درست ہے یا غلط۔ وہ acts کو distort کر رہے ہیں۔ کیا ایک سال میں شیخ صاحب اسکو مکمل کرا سکیں گے، جبکہ انہوں نے phases پڑھے ہی نہیں۔

وزیر خزانہ — آپ بیٹھ جائیں اب میری باری ہے۔

Mian Muhammd Akbar : Sir, I have not yet finished

مسٹر سپیکر— اگر ایسی کوئی بات ہوئی تو

I will give you a chance.

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق)—ہم نے تین برس پہلے ختم کرنے کی کوشش کی تھی۔ وجوہات جو ہیں وہ ہمارے کنٹرول سے باہر ہیں، کیونکہ ہم نے سنٹر سے پیسہ لینا ہوتا ہے۔ ٹیکنیکل آدمیوں کی advice لینی ہوتی ہے۔ پھر بھی دو برس پہلے ختم کرنیکا عزم کیا ہوا ہے۔ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم پیچھے ہیں۔ یہ زیادہ نیشنلسٹ بنے ہوئے ہیں۔ ایک معاملہ انہیں سمجھا دیا ہے لیکن یہ سمجھ نہیں سکتے۔ یہ سمجھنے سے قاصر ہیں میں کیا کر سکتا ہوں۔

وزیر زراعت و خوراک—World Bank نے appreciate کیا ہے کہ ہمارا کام تسلی بخش ہے۔

Mian Muhammad Akbar : On a point of personal explanation.

جناب لیڈر آف دی ہاؤس نے فرمایا ہے کہ میرا کام نہیں ہے مکمل کرنیکا۔ یہ انکا کام نہیں میں اسکو درست تسلیم کرتا ہوں، لیکن یہ ضرور کہنا پڑے گا کہ وہ فرض شناسی اور تن دہی سے کام نہیں کر رہے۔ میں محب وطن ہونے کی حیثیت سے اور مغربی پاکستان کا باشندہ ہونے کی حیثیت سے یہ حق رکھتا ہوں کہ آپ سے پوچھوں کہ کام کو کیوں ختم کرنیکی کوشش نہیں کرتے۔ Second phase ختم ہو رہا ہے اور پھر بھی آپ فرماتے ہیں کہ کام جلدی ہو رہا ہے۔

مسٹر سپیکر : اب آپ تشریف رکھیں

Failure to keep the schedule is not a definite matter. The motion is, therefore, ruled out of order.

Minister of Food and Agriculture : We have resumed appreciation from the World Bank. The statisfactory state of progress on these works has been recognized by the Government of Pakistan as well as the World Bank who as administrator of the Fund on behalf of the Government keep in close touch with the day- to-day work.

خواجہ محمد صفدر—جناب والا۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اس Statement پر ایک منٹ میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔

وزیر مال—جواب در جواب ختم نہیں ہوگا ۔

Use of presure and force against residents of Chak Amro by Railway Staff and Police.

Mr Speaker : Next adjournment motion is from Chaudhri Abdur Rahim, who wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance namely, the undue pressure and force in the form of various threats, challaning and arrests, by the staff of the Railway Station, Chak Amro, including the Railway Police of the same town, towards those residents of Chak Amro, who have and orstill declining to cultivate the plot of land lying within the boundary of the Railway Station, Chak Amro. This action of the Railway Staff has caused general harrasment among the residents of the same town and great resentment against this high handeness is prevailing in the public. A telegram to this effect has been received by the member today.

At this stage the (Minister of Railways rose to speak).

Mr. Speaker : Does the Minister want to say something about the admissibility to the Motion ?

وزیر ریلوے (مسٹر عبدالوحید خان) ۔ میں جناب admissibility کے متعلق بعد میں عرض کروں گا ایک اطلاع ان کو دے دوں شائد اسکے بعد وہ اس تحریک پر زور نہ دیں ۔ بصورت دیگر میں اپنے اعتراضات پیش کروں گا جس تار کا حوالہ انہوں نے دیا ہے اسی قسم کا تار میرے پاس بھی کل وہاں سے آیا تھا اور اس تار کے وصول ہوتے ہی میں نے انکوائری آرڈر دے دیا ہے اور اگر انکوائری کے بعد معلوم ہوا کہ کسی نے تنگ کیا ہے تو انشاء اللہ اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی اگر وہ اس اطلاع کے بعد اسے واپس لے سکتے ہیں تو اسے واپس لے لیں ۔

چودھری عبدالرحیم—جناب والا! میں انکی خدمت میں ایک درخواست جو میرے پاس ہے پیش کرتا ہوں تا کہ وہ انکوائری کریں اور اس شکایت کا ازالہ کریں اسکے بعد میں اپنی تحریک التواء پر زور نہیں دیتا ۔

Mr. Speaker : So, the motion is not pressed.

POINT OF PERSONAL EXPLANATION

regarding a news item in respect of discussion on an adjournment motion

Minisrer of Finance (Sheikh Masood Sadiq): :Sir, some time back I stood up on a point of personal explanation. You said that you would allow me to do so after you had disposed of the adjournment motions.

Mr. Speaker : Alright the Minister may explain.

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ آج ایک انگریزی اخبار میں ایک خبر نکلی ہے جس سے میری Reputation affect ہوتی ہے اور میں اس کا

ازالہ کرنا چاہتا ہوں ۔ میں وہ relevant portion پڑھ کر بتاتا ہوں ۔ اس میں لکھا گیا ہے ۔

"Sheikh Masood Sadiq, Leader of the House, tried more to have the Motion withdrawn rather than put up a strong defence on his policy. Despite his efforts, which included an appeal with folded hands Mr. Saadi did not withdraw the motion and the discussion on it continued."

جناب اسکا پس منظر آپ کے سامنے بیان کروں گا ۔ (قطع کلامیاں) it affects my reputation آپ تو ہر بات میں مذاق کرتے ہیں ۔ (قطع کلامیاں) ۔

It affects my reputation. I will certainly do that. It is my right and you will hear patiently.

اس کا پس منظر یہ ہے جناب کو کل پانچ سے سات بجے تک ایک شراب کی دوکان کے متعلق جو پشاور میں ہے ایک ایڈجرنمنٹ موشن آئی جو ایک قسم کا censure ہوتا ہے ۔ میں نے جان بوجھ کر کہا کہ میں technical objection نہیں کرتا ، اگر ہاؤس کی مرضی ہے تو اس پر debate کر لی جائے اور پانچ سے سات بجے تک اس debate کا ٹائم کل کیلئے مقرر کیا گیا ۔ میں نے اس وقت عرض کی تھی اور اس سے پہلے بھی ایک دفعہ عرض کر چکا ہوں کہ ہاؤس کا کورم سرکاری کام کیلئے رکھنا میرا فریضہ ہے ۔ میں نے خواجہ صفدر صاحب سے اسکے متعلق بھی عرض کی تھی کہ میں خطا وار ہوں ۔ خواجہ صاحب نے میری شرافت اور میری leniency سے ناجائز فائدہ اٹھایا اور سمجھا کہ میں کمزور آدمی ہوں ۔ جناب والا۔ میں نے وعدہ کیا تھا اور میں نے کہا تھا کہ میں ۳۰ آدمی کم از کم ہاؤس میں رکھوں گا اور میں نے یہ بھی عرض کی تھی اور اصرار کیا تھا کہ ۱۰ آدمی وہ بھی اپنی طرف سے رکھیں گے ۔ آپ کو یاد ہوگا آپ presido کر رہے تھے کہ اس طرف ۶۰ آدمی بیٹھے ہوئے تھے اور خواجہ صاحب کی طرف ۵ یا ۶ آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ باوجود اسکے کورم توڑ دیا جا سکتا تھا ۔ میں پونے سات بجے اٹھا اور میں Closure move کرنا چاہتا تھا لیکن میری پارٹی نے Closure move کرنے نہ دیا ۔ جناب والا! میں یہ عرض کروں گا کہ اخلاقی طور پر آپوزیشن پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ یہ بھی کورم پورا کرنے کی کوشش کریں ۔ یہ نہیں کہ میں ۶۰ آدمی لئے بیٹھا رہوں اور آپوزیشن کی طرف سے ایڈ جرنمنٹ موشن میرے خلاف ہو اور کورم بھی میں پورا کروں ۔ کچھ خدا کا خوف کیجئے ۔ کسی ملک میں یہ بھی کبھی ہوا ہے ۔ خواجہ صاحب اپنے ٹوبے موبے کے ساتھ آم کھانے کے لئے چلے گئے ۔جناب والا ۔ میری پارٹی کے ممبران ۵۰ روپیہ روزانہ لیتے ہیں اور خواجہ صاحب کی پارٹی کے ممبر بھی ۵۰ روپیہ روزانہ لیتے ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر - کیا آپ کو نہیں کھلائے تھے -

وزیر خزانہ - عبدالوحید صاحب نے کھانا بھی کھلایا تھا - میں یہ عرض کروں گا کہ بھائی سعدی صاحب ضرور میرے دوست ہیں - خواجہ صفدر صاحب بھی میرے دوست ہیں -

وزیر ریلوے - وہ نمک اپنا ساتھ لے گئے تھے -

وزیرخزانہ - میں یہ عرض کروں گا اور میرے دوست بھی شک کرتے ہیں کہ خواجہ صفدر صاحب اور میں دل سے ایک ہیں - میں اس بات کا اعتراف کرنا چاہتا ہوں کہ میں اور خواجہ صاحب ایک ہیں، لیکن ایوان میں ایک نہیں ہیں - (ہیئر - ہیئر) - تو میں یہ عرض کروں گا کہ بار بار یہ کہا جاتا ہے کہ منسٹر بڑی بڑی تنخواہ لیتے ہیں - میں اپنے پارلیمنٹری سیکرٹری صاحبان سے عرض کروں گا اگر وہ حساب کتاب کریں تو منسٹر آج کل پارلیمنٹری سیکرٹریوں سے کم تنخواہ لیتے ہیں - حساب کر لیں یہ simple arthmatics ہے - ۴۰۰ روپیہ ان کو خود تنخواہ ملتی ہے - ۶۰۰ روپیہ ان کو As a پارلیمنٹری سیکرٹری تنخواہ ملتی ہے - ۲۰ روپیہ روزانہ ان کو موٹر الاؤنس ملتا ہے یہ کل ۱۴۰۰ روپیہ بنتے ہیں -

Mian Abdul Latif: On a point of order. Sir, is it a personal explanation and on what ?

Minister of Finance: Yes, it is my personal explanation.

میں یہ بتاتا ہوں کہ کم تنخواہ لینے کے باوجود میں ۱۸ گھنٹہ کام کرتا ہوں -

مسٹر عبداللطیف خان (پارلیمنٹری سیکرٹری) - پوائنٹ آف آرڈر - جناب لیڈر صاحب نے ابھی اپنی تقریر میں فرمایا ہے کہ پارلیمنٹری سیکرٹری وزراء سے زیادہ تنخواہ لیتے ہیں میں حیران ہوں وہ کس طرح اسے ثابت کرتے ہیں -

Mr. Speaker: That is not a point of order. The Member may discuss it with Sheikh Sahib.

وزیر خزانہ - جناب والا - میں ثابت کرتا ہوں - وہ ۴۰۰ روپیہ ممبر کی تنخواہ لیتے ہیں - ۶۰۰ روپیہ پارلیمنٹری سیکرٹری کی تنخواہ لیتے ہیں یہ ۱،۰۰۰ بن گیا ۲۰ روپیہ روزانہ ان کا موٹر الاؤنس ہے، ۱۲۰ بن گئے ۵۰ روپیہ ان کا روزانہ الاؤنس ہے، ساڑھے پندرہ سو بن گئے کل ۳۱۷۰ روپے بن گئے - میری تنخواہ ۲۵۰۰ روپیہ ہے اور میرا Compensatory Allowance ۳۰۰ روپیہ ہے - یہ ۲۸۰۰ بنتے ہیں اور وہ ۳۱۷۰ روپے لیتے ہیں - وہ

یہ کیسے کہتے ہیں کہ میں غلط کہتا ہوں ۔ اور میں نے ''آجکل'' P لفظ استعمال کیا ہے ۔

Mr. Speaker : Be brief, please.

Minister of Finance : Sir, it is a personal explanation.

خواجہ محمد صفدر صاحب سے بھی عرض کروں گا کہ ہمارے (ممبران چاہے ادھر کے ہوں یا ادھر کے) ۳۱ دن کا مہینہ ہو تو ۱۹۵۰ (روپیہ) لیتے ہیں یہ اچھے خاصے وکیل سے زیادہ ہے ۔ میں نے حساب کیا ہے کہ ۲۲ ہزار سالانہ فی کس بنتے ہیں ۔

جناب والا ۔ اب میں یہ عرض کروں گا کہ یہ کہنا کہ میں نے ہاتھ جوڑے تھے غلط ہے، البتہ میں بھائی سعدی کو ہاتھ جوڑ کر خدا کا خوف دلا رہا تھا ۔ میں ہاتھ نہیں جوڑ رہا تھا ۔ میں مرعوب نہیں ہو رہا تھا۔ میں نے یہ کہا تھا کہ خدا کا خوف کرو میں نے کسی کی منت سماجت نہ کی ہے اور نہ کروں گا ۔ (نعرہ ہائے تحسین) ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ میں گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ ملک قادر بخش صاحب تشریف نہیں رکھتے ۔ دراصل اس تحریک التوا' کا واپڈا سے کسی قسم کا تعلق نہیں تھا ، اگر وہ اچھا کام کر رہا ہے تو ایک پاکستانی کی حیثیت سے ہم خوش ہیں، کیونکہ ہماری معیشت کا دارومدار واپڈا کے اچھے کاموں پر ہے ۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ وہ اچھا کام کر رہا ہے ۔ اس تحریک التوا' کا مقصد یہ تھا کہ اگر ایک جگہ سے روپیہ نہیں ملتا ہے تو حکومت دوسرے ذرائع سے سرمایہ حاصل کرے ۔ اس میں ناراضگی کی کونسی بات ہے ؟

وزیر خزانہ ۔ میں ناراض نہیں ہوں صفدر صاحب ۔

امیر حبیب اللہ خاں سعدی ۔ اس اخبار کی خبر پر جناب شیخ مسعود صادق صاحب نے جو تبصرہ کیا ہے اس کے بارے میں کہوں گا کہ میں نے یہ نہیں کہا کہ انہوں نے میری منت سماجت کی ہے ۔ میں بہر حال ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ بڑی کوشش سے انہوں نے کورم پورا رکھا اس کیلئے میں ممنون ہوں ۔ میں یہ یقین دلاتا ہوں کہ اس خبر سے ان کی شہرت میں کمی نہیں ہوئی بلکہ اس میں اضافہ ہوا ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ میں نے ہاتھ جوڑ کر کہا تھا کہ خدا کا خوف کرو ۔

مسٹر افتخار احمد خان ۔ مجھے تو آج سے پہلے ان پارلیمنٹری سیکرٹریوں سے ہمدردی تھی ، لیکن آج جو حساب کتاب انہوں نے بتلایا ہے کہ (اکتیس سو یا بتیس سو روپیہ یہ ڈکار رہے ہیں تو خدا کیلئے ان

سفید ہاتھیوں سے کام لیجئے اور انہیں کام پر لگائے رکھئے ۔

میاں محمد شریف - پوائنٹ آف آرڈر ۔ یہ مجھ پر حملہ ہے مجھ کو موقع دیجئے کہ میں جواب دوں ۔ یہ مجھےسفید ہاتھی کہہ رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر - آپ چونکہ سفید کپڑے پہنے ہوئے ہیں اس لئےسفید ہاتھی کہہ رہے ہیں ورنہ ہمیں تو آپ کالے ہاتھی ۔ (قطع کلامیاں شور)

مسٹر سپیکر—آپ تشریف رکھئے ۔

وزیر خزانہ - اس سے زیادہ کارآمد اور کون ہو سکتے ہیں ؟ پارلیمنٹری سیکرٹریز سے بڑھکر ؟ (قطع کلامیاں اور شور) ۔

چودھری سلطان محمود - میرا خیال ہے کہ جو حساب پیش کیا گیا ہے وہ غلط ہے ۔ بیس روپیہ یومیہ نہیں ملتا پارلیمنٹری سیکرٹریز کو۔ دس روپیہ ملتا ہے ۔

وزیر خزانہ - خود آپ نے مجھ سے یہ بات کہلوائی ہے ۔ (قہقہہ) اگر آپ چاہتے ہیں کہ دس ہوں تو وہی رکھوں گا ۔

مسٹر خالد بن جعفر- ہمارے لیڈر آف دی ہاؤس نے فرمایا ہے کہ پارلیمنٹری سیکرٹریز کو وزراً سے زیادہ ملتا ہے۔ میری عرض یہ ہے کہ پارلیمنٹری سیکرٹریز کو موجودہ حالت میں جتنا ملتا ہے اتنا تو وزراً کی دوائیوں کا بل ہوتا ہے (حزب اختلاف نعرہ تحسین اور قہقہے) اس کے علاوہ پچاس روپے ہر ممبر کو یومیہ ملتا ہے ۔ چار سو سب ممبروں کو ملتا ہے صرف پارلیمنٹری سیکرٹریز کو چھ سو ملتے ہیں واپس اگر دو دفعہ لاہور ان کی خدمت میں آئیں تو صاف ہو جاتا ہے یہ باتیں جو ہیں وہ اگر ہمیں فس میں بلا کر بتلائیں تو ٹھیک ہے ۔

ORDINANCES

The West Pakistan (Revenue Officers and Revenue Courts of Sheikhupura) Regulation of Proceedings Ordinance, 1963.

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): Sir, I beg to move—

That the Assembly do approve of the West Pakistan (Revenue Officers and Revenue Courts of Sheikhupura) Regulation of Proceedings of Sheikhupura) Regulation of Proceedings Ordinance 1963, promulgated by the Governor of West Pakistan on the 24th May 1963.

Khawaja Muhammad Safdar : Opposed.

Mr. Speaker : The motion moved is—

That the Assembly do approve of the West Pakistan (Revenue Officers and Revenue Courts of Sheikhupura) Regulation of Proceedings Ordinance 1963, promulgated by the Governor of West Pakistan on the 24th May 1963.

میاں عبداللطیف—پیشتر اس کے کہ میں اپنی گزارشات پیش کروں میں وزیر قانون سے درخواست کرونگا کہ وہ اس ۲۳ اپریل ۱۹۶۲ء کی تاریخ کو significance اس ہاوس کو بتلا دیں اس سے کچھ شک رفع ہو جائے گا -

(اس مرحلے پر مسٹر ڈپٹی اسپیکر سید ظفر علی شاہ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے) -

وزیر مال (خان پیر محمد خان)—اور کوئی objection ہو تو وہ بھی بتلا دیں -

میاں عبداللطیف—اور کوئی نہیں ہے -

خواجہ محمد صفدر—سوال یہ ہے آخر یہ آرڈیننس جو ہے اس میں ۲۳ اپریل ۱۹۶۳ء کی تاریخ کیوں درج نہیں ہوئی جاری شدہ تاریخ ۲۴ اپریل کیوں درج نہیں ہے اس کا جواب دیا جائے -

وزیر مال—یہ دونوں یکساں جاری ہوئے تھے کہ ریونیو تحصیل شاہدرہ کا جو نوٹیفکیشن ۸ اگست ۱۹۶۰ کوجاری ہوا وہ یہ ہے -

Notification dated 8th April, 1960 :—

"In exercise of the powers conferred on him by Section 5 of the Punjab Land Revenue Act, 1887, the Governor of West Pakistan is pleased to order that the revenue estates of—

(a) Shahdara ,
(b) Kot Mohibbu,
(c) Kot Begum,
(d) Nainsukh,
(e) Saggian Kalanwar ; and
(f) Shahdara Paraso

shall with immediate effect—

(i) cease to form part of the Shahdara Tehsil in Sheikhupura district; and
(ii) form part of the Lahore Tehsil in Lahore district."

یہ جاری ہوا تھا ۸ اگست ۱۹۶۰ کو اس کے بعد نوٹیفیکیشن جاری ہوا ۲۴ اپریل کو -

"In exercise of the powers conferred on him by section 27 of the Punjab Land Revenue Act, 1887, and section 105 of the Punjab Tenancy Act, 1887 the Governor of West Pakistan is pleased to confer on the Assistant Collectors of either grade for the time being posted at Ferozewala Tehsil Sheikupura District all powers of Assistan Collectors of corresponding grade in the Lahore Tehsil of Lahore District and to direct that the said officers shall exercise powers of Assistant Collectors Ferozewala Tehsil, Sheikhupura District while sitting at Shahdara Town in Lahore District.

چونکہ یہ نوٹیفیکیشن ۲۴ تاریخ کو جاری ہوا اس لئے Intervenining period میں یہ آرڈیننس جاری کر دیا گیا -

To validate the work done by the Revenue Officer, while sitting as a Revenue Officer or while sitting as Revenue Court in Shahdara.

میاں عبداللطیف—(شیخوپورہ -۱)- جناب صدر یہ ۸ اگست ۱۹۶۰ء کو ضلع شیخوپورہ کے کچھ دیہات ضلع لاہور میں شامل کر دئے گئے - اور تحصیل دار شاہدرہ اور اس کے سٹاف کے لئے فیروزوالا میں ہیڈ کوارٹر مقرر کیا گیا آئندہ کو اس کا نام تحصیلدار فیروز والا اور نائب تحصیلدار فیروز والا مقرر کیا گیا - اس کے بعد پوزیشن یہ رہی کہ تحصیلدار اپنا تمام کاروبار شاہدرہ میں بیٹھ کر کرتا رہا - گویا اپنے ضلع کی حدود کے باہر

اب یہ irregular چیز تھی - ضلع کے باہر بیٹھ کر کام کرنے کا اختیار اسے نہیں جب تک گورنمنٹ اجازت نہ دے یہ چیز قابل غور تھی - اب سوال یہ ہے کہ لاء ڈیپارٹمنٹ اور ریونیو ڈیپارٹمنٹ نے دو سال کے بعد اس چیز کو کیوں detect کیا - یہ بڑی سنگین بات ہے اور وہ اتنا عرصہ اس پر کیوں خاموش رہے اور کیوں سوتے رہے - اس سلسلہ میں جہاں تک validation کا تعلق ہے ہم کسی کے مخالف نہیں اور ہم مخالفت برائے مخالفت نہیں کرتے- اس آرڈیننس کی مخالفت ہم اس لئے نہیں کرتے کہ ہم اس کے مضمون کے مخالف ہیں وہ تو ہم کبھی بھی مخالف نہیں تھے - ہم تو صرف یہ کہتے ہیں کہ اس آرڈیننس کو بل کی شکل میں کیوں پیش نہ کر دیا - اس پر بحث میں زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ خرچ ہونا تھا اور یہ بل normal procedure میں پاس ہو کر صوبہ کو مہیا ہو جاتا - صوبہ کا constitutional حق ہے کہ legislation اس ہاؤس میں ہو باہر legislation کرکے جب آپ اس ہاؤس میں لاتے ہیں تو ہم اسے ہاؤس کی توہین سمجھتے ہیں - وزیر صاحبان نے فیروزوالا کو ہیڈ کوارٹر مقرر تو کر دیا ہے مگر اس پر ابھی تک عمل درآمد نہیں ہوا - (قطع کلامیاں) -

Minister of Revenue : There is so much noise on this side that I cannot hear him, Sir.

مسٹر ڈپٹی سپیکر—آرڈر—آرڈر -

میاں عبداللطیف—جناب والا- کاغذی طور پر تو فیروز والا معرض وجود میں آیا ، لیکن کوئی کلہ کوئی ایکڑ یا کوئی مربع تحصیل اور کچہری کی عمارتوں کے لئے مخصوص نہیں کیا گیا -

Minister of Revenue : Point of order. Building for officers in Feroze Wala Tehsil are not in issue. This is a separate thing and he can bring that in a resolution. He should be relevant to the Ordinance.

میاں عبداللطیف - چونکہ وہاں کوئی عمارت نہیں اور اس آرڈیننس کو نافذ کر دیا گیا ہے - آپ کو کل ہی ضرورت پیش آئیگی کہ وہاں عمارتیں بنائی جائیں اسلئے میں گذارش کرونگا کہ آپ عمارتوں کی construction کے لے اب steps لیں - وہاں پر تحصیل کا دفتر ، ضلع کچہری اور دوسرے افسران کے دفاتر ہوں گے - نیز ان کی رہائش کے لئے بھی عمارتوں کی ضرورت ہوگی - اسوقت وہاں Litigant کے لئے بھی کوئی چیز نہیں - لاہور میں یہاں بچارے چھپر ڈالکر بیٹھے ہیں یا درختوں کے نیچے بیٹھے ہیں -

Mr. Deputy Speaker It is a temporary headquarter.

Mian Abdul Latif : No Sir, that is a permanent headquarter.

اگر آپ عمارتیں نہیں بنا سکتے تو چند ایک بڑے درخت لگا دیں ایک plan بنا کر۔ جو آج سے پانچ چھ سال کے بعد سایہ مہیا کر سکیں ورنہ litigants کو آپ برآمدہ میں بھی نہیں بیٹھنے دینگے۔ دیواروں کے سائے میں نہیں بیٹھنے دینگے۔ وہ باہر چھپر ڈالکر وہاں بیٹھا کریں گے اور اپنا گذارہ کیا کریں گے۔

وزیر مال۔ خواجہ صاحب کیا آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ۔ ۱) ۔ جی میں چند منٹ لوں گا۔

جناب والا۔ اس بل کی غرض و غایت یہ ہے کہ کچھ خلاف قانون احکامات یا فیصلہ جات جو ریونیو افسروں نے کئے ہوئے ہیں ان کے لئے قانونی جواز پیدا کیا جائے۔

جناب والا۔ اسمیں شک نہیں کہ انتظامی ضروریات کی بنا پر شاہدرہ شہر اور اسکے گردو نواح کے کچھ علاقہ کو لاہور میں شامل کیا گیا ہے اور شیخوپورہ ضلع سے اس حصہ کو نکال دیا گیا ہے۔ لیکن میں اس امر سے حیران ہوں کہ ہمارے ریونیو افسروں سے کیوں کوئی پرسش نہیں کی گئی جو ۲۱ ماہ کی لمبی مدت تک (۸ اگست ۱۹۶۰ء سے ۲۳ اپریل ۱۹۶۲ء تک) خلاف قانون احکامات جاری کرتے رہے۔ میں وزیر مال کی توجہ land revenue act کے سیکشن ۲۳ کی طرف دلاتا ہوں جسمیں لکھا ہے۔

"(1) An Assistant Collector may exercise the powers under this Act at any place within the limits of the district in which he is employed.
(2) Any other Revenue Officer may only exercise his powers under this Act within the local limits of his jurisdiction,",

تو یہ تمام افسر جو اپنے ضلع کی حدود سے باہر (چہ جائیکہ اپنی تحصیل کی حدود سے باہر ہوتے) مقدمات کے فیصلہ کرتے رہے ہیں۔ انکے خلاف کیا قدم اٹھایا ہے۔ کیا ان لوگوں کو جو محکمہ مال اور عام نظم و نسق کو چلا رہے ہیں ریونیو ایکٹ کی دفعہ ۲۳ کا علم نہیں۔ تعجب ہے وہ مقدمات کے فیصلہ جات کسطرح کرتے ہوں گے۔ ایک اور بات بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو کچھ ہوا ہے حکومت اسکی validation یعنی تصحیح ضرور کرے۔ لیکن کم از کم ان افسران سے یہ تو پوچھ لیا جاوے کہ Revenue Act کی خلاف ورزی آخر کیوں ہوئی ہے۔ کیا ریونیو ایکٹ کی اس دفعہ کو انہوں نے پڑھا نہیں تھا۔

اس ایوان میں اس امر کا بار بار اعادہ ناگریز ہو گیا ہے کہ ایک کے بعد دوسرا آرڈیننس شائع ہوتا رہتا ہے۔ خدا را اس آرڈیننس بازی کو ترک کر دیجئے۔ اگر کوئی معقول بل اس ایوان میں پیش ہو تو ہم اسکی مخالفت کیوں کرنے لگے ؟ جو بل ملک اور عوام کی بہتری کے لئے ہونگے۔ ہم ضرور انکی حمایت کرینگے۔ جہاں عوامی برائی کے قوانین کی مخالفت ہم پر فرض ہے وہاں عوامی بھلائی کے قوانین کی حمایت بھی ہمارے نزدیک ضروری ہے۔ میں وزیر صاحبان سے درخواست کرونگا کہ وہ گورنر صاحب کو اس قسم کے آرڈیننس جاری کرنے کی رائے نہ دیا کریں ورنہ اس ہاؤس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اسے چھٹی دے دی جائے۔ خواہ مخواہ اتنا بوجھ ملک پر ڈالا جا رہا ہے۔

Minister of Revenue : I think there is nobody to speak on it. Therefore, I will wind it up.

جہانتک اس بل کا تعلق ہے میں نہیں سمجھ سکا کہ ہمارے دوست ordinances کے کیوں all.rgic ہو گئے ہیں۔ اور ہر آرڈیننس پر اعتراض کر رہے ہیں۔ ایک طرف تو یہ کہا جاتا ہے کہ delay کیوں ہوتی ہے۔ دوسری طرف یہ کہا جاتا ہے کہ یہ آرڈیننس کیوں لایا جا رہا ہے۔ شاید ان کے علم میں یہ بات نہیں کہ اسمبلی کو معرض وجود میں آئے ہوئے تقریباً ایک سال ہوا ہے۔ مارچ ۱۹۶۳ء کے بعد ایسے بل لا ڈیپارٹمنٹ سے نکل کر کئی اور stages سے نکل کر آئے ہیں۔

یہ محسوس کیا گیا۔ جس سے وہ بھی اتفاق کر لینگے۔ کہ یہ ایک ٹیکنیکل چیز ہے۔ کوئی Law making نہیں ہے۔ ۸ اگست ۱۹۶۰ء کو جو فیصلہ کیا گیا تھا۔ کہ یہ چھ مواضعات ضلع شیخوپورہ و تحصیل شاہدرہ سے نکالکر ضلع لاہور تحصیل لاہور میں جائیں اور اسکے بعد جیسا کہ میاں صاحب نے right کہہ دیا فیروز والا تحصیل میں (میری معلومات تو نہیں ہیں۔ لیکن میں ان پر Rely کرتا ہوں) کوئی انتظام ابھی نہیں ہوگا۔

اب چونکہ سردست وہاں کوئی انتظام نہیں تھا۔ تو وہ ریونیو آفیسر بحیثیت ریونیو آفیسر اور ریونیو کورٹ کے یہاں شاہدرہ میں کام کرتا رہے۔ اور اپریل ۱۹۶۲ء میں یہ نوٹیفیکیشن جاری ہوا۔ کہ وہاں کام کر سکینگے۔ یہ جو intervening period تھا اسمیں انکے احکامات کو قانونی جواز دینے کے لئے یہ آرڈیننس لایا گیا ہے۔ تاکہ کوئی اسکے قانونی جواز کو چیلنج نہ کر سکے۔ تو میں یہ عرض کرونگا کہ وہ ہمیں کم از کم داد دیتے۔ کہ چاہے آرڈیننس کی شکل میں بھی ہو۔ ایک اچھا کام تو ہم نے کر دیا ہے۔ اور جو غلط کام ہو رہا تھا۔ اسکو Regularize کر دیا ہے

اور اسکو Legal Shape دیدیا ہے ۔ تو میں عرض کرونگا کہ موجودہ آرڈیننس کو پاس کر دیا جائے ۔

Mr. Deputy Speaker : The question is—

That the Assembly do approve of the West Pakistan (Revenue Officers and Revenue Courts of Sheikhupura) Regulation of proceedings Ordinance 1963, promulgated by the Governor of West Pakistan on the 24th May 1964.

(*The motion was carried*).

The West Pakistan Recovery of Cost (Copies of Essential Revenue Records) Ordinance, 1963.

Minister of Revenue : Sir, I beg to move—

That the Assembly do approve of the West Pakistan Recovery of Cost (Copies of Essential Revenue Records) Ordinance 1963 promulgated by the Governor of West Pakistan on the 28th May 1963.

Mr Deputy Speaker : Motion moved is—

That the Assembly do approve of the West Pakistan Recovery of Cost (Copies of Essential Revenue Records) Ordinance, 1963 promulgated by the Governor of West Pakistan on the 28th May 1963.

Voices From Opposition Benches: It is opposed.

Minister of Revenue: Opposition for the sake of opposition?

میاں عبداللطیف (شیخوپورہ - ۱) — مسٹر سپیکر - ایسا معلوم ہوتا ہے ہے - کہ ہماری حکومت کو آرڈیننس بنانے اور آرڈیننس جاری کرنے کی کچھ عادت پڑ گئی ہے - ابھی ابھی انہوں نے فرمایا کہ یہ آرڈیننس ایک اچھی چیز ہے - جسکو ہم نے بھی تسلیم کیا - کہ ہمیں کوئی مخالفت اس سے نہیں ہے - لیکن اسکو بھی جو Non Controversial چیز ہے - جس پر کوئی بحث مباحثہ نہیں ہوتا - اسکو بھی یہ آرڈیننس کی شکل میں لانا چاہتے ہیں - گذارش جناب یہ ہے - کہ کام کرنے کے طریقے ہوتے ہیں - ایک اچھا طریقہ - اور ایک برا اور بھدا طریقہ - یہ مسلمہ امر ہے - جناب اور سارا جہاں اسے مانتا ہے - کہ اس ہاؤس کے ہاتھ سے ایک بل کو قانون بنانا ایک اچھا طریقہ ہے - احسن طریقہ ہے - بہترین طریقہ ہے - اور اسی چیز کو آرڈیننس کے ذریعے سے Legislate کروانا اور پھر اسمبلی سے آکر مہر لگوانا یہ برا طریقہ ہے - تو میں پوچھتا ہوں کہ آخر ایک اچھا کام کرنے کے لئے آپ برا طریقہ کیوں استعمال کرتے ہیں - میں وزیر مال کی خدمت میں ایک جاٹ کا لطیفہ پیش کردوں - کہ اسنے ایک اچھی بات کو برے طریقے سے کیسے بیان کیا - ایک باپ اور اسکا بیٹا دونوں راستے میں سفر کرتے جا رہے تھے - ایک تیسرا جاٹ آگیا - وہ پوچھتا ہے - ''کرتاریا - تیرے دگر کون اے - ایہدا ناں کی اے — ''ایہدا ناں سندر اے — اس نے کہا - ''توں ایہدا کچھ لگدا ایں — وزیر مال صاحب وہ فرماتا ہے - ''میں اس دی ماں دا

خصم آں،،۔ بات تو اسنے ٹھیک کہی ۔ بات تو غلط نہیں تھی ۔ تو بیٹا صاحب۔ کو غصہ آیا ۔ وہ فرماتے ہیں ۔ ''داڑھی پٹ کے مگر دیدونگا ۔ تیرا پیئو ہوگا تیری ماں دا خصم۔ بات اسنے بھی ٹھیک کہی ۔ بات دونوں میں سے کسی نے بھی غلط نہیں کہی ۔ لیکن دونوں نے غلط اور بھونڈے طریقے سے کہی ۔ وہ کہہ سکتا تھا ۔ کہ میرا بیٹا ہے ۔ آپکا بھتیجا ہے ۔ تو بھائی اگر آپ نے Legistation کرنی ہے ۔ تو ہمارے سامنے لائیے ۔ ہم اسکو پاس کرینگے ۔ آرڈیننس مت لائیے ۔ اسکے علاوہ ایک چیز ہے ۔ جو بنیادی جمہوریت کے وجود میں آنے کے بعد سارے ملک میں مطالبے کی شکل میں اور دوسری شکل میں بیان کی جاتی رہی ہے ۔ ہمارے ایگزیکٹیو آفسرز گورنر سے لیکر کمشنر تک اسکی ضرورت کو بیان کرتے رہے ہیں ۔ تو اسکے لئے شدید ضرورت ۲۸ مئی کو کیوں لاحق ہو گئی تھی ۔ کہ جس دن اس آرڈیننس کو نافذ کر دیا گیا ۔ اس کے لئے جو پرویژن ہیں جناب وہ ملاحظہ فرمائیے ۔

Clause 3rd reads as under:—

"As soon as may be, copies of the essential revenue records relating to an estate or part of an estate lying within the jurisdiction of a Union Council, shall in the prescribed manner, be prepared and supplied to the Union Council."

عالیجاہ ۔ میں وزیر مال سے یہ پوچھتا ہوں کہ وہ Documents جو پبلک Documents ہیں ۔ جسکی نقل ہر شخص زید ۔ عمر ۔ بکر (الف) (ب) (ج) جو چاہے Payment دیکر لے سکتا ہے ۔ اس کیلئے آرڈیننس کی کیا ضرورت تھی ؟ اگر یہ آرڈیننس نہ ہو تو کیا کلکٹر کے حکم سے اسکی نقل تیار نہیں ہو سکتی ۔ کیا افسر مال کے ماتحت تیار نہیں ہو سکتی ۔ کیا تحصیلدار کے ایک پرچے پر اسکی نقول تیار نہیں ہو سکتیں ۔ Evidence Act میں جناب موجود ہے ۔ کہ Relevan ریکارڈ جو پبلک Documents ہیں ۔ انکی کاپیاں Shall be supplied on payment کو یہ دفعہ مکمل طور پر غیر ضروری ہے ۔ اسکے لئے کسی آرڈیننس کی ضرورت نہیں تھی ۔ قانون پہلے سے بھی موجود ہے ۔ اسکے بعد

Evidence Act says that copies shall be supplied on payment.

Mr. Deputy Speaker: Board of Revenue does not permit it.

Mian Abdul Latif: Copies of public documents should be supplied under the law.

Mr. Deputy Speaker: But not without cost.

Mian Abdul Latif: I have not said a word about recovery fee.

تو میری گذارش یہ تھی کہ یہ غیر ضروری طور پر اس دفعہ ۳ کو آرڈیننس کی شکل میں کیوں جاری کیا گیا ۔ اس کے لئے نہ کسی بل کی ضرورت ہے ۔ نہ ایکٹ کی ضرورت ہے ۔ قانون جو پہلے موجود ہے اسکے ماتحت نقولات جس قدر چاہے اور جو کوئی چاہے لے سکتا ہے ۔ اس کے بعد جناب سوال پیدا ہوتا ہے ۔ کہ اٹھائیس مئی کو آرڈیننس جاری کیا جاتا ہے ۔ جسکی کلاز ۳ میں لکھا گیا ہے ۔

"Copies of essential revenue records received under section 3 shall be kept in the office of the Union Council." .....

تو اسکے لئے بھی کسی Legislation کی ضرورت نہیں تھی۔ اس کے لئے بنیادی جمہوریت کے ڈائریکٹر ہیں۔ انکی ایک چٹھی کافی تھی۔ کہ یہ جو ریکارڈ آپکو دیا جاتا ہے۔ وہ کہاں رکھا جائیگا۔ وہاں جو کرسیاں ہیں۔ وہ کہاں رکھی جائیں۔ جو رجسٹر ہیں وہ کہاں رکھے جائیں۔ قولات تو آرڈیننس کے ذریعے وہاں رکھی جائیں۔ باقی جو انکے پاس رجسٹر ہیں نکاحوں کے معاملات ہیں۔ مقدمات کی مثلیں ہیں۔ ان کے لئے تو بنیادی جمہوریت کے ڈائریکٹر کا آرڈر کافی ہوتا ہے۔

Mr Deputy Speaker: The Ordinance relates to recovery of cost and not to repreparation of list.

Mian Abdul Latif: The Ordinance suggests so many other things. My contention is not they want my approval for this Ordinance beginning from A. to Z. I ask them to throw out all these clauses.

تو یہ جناب غیر ضروری طور پر کیوں جاری کیا گیا۔ اس کے بعد جناب سوال پیدا ہوتا ہے۔ اسکی فیس کی وصولی کا۔ جناب مجھے سمجھ نہیں آتی۔ اگر جناب کوئی آدمی انکی فیس لیکر پاسپورٹ لیکر روانہ ہونے کے لئے کراچی یا لاہور ایئر پورٹ پہنچ گیا ہو۔ اور انکو خطرہ ہو۔ کہ اگر ابھی یہ نہ جاری کیا گیا۔ تو یہ ہمارے دائرہ اختیار سے باہر نکل جائیگا۔ اور روپیہ ہمیں وصول نہ ہوگا۔ تو ۲۸ مئی کو یہ آرڈیننس جاری کرنا بڑا ضروری تھا۔ لیکن اگر یہ یونین کونسلیں یہاں سے بھاگ نہیں رہیں۔ یہاں سے ہجرت نہیں کر رہیں۔ وہ تمام ان کے دائرہ اختیار کے اندر ہیں۔ تو ۲۸ مئی کو آرڈیننس جاری کرنیکی قطعاً کوئی ضرورت نہ تھی۔ کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں۔ کہ یہ Emergency Legistation کو Issue کرنے کے بعد انہوں نے کسی سے روپیہ وصول کر لیا۔ کیا ایک روپیہ انہیں کسی مد میں کسی یونین کونسل نے دیدیا۔ اگر یہ پوزیشن ہے کہ انہیں آج تک وہاں سے روپیہ وصول نہیں ہوا۔ اور میرا خیال ہے۔ انکی دعا و برکت سے اسمیں سالہا سال لگینگے۔ اور یہ وصول ہی نہ ہوگا۔

Mr Deputy Speaker: I think recovery shall be made according to the Ordinance by the Collector and not by the Union Council.

Mian Abdul Latif: I understand it Sir,

میں تبھی یہ کہتا ہوں کہ اسکی وصولی کے لئے legislation through provision ہو سکتی تھی۔ کیونکہ ایمرجنسی ۲۸ کو انہیں تھی۔ اب تک روپے وصول نہیں ہوئے۔ اور میں کہتا ہوں کہ زندہ و سلامت رہیں تو یہ کئی سال وصول

نہیں ہوگا۔ اسلئے میں کہتا ہوں۔ کہ اس معاملے میں Legislation کرنے اور آرڈیننس نافذ کرنے کی قطعاً کوئی ضرورت نہ تھی۔

That is what I say

چودھری محمد ابراہیم (سیالکوٹ۔ ۳) ۔ صاحب صدر۔ جہاں تک آرڈیننس کے جاری کرنے کا سوال ہے اسپر میاں صاحب نے روشنی ڈال دی ہے۔ میں اس آرڈیننس کی دفعہ ۵ کے متعلق عرض کرتا ہوں۔ وہ ہے . . . .

(1) The cost incurred by Government in the preparation and supply of copies of essential revenue records relating to an estate or part thereof shall be recovered from the persons liable to pay land revenue in proportion to the land revenue payable by each such person in respect of the estate or part thereof.

اسکے ساتھ ساتھ جو دوسرا حصہ ہے وہ یہ ہے :—

(2) The certificate of the Collector regarding the total amount of cost so recoverable shall be conclusive proof of such cost being due.

(3) The cost shall be recoverable as arrears of land revenue.

صاحب صدر۔ میرے نزدیک یہ کلاز زمینداروں پر ایک مزید ٹیکس لگانے کا ایک بہانہ ہے۔ سوال یہ ہے کہ جس شخص کو نقل کی ضرورت نہ ہو اس سے یہ فیس وصول کرنے کی کیوں ضرورت پیش آئی۔ یعنی ایک شخص جو اس ریکارڈ کی کاپی حاصل کرنا چاہتا ہے اس سے تو وہ وصول کی جائے۔ لیکن اسکے ذریعہ تمام زمیندار اور تمام کاشتکار خواہ ان کو اس ریکارڈ کی ضرورت ہو یا نہ ہو ان سے وہ بحر حال وصول کیوں کی جائے۔ اور وصول کرنے کا ذریعہ یہ ہے کہ پٹواریوں کے ذمہ ایک رقم لگا دی گئی ہے۔ کلکٹر اسکی منظوری دے دیگا اور یہ وصول کر لی جائیگی اس سلسلے میں مجھے اعتراض یہ ہے کہ در حقیقت زمینداروں پر ایک مزید بوجھ ڈالا گیا ہے۔ انکے ذمہ لینڈ ریونیو تھا اسپر حقیقت لگایا گیا اور اب اسے بڑھا کر ۳۵ فیصدی کر دیا گیا ہے۔ مزید ٹیکس Recover کرنیکا یہ ایک بہانہ ہے کیا ہی اچھا ہوتا کہ یہ بل کی شکل میں اسٹینڈنگ کمیٹی کے سامنے جاتا اور وہ اسپر غور کرتی۔ آیا یہ ناجائز بوجھ ڈالا جائے یا نہ ڈالا جائے مجھے اسوجہ سے اسکی دفعہ ۵ پر اعتراض ہے اور میں اسکی مخالفت کرتا ہوں۔

راؤ خورشید علی خان (منٹگمری۔ ۳) ۔ جناب والا۔ اسکے متعلق مجھے یہ اعتراض ہے کہ زمینداروں پر پہلے ہی آبیانے اور مالیہ کی شکل میں ضرورت سے زیادہ بار موجود ہے۔ گورنمنٹ کو اگر Essential ریونیو ریکارڈ کی کاپی تیار کرنے کیلئے کچھ اخراجات کی ضرورت تھی تو یہ کیا کہ جو پہلے ہی سے آبیانے اور مالیہ کے بوجھ سے دبا ہوا ہو اسپر مزید بوجھ نہ ڈالا جائے۔ اگر اس قسم کے معاملات میں کچھ گذارشات کرنا پڑتی ہیں تو کہا جاتا ہے کہ ہاؤس کا وقت ضائع کیا جا رہا ہے۔ یعنی یہ تو ادنیٰ سمجھ

کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ جو پہلے ہی Over burdened ہو تو ان پر کیا بوجھ ڈالا جائے۔ جناب سپیکر اسکی آسان شکل یہ تھی۔ مثلاً اسکے لئے ہم اپنے بجٹ میں آسانی سے گنجائش رکھ سکتے تھے۔ بجائے اسکے کہ مزید بوجھ زمینداروں پر ڈالا جائے۔ اسکے لئے بجٹ میں provision کیا جا سکتا تھا۔ اسکے علاوہ جناب اسکی یہ بھی شکل ہو سکتی تھی مثلاً یہ کہ اب ریونیو ریکارڈ کی Copies یونین کونسل کے دفتر میں رکھی جائیں گی۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ جو کام پہلے پٹواری کیا کرتے تھے تو اب اسطرح پٹواریوں پر کام ہلکا ہو جائیگا۔ اور یہی کام جس کے لئے مزید ٹیکس لگائے جا رہے ہیں۔ یہ ڈیوٹی پٹواریوں کی کیوں نہیں لگا دی جاتی۔ اور اسطرح زمینداروں پر مزید بوجھ نہیں پڑ سکتا۔ آسانی سے یہ کاپیاں تیار کر لیتے اور آسانی کیساتھ وہ Copies یونین کونسل کے دفتر میں رکھی جا سکتی ہیں۔

جناب والا اس سلسلے میں یہ Out of place نہ ہوگا اگر میں اس چیز کی طرف اشارہ کروں کہ Essential ریونیو ریکارڈ کی تیاری کا جو کام ہے وہ فالتو کام تصور کیا جاتا ہے۔ اسکے لئے اخراجات کی گنجائش پیدا کی جاتی ہے۔ گویا یہ اہلکار اسکی کاپیاں تیار کریں گے۔ گورنمنٹ نے یہ گنجائش رکھی ہے کہ انکی نقول بنانے کے لئے جب انکو Payment کیا جائیگا تو زمینداروں پر مزید ایک بوجھ ڈالا جا رہا ہے۔ لیکن جب تھوڑا عرصہ پیشتر اس چیز کی طرف اشارہ کیا گیا کہ اسمبلی کا سٹاف بھی فالتو کام کرتا ہے توانکے لئے انکے دلوں میں ہمدردی نہیں ہے لیکن اگر پٹواری جو ناجائز طریقہ سے زمینداروں کو لوٹتا ہے۔ اگر اسپر اسکی تیاری کے فرائض ڈال دیئے جاتے تو اسمیں کسی شخص کو اعتراض کرنے کی گنجائش نہیں ہے جو آدمی اتنا بدنام ہو اور جب یہ ریکارڈ یونین کونسل کے دفتر میں رکھے جانے سے اسکا کام ہلکا ہو جائیگا تو کام ہلکا ہو جانے کی وجہ اسکے پاس وقت بچتا ہے تو اسوقت میں پٹواری سے ریونیو ریکارڈ کی تیاری کا کام لیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس بدنام طبقہ کے لئے اتنی ہمدردی ضرور کی جائیگی فالتو کام کے لئے انکو Payment کیا جائیگا اور زمیندار پر مزید ٹیکس لگایا جائیگا۔ لیکن ادھر یہ جو اسمبلی کا سٹاف تقریباً ۲۴ گھنٹے کام کرتا ہے انکے لئے کوئی ہمدردی کی ضرورت نہیں ہے۔ کتنے افسوس کی بات ہے اور کتنی شرمناک بات ہے جو لوگ مر رہے ہوں اور انکے لئے ہم مطالبہ کرتے ہیں تو سو بہانے بنائے جاتے ہیں۔ لیکن وہ بدنام طبقہ پٹواریوں کا جسکا کام ہلکا ہو جائیگا انکی وجہ سے زمینداروں پر ٹیکس لگایا جا رہا ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Khawaja Sahib are you not speaking ?

Khawaja Muhammad Safdar : No Sir.

Mr. Deputy Speaker : Would the Minister of Revenue like to speak ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : Just to remove the doubts created by the Member.

جناب سب سے پہلے میں ایک لطیفہ جناب لطیف صاحب کو سناتا ہوں کیونکہ انکا نام بھی لطیف ہے شاید وہ Appreciate کریں ایک جوان آدمی تھا اس کا کوئی یار دوست تھا اسکی شادی ہوئی دوسرے دن وہ بہت تیز جا رہا تھا کسی دوست نے دیکھکر کہا کہ اسنے شادی کی ہے۔ یہ بہت ہلکا ہو گیا۔ بہت تیز جا رہا ہے اس نے جب یہ بات سنی تو سوچا کہ شاید تیز چلنا معیوب بات ہے دوسرے دن وہ بہت آہستہ آہستہ جا رہا تھا تو کسی نے دیکھکر کہا کہ یہ تو بہت ہلکا ہو گیا یہ تو چلنے کے قابل ہی نہیں رہا یہ بالکل ختم ہو گیا۔ تو اسنے کہا کہ یار آپ لوگ بتائیں کہ کونسی چال چلوں تاکہ آپکی تسلی ہو جائے تو میں بھی ان سے کہوں گا۔ کہ آپ ہمیں بتائیں کہ ہم کیسے چلیں۔ میری عرض یہ ہے کہ اس کے خلاف oppoisition نہیں تھی۔ خواجہ صاحب نے تو اسکی مخالفت نہیں کی لیکن دوسروں کو کہدیا کہ اسکے پیچھے پڑ جاؤ اور اسکے خلاف ہو جاؤ۔

سب سے پہلے میں جناب یہ عرض کروں کہ میرے دوست میاں عبداللطیف صاحب نے اس کی اہمیت کو نہیں سمجھا اور جیسا کہ سپیکر صاحب نے Rightly انکو کہہ دیا۔ یہ تیاری جو ہوئی تھی جناب یہ Continuous نہیں ہو گی۔ یہ میں clear کرا دیتا ہوں کہ یہ Continuous نہیں ہو گی اور یہ پٹواری کا فرض ہے کہ وہ چار سال کے بعد ہر چار سالہ بنائیگا۔ جمعبندی کی دو کاپیاں بنائیگا۔ اسکو آرڈر دے دیا گیا ہے کہ جو بھی جمعبندی بنائیگا تو دو کاپیوں کی بجائے تین بنائیگا وہ ایڈیشنل کام کرے گا۔ پہلے نہیں کر رہا تھا لیکن اسکی ادائیگی نہیں ہو گی۔ کسی پر بوجھ نہیں ہوگا اور جو تیسری کاپی ہو گی وہ یونین کونسل میں رکھی جائیگی۔ اس Intervening Period کے لئے جہاں چار سال ابھی Due نہیں تھے تو پبلک کے مفاد کی خاطر یہ فیصلہ ہوا کہ وہ ریکارڈ بن جائیں۔ عام طور پر یہ دیکھا گیا اور جیسے میرے دوست آپوزیشن والے سب اعتراض کرتے ہیں اور وہ بھی بہت بڑھ چڑھ کر کرتے ہیں کہ پٹواری نے مجھ کو لوٹ لیا تو انکے ہونٹ Seal کرنے کے لئے یہ آرڈر ہوا۔ پبلک کی سہولت کے لئے یہ آرڈر ہوا کہ جو ضروری ضروری ریکارڈ ہیں مثلاً جمعبندی ہوئی خسرہ گرداوری ہوا شجرہ کشت وار ہوا

اور یہ جو فرد ہوتا ہے جس سے وصولی ہوتی ہے مالیہ آبیانہ کی یہ یونین کونسل میں ہوگا اور یہ اعتراض اٹھایا جا رہا ہے کیونکہ وہ شک تھا اس لئے یہ اعتراض اٹھایا جا رہا ہے کہ پٹواری کے پاس جو لوگ بھی جاتے ہیں تو جمعبندی یا گرداوری یا کسی چیز کو بغیر اجرت کے کسی چیز کو دیکھنا بھی چاہیں تو نہیں دیکھ سکتے - (قطع کلامی) - میں کہتا ہوں کہ یہ Right and Left کا Question نہیں - یہاں تو Revenue کی باتیں ہو رہی ہیں لہقہ تو یہ یونین کونسل میں Copies ہوں گی جو شخص چاہے گا وہ Chairman کے دفتر میں دیکھ لے گا فرض کرو کہ گرداوری ہو رہی ہے میں نے اکثر دیکھا ہے ارو میرے دوست بھی مجھ سے agr e کرینگے کہ اکثر ہمارے اندازے گرداوری سے غلط ہوتے ہیں۔ پٹواری انکو دکھاتا نہیں ہے۔ یہاں گرداوری ہو جائے اسکے پاس کاپی ہوگی لیکن ہر آدمی اسکو دیکھ لے گا - قبضہ جو On the apot ہے وہ گرداوری میں بھی درج ہے تو اسکی — کوئی فیس نہیں لی جائیگی - سیکرٹری یونین کونسل کا جو ہوگا وہ دے گا -

Mr. Deputy Speaker: What about the mutation of records in the period of five years ?

Minister of Revenue: Mutation has got nothing to do with this.

جو Mutation ہوجاتا ہے اسکی تصدیق کے بعد خانہ کیفیت میں اندراج ہو جاتا ہے کہ فلاں Mutation جو ہے وہ الف نے ب کو زمین بیچ دی In due course اسکی جو جمعبندی ہوتی ہے تو اس میں آئیندہ اندراج ہو جاتا ہے

That will be incorporated in the coming jamabandis. Supposing mutation has been made, this fact will be given effect in the Mutation Register, and an entry will be made in the Jamabandi that 'A' has sold a certain piece of land to 'B'. The number of the plot, the date and the amount paid will be entered in the 'Khana Kaifayyat'. Since new jamabandis are being prepared, it will be incorporated in them.

Mr. Deputy Speaker: That is every where ?

Minister of Revenue: Yes Sir, that is every where.

تو میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ Recurrent نہیں ہے - یہ مسلسل نہیں ہے تو جو خرچ ہو گیا وہ ہو گیا اور دوسرے جیسا کہ میرے دوست راؤ صاحب نے کہہ دیا ہے اسکے لئے زائد عملہ بٹھایا گیا - کام ہوا - اور جو ٹھیکے پر کام دیا گیا اور وہ ختم ہوا اور چونکہ یہ Continuous نہیں - ایک دفعہ خرچ ہو گیا اور پٹواری نے اپنی جو اسکا فرض ہے وہ اپنی کاپیاں بنائیگا اور اسکا کوئی Comparison نہیں اسمبلی کے سٹاف کے کام سے - کیونکہ یہ علیحدہ کام ہے - Now the question may be put, Sir

Mr. Deputy Speaker: The question is—

That the Assembly do approve of the West Pakistan Recovery of Cost (Copies of Essential Revenue Records) Ordinance 1968, promulgated by the Governor of West Pakistan on the 29th May 1968.

(The motion was carried).

The Punjab Land Revenue (West Pakistan Amendment) Ordinance, 1963.

Minister of Revenue: Sir I move—

That the Assembly do approve of the Punjab Land Revenue (West Pakistan Amendment) Ordinance 1963, promulgated by the Governor of West Pakistan on the 4th June 1963.

Khawaja Muhammad Safdar: Opposed Sir.

Mr. Deputy Speaker: The motion moved is—

That the Assembly do approve of the Punjab Land Revenue (West Pakistan Amendment) Ordinance 1963, promulgated by the Governor of West Pakistan on the 4th June 1963.

میاں عبد اللطیف (شیخوپورہ-۱) - مسٹر سپیکر - ۱۹۵۸ میں سنٹرل گورنمنٹ نے Land Settlement Act جاری فرمایا جسکا مدعا یہ تھا کہ ان مہاجرین کو جن کو زمینیں الاٹ ہو چکی ہیں حقوق ملکیت دیئے جائیں - آج اس قانون کو جاری ہوئے پانچ سال سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے مہاجرین کی صوبے میں ایک کروڑ کی تعداد ہے انہوں نے ایک ایک دن اور ایک ایک رات اس انتظار میں گزار دی کہ وہ اسکے مالک کب بنتے ہیں - جہاں تک اسکی پروویژن کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس صوبے میں کوئی فرد واحد بھی ایسا نہ ہوگا جو اسکی مخالفت کرے (خوب - خوب) ہم اسکو Welcome کرتے ہیں اسکو دل سے Welcome کرتے ہیں اور ہم اس کے لئے بے صبری سے منتظر تھے کہ کب یہ رونما ہو - ہمارا اگر اعتراض ہے تو یہ ہے کہ وزیر مال صاحب کو پانچ سال کے بعد یک لخت خواب کیسے آ گیا کہ یہ کیوں بیٹھے ہوئے ہیں -

خواجہ محمد صفدر - یہ دیر سے جاگتے ہیں -

میاں عبد اللطیف - یہ دیر اتنی کیوں کی - ہمیں پریشانیوں اور Suspense میں انہوں نے مبتلا کیوں رکھا ؟ -

Mr. Deputy Speaker: The member should confine himself to the Ordinance.

میاں عبد اللطیف - تو اس سلسلہ میں میرے دو گلے ہیں - ایک گلہ جناب یہ ہے کہ اس چیز کو غیر ضروری طور پر delay کیا گیا Inordinate delay which is inexcuseable اور دوسرا جناب اعتراض یہ ہے کہ وہ چیز جسکو ہمارے اس ہاؤس کے ہر حصے نے اور ہر سیکشن نے Welcome کیا ہے کیونکہ یہ مہاجرین کے لئے ایک Relief Provide کرتا ہے اسکو بھی یہ آرڈیننس کی شکل میں لائے ہیں - اگر اس آرڈیننس کو آج یہ withdraw کر لیں اور کل اسکو بل کی شکل میں پیش کر دیں تو میں وعدہ کرتا ہوں اپنی

جانب سے کہ ہم کوئی اعتراض نہیں کریں گے اور ہم اسکو پانچ منٹ میں پاس کر دیں گے - میرا یہ دوسرا اعتراض ہے - ویسے میں اسکو Welcome کرتا ہوں اور میں گورنمنٹ کا بے حد مشکور ہوں اور میں ایک کروڑ مہاجرین کی طرف سے انکا شکریہ ادا کرتا ہوں -

Mr. Deputy Speaker: Any more speeches ?

وزیر مال (خان پیر محمد خاں) - میں مختصراً دو تین منٹ میں جناب عرض کروں گا - جیسے کہ میرے فاضل دوست میاں لطیف صاحب نے فرمایا کہ یہ غیر ضروری تاخیر کیوں ہوئی ہے تو میں عرض کروں گا کہ تاخیر کے تو ہم ذمہ دار نہیں ہیں -

میاں عبداللطیف - توکیا اسکے ہم ذمہ دار ہیں - کیا مہاجرین ذمہ دار ہیں ؟

وزیر مال - اور میں یہ بھی explain کروں گا کہ یہ جو غیر ضروری تاخیر کہتے ہیں - اور بڑی حجت کی گئی - تاخیر کچھ نہیں ہوئی اور یہ ہے جناب آپ کیوں بحث کرتے ہیں - بھئی کورم کا خیال رکھیں- صاحب صدر جیسا کہ انہوں نے فرمایا . . .

Mr. Deputy Speaker: Order please.

وزیر مال - لاکھوں بلکہ میں سمجھوں گا کہ شاید کروڑوں کی تعداد میں مہاجر یہاں آباد ہوئے اور انکے کلیموں کو ہم نے verify کرنا تھا اور جس دقت کا سامنا اس ڈیپارٹمنٹ کو ہوا وہ وہی خود محسوس کرتے ہیں جن سے انکا واسطہ پڑا ہوا ہے - میں اس کے Merits and demerits میں نہیں جانا چاہتا لیکن وہ اتنا لمبا کام تھا کہ جس عرصے میں اسکو ختم کیا میں اسکی بھی داد دوں گا - Procedure یہ ہے جناب کہ جس آرڈیننس کا میرے دوست ذکر فرماتے ہیں وہ سن ۵۸ء میں Evacuee Property کے متعلق تھا - اسکی پروویژن یہ ہیں کہ جو غیر مسلم ترک وطن کرکے چلے گئے ان کی جگہہ سنٹرل گورنمنٹ کا نام خانہ ملکیت کے کاغذات میں آ جائیگا -

According to Land Revenue Act, Section 33 to 37,

یہ ہے کہ ہر ایک فرد واحد کے متعلق انتقال درج ہوگا - ''الف'' جو مہاجر ہے اسکو اتنی زمین الاٹ ہوئی ہے اسکا انتقال ہوگا - پہلے وہ پٹواری کے پاس جائیگا - وہاں وہ انتقال درج کرے گا - پھر تحصیلدار اس کو آ کر تصدیق کرے گا - یہ لاکھوں اور کروڑوں کی تعداد میں انتقال درج کرانے اوران کو تصدیق کرانے کی بجائے یہ فیصلہ ہوا ہے کہ اس آرڈیننس کے ذریعہ ایک فیصلہ ہو جائے کہ تارک الوطن کی بجائے سنٹرل گورنمنٹ اور سنٹرل

گورنمنٹ کی بجائے وہ مہاجر جس کی زمین الاٹ کی گئی خانہ ملکیت میں آ جائیگا اور یہ جو unnecessary procedure جتنا بھی ہے اسکو اسی سیکشن کے تحت do away کر دیا گیا ہے میرے دوستوں نے appreciate کیا ہے کہ یہ بڑا ضروری اور مفید کام تھا اور کافی دقت اور مشکلات سے بچایا گیا ہے ۔

Mr. Deputy Speaker: Will the Minister state for the information of the House whether this relates to certain areas of the Province ?

Minster of Revenue: All the areas. Throughout West Pakistan. I request that the question be now put.

Mr. Deputy Speaker: The question is—

That the Assembly do approve of the Punjab Land Revenue (West Pakistan Amendment) Ordinance 1963, promulgated by the Governor of West Pakistan on the 4th June, 1963

(*The motion was carried*).

The Colonization of Government Lands (Punjab) (West Pakistan Amendment) Ordinance, 1963.

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): Sir, I move :—

That the Assembly do approve of the Colonization of Government Lands (Punjab) (West Pakistan Amendment) Ordinance 1963, promulgated by the Governor of West Pakistan on the 22nd May 1963.

Mr. Deputy Speaker: The motion moved is—

That the Assemply do approve of the Colonization of Government lands (Punjab) (West Pakistan) Amendment (Ordinance 1963, promulgated by the Governor of West Pakistan on the 22nd May 1963.

Members from the Opposition: Opposed.

حاجی عبد المجید جتوئی (دادو - ۱) - جناب والا میں اس بل کی مخالفت کر رہا ہوں اس لئے کہ یہ لس بیلہ اور بہاول پور سٹیٹ میں لگایا جا رہا ہے - ہمارے سندھ میں گدو بیراج اور غلام محمد بیراج میں آپ کو پتہ ہے کہ سارے آفیسروں نے زمین لے لی ہے اور غریبوں کو نہیں ملیں - قبرستان کو ختم کرکے زمین ملٹری والوں کیلئے تیار کی گئی اور ہمارے سندھ میں جو جنگلات ہیں وہ بھی ختم کرکے ملٹری والوں کو دینے کیلئے بنائے گئے ہیں -

Mr. Deputy Speaker: Please be revelant.

حاجی عبدالمجید جتوئی - جناب والا پہلے جو سندھ میں گل کھلے ہیں میں اس کی حقیقت بیان کر رہا ہوں - لس بیلہ اور بہاول پور میں بھی یہی باتیں ہو رہی ہیں - جناب والا میں عرض کروں گا کہ جو colonization bill ہے اس کے ذریعہ سندھ میں اور پنجاب میں جو گل کھلے ہیں وہ یہ ہیں کہ ہم سے زبردستی زمین چھین کر اور ٹیوب ویل وغیرہ آکشن کرکے ملٹری آفیسروں اور دوسرے آفیسروں کو دیئے گئے ہیں -

Mr. Deputy Speaker: I think this relates to certain districts of Northern Region.

حاجی عبد المجید جتوئی—جناب والا ۔ جو پہلے ظلم ہو رہے ہیں وہی لس بیلا کے ساتھ بھی ظلم ہوں گے اسکے متعلق میں بتا رہا ہوں ۔

Mian Abdul Latif: My friend admits that he is extending the operation of the Colonization of Government Lands (Punjab) (West Pakistan Amendment) Act. What that Act has done in the Punjab, it will do in Lasbela. So, whatever has been done so far will be imposed in Lasbela. Every aspect of the Colonization of Land Act 1912 can now be adequately and effectively discussed. It is not irrelevant.

Mr. Deputy Speaker: He is not discussing Lasbela.

Minister of Revenue: Sir, give a ruling on the point whether they can discuss the position .....

Mr. Deputy Speaker: I would request the Member to be relevant.

Mian Abdul Latif: The point raised by the Revenue Minister is very vital and goes to the very roots of the whole of the discussion on this side. We are extending the scope of the Colonization of Land Act 1912 and we know what misery it has brought.

Mr. Deputy Speaker: Are you speaking on a point of order.

Mian Abdul Latif: On the point raised by the Minister.

Mr. Deputy Speaker: That is not the point. I think the Member has been asked to be relevant. Let us hear him first.

حاجی عبد المجید جتوئی--جناب والا ۔ وہی مصیبت بتا رہا ہوں ہم لوگ تو ختم ہو گئے ہیں ۔اب لس بیلہ کی باری ہے اس کو ان لوگوں نے ختم کرنا ہے ۔ ون یونٹ کی وجہ سے جو ہماری وہاں زمینیں تھیں جہاں ٹیوب ویل لگے ہوئے تھے ان کو نیلام کرکے شہر خالی کرا کر اپنے آدمیوں کو لا رہے ہیں جیسا میر محمد شہر ہے اسکے اوپر ٹریکٹر چلائے گئے ہیں ۔ قبرستان کو مسمار کر کے زمین بنائی گئی ۔ آپ نے بھی دیکھا ہوگا کہ میجر اللہ داد نے زبردستی آدمیوں سے پانی چھین کر اپنی زمین کو پانی دیا ہے۔

Mr. Deputy Speaker: This Bill is to be extended to Lasbella only.

حاجی عبد المجید جتوئی— جناب والا ۔ سندھ میں بھی لاگو ہے اور پنجاب میں بھی لاگو ہے ۔

Mian Abdul Latif: What is being extended, we will discuss. It is the whole Act of 1912 that is to be discussed and unless we discuss it Lasbela people will not know what is being extended to them.

Mr. Deputy Speaker: He is speaking about the extension of this Act to former Sind, which is not the case.

حاجی عبد المجید جتوئی--یہ مصیبت زبردستی وہاں ڈالی جا رہی ہے اور وہاں سے لوگوں کو نکال کر وہاں قبضہ کریں گے ۔ لس بیلہ اوربہاول پور کی زمینوں پر بھی قبضہ کریں گے ۔ غریبوں اور ہم لوگوں کے ساتھ ظلم ہوا ہے ایسا ہی یہ ظلم ان کے ساتھ بھی کرنا چاہتے ہیں ۔ دوسرے چھوٹے یونٹوں پر جو ظلم ہو رہا ہے وہ خدا کو پسند نہیں ہے یہ چنگیز کی حکومت

کب تک چلے گی - یہ چنگیز والی حکومت ضرور ختم ہوگی کبھی نہ کبھی غریبوں کی جو آہیں ہیں ضرور خدا سنے گا - اور مصیبتیں ضرور چلی جائیں گی - ابھی لینڈ ریفارم میں ہم سندھ والوں کی زمین چلی گئی -

Mr. Deputy Speaker: Is the Member speaking on the Act now?

Mian Abdul Latif: That Act has already been extended to Sind. So, its operation can now be discussed.

Minister of Revenue: Question. This Act has not been extended and my friend is wrong in saying so.

Mr. Deputy Speaker: How does the Member say that it has been extended to Sind.

Minister of Revenue: He says that it has been extended to Sind. Let him prove it.

Mian Abdul Latif: If the Minister says that it has not been extended to Sind, then I apologise to him.

Mr. Deputy Speaker: Mr. Jatoi can speak on different topics in general discussion on a relevant matter. I would request him to be relevant to this Ordinance.

حاجی عبدالمجید جتوئی - میری عرض یہی ہے کہ جو کارروان ظلم لے کر آ رہے ہیں ان میں کافی ہٹلر پیدا ہو گئے ہیں - ابھی ان لوگوں کو در بدر کرکے وہاں ان کی زمینوں کو اپنے آدمیوں کو دینے کیلئے نیا قانون لا رہے ہیں - میں حکومت سے پوچھتا ہوں آپ لوگوں نے ہمارے فارسٹ کو جو ختم کیا ہے اور ان لوگوں کو دے رہے ہو تو ملٹری والوں نے کیا کیا ہے - کشمیر فتح کیا ہے- ہندوستان فتح کیا ہے - انہوں نے کیا کیا ہے -

Mr. Deputy Speaker: The Member may please resume his seat now.

میاں عبداللطیف (شیخوپورہ-۱) - مسٹر سپیکر پنجاب میں ۱۹۱۲ میں اس وقت کی پنجاب گورنمنٹ نے Punjab Colonization of Government Land Act نافذ فرمایا جو ہماری موجودہ لینڈ پالیسی، زمینات کی خرید اور فروخت اس کی ایڈمنسٹریشن کو " govern " کرتا ہے - یہ ایکٹ جو پنجاب میں ۱۹۱۲ سے لاگو ہے اب اس کے بعد بہاولپور سٹیٹ میں لاگو ہوا ہے اب اس کی jurisdiction کو extend کر کے لسبیلہ پر لگایا جانا مطلوب ہے - میں اس سلسلے میں یہ گذارش کروں گا کہ ہم اس کو extend کرنے سے پہلے examine کرلیں - finalize کر لیں دیکھ لیں کہ اس ایکٹ میں پنجاب کو - پنجاب کی economy کو - پنجاب کے کاشت کاروں کو - پنجاب کی ایگری کلچر کو کتنا فائدہ پہنچتا ہے جس کے ماتحت ہم یہ فیصلہ کر سکیں کہ اس مفید ایکٹ کو لسبیلہ پر extend کیا جائے - جناب - ہماری سوسائٹی میں جتنے دیہات کے ۳/۴ قسم کے لوگ رہتے ہیں - ایک طبقہ ان

لوگوں کا ہے جو بالکل landless ہیں بغیر املاک ہیں لیکن کاشت کار ہیں ۔ ان کا کوئی ذریعہ معاش سوائے کاشت کاری کے نہیں ہے۔ ن کی اور کوئی گذارہ کی صورت نہیں ہے وہ جدی پشتی سال ہا سال سے دیہات میں کاشت کرتے چلے آ رہے ہیں ۔ ان لوگوں کے بعد دوسرا نمبر ان لوگوں کا ہے جن کے پاس زمینیں تو اپنی ہیں لیکن ۸ ایکڑ سے کم ہیں ۔ کسی کی ایک کسی کی دو اور کسی کی آٹھ ایکڑ ہے ۔ یہ دونوں گروپ ملا کر دیہات کی آبادی ۵۰ فیصد ہے یعنی ۸۵ فیصد آبادی ان لوگوں کی ہے جن کے پاس جو کاشت کار ہیں مگر زمین ان کے پاس قطعاً نہیں ہے یا ہے تو ۸ ایکڑ سے کم ہے ۔ تیسرا گروپ ان لوگوں کا ہے جو cultivators ہیں لیکن جن کی زمین ۸ ایکڑ ہے یا بہت ہوئی تو ایک مربع تک ہے ۔ ۱۳ فیصد کے قریب یہ لوگ ہیں ۔ ڈیڑھ فیصد وہ لوگ ہیں جن کی زمین ایک مربعہ یا اس سے زائد ہے ۔ اس کے ساتھ وہ لوگ ہیں جو شہروں میں رہتے ہیں جن کا کوئی تعلق کسی صورت میں بھی نہ ایگری کلچر سے ہے نہ زمین سے ہے لیکن ایک سیکشن وہ ہے جو بڑا مال دار ہے بڑا بااثر اور بارسوخ ہے جن کے ذرائع آمدنی ایک دو نہیں درجنوں کے حساب سے ہیں ۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ہماری گورنمنٹ اس ایکٹ کی ایڈمنسٹریشن کے سلسلے میں ۔ گورنمنٹ لینڈ کے disposal کے سلسلے میں اس کی sale کیلئے اس کی lease کیلئے اس کی grant کیلئے ان لوگوں کی fundamental پالیسی کیا ہے ؟ wise Government وہ ہے جس کے دل میں agriculturist کو basically وہ cultivator ہو جس کا پیشہ زراعت پیشہ ہو ۔ کاشت کار ہو اور اس کے علاوہ کچھ نہ کر سکتا ہو جس کو ''اڑیا'' کہتے ہیں اس کی پرورش ہو ۔ ہمارے پاس ہماری یہ زمین ایک بیش بہا خزانہ ہے جس کا اگر صحیح استعمال کیا جائے تو ہماری '' economy '' بلکہ ہماری سوسائٹی یکلخت زمین سے اٹھ کر کافی بلند ہو جاتی ہے لیکن ہماری اس نیک گورنمنٹ کی نظر انتخاب جب پڑتی ہے تو اس مال روڈ کے آدمی پر پڑتی ہے جس کے ذرائع آمدنی پہلے ہی بہت وسیع ہیں ۔ یا اس سرکاری ملازم پر جاتی ہیں جو زمین کے بغیر گزارہ کرتا ہے جو زمین کے بغیر ایرکنڈیشنڈ کوچ میں سفر کرتا ہے جس کی زندگی امیرانہ طریقہ سے گزرتی ہے یا اس کے بعد اس کی نظر انتخاب پڑتی ہے تو اس زمیندار پر پڑتی ہے جس کے پاس پہلے ہی بے حساب مربعہ زمینوں کے پڑے ہیں ۔ اگر ان کی نظر سے کوئی شخص اوجھل ہوتا ہے جس پر ان کی نظر انتخاب نہیں پڑتی تو وہ ہے جسے Under-dog

کہتے ہیں جو صدیوں سے آپ کے دیہات میں کاشت کرتا ہے اور اس کے بعد اس چھوٹے زمیندار سے ان کی نظر اوجھل ہو جاتی ہے جس کے پاس زمین یا ایک ایکڑ ہے یا دو ایکڑ ہے یا زیادہ سے زیادہ آٹھ ایکڑ ہے۔ میں جناب یہ التماس کرنا چاہتا ہوں میرے پاس figures موجود ہیں میرے پاس چارٹ موجود ہے میں ان کو پڑھکر آپ کا اور اس ہاؤس کا وقت ضائع نہیں کروں گا لیکن موٹی موٹی باتیں بتلاتا ہوں کہ پہلے ایک سیاسی پارٹی کے رکن کو سیاسی طور پر نوازنے کیلئے ایک ہزار ایکڑ زمین ملکیت میں lease پر نہیں ۔ ملکیت میں ایک روپیہ فی ایکڑ کے حساب سے دی گئی۔

Minister for Revenue: I challenge that this land has been given by this Government. When did this Government come into power?

میاں عبداللطیف - میرے بھائی چیلنج کرتے ہیں - میں آپ کو نہیں کہتا - میں اس ایکٹ کی admissibility کیلئے .....

وزیر مال - آپ موجودہ گورنمنٹ کو کوئی الزام نہیں دے سکتے -

Mr. Deputy Speaker: The member can point out the faults and deficiencies of the past so that the administration may take note of them for future.

میاں عبداللطیف - ایک اور سیاسی پارٹی اور ایک معزز رکن کو ایک ہزار ایکڑ زمین lease پر دی گئی اور اس lease کی قیمت پانچ روپے ایکڑ وہاں ایک ہزار میں ایک ہزار ایکڑ زمین اور یہاں ۳۰ مربعہ یعنی ایک سالم چلتا ہوا گاؤں کا گاؤں بمعہ اس کی آبادی کے ایک ہزار روپیہ میں اس پر نچھاور کر دیا گیا - یہاں ہمارے ساتھی پنجابی بھائی کو جن کے ذرائع آمدنی میرے علم میں تین اور ہیں اور ایک ایک ذریعہ سے اس کی آمدنی اس ساری کیبنٹ کی ماہانہ آمدنی سے بھی زیادہ ہے ایک ہزار ایکڑ زمین پانچ روپیہ فی ایکڑ کے حساب سے دے دی گئی - لائل پور میں ۳۰ مربعہ نہری زمین دو آدمیوں کو دس روپیہ فی ایکڑ کے حساب سے دے دی گئی - اس طریقہ سے ہم اپنے خزانہ کو جس سے ہم اپنی economy کو ٹھیک کر سکتے ہیں جس سے ہم اپنے چھوٹے چھوٹے لوگوں کو اونچا کر سکتے ہیں squander کر رہے ہیں -

Mr. Deputy Speaker: Come to the Act.

Mian Abdul Latif: I am only discussing things under the Act. I may submit that I will not budge an hair's breadth from the scope of this Act.

میری عرض یہ تھی کہ اس ایکٹ کے ایڈمنسٹریشن کو اس گندہ طریقہ سے چلایا جا رہا ہے یہ زمین جو ہماری بہتری کیلئے اس صوبے کی معیشت کو بنا سکتی ہے اسے غلط طریقہ سے استعمال کیا جا رہا ہے ہم بنیادی طور پر اپنا نقصان کر رہے ہیں اور ایگری کلچرسٹ کا بھی نقصان کر رہے

ہیں ایک طرف تو یہ مثال ہے کہ ایک ہزار روپیہ میں ایک گاؤں بانٹ دیا ۔ پانچ ہزار سالانہ میں ایک گاؤں کی زمین ایک آدمی کو دیدی اس کے برخلاف مزارعین کو جن کے نام ہی سے میرے دوستوں کو نفرت ہے کہ جہاں مزارع کا نام آیا تیور بدل جاتے ہیں ۔ وہاں اصول زمینداری بدل جاتے ہیں ۔ ان کو حکم دیا گیا ہے کہ ہم تم کو آٹھ ایکڑ زمین دینگے ۔ اس میں اسے اپنے چھ بچوں کا پیٹ پالنا ہے ۔ گھر والوں کا پیٹ پالنا ہے ایک بھینس پالنی ہے ۔ آٹھ آٹھ ایکڑ زمین اور اس پر پچاس روپیہ فی ایکڑ کے حساب سے اس سے ٹیکس لیا جاتا ہے اس آٹھ ایکڑ کیلئے ۴۰۰ روپیہ سالانہ ۔

Minister of Revenue: On a point of order. I think my friend should not be irrelevant. This is not the point at issue because it only applies to Lasbela.

Mian Abdul Latif: You are going to apply this nasty Act to Lasbela and I am discussing this very Act.

Mr. Deputy Speaker: How is it going to be harmful.

Mian Abdul Latif: It si harmful to me, it is harmful to this House, it is harmful to the agriculturists of this province, it is harmful to the cultivators of this province. Kindly spare the cultivators and Agriculturists of Lasbela. They must be free from the operation of this nasty Act. I am thoroughly relevant, Sir.

تو جناب یہاں کے مزارع سے آٹھ ایکڑ کیلئے ہماری گورنمنٹ سالانہ ۴۰۰ روپیہ کا مطالبہ کرتی ہے اور وہ وصول کرتی ہے ۔ اس کے بعد پھر جناب یہ طے ہو گیا ۔ میں مشکور ہوں ان کا جنہوں نے یہ طے کیا تھا کہ ان لوگوں کو اس زمین پر حقوق ملکیت دیدئے جائیں ۔ اس چیز کو ہم Welcome کرتے ہیں کہ انہوں نے recognize کیا کہ ان لوگوں کو جن کے پاس بطور الاٹی تھوڑا سا رقبہ ہے ان کو مالک بنایا جائے لیکن جناب مالک بنانے کی شق ملاحظہ ہو وہ حکم یہ ہے کہ بیس روپیہ فی یونٹ ان سے قیمت وصول کی جائے ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے) ۔

جہاں تک قیمت کا تعلق ہے ۔ mortgage وغیرہ کے لئے ۱۰ روپیہ فی یونٹ ہے ۔ بارڈر پر صرف ایک روپیہ فی یونٹ ہے لیکن ہماری فیاض حکومت نے مزارع کے لئے ۲۰ روپیہ فی یونٹ مقرر کیا ہے ۔ شاہدرہ اور شیخوپورہ میں کلہ کے ۹۰ نمبر ہیں۔ اور ایک کلہ کی قیمت ۱,۸۰۰ روپیہ ہے ۔ اس پر ۶ فیصدی سود ہوگا ۔ مالیہ ۴۰۰ روپیہ سالانہ الگ وصول کرتے ہیں ۔ اگر حساب لگائیں تو ۱۸۰ روپیہ سالانہ کلہ کی قیمت پر ادا کرنا پڑتا ہے ۔ ۸ کلہ کے لئے چودہ پندرہ سو روپیہ قیمت بنتی ہے ۔ اس میں ۱۱۱۰ اور

شامل کر لیں تو تیئس یا چوبیس سو روپیہ فی سال ادا کرنا پڑتا ہے - اس کے بعد کہیں اس غریب کو جنت نصیب ہو گی اور وہ زمین دیکھے گا - بس ''نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی'' جب مزارع کو تیئس سو کے قریب کا ایک سال میں ادا کرنا ہوگا تو اس کاغذی سکیم سے مزارع کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا - اس لئے میں نہایت ادب سے ایک زمیندار اور اس ہاؤس کا ایک ادنے ممبر ہونے کی حیثیت سے ایک عرض کروں گا- کہ آپ اس پر دوبارہ غور کر لیں - اور اپنے ساتھیوں سے پوچھ لیں - مزارع سے مناسب قیمت لی جائے کیونکہ اس میں اس کی زندگی کا سوال ہے اور زمین کی آبادکاری کا سوال ہے -اس کے بعد اس چیز کا یہ aspect بھی ہے کہ حکومت نے Grow MoreFood کے تحت بارہ بارہ تیرہ تیرہ ایکڑ کے lots تقسیم کئے اور یہ کہا گیا کہ چھوٹے مالکان کو حقوق ملکیت دئے جائیں - چونکہ بنیادی طور پر یہ اچھا اصول تھا اس لئے ہم نے اسے welcome کیا - لیکن اس کے ساتھ ہی یہ حکم بھی دیا گیا - کہ میونسپل کمیٹی کے حدود سے ۵ میل کے اندر کوئی حقوق ملکیت نہ دئے جائیں - اور قابض لوگوں سے زمین لے کر نیلام کے لئے reserve کی جائے - شیخوپورہ سے چوھڑکانہ ۹ میل ہے اس طرح دونوں قصبوں سے ساڑھے چار میل تک فاصلہ ہوگا اور کسی کو حقوق ملکیت نہیں مل سکیں گے -اور زمین نہیں دی جائے گی- پھر ڈھابان سنگھ چوھڑکانہ سے ۱۰ میل پر ہے اس لئے ان کے درمیانی حصہ میں سے کوئی زمین نہیں دی جائے گی -پھر وہاں سے ۱۰ میل پر سانگلہ ہل ہے وہاں پر بھی کوئی زمین نہیں دی جائے گی - اسی طرح چک جھمرہ اور لائل پور بھی دس دس گیارہ گیارہ میل کے فاصلہ پر ہیں اور ظاہر ہے کہ کہ کوئی زمین نہیں دی جائے گی - ڈھابان سنگھ کی منڈی ۵ میل کے فاصلہ پر ہے - اگر اس کے قریب لوگوں کو حقوق مالکانہ مل جائیں تو اس سے زمینداروں اور حکومت دونوں کو فائدہ ہو گا -

آپ کو معلوم ہے کہ شیخوپورہ کے گردو نواح میں لوگ ۵۰ روپیہ مرلہ بھی لینے کو تیار نہیں ہیں - اور ۱,۲۰۰ روپیہ فی کلہ بھی کوئی نہیں لے گا - مگر حکومت نے چھوٹے مالکان سے زمین لے کر نیلام کرنا شروع کر دی ہے- اس سے ہمارے صوبہ کی economy کو کوئی فائدہ نہیں اور نہ ہی زمینداروں کو کوئی فائدہ ہے - اس کے بعد مجموعی طور پر Sale کا جہاں تک تعلق ہے ہم بنیادی طور پر اس کے خلاف ہیں کیونکہ دیہات میں چھوٹے مالکان یا غیر مالک کاشتکار اس بہتات سے موجود ہیں - کہ میرے اضل دوست اگر کسی گاؤں میں جائیں گے تو ان کا واپس آنا مشکل ہو جائے -

ان کو مکانات کی مشکل ہے ، بچوں کے تن پر کوئی کپڑا نہیں، ننگے ہیں - مویشیوں کے لئے چارہ نہیں وہ مقروض ہو رہے ہیں بیمار ہو جائیں تو کونین کی ایک ٹکیہ نصیب نہیں ہوتی - ایسے لوگوں کو چھوڑ کر آپ زمین نیلام کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور پھر اس پر فخر کرتے ہیں - میں اس کے سوا اور تو کچھ نہیں کہہ سکتا کہ—

حیا بائید کہ دارد آدمی را آدمی زاد
کہ لعنت بر وجود بے حیا باشد

ہم جب یہ پوچھتے ہیں کہ کیا صوبہ کی ساری زمین نیلام کر دی جائے گی - غریب کاشت کاروں کا کوئی بندوبست نہیں کریں گے تو جواب یہ ملتا ہے کہ ملک کی development کے لئے دس بارہ سال کے اندر روپیہ کی ضرورت ہے اس لئے زمینوں کی Sale ناگزیر ہے تو میں یہ عرض کروں گا کہ وہ خرچ اگر واپڈا کو کنٹرول کر پائیں تو مل سکتا ہے - ایڈمنسٹریشن کو کنٹرول کرکے حاصل کریں یہاں سے بھی روپیہ مل سکتا ہے - یا کم از کم اس طرح کریں کہ زمینوں کا کچھ حصہ Percentage نیلام کر لیجئے - ۱۰ - ۱۵ فیصدی یا بیس پچیس فیصدی نیلام کر لیں - اس سرمایہ سے چھوٹے زمینداروں اور کاشت کاروں کی امداد کریں اور انہیں مکمل طور پر زمینوں سے باہر نہ نکالا جائے -

اس کے علاوہ یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ زمین اگر نیلام کرنی ہی ہے تو - . . . . . .

میاں محمد شریف - میاں عبداللطیف صاحب نے ۳۰ منٹ تقریر کی ہے اور ابھی اور بھی کچھ وقت لیں گے - اس لئے اس بات کا خیال رکھا جائے کہ آج کا اجلاس ایک بجے تک ہے -

مسٹر سپیکر - ابھی آپ کتنا وقت لیں اور گے -

میاں عبداللطیف - صرف چند منٹ -

Mr. Speaker : You may continue please.

میاں عبداللطیف - Thank you very much Sir

اس نیلام سے صوبہ کو آج بھی نقصان ہے کل بھی گونا گوں نقصان ہونا ہے اس لئے میں یہ عرض کروں گا کہ جہاں میں یہ کہتا ہوں کہ چھوٹے کاشتکاروں کے لئے زمین مخصوص کیجئے وہاں اس کے برعکس میرے فاضل بھائی اس کی open auction کرتے ہیں - اس open auction میں ظاہر ہے کہ ایک moneyed Class اس کو حاصل کرے گی - اور یہ moneyed Class ہے جو اپنے ہاتھ سے کام نہیں کرتی - ایک تو یہ

کلاس انہوں نے نیلام سے پیدا کر دی ہے دوسری گرانٹ یا leases کی پالیسی ہے ان کی گرانٹ بالعموم ہر بار ان لوگوں کو ہوتی ہے جو اپنے ہاتھ سے کبھی کام نہیں کرتے - جو لاہور میں بیٹھے ہیں یا پنڈی میں بیٹھے ہیں یا گرمی کے موسم میں مری یا لندن میں ہوتے ہیں - وہ لوگ جو اپنے ہاتھ سے کام نہیں کرتے مکمل طور پر absentees ہیں - ان کو نوازنے کے لئے زمینیں ضائع کرتے ہیں -اپنے assets کو تباہ کرتے ہیں - ہمارے صوبہ میں دو طبقات پیدا ہو گئے ہیں اس سے absentee land lords بن گئے ہیں - اور cultivators tenants کا آپس میں یہ clash پیدا ہو گیا ہے - آپ چاہتے ہیں tenant مستقل طور پر tenant رہے - چھوٹا مالک مستقل طور پر condemn ہوتا رہے اور یہ مال روڈ پر پھرنے والے اور چند سیاسی طور پر اوپر کی سطح کے لیڈر یہ اپنی تفریح کے لئے اس زمین کو استعمال کرتے رہیں - اس سے صوبہ کی agriculture تباہ ہو رہی ہے اور آئندہ بھی تباہ ہو گی اور کبھی رو بصحت نہیں ہو گی -

Mr. Speaker: The member should wind of his speech.

میاں عبد اللطیف - ایک اور گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ Punjab Colonization Land Act کے تحت ہماری گورنمنٹ بہت فیاض ہو گئی ہے - tracts کے tracts اور regions کے regions فوجیوں کے لئے reserve کئے جا رہے ہیں - میں فوج کے خلاف نہیں ہوں - میں اپنی فوج کا بہت بڑا مداح ہوں - میں اپنی فوج کو اونچے سے اونچا دیکھنا چاہتا ہوں -دنیا کی بہترین فوجوں سے بھی میں اسکو آگے دیکھنا چاہتا ہوں - لیکن یہ چیز کہ ہر فوجی آفیسر کو جو تھوڑی سی Importance رکھتا ہے - ہم اسکی توجہ اپنی ڈیوٹی سے اپنے میدان سے اپنی یونیفارم سے ہٹا کر زمین پر مبذول کرادیں - یا کسی کارخانے پر مبذول کرادیں - یا کسی اور Vocation پر مبذول کرا دیں - تو یہ National Loss ہو گا -

Minister of Revenue: Sir can he refer to any military official, who has been granted land in the colonies during the one year by this regime ?

میاں عبد اللطیف - میرے پاس تو جناب lists موجود ہیں - اگر پڑھنا شروع کردوں - تو دو گھنٹے ضائع ہو جائینگے -

Mr. Speaker: The member should better not refer to military officials.

Mian Abdul Latif: Alright Sir, I refrain from making any mention of military officials. But what about my land? This is my land. My land is being destroyed; agriculture is being destroyed; food production is being decreased. That is my grievance. That man, who is allotted land, must be a man who settles in the village and cultivates the land with his own hands.

تو چونکہ جناب والا - اب میرے بھائی زیادہ مضطرب ھیں - اسلئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ھوں -

Mr. Speaker: Will the Minister like to reply? (interruptions) Does Mr. Iftikhar want to speak?

نوابزادہ افتخار احمد خاں (جھنگ - ۱) - جناب والا - یہ وہ قانون ھے - جسکے ذریعے آج سے سولہ یا سترہ سال پہلے غداران قوم و ملت وفاداران ازل کو مربعے دئے گئے تھے - آج اس قانون کو پیش کر کے پھر ھمیں اسوقت کی یاد دلائی گئی ھے - جو آزادی سے پہلے میں نے ، آپ نے اور اس معزز ایوان کے بہت سے ارکان نے دیکھا تھا ، آج پھر قوم کی غیرت کو للکارا گیا ھے - آج پھر ملت کے ذھن - ملت کے دماغ کا امتحان لینے کی کوشش کی گئی ھے - مجھے افسوس ھے - کہ اس قانون کی آج ۱۹۶۳ء میں توسیع کی جارھی ھے -

غزل اسنے چھیڑی ذرا ساز دینا
ذرا عمر رفتہ کو آواز دینا

مدت ھوئی مسلم لیگ کو چھوڑ چکا ھوں- لیکن جب اسطرح کے قوانین - اس طرح کے سیاہ قوانین - وہ قوانین جسکے ذریعے قوم فروشی کی لوگوں کو ترغیب دی گئی تھی - وہ قوانین جن کے ذریعے آزادی کو کچلنے کی کوشش کی گئی تھی - وہ قوانین جنکو انگریز کی سامراجیت نے ابھارنے کی کوشش کی تھی - آج اس کو اس بیلہ میں توسیع دی جا رھی ھے - افسوس صد افسوس - اس قانون نے آج پھر اس بات کی نشاندھی کی ھے کہ آج پھر وھی حالات ھیں - آج پھر وھی واقعات ھیں - جو ۱۹۴۷ء میں تھے - اسوقت بھی اس ایوان میں ملک خضر حیات کی اکثریت تھی اسوقت بھی ملک خضر حیات کو یہ یقین تھا - کہ وہ چٹنیاں اور ''مربعے'' دینے کے بعد اس قوم کو آزادی کے مطالبے سے روک سکیگا - پاکستان کے مطالبے کو رد کرا سکیگا- آج بھی ان لوگوں کی اکثریت ھے - اسوقت بھی وہ وزرات کے . . . . . .

Minister of Revenue: Point of order Sir. I will request that after his speech, the question be put.

Mr. Speaker: I will see to it after his speech.

نوابزادہ افتخار احمد خاں - جناب والا - اسوقت بھی ایسی وزارت برسراقتدار تھی - جو عوام کی امداد اور تعاون سے محروم تھی - آج بھی وھی حالت ھے - آج اگر آپ دیکھیں - لوگوں کی حالت کو دیکھیں - آپ اس اکثریت پر نازاں نہ ھوں -آپ یہ نہ سمجھئے - کہ یہ اکثریت آپکو آنے والے دن سے بچا سکیگی - اگر آپکی آنکھوں میں بصارت ھے - اگر آپکے دماغوں میں کچھ بصیرت باقی رہ گئی ھے - تو آپ مقدر کے لکھے کو

پڑھنے کی کوشش کیجئے - جو ہونے والا ہے - جو آنے والا ہے - ایک بھٹی انسان کے دلوں میں - عوام کے دلوں میں - ایک بے چینی کی بھٹی - ایک اضطراب کی بھٹی دھک رہی ہے - اس کا آپکو اسوقت پتہ چلیگا - جب آپ الیکشن کیلئے لوگوں کے سامنے جائینگے - جناب والا ! ۱۹۴۷ء میں کچھ لوگوں کو تو مربعے دئے گئے تھے - کچھ لوگوں کے ساتھ وعدے کئے گئے تھے - آج بھی---

Mr. Speaker: Nawabzada Sahib should be relevant to the Ordinance and not recount the history.

نوابزادہ افتخار احمد خاں - جناب میں تو مربعوں کی بات کر رہا ہوں -

مسٹر سپیکر - لیکن آپ آرڈیننس سے اس کی Relevance بتائیں - آپ تو ہسٹری بیان فرما رہے ہیں -

وزیر مال - اور یہ جو کچھ فرما رہے ہیں - یہ تو میاں لطیف صاحب پہلے کہہ گئے ہیں -

It is only a repetition of what has already been said.

نوابزادہ افتخار احمد خاں - جناب والا ! اب کیا یونینسٹوں کے متعلق ہم یہاں کچھ نہ کہہ سکینگے -

مسٹر سپیکر - یہ آرڈیننس ان کے متعلق نہیں ہے یہ جس چیز کے متعلق ہے اسکے متعلق فرمائیں -

نوابزادہ افتخار احمد خاں - جناب والا ! میں تو یہ عرض کر رہا ہوں کہ گورنر صاحب اور پریذیڈنٹ صاحب کے متعلق ہم پہلے ہی سے بند تھے کیا یونینسٹوں کے متعلق بھی کچھ نہ کہیں -

مسٹر سپیکر - میں یہ کہہ چکا ہوں کہ آپ اسکے متعلق relevant بولیں -

نوابزادہ افتخار احمد خاں - جناب والا میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس قانون کی ضرورت آج کیوں پڑی آج انکو کیوں یہ خیال آیا - کہ اس بیلہ میں اسکی توسیع وہ پچھلی ترمیم میں نہیں کر سکے - میرا دماغ - میرا ذہن مجھے یہ بتا رہا ہے کہ اسکے پیچھے کوئی چیز ہے اور وہ چیز آپ دیکھئے اور سوچئے - کہ آج ان قوانین کے ذریعے سے ملک کی سیاست پر ملک کی معاشرت پر کسی طرح سے اثر ڈالا جا رہا ہے آپکو پتہ ہو گا کہ ایک M. N. A. کو اسی کالونی اینڈ کی اراضیات سے اس لئے محروم کیا جا رہا ہے کہ وہ حکومت کے

ساتھ نہیں ہے اس کی اراضیات کو اسی ایکٹ کے ماتحت اس لئے cancel کیا جا رہا ہے کہ وہ آپوزیشن کی Benches کو چھوڑ کر دوسری طرف آ جائے - میرا خیال یہ ہے اور مجھے یقین ہے آج اس بیلا میں اسکی جو توسیع ہو رہی ہے - اسکی بھی کوئی نہ کوئی وجہ ہے - کوئی نہ کوئی ضرورت ہے - اور کسی نہ کسی کو مطمئن کرنے کے لئے کسی نہ کسی کو سیاسی رشوت دینے کے لئے اس قانون کی توسیع کی جا رہی ہے - اب جناب والا - میں انہی اراضیات کی طرف آتا ہوں جن کا میرے بھائی میاں عبداللطیف صاحب نے ذکر فرمایا ہے - حضور والا - پورا ایک سال ہو گیا ہے - کہ پنجاب کی اراضیات کو نیلام کیا جا رہا ہے - انہی کالونی لینڈز کو نیلام کیا جا رہا ہے - میرے ضلع میں بھی لاکھوں اور کروڑوں روپے کی اراضیات اس وقت تک نیلام کی جا چکی ہیں - اس سے مستقل نقصان صوبے کی اقتصادیات کو پہنچے گا - اس کو میں صرف اس حکومت کے ہمدردانہ غور کیلئے پیش کرتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ وہ پیر محمد خاں صاحب . . . .

Mian Muhammad Sharif (Parliamentary Secretary): On a point of order Sir. Repetition is-being indulged in by the member so many times, and I would request the Chair that irrelevant talk should not be allowed.

مسٹر سپیکر - نواب زادہ صاحب - میں میاں صاحب کی تقریر کے دوران یہاں نہیں تھا - جو argument انہوں نے دیئے ہیں - وہ آپ نہ دہرائیں -

Minister of Revenue: Every thing about auction etc., was dealt with by him in detail Sir.

نوابزادہ افتخار احمد خاں - جناب والا - ہمارے پٹھان بھائی فیاضی کیلئے مہمان نوازی کیلئے - شجاعت اور بہادری کیلئے تو مشہور ہیں - لیکن میں کیا کہوں - -(قطع کلامیاں) -

Minister of Reven :e: How is he relevant ?
Mr. Speaker: Will the Member confine his records to this ordinance ?

مسٹر افتخار احمد خاں - لیکن خانصاحب - جسکے لئے مشہور ہو رہے ہیں - خدا کیلئے اسکی طرف توجہ دیجئے-آپکو معلوم ہے - کہ آج بھی باہر لوگ ہڑتال کئے ہوئے ہیں - آپکو معلوم ہے - کہ آپکی یہ نیلامی کی پالیسی تمام ملک میں انتشار پھیلا رہی ہے - تمام صوبے میں انتشار پھیلا رہی ہے - اسلئے میں میاں عبداللطیف کی اس بات کی تائید کرتا ہوں - کہ خدا کیلئے . . . . .

Minister of Revenue: Sir he is not relevant and he should be stopped.
Mr. Iftikhar Ahmed Khan: Why should I be stopped ?

مسٹر سپیکر - نوابزادہ صاحب میں پھر عرض کرونگا۔ کہ آپ اس آرڈیننس کے متعلق Relvant بات کریں -

نوابزادہ افتخار احمد خاں - اچھا جناب ! اس آرڈیننس کے متعلق صرف ایک آخری بات عرض کرتا ہوں ۔ آپکو یہ بہت پریشان کر رہے ہیں - معلوم ہوتا ہے ۔ کہ اب انہوں نے یہ بھی طریقہ اختیار کر لیا ہے ۔ کہ سپیکر کو بار بار . . . .

مسٹر سپیکر - آپ آرڈیننس کے متعلق اپنا last point بیان فرمائیں -

نوابزادہ افتخار احمد خاں - جی ہاں ۔ میں آرڈیننس کے متعلق ہی عرض کرنا چاہتا ہوں -

جناب والا ۔ اس ایوان میں باربار اس چیز کو دہرایا گیا ہے کہ برطانوی حکومت میں بھی آرڈیننس جاری ہوتے تھے اور یہ نارمل طریقہ ہے اور یہ جمہوری طریقہ ہے اور جو اس ملک میں سابقہ حکومتیں تھیں انہوں نے بھی یہ طریقہ اختیار کیا تھا اسلئے یہ ordinances خواہ ۱۹ ہوں ۔ ۲ ہوں یا ۱۰ ہوں یہ پرانی روایات کے مطابق ہیں ۔ میں جناب والا اس سلسلے میں یہ چیز انکو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ پہلے آرڈیننس چیف منسٹر کی مرضی سے جاری ہوتے تھے اور پھر وہ آرڈیننس گورنر کے پاس بغیر چیف منسٹر کی اجازت کے نہیں جا سکتا تھا۔ آرڈیننس کے جاری کرنے کی ذمہ داری صرف اس پر ہوتی تھی اور اسکا دارومدار صرف اسی پر ہوتا تھا لیکن آج یہ پوزیشن نہیں ہے آج یہ ordinances جسکی طرف سے جاری ہوتے ہیں وہ اس ایوان کا ممبر نہیں ہے تو اسلئے ان ordinances میں اور ان میں زمین آسمان کا فرق ہے اسلئے میں وزراء صاحبان سے عرض کرونگا کہ وہ انکی خدمت میں دست بدستہ جا کر کہیں (وہ دست بدستہ ہی کہہ سکتے ہیں) کہ خدا کیلئے آئندہ سے آرڈنینس جاری نہ کریں -

امیر حبیب اللہ خاں سعدی - (لائل پور۔۷) - صاحب صدر ۔ میں جناب کے توسط سے کوشش کرونگا کہ کسی ایسی چیز کا اعادہ نہ کروں جو پہلے کہی جا چکی ہو یہ ہنگامی قانون جو ہمارے سامنے لایا جا رہا ہے اسکا مقصد یہ ہے کہ سرکاری اراضیات کے متعلق جو پہلے سے قانون ۱۹۱۲ء سے پنجاب میں نافذ ہے اسکی لسبیلہ تک توسیع کر دی جائے ۔ لیکن جناب والا یہ کہنے کے بعد . . . .

وزیر مال (خان پیر محمد خان) یہ چوتھا سپیکر ہے انکی طرف سے ہماری طرف سے کوئی نہیں بولتا میں یہ عرض کرونگا کہ انکے بعد مجھے ۵ منٹ کیلئے بولنے کی اجازت دیجائے ۔

مسٹر سپیکر - اسکے بعد آپ کو wind up کرنیکی اجازت ہے۔

خواجہ محمد صفدر - جناب والا ۔ یہ چوتھا سپیکر ہے اس side سے لیکن اگر آپ اس پر جلدی کریں گے تو پھر مجھے اجازت دیجئے تاکہ میں....

Minister of Finance: Sir, I propose that the time be extended upto 1-30.

خواجہ محمد صفدر- جناب والا ۔ میرا یہ خیال ہے کہ حزب اقتدار کی طرف سے ہمارے اوپر زیادتی ہو رہی ہے ہم بہتر جانتے ہیں کہ کس چیز پر بولیں اور کس چیز پر نہیں بولیں- میں جناب والا یہ گذارش کرونگا حزب اقتدار کو اتنی جلدی نہ کرنی چاہئے آخر یہ لیجسلیچر کا مسئلہ ہے ہم صبح سے تین آرڈیننس پاس کر چکے ہیں اور یہ چوتھا آرڈیننس زیر بحث ہے - بعض آرڈیننس ایسے تھے جنکے متعلق ہم بات چیت کرنا مناسب نہیں سمجھتے تھے ہم نے نہیں کی - ہم Delaying tactics نہیں استعمال کریں گے آپ کو یاد ہوگا کہ گیارہ بیس یا گیارہ پچیس تک ہم Adjournment موشن پر بحث کر چکے ہیں اور ساڑھے گیارہ بجے سے ہم نے آرڈیننس شروع کیا ہے جس پر تیسری تقریر ابھی ختم ہوئی ہے

مسٹر سپیکر - سعدی صاحب آپ continue کریں -

امیر حبیب اللہ خاں سعدی - جناب والا - اس آرڈیننس میں کہا گیا ہے :-

"Whereas it is expedient to amend the Colonization of Government lands (Punjab) Act, 1912, for the purpose of extending its application to the District of Lasbela.

لیکن اسکی دوسری دفعہ میں کہا گیا ہے :-

It extends to the Districts of Bahawalpur, Bahawalnagar, Dera Ghazi Khan, Gujranwala, Gujrat, Jhelum, Jhang, Lahore, Lyallpur, Mianwali, Montgomery, Multan, Muzaffargarh, Rawalpindi, Rahimyar Khan, Sargodha, Sheikhupura and Sialkot."

اس کلاز کے متعلق میں یہ گذارش کرونگا کہ اسکے دراصل بہت ایسے اسباب ہیں جو بظاہر اس آرڈیننس میں نہیں لائے گئے ہیں لیکن میں ان خفیہ مقاصد کو آپ کے سامنے پیش کرنے کی بجائے صرف اس قانون کے اثرات کو جو کہ لسبیلہ تک توسیع کی جا رہی ہے وہ آپ کے سامنے گذارش کرونگا یہ اثرات ان تمام اضلاع میں ہماری آنکھوں کے سامنے تواتر ہو رہے ہیں اور جنکے متعلق تمام صوبے میں بیچینی اور اضطراب ہے میں انکی طرف آپ کی توجہ مبذول کراؤنگا ۔

Minister of Finance: I move that either the time may be extended up to 2-00 p. m. or till the Bill is passed, whichever is earlier.

خواجہ محمد صفدر - آپ اطمینان رکھیں آپ کے سارے قانون پاس ہو جائیں گے -

Minister of Finance: What about the Bills?

Mr. Speaker: Khawaja Sahib, let it be 1-30 p. m.

خواجہ محمد صفدر - کل آپ کے سب آرڈیننس پاس ہو جائیں گے -

وزیر قانون (ملک قادر بخش) - اور سول کورٹ کے بل کے متعلق ؟

خواجہ محمد صفدر - وہ بھی کل پاس ہو جائیگا -

وزیر خزانہ - خواجہ صاحب آپ یقین دھانی کرائیں -

خواجہ محمد صفدر - میں یہ گذارش کرونگا کہ اگر ایک بجے کے بعد بھی کسی صاحب کو تقریر کرنا ہے تو پھر کل ایک گھنٹے میں وہ ختم ہو جائے گی - (قطع کلامی) - اتنی Hurry میں کام نہیں ہو سکتا بار بار اس مسئلے کو آپ نہ نکالیں - وہ کل ہو جائیگا -

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق) - چار بل ہیں خواجہ صاحب اگر آپ کہیں تو شام کو کر دیا جائے -

خواجہ محمد صفدر - میں ڈیڑھ بجے تک بیٹھنے کو تیار نہیں ہوں شام کو کیا بیٹھوں گا -

مسٹر سپیکر - وہ کل کیلئے کہہ رہے ہیں جناب شیخ صاحب وہ Assurance دے رہے ہیں کہ کل پاس ہو جائیگا -

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق) - کل سارے قانون پاس ہو جائیں گے ؟-

خواجہ محمد صفدر - جی ہاں پاس ہو جائیں گے -

امیر حبیب اللہ خاں سعدی - پہلے اراضیات کے متعلق پنجاب میں جس قانون پر عمل ہو رہا ہے اور وہ اضلاع جہاں اب تک اس کا نفاذ رہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ . . . . . .

مسٹر سپیکر - آرڈر - آرڈر -

امیر حبیب اللہ خاں سعدی- وہ کسی قانون کی تاریخ میں سیاہ باب ہیں میں انکا اعادہ نہیں کرتا لیکن یہ حقیقت ہے کہ ۱۹۱۲ء کا

قانون انگریز نے اپنی خاص مصلحتوں کیلئے وضع کیا تھا لیکن اب سوال یہ ہے کہ یہ حکومت اسی پالیسی پر کیوں گامزن ہے ؟ کیا یہ کبھی اسے اپنی حاشیہ نشینیوں کی ایک فوج تیار کر رہی ہے اور ایک اسے اپنی ہولناکیوں کا نتیجہ قرار دیتی ہے - انگریزوں نے اس ملک کی ہر زمین کو مسلمانوں سے چھینا تھی وہ اب اسی قوم کے خلاف استعمال کیجا رہی ہے ہماری گورنمنٹ کو سوچنا چاہئے کہ وہ منہ سے دعویٰ کرتے ہیں کہ پاکستان ایک مسلمان ملک ہے لیکن انکو سوچنا چاہئے کہ یہ قانون انگریز کے استبدادی دور کی ایک نشانی ہے تو وہ اسکو کسطرح استعمال کر رہے ہیں میں یہ مانتا ہوں کہ قانون میں آپ کو اختیارات ہیں اور بہت وسیع اختیارات ہیں لیکن خدا کیلئے کہ آپ اپنے دعوی حب الوطنی کو دیکھیں اور اسلام کو دیکھیں اور خدا کیلئے یہ بتائیں کہ آپ اسکے برعکس عمل کر رہے ہیں - ابھی تک ۱۶ سال کے بعد بھی تقسیم اراضی کو مستقل نہیں کیا - پہلی وزارتوں اور حکومتوں کو مطمئن کیا جاتا ہے لیکن پانچ سال سے یہ Regime ہم پر مسلط کی ہوئی ہے کیا ہمیں یہ بتا سکتے ہیں کہ آپ نے سرکاری زمینوں کی تقسیم کے لئے کون سی پالیسی وضع کی ہے جو اس ملک کے عوام کے لئے مفید ہو - خواص کے لئے نہیں کہتا - خواص کی تو آپ نے ایک فوج تیار کر لی ہے -

Mr. Speaker : The House now stands adjourned till 8-00 a. m. tomorrow.

(*The Assembly then adjourned till* 8-00 *a. m. on Thursday, the* 18*th July,* 1963).

2133—PLA—600—SGPWP Lahore

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FOURTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Thursday, the 18th July, 1963

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8·54, a.m. of the clock Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqui, Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ
هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ
كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ
تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ذٰلِكَ
الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

پارہ ۲۸ سورہ ۶۱ رکوع ۹، ۱۰ آیات ۸، ۹، ۱۰، ۱۱

لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور (اسلام) کو منہ سے پھونک مار کر بجھا دیں حالانکہ اللہ اپنے نور کو کمال تک پہنچا کر رہیگا۔ گو کافر لوگ کیسے ہی ناخوش ہوں۔ وہ اللہ ایسا ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت کا سامان اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ اس دین کو تمام دینوں پر غالب کر دے اگرچہ مشرک لوگ کیسے ہی ناخوش ہوں۔ اے ایمان والو کیا میں تم کو ایسی تجارت بتلاؤں جو تم لوگوں کو ایک دردناک عذاب سے بچا لے پس تم اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کے راستے میں اپنے مال و جان سے جہاد کرو۔ اگر تم سمجھ رکھتے ہو تو یہ تمہارے لئے بہت ہی بہتر ہے۔ اس کے باعث وہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔ اور تم کو ایسے باغات میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ اور اعلےٰ محلات میں داخل کرے گا جو جنت عدن میں واقع ہوں گے۔ یہ بڑی زبردست کامیابی ہے۔

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

CONSTRUCTION OF KAREZ NAMED "SYED MUHAMMAD HASSAN KAREZ" IN THE AREA OF UNION COUNCIL ALIZAI, TEHSIL PISHIN

***2711. Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Irrigation be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the inhabitants of the area of Union Council Aliazi, Tehsil Pishin started construction of a karez named "Syed Muhammad Hassan Karez" in 1958 on self-help basis;

(*b*) whether it is a fact that afterwards the work on the construction of the said "Karez" was abandoned due to lack of funds;

(*c*) whether it is a fact that about fifty families depend on this karez for their livelihood;

(*d*) whether it is a fact that about 500 acres of land can be brought under cultivation if the said karez is completed;

(*e*) if answer to (*a*) to (*d*) above be in the affirmative, whether the Government intend to take over the same and complete it, if so, the time which the construction of the "Karez" will take?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : This question relates to the Basic Democracies Department and will be answered on the date fixed for that Department.

BORING OF SURFACE WELLS IN QUETTA DIVISION

***2712. Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) the total expenditure incurred on boring surface of wells from 1955 to 1962, in Quetta Division, District-wise;

(*b*) the acreage of land estimated to be irrigated by the said wells along with the total area of land actually brought under cultivation;

(*c*) the toal amount allotted from 1955 to 1962 year-wise for the purposes along with the expenditure actually incurred during the above-mentioned years ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) :

		Rs.
(1) Quetta-Pishin District	..	4,92,000
(2) Loralai District	..	51,484
(3) Fort Sandeman	..	*Nil*
(4) Sibi	..	*Nil*
Total	..	5,43,484

		Acres
(*b*) Estimated acreage Quetta-Pishin District	..	1,200
Loralai District	..	40

(*c*) Figures for actual irrigation not available—

Year		*Allotment* Rs.	*Expenditure* Rs.
1955-56	..	*Nil*	*Nil*
1956-57	..	1,00,000	*Nil*
1957-58	..	2,00,000	*Nil*
1958-59	..	2,00,000	*Nil*

1959-60	..	2,00,000	*Nil*
1960-61	..	3,00,000	4,92,000
1961-62	..	3,00,000	51,484

مسٹر عبدالرازق خان - کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ جو الاٹمنٹ سنہ ۱۹۵۶ سے ۱۹۶۲ تک ہوئی ہیں اس سے یہ صاف ظاہر نہیں ہوتا ہے کہ جو رقومات الاٹ ہوئی تھیں اسمیں سے بہت کم خرچ ہوئی ہیں -

Parliamentary Secretary : It is a new Question.

سوال میں Reasons نہیں پوچھے گئے کہ یہ کیوں خرچ نہیں ہوا اسمیں صرف figures پوچھے گئے ہیں اور انکا جواب دیدیا گیا ہے لیکن اگر معزز ممبر کو تفصیلات ضروری درکار ہوں تو نیا سوال دیدیں ہم اسکا جواب دے دیں گے -

مسٹر عبدالرازق خان - جناب مجھے تفصیلات دینے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا میرا سوال یہ ہے کہ کیا آپ خود انکی تفصیلات معلوم کر کے یہ احکامات جاری کریں گے کہ آئندہ کیلئے جو پیسہ الاٹ ہو وہ پورا خرچ کیا جائے -

وزیر آبپاشی (ملک قادر بخش) - جب سکیم منظور ہوتی ہے تو خرچ ہو جاتا ہے اور بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ رقم الاٹ ہوتی ہے اور سکیمیں منظور شدہ نہیں ہوتیں تو اس چیز کو ہم ضرور دیکھتے ہیں کہ الاٹمنٹ ہو تو سکیم بھی منظور شدہ ہو تو پھر رقم ضرور خرچ کرنی چاہیے -

مسٹر عبدالرازق خان - تو کیا آپ اسبات کی تصدیق کرینگے مجھے ہمیشہ یہ شکایت رہی ہے کہ چھوٹے یونٹوں کیلئے جو رقومات مخصوص کیجاتی ہیں وہ سال کے ختم ہونے پر واپس لے لی جاتی ہیں اور خرچ نہیں کیجاتیں تو کیا آپ اسکا کوئی انتظام کرینگے -

وزیر آبپاشی - یہ ضروری نہیں ہے کہ صحیح ہو کوئٹہ اور قلات کا ہم سروے کر رہے ہیں - سروے کرنا اور سکیم بنانا بڑا مشکل کام ہے -

CONSTRUCTION OF KHUSHABA BUND IN PISHIN TEHSIL

***2713. Babu Muhammad Rafiq :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :

(*a*) whether it is a fact that irrigation Deparment has started work on the construction of Khushaba Bund in Pishin Tehsil ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the time by which the work is expected to be completed and the expenditure estimated to be incurred there on ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری امتیاز احمد گل)

(الف) جی نہیں -

(ب) محکمہ انہار میں ابھی تک کوئی ایسی سکیم منظور نہیں ہوئی -

REPAIR OF WAZIR MUHAMMAD KAREZ IN KUCHLOQ, TEHSIL QUETTA

***2714. Babu Muhammad Rafiq:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Wazir Muhammad Karez in Kuchloq, Tehsil Quetta, was damaged by flood in 1959 ;

(*b*) whether it is a fact that Government sanctioned a sum of Rs. 50,000 for the repair of the same ;

(*c*) whether it is a fact that the repair of the said karez was started in September 1961, and that the repair work has not yet been completed ;

(*d*) the total expenditure incurred so far on it and the area of land to be irrigated by it after its repairs ;

(*e*) the date by which the work is expected to be completed?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (*a*) Yes.

(*b*) No. A sum of Rs. 15,000 only was sanctioned for the job and not Rs. 50,000.

(*c*) The work of repairs was started in October 1961, and the assignment and estimated work was completed by June 1962. However, the spring forming the source for this Karez had by then dried up.

(*d*) The total expenditure incurred so far is Rs. 20,000 and that proposed to be spent is only Rs. 1,000.

(*e*) There is dispute between the local Zamindars and the contractor. The engineers have now approached the Zamindars to undertake the additional work costing Rs. 1,000 only. Otherwise Government do not propose to do any further work on this Karez.

REPRESENTATION OF THE PEOPLE BELONGING TO QUETTA KALAT DIVISIONS AND THE TRIBAL AREAS OF PESHAWAR AND DERA ISMAIL KHAN IN THE IRRIGATION DEPARTMENT

***2716. Babu Muhammad Rafiq :** Will the Minister of Irrigation and Powere be Pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Chief Secretary to Government of West Pakistan in a circular letter No. XIII 158-645 dated 6th September, 1957, pointed out that the people belonging to Quetta/Kalat Divisions and the Tribal Areas of Peshawar and Dera Ismail Khan were not adequately represented in the various services under the Provincial Government.,

(*b*) whether it is a fact that directions were also issued to the effect that as a first step all posts up to Class II in the said Regions (excluding those which were to be filled in on all West Pakistan basis should be filled up by appointment of the residents of the Region on regional or district basis according to the nature of the cadre;

(*c*) whether it is a also a fact that it was further directed that the age limit to these services should be relaxed up to 28 years in a suitable cases;

(*d*) if answer to (*a*) and (*c*) above be in the affirmative, the total number of the persons recruited in the Irrigation Department in compliance with the said directions from 1957 to 1962, from Quetta/Kalat Divisions and Tribal Areas of Peshawar and Dera Ismail Khan Divisions separately;

(*e*) the names and the dates of appointment of the persons belonging to Quetta/Kalat Divisions?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری امتیاز احمد گل)

(الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) جی ہاں ۔

کوئٹہ قلات ۲۴

(د) پشاور اور ڈیرہ اسماعیل خان کے قبائلی علاقے ۱۴

(ہ) متعلقہ افراد کی فہرست منسلک ہے ۔

کوئٹہ قلات سے تعلق رکھنے والے اہل کاروں کی فہرست

نمبر شمار	نام	عہدہ	تاریخ
۱	سید محمد	سب ڈویژنل کلرک	۲۱-۶-۵۷
۲	محمد ایوب	جونئر کلرک	۶-۱۱-۵۸
۳	شاہ محمد	"	۱۸-۳-۵۹
۴	اسحاق شاہ	"	۲۰-۶-۵۹
۵	سوبا خان	"	۱۴-۷-۵۹
۶	محمد مراد	"	۲۰-۷-۵۹
۷	کریم بخش	"	۱۰-۱۱-۵۹

۸	محمد احمد	سٹینو ٹائپسٹ	۱۹-۹-۶۰
۹	قادر بخش	جونئر کلرک	۱۸-۲-۶۰
۱۰	سرفراز خان بلوچ	”	۲۴-۷-۶۱
۱۱	فتح خان سلاجی	”	۱۸-۹-۶۱
۱۲	عبدالکریم	”	۱۴-۳-۶۲
۱۳	جمیل احمد کھوکھر	”	۱۸-۹-۶۲
۱۴	محمد رئیس	”	۱۴-۱۰-۶۲
۱۵	محمد مشتاق	”	۲۲-۹-۶۲
۱۶	نور احمد شاہ	”	۲۷-۱۱-۶۲
۱۷	محمد یوسف	”	۲۱-۱-۵۷
۱۸	اقبال حیدر	”	۱۰-۱-۶۲
۱۹	خادم علی	”	۱۲-۹-۶۲
۲۰	عبداللہ جان	”	۳-۱۰-۶۰
۲۱	محمد ظہیر	”	۵-۴-۶۱
۲۲	محمد اسحاق	”	۱۸-۹-۶۱
۲۳	غلام رسول	”	۱۷-۶-۵۸
۲۴	امجد علی	”	۱۱-۱۱-۵۷
۲۵	عبدالرحمان	”	۷-۱۱-۵۸
۲۶	ناظم رضا	”	۱۸-۴-۶۲
۲۷	ابو سعید شیخ	”	۲۰-۱-۶۲
۲۸	عبدالسلام	”	۹-۱۱-۶۲
۲۹	جان محمد	ڈرافٹسمین	۳-۷-۵۷
۳۰	محمد صدیق	اورسیئر	۱۵-۱۲-۵۸
۳۱	حبیب اللہ	رسٹورر	۲۵-۱-۵۸
۳۲	عبدالرحمان	چپڑاسی	۲۲-۱-۶۰
۳۳	محمد اقبال	جونئر کلرک	۱۹-۳-۵۸
۳۴	ظریف الحسن	”	۸-۹-۵۸

FOREIGN EXPERTS EMPLOYED BY WATER AND POWER DEVELOPMENT AUTHORITY

*3156. **Mr. Nasrullah Khan Khattak**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(a) the total number of foreign experts employed by WAPDA;

(b) the monthly salary paid to each of them;

(c) the total amount paid to them as their salaries;

(d) the salary paid to them in foreign exchange and in Pakistan currency?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill):

(a)
(b) } Statement attached.
(c)
(d)

SALARIES OF FOREIGN CONSULTANTS ENGAGED ON WAPDA'S DEVELOPMENT PROJECTS

Question	General Investigation	Ground Water and Reclamation Division	Power	WAPDA House	M.P.O.	REMARKS
1	2	3	4	5	6	7
(a) Total of Foreign Experts employed by WAPDA.	1. Harza Engineering Co. 2. Sir M. MacDonald & Partners. 3. M/s. Energo Project.	1. M/s. Tipton & Kalmbach Inc. 2. Hunting Tech. Service and Sir M. MacDonald & Partners (Association).	1. M/s. Miner and Miner. 2. M/s. Montecatini. 3. M/s. Kuljian Corportion. 4. M/s. Sandwell Consultants. 5. Stadler Hurter Inc. 6. Commonwealth Association.	1. Mr. Edward Durell Stone.	M/s. M.K. (Pak) Ltd.	
(b) Monthly Salary paid to each of the Consultants.	1. *Harza Engineering Co.* Rs. 1,88,000.00 (Approx.) 2. *Sir M. MacDonald & Partners,* Rs. 16,315.00 (Approx.) 4. *Energo Project,* Rs. 24,000.00 (Approx.)	1. *M/s. Tipton & Kalmback Inc.* Rs. 1,01,986.00 2. *M/s. Hunting Tech. Service & Sir M. MacDonald & Partners (association)* Rs. 1,31,140.00	1. *M/s. Miner and Miner Inc.* Rs. 1,86,400.00 2. *M/s. Montecatini* Rs. 16,800.00 3. *Kuljian Corporation* (only fee is payable). 4. *Sandwell Consultants* (only fee is payable). 5. *Stadler Hurter Inc.* (Payable by Govt. of Canada). 6. *Commonwealth Association* (only fee is payable).	1. Mr. Edward Durell Stone (only fee is payble.	*M/s. M. K. (Pak) Ltd.* Rs. 26,200.00	

ASSEMBLY QUESTION No. 3156—SALARIES OF FOREIGN CONSULTANTS ENGAGED ON WAPDA'S DEVELOPMENT PROJECTS

Question	General Investigation	Ground Water and Reclamation Division	Power	WAPDA House	M.P.O.	REMARKS
1	2	3	4	5	6	7
(c) Total salary paid to the consultants up to 1963.	1. *Harza Engineering Co.* Rs. 63,77,000.00 upt to March 1963. 2. *Sir M. MacDonald and Partners.* Rs. 6,10,600.00 upto June 1963. 3. *Energo Project.* Rs. 4,75,365.00 up to June, 1963.	1. *M/s. Tipton and Kalmbach Inc.* Rs. 57,17,572.94 (1959—63). 2. *Hunting Technical Service and Sir M. MacDonald and Partners (Association)* Rs. 33,68,335.21 (1959—63).	1. *M/s. Miner and Miner Inc.* Rs. 84,60,713.64 2. *M/s. Montecatini.* Rs. 26,60,920.00	1. Mr. Edward Durell Stone. (only fee is payable)	*M/s. M. K. Pak Ltd.*— Rs. 71,64,600.42	
(d) Total salary paid to the Consultants in Foreign Exchange and Pakistan Currency.	. *Harza Engineering Co.* Rs. 63,77,000.00 (All payable in Foreign Currency. 2. *Sir M. MacDonald & Partners.* (i) Rs. 2,97,300.00 (Foreign Currency component).	*M/s. Tipton and Kalmbach Inc.* Rs. 57,17,572.94 (All payable in Foreign Currency) 2. *Hunting Technical Service & Sir M. MacDonald & Partners Association* (i) Rs. 20,29,990.00 (Foreign	1. *M/s. Miner and Miner Inc.* Rs. 84,60,713.64 (Payable in Foreign Currency). 2. *M/s. Montecatini.* Rs. 26, 60,920.00 (*Payable in* Foreign Currency).	1. Mr. Edward *Durell Stone* (Only fee is payable).	*M/s. M. K. (Pak) Ltd.* Rs. 71,64,600.42 (All payable in foreign Currency).	*M/s Tipton & Kalmbach Inc.* Advances have been paid in rupee adjustable

(ii) Rs. 3,13,300.00 (Pakistan Currency).	Currency component). (ii) Rs. 13,39,345.00 (Pakistan Currency).	from the Dollar-salaries as and when desired by the Consultants.
3. *Energy Project*		
(i) Rs. 3,14,336.00 (Foreign Currency Component).		*M/s. Miner & miner Inc.*
(ii) Rs. 1,61,029.00 (Pakistan Cureney).		Rupees advances adjustable against Dollar salaries have been paid as and when re-required by them.
		M/s. Montecatini.
		Rupees advances adjustable against foreign currency daily charges have been paid.

ELECTRIFICATION OF BAHRAM KALI OF UNION COUNCIL RASHKAI

*3157. **Mr. Nasrullah Khan Khattak**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state whether it is a fact that a proposal is under the consideration of Government to electrify Bahram Kali of Union Council Rashkai, Tehsil Noweshera, Peshawar Division; if so, the time by which the said village will be electrified ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill): Load survey of the village Bahram Kali of Union Council Rashkai, Tehsil Nowshera has been carried out but the anticipated demand of power is not expected to yield sufficient Revenue return on the capital expenditure involved. Electrification of this village can be undertaken when its prospective demand develops sufficiently to ensure 15 per cent gross return on the capital investment, or if any consumer or consumers agree to give the minimum consumption gurantee equivalent to 15 per cent return on capital investment.

مسٹر عبدالرازق خان - کیا میں وزیر آبپاشی سے دریافت کرسکتا ہوں کہ آپکی کیا یہ پالیسی نہیں ہے کہ مغربی پاکستان کے ہر دیہات میں بجلی پہنچائی جائیگی - اور کیا یہ دیہات مغربی پاکستان میں نہیں ہیں -

وزیر آبپاشی و برقیات (ملک قادر بخش) - یہ پالیسی صحیح ہے لیکن یہ ہرگز نہیں ہے کہ قومی خزانے کو اسقدر نقصان پہنچ جائے اور Economically نہ ہو تب بھی پہنچائی جائے -

مسٹر عبدالرازق خان - کیا اسکے متعلق تحقیقات فرمائیں گے کہ اس سے چھوٹے دیہات میں لوگوں کو بجلی پہنچ گئی ہے اور یہ انسے economic ہے اور یہ آپکو غلط اطلاع فراہم کیگئی ہے -

وزیر آبپاشی و برقیات - یہ پالیسی آپکو دی ہے کہ ۱۰-پرسنٹ پرافٹ جہاں ملیگا وہاں بجلی پہونچانے کی کوشش کیجائیگی -

مسٹر عبدالرازق خان - مگر ہمارے یہاں تو ایسا نہیں ہے -

وزیر آبپاشی و برقیات - آپکے علاقے میں کچھ رعایتیں ہیں -

ELECTRICITY TRANSMISSION LINE BETWEEN VILLAGES KOTARPAN AND BERA BANDA

*3158. **Mr. Nasrullah Khan Khattak**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(a) the number of electric poles needed for laying electricity transmission line between village Kotarpan and village Bera Banda, Tehsil Nowshera, Peshawar Division;

(b) whether it is a fact that electricity has been supplied to village Bera Banda, but it has not been extended to village Kotarpan, in spite of the fact that the latter has more population than the former;

(c) if answer to (b) above be in the affirmative, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) :(a) 19 Electric Poles.

(b) and (c) Yes, but the electricity has not been extended to villages Kotarpan in view of less Revenue return against the capital expenditure to be incurred thereon.

ERABS DUG IN UNION COUNCIL PIR SABAQ

*3159. **Mr. Nasrullah Khan Khattak**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that two very long 'Erabs' were dug in the area of Union Council Pir Sabaq in order to drain out 'Sem' water, if so; the year in which these 'Erabs' were dug;

(b) whether it is a fact that eversince their construction these Erabs have not been desilted with the result that they do not serve purpose for which these were constructed.;

(c) if answer to (b) above be in the affirmative, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) :(a) Yes, during 1936-37.

(b) No. Drains were remodelled during 1938-39 and desiltled during 1948-49, 1950-51 and 1955-56. They are serving the purpose for which they were constructed.

(c) In view of (b) above, the question does not arise.

TUBEWELLS IN UNION COUNCIL SABAQ

*3160. **Mr. Nasrullah Khan Khattak** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(a) whether any scheme is under the consideration of Government for installing tube-wells in the area of Union Council Sabaq Tehsil Nowshera, Peshawar Division:

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the amount proposed to be allocated for this purpose and the time by which the said scheme will be taken in hand?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill): (a) No such scheme is under consideration.

(b) In view of (a) above, the question does not arise.

SINKING OF WELLS IN THE THAR SUB-DIVISION

*3499. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state whether it is a fact that in the newly established villages in the Thar Sub-Division the people are not allowed to sink wells for drinking water; if so, whether there is any proposal or scheme under the consideration of Government to solve the problem of scarcity of drinking water in the Thar Sub-Division; if so, the details thereof; if not, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill): This question pertains to the Health Department.

میر حاجی محمد بخش تالپور - یہ ریونیو کا کام ہے ہیلتھ کا نہیں ہے اگر آپ ہیلتھ کو بھیجیں گے تو وہ پھر کہہ دیں گے کہ یہ ریونیو کا ہے کیا میں آپکو بتاوں کہ یہ کیسے ریونیو کا ہے۔

WATER SURVEY DEPARTMENT

*3500. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) the date since which underground Water Survey Department has been set up, the area surveyed by it so far in every district and the amount of money spent on it each year;

(*b*) whether any survey has been carried out in Desert Sub-Division of Tharparkar district by the said department; if so, whether Government would lay on the table of the House a copy of the survey report?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill): (*a*) July 1954 for *ex*-Punjab and August, 1959 for *ex*-Sind.

The areas surveyed so far are Doabwise and not District-wise:—

		Million acres
(*i*) Rachna Doab	..	5.3
(*ii*) Chaj Doab	..	2.3
(*iii*) Thal Doab	..	3
(*iv*) Bari Doab	..	6.8
(*v*) *ex*-Bahawalpur State	..	3
(*vi*) Some small schemes areas of Peshawar, Mardan and D. I. Khan District.	..	1.5

In *ex*-Sind area the investigations are spread over 14.2 million acres and have been completed in the following areas:—

		Acres
1. Khairpur	..	5,65,000
2. Gaja	..	1,27,000
3. Larkana Shikarpur	..	5,04,000
4. Tando Bago	..	3,41,000
5. Shahdadkot Manchar	..	1,91,500
6. Thatta Sakhro Jam	..	3,24,000
7. Gotki	..	9,47,000
8. Kashmore Jacoobabad	..	14,82,000

The yearwise expenditure in *ex*-Punjab is as follows:—

		Rs.
1. 1954-55	..	10,02,969.00
2. 1955-56	..	25,24,445.00
3. 1956-57	..	21,75,182.00
4. 1957-58	..	52,83,954.00
5. 1958-59		80,60,112.00
6. 1959-60	..	32,27,958.00

7. 1960-61 .. 59,52,840.00
8. 1961-62 76,57,503.00

The yearwise expenditure in *ex*-Sind is as follows:—

	In lacs of rupee
1959-60	.. 30.60
1960-61	.. 37.26
1961-62	.. 61.24

(*b*) No. This area is outside the irrigation boundaries and at present the work is concentrated within the irrigation boundary.

میر حاجی محمد بخش تالپور - کیا جناب منسٹر صاحب یہ فرمائیں گے کہ تالپور کھیرو ضلع مانکھڑ کی زمین بھی سیم و تھور میں آرہی ہے کیا آپ ادھر بھی خیال فرمائیں گے -

وزیر آبپاشی و برقیات — (ملک قادر بخش) ادھر غور کرنے یا کام کرنے کا خیال ہے یا نہیں یہ کوئی سوال نہیں ہے اگر آپ چاہتے ہیں تو آپ لکھکر دیں -

Mr. Speaker: The Member may give fresh notice for that.

POSTING OF QUALIFIED VETERINARY SURGEONS IN DESERT SUB-DIVISION OF THARPARKAR DISTRICT

***3502. Mir Haji Muhammad Bux Talpur**: Will the Minister of Agriculture be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that entire population of 25 lakhs living in sandy region of Desert Sub-Division of Tharparkar District depend on the breeding and maintenance of cattle for their livelihood;

(*b*) whether it is a fact that in the entire area of 8,000 square miles of the said Sub-Division, there are only five veterinary dispensaries and only one of them has been provided with Surgeon in April 1963;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, the time by which qualified veterinary Surgeon will be posted in the remaining four Dispensaries and the steps Government intend to take to provide more veterinary facilities to the said area?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری امتیاز احمد گل)
(الف) جی ہاں -
(ب) جی ہاں -
(ج) سند یافتہ اسسٹنٹ وٹرنری سرجن کے دستیاب ہوتے ہی ان آسامیوں پر تقرریاں کردی جائیں گی -

TOUR PERFORMED BY MR. MUHAMMAD BACHAL MEMON, DIRECTOR OF AGRICULTURE, HYDERABAD REGION.

*3503. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur**: Will the Minister of Agriculture be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Mr. Muhammad Bachal Memon, Director of Agriculture, Hyderabad Region, visited Thar and Nagarparkar areas of Tharparkar District in April, 1963; if so, the route by which he performed his tour and the names of the officials accompanying him;

(b) the names of the places visited by him and whether he submitted any proposal for agricultural improvements in Thar and Parkar; if so, whether Government would lay on the Table of the House a copy thereof;

(c) whether it is a fact that while on tour the said Officer made an announcement to the effect that monetary aid would be given for sinking of wells, etc., if so, the details of the scheme for the implementation of which the monetary aid has been announced ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill): (a) Yes. He performed his tour by the route given in the statement, a copy of which is placed on the table.

(b) Places visited by him were the same as shown in the statement.

The Director of Agriculture, Hyderabad Region has submitted schemes for extension of agricultural activities to desert area of Tharparkar district, scheme for construction of tube-wells at Diplo and Mithi and for the sinking of open wells in Nagarparkar area. These schemes are under examination.

(c) No.

From		*To*
Hyderabad	..	Mirpurkhas.
Mirpurkhas	..	Kunri.
Kunri	..	Cheel.
Cheell	..	Toge Jo Tar.
Tago Jo Tar	..	u/c Kantio.
u/c Kantio	..	u/c Chachro.
Chachro	..	Rohi Raro village.
Rohi Raro village	..	Man Bai Jo Tar.
Man Bai Jo Tar	..	Kankio.
Kankio	..	Bhilanjee Dhani.
Bhilanjee Dhani	..	Orahmar.
Orahmar	..	Harch.
Haroh	..	HQ of U/C Sati Dero
HQ of U/C Sati Dero	..	Chotal.
Chotal	..	u/c Virawah.
Virawah	..	Bhodesar.
Bhodesar	..	Nargarparkar.
Nargarparkar	..	Rahimki Bazar.
Rahimki Bazar	..	Kadhan.
Kadhan	..	Badin.
Badin	..	Talhar.

Talhar	.. Matli.
Matli	.. Tando Muhammad Khan.
Tando Muhammad Khan	.. Hyderabad.

Superintending Engineer, Agricultural Machinery, Southern Zone, Tharparkar and Deputy Director of Agriculture, Hyderabad accomapained him.

میر حاجی محمد بخش ٹالپور - جناب والا آپ نے "رتی" کے جواب میں فرمایا ہے کہ مٹھی اور ڈپلو میں ٹیوب ویل لگانے اور کوئیں کھودنے کا ارادہ ہے - آپ نے فرمایا ہے کہ اس سلسلے میں منصوبہ پیش کیا اور اسکا معائنہ کیا جا رہا ہے تو معائینہ سے آپکا مطلب کیا ہے یعنی کونسا ڈیپارٹمنٹ یہ کر رہا ہے - کس قسم کا معائینہ کررہے ہیں اس سکیم پر کیا غور ہو رہا ہے یہ پوچھنا ہے کہ کون غور کر رہا ہے -

وزیر زراعت (ملک قادر بخش) - سوال کچھ پوچھتے ہیں جواب کچھ مانگتے ہیں آپ نے پوچھا کس کس جگہ اس نے visit کیا ہم نے بتا دیا -

میر حاجی محمد بخش ٹالپور - آپ نے سنا ہی نہیں - میرا کیا قصور ہے - میں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ منصوبوں کا معائینہ کیا جا رہا ہے - میں کہتا ہوں کہ کون معائینہ کر رہا ہے -

Minister for Agriculture: The Director of Agriculture, Hyderabad Region, has submitted schemes for extension of agricultural activities to desert area of Tharparker district scheme of construction of tubewells at Diplo and Mithi and for the sinking of open wells in Nagarparkar area. Thes schemes are under examination.

میر حاجی محمد بخش ٹالپور - کون کر رہا ہے -

وزیر زراعت - محکمہ زراعت -

SCHEME FOR REGISTAN SOIL AND VEGETATION CONSERVATION DIVISION PREPARED FOR THE DESERT AREA OF THARPARKAR DISTRICT

***3504. Mir Haji Muhammad Bux Talpur**: Will the Minister of Agriculture be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the scheme for Registan Soil and Vegetation Conservation Division at an estimated cost of Rs, 13.20,000 was prepared especially for the Desert Area of Tharparkar District and it was approved by e Economic Committee of the Cabinet in November, 1959;

(*b*) whether it is a fact that thesaid scheme is scheduled to be completed by 1964; if so, the object of the scheme;

(c) the extent to which the said scheme has been executed and whether it will be completed by the scheduled time;

(d) whether the Inspector-General of the Central Ministry of Food and Agriculture has, after carrying out inspection on the spot has reported to the Provincial Government that the scheme is not likely to in the heavy rainfall area like Nagarparkar; if so, the action intended to be tak n in pursuance of the said report;

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill); (a) Yes.

(b) Yes. The scheme aims at conservation of natural vegetation and to arrest the spread of desert conditions caused by wind erosion through dry-zone afforestation and vegetation devlopment.

(c) A statement showing the work done since the commencement of the scheme is laid on the table. These works will be continued after the expiry of the current scheme as conservation and reclamation is a long term process and cannot be achieved in a short period.

(d) Yes. A pilot project area has been opened in Nagarparkar in july, 1962, according to the recommendations of the Inspector-General of Forests.

1.	Surrvey and demarcation..	1,581,000 acres.
2.	Internal survey	495,290 acres
3.	Sowing and planting	5,750, acres
4.	Establishment of vegetation recovery Plots of 40 acres each	3 Nos.
5.	Establishment of sand stablization plots ' ..	275 acres
6.	Tree nursery	28 acres.
6.	Potted nursery	4,000 Nos.
8.	Collection of tree seed	130-30 maunds.
9.	Collection of grass seed	35-33 maunds.
10.	Live hedges	100 acres.
11.	Dry fencing	100 acres.
12.	Nursery sheds	4 Nos,
13.	Buildings	26 Nos.

میر حاجی محمد بخش تالپور - کیا یہ حقیقت ہے کہ اس سکیم سے جو سن ۱۹۵۹ سے شروع ہوئی ابتک یعنی ۱۹۶۳ تک لوگوں کو کوئی فائدہ نہیں ملا - جو مویشی پالنے والے ہیں انکو کوئی فائدہ نہیں ملا - کیا یہ حقیقت ہے -

وزیر زراعت (ملک قادر بخش) - سکیم سے فائدہ کیوں نہیں پہنچے گا - ضرور فائدہ پہنچے گا when completed

میر حاجی محمد بخش تالپور - میرا مطلب ہے کہ سن ۱۹۵۹ سے لیکر ۱۹۶۳ تک تو کوئی فائدہ نہیں ملا اسکے بعد ملا تو وہ اور بات ہے -

SUPPLY OF SUGAR CANE TO MILLS

*3513. **Major Abdul Majid Khan**: Will the Minister of Food and Agriculture be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the managements of the Sugar Mills enter into agreement with the land-owners of the cane producing areas for the supply of Sugarcane ;

(*b*) whether it is a fact that in most cases the land is given by the landowners to the tillers on lease for one or more years.

(*c*) whether it is a fact that the indent 'purchases' from the Mills are not given by the landlords to the tillers but are mis-appropriated ;

(*d*) if answer (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to make necessary arrangements for the delivery of the Indent 'Purchases' to the tillers direct?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill): (*a*) No. The Mills management enter into agreements with the tenants except in cases where the tenants themselves ask for the agreement to be entered into with their land-owners.

(*b*) Yes.

(*c*) No. The indent purchase are delivered to the individuals with whom the mills execute agreements.

(*d*) In view of replies to (*a*) and (*c*) above, question does not arise

CONSTRUCTION OF A DAM IN SOUTH OF MITCHINI BRIDGE

*3552. **Major Abdul Majid Khan**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that more then 10 thousand acres of cultureable land of Ilaqa Daudzai has become barren due to the fact that Shahalam River has changed its course;

(b) if answers to (a) above be in the affirmative, whether Government intend to construct a dam south of Mitchini Bridge to control the river water for irrigating the area through canals?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill): (a) No.

(b) There is no such scheme yet approved by the Government.

WIDENING OF DOABA CANAL

*3555. **Major Abdul Majid Khan**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that people of Doaba in Peshawar District cannot get sufficient water for even half of their lands;

(b) whether it is a fact that DOABA canal is too narrow to pass sufficient water for irrigation of the said Ilaqa;

(c) whether it is a fact that the said canal was constructed when there was very small area under cultivation;

(d) if answers (a) to (c) above be in the affirmative, whether Government intend to widen the above canal?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری امتیاز احمد گل)

(الف) جی نہیں -

(ب) جی نہیں -

(ج) جی نہیں - یہ نہر تمام قابل کاشت زیرسیرابی رقبے کیلئے تعمیر کی گئی ہے -

(د) مندرجہ بالا (الف) سے (ج) کے جواب کے پیش نظر سوال پیدا نہیں ہوتا -

---

INTEGRATED SENIORITY OF OFFICERS OF THE IRRIGATION DEPARTMENT

*3556. **Major Abdul Majid Khan**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the integrated seniority of Officers of the Irrigation Department was prepared in 1959 in accordance with the provision of Para. 14 of the Government of West Pakistan Irrigation Department Circular of 1955, and was circulated amongst the Officers of the Department;

(b) whether it is a fact that the integrated list was twice altered subsequently without intimating the changes and alterations to the Officers concerned;

(c) whether it is also a fact that in the said lists certain Officers of Group 'C' sub-cadre were given higher places in order of seniority than those

to which they were entitled under the said circular without affecting any corresponding change in the circular with the result that officers of group sub-cadre 'B' and 'D' who were senior to them lost their due positions and chanaces of promotion to higher appointments;

(*d*) if answers to (*a*), (*b*) and (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to restore the affected Officers of Group Sub-cadre B and D to their correct position in the integrated list ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری امتیاز احمد گل)

(الف) جی ہاں ۔ افسران کی عارضی مشترکہ سینیارٹی سابقہ دفتر چیف انجینیئر انہار مغربی پاکستان میں تیار کی گئی تھیں اور افسران کو دی گئیں تھیں ۔

(ب) جی نہیں ۔ صرف ایک بار ۔ متعلقہ افسران کو تبدیلی سے مطلع نہیں کیا گیا تھا ۔

(ج) بالمطابق (ب) اوپر اور (د) نیچے ۔

(د) دو گروپ سب کیڈر سی کے افسران کے مشترکہ فہرست سینیارٹی میں شمول کو ایک گروپ سب کیڈر ڈی کے افسر کی طرف سے عدالت عالیہ مغربی پاکستان میں چیلنج کیا گیا ہے ۔ معاملہ پیش عدالت ہے اور اسلئے جب تک رٹ درخواست کا فیصلہ عدالت عالیہ سے نہ ہو جائے کوئی کارروائی ممکن نہیں ہے ۔

QUESTION NO. 4067—NOT ASKED

VACANCIES OF P. S. E., CLASS I IN IRRIGATION DEPARTMENT

***4124. Amir Habibullah Khan Saadi :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the vacancies of P.S.E., Class I in Irrigation Department occurring in 1956 to 1962 are still lying unfilled ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in affirmative, the time by which Government intend to fill these vacancies ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill): Yes.

No date can be specified. However, the vacancies shall be filled as early as possible through the West Pakistan Public Service Commission.

GRADATION LIST OF OFFICERS IN THE IRRIGATION BRANCH, PUBLIC WORKS DEPARTMENT

***4125. Amir Habibullah Khan Saadi :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether Government are prepared to lay on the Table of the House, a copy of the half yearly gradation list of Officers in the Irrigation Branch Public Works Department, corrected up to 1st January 1955 ;

(*b*) whether it is a fact that many officers mentioned in the above-mentioned list were promoted from P.S.E., II to P.S.E. I superseding senior P. S. E. II Officers;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, the names of the Officers in that list who were superseded and the reasons for not promoting them ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill): (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) The list of superseded officers is enclosed. The reason for their not being promoted is that the selection for promotion from P. S. E. II to P. S. E., I was made on the recommendations of the West Pakistan Public Service Commission under the P. S. E., Class I Rules :—

(1) Kh. Maqbool Ahmed.
(2) Sh. Khurshid Ahmed.
(3) Mian Fazal Karim Bhatti.
(4) Ch. Muhammad Ali.
(5) Mr. Sirajuzzaman.
(6) Shakil Ahmed Qureshi.
(7) Ch. Nur Muhammad (2).
(8) Mirza Abdul Kari.
(9) Mr. Bilal Ahmad.
(10) Mian Ata Muhammad.
(11) Mian Allah Dad Khan.
(12) Ch. Muhammad Ramzan Khan.
(13) Malik Najibullah.
(14) Ch. Rehmat Ali.

امیر حبیب اللہ خان سعدی—جناب والا پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے "ج" کے جواب میں فرمایا ہے کہ ترقی نہ ملنے کا سبب یہ ہے کہ پبلک سروس کمشن نے یہ سفارشات کیں تھیں - میں ان سے سوال پوچھتا ہوں کہ پبلک سروس کمشن کی سفارشات کس قاعدے یا اصول پر مبنی تھیں یا محض انکی اپنی مرضی تھی -

پارلیمنٹری سیکریٹری—پبلک سروس کمشن کا جہاں تک تعلق ہے انکی سفارشات کے متعلق ہم کچھ نہیں بتا سکتے - بہر حال یہ ایسا ادارہ ہے جو کہ آفیسرز کو Promotion کے متعلق رائے دینے کے لئے ایک اچھا ادارہ سمجھا جاتا ہے - وہ اس طرح انکی Promotion کرتے ہیں -

امیر حبیب اللہ خان سعدی—کیا پبلک سروس کمشن ایسے خود مختار اداروں میں سے ہے جو کسی قاعدے اور اصول کے پابند نہیں بلکہ اسکی اپنی ہی مرضی اسکا قانون ہے اور وہ کسی کے سامنے جواب دہ نہیں ہیں ؟

وزیر آبپاشی و برقیات (ملک قادر بخش) : دیکھئے جناب۔ پبلک سروس کمشن ایسا ادارہ ہے جس سے ہم Advice لیتے ہیں - اسکا آرڈر final نہیں ہوتا لیکن حکومت ہمیشہ اسکے مشورہ کا بہت ہی پاس کرتی ہے

امیر حبیب اللہ خان سعدی - کیا محترم وزیر صاحب فرما سکتے ہیں کہ پبلک سروس کمشن نے ان درجہ دوئم کے سینر آفیسرز کو جونیر آفیسرز پر ترجیح دینے کے کیا وجوہات بتائے ہیں -

وزیر آبپاشی و برقیات- وجوہات تو پبلک سروس کمشن سے منگوانے پڑیں گے

Mr. Speaker : You may give fresh notice for that

مسٹر حمزہ— جناب ملک قادر بخش صاحب نے فرمایا ہے کہ پبلک سروس کمشن کی سفارشات کا بہت لحاظ رکھا جاتا ہے کیا ایسی مثالیں بھی موجود ہیں کہ ان سفارشات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے نئی پالیسی گورنمنٹ نے اختیار کی ہو ؟

وزیر آبپاشی وبرقیات—کوئی واضح پالیسی نہیں ہے۔ آپ نوٹس دیدیں - کوئی ایسی بات ہو تو ہم معلوم کر لیں گے -

مسٹر حمزہ— جناب سپیکر ابھی پچھلی دفعہ پبلک سروس کمشن کیطرف سے جو سابقہ تعیناتیوں کے بارے میں رپورٹ ایوان میں پیش ہوئی تھی اس میں واضح طور پر ....(قطع کلامی)

Mr. Speaker : There should be no discussion about that.

مسٹر حمزہ - جہاں ایک چیز کا انہیں ذاتی طور پر علم ہے اور یقینی طور پر علم ہے تو انکو چاہئیے کہ حقیقت بیان کر دیں - چھپائیں نہیں -

وزیر آبپاشی و برقیات—یہ کوئی سپلیمنٹری نہیں ہے -

SUPPLY OF ELECTRICITY TO CIVIL REST HOUSE, GOJRA, DISTRICT LYALLPUR

***4135. Mr. Hamza** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state—

(*a*) whether it is a fact that electricity was supplied to Civil Rest House, Gojra, District Lyallpur on temporary basis from 6th March 1962 to 7th December, 1962 under Account No. B-909.

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) the name of the person in whose favour the temporary electric connection was sanctioned ; (*ii*) whether the electric charges for the said period have been realised; if so, when, if not, the steps taken by the Department concerned for the realisation of the amount from the consumer ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill): (*a*) Yes.

(*b*) (*i*) The temporary connection was given on 6th March, 1962 in the name of Negina Khan Numberdar, Gojra, on the specific request received from Mr. S. M. Iqbal Resident Magistrate Gojra for one week in the first instance. This connection remained operative for about 9 months as the Resident Magistrate who was living in the Rest House did not allow it to be dis-connected till 7th December, 1962.

(*ii*) Electricity charges for this period come to Rs. 233·01 which have not been paid so far by the consumer, inspite of the fact, that the bill was rendered to him by the Electricity Department, and the consumer was repeatedly reminded. The matter has now been taken up with the civil authorities at District level and it is hoped that the outstanding amount will now be realized.

مسٹر حمزہ — جناب سپیکر پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ ریذیڈنٹ مجسٹریٹ گوجرہ نے پہلے ایک ہفتہ کیلیے ٹمپریری کنکشن مانگا اور اس کو ٹمپریری کنکشن دیا گیا لیکن یہ کنکشن تقریبا ۹ ماہ سول ریسٹ ہاؤس میں جاری رہا — آپ یہ بتائیں کہ جب سات دن کے لیے دیا گیا تھا تو یہ ۹ ماہ تک جاری کیوں رہا — کیا آپ نے ان افسران کے خلاف جنہوں نے تساہل برتا تھا اور ان کے تساہل کی وجہ سے ۲۳۳ روپیہ کی رقم آج تک محکمہ کو ادا نہیں کی گئی کوئی ایکشن لیا ہے —

وزیر آبپاشی و برقیات — جناب والا اس سوال کا جواب موصول ہونے پر جونہی مجھے علم ہوا کہ یہ واقعہ ہوا ہے میں نے چیف سیکریٹری کے نام نوٹس بھیجا ہے کہ وہ مناسب کارروائی کریں —

مسٹر حمزہ — جناب والا اس سوال سے واضح ہے کہ محکمہ متعلقہ کے اہلکاران نے ریذیڈنٹ مجسٹریٹ کا لحاظ کرتے ہوئے دیدہ دانستہ محکمہ کو مالی نقصان پہنچایا ہے — آپ کو اس حقیقت کو تسلیم کرنا چاہیے تھا — اگر آپ کے پاس کچھ جان یا اختیارات بقایا ہیں اور اگر آپ اپنے اختیارات اپنے ملک کے مالی مفادات کے لیے استعمال کرنا چاہتے تھے —

Mr. Speaker : That is not a supplementry. That is a suggestion.

Khawaja Muhammad Safdar : He is putting another supplementry the first one being rulled out by your honour

Mr. Speaker : Let Amir Habib Ullah Khan Saadi put his supplementry.

امیر حبیب اللہ خان سعدی — محترم وزیر صاحب نے جواب میں فرمایا ہے کہ سرکاری ریسٹ ہاؤس میں ۶ مارچ

۱۹۶۲ کو نگینہ خان ایک شخص کے نام یہ کنکشن لیا گیا تو میں یہ پوچھتا ہوں کہ کیا محترم وزیر اس راز سے پردہ اٹھائیں گے کہ سرکاری عمارت میں پرائیویٹ شخص کو کس طرح کنکشن دیا گیا۔

وزیر آبپاشی و برقیات — جناب والا میں نے عرض کیا ہے کہ اس سوال کا جب جواب پہنچا میں نے اس کو آپ تک محدود نہیں رکھا میں نے چیف سیکریٹری صاحب کو لکھا کہ وہ تمام معاملہ کے متعلق probe کرے اور suitable action اگر مناسب ہو تو لے — اب آپ کے جتنے بھی سپلیمنٹری سوال ہوں گے اس میں cover ہوں گے —

مسٹر حمزہ— جناب والا کیا یہ حقیقت ہے یہ سوال ریونیو ڈیپارٹمنٹ — بیسک ڈیموکریسی ڈیپارٹمنٹ اور ایریگیشن اینڈ پاور ڈیپارٹمنٹ میں ایک فٹ بال کی طرح ایک طرف سے دوسری طرف آتا جاتا رہا اور گورنمنٹ نے اس سوال کا جواب دینے میں دیدہ دانستہ تساہل برتا بلکہ ہر محکمہ اپنے آپ کو بچاتا رہا —

وزیر آبپاشی و برقیات — یہ سراسر غلط ہے — یہ آپ کے دماغ کی اختراع ہے اور مجھے افسوس ہے آپ کو ایسا نہیں کہنا چاہئے تھا۔

مسٹر حمزہ — جناب والا اگر میں ثابت کر دوں کہ میرا یہ سوال یہ تین محکمے وقتاً فوقتاً ایک دوسرے کی طرف بھیجتے رہے ہیں تو آپ ان کو کیا سزا دیں گے یا وزیر صاحب کیا سزا قبول کرنے کے لیے تیار ہوں گے۔

Mr. Speaker : This is not a supplementay.

وزیر آبپاشی و برقیات — میں کوئی سزا دینے کو تیار نہیں ہوں۔

مسٹر حمزہ — جناب والا آخر سوالات کے وقفہ کو رکھنے کا کیا مقصد ہے — اگر جناب وزیر صاحب یہاں

آ کر غلط بیانی کرتے ہیں یا میں غلط بیانی کروں تو یہ contempt of the house ہے — آپ مجھے سزا دیں یا انہیں سزا دیں — محض یہاں آ کر طوطے کی طرح باتیں کہہ دینے سے وقفہ سوالات کا مقصد پورا نہیں ہوتا —

Mr. Speaker : This is not proper.

اگر آپ کو اس کے متعلق کوئی تکلیف ہے یا اگر آپ کا سوال مختلف محکموں میں جاتا رہا ہے آپ مجھے ریفر کر دیں میں اس کے متعلق دیکھ لوں گا —

وزیر آبپاشی و برقیات — میں عرض کروں گا واقعی یہ ٹھیک ہے طوطے کی طرح کہنا ٹھیک نہیں لیکن کوے کی طرح چلانا بھی ٹھیک نہیں —

مسٹر حمزہ — میں یہ ثابت کروں گا کہ طوطے کی طرح ہے یا کوے کی طرح —

مسٹر سپیکر — حمزہ صاحب آپ تشریف رکھیں —

I have called the next Question.

SUPPLY OF ELECTRICITY TO TUBEWELLS SUNK ON THE BANK OF GUJRAT BRANCH CANAL, TEHSIL PHALLA

***4139 Chaudhri Muhammad Iqbal** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state—

(*a*) whether it is a fact that several tubewells were sunk some years ago on the bank of Gujrat branch Canal in Tehsil Phalia with a view to combating the menance of waterlogging;

(*b*) whether it is a fact that these tube-wells have not so far been put into operation for want of electricity ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to supply electricity to the said tube-wells, if so, when

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes, but arrngements are being made to supply electricity to the tubewells.

(*c*) Electric supply will be made available very shortly.

راؤ خورشید علی خان — جناب والا کیا Question hour کے خاتمہ سے قبل سوال نمبر ۴۱۳۵ کا جواب آئیگا —

پارلیمینٹری سیکریٹری (میاں معراج الدین) — جناب والا اس سوال کے متعلق آپ رولنگ دے چکے ہیں اور دوسرا سوال وع

ہو گیا ہے — یہ اب اس سوال کے متعلق سپلیمنٹری کیسے کر سکتے ہیں —

وزیر آبپاشی و برقیات — جناب والا یہ جس سوال کے متعلق سپلیمنٹری سوال کرنا چاہتے ہیں Mr. Speker with your permission, Sir میں اس کے متعلق عرض کر دوں — حمزہ صاحب کو یہ شکایت ہے یہ سوال مختلف محکموں میں گھومتا رہا — میں نے عرض کیا ہے مجھ نیازمند کے پاس جونہی سوال آیا میں نے اس کا جواب دے دیا اب یہ کہ وہ گھومتا رہا ہے اس کے متعلق مجھے کوئی علم نہیں ہے —

سردار عنایت الرحمن خان عباسی — پوائنٹ آف آڈر — جناب والا آپ نے دوسرے سوال کو پکارا — چودھری محمد اقبال صاحب نے نمبر کہا اور اس کا جواب مل گیا — کیا رول کے تحت پہلے سوال کا سپلیمنٹری جواب دیا جا سکتا ہے —

Mr Speaker : No. There should be no discussion on the previous question after calling another question.

چودھری محمد اقبال — جناب والا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ بہت جلد بندوبست ہو جائے گا جلدی کی میعاد کب تک ہو گی —

(اس مرحلے پر راؤ خورشید علی خان صاحب سپلیمنٹری سوال پوچھنے کے لیے کھڑے ہوئے)

مسٹر سپیکر — راؤ صاحب اب دوسرے سوال کی باری ہے جو سپلیمنٹری سوال آپ نے پوچھا تھا وہ اس سوال کے متعلق نہیں تھا — چودھری اقبال صاحب کا سوال جو ہے اگر آپ اس کے متعلق سپلیمنٹری سوال پوچھنا چاہیں تو پوچھ لیں —

راؤ خورشید علی خان — جناب والا یہ زیادتی ہے آپ نے مجھے اجازت دی میں نے سوال کیا —

مسٹر سپیکر — راؤ صاحب اس کے متعلق میں نے عرض کیا ہے کہ حمزہ صاحب مجھے لکھ کر بھیج دیں

اس کے متعلق میں دیکھ لوں گا — اس کا میں نے پہلے ہی جواب دے دیا ہے —

راؤ خورشید علی خان — جناب والا میرا سپلیمنٹری سوال یہ ہے کہ کیا سیشن ختم ہونے سے پہلے اس سوال کا جواب مل جائے گا —

مسٹر سپیکر کون سے سوال کا

سردار عنایت الرحمن خان عباسی — پوائنٹ آف آرڈر After your rulling, Sir کوئی سپلیمنٹری سوال کیسے پوچھا جا سکتا ہے — راؤ خورشید صاحب تو اچھے خاصے Parliamenta ria ہیں اور وہ ہر بات کو سمجھتے ہیں — پھر دوسرے سوال کا بھی جواب دیا جا چکا ہے اور اس کے باوجود وہ پہلے سوال کو پریس کر رہے ہیں —

مسٹر سپیکر میں نے پچھلے سوال کے لیے سپلیمنٹری سوال کرنے کی اجازت نہیں دی — راؤ خورشید صاحب جب ایک سوال شروع ہوا ہو اور آپ سپلیمنٹری سوال کرنے کے لیے اٹھیں تو یہی سمجھا جائیگا کہ آپ اس سوال کے متعلق سپلیمنٹری سوال پوچھنا چاہتے ہیں —

راؤ خورشید علی خان — جناب میں نے یہ کیا تھا — I am on my legs آپ نے مجھے سپلیمنٹری proto st کی اجازت بھی دے دی تھی —

مسٹر سپیکر — خیال تھا کہ آپ نے سپلیمنٹری سوال چودھری اقبال صاحب کے سوال کے متعلق پوچھا ہو گا کیونکہ اسی سوال کے متعلق سپلیمنٹری ہو سکتا ہے — پچھلے سوال کے متعلق سپلیمنٹری نہیں ہو سکتا

The member may please take his seat.

میاں معراج الدین (پارلیمنٹری سیکرٹری) پوائنٹ آف آرڈر — راؤ خورشید صاحب کہہ رہے ہیں کہ میں protest کر رہا ہوں کیا یہ آپ کی رولنگ کے خلاف protest کر رہے ہیں

مسٹر سپیکر — جی نہیں آپ تشریف رکھیں —

(اس مرحلے پر پارلیمنٹری سیکرٹری چودھری امتیاز احمد گل صاحب نے دوبارہ اسی سوال کا جواب پڑھ کر سنایا)

چودھری محمد اقبال — عنقریب کب تک ہو جائے گی —

پارلیمنٹری سیکرٹری کوشش کی جائے گی کہ جلد ہو جائے —

CONSTRUCTION OF SPURS ON BANK OF RIVER JHELUM

*4147. **Chaudhri Gul Nawaz Khan**: Will the Minister of Irrigation be pleased to state—

(a) whether it is a fact that the spurs constructed on the bank of river Jhelum on the side of Jhelum city have deflected the currents of the river water towards Mai Kalan and Khurd, Narwal, Dinal, Biharwal, Malu, Dolu Khadaryala, Kharka, Chak Sikandar, Garhajattan, Bhawal Gharbi and Khohar villages of Kharian Tehsil (District Gujrat) situated beyond the opposite bank of the said river ;

(b) whether it is a fact that due to the deflection the lands in the above said village are being eroded rapidly by river water ;

(c) if answer to (b) above in the affirmative the steps Government intend to take to rescue these villages from the said menace and whether the Irrigation and revenue Departments have submitted to the Government any scheme in this behalf and if not whether Government intend to protect these villages by constructing spurs in this rainy season; if not, the reason therefor; whether Government intend to allot alternative lands to the cultivators of the above said villages whose previous holdings have been eroded; if so, the time by which the said lands will be allotted?

ANSWER NOT LAID ON THE TABLE

ORDINANCE PROHIBITING THE KEEPING AND REARING OF GOATS IN CERTAIN DISTRICTS OF THE PROVINCE

*4170. **Mazhar Hussain Mirza** : Will the Minister of Agriculture be pleased to state—

(a) whether it is a fact that during the Martial Law Regime an ordinance prohibiting keeping and rearing of goats in certain districts of the province was promulgated and in compliance with the said Ordinance the owners of the goats had to sell their goats in a haphazard way on very cheap rates;

(b) whether the provisions of the said Ordinance are applicable to any area in District Jhelum, if so, names of such areas ;

(c) whether Government issued any orders permitting the people to keep milch goats after obtaining licences from their local union councils, if so, the period for which and the area in which the said orders remained in force?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (a) Yes. Within a period of 18 months of the date of Notification of local areas in the official gazette, the goat breeders had either to dispose of their stock or to apply for permission to keep them on Stall feeding.

(b) Yes, to the whole of Jhelum district.

(c) Under the West Pakistan Goats (Restriction) Rules, 1961, Union Councils of declared areas are empowered to grant permission to goat breeders in their areas to keep goats on Stall feeding.

A list showing the areas in which the Goat (Restriction) Ordinance is in force, is laid on the table. The order shall remain in force unitl Government decides to modify or rescind it.

LIST OF LOCAL AREAS DECLARED FROM TIME TO TIME UNDER SECTION 3 OF THE WEST PAKISTAN GOAT (RESTRICTION) ORDINANCE, 1959.

Lahore Division ..	Sialkot District.
Karachi Division ..	Whole of the division.
Quetta Division ..	Loralai District.
Hyderabad Division	Mahal Kohistan in Dadu District and Thatta District.
Khairpur Division..	Larkana (Area of 1.63, 466-29 acres resumed under Martial Law Regulation No. 64 and awarded to the Forest Department for purpose of afforestation.
Sargodha Division..	Hilly Parts (Salt Range) of Khushab Tehsil of Sargodha District.
Dera Ismail Khan Division.	Dera Ismail Khan Tehsil (*viz* area covered under Paharpur canal and Tubewells) excluding Daman area. Area of Sheikh Badin.

Rawalpindi Division Campbellpur.

1. The areas of Attock, Fatehjang and Pindigheb Tehsils which fall within the following boundaries.

(*a*) North G. T. Road (from Tarnaul to Attock).

(*b*) West Indus River.

(*c*) East and South-Tarnaul Khushalgarh Road.

2. The areas comprising of the following Revenue Estates (Fatehjang Tehsil) including the Government Forests situated therein.

(*a*) Piswal, 2. Jangal, 3. Daulatpur, 4. Banger, 5. Ladhian, 6. Ratwal, 7. Sok, , 8. Ratwal, 9. Hastal, 10. Magia, 11. Aruria, 12. Lasa, 13. Pind Fateh Khan, 14. Jaspal, 15. Nikodar, 16. Ismail, 17. Khidwal, 18. Jandial, 19. Mela, 20. Dhuranal, 21. Kaulian, 22. Pari, 23. Mohal, 24. Dheri Bai Ditta (Tehsil Fatehjang).

(*b*) 1. Thatti, 2. Chak Hamdi, 3. Thoa Moharam Kha, 4. Khichi 5. Bhilomar 6. Qadinpur, 7. Kotera, 8. Ghinji, 9. Tail Abajar, 10. Mahmoodwala (Tehsil Talagang).

Rawalpindi District.

Jhelum District.

Gujrat District, excluding Phalia Tehsil.

Attock District excluding the area bounded by Fatehjang-Jand Road on the North, Fatehjang-Talagang Road on the East, Telagang Mianwali Road on the South and Jand-Mianwali Railway line on the West.

Peshawar Division Hazara District.

مسٹر محمد ابراہیم برق - کیا اس ایریا میں مظفر گڑھ بھی شامل ہو سکتا ہے ؟

وزیر زراعت (ملک قادر بخش) آج ہی گزٹ ہوئے گا۔ کل ہمارے پاس تھی - آج نوٹیفکیشن ہو جائے گا -

Mr. Speaker : The Question Hour is over

QUESTION OF PRIVILEGE

RE-CONTRADICTION IN REPLIES TO QUESTION No. 3890 & 1751

Mr. Speaker : Now we come to Question of Privilage. First one is of Sardar Inayatur Rehman Abbasi, who may ask for leave to raise it.

سردار عنایت الرحمن عباسی (ہزارہ —۱) - جناب والا - میں اس امر کے متعلق استحقاق کا سوال اٹھانے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ کل ۱۷ جولائی کو جناب وزیر مواصلات نے میرے سوال ۳۸۹۰ جس کی نقل میں نے شامل کی ہے کے پارٹ (س) کے جواب میں کہا ہے کہ ''چیف انجینر کے دفتر میں ایسی کوئی خط و کتابت نہیں ہے،، اس جواب کی تردید میں ، میں آپ کی توجہ سوال نمبر ۱۷۵۱ مورخہ ۱۳ مارچ ۶۳ کے جزو ف۔ق۔ک اور گ کی طرف مبذول کراتا ہوں (جن کی نقول میں نے شامل کر دی ہیں) ، جن میں وزیر مواصلات نے تسلیم کیا تھا کہ ہاں بیشک میں نے چیف انجینیر کو تجویز بھیجی اور انہوں نے اپنے لیٹر نمبر ۲۸۵۰۷ اور ۳۰۰۳ کے ذریعہ مجھے مطلع کیا ہے ، میری ان تجاویز پر جو میں نے اس غرض سے پیش کی تھیں کہ پہلے پانچسالہ منصوبہ میں نہ آ سکیں تو دوسرے پانچسالہ منصوبہ میں شامل کی جائیں ، ان پر غور کیا جائے گا۔

جناب والا - میں آئین کی رو سے یہ حق رکھتا ہوں کہ اس معزز ایوان کے اندر اپنے حلقہ نیابت کی طرف سے وہ عوامی مسائل جو انتہائی ضروری ہیں بذریعہ سوالات یا اور طریقہ سے حکومت سے دریافت کروں اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں ، میرا یہ استحقاق ہے کہ حکومت میرے سوالات کا صحیح جواب دے یا مہیا کرے ، لیکن مجھے افسوس ہے کہ یہ غلط اطلاعات جو نیچے سے آتی ہیں اس پر حکومت بضد

ہو جاتی ہے ، میں یہ اخلاقی ذمہ داری سمجھتا ہوں کہ وہ اپنی فراہم کردہ اطلاعات کی غلطی کو تسلیم کریں اور اس کی درستی کر لیں ۔ وزیر مواصلات سے میں گزارش کروں گا کہ میرے پاس دستاویزی ثبوت موجود ہے ، میرے پاس یہ چیف انجینیر کی سرکاری چٹھیاں موجود ہیں اس لئے میری گزارش کو تسلیم کیا جائے اور مجھے اجازت دی جائے کہ میں یہ استحقاق کا سوال پیش کروں ۔

وزیر مواصلات (مسٹر در محمد اوستو) ۔ جناب والا ۔ اس استحقاق کا نوٹس ابھی کوئی سات منٹ ہوے ملا ہے ، میں اپنے دوست سے التجا کروں گا کہ مجھے وقت دیا جائے میں پرسوں اس کا جواب دے دوں گا ۔

Mr. Speaker: it will be taken up on 20th July, 1963.

ADJOURNMENT MOTIONS

Beating of Hamid of village Budha Langah of tehsil Slakargarh by a head Canstable of Skah Gharib P. S., District Sialkot.

Mr. Speaker Now we come to adjournment motions first of all I take up the adjournment motion of Chaudhury Abdul Rahim regarding extontion from and beating of one Hamid of village Budha Langah in Sialkot District by a Head Constable. This was sought to be moved on 13th July but was postponed to 18th. Yes Chaudhnry Sahib.

چودھری عبدالرحیم (سیالکوٹ ۔ ۴) ۔ جناب صدر ۔ میں جو تحریک التوا پیش کرنا چاہتا ہوں اس کے متعلق یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ موضع کھند نواز ، تحصیل شکر گڑھ میں ایک شخص برکت علی کے لڑکے کی شادی تھی ، ۸ تاریخ کو شادی تھی اور ۷ تاریخ کو وہاں پر ہیڈ کانسٹیبل عبدالرحمن بمع دو کانسٹیبلان کے چلا گیا اور اس کے لڑکے حمید کو بلا کر کہنے لگا کہ آپ زانی ہیں ، آپ زنا کرتے ہیں ، ان کو دبایا ، مارا اور اور اس روز ان کے گھر میں مہمان آئے تھے کیوں کہ دوسرے روز شادی تھی اس طرح ذلیل کر کے ایک سو روپیہ حاصل کیا ، اس کے بعد اور بھی سارے آدمیوں پر یہی الزام لگایا کہ آپ زنا کرتے ہیں ، حالانکہ وہاں پر کوئی درخواست نہیں دی گئی نہ کسی کو کوئی شکایت تھی ۔

مسٹر سپیکر - آپ یہ فرمائیں کہ کس تاریخ کا
قصہ ہے -

چودھری عبدالرحیم - یہ ۷ تاریخ کا واقعہ ہے ،
لیکن یہ تحریک التوا ۱۲ کو دی گئی ، اب وہاں انکوائری
گورنمنٹ کی طرف سے ہو رہی ہے ، ایک آفت نازل ہوئی
ہے -

مسٹر سپیکر - واقعات پر ابھی آپ کچھ نہ فرمائیں
فی الحال صرف admissiblility زیر غور ہے -

وزیر مال (خان پیر محمد خان) - Objection بذات
خود یہ ہے کہ یہ recent occurrence نہیں ، یہ واقعہ ۷ تاریخ کو
ہوا ہے انہوں نے delay کر دی ہے ، ۱۲ تاریخ کو تحریک التوا
دی گئی اس طرح چار روز کی delay ہوئی لیکن با این ہمہ کہ
reserving this right was not in order میں نے ان کو کہہ
دیا کہ واقعات میرے پاس آ گئے ہیں مجھے امید ہے کہ
وہ مطمئن ہو جائینگے - یہ دیکھئے جناب کہ سردار ولد حسو
نے درخواست دی کہ She was having illicit relations with three persons.
میں اس لڑکی کا نام نہیں لیتا -

چودھری عبدالرحیم - ابھی آپ نے کہا تھا کہ نام
نہیں لوں گا -

وزیر مال - جس نے درخواست دی اس کا نام لیا ہے ،
جس آدمی کے متعلق تھا نہ اس آدمی کا نام لیا ہے نہ
لوں گا ، یہ بھی ان میں ایک ملزم تھا ، ہیڈ کانسٹیبل کو
درخواست مارک کی گئی - انکوائری کے لئے وہ گیا ، جیسا
کہ یہ تحریک التوا ہے اخبارات کی کٹنگ ''ایس پی'' کو
گئی ، وہ انکوائری الگ ہو رہی ہے - جس نے درخواست دی
تھی اس میں کچھ اور بھی allegation تھے جو میں ''on the
floor of the House,, کہنا نہیں چاہتا وہ انکوائری ہو رہی
تھی ، جوں ہی یہ کٹنگ آئی تو ''ایس پی'' نے ''ڈی ایس پی''
کو آرڈر کر دیا - اور انہوں نے یہ کہہ دیا -
D. S. P. Narowal has been directed to hold an inquiry and submit a report. یہ Adjournment motion
The D. S. P., has beendepnted to make a جس بات کے لئے تھی اس کے لئے

departmental inquiry in the matter and he will be submitting his report to the proper authorities. Suitable action will be taken after the report is submitted to the proper authority.

مسٹر سپیکر - چودھری صاحب کیا اب آپ اس تحریک التوا کو press کریں گے -

چودھری عبدالرحیم - جہاں تک انکوائری کا سوال ہے میں مشکور ہوں ، لیکن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح سے انکوائری شروع کی جا رہی ہے وہ ٹھیک نہیں -

مسٹر سپیکر - چودھری صاحب - وزیر صاحب کے بیان کے بعد آپ یہ فرمائیں کہ آیا آپ اسے press کریں گے اس کے admissible ہونے کے متعلق بعد میں فیصلہ کروں گا -

وزیر مال - جناب والا - ڈی ایس پی ، ایک ذمہ دار افسر ہوتا ہے اور ہمیں اسکی انکوائری پر پورا اعتماد اور بھروسہ رکھنا چاہئے -

چودھری عبدالرحیم - یہ جو انکوائری ہو رہی ہے وہ ایک ہیڈ کانسٹیبل کر رہا ہے ، باہر دیہات سے معزز لوگوں کو مرعوب کر کے لایا جاتا ہے اور ان کے انگوٹھے لگائے جاتے ہیں -

مسٹر سپیکر - آپ یہ بتائیں کہ وزیر صاحب کی statement اور assurance کے بعد آپ اسے واپس لینا چاہتے ہیں یا نہیں :

مسٹر افتخار احمد خان - جناب والا : اس قسم کی نورا کشتی سے ایوان کا قیمتی وقت ضائع کیا جا رہا ہے -

مسٹر سپیکر - آپ دھینگا مشتی کے الفاظ واپس لیں -

خواجہ محمد صفدر - جناب والا ، انہوں نے نورا کشتی کہا ہے دھینگا مشتی نہیں کہا -

مسٹر سپیکر - یہ الفاظ بھی مناسب نہیں اور proper نہیں انہیں واپس لیا جائے -

مسٹر افتخار احمد خان - میں واپس لیتا ہوں -

مسٹر حمزہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ تھوڑی دیر کے بعد یہ ثابت ہو جائے کہ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

چودھری عبدالرحیم ۔ جناب والا ، وہ ذات کا کمہار ہے ، وہاں پولیس نے شہادت کے لئے رکھا ہوا ہے ، میں یہ عرض کروں گا کہ وہاں کے ریزیڈنٹ مجسٹریٹ صاحب سے انکوائری کرائی جائے ۔ اگر پولیس نے انکوائری کی تو اس کے خلاف کوئی گواہی دینا ناممکن ہو گا ۔ بہتر یہ ہے کہ ریزیڈنٹ مجسٹریٹ صاحب انکوائری کریں اور جس کو ضرورت ہو سزا دیں ۔

وزیر مال ۔ میں نے کہا ہے کہ ڈی ایس پی انکوائری کر رہا ہے اور یہ مشکل ہے کہ وہ جانب دار ہو گا ۔ وہی رپورٹ کرے گا ۔ مجھے یقین ہے کہ اس کی رپورٹ صحیح ہو گی ۔

چودھری عبدالرحیم ۔ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں کہ وہ جانب دار ہے یا نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ پھر آپ بتائیں کہ آپ اس تحریک التوا کو press کرتے ہیں یا واپس لیتے ہیں ۔

چودھری عبدالرحیم ۔ وزیر صاحب نے جو ارشاد فرمایا ہے میں نے سنا ہے ، لیکن میں ایک بات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں ، اگر آپ اجازت دیں وہ یہ کہ کہا ان کا ارادہ ہے کہ ریزیڈنٹ مجسٹریٹ کے ذریعہ انکوائری کرائیں گے ۔ میرے پاس ایک درخواست ہے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ انکوائری کرائی جائے ، علاقہ کے لوگوں کو بہت سی تکالیف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وزیر صاحب نے واضح طور پر کہہ دیا ہے کہ انکوائری کے لئے ایک ڈی ایس پی کو مقرر کیا گیا ہے ۔

چودھری عبدالرحیم ۔ وہ درخواست لے لیں ۔ وہاں صرف ایک ہی ایسا case نہیں بلکہ سات cases ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر کوئی علیحدہ درخواست ہے تو دے دیں ۔

وزیر مال ۔ مجھے درخواست دے دیں ، میں وہ اس ہی صاحب کو forward کروں گا ۔

چودھری عبدالرحیم ۔ میں اپنی تحریک کو press نہیں کرتا ۔

مسٹر افتخار احمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ، ایسی پارلیمانی روایات کسی ملک کی کسی پارلیمنٹ میں یا اسمبلی میں آج تک قائم نہیں ہوئیں کہ گورنمنٹ پارٹی کی طرف سے کوئی تحریک التوا پیش کی گئی ہو ، نہ ہی کبھی آپ کو مرکزی لیجسلیچر میں کوئی تحریک التوا گورنمنٹ پارٹی کی طرف سے پیش کی گئی ہے ، کوئی تحریک التوا حکومت کے اور ان لوگوں کے جو حکومت کی تائید کرتے ہوں افعال و کردار پر نگاہ رکھنے کے لئے ہمیشہ حزب مخالف کی طرف سے پیش ہوتی ہے ۔ اس قسم کی تحریک التوا گورنمنٹ پارٹی کی طرف سے پیش کر کے ایوان کا قیمتی وقت ضائع کیا جاتا ہے ، ایسی روایات برقرار رکھ کر آپ جمہوریت کا منہ چڑانے پر کیوں مصر ہیں ۔ آپ اپنا رولنگ دے دیں اور ہدایت دیں کہ گورنمنٹ پارٹی جمہوری روایات سیکھے تا کہ دنیا ان کا مزاق نہ اڑائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جہاں تک کسی ممبر کے تحریک التوا دینے کا تعلق ہے اس میں کوئی distinction نہیں ہوتی کہ میجارٹی پارٹی کی طرف سے ہے یا منیارٹی پارٹی کی طرف سے ہے ، نیز اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا جبتک وہ carry نہ ہو جائے کسی ممبر کو مجبور نہیں کیا جا سکتا ۔ کہ وہ تحریک التوا پیش نہ کرے ۔ آپ کا پوائنٹ آف ارڈر over rule کیا جاتا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ ہر ملک میں تو rules کے ساتھ کچھ conventions بھی ہوتی ہیں ۔

Mr. Speaker order please if there is any rule please quote th rule.

مسٹر حمزہ ۔ جب کسی ملک میں صحت مندانہ conventions قائم ہوں تو کسی قانون یا رول کی زیادہ ضرورت نہیں ہوتی ۔ جناب سپیکر ۔ اس تحریک التوا کے پیش ہونے سے ان کی قابلیت اہلیت اور علمیت کا پتہ چلتا ہے اور میں تو کہتا ہوں کہ ان کی دماغی کیفیت کا بھی اندازہ ہوتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

بیگم جہاں آرا شاہنواز ۔ صدر محترم ۔ ایسی روایات کہیں بھی سننے میں نہیں آئیں کہ سرکاری نشستوں کی طرف سے کوئی تحریک التوا پیش ہوئی ہو ۔ میں حیران ہوں کہ عجیب قسم کی روایات یہاں قائم ہو رہی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ adjournment motions جب carry ہو جاتی ہیں تو پھر ان کا اثر کسی فرد یا پارٹی پر ہوتا ہے ۔

Collision of 71 -up train with a Military Jeep between Muzaffarabad and Multan Cantonment.

Mr. Speaker : Next adjournment motion is from Chaudhri Muhammad Ibrahim who wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of urgent public importance of recent occurrence namely, the reprehensible negligence of the Railway Administration as a result of which the driver of a military jeep was killed and an officer seriously injured following a collision by the 71-up Passenger train running between Muzaffarabad and Multan antonment Stations at 10-25 a.m. on 13th July 1963 at a level crossing.

Minister for Revenue (KHAN PIR MUHAMMAD KHAN) : Sir, I am objecting to its admissibility and the facts will be explained by the Railway Minister himself. The occurrence, according to his report and my information took place on the 13th July and the adjournment motion was tabled on the 17th July. So there was an interval of 4 days.

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری صاحب :— یہ واقعہ کس روز کا ہے ۔

چودھری محمد ابراہیم ۔ جناب والا :—تیرہ تاریخ کا واقعہ اخبار میں پندرہ تاریخ کو آیا ہے ۔ اور اس کے بعد میں نے سترہ تاریخ کو تحریک التوا دی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ریلوے منسٹر صاحب :—آپ اس کے متعلق کچھ فرمانا چاہتے ہیں ۔

Minister for Railways (Mr. Abdul Wahid Khan): Sir, I think you may give a very clear ruling on this point that adjournment motions are placed at the first available opportunity. This is most important. recent occurrence means that it is not necessary that it has come to his knowledge three days after that. Knowledge is of no concern in this matter. It is the occurrence. When he came to know about it, is immaterial to the situation. As my friend Khawaja Muhammad Safdar said yesterday.

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی -

I can only tell him that this subtle difference can be appreciated only by subtle brains. (*Interruptions*). This will be decided by the Chair, not you and I. But this is a fact that there is difference between occurrence and knowledge. If something has occurred on the 13th July, then the first available opportunity to raise the question is on the next working day of the Assembly. Now, something which occurred on the 13th July, attention to that is being drawn 5 days after wards. According to the rules and according to the practice, I would request you that a clear ruling should be given so that it may serve as future guidance also for the members.

Mr. Speaker: As the matter is not of recent occurrence, the motion is ruled out of order.

نوابزادہ افتخار احمد خان - خانصاحب —آپ نے میری بات کا تو جواب ہی نہیں دیا -

وزیر ریلوے - ان کی بات کا جواب تو میں نے دے دیا ہے - "خاموشی"

خواجہ محمد صفدر - اور میری بات کی تائید گورنر صاحب نے کر دی ہے -

Mr. Speaker: No cross talk please.

Begum Jahan Ara Shah Nawaz: Mr. Speaker, the Minister raised a very important point this morning and I am glad that he has touched upon it and given me an opportunity to say what I have been strongly feeling for a long time. The reason why so many adjournment motions are being placed before this House is because people cannot find redress for their grievance and valuable information about matters of vital concern which would result in trouble and nothing but trouble for them. If there had been a well-knit and organised information department where a section should have dealt with such complaints which I have been voicing on the floor of both the Assemblies, whether Central or provincial then there would have been no need of bringing so may adjournment motions. Adjournment of a Parliament is an affair of national importance. Just think of the House of Commons adjourning for something, it could not but be nothing of vital national importance. When people have no other way of redress, they bring such trivial happings before the Parliament. With these words I again request through you Sir, that the Government should set up an agency and Machinery whch exist in all the civilised and democratic countries for such purposes so that machinery people should not come forward with so may adjournment motions.

Now, Sir, for five days I could not get any electricity and I was almost fainting, but when I brought an adjournment motion, that very evening, I got a temporary connection, electricity, for which I am grateful. No wonder that adjournment motions are brought here. There ought to be a machinary set up for the redress of and for getting information about such grievances. That is my point.

Minister for Railways (Mr. Abdul Waheed Khan) : Sir, since you have permitted Begum Sahiba to raise this point, it would be useful if I draw the the attention of the lady towards one fact. I agree with Begum Sahiba that certain things happen in the country for which no machinary for drawing the immediate attention of the Government during the session exists. It is very necessary. But it can be done in one form. It certainly cannot be done in the form of adjournment motions by violating the rules. Adjournment motions can be moved only according to the rules, because that also involves a certain amount of censure of the Government. The best way of drawing the attention of the Government would be that a member should stand up and should give a notice of call-to-attention to the Government and the representative of the Government should say that it has been noted and will be enquired into. So that would not be an adjournment motion and that would not mean that the business of the House should be adjourned, but that would only mean that the Government should know of certain happenings, which otherwise the Government would have not known and the member considers his duty to bring it to the immediate notice of the Government for taking it into consideration. But that is beside the point because that point was raised by Begum Sahiba and you had permitted her to raise this point. So far as my opinion, is concerned I would suggest and I think she would agree that if a member draws the attention of the Government to a particular grievance or immediate problem, the Government should take note of it immediately for making enquiry. But that cannot form the subject matter of an adjournment motion. Therefore, you have rightly ruled the motion out of order and this debate should end on this suggestion.

میاں محمد اکبر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ آپ نے یہ تحریک التوا جو Over-rule کی ہے ۔ اس میں کہا ہے ۔ کہ یہ Recent occurance نہیں ہے تو میں آپ سے یہ "Recent" کا لفظ Elucidate کرانا چاہتا ہوں ۔ کہ "Recent" سے کیا مراد ہے ۔ اس ضمن میں میری ایک گزارش ہے کہ اگر کوئی واقعہ مغربی پاکستان کے دور دراز کسی کونے میں رونما ہوتا ہے ۔ تو ہمیں یہاں پہنچے ہوئے اس کی اطلاع ہوتے ہفتہ دس دن لگ جاتے ہیں ۔ اور جب ہمیں کسی ذریعے سے اطلاع پہنچتی ہے۔ تو ہم فوراً اسے ہاؤس میں لے آتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں صاحب :۔میں اس کے متعلق رولنگ دے چکا ہوں ۔ اس کے متعلق in کروانا یا Explanation دینا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

میاں محمد اکبر - میں Explanation نہیں دیتا -
میں اسے Elucidate کروانا چاہتا ہوں For future guidance.

Mr. Speaker Adjournment motion has to be moved at the earlin est opportunity.

Now the debate should end.

میاں محمد اکبر - جناب میں رولنگ کو
Discuss نہیں کرتا - I how before your orde لیکن ہمیں یہ تو
بتایا جائے - کہ Recent اور Non-recent کا Criterion کیا
ہے -

مسٹر سپیکر - Criterion یہی ہے کہ Earliest opportunity
ہر اس کو اٹھایا جائے - اور یہ اس وجہ سے Recent occurennce
نہیں ہے - And with that the discussion should end. No discussion about
آپ تشریف رکھیں - that ruling now

Arrest of Mian Mahmood Ali Qasuri.

Mr. Speaker : Next comes an adjournment motion from Mr. Iftikhar Ahmad Khan who wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite metter of recent and urgent public importance namely the unjustified arrest on the afternoon of the 17th July 1963 of Mina Mahmud Ali Qasuri, President West Pakistan Bar Council, President of the Pakistan Legal Centre and the most prominent leader of the National Democra- tic Front, and thus causing harassment by persistently trying to subject him to interrogation so as to force him to incriminate himself and give evidence against his colleagues and friends.

Mr. Speaker : Does the Minister oppose it?

Minister of Railway : (Khan Pir Muhammad Khan) : I oppose it. Sir, this adjournment motion is not in order. As has been pointed out in this adjournment motion itself that he was arrsted . The question, whether the arrest was justified or unjustified will be decided by the Court of Law.

Sir, a case was registered against him on 24th April, under the Pakistan Maintenance of Public Order and under that case he was produced before a Magistrate and released on bail. Now the case is subjudice and as such it cannot form the subject matter of an adjournment motion. That is my objection.

Mr. Speaker : Yes, Nawabzada sahib.

مسٹر افتخار احمد خان (جھنگ-۱) - :-جناب والا
میاں محمود علی قصوری کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج
نہیں . . . . . .

مسٹر سپیکر - نوابزادہ صاحب آپ صرف اپنے پوائنٹ
پر رہیں -

مسٹر افتخار احمد خان - جناب تھوڑا سا تحمل فرمائیں - اور نہ ہو وہ کیس اور نہ ہی وہ پروسیڈنگ جو اپریل سنہ ۱۹۶۳ء میں جاری کی گئیں تھیں کسی وضاحت کی محتاج ہیں - جناب والا جو اعتراض خان پیر محمد خان صاحب نے فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ معاملہ Subjudice ہے اس لئے اس پر غور نہیں ہو سکتا تو اس سلسلے میں جناب والا میں سمجھتا ہوں کہ اگر ایک چور کو اگر ایک ڈاکو کو باقاعدہ اس الزام میں گرفتار کیا جائے جس جرم کا اس نے ارتکاب کیا ہے تو یقیناً میں تسلیم کروں گا کہ آرڈنری ایڈمنسٹریشن کا مسئلہ ہوتا ہے اور مسئلہ Subjudice ہے لیکن ان کے خلاف یہ کارروائی سپیشل قانون کے تحت کی جا رہی ہے اور یہ اس بدنام قانون کے تحت کیا جا رہا ہے جس کو پبلک سیفٹی ایکٹ کہتے ہیں اگر یہ آرڈنری لا آف لینڈ کے تحت ہوتا تو یقیناً یہ اعتراض لازم آتا ہے کہ یہ آرڈنری Question آف لا ہے لیکن ان کی گرفتاری اور ان کی Prosecution ایک سپیشل قانون پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت کی جا رہی ہے تو یقیناً یہ آرڈنری ایڈمنسٹریشن آف لا And justice کا مسئلہ نہیں ہے - دوسرے جناب والا آپ کو علم ہو گا کہ وہ پرچہ جس کے سلسلے میں کل ان کی گرفتاری عمل میں آئی ہے وہ مارچ میں ہوا وہ ریزولوشن ۲۳ مارچ میں کیا گیا تھا - ۲۴ اپریل کو ان کے خلاف پرچہ دیا گیا اس کے بعد اس قانون کو جس کے تحت انہیں Interrogate کیا جانا تھا انہوں نے اس کے جواز کو چیلنج کیا ہائی کورٹ میں چیلنج کیا اور ہائی کورٹ نے یہ رولنگ دی کہ وہ آرڈر خلاف قانون، خلاف ضابطہ اور With out jurisdiction ہے اس کے بعد یہ Sense pervail کرنا چاہئے تھا انہیں رکنا جانا چاہئیے تھا - کہ ہم اس مسئلے پر آرڈر نہ کریں - سی-آئی-ڈی کی پولیس ان کے اختیار سے باہر ہو کر یا شائد انکے پر ایسا کیا گیا ہے -

Minister of Revenue: Is it admissibility? He is going into the question of facts. He should not be allowed to discuss facts.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan : I am proving that it is a question of public importance. My point is that it is a matter of public importance.

Mr. Speaker: You should confine yourself to the point that the matter is not sub-judice. The Minister says that the matter is subjudice.

مسٹر افتخار احمد خاں—جناب میں یہ عرض کر رہا تھا Subjudice نہیں ہے اگر آرڈنری لا آف دی لینڈ کے تحت انکا Prosecution ہوتا تو اسکو ایسا سمجھا جاتا لیکن انکو اس قانون کے تحت prosecute کیا جارہا ہے جو ہمارا لا آف دی لینڈ کا جز نہیں ہے — اسمیں جناب والا اپریل کا پرچہ ہے اور آج اسکی تعمیل کیجارہی ہے اور کیوں اسکی آج تعمیل کی جا رہی ہے کہ وہ سپیکر شپ کا مقدمہ لڑ رہے ہیں انہیں نے باقی بلوچ کی Petition بھی —

مسٹر سپیکر — نوابزادہ صاحب آپ اسکی ذاتیات پر نہ جائیں—

مسٹر افتخار احمد خاں— تو اسلئے جناب والا آج ہر محب وطن کے ساتھ یہی کیا جارہا ہے اور جب جسکو Harass کرنے کی ضرورت ہوتی ہے یہ اس کے ذریعے Harass کرتے ہیں —

مسٹر سپیکر — آپ پھر واقعات پر آگئے —

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ-۱) — جناب والا ، ترم جناب پیر محمد خاں صاحب نے اس تحریک پر اعتراض کیا ہے کہ یہ مسئلہ Subjudice ہے اسلئے اسپر اس ایوان میں بحث نہیں ہو سکتی — میں جناب والا ۔ جناب پیر محمد خاں صاحب کی خدمت میں آپ توسط سے گزارش کرونگا کہ اس قسم کا اعتراض ابھی چند روز ہوئے انہوں نے خیر پور میرس کے ایک ایم این— اے کی گرفتاری کے سلسلے میں ہماری جانب سے تحریک التوا' پیش ہونے پر بھی کیا تھا ۔ اس وقت یہ بات واضح ہوگئی تھی کہ اگر گرفتاری عام قانون کے تحت ہو تو پھر تحریک التوا' پیش نہیں کی جا سکتی ۔ لیکن جب گرفتاری کسی خاص قانون مثلاً ایف-سی-آر وغیرہ کے تحت ہو تو پھر اسی روز ایوان میں ایسی گرفتاری تحریک التوا' کے ذریعہ زیر بحث آسکتی ہے ۔ جناب والا ۔

آپ بھی ایوان میں تشریف فرما تھے جب یہ فیصلہ ہوا تھا تو اس قسم کی گرفتاریوں کے سلسلے میں جو ہنگامی یا خاص قوانین کے تحت عمل میں آتی ہیں تحریک التوٰ پیش ہو سکتی ہے - میرے عزیز دوست باقی بلوچ صاحب نے اس سلسلے میں decision of the chair کا حوالہ دیا تھا اور وہ حوالہ جناب والہ میں آپ کے سامنے پڑھکر پیش کرتا ہوں۔

"I do not think this is a case which can be said to be covered by the doctrine relating to ordinary administration of Law. A question like this is analogous to cases which have been dealt whith by this house on an adjournment motion relating to persons arrested under Regulation 3 of 1818. The phrase, 'ordinary administration of law', I might explain to the House refers to cases where a person is arrested or detained under an ordinary process of law, for instance, by a magistrate or by any other similar, authority Here what is complained of is an act of the Government of India itself. No doubt the Government of India are acting under a certain law. All acts of the Government of India are under particular laws, for intance, the Act of 1935, from which they derive all their powers. But that is no answer to a motion like this".

Minister of Revenue : On a point of order. Sir, so far as the legal position is concerned my friend has already submitted point Now he is going into facts.

Khawaja Muhammad Safdar : Not at all.

جناب اس سلسلے میں میں یہ بھی گزارش کرونگا کہ یہ مقدمہ سیاسی نوعیت کا ہے یہ محض اسلئے بنایا گیا ہے کہ اپوزیشن کے رہنماؤں کو Harass کیا جائے اور عوام کو ایسے مقدمات بنا کر مرعوب کیا جائے میں مقدمہ کے واقعات پیش نہیں کر رہا میں تو اس مقدمہ کے سیاسی پہلو کے متعلق عرض کر رہا ہوں اگر عام قانون کے تحت مقدمات ہوں تو تحریک التوا زیر بحث نہیں آ سکتی مگر یہ مقدمہ عام قانون کے تحت نہیں بنایا گیا اور میری گزارش ہے کہ یہ ایک سیاسی نوعیت کا مقدمہ ہے گورنمنٹ کی طرف سے یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ ڈنڈے کے ذریعے حکومت کی جائے - میں اس مقدمہ کی سیاسی نوعیت کو ظاہر نہیں کرسکتا۔میں کہہ رہا ہوں کہ سیاسی مقدمات لوگوں کو مرعوب کرنے کے لئے

بنا جا رہے ہیں اور ان میں سے ایک یہ مقدمہ ہے - جناب والا میں یہ گزارش کروں گا کہ اگر یہ مقدمہ Ordinary Process of Law کے تحت ہوتا اور کسی عام قانون کے تحت میاں محمود علی قصوری سے کوئی جرم سرزد ہو گیا ہوتا تو ہم تحریک التوا پیش نہ کرتے میں جناب والا اس کے متعلق Authorities پیش کر سکتا ہوں کہ جب گورنمنٹ کسی کلاس کو یا کلاس کے کسی فرد کو Prosecute کرنے کی کوشش کرے تو تحریک التوا کے ذریعے گورنمنٹ کے اس اقدام کی مذمت کی جا سکتی ہے اور یہ ثابت کیا جا سکتا ہے کہ گورنمنٹ جو کچھ کر رہی ہے وہ غلط ہے یہ تحریک التوا اس بنا پر نہیں ہے کہ کوئی حادثہ ہو گیا ہے یا میاں محمود علی قصوری سے کوئی ایسا جرم سرزد ہوا ہے جو قانون کی رو سے قابل مواخذہ ہے اور میں اس ایوان میں میاں محمود علی قصوری کے اس جرم کی پردہ پوشی کرنا چاہتا ہوں - یہ تحریک التوا تو گورنمنٹ کے ناروا اور ناجائز اقدام کی مذمت کرنے کے لئے لائی گئی ہے اور اس سے گورنمنٹ کا اور کیا برا اقدام ہو سکتا ہے کہ وہ محض اپنے آپ کو مضبوط اور مستحکم کرنے کے لئے اپوزیشن پارٹیوں پر زیادہ سے زیادہ جبر اور تشدد کر رہی ہے - جناب والا میں یہ عرض کروں گا کہ اپوزیشن پارٹی اسوقت مطالبہ کر رہی ہے کہ عوام کو انکے بنیادی حقوق دیئے جاویں - اس قسم کے مقدمات کے پیش نظر ہمارا یہ مطالبہ یقیناً صحیح ہے کہ بہت زیادہ مضبوط اور وسیع بنیادی حقوق اس ملک کے عوام کو حاصل ہوں ورنہ اس کی آزادیاں بالکل خطرے میں پڑ جائیں گی -

جناب والا میں یہ عرض کر رہا تھا کہ وزیر صاحب نے ارشاد فرمایا ہے کہ Ordinary Law کے تحت یہ گرفتاریاں ہوئی ہیں لیکن جناب والا میں انکو یاد دلا دوں کہ Maintenance of Public Order کے تحت میاں محمود علی صاحب کی گرفتاری عمل میں آئی ہے جو ایک جابرانہ اور غیر معمولی قانون ہے اور اسکے متعلق اسوقت نیشنل اسمبلی کی Fundamental Rights Sub-Committee غور کر رہی کہ آیا یہ

قانون بنیادی حقوق کے خلاف ہے کہ نہیں اگر اس قسم کے قانون کے تحت گرفتاری ہو تو محترم دوست خان پیر محمد خان صاحب اعتراض کرنے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ یہ آرڈیننری قانون ہے اگر یہ آرڈیننری قانون ہے تو پھر وہ Repressive Laws کون سے ہیں جن کے ذریعے سے یہ حکومت چلائی جا رہی ہے - ان الفاظ کے ساتھ میں جناب کی خدمت میں گذارش کروں گا کہ یہ تحریک التوا قواعد و ضوابط کے عین مطابق ہے - اور اسے ایوان کی اجازت کے لئے پیش کیا جاوے تاکہ ہم اس وزارت کی قلعی کھول سکیں اور عوام کو یہ بتایا جا سکے کہ یہ وزیر کس طرح صوبے میں حکومت کرنا چاہتے ہیں اور کر رہے ہیں -

وزیر مال - ابھی اس کی Dobate کا مرحلہ نہیں ہے -

Mr. Spaeker : That is a d bate only as far as its admissibility is concerned

خواجہ محمد صفدر - صاحب سپیکر الحاج خان پیر محمد ایک دفعہ گفتگو کر چکے ہیں -

مسٹر سپیکر - یہ فرمائیے کہ میاں محمود علی قصوری صاحب کی گرفتاری کسی مجسٹریٹ کے آرڈر سے کی گئی تھی یا ویسے ہی کی گئی تھی یا ویسے پولیس نے گرفتار کیا -

وزیر مال - پرچہ چونکہ رجسٹر ہو گیا تھا - جب وہ ہو جائے تو پھر .....

That is under the law of the land ; Sir he was produced before a Magist rate and released on bail

مسٹر سپیکر - انکی گرفتاری کے لئے کس کس کی عدالت سے وارنٹ جاری ہوا تھا ؟

وزیر مال - پرچہ رجسٹر ہو گیا تھا یہ میری انفارمیشن ہے جناب - جہاں تک انکا یہ اعتراض ہے کہ Public Maintenance Order جو ہے وہ ایک Repressive Law ہے -

This is the law of the land and it has been in existence ever since Pakistan came in to being.

خواجہ محمد صفدر - جناب غلط کہہ رہے ہیں -

مسٹر سپیکر خواجہ — صاحب تشریف رکھیں ... (شور و قطع کلا

وزیر مال - ہم آپ سے اونچی آواز سے بول سکتے ہیں -

مسٹر سپیکر - نوابزادہ صاحب آپ تشریف رکھیں -

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : This is not the law of the land.

Khawaja Muhammad Safdar : This is a black law.

Mr. Speaker : Order please, no cross talk.

مسٹر حمزہ - جناب والا ——

Mr. Speaker : That would be the final speech on admissibility.

Syed Ahmad Saeed Kirmani : Sir, there are other members who want to speak.

Mr. Speaker : Mr. Kirmani, you are not in your seat.

Syed Ahmad Saeed Kirmani : I am in my seat.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, he has got his seat changed.

Mr. Speaker : Alright, go on.

Syed Ahmad Saeed Kirmani : Sir, what I say is that you should not presume that there are only three or four wisemen in this House. There are others also, who are in a position to make a contribution to this debate. I would, therefore, request you to allow as many speakers as are interested in speaking because it is an important matter.

Mr. Speaker : Only Mr. Hamza has stood up in his seat to speak and, therefore, I have asked him to speak.

مسٹر حمزہ - (لائلپور ۶) - جناب سپیکر ہماری گورنمنٹ جس طرح سے اس قسم کے کالے قوانین کو اپنے سیاسی مخالفین کے خلاف انتظامیہ کو اشارہ کر کے یا اس چیز پر مجبور کر کے کہ مخالفین کی آواز کو قطعی طور پر ختم کیا جائے استعمال کرتی ہے اس سلسلے کی قانونی حیثیت یہ ہے کہ اگر اس طریقہ پر یہ کارروائیاں جاری رہیں تو یہ لوگوں کی زندگی اور موت کا سوال ہے - اس قانون کے استعمال سے پتہ چلیگا کہ آیا ہم ایک آزاد ملک میں رہتے ہیں یا ایک نام نہاد آزاد ملک میں رہ رہے ہیں -

Mr. Speaker : The Member should not go into facts.

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر میں اس قانون کے بارے میں عرض کرتا ہوں -

مسٹر سپیکر - صرف Admissability کے بارے میں -

Minister of Revenue : Sir, he should not be allowed to go into facts. This is not a proper form for it.

Mir Abdul Baqi Baluch : On a point of order Sir. The Minister says that he should not refer to the facts. Will the Minister tell me whether he accepts that this motion is of urgent public importance. If he does, then Mr. Hamza will not refer to that.

Mr. Speaker : That is not the position. The point under discussion is whether the matter is subjudice or not.

Mir Abdul Baqi Baluch : Sir, Public importance is a part of the adjournment motion if it is to be admitted. It is part of admissibility. If the Minister admits that it is of public importance. then Mr. Hamza will not refer to it.

Mr. Speaker : He is not objecting on that account. he has objected on the account that the matter is subjudice. Mr. Hamza hould confine himself only to the point whether it is subjudice or not.

Mr. Hamza : Sir, it is not subjudice. It is simply meant for harrassment of the political workers, who are working against the corrupt administration.

جناب سپیکر — اگر یہ اعتراض ہے کہ یہ معاملہ ابھی Subjudice ہے تو ان کا یہ فرض ہے کہ وہ اسکو تسلیم کریں کہ یہ Public Importance کا معاملہ ہے اور Recent Occourrence ہے - اس کے بعد محض ایک اعتراض رہ جاتا ہے کہ آیا اسکو Subjudice کیا جا سکتا ہے یا نہیں - اس سلسلے میں میں یہ عرض کرتا ہوں کہ قانون کے نفاذ کا مطلب یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو ملک میں مقرر کردہ حدود آزادی سے تجاوز کرے اسکو قانون شکن یا مجرم کہا جاتا ہے اور اسکو قانون کے تحت سزا دینے کے لئے عدالت میں لایا جاتا ہے لیکن جناب سپیکر اس قانون کے تحت جو مقدمات بنائے گئے ہیں انکی غرض و غایت سزا دینا نہیں ہے -

Mr. Speaker : The Member may please take his seat.

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر میں آپکو ایک چیز کا حوالہ دونگا ..... (قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر - حمزہ صاحب آپ تشریف رکھیں -

امیر حبیب اللہ خاں سعدی - جناب صدر اس بحث کے بعد میں یہ مختصراً " گذارش کروں گا کہ جب وہ Original Order جس کے تحت وہ پرچہ دیا گیا اور ان کو گرفتار کیا گیا تو وہ پرچہ کس کے حکم سے دیا گیا -

اسے ہائی کورٹ نے ناجائز قرار دیا تو محترم جتنی
کارروایاں ہیں وہ قطعاً Subjudice نہیں ہو سکتیں -

Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon : Sir, the text that we gather from the newspaper for today shows that Mr. Qasuri has been arrested in pursuance of a non-bailable warrant issued by a competent court of law on probably a complaint filed by the proper relevant authorities, and as soon as he was produced before the Magistrate in pursuance of a warrant, he was ordered to be released on bail.

Therefore, Sir, before deciding this issue you have to see whether the matter is or is not subjudice. As I said earlier, if the facts, as they have been reported in the newspapers, are correct then obviously without any doubt the matter is subjudice. The charge whether this non-bailable warrant has been issued by a competent court of law is in contravention of a special Act or a General Act is really irrelevant and not material. The fact remains that there is a competent court of law, an ordinary court of law, which has issued the process against an individual, for whom undoubtedly we all have great respect, and the issue is to be decided judically before a Tribunal. The learned Leader of the Opposition, Khawaja Muhammad Safdar, has invoked the support of a ruling of 1921. I may be making a mistake about the year but that ruling is clearly ditinguishable in the sense that in that case the arrest was under the Safety Act on the executive side whereas here in the present case the arrest is not under the Safety Act on the executive side but under the process of an ordinary court of law.

مسٹر افتخار احمد خاں - پوائنٹ آف آرڈر - جناب یہ
بتائیں کہ منسٹر کب بنائے جائینگے -

Mr. Speaker : This is no point of order.

Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon: My submission, therefore, is that the ruling which has been quoted by Khawaja Sahib does not apply. There is a pure and simple case of an arrest by a competent court and the issue will be decided judicially. The matter, therefore, is sub-judice and cannot be discussed.

سید احمد سعید کرمانی - (لاہور ۵) جناب والا - اس
ایڈجونمنٹ موشن پر جناب خان پیر محمد خان صاحب نے
اعتراض اٹھایا ہے کہ یہ Matter Subjudice ہے اور اس لئے
اس پر غور نہیں کیا جا سکتا - اب سیدھا سادہ سوال یہ ہے
کہ Matter Subjudice سے کیا مراد ہے - اگر وہ Interpretation
جو حکومت کی طرف سے پیش کی جا رہی ہے صحیح
تسلیم کر لیں تو پھر ہر case subjudice ہوا - خواہ اسکی
سماعت کا آغاز ہوا ہے یا نہیں - آپ غور فرمائیں ایسا
case ہو جائے جس کا پولیس نے ابھی عدالت میں چالان
پیش نہ کیا ہو دوسرے لفظوں میں پولیس نے ابھی
عدالت میں formal request نہ کی ہو کہ آپ اس مقدمے کی

سماعت نہ کریں اور کچھ عرصہ کے بعد مصلحتوں کے پیش
نظر وہ پولیس چالان بالکل پیش ہی نہیں کرتی کیا ایسے
case کو آپ subjudice کہہ سکیں گے - ظاہر ہے صرف
وہ case subjudice ہو گا جس کے متعلق یہ یقین ہو کہ
وہ عدالت میں سماعت کے لئے جا چکا ہے لیکن ایسا کیس
جو formal request سماعت سے پہلی سٹیج پر ہو جس کے
متعلق امکان ہو کہ وہ regular hearing کیلئے کورٹ کے
سامنے پیش کیا جانے والا ہو اس کے بارے میں آپ یہ
نہیں کہہ سکتے کہ یہ matter subjudice ہے - آپ غور
فرمائیں کہ ایک شخص کو پولیس گرفتار کر لیتی ہے لیکن
اس کا چالان ابھی نہیں کرتی اور ایک شخص کو پولیس
کورٹ کے وارنٹ سے گرفتار کرتی ہے جس کو matter size
کر لیا کورٹ نے اور کورٹ سے اجازت لیکر پولیس نے
گرفتا کرلیا - اب سوال یہ ہے کہ اگر یہ دونوں
case subjudice ہیں تو پھر میں حکومت سے آپ کے توسط سے
پوچھنا چاہتا ہوں وہ کون سے cases ہیں جن کو ہم یہ
کہہ سکیں گے کہ یہ subjudice نہیں ہیں آخر کہیں تو
لائن draw کریں گے - کہ یہ cases ہیں جو subjudice
ہیں اور یہ cases جو subjudice نہیں ہیں - کیونکہ اگر
rule frame کا مطلب یہ ہوتا ہے .....

وزیر قانون - جناب والا ایک منٹ میں بھی لوں گا -

Syed Ahmed Saeed Kirmani: I have not yet finished, Sir.

میں یہ عرض کر رہا تھا جو لفظ sub-judice لکھا گیا
ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ کچھ ایسے بھی cases ہیں جو
subjudice نہیں ہو سکتے - دو categories of cases کی
رولز کے مطابق ہیں ایک ایسے cases جو matter subjudice
ہے اور ایک ایسا جو matter subjudice نہیں ہے اگر ان کی
interpretation مانی جائے پھر تو وہ category ہم تصور
نہیں کر سکتے جس کے متعلق یہ کہہ سکیں گے کہ یہ
matter subjudice نہیں ہے پھر تو ہر matter subjudice ہے -
میری گزارش یہ ہے کہ کہیں نہ کہیں یہ

line of distinction draw کرنی پڑے گی کہ ایسے cases جو عدالت میں واقعی زیر سماعت ہیں وہ واقعی subjudice ہیں ۔

مسٹر سپیکر - مسٹر کرمانی ذرا ایک وضاحت فرما دیجئے کہ اگر مسٹر محمود علی قصوری کو گرفتار کرنے کے بعد مجسٹریٹ کے رو برو پیش کیا گیا ۔ مجسٹریٹ نے واقعات سماعت فرمانے کے بعد bail پر release کیا ۔ ایک آرڈر جو judicial capacity میں کیا اس آرڈر کے پاس ہونے کے بعد کیا یہ معاملہ subjudice نہیں ہو گا ؟

سید احمد سعید کرمانی - جناب والا ۔ اس کے متعلق بھی میں عرض کرتا ہوں ۔ اس سے پہلے کہ میں مناسب سوال کا جواب دوں میں ایک اور سوال اٹھانا چاہتا ہوں تاکہ اس کا جواب صحیح آجائے ۔ کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ پولیس مسٹر محمود علی قصوری کی ضمانت کا عدالت سے حکم حاصل کرنے کا بعد ان کا فارمل چالان کورٹ میں پیش کرنے کا ارادہ ترک کر دے۔ اگر یہ ممکن ہے کہ یہ matter subjudice نہیں ہے ۔ اگر پولیس پابندی سے مسٹر محمود علی قصوری جن کی ضمانت عدالت عالیہ سے ہو چکی ہے اس لئے ان پر لازم ہو گا کہ چالان کورٹ میں پیش کریں یہ ایک اور قصہ ہے ۔ لیکن میری ناقص رائے میں پولیس کو یہ حق پہنچتا ہے ۔ مثلاً یہ سیکنڈ رائے پر ہوتا ہے کیا ہم نے جو پہلی رائے قائم کی تھی وہ صحیح نہیں تھی کہ جو مواد تمام کوشش کے باوجود اکٹھا ہو سکتا ہے وہ sense نہیں کرتا تھا اور اس کا چالان کورٹ میں put نہیں کریں گے جب وہ فارمل چالان put کو دیں تو پھر سماعت کا آغاز ہوتا ہے اس وقت معاملہ subjudice ہو گا ۔

Mr. Speaker: Thank you.

سید احمد سعید کرمانی - سب سے پہلے ہر اس کاروائی میں میری یہ رائے ہے اور میں آپ سے استدعا کروں گا ن دونوں matters کو اور ان دونوں مختلف type کے cases کی distinction draw کریں۔ ورنہ کسی شریف آدمی کی اس صورت میں گرفتاری کو ہم اس ہاوس میں زیر بحث نہیں لا سکتے

گے حتیٰ کہ اگر کوئی وزیر غلط فہمی سے پکڑا جائے گا
تو اس کی گرفتاری بھی عام زیر بحث نہیں لا سکیں گے۔

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi (Larkana III) : The object behind this rule is that there should be no interference of any sort with the decision of a court in a matter which is pending or which is about to go to a court of law. The object simply is that the course of justice should flow unhampered and without any interference or criticism. This rule is akin to the law of the contempt of court. If a matter is pending in a court then you are not allowed to criticise the merits of the case one way or the other because if you do, that and, if you are permitted to do that, you might be influencing the decision of the court. Apart from the merits of the case there are other aspects which can always be criticised, which can always be commented even if the matter be pending in a court of law. In this case what we object to is the arrest. If you look at the motion you will observe that the objection is only to the arrest, which results in harrasment, and not to the merits of the case. Whether there is any evidence against Mr. Qasuri or not, that is altogether besides the point. In this case we have only taken objection to the arrest. Surely, Sir, the arrest of Mr. Qasuri is not subjudice. It is not a matter on which the court has to give any finding. The arrest has taken place and on that matter no further decision is to be taken by the court.

Now, I am giving you on instance that what we are discussing in this House is the political aspect and not the legal aspect of it. In Section 124, sedition has a very wide definition. Any criticism of Government can come under it. Sedition having been widely defined, any criticism of Government can form the subject matter of sedition. But what we object to is that the Government should be tolerant to a certain extent about taking decision. It is not that in every case action should be taken. Therefore, our contention is that this was not the matter in which the Government should have taken action against Mr. Qasuri. Therefore, what we are discussing is the political aspect, we are not going into the legal aspect of it. We do not say whether there was evidence against Mr. Qasuri or not. But what we are objecting to is the decision of the Government to take notice of this small matter.

Minister for Law : Sir, he is irrelevant.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi Sir, I am quite relevant.

Mr. Speaker : Please be brief.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : I have been very brief on whatever I have said. I have taken only two minutes. This is a very important question. We must discuss it thoroughly before you give your ruling. What we object to is that the Government should be sensitive, they should not take notice of every criticism against them. We are only objecting to the action taken and not to the merits of the case. Therefore, the question of arrest is not *Subjudice*. No decision should be given by the High Court on that matter. Here we are only concerned with the political aspect of it and that it is what we are objecting to and criticising.

Minister for Law : It is not very important.

Khawaja Muhammad Sardar It is very important.

Minister for Law : It is not very important. After hearing me you will feel that it has no importance.

Mr. Speaker : His point of view may be different.

Khawaja Muhammad Sardar : I beg to differ from the Law Minister.

وزیر قانون (ملک قادر بخش) جناب والا—قانون کے سامنے کسی شخص پر جب مقدمہ چلائے ہوئے یہ دیکھنا کہ یہ مقدمہ بڑے آدمی کے خلاف چل رہا ہے یا ایک مزدور کے خلاف چل رہا ہے ہیں ان میں کوئی فرق نہیں کرتا - کوئی بھی اچھی حکومت ایسا فرق کرنا معیوب سمجھتی ہے -

Khawaja Muhammad Safdar : A new objection.

وہ حکومت کب آئے گی ؟

وزیر قانون—اس واسطے میں نے کہا تھا کہ اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے - ورنہ خود . . . .

چیف سپیکر—خان صاحب نے admissibility کے بارے چیلنج کیا تھا -

That the matter is Subjudice تو خدف اس بنا پر کیا ہے کہ

Minister of Law : I will come to the point later if so required.

Mr. Speaker : That is the only point which has not been discussed so far.

Minister of Law : This case has been registered at the police station and a warrant of arrest was issued by the Ilaqa Magistrate. My friend Mr. Kirmani knows that no sooner the case is registered, a copy of the report is sent to the Ilaqa Magistrate for his information. Then, Sir, as Mr. Kirmani knows it, that court of law is bound to pass certain order after the investigation or even certain order is passed during investigation, say a bail or something about that or anything. During investigation the court is bound to pass certain order and at the conclusion of the investigation again the court is bound to pass certain order, either to proceed with the case or not to proceed with the case. It becomes *sub-judice* no sooner, because it is likely that the court will pass an order and I would rather go further and say that definitely the court of law has to pass an order. So this is *asub judice*. This definition has been upheld in this very House by your predecessor that no sooner an F. I. R. is lodged and the police is investigating the case, it has been, in this House, held several times that it is *sub judice*. Because I am not allowed to enter into other things, I confine myself only to this.

(*At this stage Rao Khurshid Ali Khan stood up to speak*).

Mr. Speaker : Rao Sahib, I will hear only on admissibility and on the point of *sub judice*.

راؤ خورشید علی خان—ویسے وزیر صاحب کو یہ ہدایت کر دی جائے کہ وہ ذرا اخلاق کا بھی ثبوت دیں - بات بات پر اسلام کا ہوا اپنے سر پر سوار نہ کریں - آپ طعنہ دیتے ہیں اس اسلام کا جس کے نام پر ملک حاصل کیا گیا - (شور اور قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر - آرڈر آرڈر come to the point

راؤ خورشید علی خان - میں اپنے لیڈر صاحب کے کہنے پر طعنہ قبول کرتا ہوں -

وزیر قانون - میں انشا اللہ آپ سے بھی اچھا مسلمان رہوں گا -

راؤ خورشید علی خان - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہاں اس چیز پر بڑا زور دیا گیا ہے کہ یہ معاملہ "subjudice" ہے اس لئے یہاں یہ تحریک التوا زیر بحث نہیں آ سکتی - میں اس معاملہ کے متعلق ایک ایسا واقعہ بیان کرتا ہوں جس سے ثابت ہو گا کہ یہ معاملہ subjudice نہیں ہے - واقعات جناب سپیکر یہ ہیں کہ ۵۰-۵۱ کے الیکشن میں میرے وارنٹ گرفتاری جاری کر دیے گئے اور پولیس گرفتاری کیلئے پھرتی رہی میں خوش قسمتی سے بچ کر ان ہی محمود علی قصوری کے پاس پہنچ گیا جنہیں اب گرفتار کیا گیا ہے - میرے دوست مجبور کر رہے تھے - کہ میں الیکشن میں حصہ نہ لوں - اور یہ بھی نہیں چاہتے تھے کہ میری "Bail before arrest" ہو جائے چنانچہ انہوں نے ہائی کورٹ سے میرے "Bail before arrest" کرالی - گورنمنٹ نے اس میں انتہائی دلچسپی لی کیونکہ یہ ان کا "personal interest" تھا - یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ "subjudice" اور "non subjudice" کے مسئلے پر بحث ہو جائے - میرے خلاف وارنٹ گرفتاری جاری ہوئے لیکن چونکہ میں نے "bail before arrest" کرا لی تھی مسئلے وہ کیس دی پیش نہیں ہوا آخر تنگ آ کر انہوں نے withdraw کر لیا -

وزیر ریلوے (مسٹر عبدالوحید خان) - جناب والا - پوائنٹ آف آرڈر - آپ نے انہیں کہانی سنانے کیلئے نہیں کہا تھا - قانونی نکات پر بحث ہونی چاہئے -

مسٹر سپیکر - وہ "subjudice" کے بارے میں مثال دے رہے ہیں اور ایسی مثال دی جا سکتی ہے -

راؤ خورشید علی خاں: بات یہ ہے۔ کہ ایک "non practising Lawyer" کو ایسی باتوں کا پتہ نہیں ہوتا۔

Mr. Speaker: No remarks please.

راؤ خورشید علی خان—اس کو غور سے دیکھئے اور واقعات پر نگاہ نہ کیجئے۔ قانونی نکتہ کو دیکھیے حال ہی میں ایک "وڈی ایم" سے مجھے وارننگ ملی ہے۔ کہ آپ "124 (A) West Pakistan Maintenance of Public Order" کی زد میں آ گئے ہیں میں آپ کے خلاف مقدمہ قائم کرنے سے پہلے یہ وارننگ دیتا ہوں کہ اس قسم کی باتیں نہ کریں۔ انہوں نے مجھے صاف صاف کہہ دیا ہے کہ میں آپ کے خلاف ۱۶۲ کی کارروائی کروں گا۔ تو جناب والا۔ کیا صرف اتنا کہدینے سے معاملہ "Subjudice" ہو گیا ہے؟ اب ایک تیسری چیز پیش کرتا ہوں . . . .

Mr. Speaker: It should be relevant.

راؤ خورشید علی خان—اگر یہ relevant نہیں تو میں واپس لیتا ہوں۔ اور اگر اس میں کوئی relevancy ہے تو . . . .

مسٹر سپیکر—آپ subjudice کے متعلق فرمائیں۔

راؤ خورشید علی خان—ہمیں آپ سے حسن ظن ہے کہ merits پر ہر بات کو سنیں گے جبتک ہمیں کوئی ٹھیس نہ پہنچے ہم کوئی بات نہیں کہیں گے۔ یہ معاملہ بڑی اہمیت کا حامل ہے اور اس ایوان کے باہر تو جیل خانہ کی سی کیفیت ہے۔ میں ایمانداری سے کہتا ہوں۔ اس میں کوئی مبالغہ نہیں اور میں چیلنج کرتا ہوں۔

مسٹر سپیکر—facts پر نہ جائیں اس کا تعلق subjudice سے نہیں۔

راؤ خورشید علی خان — میں نے اس کی دو مثالیں دی ہیں۔

مسٹر سپیکر—اس میں کوئی اہمیت نہیں اور اس لئے میں نے ملک صاحب کو allow نہیں کیا۔ جب آپ نے

point out کیا تو میں نے انہیں روک دیا ۔ اس لئے اہمیت کے معاملہ کو نہ چھیڑیں کیونکہ اس پر objection نہیں کیا گیا ۔

راؤ خورشید علی خان—میں مانتا ہوں ۔ لیکن میں نے میاں محمود علی قصوری کے کسی جرم کے متعلق کوئی بات نہیں کی اور نہ کہنے کو تیار ہوں ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی خدمت میں یہی ثابت کر رہا ہوں کہ اس قسم کی flimsy بات کو پر یہ ایک معاملہ کو subjudice قرار دے دیتے ہیں ۔ حالانکہ میرے معاملہ میں بھی case رجسٹر ہوا ہے ۔ وارنٹ جاری ہوا لیکن اس کے باوجود معاملہ وہ وہ معاملہ subjudice نہیں تھا ۔ اس طریقہ سے یہ معاملہ بھی subjudice نہیں ہے ۔ میں تیسری بات جناب کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم بالکل قانون کے دائرے کے اندر رہتے ہوئے یہ کوشش کرتے ہیں کہ اس ملک کے عوام کو سیاسی شعور حاصل ہو تاکہ ملک کے مسائل بہتر طریق پر حل ہوں ۔ اس کے سوا ہمارا کوئی جرم نہیں ہے کہ اس ملک کے اندر ہم عوام کے سیاسی شعور کو پیدا کرنا چاہتے ہیں لیکن یہ ہمارے حکمران ہمیں اس بات کی بھی اجازت نہیں دیتے کہ ہم بالکل Lawful activities بھی جاری رکھیں ۔ مختلف قسم کی دھمکیاں ہمیں دی جاری ہیں اور وارننگ دی جارہی ہے ۔

مسٹر سپیکر—راؤ صاحب یہ چیز آپ کے متعلق تو نہیں ہے ۔ اس وقت محمود علی قصوری صاحب کے متعلق جو تحریک التوا ہے وہ discuss کی جا رہی ہے ۔

راؤ خورشید علی خان—میں اسی طرف آ رہا ہوں ۔ ابھی میں نے introduction کی ہے ۔

میر عبدالباقی بلوچ—کیا ہم یہ تصور کر لیں کہ یہ admit ہو گئی ہے ۔

مسٹر سپیکر—admit نہیں ہوئی ۔

راؤ خورشید علی خان—میں آخری بات عرض کرکے بیٹھ جاتا ہوں ضلع منٹگمری میں ایک قصبہ حویلی ہے۔ وہاں اتفاق سے ہم پہنچ گئے تھے۔ گو ہم نے وہاں کوئی تقریر وغیرہ کوئی نہیں کی لیکن یہ بات معتبر ذرائع سے معلوم ہوئی ہے۔ کہ میرے گھر کے اور دوسرے عزیز و اقارب کے گھروں کے چکر لگائے جا رہے ہیں اور ہمیں گرفتار کرنے کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔

مسٹر سپیکر—اس کا زیر بحث معاملہ سے کوئی تعلق نہیں۔

راؤ خورشید علی خان—کیا اس بات سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ subjudice ہے وہیں چکر لگا رہی ہے۔ گرفتار کرنے کے لئے ایک دوست نے خط کے ذریعہ مجھے اطلاع دی ہے۔ کہ دیہات ور کے مجسٹریٹ نے اس تقریر کی بنا پر میرے وارنٹ جاری کر دیئے ہیں لیکن اس کے باوجود یہ معاملہ subjudice نہیں ہے۔

Mr Speaker : I have announced my ruling

راو خورشید علی خان—صرف ایک منٹ کے لئے اور اجازت دی جائے۔

میر عبدالباقی بلوچ—جناب میں صرف ان سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں۔ subjudice معاملہ پر گفتگو نہ کرنا اس لئے بہتر ہے کہ اس سے Contempt of Court ہو جاتا ہے لیکن ابھی ابھی چند دن ہوئے انہوں نے خود Contempt of Court کیا ہے۔ یہ ایک مجسٹریٹ صاحب ہیں انہوں نے عدالتی کورٹ کا Contempt of Court کیا ہے۔ اور حکومت نے ایران کو Territories ٹرانسفر کر دی ہیں باوجود اس کے کہ constitution کے تحت ایک writ داخل ہو چکی ہے۔

Mr. Speaker : It is not relevant.

میر عبدالباقی بلوچ—ان کے ہاں subjudice کا کیا تصور ہے؟

مسٹر افتخار احمد خان—مسٹر سپیکر۔ مجھے امید ہے کہ اب آپ اپنے ذہن میں کسی فیصلہ پر پہنچے ہوں گے لیکن میں بھی ایک عرض آپ کی خدمت میں پیش کرنا

چاہتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ توجہ سے سماعت فرمائیں گے سب سے بڑا اعتراض جو اس طرف سے کیا گیا ہے یہ ہے کہ یہ مسئلہ subjudice ہے - اب جناب والا آپ نے یہ دیکھنا ہے کہ وہ کیا چیز ہے جو subjudice ہے - وہ جرم کیا ہے جو یہاں محمود علی قصوری نے کیا ہے - وہ میں عرض کرتا ہوں وہ ابھی تک آپ کے سامنے نہیں آیا -

جناب والا - وہ حکم جس کی خلاف ورزی پر ان کے خلاف prosecution کی جا رہی ہے یہ ہے کہ آپ شہادت دیں - آپ اپنے آپ کو subject کریں interrogation کے لئے -

مسٹر سپیکر--وہ آپ کی تحریک التوا میں واقعہ دیا ہوا ہے اس واقعہ کو پھر discuss نہ کریں -

مسٹر افتخار احمد خان--آرڈر یہ تھا کہ اس میٹنگ میں کیا ہوا آپ اپنے کو interrogation کے لئے subject کریں یعنی ملزم کو یہ کہا گیا کہ اپنے خلاف خود شہادت دو - پہلا قصور تو یہ ہے - جو نیا قانون انہوں نے نکالا ہے آج تمام دنیا میں نرالا قانون ہے یہ کہ ملزم سے یہ کہا جائے کہ تم اپنے خلاف شہادت دو -

Mr. Speaker : It is about subjudice.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan : What is subjudice ?

Mr. Speaker : Whether this matter is subjudice or not?

Mr. Iftikhar Ahmad Khan : What is subjudice. The crime of Mian Mahmud Ali Qasuri is that he has refused to be subjected to interrogation. That is the matter which the Court has to decide. Whether he has committed a crime or not.

اس ملک میں روزانہ قانون بنائے جاتے ہیں - افراد کے لئے قانون بنائے جاتے ہیں - اور اس کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ آج کیا قانون ہے اور کل کیا ہو گا - جو جرم ان کے خلاف ہے وہ یہ ہے کہ اپنے خلاف بھی شہادت دو - اپنے دوستوں کے خلاف بھی شہادت دو - کسی مہذب ملک میں کہیں بھی یہاں ملک میں بھی یہ توقع نہیں کی جاتی کہ کوئی آدمی اپنے خلاف شہادت دے تو اس لیے جناب والا یہ ہمارے ملک کا Ordinary law نہیں

ہے - یہ کسی جگہ کا بھی ordinarglaw نہیں ہے اس لئے میں یہ عرض کروں گا کہ انہوں نے نہ کوئی جرم کیا ہے اور نہ یہ مسئلہ subjudice ہے -

Mr. Speaker : I hold the matter subjudice and rule the Motion out of order.

Joint Seminar at Abbotabad

Mr. Speaker : Next adjournment motion is from Syed Ahmad Saeed Kirmani who wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the failure of the Provincial Government to take proper and prompt action in disallowing the holding of th *Joint Seminar* at Abbottabad under the auspices of *World University Service* wherein Pakistani and Canadian students are participating and one of the topics for discussion therein is whether the creation of Pakistan was a wise step or not, and this has contributed in creating tension in the Province on a large scale.

Khawaja Muhammad Sardar : It is most shameful.

Mr. Speaker : Has the Minister any objection ?

وزیر مال (خان پیر محمد خان) — اس کے متعلق ہم Material collect کر رہے ہیں - اور یہ معلوم ہوا ہے کہ Seminar is being held اب ہم تو یہ پتہ لگا رہے ہیں کہ واقعی It is being held بیگم صاحبہ کو بھی میں نے کہہ دیا ہے کہ وہ Material collect کر دیں - درمیان اثناء ہم اس معاملہ پر غور رہے ہیں -

مسٹر سپیکر - بیگم صاحبہ کیا آپ کچھ فرمائیں گی -

وزیر تعلیم — (بیگم محمودہ سلیم خان) — جناب والا کرمانی صاحب کا میں شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے یہ باتیں بتائی ہیں - اس چیز کے متعلق میں پہلے تفتیش کرا رہی ہوں - کہ سیمنار میں کوئی ایسا مضمون زیر بحث نہ آئے - جو ملک کے مفاد کے خلاف ہو - ابھی سیمنار شروع نہیں ہوا - میں معزز ممبر کی تسلی کے لئے عرض کر دیتی ہوں کہ اس میں کوئی بات ایسی نہیں ہو گی - جو پبلک کے مفاد کے خلاف ہو -

خواجہ محمد صفدر—جناب والا—میں یہ سن کر سخت حیران ہوا ہوں - کہ ایسے افراد کو یہاں آنے کی دعوت دی جاتی ہے - جو یہاں آ کر یہ فیصلہ کریں - کہ آیا ہمارا ملک درست طریقے پر بنایا گیا ہے - یا نہیں - میں یہ سمجھتا

کرتا ہوں - کہ اس قسم کے لوگوں کو اس ملک سے باہر نکال دیا جائے - یہ لوگ ہمارے خلاف اور ہمارے ملک کے خلاف نفرت پھیلانے کیلئے آتے ہیں -

مسٹر سپیکر — کرمانی صاحب - بیگم نے صاحبہ نے جو تقریر فرمائی ہے - اس میں دو چیزیں ہیں - ایک تو یہ کہ وہ Material collect کر رہی ہیں - دوسری چیز ہے - assurance - یعنی دونوں چیزیں ہیں - assurance یہ ہے کہ اس Seminar میں کوئی ایسی discussion نہیں کی جائیگی - اگر آپ کو اس assurance سے تسلی ہے - تو اسے Withdraw کر لیں - اور اگر آپ کو ایسی بات سے تسلی نہیں ہے تو پھر Material collect کرنے کے بعد اگر آپ کو اعتراض نہ ہو - تو اسے کسی اور دن پر ملتوی کر دیتے ہیں -

امیر محمد اللہ خان سعدی — جناب صدر - اس کے متعلق میں نے بھی تحریک پیش کی ہوئی ہے - جو باتیں ہو رہی ہیں - اس سے قطع نظر میں وزیر تعلیم سے صرف یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں - کہ آیا ابھی تک جو کچھ ہوا ہے اس کی تحقیقات کریں گے اور متعلقہ لوگوں کو سزائیں دینگے - کیونکہ اس پر حکومت کا روپیہ خرچ ہو رہا ہے - اور پاکستان میں غداری پھیلائی جا رہی ہے -

وزیر مال — ان کو تو اجازت ہی نہیں دی جائیگی -

سید احمد سعید کرمانی (لاہور - ۵) — پیشتر اس کے کہ میں انکی assurance کے مطابق آپ سے اجازت لوں - کہ میں اسے واپس لینا چاہتا ہوں - ایک دو باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں - کہ وہاں نہ صرف یہ مسئلہ زیر بحث آئیگا کہ پاکستان کا قیام دانشمندانہ اقدام تھا یا نہیں - بلکہ وہاں یہ مسئلہ بھی زیر بحث آئیگا - کہ کیا پختونستان کا مسئلہ کسی جائیز بنا پر کیا جا رہا ہے - یا یہ کسی اشتراکی ملک کی انگیخت پر مبنی ہے - اور ساتھ ہی یہ

مسئلہ بھی اٹھایا جائیگا ۔ کہ پاکستان کے مختلف علاقوں
میں اقتصادی عدم توازن ہے اور ان علاقوں میں سی
رقابت بھی پائی جاتی ہے اور اس میں یہ مسئلہ بھی اٹھایا
جائیگا ۔ کہ کشمیر کے متعلق بھارت کے دعویٰ میں وزن
ہے یا نہیں ۔ اب ساتھ ہی نیوز ition میں یہ بھی
کہا گیا ہے ۔ کہ ان طلباء نے مشرقی پاکستان کے طلباء کو
ابھارا ہے ۔ کہ تمہاری سلامتی اور بہتری اسی میں ہے ۔
کہ اس ملک سے الگ ہو جاؤ اور اگر تم اس ملک
سے الگ ہو گئے ۔ تو تمہیں غیر ملکی امداد کھلے بندوں
مل سکیگی ۔ جناب والا یہ بڑی نازک صورت حال
ہے ۔ لیکن چونکہ جناب وزیر متعلقہ نے ارشاد فرمایا ہے ۔
کہ ہم اس معاملے میں تحقیقات کریں گے اور انہوں نے
یقین دہانی کی ہے ۔ کہ وہ اس مسئلے کو آگے نہ چلنے
دینگے ۔ اور ایسی حرکت نہ ہونے دینگے ۔ کہ اس
ملک کی سلامتی کے بارے میں اور جو بنیادی ضروریات ہیں
ان کو خطرے میں ڈالا جائے ۔ تو اس assurance کے پیش
میں نظر اس موشن کو Press نہیں کرتا ۔

Mr. Speaker : So the motion is not pressed.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : Sir although the motion has not been pressed, strictest action should be taken against those persons who are responsible for this.

Orders of externment from Lahore Against some respectable persons of Lahore.

Mr. Speaker : Next adjournment motion is also from Syed Ahmad Saeed Kirmani who wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly for the purpose of discussing a definite matter of recent and urgent public importance namely, the failure of the Government to withdraw orders of externment from Lahore, passed under the West Pakistan (Maintenance of Public Order) Ordinance, against respectable persons of Lahore, when the Chehlum Procession has passed peacefully and there is no longer any sectarian tension in the city of Lahore.

Minister of Revenue : Opposed.

میں اسکی اس بنا پر مخالفت کرتا ہوں ۔ کہ یہ آرڈر
پہلے پاس ہوا تھا ۔ اور اگر وہ agrieved تھے ۔ تو اس مسئلے
کو وہ پہلے ہی اٹھا دیتے ۔

Government is not bound to withdraw its orders according to the sweet will of a particular person

ہم دیکھینگے - کہ اگر واقعات justify کریں - تو پھر ہم اسے withdraw کرینگے - اور یہ آرڈر جو پاس ہوا ہے - یہ under the ordinary law of the land کے تحت پاس ہوا ہے - تو چونکہ یہ مذکورہ حکم کے تحت کہا گیا ہے - اسلئے وہ تحریک التوا کا Subject Matter نہیں ہو سکتا - یعنی ایک تو یہ آرڈر پہلے پاس ہوا تھا اب نہیں ہوا ہے - تو گورنمنٹ Bound نہیں ہے - واقعات کو دیکھیگی - کہ کب اور کس طریقے پر اور کس کے خلاف with draw کرے - اور پھر یہ سوال ہے تین افراد کا اسلئے یہ public importance کا معاملہ بھی نہیں ہے -

حالیہ واقع بھی نہیں ہے اور گورنمنٹ Bound بھی نہیں ہے - کیونکہ یہ ڈسٹرکٹ میجسٹریٹ کے حکم سے Under the ordinary law of the land ہوا ہے -

That cannot form the subject matter of an adjournment motion in this House.

Mr. Speaker : He is objecting to the original order.

Minister of Revenue : He says why it has not been withdrawn.

خواجہ محمد صفدر — ہم تو آپ کے رویے پر بحث کرنا چاہتے ہیں -

Minister of Revenue : The order has been passed by the District Magistrate. He is the best judge to see under what circumstances this order was passed what are the present circumstances, whether now the circumstances are such that the orders should be withdrawn or not.

مسٹر سپیکر :— کیا اس کے withdrawal کے متعلق گورنمنٹ سوچ بچار کر رہی ہے -

وزیر مال — میں نے اس سلسلہ میں پوچھا نہیں ہے -

If the Chair wants I will contact the District Magistrate tomorrow and give the information to the House.

مسٹر سپیکر — کرمانی صاحب - کل تک اگر انفارمیشن آ جائے - تو آپکو کوئی اعتراض تو نہیں ہے - کہ اسے واپس لے لیں - یعنی یہ انفار میشن کہ گورنمنٹ آرڈر واپس لے لیگی - یا اس Externment Order کے متعلق وہ کوئی Positive ایکشن لے رہی ہے - تو ٹھیک ہے - اچھا تو ہم اسے کل Take up کرینگے -

Minister of Railways : Sir the passing of an order by the District Magistrate can form a subject matter of an adjournment motion but not the with drawal. It cannot be the subject matter of the motion.

Mr. Speaker : You may argue it tomorrow.

Disallowing the use of loudspeaker in Lahore on the occasion of 'Chabar, Shamba'

Mr. Speaker: Next adjournment motion is again from Syed Ahmad Saeed Kirmani who wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly for the prupose of discussing a definite matter of recent and urgent public importance, namely the action of the Government in disallowing the use of loudspeaker to the citizens of Lahore on 17th July, 1963 for the purpose of guiding and controlling the procession, which was to be taken out by the citizens of Lahore on the occasion of Akhari Chahar Shamba.

Minister of Revenue : It is not in order. Under Section 144 of the Criminal Procedure Code, the District Magistrate is authorised to pass such an order and because he is competent to pass such orders, I will submit that any order passed by a competent Authority under the law cannot be question d and it cannot be made the subject matter of an adjournment motion.

Khawaja Muhammad Safdar : On a point of Information .

وہ یہ ہے کہ کیا منسٹر صاحب کو تحریک ہائے التوا کی نقول نہیں دی گئیں ۔ کیونکہ یہ بحث تو کچھ کرتے ہیں اور تحریک التوا کا موضوع کچھ اور ہوتا ہے ۔ آخر کیا بات ہے ۔ صبح سے یہی تماشا دیکھ رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر :—کاپیاں انکو دی جاتی ہیں ۔

وزیر مال — آپ سن تو لیں ۔ کاپی آپ کے پاس نہیں ہے ۔ میں نے لے لی ہے ۔

Mr. Ahmed Saeed Kirmani's adjournment motion says "to move for the adjournment of the business of the Assembly for the purpose of discussing a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the action of the Government i.e. the District Magistrate in disallowing the use of loud-speaker".

تو میں نے یہ کہہ دیا۔ کہ دفعہ 144 Criminal Procedure Code کے تحت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس اختیارات ہیں کہ Loud Speakers should not be used

خواجہ محمد صفدر — جناب والا میں اس تحریک التوا کے ذریعے دفعہ ۱۴۴ کے تحت جاری کردہ حکم کو چیلنج نہیں کر رہا ۔ یہ تحریک التوا صرف اس لئے پیش کی گئی ہے ۔ کہ جب خاص خاص مواقع پر لاؤڈ سپیکر کی اجازت دے دی جاتی ہے ۔ تو اس مواقع پر کیوں اجازت نہیں دی گئی میں دفعہ ۱۴۴ کے آرڈرز کو چیلنج نہیں کر رہا ہوں ۔

آپ اس تحریک التوا کو پھر پڑھیں - اگر دفعہ ۱۴۴ کے متعلق تحریک التوا ہوتی - تو پھر آپکی بحث درست تھی لیکن سوال تو یہ ہے - کہ جب دوسرے موقعوں پر لاؤڈ سپیکر کے استعمال کی اجازت دے دی جاتی ہے - تو پھر اس موقع پر کیوں نہیں دی گئی -

مسٹر سپیکر — لاؤڈ سپیکر کی اجازت دی جاتی ہے - یا اس کو Ban کر دیا جاتا ہے - تو یہ غالباً ۱۴۴ کے تحت ہی کیا جاتا ہے - تو اس کے بعد پھر ڈی - ایم اجازت دے سکتا ہے - Original order ۱۴۴ کے تحت ہوا ہے -

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : Sir, a strange doctrine is being propounded that we cannot discuss here the actions of a District Magistrate which means that we cannot discuss any action taken by any authority in this country. We are here to criticise the wrong actions of the Executive. He may be a District Magistrate or a Deputy Superintendent of Police or an Seuperintendent of Police. It is absolutely a wrong argument that is being put in your ears today.

Syed Ahmad Saeed Kirmani : I am shocked to hear the views expressed by the Minister on my motion. I never said that the District Magistrate does not enjoy power, under section 144, to allow or not to allow the use of loudspeakers. What I want to raise through this adjournment motion is a discussion to the effect that circumstances were such that the District Magistrate, who is a subordinate of the Government and who is a part and parcel of the Government, should not have disallowed the use of loudspeakers. The power is very much there but it is the misuse of the power, it is the wrong use of the power that I want to discuss in this House through this motion. The difficulty is that about every Gover vernment there should be a feeling with the citizens that it is by them, for them and of them. There should not be a feeling that it is by a particular sect, for a particular sect and of a particular sect. I don't stand for any particular sect I stand for all sections of the community. Here, in this case, a particular sect, approached me.

Mr. Speaker : I hold the motion in order.

Those Members who are in favour of leave being granted may please rise in their places.

(As less than twenty-five Members rose in their places, leave to move the motion was refused)

Stoppage of water supply between Main and Loop Bund in Mulaktiar by Irrigation Department.

Mr. Speaker : Next adjournment motion is from Haji Mir Muhammad Bux Talpur who wants to ask for leave to moke a motion for the adjourncmde of the business of the Assembly to discuss a definite matter of urgent publiule-portance, namely, the action of the Irrigation Department in stopping the s hmi of water between Main and Loop Bund in Mulaktiar (as reported to him on ip July 1963 by the residents of the area) and, consequently, causing irrepa loss to the standing crops covering an area of 175 acres of land, which has

serious unrest among the cultivators and farmers holding the respective fields as well as others residing in the area.

وزیر مال (خان پیر محمد خان)-- ہم ورک آوٹ کریں گے دو ایک دن کے اندر ۔

مسٹر سپیکر — تو ۲۰ تاریخ تک کے لئے اس کو Postpone کیا جاتا ہے ۔

وزیر مال — ہم کوشش کریں گے کہ کل تک آ جائے اور اگر ۱۹ کو نہیں آیا تو ۲۰ کو آ جائے گا ۔

امیر حبیب اللہ خان سعدی -- پوائنٹ آف آرڈر ۔ گذارش یہ ہے ۔ کہ ۲۰ کو Private Members Day ہے اور پچھلی دفعہ بھی وہ کام Postpone ہو گیا تھا اگر آپ نے ۲۰ تاریخ کو تحریک التوا اور تحریک استحقاق رکھی ہے تو اندیشہ ہے کہ اس دن بھی وہ کام Postpone ہو جائے گا اور کوئی کام نہ ہو سکے گا اس لئے میں گذارش کروں گا کہ ۱۹ کو رکھئے ۔

مسٹر سپیکر — یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے یہ Suggestion ہے میں یہ خیال رکھوں گا کہ ۲۰ تاریخ کو پرائیوٹ ممبروں کا بزنس Suffer نہ کرے ۔

Joint Seminar at Abbotabad.

Mr. Speaker: Next adjournment motion is from Amir Habib Ullah Khan Saadi regarding some Joint Seminar at Abbotabad. A short while before an adjournment motion on the same subject was sought to be moved by Syed Ahmad Saeed Kirmani, but on an assurance given by the Minister of Revenue and Education, it was not passed.

امیر حبیب اللہ خان سعدی --جناب اس میں کچھ تھوڑا سا فرق یہ ہے کہ خطرہ ہے کہ وہاں مذاکرہ پر فساد ہو جائے اور وہ محب وطن مسلمان ہیں وہ اسکو وہاں منعقد نہ ہونے دیں ۔ بہر حال میں اسے Press نہیں کرتا۔

Mr. Speaker: So this is not passed.

Hunger strike by N. Pitres, General Secretary, All-Pakistan Christian League.

Mr. Speaker: Next adjournment motion is also from Amir Habib-Ullah Khan Saadi who wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the hunger strike from 16-7-63 before Assembly Chamber of N.Pitres, General Secretary, All Pakistan Christian League

to protest against the Policy of Provincial Government of continued indifference towards the demands (as given in the original notes) of the Christians, who are a minority community. The hunger strike might creat great resentment amongst the minorities in general.

وزیر مال (خان پیر محمد خان)—جناب میں عرض کرتا ہوں کہ کئی وجوہات کی بنا پر آوٹ آف آرڈر ہے لیکن مجھے وہ میٹیریل دیدیں اور میں دیکھوں کہ ان کے مطالبات کیا ہیں اول تو یہ کہ غیر ملکی Missionaries کے مطالبات . . . . .

مسٹر سپیکر — آپ مطالبات نہ پڑھیں

وزیر مال — بہرحال یہ سب Out of order ہے on various grounds

اور جو انفارمیشن ہم Collect کریں گے اس میں دیکھوں گے کہ بعض ہڑتالوں کا کیا Contention ہے۔

امیر حبیب اللہ خان سعدی — لیکن جناب آپ اس کو ۲۰ سے پہلے کر دیں۔

مسٹر سپیکر — ان کا Contention یہ تھا کہ پرائویٹ ممبروں کا بزنس suffer نہ کرے۔

وزیر مال - ہم کوشش کریں گے کہ ۱۹ کے اندر آجائے اور اگر کل تک نہ آسکا تو مجبور ہو کر ۲۰ تاریخ لیجانا پڑیگا لیکن آپ مجھے دکھا دیں کہ ان کے مطالبات کیا ہیں۔

امیر حبیب اللہ خان سعدی :— میں صاحب صدر اس ضمن میں مختصراً عرض کرنا چاہتا ہوں کہ صوبائی سیکریٹری آف آل پاکستان کرسچن لیگ نے وزراء کو اپنے مطالبات اور تجویزیں لکھکر دی ہیں اور صاحب صدر کو بھی۔

وزیر مال — کم سے کم مجھے دیں میں اور نہ میرے پاس آئیں۔ ان کی کیا شکایات ہیں آپ مجھے میٹیریل سپلائی کر دیں

مسٹر سپیکر — سعدی صاحب آپ ان کو Help کریں جو ان کے مطالبات ہیں آپ ان کو دیدیں آپ کے پاس تو ان کے مطالبات ہیں بہر صورت اس کا فیصلہ ۱۹ تاریخ کو ہو گا۔

Strike by labourers of Pakistan Tobacco Company Factory at Jhelum.

Mr. Speaker: Next adjournment motion is again from Amir Habib Ullan Khan Saadi who wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance namely, the strike by about 600 labourers of Pakistan Tabacco Company. Facto y at Jhelum since July 16-1 63, in protest against the retaliatory dismissal of the General Se retary of their Union, which has created manifold problems i. e. the lesser output of the factory , shortage of cigarettes and increase in black marketing, which might create such proble ms of law and order as may affect the relations between mill owner and labourers and the general public.

خان صاحب اس کے متعلق آپ کو کچھ اعتراض ہے ؟

وزیر مال (خان پیر محمد خان) ۔ جناب اس کے متعلق عرض کرتا ہوں جو انفارمیشن انہیں دی گئی ہے اس کی Wording ہے ۔

Strike by about 600 labourers of Pakistan Tobacco Co. Factory at Jhelum since July 16, 1963, in protest against the retaliatory dismissal of the General Secretary of the Union.

یونین اور کمپنی کے درمیان ایک معاہدہ ہوا تھا جناب۔

The Union had entered into an agreement with the company in December, 1962 for a period of 2 years , that the Union will not raise any demand during this the the period of 2 years.

تو ان کے درمیان معاہدہ یہ ہوا تھا کہ دو سال کے درمیان یہ اپنی مانگیں پیش نہیں کریں گے ۔ مگر انہوں نے شائد کچھ مانگیں پیش کردیں ۔ انہوں نے Suspend کر دیا Dismiss نہیں کیا ۔ یہ معاملہ انڈسٹریل کورٹ کے حوالے کر دیا گیا ہے معاملے کی اطلاع غلط ہے ۔ دوسرے یہ معاملہ چونکہ Subjudice ہو رہا ہے اور یہ انڈسٹریل کورٹ میں گیا ہوا ہے تو اسے یہاں Discuss نہیں کرنا چاہئیے

The matter has been refered to the Industrial Court.

امیر حبیب اللہ خان سعدی۔ صاحب صدر۔ محترم وزیر صاحب نے جو وجوہات بیان فرمائیں ہیں وہ واقعات کے قطعاً خلاف ہیں ۔ حقیقت یہ ہے کہ ہڑتال اج بھی اسی طرح جاری ہے ۔ سوائے ۳۰ آدمیوں کے باقی سب کے سب ۹۰۰ آدمی ہڑتال پر ہیں ان کا یہ فرمانا کہ اس کو Dismiss نہیں کیا گیا یہ بھی قطعاً غلط ہے Suspend ہوئے تو بہت مدت ہو گئی تھی۔ اس کو Dismiss کیا گیا ہے اور وہ Dismissal نا جائز ہے ۔ انڈسٹریل کورٹ کی کنفرمیشن کے بغیر ہوا ہے تو میں اس لئے جناب

والا گزارش کرتا ہوں کہ اس اعتراض کو رد فرما کر اس کو پیش ہونیکی اجازت دی جائے ۔

وزیر محنت و امداد باہمی (سید احمد نواز شاہ گردیزی) جناب والا ہمیں آج یہ انڈجورن منٹ موشن ملا ہے پوزیشن جو ہے وہ عرض کر دی گئی ہے اور اس کے علاوہ ان کو کوئی اگر علم ہے تو ہمیں بتادیں ہم مزید تحقیقات کریں گے ۔

مسٹر سپیکر - لیکن گردیزی صاحب یہ جو سٹیٹمنٹ ہے کہ Dismissal نہیں ہوئی ہے یہ تو ذمہ داری آپ کی ہوئی ۔

وزیر محنت وامداد باہمی - تو اب جناب ہمیں آج صبح ٹیلیفون ملا - تھوڑی دیر ہوئی ہے ہمیں علم ہوا ہے - کمپنی والوں نے اسکو ڈسمس کیا ہوا ہے اور وہ نکال سکتے ہیں - قاعدے کے تحت معاملہ انڈسٹریل کورٹ میں گیا ہوا ہے - وہ sushended ہے ۔

Mr. Speaker: The facts of dismissal having been denied by the Government, the motion is ruled out of order.

POINT OF ORDER

Re-possible consequence of the Writ Petition filed by the former Speaker of the Assembly.

مسٹر افتخار احمد خاں - پوائنٹ اف ارڈر - جناب کے علم میں ہو گا کہ سپیکر کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک منظور ہونیکے متعلق ہائی کورٹ Writ Petition دو تین دن سے زیر سماعت رہی ہے آج وہ رٹ پیشن سماعت کے لئے ہائی کورٹ نے منظور فرمالی ہے - اب جناب والا آخری اسکی سماعت شاید Vacations کے بعد ہو گی - کیونکہ چند یوم میں ہائی کورٹ بند ہونے والی ہے اب Situation یہ ہو گئی ہے کہ ہائی کورٹ نے فیصلہ فرمانا ہے کہ Vote of no-confidence جائز طریقہ سے منظور ہوا تھا یا نا جائز طریقہ سے منظور ہوا تھا اگر جناب والا اس کا فیصلہ یہ ہوا کہ وہ ناجائز تھا تو پھر جناب کی ذات گرامی کے لئے مشکلات پیدا ہو جائیں گی - قانون میں یہ گنجائش تو موجود ہے کہ اگر کسی قانون سازی کیوقت کوئی ممبر یا غیر ممبر اس ایوان میں بیٹھ جائے تو وہ اس وجہ سے کارروائی کا لعدم قرار نہیں دی جا سکتی کہ اس میں ایک غیر ممبر نے شرکت کی - قانون میں کوئی شق موجود نہیں ہے ، لیکن اگر سپیکر ایوان کا جائز طور پر

سپیکر نہیں ہے وہ کارروائیوں پر Preside کرے اور ان میں اگر حصہ لے تو قانون سازی کے خلاف کارروائیاں قرار نہیں دی جائینگی - اس لئے جناب والا میں تو سمجھتا نہیں ہوں اور نہ میں رائے دینے کے لئے تیار ہوں - یہ صرف اپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ قانون میں کوئی گنجائش اس امر کی نہیں ہے کہ اگر ایک سپیکر جو اس ایوان کا سپیکر نہیں ہے وہ اس کی کارروائیوں پر صدارت کرے، میں نہیں کہتا کہ ہائی کورٹ کا فیصلہ کیا ہوگا کیونکہ ابھی معاملہ سب جوڈائیس ہے - مثال کیطور پر آپ یہ سمجھ لیجیئے کہ اگر فیصلہ یہ ہو کہ وہ کارروائی عدم اعتماد غلط تھی مگر معاملہ ابھی سب جوڈئیس ہے تو میں اس کے Merits پر بھی کہیں کچھ کہنا نہیں چاہتا کہ آیا اس کے Merits کیا ہیں - کہ وہ منظور ہوگا یا نا منظور ہوگا، لیکن میں آپ کی توجہ اس امر کی طرف ضرور مبذول کرلینا چاہتا ہوں کہ اگر یہ فیصلہ ہو جائے کہ وہ کارروائیاں عدم اعتماد غلط تھیں تو اس کا لامحالہ نتیجہ یہ نکلے گا کہ سپیکر کی کرسی خالی نہیں ہوئی اس لئے اپکی الیکشن کا سوال پیدا نہیں ہوتا تو اس صورت میں Complications کیا ہونگی ان پر اپ غور فرمالیں - قانون میں ایسی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ ایسا شخص جو سپیکر نہیں ہے ..... (قطع کلامیاں)

وزیرقانون (ملک قادر بخش) - Repeat نہ فرمائیے بار بار اپ ایک ہی بات کر رہے ہیں -

مسٹر افتخار احمد خان :- ذرا تھوڑا سا حوصلہ کریں تھوڑا سا حوصلہ فرمایا کریں - جناب والا اس کے نتائج آپ خود سوچ لیں - غور فرمالیں اور اس کے متعلق لائحہ عمل تجویز فرمالیں کہ آیا آپ کا اس ایوان کی صدارت فرماتے رہنا باوجودیکہ ہائی کورٹ میں رٹ پٹیشن ایڈمٹ ہو گیا ہے یہ مناسب ہے یا نا مناسب ہے - اس لئے بہتر صورت یہی ہے - میں سمجھتا ہوں کہ کنڈی صاحب Preside کیا کریں یا اس ہاوس کو ایڈ جرن کر دیا جائے - دوسری چیز اور بھی میں جناب والا کی خدمت میں عرض کروں گا وہ ہے ریکارڈ کی Tampering کے متعلق - بہت سے الزمات آچکے ہیں کہ ریکارڈ کی

Tampering کی گئی ہے ۔ اب وہ ریکارڈ ہائی کورٹ میں طلب ہوگا ۔ ہائی کورٹ میں شہادتیں ہوں گی ۔ عدالت کو فیصلہ کرنا ہوگا کہ آیا اس میں ٹمپرینگ ہوئی ہے یا نہیں ۔ میں کسی شخص کا نام نہیں لینا چاہتا کہ فلاں شخص نے کیا اور فلاں شخص اس کا ذمہ دار ہے ۔ آپ کا یہ فرض ہے کہ کسی ماتحت پر سختی نہ کی جائے نہ اس کو Tutor کیا جائے ۔ اس کو مجبور نہ کیا جائے اور پوری اس بات کی احتیاط کی جائے ..... (قطع کلامیاں) ۔

مسٹر سپیکر — نوابزادہ صاحب پوزیشن یہ ہے کہ ہائی کورٹ میں رٹ پٹیشن ایڈمٹ ہو جائے اور ہائی کورٹ میں رٹ پٹیشن Accept ہونے میں فرق ہے ۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ ہائی کورٹ میں Writ Admit ہو گئی ہے ۔ مگر ایڈمٹ ہونے سے یہ تصور نہیں کیا جا سکتا کہ Writ جو ہے وہ منظور ہو گئی ہے تو جہاں تک تعلق ہے میرے Preside کرنے کا ۔ میری الیکشن کے بعد گورنمنٹ کی نوٹیفیکیشن موجود ہے ۔ ہائی کورٹ کی طرف سے Stay order نہیں ہے نہ کوئی انجنکشن آرڈر ہے ۔ اس لئے آپ کا پوائنٹ آف ارڈر Rule out کیا جاتا ہے ۔

نوابزادہ افتخار احمد خان :— جیسے آپ مناسب سمجھیں ۔

Mir. Abdul Baqi Baloch : It is not *subjudice* that you are sitting on the chair?

ORDINANCES

The Colonization of Government Lands (Punjab) West Pakistan Amendment) Ordinance 1963 (*Resumption of discussion*)

Mr. Speaker : The House will now resume on the motion that the Assembly do approve of the Colonization of Government Lands (Punjab) (West Pakistan Amendment) Ordinance 1963 promulgated by the Governor of West Pakistan on 22nd May, 1963.

Amir Habib Ullah Khan Saadi may please resume his speech.

امیر حبیب اللہ خان سعدی (لائلپور - ۷)— صاحب صدر کل میں گذارش کر رہا تھا کہ قانون آبادکاری اور صرف اراضیات کی توسیع کا معاملہ جو ہمارے سامنے اس ہنگامی قانون کی صورت میں لایا گیا ہے اس کے اثرات کیا ہیں ۔ اب تک پنجاب کا قانون آباد کاری اور سرکاری اراضی اور ان علاقوں

میں جس طرح نافذ کیا جا رہا ہے اس کے متعلق میں نے بحث شروع کی تھی اور میں نے عرض کیا تھا کہ اس کا نفاذ قانون سازی کی تاریخ میں ایک سیاہ باب ہے تو اج

،، دگر از سر گرفتہ ایم رشتہ زنار شیخ ،،

ابھی تک ۱۶ سال کے بعد اراضیات کے متعلق وہ مسلک اختیار نہیں کیا گیا جو پاکستان کے نظریہ کے مطابق ہوتا ، جو اس ملک کے بنیادی نظریات اور آئیڈیالوجی کے مطابق ہوتا ، جس سے یہ ثابت ہوتا کہ اس ملک کے رہنے والے آقا اور غلام کی تفریق میں مبتلا نہیں ہیں ، وہ اسلامی حکومت کا جو تقاضا تھا اس ملک میں اس کے تحت تمام پالیسیاں مرتب کی جاتیں ۔ ایک غریب مسلمان ، ایک غریب کاشتکار مسلمان کو ایک طاقت ور کے برابر اسکو اپنا بھائی سمجھتے ، یہاں میں اسلام کے عمومی حصول ملکیت کی بحث سردست نہیں چھیڑنا چاہتا ۔ معاملہ صرف سرکاری ارضیات کی آبادکاری کا ہے ۔ سرکاری ارضیات کے الفاظ کے صاف معنی ایک مسلمان کے نزدیک اور پاکستان کو جن دعووں کے ساتھ حاصل کیا گیا ہے اس کے باشندوں کے نزدیک صرف ایک ہی معنی ہو سکتے ہیں ۔ یہ کہ سرکاری ارضیات معاشرہ اور ملت کی مشترکہ ملکیت ہیں ۔ (قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ آرڈر ۔ آرڈر

امیر حبیب اللہ خاں سعدی — یہ کسی فرد واحد کی خواہ وہ کتنا ہی بڑا عہدہ رکھتا ہو ، خواہ کتنا ہی بڑا حاکم ہو ، ذاتی جاگیر نہیں ہے ۔ ان کی تقسیم کسی فرد واحد کی مرضی یا صواب دید پر نہیں ہوگی ، بلکہ معاشرے کے تمام حالات کو پیش نظر رکھ کر اس ملک کے باشندگان کی ضروریات کے تحت ہوگی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس نظریہ کو قطعاً کوئی اہمیت ابھی تک اس حکومت نے نہیں دی ۔ اسلام کا اصول اس ضمن میں بالکل صاف اور واضح ہیں ۔ آپ نے عام کہاوت سنی ہو گی کہ یہ زمین خدا کی ہے لیکن میں آپ کی اطلاع کیلئے بتا دوں کہ قرآن حکیم کا ایک مسلمہ اصول ہے ۔ ان الارض اللہ زمین خدا

کی ہے اور ان لوگوں کو کاشت کے لئے دی جائے گی جو اس قانون پر ایمان رکھتے ہوں اور خود کاشت کرتے ہوں ، اس کی تائید میں دوسرا اصول یہ ہے والارض وضعھا لا نام یہ عوام کے لیئے زمین بنائی گئی ہے خواص کے لئے نہیں بنائی گئی ہے ، نہ ہی ان طاقتور لوگوں کے لئے پیدا کی گئی ۔ اس کی تائید میں حدیث شریف میں ہے الارض لمن زرعھا زمین اس کو دی جائے جو خود کاشت کرتا ہو ۔ اسلام کے اصول خصوصی طور پر اور اجتماعی طور پر اس صوبہ کے ان اجتماعی اراضی پر پورے طور پر حاوی ہوتے ہیں جن کو سرکاری اراضی کہا جاتا ہے ۔ ان اصول کے تحت یہ سرکاری اراضی صرف صوبہ کے ان لوگوں میں تقسیم ہونی چاہئے جو خود اپنے ہاتھوں سے کاشت کرتے ہیں ۔ اس ضمن میں علامہ اقبال کا وہ شعر آپ کو یاد دلاتا ہوں ۔

اے خدایا یہ زمیں تیری نہیں میری نہیں
تیرے آقا کی نہیں تیری نہیں میری نہیں

اس قانون اراضی پرائے آبادی کے تحت یہاں کیا ہو رہا ہے ۔ یہ جس کی توسیع اس بیلہ تک کی جا رہی ہے ، صورت حال یہ ہے اس صوبہ کی ۸۰ یا ۹۰ فیصدی آبادی زراعت پیشہ ہے اور اس زراعت پیشہ آبادی میں سے بہت تھوڑی تعداد مالکان اراضی کی ہے جو اپنے ہاتھوں سے کاشت نہیں کرتے ۔ وہ اکثر غیر حاضر مالکان کی زد میں آتے ہیں ۔ باقی عظیم اکثریت مزدوروں اور کاشتکاروں کی ہے ۔ کاشتکاروں کی اس عظیم اکثریت کی تعداد اس قدر زیادہ ہے کہ ان کو کاشت کرنے کیلئے زمین نہیں ملتی ۔ مجھے ذاتی ملکیت کی زمین سے سر دست بحث نہیں ہے ۔ اگر چہ یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ ذاتی ملکیت والے اصحاب جو ہیں انہوں نے اپنے وسائل سے فائدہ اٹھایا اور مشینری سے کاشت کو جو ترقی دی ہے اس سے کاشت کار کے لئے میدان عمل اور زیادہ تنگ ہو گیا ہے ۔ اب دوسری صورت یہ ہے کہ ان لوگوں کے لئے جن کا ذریعہ معاش کاشتکاری ہے ان کے لئے سرکاری اراضیات کو کھلا رکھا جائے ان کو ان میں تقسیم کیا جائے۔ ہر ضلع میں ہزار ہا کاشتکار اور بے دخل شدہ مزارعین اس

وقت پریشان حال پھر رہے ہیں اور در بدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں ، لیکن ہمارے وزرا ، ابھی آنکھیں اور کان بند کئے ہوئے ہیں - وہ ایک ایسی پالیسی پر انگوٹھے لگاتے جا رہے ہیں جو عالم بالا سے نازل ہوتی ہیں - وہ سرکاری اراضی جو ۱۹۵۶ میں بے دخل شدہ مزارعین کے لئے تقریباً ہر ضلع میں رکھی گئی تھی وہ ایک سکیم بنائی گئی تھی اور مارشل لاء آتے ہی وہ سکیم کھٹائی میں ڈال دی گئی - اس کی بجائے ذاتی بخششوں کے طور پر سرکاری افسران میں بانٹی جانے لگی ہے اور اب ان کی پوزیشن یہ ہے کہ یہ پنشن پانے والے اور ساری عمر اچھے سے اچھا مشاہرہ لینے والے اور تنخواہیں لینےوالے افسران اور غالباً "ھذا من فضل ربی" پر بھی کچھ نہ کچھ عمل در آمد ہوتا رہا ہے ، یہ سرکاری اراضی بخشش کے علاوہ اب نیلام بھی کی جا رہی ہے جس کا واویلا اکثر عوام کی طرف سے اس ایوان کے سامنے مختلف صورتوں میں ہوتا رہا ہے -

وزیر مال — جناب والا ! میں یہ عرض کروں کہ یہ نیلام اور بخشش پر بہت زیادہ ڈسکشن ہو گئی ہے یہ Repetition ہو رہی ہے -

امیر حبیب اللہ خان سعدی — میں Repeat نہیں کر رہا ہوں میں نے ضمناً ذکر کیا ہے -

مسٹر سپیکر — سعدی صاحب پہلی تقریروں میں جو چیز آچکی ہے اب اسے repeat نہ کریں

امیر حبیب اللہ خان سعدی — جناب والا نیلام کے متعلق فقرہ گناہ کے طور پر آگیا ہے - میں نے اس پر بحث تو نہیں کی ہے -

وزیر مال — جس نے جس موضوع پر کہہ دیا ہے وہ میرے پاس نوٹ ہے -

مسٹر سپیکر — There should be no repetition سعدی صاحب آپ شروع کریں -

امیر حبیب اللہ خان سعدی— جناب والا میں نے پہلے گذارش کی تھی کہ میں دوبارہ نہیں دھراتا ہوں - اس سے آپ کو اطمینان ہو جانا چاہئے تھا - اب جناب والا ! اگر یہ سن Colonization, Act 1912, کو دیکھا جائے کہ اس وقت کس طرح عمل ہو رہا ہے تو میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ آیا برطانوی حکومت یہاں سے چلی گئی ہے یا وہ ابھی تک یہاں موجود ہے یا ان کے سربراہ موجود ہیں جو اس وقت تک اسی ڈگر پر چلے جا رہے ہیں آیا یہ قومی حکومت ہے یا غیر ملک سے آ کر مسلط ہو گئی ہے - جناب والا ! یہ زمین کاشتکاروں کے علاوہ آپ کے سامنے متعدد مرتبہ بھوک ہڑتال کی صورت میں یا محضر ناموں کی صورت میں اور مختلف مطالبات اور تحریک التوا کی صورت میں باڑا اراضی کا ۱۹۵۶ کے الاٹیوں کا معاملہ آتا رہا ہے - گھوڑی پال، گائے پال، گدھے پال پتہ نہیں کیا کیا پال ہیں آپ کی سکیموں کی repercussions اس صوبہ میں ہوئی ہے وہ آپ کے سامنے لائی جاتی رہی ہیں ، اور ''گرو مور فوڈ کے علاوہ سابقہ سالوں کی اراضی جن سے ۷۰، ۷۰ سال کے آباد مزارعین کو بیک بینی و دو گوش نکال کر سڑکوں پر بٹھا دیا گیا ہے اور آپ کے سامنے سوال آتے رہے ہیں - کلیانہ سٹیٹ اور رینالہ سٹیٹ کے معاملات اپ کے سامنے ہیں - براجرز کی سکیموں کے معاملات آپ کے سامنے ہیں ، ان میں کس طرح بندر بانٹ ہو رہی ہے تو میں یہ مختصرا اشارے اس لئے کر رہا ہوں کہ اپ اس ایوان کو اور اس ایوان کے ذریعہ اس ملک کو اور اس صوبہ کو یہ یقین دلائیں کہ آپ کی کوئی پالیسی انگریز سے ہر صوبت میں مختلف ہے - ان معاملات میں غلط بخشیوں کا یہ سلسلہ نہایت ہمہ گیر اور وسیع ہے اور اپنے ہاتھ سے کاشتکاری کرنے والوں کی وسیع آبادی جو در بدر پھر رہی ہے ، آپ ان کو نظر انداز کر کے جو کچھ کر رہے ہیں اس کے لئے نہ صرف قیامت کے روز آپ سے جواب طلبی ہو گی بلکہ یہ ملک بھی آپ سے جواب پوچھے گا اور آپ کو اس وقت سخت تکلیف ہوگی جب آپ دوبارہ لوگوں سے ووٹ مانگنے جائیں گے -

Minister for Revenue : Sir, I move :
That the question be now put.

بیگم جہان آرا شاہنواز (لاہور - ملتان ڈویژن) صدر محترم—
"کالو نائزیشن ایکٹ" کو ہمیشہ کسی ملک کے رہنے والے خوش آمدید کہتے ہیں اور کہنا بھی چاہئے - سلطنت برطانیہ نے یہ "کالونائزیشن ایکٹ" اس لئے بنایا کہ Planned آباد کاری ہو— چنانچہ محترم برطانیہ حکومت کا یہ رویہ رہا کہ ہر دس سال کے بعد ایک نہر انہوں نے بنائی اور نہر مکمل ہو جانے کے بعد پانچ سات سال میں وہ خطہ گلزار بن گیا - چنانچہ اس خاکسار نے اپنی زندگی میں یہ دیکھا کہ باری دوآب کنال میں تو علاقہ چھ سات سال میں زیر کاشت آن کر گلزار بن گیا جو پہلے بالکل ایک صحرا تھا، اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے جس وقت ملک کا بٹوارہ ہوا اور پاکستان معرض وجود میں آیا - اس وقت بھی ایک نہر تقریبا مکمل ہونے والی تھی وہ نہر تھل پروجیکٹ تھی - جس طرح آج لاس بیلا کے لئے ایکٹ آ رہا ہے، اس وقت تھل کالونائزیشن ایکٹ آیا تھا - اور ہر مالک کی زمین کا ⅔ حصہ گورنمنٹ نے لے لیا اور ہم سے کہا گیا یہ ایکٹ اس لئے بنایا جا رہا ہے کہ مہاجرین کے لئے ان زمینوں کی ضرورت ہے اور یہ ہمیں بتایا گیا اور وہ مباحثے آپ کے پاس موجود ہیں کہ یہ تمام زمینیں مہاجرین کو ایک سو بیس روپیہ فی ایکڑ دے دی جائیں گی ، اگرچہ ہم پر سختی ہوئی، اور جیسا کہ میں اس ایوان میں کہہ چکی ہوں کہ اگر زمین لینی ہے تو سب سے لی جائے کیونکہ خصوصیت سے تھل ایریا کو اس کے لئے مارک کیا گیا ہے - ہمیں معلوم نہ تھا کہ یہ ⅔ حصہ زمین ہم سے کوڑیوں کے مول لینگے اور ہزاروں روپیہ میں بیچینگے لیکن پھر بھی ہمیں خوشی تھی یہ زمین اپنے مہاجرین بھائیوں کے کام آئیگی - آج میں یہ سوال کرنا چاہتی ہوں اپنی وزارت سے کہ اگر مسلم لیگ گورنمنٹ خراب تھی - نکمی تھی اور جیسی بھی تھی یا دوسری گورنمنٹ جو آئین انہوں نے صحیح کام نہیں کیا تو کیا آپ کا یہ فرض نہیں تھا کہ آپ یہ دیکھتے کہ جو ایکٹ اس وقت بھی موجود ہے - اور جن اصولوں پر وہ وضع کیا گیا ہے - ان پر عمل ہوا یا نہیں، آئیے میرے ساتھ آئیے اور دیکھئے بارہ سال میں بھی بمشکل ۵.۰% زمین زیر کاشت آئی ہے - یہ حلقے چھ سات آٹھ سال میں آباد ہونے چاہئے تھا ، وہاں آج بھی صحرا نظر آ رہا ہے - اگر برطانیہ کی حکومت یہ کرتی تو ہم کیا اس کا حال نہ کرتے لیکن ہماری حکومت نے پانچ

سال میں یہ تھل کی طرف توجہ ہی نہیں کی ہم لوگ جو وہاں کے مالکان تھے جن کی زمین ¾ حصہ لے لی گئی اور کوڑیوں کے مول سوا بارہ روپیہ فی ایکڑ کے حساب سے اگر یہ حکومت لیتی مارشل لاء Land Reforms کے تحت تو ان کو کروڑوں روپیہ دینے پڑتے تھے ، تھل کے مالکان کو یہ وہی حلقہ ہے جہاں ۸۹ فیصد زمین چھوٹے کاشت کاروں کی ہے - جن کے پاس پندرہ بیس ایکڑ سے زیادہ زمین نہیں اور صرف گیارہ فیصد زمین بڑے مالکان کی ہے - وہاں کیا حالت ہے آگے میرے ساتھ چل کر دیکھئے وہ حلقے ابھی تک صحرا پڑے ہوئے ہیں اور جو زمین زیر کاشت آگئی ہے وہ ۳۴ ، ۳۵ فیصد سے زیادہ نہیں ہے بیشک کاغذوں پر ۶۴ فیصد سے زیادہ ہو گی - ایسی حالت میں آئندہ لس بیلہ کے لئے غذا کا کیا حشر ہوگا، میری درخواست یہ ہے اس زمین کا پلان بنایا جائے - زمین جو لی جا رہی ہے وہ کس پلان کے تحت لی جا رہی ہے ، تھل والا حشر ہو جہاں ہم نے خوشی سے زمین دے دی ایک بیدار معز افسر کو وہاں لگایا گیا ایک اعلیٰ Plan بنائی اور وہ قابلیت کے ساتھ بنایا اس پر عمل شروع کیا جب کام ہو رہا تھا اور بڑی اچھی طرح ہو رہا تھا ، سڑکیں بن رہی تھیں ، اسکولوں کا جائزہ لیا جا رہا تھا تو اس افسر کو جیسا کہ اس قوم کی عادت ہے - حسد کی وجہ سے سکریننگ آوٹ کر کے نکال دیا گیا۔اس سے بھی بڑے افسر ابھی تک موجود تھے اس کو اگر سکریننگ کرنا تھا تو کم از کم اسکیم کو مکمل کرتے اس دعویٰ کا کیا حشر ہوا وہ اگر دیکھ لیں اپنی آنکھوں سے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کریں اور کیا نہ کریں - کالونائزیشن ایکٹ ہونا چاہئے ہم اس کو لبیک کہنے کو تیار ہیں مگر ہمیں کیا معلوم ہے کہ وہ زمینیں صرف اپنے منظور نظروں کو دینے کے لئے یہ ایکٹ بن رہا ہے - وہ سڑکیں جن کی نسبت آپ نے کہا تھا کہ تھل میں دس سال کے عرصہ میں مکمل ہو جائیں گی اور آج وہ سڑکیں کہاں ہیں - آج وہ اسکول بھی کہاں ہیں ''ٹی - ڈی - اے'' کا کیا حشر ہوا - بارہ سال کے بعد وہ لوگ جو مالکان تھے اور جو ہزاروں ایکڑ کے مالکان تھے آج بھی ''کاشت کار'' لکھے جاتے ہیں - زمین بھی ¼ جو ہمیں واپس کی گئی اس پر بھی وہ وہ ''سی - او'' صاحب

دستخط کر کے نہیں دیتے کہ فائل پر Account Final نہیں کرتے کہ ہم مالک بن سکیں، معلوم نہیں وہ کس قیامت کے دن ہمارے اکونٹس فائنل ہونگے ، سمجھ میں نہیں آتا ۔ اب یہی حال، بیچارے لاس بیلہ والوں کا ہونا ہے جو ہم لوگوں کا ہوا ہے یا ہو رہا ہے ۔ ہم آج رو رہے ہیں ، حال یہ ہے کہ ایک چک میں ایک مالک کو زمین دی گئی اور کچھ عرصہ کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ کسی اور کو الاٹ کر دی گئی ہے ۔ آگے غریبوں کی حالت دیکھئے ان کی کوئی شنوائی نہیں ۔ آپ حیران ہونگے کہ میرا کارندہ وہاں کھڑا تھا ۔ جب (۴۰۰) روپیہ کا چیک ایک غریب کا معاوضہ ہے اور اس کو آفس والوں نے یہ کہا ہے کہ اس پر دستخط کر دو تمہارا چالیس روپیہ آیا ہے وہ تمہیں منگا دینگے اس غریب کو کیا معلوم کہ کتنی رقم اس کی آئی ہے ۔ میں چیرمین کے پاس گئی اور انہیں بتایا اور انہوں نے آرڈر دیا کہ نقد آئندہ دیا جاوے ۔ جو حالات ہوئے ہیں اور جس طریقہ سے یہ ''لینڈ ریگولیشن ایکٹ،، پر عمل ہوا کرتا تھا ۔ اب وہ افسر نہ رہے وہ ایکٹ رہا ہی نہیں جو برٹش کے وقت میں تھا ۔ ''لینڈ ریگولیشن ایکٹ،، کو توسیع کرنے کے یہی معنی نہ ہوں جیسے ہم لوگوں کے ساتھ تھل میں ہوا اور ہو رہا ہے تو خدا را اس ایکٹ کو منظور نہ کیجئے جو ہو گا ۔ دیکھا جائے گا اور یہ کس پلان کے تحت کام کرنا ہے تو شوق سے کیجئے اور یہ لینڈ ریگولیشن ایکٹ نافذ کیجئے اگر بغیر کسی پلان کے کام کر کے یہی کرنا ہے تو کہ منظور نظر لوگوں کو یہ زمین دیجائے تو ہرگز ہرگز اس ایکٹ کو منظور نہ کیا جائے ، کیونکہ سوائے اس کے کہ ناانصافی ہو اور بے انصافی کا بول بالا ہو ، اگر یہی حالت ہونی ہے تو خدا را ان لوگوں کی حالت پر رحم کیجئے ۔ ان کو جیسے ہیں ویسے ہی رہنے دیجئے ۔

وزیر مال (خان پیر محمد خان) پوائنٹ آف آرڈر ۔ یہ کل سے زیر بحث ہے بیگم صاحبہ صرف تھل کے لئے کہہ رہی ہیں ۔ میں ان کو جواب دے دونگا ۔ مجھے اجازت دیجئے کہ میں ''Question put'' کروں اور ''Wind up'' کروں ۔

Begum Jahan Ara Shah Nawaz: I have every right to say that have not been off the point.

چودھری محمد ابراھیم (سیالکوٹ-۳) جناب صدر جس قانون کے متعلق بحث شروع ہے وہ برطانوی عہد میں ۱۹۱۲ء میں نافذ ہوا تھا - انگریز کے کچھ اپنے اغراض و مقاصد جن کے تحت اس نے اس قانون کا نفاذ کیا اور اس کے اغراض و مقاصد پریہ ایکٹ پورے کرتا رہا اس کے بعد یہ توقع تھی کہ ان اغراض و مقاصد میں کچھ تبدیلی آئے گی اور اس ملک کی موجودہ حکومت یا پہلے کی حکومتیں جو تھیں وہ اس میں ضروری تغیر و تبدل کے بعد اس ملک کے عوام کے فائدہ کے لئے کوئی اسکیم تیار کر سکیں گے ، ہوا یہ کہ وہ لوگ جو ہندوستان سے بڑی مصیبتوں اور مشکلات کے ساتھ اس ملک کو ایک مقدس وطن سمجھ کر آئے - اور جناب والا — بارڈر کے قریب جنہوں نے محنت مشقت اور تکلیف اور اخراجات سے کچھ حقوق حاصل کئے تھے ، ان کو اپنے گھروں سے اور زمینوں سے بے دخل کر دیا گیا ہے اور ان کی جگہ Absentee Land lord بنا دئے گئے ہیں ، چاہئے تو یہ تھا کہ اگر ان کو دوبارہ مہاجر بنانے کی بجائے سرکاری زمین پر دخل دے دیا جائے تاکہ وہ اپنی روزی کما سکیں - ان کے لئے یہ دوہری مصیبت نہ رہے ، لیکن اب جبکہ ان کو گھروں سے بے دخل کر دیا گیا ہے ، وہ اس حالت میں ہیں کہ مزارع کی حیثیت سے بھی ان کو زمین نہیں مل رہی اور یہ بہت بڑی مصیبت ہے - (قطع کلامیاں اور شور) -

Major Sultan Ahmad Khan: Point of order. Sir, , look at the Ministers. Is this a fish market?

مسٹر سپیکر — آرڈر - آڈر-

چودھری محمد ابراھیم — جناب والا - پاکستان بننے کے بعد سماوی آفات آتی رہی ہیں اور مصیبتوں میں اضافہ ہوتا رہا ہے - وہ لوگ جو دریائے راوی پر آباد تھے یا جس شخص نے سیلاب دیکھے ہیں ، اس کو اس بات کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ لوگ کس مصیبت میں تھے - تحصیل شکر گڑھ ، نارووال اور شاھدرہ ٹاؤن میں دریائے راوی کے کنارے پر دور دور تک زمین برباد ہو گئی ہے - وہ لوگ اس بات کے

حق دار تھے کہ جن کی زمینیں نیلام کی گئی ہیں اور کوڑیوں کے مول اپنے لاڈلوں کے پاس بیچ دی گئی ہیں ، اگر ان بچارے لوگوں کے پاس ہوتیں یا ان میں تقسیم کی جاتیں تو وہ مالک کی حیثیت میں مفید ثابت ہوتے ۔ وہ خود ان پر کام کرتے ۔ جن لوگوں کے پاس یہ زمینیں نیلام کی گئی ہیں ۔ یا بطور عطیات دے دی گئی ہیں ، وہ خود کاشت نہیں کرتے ۔ ان کو زمینوں میں کوئی دلچسپی نہیں ہے ۔ سوائے اس کے کہ جو کچھ ان زمینوں سے مل سکے وہ لے کر جیبوں میں ڈال لیں ۔ خاص طور پر دیہات میں کوئی کارروائی کرنی چاہیے ، ان لوگوں کے لئے جن کی زمینیں راوی کے سیلاب نے برباد کردی ہیں ، مثلاً علی آباد ، جسڑ ، منگلی، کوٹلی وغیرہ دیہات میں تو نہ صرف ان کی زمینیں برباد ہوئی ہیں ، بلکہ برباد شدہ زمین پر مالیہ وصول کیا جا رہا ہے یہ نہیں کہ ان کے روزگار کمانے کی کوئی سکیم یا کوئی سبیل بنائی جائے ، بلکہ ان پر سماوی آفتوں کے ساتھ ساتھ حکومت کی طرف سے بھی آفت نازل ہو گئی ہے ، ان زمینوں کے لئے بھی جن سے کوئی آمدنی نہیں ہے پورا مالیہ وصول کیا جا رہا ہے ، میں یہ عرض کرونگا کہ اگر حکومت اس سلسلہ میں ان لوگوں کی تسلی کرنا چاہتی ہے اور یہ امر واقعہ ہے کہ اگر ان لوگوں سے پوچھا جائے کہ تم انگریزی حکومت کے دور میں بھی رہ چکے ہو ، اب یہ حکومت بھی چل رہی ہے ، اس کا کیا مقابلہ ہے تو وہ کہتے ہیں کہ اگر انگریز کی حکومت ہوتی تو وہ ہمیں بے سہارا نہ چھوڑتا اور یہ جو آفات سماوی تھیں ، ان کے لئے بھی کچھ نہ کچھ سہارا تلاش کر دیتا ، لیکن اب یہ دیکھنا ہے کہ وطن کو آزادی نصیب ہوئی ہے ۔ یہ بڑی نعمت ہے اور اب سوال یہ ہے کہ اس آزادی سے چند خاندان ہیں ، جن کو زندگی کی مسرتیں حاصل ہوئی ہیں اور جن کے لئے عیش و عشرت کا سامان مہیا کیا گیا ہے ، دوسری طرف مزدوروں کی زندگی کے ایام تلخ تر ہوتے جا رہے ہیں—

مسٹر حمزہ — پوائنٹ آف آرڈر جاب سپیکر ایوان میں اس قدر شور ہے کہ اسے ایک fish market بنا دیا گیا ہے۔

Mr. Speaker: This is no point of order.
Withdraw these words please.

مسٹر حمزہ — میں withdraw کرتا ہوں لیکن میں یہ عرض کروں گا . . . .

مسٹر سپیکر — حمزہ صاحب تشریف رکھیں —

راؤ خورشید علی خان — کیا یہ پوائنٹ آف آرڈر پیش کرنے کی penalty ہے ؟

مسٹر سپیکر — نہیں ۔ آپ اظہار خیال فرمائیں ۔

راؤ خورشید علی خان (منٹگمری-۳) — جناب والا ! یہ جو Colonization Act اس بیلا میں بھی extend کیا جا رہا ہے ، اس کے متعلق میری معروضات پیش کرنے کی غرض و غایت یہ ہے کہ اب تک اس کام میں جو خامیاں رہی ہیں اس کا اعادہ ان جگہوں پر نہ کیا جائے ، جہاں اسے extend کیا جا رہا ہے ۔

سرکاری اراضیات کی تقسیم کے لئے اگر کوئی صحیح قسم کی قیادت ہوتی تو وہ ان اراضیات کو اس طرح تقسیم کرتے کہ صوبہ کے چھوٹے زمینداروں کو یا landless tenants کو زمینیں مل جاتیں ۔ ہمارا صوبہ زرعی صوبہ ہے ، جہاں ۸۰ فیصد افراد کا دارومدار زراعت پر ہے اور زمینوں پر ہے ، جہاں ہماری ۷۰ فیصد آمدنی زراعت سے آتی ہے اور جہاں مزارعین اور landless tenants ۵ ایکڑ سے بھی کم زمینوں کے مالک ہیں ۔ ان کو یہ زمینیں دی جائیں ، ایسے افراد لاکھوں کی تعداد میں اس صوبہ میں ہیں ، یہ امر بے محل نہیں ہو گا اگر میں یہ کہوں کہ ان مزارعین کی تعداد جن کا انحصار زمینوں پر ہے اس وقت ۲۰ لاکھ کے لگ بھگ ہوگی ، اس کے علاوہ وہ افراد یا چھوٹے زمیندار ، جن کی اراضی ۵ ایکڑ سے کم ہے ان کی تعداد ۳۲ لاکھ کے قریب ہے ، اس طریقہ سے کھیت مزدور ۷ لاکھ ہیں ۔ صنعت کار اور دوسری لیبر ۱۴ لاکھ ہیں ۔ اب یہ لاکھوں افراد جن کا انحصار زراعت پر ہے اتنا بڑا طبقہ ہے کہ اگر اطمینان کی زندگی بسر نہ کریں تو ظاہر بات ہے کہ ہم اپنے صوبہ کی حالت پر

اطمینان کا اظہار نہیں کر سکتے ، اگر ان سرکاری آراضیات کے Colonization کے سلسلہ میں مکھی پر مکھی مارنے کو ترک کر دیں اور ایک واضح پالیسی بنائی جائے اور عوام کو Confidence میں لینے کی کوشش کی جائے تو یہ نا ممکن ہے کہ سرکاری اراضیات کی disposal اس بھونڈے طریقہ سے ہو جیسا کہ اب تک ہوتی رہی ہے۔

کیا یہ ضروری بات نہیں تھی کہ صوبہ کے بیشتر مزارعین کو جن کا دارومدار زراعت پر ہے اور جو Landless ہیں یا ۵ ایکڑ زمین کے مالک ہیں اور ۵ ایکڑ پر ہی اپنے کنبہ کا گزارہ کرتے ہیں ، تو کیا یہ لازم نہیں تھا کہ ان زمینوں کو دوسرے طریقہ سے Disposal کرنے سے پہلے ان لاکھوں افراد کو اس قابل کیا جاتا اور ہر کنبہ کو کم از کم ساڑھے بارہ ایکڑ زمین مل جاتی - پھر آپ یہ دیکھیں کہ صوبہ میں بے اطمینانی پائی جاتی ہے ، ایک انتشار کی سی کیفیت ہے اور عوام کو بجا طور پر شکایت ہے کہ اس ملک میں صرف چند خاندان رہتے ہیں اور یہ ملک صرف چند افراد کے لئے ہے اس لئے اس غلط فہمی کو دور کریں -

جناب والا ! اس سلسلہ میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ یہ بڑا ضروری معاملہ ہے اس لئے میں اپنی گزارشات آپ کی وساطت سے ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ ۳۲ لاکھ افراد اس قسم کے چھوٹے زمیندار ہیں کہ جنکی زمینداریاں پانچ ایکڑ سے کم ہیں - ابھی پچھلے دنوں کچھ ہمدرد قسم کے ذمہ دار افسروں نے ایک سکیم اس صوبے کے لئے بنائی اور تھل میں ۱۳۰۰ Lots اس غرض سے مخصوص کی گئیں کہ پانچ ایکڑ سے کم زمین رکھنے والے جو چھوٹے زمیندار ہیں - مختلف اضلاع میں جو کہ سابقہ پنجاب کے ۱۳ اضلاع سے متعلق ہیں - ان میں یہ Lots Qualification اور

Merits کے لحاظ سے تقسیم کی جائیں - یہ اسکیم بہت اچھی تھی اس لئے کہ جو ایسی یونٹ ہے - جو پانچ ایکڑ سے کم ہے - اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ انتہائی مشقت کرنے کے باوجود اپنے دو وقت کی روٹی اور اپنے کنبے کے گزارے کے لئے پوری پیداوار اس پانچ ایکڑ سے حاصل نہیں کرسکتے تو انتہائی ضروری بات تھی کہ ایسے لوگوں کو اس قابل بنا دیا جائے - کہ ان کی Holding کم از کم 12½ ایکڑ تک کر دی جائے ، اس ضرورت کے پیش نظر بعض افسران نے یہ اسکیم بنائی کہ Lot 1300 جو پندرہ پندرہ ایکڑ پر مشتمل تھیں - اور جو تھل کے علاقے میں Scattered تھیں ان لوگوں میں تقسیم کی جائیں ، لیکن جناب سپیکر اندازہ کیجئے کہ غلط قیادت کی وجہ سے یہ سکیم Shelve کر دی گئی (قطع کلامی) تو جناب والا ! جو سکیم اتنی بہترین تھی - اور جو چھوٹے زمینداروں کے لئے بڑی بھلائی کی ایک سکیم تھی ، اس کو Shelve کر دیا گیا - جناب والا - میں آپ کی وساطت سے اپنے سارے معزز دوستوں سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ خدارا اپنا Influence استعمال کرکے یہ جو چھوٹے زمینداروں کی بھلائی کی سکیم ہے اسے Shelve نہ ہونے دیں - اس سے آپ اپنے خدا کے سامنے بھی سرخ رو ہونگے اور اپنے چھوٹے زمینداروں کے بھی آپ کے Credit میں یہ بات لکھی جائے گی - اس اچھی سکیم کو جو کہ چھوٹے زمینداروں کے لئے بنائی گئی تھی اس کو Shelve کرکے جناب والا ! متبادل سکیم کیا لائی جا رہی ، وہ اتنی شرم ناک ہے ، وہ اتنی افسوس ناک ہے کہ اس کی موجودگی میں یہ دعویٰ کرنا کہ ہم چھوٹے زمینداروں کی ہمدردی کے لئے یہ داد حکومت دے رہے ہیں - یہ اتنا بڑا جھوٹ ہے کہ جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا - اور یہ ساری باتیں جناب اس واسطے ہو رہی ہیں کہ یہ آئندہ الیکشن جیتنے کے لئے چھوٹے زمینداروں کے گلوں پر یہ چھری چلائی جا رہی ہے - (خوب - خوب) وہ کیا ہے - جناب والا وہ عرض کرکے میں بیٹھ جاتا ہوں - وہ یہ ہے کہ ۱۳۰۰ Seattered لاٹ جو ایک ایک Lot

پندرہ پندرہ ایکڑ پر مشتمل تھی - ان ۱۳۰۰ لاٹس کو صرف میانوالی اور صرف مظفر گڑھ کے لئے مختص کرکے رکھ دیا گ ہے -

(شیم - شیم کی آوازیں)

مسٹر حمید اللہ خان روکڑی - پوائنٹ آف آرڈر - آپ ہم سے سب کچھ چھین کر بیٹھے ہوئے ہیں - اور اب کہتے ہیں کہ انکو کیوں ملا ہے - اس کا انہیں درد ہو گیا ہے -

مسٹر سپیکر - خان صاحب یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے آپ تشریف رکھیں -

مسٹر حمیداللہ خان روکڑی - جب وہ غریبوں کو لوٹتے تھے تو وہ خوش تھے - اب جبکہ ان کو ق ملا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ظلم ہے -

مسٹر سپیکر - آپ تشریف رکھیں -

رائے خورشید علی خاں - تو جناب والا ! آپ اندازہ کیجئے کہ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ ایک انتہائی ضروری چیز تھی - کہ چھوٹے زمینداروں کو س قابل بنایا جاتا ہے کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائیں - یہ واقعی ایسی بات تھی ، جو صحیح قیادت کو کرنی چاہیئے تھی ، لیکن ان کے نامہ اعمال میں یہی ایک اچھی بات تھی ، لیکن انہوں نے اسی کو Shelve کر دیا اور اس کے نتیجے میں وہ کیا چیز لائے ہیں - یہ کہ دو مخصوص اضلاع کے اندر عالم بالا کے افراد پر جنکی قیادت مشتمل ہے - وہ لاٹس انکے لئے مخصوص کر دیئے گئے ہیں - اور تیرہ اضلاع کے چھوٹے زمینداروں کے حقوق کو غصب کیا ہے ، تاکہ آئندہ الیکشن میں مظفر گڑھ اور میانوالی میں ہمیں کامیابی حاصل ہو - اس قسم کی قیادت کی کیا حالت ہے - ہمیں قطعاً اس پر کوئی اعتماد نہیں (قطع کلامیاں) ان کو عوام کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنا بند کر دینا چاہیے -

میجر سلطان احمد خان - ہزارہ — ۳) - صاحب صدر زیر بحث مسئلہ پر اگر سابقہ تاریخ کی روشنی میں غور کیا جائے تو یہ خدشہ پیدا ہوتا ہے کہ لاس بیلا کا بھی وہی حشر ہو گا - جو گدو بیراج اور کوٹری کا ہوا اور جو سابقہ پنجاب میں ساری سٹیٹ لینڈ کا ہوا -

جناب والا - اس قسم کی حکومتیں جو ہمارے ملک میں ۵۳ء سے جاری ہیں - اس قسم کے اقدامات ۵۳ء سے شروع ہیں اور عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ یہ اراضی جو اس قوم کا ایک بہترین اور کارآمد ذخیرہ تھا - اور اس کی اقتصادی حالت کو بدل سکتا تھا - لاکھوں بے گھر اور بے سروسامان لوگوں کو آڑ دے سکتا تھا - انہوں نے اسکو اپنے من گھڑت قانون کے تحت ۵۳ء سے لے کر آج دن تک بانٹنا شروع کر رکھا ہے -

جناب والا دیکھنا یہ ہے کہ اس طرح بانٹنے سے ملک کے سیاسی وجود پر اثر کیا پڑ رہا ہے - بانٹنے کے کئی طریقے انہوں نے اختیار کر رکھے ہیں اور ایک مشہور طریقہ ہے - جو انگریز نے اپنی 'Collaborator's Class' کو بانٹنے کے لئے اختیار کیا تھا ، لیکن وہ صرف ''گھوڑپال'' تھا آجکل '' گدھے پال '' - ''ھڑیال پال '' - '' گائے پال '' اور نہ جانے کیا کیا چیز '' پال '' — ان بہانوں سے ان لوگوں کو بلکہ چند ایک ایسے لوگوں کو بھی جنہوں نے پاکستان کی بنیاد کی مخالفت کی تھی - سینکڑوں مربعے آپ انہیں '' گائے پال '' کے بہانے دے رہے ہیں -

Minister for Revenue: Who was that man who was against Pakistan and to whom such lands have been given?

میجر سلطان احمد - خضر حیات ٹوانہ - نواب کالا باغ —

(Interruptions by Mr. Hamidullah Khan)

Mr. Speaker: Order, order.

میجر سلطان احمد خان - جناب والا - خیر مجھے کسی کی ذات سے کوئی تعلق نہیں ہے - یہ سب طبقہ ہے ایک

ہے - چاہے کالا باغ کا ہو - چاہے روکڑی کا ہو - آپ سب ایک ہی ہیں - (قطع کلامیاں) -

Mr. Speaker: No cross talk please.

Major Sultan Ahmed Khan: That person is indirectly a friend of mine. I do not mind his interruptions.

تو جناب والا - میں صرف اس لفظ پر اپنی اس مختصر تقریر کو ختم کرنا چاہتا ہوں - اور اس ایوان کو جسکو اب ایوان کہنا میرے خیال میں مناسب نہیں رہا - صرف یہ درخواست پیش کرنا چاہتا ہوں - کہ ان حرکات کا اس قوم کی مالیت ، اقتصادی حالت اور عزت اور آبرو پر کیا اثر ہوا ہے - اس وقت ——

Mr. Speaker: This is not Parliamentary.

میجر صاحب - آپ نے یہ جو کہا ہے - کہ اس ایوان کو ایوان کہنا مناسب نہیں رہا ،، - آپ اسے Withdraw کریں -

That is not Parliamentary.

Major Sultan Ahmed Khan: That is my conviction. But I withdraw.

تو جناب والا - اب دیکھنا یہ ہے - کہ ان حرکتوں کا ملک پر کیا اثر ہوا - آپ جناب دیکھتے ہیں - کہ آج ملک میں وہی طبقہ ۱۸۰۷ء والا ۴۶ء والا اور ۵۰ء والا برسراقتدار ہے - یہ آپ کو ماننا پڑے گا - آپ صرف معمولی سے - تھوڑے سے ——(قطع کلامیاں) تو جناب والا - ان حرکات کے نتائج اس حد تک پہنچ چکے ہیں کہ چند ایک پچھلے دنوں کی خبریں اور میرے دوست احمد سعید کرمانی کی آج کی تحریک التوا سے یہ ظاہر ہوتا ہے - کہ اس ملک کی یہ اراضی تو بجائے خود رہی - اس کا وجود بھی خطرے میں پڑ گیا ہے - اور اس کا نتیجہ کیا تھا - کہ یہ وہی Collaborators class — جناب Collaborate جس نے کرنا ہوتا ہے - کوئی بھی ہو کوئی امرتسر سے آئے - کوئی واشنگٹن سے آئے یا لنڈن سے آئے - یہ ان کا ایک طریقہ کار رہا ہے -

Minister for Revenue: On a point of order. Is he speaking on the Ordinance?

Mr. Speaker: Yes, he is relevant.

Major Sultan Ahmed Khan: Yes, Sir, I am very much relevant to the Ordinance.

جناب میں ان سے صرف یہی درخواست کروں گا ۔ کہ ان لوگوں میں یا اس حکومت میں یا اس گروہ میں کوئی صلاحیت باقی رہ گئی ہے ۔ تو اس ملک میں اس وقت بھی بلا مبالغہ کوئی بیس لاکھ انسان بے گھر اور بے سروسامان پھر رہے ہیں ۔ تو اس قسم کی اراضیات ان لوگوں کے حوالے کی جائیں ۔ جو صرف ان کے پیٹ کے لئے ہی نہیں ہو گی ۔ بلکہ اس قوم کی اقتصادی حالات اور سالمیت کی بہتری کے لئے ہو گی ۔

بجائے اس کے کہ بیکار نا اہل وطن دشمن کوئی بھی ہو ان کو دی جائیں ۔ آج یہ کہتے ہیں کہ ہم دیانتداری اور خوش اسلوبی کار پر لوگوں کو زمین دیتے ہیں ۔ آج کے اخبار میں میں نے ایس ۔ این ۔ عالم کے متعلق پڑھا ہے کہ وہ ان لوگوں کے نامعقول مطالبات پر مستعفی ہو چکا ہے ۔ یہ وہ افسر ہے جسکو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں ، جس حد تک میں جانتا ہوں میں قسم کھا کر کہنے کو تیار نہیں کہ اس نے اپنی خود مختاری آج دن تک برقرار رکھا اور کسی شہری کا گلا کسی کے کہنے پر نہ کاٹا اور اس کو کسی نے زمین نہیں دی ۔

Minister for Revenue : (Khan Pir Muhammad Khan) - Sir, I move.

That the question may be put.

Mr. Speaker: The question is :—

That the question may be put.

(*The motion was carried*)

وزیر مال (خان پیر محمد خان) ۔ میں عرض کرتا ہوں جناب کہ بات بڑی مختصر تھی لیکن یار لوگوں نے افسانہ بنا دیا ۔ سوال تو صرف یہ تھا کہ یہ جو سنہ ۱۹۱۲ء کا کالونائیزیشن ایکٹ ہے اس کو کیا لسبیلہ district تک extend کیا جائے ۔ تو ہمارے کسی فاضل دوست نے اس پر کوئی تقریر ذمین کی ۔ کہ اگر لسبیلہ پر apply کیا جائے تو وہاں لوگوں کے لئے موجودہ حالات میں کیا کیا فوائد ہونگے وہ

زمین کس طریقہ سے استعمال ہو اور اگر کالونائیزیشن ایکٹ کے تحت استعمال ہو تو کیا کیا نقائص ہوں گے - یہ کسی نے ذکر نہیں کیا اور وہ اراضی کس قسم کی ہے develop ہو گئی ہے یا نہیں ہوئی اگر کالونائیزیشن ایکٹ وہاں apply ہوا تو زمین کی وہاں کیا پوزیشن ہو گی اور اس سے کیا فائدہ ہو گا all in all جتنا میں نے سنا - جناب میاں عبدالطیف صاحب نے فرمایا کہ ایک ہزار ایکڑ ایک روپیہ فی ایکڑ کے حساب سے ایک آدمی کو دے دی گئی میں نے اس وقت بھی ان کو چیلنج کیا تھا کہ اس حکومت میں ایسا نہیں ہوا - اچھا ہوتا کہ حکومت وقت بھی بتا دیتے اور اس آدمی کا نام بھی بتا دیتے تو اس ایوان پر روشن ہو جاتا کہ گذشتہ حکومتوں کے سیاہ اعمال کی وجہ سے ہم مطعون نہیں ہو سکتے ہم مورد الزام نہیں ٹھہر سکتے -

خواجہ محمد صفدر - پوائنٹ آف آرڈر -

وزیر مال - خواجہ صاحب سنیں میں sense کی بات کر رہا ہوں -

خواجہ محمد صفدر - پہلی بار کی تھی -

وزیر مال - آپ بھی اب کر لیں گے -

Mr. Speaker —Order please.

میجر سلطان احمد خان - پوائنٹ آف آرڈر ہمارے محترم بزرگ نے فرمایا ہے کہ میں sense کی باتیں کر رہا ہوں کیا انہیں نے اس سے پہلے sense کی باتیں نہیں کی تھیں -

Mr. Speaker : Order. Order. this is no point of order. The member may please resume his seat.

وزیر مال - آپ جو چاہیں نتیجہ اخذ کریں میجر صاحب میں نے آپ سے کہہ دیا ہے -

تو جناب والا اعتراض یہ ہے کہ جو سابق پنجاب میں اراضیات ہیں وہ لوگوں میں کیوں نہیں تقسیم کی گئی - اور راؤ خورشید علی خان نے تو یہ کہا کہ ۷۰ لاکھ ایسے لوگ ہیں جن میں تقسیم نہیں ہوئیں - میں کہونگا کہ ہماری آبادی

۴ کروڑ کی ہے انہیں کیوں نہیں تقسیم ہوئیں اگر تقسیم ہی کرنا ہے تو سب میں تقسیم کرو اگر ایک اصول رکھیں تو سب میں یکساں رکھیں ۔ (قطع کلامیاں) ۔

Mr. Speaker : No inter ruption please.

وزیر مال - جناب یہ سب اپنی عادت سے مجبور ہیں ۔ میرے دوست حبیب اللہ سعدی صاحب نے کہہ دیا پہلے تو انہیں نے کہا کہ "الارض للہ" میں ان سے پوچھوں گا کہ ان کے پاس کتنی زمین ہے الارض اللہ کے مسئلے پر عمل کرتے ہوئے کہا وہ قوم کے نام پر وقف کر دیں گے ۔ (قطع کلامیاں) کیا وہ تیار ہیں اس بات کے لئے کہ وہ تو ہر ایک اراضی کے لئے علیحدہ سکیم ہو گی ۔ میں کہتا ہوں کہ موجودہ حالات میں سابق پنجاب میں جس طریقے سے اور خصوصاً یہ حکومت میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں ان اراضیات کے متعلق انتظام کر رہی ہے سابقہ کسی حکومت نے نہیں کیا میں ان کو واقعات بتا رہا ہوں غلط بے بنیاد باتیں نہیں کر رہا ہوں آپوزیشن کے ایک ممبر نے مجھے سے last yaer کہا کہ ایک بااثر آدمی کئی فرض ناموں سے ۱۴ مربع زمین پر قابض ہے میں نے اسی وقت Action لیا اور دو تین مہینے کے اندر تمام اراضیات چھین لیں اس کے بعد ایک دوسرے با اثر آدمی نے ریونیو سرکل کے اندر وہ اراضی جس کے ساتھ اس کا agreement کیا گیا تھا ریونیو ڈپارٹمنٹ کی طرف سے اس کو offer ہوا تھا Revenue Department کی طرف سے مجھے پہلے معلوم نہیں تھا وہ میرے پاس کئی دفعہ آیا میں نے موقع پر جا کر آرڈر دے دیا اور جو مارکیٹ price اسکی بن گئی اور جو offer اس کو ہوا تھا اس offer میں اور جو میرا حکم تھا اس میں تقریباً تین لاکھ سے زیادہ کا فرق تھا ہم اراضیات کا انشاءاللہ خاطر خواہ انتظام کر رہے ہیں جہاں تک ان کے انتظام کا تعلق ہے ۔ رہا یہ سوال کہ اس سے کتنے لوگ مستفیض ہوں گے ان کے کہنے کے مطابق تو جناب لاکھوں انسانوں کی روزی اس سے وابستہ ہے اور کواپریٹو اسکیم کے تحت کئی لوگ جو بے گھر تھے ان کے پاس زمینیں ہیں تھیں ان کو Lease پر زمینیں دی گئی ہیں اور اسی طرح

باڑہ کے متعلق بھی جہاں بہت لے دے ہو رہی ہے لوگوں کو زمینیں دی گئی اور شرط یہ تھی کہ ۵۰ فیصدی زمین ان کی معمولی قیمت جو ہو گی اس پر دی جائیگی - اسی طرح Grow more food کے نیچے کچھ ایسے لوگ ہیں جن کو under certain conditions زمینیں دی جائیں گی ان condition پر میرے دوست میاں عبداللطیف صاحب نے اعتراض کیا ہے اور زیادہ تر ان کا زور تقریر جو تھا وہ ایسے خطرے کے متعلق تھا کہ میونسپلٹی کے ذریعے ہوں گی یہ ضروری ہے کہ ہم ایسی conditions رکھیں مثلاً لائلپور کا شہر ہے وہ روز بروز اتنا بڑا expand ہو رہا ہے کہ اگر ہم یہ conditions نہ رکھیں اور ایسے ہیں لاہور شہر بڑا Expand ہو رہا ہے میں اس کے Detail میں نہیں جاؤں گا میں تو صرف یہ عرض کرونگا کہ جو اعتراضات کالونائیزیشن سابق پنجاب کے متلق کئے گئے ہیں وہ بے بنیاد ہیں کام تسلی بخش ہو رہا ہے اور پبلک کے فائدہ کے لئے ہو رہا اور اگر کوئی Action کسی اسکیم کے تحت ہو رہا ہے تو وہ تمام پبلک کے فائدے کے لئے ہو رہا ہے آخر میں اپنے پوائنٹ پر آتا ہوں کہ لسبیلہ سٹیٹ لینڈ ہے اور کسی پرائیویٹ آدمی کی جائداد نہیں ہے اس کے انتظام کے لئے یہ کہ کسی اسکیم کے تحت لوگوں کو زمینیں Lease پر دی جائے گی کیونکہ ہمارے پاس کوئی Legal sanction نہیں ہے اگر کسی سے معاہدہ غلط ہوتا ہے تو ہم بھی اس کے پابند ہوں گے اور وہ بھی پابند ہو گا تو ان زمینوں سے فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی اسکیم کو Implement کریں تاکہ یہ زمینیں جو سالہا سال سے بنجر پڑی ہوئی ہیں وہ لوگوں کے فائدہ کے لئے استعمال ہو سکیں اور قوم کے مفاد کے پیش نظر ہم نے یہ آرڈیننس پیش کیا ہے اور یہ ضروری ہے کہ یہ موجودہ آرڈیننس لسبیلہ پر apply کیا جائے تاکہ ہم مناسب فائدہ اٹھا سکیں - اب میں عرض کرونگا کہ -

Question may be put.

Mr. Speaker: The question is:

That the Assembly do approve of the Colonisation of Government Lands (Punjab) (West Pakistan Amendment) Ordinance 1963, promulgated by the Governor of West Pakistan on 22nd May 1963.

(The motion was carried)

EXTENSION OF TIME FOR THE PRESENTASION OF STANDING COMMITTEES REPORTS

Parliamentary Secretary (Education) (Khan Malang Khan) Sir, I beg to move—

That the time for the presentation of the report by the Standing Committee on Education and Health on The Medical Council (West Pakistan Amendment) Bill, 1963 (Bill No. 48 of 1963) be extended up to the 31st December, 1963.

Mr. Speaker: The question is—

That the time for presentation of the report by the Standing Committee on Education and Health on The Medical Council (West Pakistan Amendment) Bill, 1963 (Bill No 48 of 1963) be extended up to the 31st December, 1963.

(*The motion was carried*)

Parliamentary Secretary (Education) (Khan Malang Khan): Sir, I beg to move:

That the time for presentation of the report by the Standing Committee on Education and Health on The Unani, Ayurvedic and Homoeopathic Practitioners' Bill, 1962 (Bill No. 14 of 1962) be extended up to the 31 December, 1963.

Mr. Speaker: The question is.

That the time for presentation of the repot by the Standing Committee on Education and Health on The Unani, Ayurvedic and Homoeopathic Practitioners' Bill, 1962 (Bill No. 14 of 1962) be extended up to the 31st December, 1963.

(*The motion was carried*)

Parliamentary Secretary (Education) (Khan Malang Khan): Sir, I beg to move—

That the time for presentation of the report by the Select Committee on The West Pakistan "Islamic University" Bill 1963, (Bill No. 15 of 1962) be extended up to the 31st December, 1963.

Mr. Speaker: The question is—

That the time for presentation of the report by the Select Committee on The West Pakistan "Islamic University" Bill 1963, (Bill No. 15 of 1962) be extended up to the 31st December, 1963.

(*The motion was carried*)

Parliamentary Secretary (Education) (Khan Malang Khan): Sir, I beg to move—

That the time for presentation of the report by the Standing Committee on Education and Health on The Sir Syed University at Multan Bill, 1963 (Bill No. 19 of 1963) be extended up to the 31st December, 1963.

Mr. Speaker: The question is—

That the time for presentation of the report by the Committee on Education and Health on The Sir Syed University at Multan Bill, 1963 (Bill No 19 of 1963) be extended up to the 31st December, 1963.

(*The motion was carried*)

Minister of Law (Malik Qadir Bakhsh): Sir, I beg to move—

That the time for presentation of the report by the Standing Committee on Home Affairs on the West Pakistan Quetta Division Prohibition of Walver Bill, 1963 (Bill No 47 of 1963) be extended up to the 31st December, 1963.

Mr. Speaker : The question is—

That the time for presentation of the report by the Standing Committee on Home Affairs on The West Pakistan Quetta Division Prohibition of Walver Bill 1963 (Bill No. 47 of 1963) be extended up to the 31st December, 1963.

(*The motion was carried*)

Minister of Law (Malik Qadir Bakhsh) : Sir I beg to move—

That the time for presentation of the report by the Standing Committee on Home Affairs on The Pakistan Penal Code (West Pakistan Amendment) Bill, 1963 (Bill No. 50 of 1963) be extended up to the 31st December, 1963.

Mr. Speaker : The question is—

That the time for presentation of the report by the Standing Committee on Home Affairs on The Pakistan Penal Code (West Pakistan Amendment) Bill, 1963 (Bill No. 50 of 1963) be extended up to the 31st December, 1963.

(*The motion was carried*).

ORDINANCES—*contd.*

THE SIND VILLAGE OFFICERS (WEST PAKISTAN AMENDMENT) ORDINANCE 1963.

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : Sir I beg to move—

That the Assembly do approve of the Sind Village Officers (West Pakistan Amendment) Ordinance 1963, promulgated by the Governor of West Pakistan on the 27th May, 1963.

Mr. Speaker : The motion moved is —

That the Assembly do approve of the Sind Village Officers (West Pakistan Amendment) Ordinance 1963, promulgated by the Governor of West Pakistan on the 27th May, 1963.

Khawaja Muhammad Safdar : Opposed Sir.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : Sir I rise on a point of information. I am not going to p oppose the approval of the ordinance and I don't think any body is seriously going to oppose it but I would like to know one thing. The adaptations which this ordinance is intended to bring, could have been brought under the Establishment of West Pakistan Act as well as the Constitution. They could even automatically be effected by an Office Order in the Law Department or even an order of the Governor under the West Pakistan Act. I would like to know why this has not been done so far and why it was felt necessary to resort to legislation by an ordinance.

Mr. Speaker : The Minister will make it clear in his reply. Khawaja Sahib to continue.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ -) _ جناب والا میں اس آرڈیننس کی اس لئے مخالفت کر رہا ہوں کہ میں حیران ہوں کہ مغربی پاکستان کی وحدت کو قائم ہوئے کم و بیش آٹھ سال گزر گئے ہیں اور ابھی تک ہمارے وزرا صاحبان موجودہ یا ان کے پیش رو جو ان کے سامنے بیٹھے ہیں یہ بات

معلوم نہ کر سکے ۔ کہ اس قانون کی کلاز (۱) میں تحریر ہے کہ That this Act applies to the whole of Sind اور اس میں اس سے قبل یہ ضروری ترمیم کیوں نہ سوجھی ۔ پہلا اعتراض میرا یہ ہے حالانکہ مختلف اوقات میں Adaptation of Laws Act بھی پیش ہوئے ہیں ویسٹ پاکستان ایکٹ بھی پیش ہوا اور جیسا کہ میرے محترم دوست صدیقی صاحب نے کہا کہ اس سے پہلے ایسے قوانین پاس ہو رہے ہیں جن سے اس قسم کی تبدیلیاں عمل میں لائی جائی رہی ہیں ۔ مگر یہ الفاظ اب تک قانون کی کتاب میں موجود رہے ۔ یہ Omission دراصل ہماری نالائقی کی طرف نشان دہی کرتی ہے ہم اپنے کام کو اچھی طرح سرانجام نہیں دے رہے دوسرا اعتراض میرا وہی پرانا ہے کہ اس قسم کے قوانین میں تبدیلی نہایت آسانی سے بلوں کے ذریعہ لائی جا سکتی تھی آج کیا آفت آئی ہے ۸ سال میں نہ کوئی Urgency پیدا ہوئی ۔ نہ اس کی Expedi ncy پیدا ہوئی اور آج راتوں رات یہ آرڈیننس جاری کرنا پڑا اس میں کوئی شک نہیں کہ اسمبلی کا اجلاس اگر سات تاریخ کو شروع ہوتا ہو تو چھ تاریخ کو آرڈیننس جاری کئے جا سکتے ہیں کیونکہ ہمارا آئین کے الفاظ اس سے منع نہیں کرتے اگرچہ اس کی سپرٹ ایسا کرنے میں مانع ہے تو آخر یہ کیا وجہ ہے کہ ان اہم باتوں کی طرف وزراء صاحبان غور نہیں فرماتے کہ اور معمولی معمولی باتوں کے لئے اس صوبے پر آرڈیننسوں کے ذریعے حکومت کرنا چاہتے ہیں میں جناب والا اس وزارت کے اس فعل کی شدید مذمت کرتے ہوئے میں بیٹھ جاتا ہوں ویسے میں اس کے مخالف نہیں ہوں مجھے آرڈیننس کے اجرا کی مخالفت مقصود ہے موجودہ آرڈیننس کے متن کی مخالفت نہیں کرنی چاہتا ۔

مسٹر محمد یاسین خان وٹو ۔ (منٹگمری ۔ ۴) ۔ جناب والا ۔ اس آرڈیننس میں دو ایسی باتوں کے متعلق میں معروضات پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ جن کے متعلق بادی النظر میں یہ اعتراض بھی کیا جا سکتا ہے کہ وہ شائد آرڈیننس سے غیر متعلق ہیں لیکن ذرا توجہ فرمانے سے یہ معلوم ہو گا کہ وہ غیر متعلق نہیں

وہ دو باتیں کیا ہیں ان میں سے پہلی بات یہ ہے جناب والا کہ قانون کی زبان کیا ہونی چاہئیے ہمارے ملک میں اور دوسری بات یہ کہ آرڈیننسوں کے ذریعے قانون سازی کے متعلق ہمارے گزشتہ ایک سال کے تجربات سے ہمیں کیا کیا باتیں حاصل ہوئی ہیں - سب سے پہلے میں جناب والا قانون کی زبان کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ ہم اپنے پریس میں اور ہم اپنی پبلک میں اور اس ایوان میں کئی دفعہ اس بات کا اظہار کر چکے ہیں کہ ہمیں اپنی قومی زبان بے حد پیاری ہے اور ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہم اپنی زبان میں گفتگو کریں اور اپنی زبان کو دنیا کے علم کے پھولوں سے مالا مال کر دیں اور اس کو اس حیثیت سے وسیع کریں کہ وہ دنیا کے ہر ایک علم اور ایک فن کو پورے طور پر واضح کر سکے - اس سلسلے میں جناب والا میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ اگر ہم اپنی زبان سے صحیح طور پر محبت کرتے ہیں اگر ہم اپنی زبان کو صحیح طور پر آگے بڑھانا چاہتے ہیں - (قطع کلامی)

مسٹر سلطان محمد اعوان • پوائنٹ آف آرڈر کیا جناب یہ کوئی کلاس روم ہے کہ لیکچر دیا جا رہا ہے - اس کا اس آرڈیننس سے کیا تعلق ہے ؟

Mr. Speaker : He is speaking on the Ordinance. This is no point of order.

مسٹر سلطان محمد اعوان - آرڈیننس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ کوئی تعلق نہیں یہ تو ہمیں لیکچر دیا جا رہا ہے -

Mr. Speaker : He is speaking on the Ordinance ; your point of order is ruled out.

میاں محمد یاسین خان وٹو- جناب والا میں نے پہلی جو بات عرض کی تھی ، مبادہ کسی صاحب کو اس معاملہ کے سمجھنے میں دقت ہو ، میں نے یہ عرض کیا ہے کہ اگر ذرا بھی غور فرمایا جائے تو یہ بلکل متعلق ہے ، (قطع کلامیاں) جناب والا اس بات کا اس آرڈیننس سے اس حیثیت سے تعلق ہے ، کہ یہ آرڈیننس انگریزی زبان میں شائع کیا گیا ہے اور میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ قانون کی زبان انگریزی کی بجائے کیا ہونی چاہئیے ، تو جناب والا جس وقت تک ہم قانون کی زبان میں بدلیں گے اور ہم

قانون سازی اس ایوان میں اپنی زبان میں نہیں کریں گے اس وقت تک ہمیں انگریزی کو سمجھنے کیلئے اور ہمیں بحث کرنے کیلئے دقت محسوس ہوگی ' جب ہم اردو میں بحث کر رہے ہوتے ہیں اور تفسیر انگریزی کے الفاظ کی کر رہے ہوتے ہیں . . .

Mr. Speaker : Please speak on the ordinance.

میاں محمد یاسین خان وٹو — جناب والا میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اس آرڈیننس پر اس حیثیت سے بحث نہیں بلکہ میں آرڈیننس کی زبان پر بات کر رہا ہوں کہ ہمارے آرڈیننس کی زبان کیا ہونی چاہئے ۔

Mr. Speaker : That is not under consideration. The member should confine himself to the scope of the Ordinance.

میاں محمد یاسین خان وٹو— جناب والا جب کوئی قانون زیر بحث ہو تو اس قانون کی زبان بھی یقینی طور پر میرے خیال میں متعلقہ بات ہے ، اس حیثیت سے میں سمجھ سکا ہوں کہ جس وقت تک ہم اپنی زبان میں قانون سازی نہیں کریں گے اس وقت تک ہم مجبور ہیں کہ ہم دوسری زبانوں میں تیاری کریں، وقت صرف کریں، لہذا میری یہ درخواست ہے کہ ہمیں اس معاملے کے متعلق سنجیدگی سے غور کرنا چاہئے کہ ہمارے قانون جو ہیں ان کی زبان اردو کی جائے۔

دوسری بات یہ ہے کہ گذشتہ ایک سال سے آرڈیننس اس ایوان میں آرہے ہیں ان کے متعلق مختلف چیزیں اس ایوان میں پیش ہوئی ہیں اور ان کے تجربہ سے جو کچھ میں محسوس کرتا ہوں اور ان آرڈیننس کے بارے میں جو ہمیں سوچنا چاہئے وہ میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے جناب والا اس وقت تمام دنیا میں اور بہت سے ممالک میں اختیارات آرڈیننس کے ذریعہ یا ایسی لیجسلیشن سے جو فوری طور پر کی جاتی ہو وہاں کے ہیڈ آف دی سٹیٹ کو یا ایگزیکٹو کو دئے جاتے ہیں اور دئے جانے پڑتے ہیں اس لئے اس وقت حکومت کے جو کام ہیں وہ انتظامیہ سے

بھی بہت آگے بڑھ گئے ھیں اور کئی جگہ صحیح طور پر ضرورت پیش آتی ھے لیکن جناب والا یہ بھی درست ھے کہ کہیں بھی کسی ملک میں یہ بات نہیں ھے کہ ایسے قوانین یا آرڈیننس کو اچھی نگاہ سے دیکھا جاتا ھو، کیونکہ جس قانون کو ایوان پاس کرے جس اھمیت اور قدر کی نگاہ سے اس کو دیکھا جاتا ھے اس نگاہ سے آرڈیننس کو نہیں دیکھا جاتا، ھمارے آئین میں ایک دقت اور بھی ھے کہ جو آرڈیننس ھمارے سامنے آتا ھے، اس آرڈیننس میں ھم یہاں ترمیم نہیں کر سکتے یا کوئی ایسی نئی چیز نہیں لا سکتے بلکہ ھم نے اسے یا approve کرنا ھوتا ھے یا disapprove کرنا ھوتا ھے، اس بارے میں میں یہ عرض کرنا چاھتا ھوں کہ ضرورت اس بات کی پیش آتی ھے کہ ھم آئین کی ترمیم کے متعلق اس بارے میں سوچیں کیونکہ اسکے نتائج اور اسکی دقتوں جو کہ پیش آرھی ھیں وہ عملی طور پر یہ ھیں کہ مثلا ایک آرڈیننس کے اجرا کے بعد اگر حکومت محسوس کرتی ھے یا جس وقت ایوان میں بطور قرارداد کے وہ بات پیش ھوتی ھے اس وقت اس چیز کے متعلق ھم واقعی یہ محسوس کرتے ھیں کہ یہ چیز نہیں ھونی چاھئے یا فلاں چیز ھونی چاھئے تو اس وقت ھم اپنے آپ کو اس معاملے میں بے بس پاتے ھیں، ھمارے صدر پاکستان نے بھی جناب والا جس وقت آئین کو promulgate کیا تھا تو انھوں نے فرمایا تھا کہ جس وقت جس طرح آئین کو عملی صورت ھم دیکھیں گے جہاں کہیں اس کو ترمیم ضرورت ھوگی کریں گے۔ (قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر - آرڈر - آرڈر -

میاں محمد یاسین خان وٹو — جہاں جہاں عملی نفاذ کے متعلق ضرورت محسوس کریں گے کہ اس کی ترمیم کی ضرورت پیش آئی ھے تو وھاں اسکی ترمیم کرنے کے متعلق احتراز نہیں کرینگے - جناب والا میری یہ submission ھے اور میرے خیال میں ھمیں اس لائن پر سوچنا چاھئے -

Minister of Law: The question be put, Sir.

Malik Sarfraz Khan: The House is not in quorum.

Mr. Speaker : The House is in quorum.

The question is—

The Assembly do approve of the Sind Village Officers (West Pakistan Amendment) Ordinance 1963, promulgated by the Governor of West Pakistan on the 27th May 1963.

(The motion was carried).

THE ABOLITION OF CESSES (HABUBS) (AMENDMENT) ORDINANCE 1963.

Minister of Revenue (Khan Pir Mnhammad Khan) : Sir, I beg to move :

That the Assembly do approve of the Abolition of Cesses (Habubs) (Amendment) Ordinance 1963, promulgated by the Governor of West Pakistan on the 28th, May 1963.

Mr. Speaker : The motion moved is —

That the Assembly do approve of the Abolition of Cesses (Habubs) (Amendment) Ordinance 1963, promulgated by the Governor of West Pakistan on the 23th, May 1963.

Is there any objection to this Ordinance?

(voices No).

Mr. Speaker : The question is —

That the Assembly do approve of the Abolition of Cesses (Habubs) (Amendment) Ordinance 1964, promulgated by the Governor of West Pakistan on the 23th May 1963.

(The motion was carried).

سردار محمد اشرف خان (پارلیمنٹری سیکرٹری) — مسٹر سپیکر کل جناب والا ہمارے ایک پارلیمنٹری سیکرٹری خالد ابن جعفر صاحب نے ایک بیان میں کہا تھا کہ وزرا صاحبان کی دوائیوں کا ماہانہ بل پارلیمنٹری سیکرٹری کے الاونسز سے زیادہ ہوتا ہے . . .

Khawaja Muhammad Safdar : On which Ordinance is he speaking ?

Mr. Speaker: On what point is the Parliamentary Secretary speaking?

Minister of Revenue : It is a personal explanation.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : This statement or personal explanation should come from the minister.

Mr. Speaker : Is the Parliamentary Secretary on a point of personal explanation or a point of order ?

Sardar Muhammad Ashraf Khan : I am on a point of personal explanation Sir.

مسٹر حمزہ — پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا یہ الزام ایک پارلیمنٹری سیکرٹری کی طرف سے وزرا کے خلاف لگایا گیا تھا اس لئے ضروری ہے کہ اگر کسی نے point of personal explanation کے ذریعے کوئی بات ایوان کے سامنے واضح کرنی ہے تو یہ ذاتی وضاحت کسی وزیر کی طرف سے ہونی چاہئے۔

مسٹر سپیکر — آپ ان کو پہلے سن تو لیں۔

مسٹر حمزہ — جناب سپیکر آپ کو اس چیز کا اچھی طرح علم ہے کہ جس چیز کے بارے وہ بتا رہے ہیں اس سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

وزیر خزانہ — جناب والا میری تقریر میں سے یہ چیز پیدا ہوئی تھی تو میں اپ کی وساطت سے ہاوس کو بتانا چاہتا ہوں کہ سارے سال میں جو سب منسٹر صاحبان کا میڈیکل ایڈ کا بل ہے وہ ۶۰۶ روپے ہے۔

مسٹر حمزہ — جناب والا میں دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ بیماری کی نوعیت کیا تھی ؟

Mr. Speaker : This is not a question hour. The member should please take his seat.

THE WEST PAKISTAN CIVIL COURTS (AMENDMENT) ORDINANCE 1963.

Mr. Speaker : Mr. Baqi Baluch to move his motion.

Mir Abdul Baqi Bluch : I beg to move :

That the Assembly do disapprove of the West Pakistan Civil Courts (Amendment) Ordinance 1963, promulgated by the Governor of West Pakistan on the 17th, May 1963.

Mr. Speaker : The motion moved is —

That the Assembly do disapprove of the West Pakistan Civil Courts (Amendment) Ordinance 1963, promulgated by the Governor of West Pakistan on the 17th, May 1963.

وزیر قانون (ملک قادر بخش) — مجھے اعتراض ہے۔ یہ جس آرڈیننس کی Disapproval چاہتے ہیں وہ اس ہاوس کی ٹیبل پر نہیں ہے۔

میر عبدالباقی بلوچ — یہ آرڈیننس ۸ جون کو اس ایوان کی میز پر رکھا گیا ہے۔

مسٹر سپیکر — یہ ٹیبل پر Lay کر دیا گیا تھا۔ اسے Disapprove کیا جا سکتا ہے۔

(حزب اختلاف کی طرف سے نعرہ تحسین)

میر عبدالباقی بلوچ (مکران—۱) — جناب والا - اس آرڈیننس کے متعلق گذشتہ اجلاس میں یہ بل بھی لے آئے تھے اور وہ بل اس ایوان کے سامنے پیش تھا اس کے باوجود انہیں نے ایک آرڈیننس نافذ کر کے اپنے مقاصد حاصل کئے - سوال یہ ہے کہ اگر واقعی یہ اتنا اہم مسئلہ تھا اور گزشتہ اجلاس میں جب انہیں نے اس کا نوٹس دیا تو اس اجلاس میں کیوں نہیں اسے پیش کروایا اور کیوں اسمبلی Prorogue کرائی اور اگر یہ اتنا اہم نہیں تھا تو اس اسمبلی کے اجلاس سے صرف پندرہ بیس یوم قبل انہوں نے یہ آرڈیننس کیوں نافذ کیا ؟ اس کے لئے جناب میں یہ عرض کروں گا کہ ہمارے وزیر قانون صاحب جو ان دنوں اس حکومت میں افق وزارت کا دم دار ستارہ بنے ہوئے ہیں اور خوب چمک دیکھا رہے ہیں یہ ان کی عقل مندی کی بڑی دلیل ہے یا ان کی بوکھلاہٹ ہے کہ ایک طرف تو بل ایوان میں پیش کرتے ہیں اور اس کی وجہ سے ایوان کے حق پر چھاپہ مرواتے ہیں اور گورنر صاحب کو غلط رائے دے کر گورنر صاحب سے اختیارات کا غلط استعمال کرواتے ہیں انہیں تو کچھ نہیں ہو گا گورنر صاحب پر حرف آئے گا کہ یہ آرڈیننس جاری کرنے کے بہت شوقین ہیں - اس طرح میں سمجھتا ہوں کہ اس اسمبلی کی بے عزتی کی گئی ہے اور ایگزیکٹو آفسرز کو بھی بے عزت کروایا ہے اور ملک قادر بخش صاحب خود دم دار ستارہ بنے ہوئے ہیں - اب اس آرڈیننس کی کوئی ضرورت نہیں ہے کل پرسوں یہ بل اس ایوان میں پیش ہوگا - وزیر قانون صاحب اس آرڈیننس کو ایوان کی ٹیبل پر رکھ کر بھاگ گئے انہیں اسے Disapprove کرانا چاہئے تھا لیکن اب یہ فرض میں نے ادا کیا ہے -

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق)—جناب والا - ہم بل لا رہے ہیں آپ نے پڑھا نہیں —

میر عبدالباقی بلوچ — یہ بل آپ لائے ہیں - یہ چیز اس میں نہیں تھی - لیکن جب آپ نے دیکھا کہ یہ ایک متوازی قانون بن رہا ہے تو پھر ایک بار آپ اس بل کو لیکر گئے اور اب دوبارہ اسے بنا کر لے آئے ہیں اور کہتے ہیں کہ جناب ہم اس آرڈیننس کو repeal کر رہے ہیں-

وزیر قانون (ملک قادر بخش) — جناب میں مختصراً عرض کروں گا اور پہلے بھی عرض کیا ہے کہ ہائی کورٹ سے شدت سے اصرار تھا کہ سماعت مقدمات کے لئے کراچی میں بہت امثلہ اکٹھی ہو گئی تھیں وہ بل ہم نے اس ہاوس کے سامنے پیش کر دیا ہے لیکن بد قسمتی سے وہ بل پاس نہیں ہوا کیوں کہ اسمبلی Prorogue ہو گئی تھی لہذا ہم نے اس خیال سے کہ وہ مقدمات نہ روکیں آرڈیننس کر دیا لیکن اس ہاوس کے وقار کو قائم رکھنے کیلئے کہ ایک دفعہ یہاں یہ چیز آگئی تھی ہم نے مناسب سمجھا کہ اسے بل کی صورت میں لائیں - سٹینڈنگ کمیٹی اس پر غور کر رہی ہے میں تجویز کرتا ہوں کہ باقی صاحب کی تجویز کو نامنظور کر دیا جائے -

خواجہ محمد صفدر — اب یہ ایوان اس کو reject کر دے تو اس کے یہ معنی ہونگے کہ یہ آرڈیننس جاری رہے - جناب باقی صاحب کی تجویز یہ ہے کہ اس آرڈیننس کو منسوخ کیا جائے - اگر ہم یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ ہم اسے منسوخ نہیں کرتے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ یہ جاری رہے - مگر چند منٹوں کے بعد اس ایوان میں ایک بل آ رہا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اس آرڈیننس کو منسوخ کیا جاوے یعنی . . .

Minister for Law : That the West Pakistan Civil Courts (Amendment) Ordinance 1963, is hereby repealed.

خواجہ محمد صفدر — میں وہی عرض کر رہا ہوں کہ ہم پانچ منٹ کے بعد ایک بل پر غور کرنے والے ہیں جس کی ایک کلاز یہ ہے کہ یہ آرڈیننس منسوخ کیا جائے اور اس وقت ہم اس آرڈیننس کو تصدیق کر رہے ہیں -

وزیر قانون (ملک قادر بخش) — repeal اور disapproval میں بڑا فرق ہے۔

خواجہ محمد صفدر — لیجئے۔ وہ مجھے فرق بتلانے بیٹھ گئے۔ میں لامنسٹر صاحب سے کہوں گا کہ repeal اور disapproval میں فرق ضرور ہے میں اسے تسلیم کرتا ہوں کیونکہ آرڈیننس approve or disapprove ہی کیا جا سکتا ہے۔

مسٹر سپیکر — ایک تیسری صورت بھی ہے۔

خواجہ محمد صفدر — جی ہاں۔ حکومت نے جب یہ بل پیش کیا تھا اس وقت اس میں یہ repeal کلاز نہیں تھی۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ لا ڈیپارٹمنٹ اس قدر سویا ہوا تھا کہ وہ بیک وقت دو قوانین نافذ کرنے والا تھا۔ آپ کی قابلیت یہ ہے اور معنے مجھے بتلا رہے ہیں repeal اور disapproval کے کہ یہ دو جداگانہ چیزیں ہیں۔ آپ اپنے original بل کو دیکھئے اور تسلیم کیجئے کہ اس غلطی کی وجہ سے اسے اسٹینڈنگ کمیٹی میں بھیجا گیا ہے۔

وزیر قانون (ملک قادر بخش) — بجائے اس کے کہ جناب والا یہ ہمیں شاباش کہیں . . .

خواجہ محمد صفدر —آپ کی عمر اس قابل نہیں ہے جناب والا۔ میں گذارش کروں گا کہ اس سے ابہام پیدا ہو جائے گا اور اس ہاوس کی روایات میں ایک نئی چیز کا اضافہ ہو گا۔ بیک وقت یہ ایوان ایک قانون کو apporve کرتا ہے۔ اور بمشکل پانچ منٹ بعد اسی قانون کو disapprove کرتے ہیں۔

میاں محمد یاسین خان وٹو (منٹگمری-۳) — جناب والا اس مسئلے کے متعلق اپوزیشن لیڈر نے فرمایا ہے کہ اگر ہم آرڈیننس کو disapprove کر دیں اور اس کے بعد بھی ابھی ابھی ہم بل لا رہے ہیں تو اس میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میں سب سے پہلے آپ کی توجہ قانون کی ان دفعات کی طرف دلاتا ہوں۔

Sub-cluase (3) of Article 79 reads as under —

"If, before the expiration of the prescribed period, the Assembly of the Province, by resolution, approves of the Ordinance, the Ordinance shall be deemed to have become an Act of the Provincial Legislature, but if before the expiration of that period, the Assembly of the Province, by resolution, disapproves of the Ordinance, it shall cease to have effect, and shall be deemed to have been repealed, upon the passing of the resolution."

جناب سپیکر — اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر اس آرڈیننس کو disapprove کیا گیا تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ ہائی کورٹ کراچی میں وہ cases جو pending ہیں عدالت ان کی سماعت سے قاصر ہو جائے گی میں لیڈر آف اپوزیشن کے ایک اعتراض کے سلسلہ میں یہ عرض کروں گا - کہ ابھی ابھی جو بل آ رہا ہے اور اگر اس کو پاس کر دیں تو اس میں جو قانونی سقم ہے وہ ختم ہو جائے گا اس کے بعد یہ عرض کروں گا کہ آئین کے مطابق صوبائی legislature سے مراد پراونشل اسمبلی اور گورنر دونوں ہیں - جس وقت یہاں کوئی بل پاس کر دیا جاتا ہے تو وہ بل قانون نہیں بن جاتا وہ بل اس وقت قانون بنے گا جس وقت اس بل پر گورنر کی assent حاصل ہو گی - اگر فاضل قائد حزاب اختلاف کے دلائل مان لئے جائیں اور اسے disapprove کر دیں - تو اس کا رد عمل یہ ہوگا - کہ جو کچھ آج ۱۲ بجکر ۴۰ منٹ کے بعد کراچی کی عدالتوں میں ہوگا وہ قانون کے خلاف ہو گا - ان عدالتوں میں لوگوں کے وہ حقوق متاثر ہوں گے - جن کو اس بل کے ماتحت پاس کرنا چاہئے - اس صورت میں گورنر کی assent ملے گی اور جب اس آرڈیننس کو approve کیا جائے گا تو یہ خود بخود ختم ہو جائے گا اور اسے repeal کرنے کی ضرورت نہیں ہو گی - اگر ایک دن پہلے یہ بل لاگو ہو گیا تو ساری باتیں cover ہو جائیں گی - اس لئے اس آرڈیننس کو disapprove نہیں کرنا چاہئے -

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: (Larkana III) Mr. Speaker, Sir, we will be making a laughing stock of ourselves if we approve this Ordinance now and after five minutes again repeal it. So far as the effect of the repeal is concerned I submit that this Ordinance will in any case ; whether it is brought before this House or not, will expire tomorrow. And as my learned friend has said, if the Bill is passed today or tomorrow it will take time for the Government to get the assent of the Governor. That objection will remain in any case. It will expire in any case. That difficulty is apparent and inevitable.

Mr. Speaker : Will Malik Sahib like to speak ?

Minister of Finance (Sh ikh Masood Sadiq) : We say that this Ordinance should be repealed. In any case I move that the time may be extended up to two O' clock till this Bill is passed.

(Interruptions and laughter) (voices There is no Bill).

Mr. Speaker : The question is :—

That the Assembly do disapprove of the West Pakistan Civil Courts (Amendment) Ordinance 1963, promulgated by the Governor of West Pakistan on the 17th, May 1963.

(*The motion was lost*).

BILLS

The West Pakistan Civil Courts (Amendment) Bill 1963

Mr. Speaker : Yes Malik Sahib. Next Motion.

Minister of Law (Malik Qadir Bakhsh) : Sir, I present the Report of the Select Committee on the West Pakistan Civil Courts (Amendment) Bill 1963.

I beg to move —

That the West Pakistan Civil Courts (Amendment) Bill 1963, as recommended by the Select Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Speaker : The motion moved is—

That the West Pakistan Civil Courts (Amendment) Bill 1963, as recommended by the Select Committee, be taken into consideration at once.

Not opposed?

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, as my friend has asked me not to oppose it, I will not opposed it.

Mr. Speaker : The question is —

That the West Pakistan Civil Courts (Amendment) Bill 1963, as recommended by the Select Committee, be taken into consideration at once.

(*The motion was carried*).

Mr. Speaker : Now we take up clause by clause consideration of the Bill.

(*Clause* 2)

Mr. Speaker : The question is —

That Clause 2 stand part of the Bill.

The motion was carried).

(*Clause* 3)

Mr. Speaker : The question is —

That Clause 3 stand part of the Bill.

(*The Motion was carried*).

(*Preamble*)

Mr. Speaker : The question is —

That the preamble be the Preamble of the Bill.

(*The motion was carried*).

(*Clause* 1)

Mr. Speaker : The question is —

That Clause 1 stand part of the Bill.

(*The motion was carried*).

Minister of Law : I move :

That the West Pakistan Civil Courts (Amendment) Bill 1963 be passed.

Mr. Speaker : The question is —

That the West Pakistan Civil Courts (Amendment) Bill 1963 be passed.

(*The motion was carried*).

The West Pakistan Provincial Assembly (Allowances of Members) (Amendment) Bill 1963.

Minister of Law : (Malik Qadir Bakhsh): I beg to introduce the West Pakistan Provincial Assembly (Allowances of Members) (Amendment) Bill 1963.

I further move :

That the requirements of Rule 58 of the National Assembly of Pakistan Rules of Procedure, as adopted for regulating the procedure of the Provincial Assembly of West Pakistan, be dispensed with so far as the West Pakistan Provincial Assembly (Allowances of Members) (Amendment) Bill 1963 is concerned.

Mr. Sperker : Motion moved, the question is —

That the requirements of Rule 58 of the National Assembly of Pakistan Rules of Procedure, as adopted for regulating the Procedure of the Provincial Assembly of West Pakistan be dispensed with so far as the West Pakistan Provincial Assembly (Allowances of Members) (Amendment) Bill 1963 is concerned.

(*The motion was carried*).

Minister of Law : Sir , I beg to move :

That the West Pakistan Provincial Assembly (Allowances of Members) (Amendment) Bill 1963 be taken into consideration at once.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is —

That the West Pakistan Provincial Assembly (Allowances of Members) (Amendment) Bill 1963 be taken into consideration at once.

(*The motion was carried*).

Mr. Speaker : Now we come to clause by clause consideration of the bill.

(*Clause* 2)

Mr. Speaker : There is an amendment in clause 2 proposed by Chaudhri Abdur Rahim. But as the Member is not present, the amendment lapses.

The question is —

That clause 2 form part of the bill

(*The motion was carried*).

(*Preamble*)

Mr. Speaker : The question is —

That Preamble be the Preamble of the Bill.

(*The motion was carried*).

(*Clause* 1)

Mr. Speaker : The question is—

That clause 1 form part of the bill.

(*The motion was carried*).

Minister of Law (Malik Qadir Bakhsh) : Sir I move —

That the West Pakistan Provincial Assembly (Allowances of Members) (Amendment) Bill 1963, be passed.

Mr. Speaker : The question is—

That the West Pakistan Provincial Assembly (Allowances of Members) (Amendment) Bill 1963, be passed.

(*The motion was carried*).

Mr. Speaker : In view of the sense of the House, the House is adjourned for tomorrow to meet at 8 a.m.

(*The Assembly then adjourned till* 8·00 *a.m. on Friday, the* 19*th July*, 1963).

2138 PLA—600—SGPWP Lahore

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FOURTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Friday, the 19th July, 1963

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 9-03 a.m. of the clock Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqui, Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ
بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ ۟
وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ
اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ
بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۟ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ
السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۟

پارہ ۱۱ سورہ ۹ رکوع ۲ آیات ۱۱۱ و ۱۱۲

بلاشبہ اللہ نے مومنوں سے جنت کے عوض میں ان کی جانیں اور مال خرید لیا ہے۔ وہ اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں پس مارتے بھی ہیں اور مرتے بھی ہیں۔ یہ وعدہ اللہ کے ذمہ ہو چکا تورات، انجیل اور قرآن میں اس کا اعلان ہے اور اللہ سے بڑھ کر کون ہے جو اپنا وعدہ پورا کرنے والا ہو پس (مسلمانو) اپنے اس سودے پر جو تم نے اللہ سے چکایا ہے خوشیاں مناؤ اور یہی ہے جو بڑی سے بڑی کامیابی ہے۔ (جو) خطاؤں سے توبہ کرنے والے، عبادت میں سرگرم رہنے والے، اللہ کی حمد و ثنا کرنے والے، سیر و سیاحت کرنے والے، رکوع و سجود میں جھکنے والے، نیکی کا حکم دینے والے، برائی سے روکنے والے اور اللہ کی ٹھہرائی ہوئی حد بندیوں کی حفاظت کرنے والے ہیں (اے پیغمبر) (ایسے) مومنوں کو خوشخبری سنا دو۔

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

CHOLISTAN AREA OF BAHAWALNAGAR, BAHAWALPUR AND RAHIMYAR KHAN

***3060. Chaudhri Muhammad Ali:** Will the Parliamentary Secretary, Planning and Development be pleased to state:—

(*a*) the annual income derived from and the expenditure incurred in the Cholistan area of Bahawalnagar, Bahawalpur and Rahimyar Khan during 1961-62 and 1962-63;

(*b*) the details of the development schemes, if any, which are under way in the above said area, if none, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Latif Khan):—

The allocations in the Second Five Year Plan have been made on sectoral and not on Divisional District basis The Annual Development Budget also follows the pattern laid out in the Second Five Year plan and therefore, the information regarding the development expenditure in any particular area is not easily available. It will require a detailed economic analysis of the Annual Development Budgets before the information required to answer the question can be compiled. The analysis is bound to take a sufficiently long time and the effort involved will be disproportionate to the value of the end product.

چودھری محمد علی — جناب والا - میرا یہ سوال تھا کہ بہاولنگر کے چولستان ایریا کی سنہ ۱۹۶۱ء ۱۹۶۲ء اور ۱۹۶۳ء کی سالانہ آمدنی کیا ہے اور ان پر خرچ ہونیوالی رقم کی تفصیلات کیا ہیں - تو جواب میں کہا گیا ہے کہ یہ معلومات حاصل کرنا آسان نہیں یعنی اس پر محنت اور مشقت اتنی ہوگی جو سوال کی اہمیت کی بہ نسبت زیادہ ہے - تو جناب والا - میں نہیں سمجھتا کہ وہ کونسی محنت ہے -

وزیر قانون (ملک قادر بخش) - آپ سمجھنے کی کوشش کریں میں آپ کو سمجھاتا ہوں پہلے میں آپ کا سوال سمجھنا چاہتا ہوں جناب چاہتے ہیں کہ بہاولنگر، بہاولپور اور رحیم یار خان کے اضلاع کے رقبہ چولستان کی رقومات سنہ ۶۲—۱۹۶۱ء اور ۱۹۶۲ء اور ۱۹۶۳ء جتنے حکومت کے محکمے ہیں ان کی آمدنی اور ان پر خرچ کیا ہوا ہے اگر آپ نہیں سمجھتے تو میں آپ کو سمجھا سکتا ہوں یہ کوئی ایک گھنٹے دو گھنٹے دو ہفتے یا دو مہینے کا کام نہیں ہے اس پر تو کم از کم ایک سال لگے گا مثلاً ایک عمارت بنی ہے یا کوئی اور ایسی ہی بات ہوئی ہے تو اس کے اخراجات بتانا کوئی آسان کام نہیں ہے یا تو آپ کسی خاص ڈیپارٹمنٹ کا نام لیتے تو اس میں آسانی ہو جاتی اس لئے حکومت آپ سے معافی مانگتی ہے صرف تین اضلاع کے اعداد نہیں مل سکتے یہ بڑا مشکل کام ہے -

مسٹر عبدالرازق خان - کیا میں وزیر متعلقہ سے دریافت کر سکتا ہوں کہ سوال صرف یہ ہے کہ ان تینوں اضلاع کی آمدنی کیا ہے اور ان تینوں اضلاع کے ڈولپمنٹ پر کتنا خرچ ہوا ہے تو آپ نے جواب نہیں دیا کیا آپ نے ان اضلاع پر ایک پیسہ بھی خرچ نہیں کیا ؟

وزیر قانون — یہ انفارمیشن دینا کوئی آسان نہیں ہے -

مسٹر محمد حنیف صدیقی — کیا یہ figures بجٹ سے نہیں مل سکتے -

وزیر قانون — نہیں - بجٹ میں کوئی District wise income تھوڑی لکھی جاتی ہے - مثلاً ایک ہسپتال ہے اس میں ایک پرچی کے لئے ایک آنہ لیا جاتا ہے تو وہ بھی تو آمدنی ہوئی تو میری عرض یہ ہے کہ بجٹ میں یہ چیزیں نہیں ہوتیں -

محمد اکبر خان کانجون — جناب دوسرا سوال یہ ہے کہ مذکورہ بالا ترقیاتی سکیم منظور کی گئی ہے آپ اس کا تو جواب دیں -

وزیر قانون — اس کا جواب آ گیا ہے -

he allocation in the Second Five Year Plan have been made on Sectoral and not o n Divisional District basis."

میں اس کا جواب دے رہا ہوں اگر آپ مزید پوچھنا چاہتے تو میں دے سکتا ہوں -

"The Annual Development Budget also follows the pattern laid out in the Second Five Year Plan and therefore, the information regarding the development expenditure in any particular area is not easily available. It will require a detailed economic analysis of the Annual Development Budgets before the information required to answer the question can be compiled. The analysis is bound to take a sufficienty long time and the effort involved will be disproportionate to the value of the end-product."

محمد اکبر خان کانجون — آپ نے بجٹ میں اس علاقے کی ترقیاتی اسکیم کو کیا رکھا ہے -

وزیر قانون — Fresh نوٹس دیں -

ماسٹر خان گل — میں اپنی اطلاع کے لئے معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا حکومت کے پاس ہر سال گذرنے کے بعد ہر محکمہ کے اخراجات اور آمدنی کا کوئی نقشہ نہیں ہوتا ؟

وزیر قانون — ابھی وہ آئے گا ابھی تو ۳۰ جون آئی ہے سال ختم ہوا ہے اس کے بعد Schemewise اخراجات بجٹ کے آتے ہیں اس میں وقت لگے گا یہ میں نے نہیں کہا ہے کہ یہ ناممکن ہے -

SEATING ACCOMMODATION IN TAXIS

*3069. **Major Abdul Majid Khan**: Will the Minister of Communications and Works be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that in Karachi 4 passengers are allowed to travel in a Taxi;

(b) whether it is also a fact that only 3 passengers are allowed to travel in a Taxi in Lahore;

(c) if answers to (a) and (b) above be in the affirmative, reasons for this disparity ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Manzur Hussain) : (a), and (b) and (c) I was not satisfied with the information supplied by the Department. Further inquiries are being made and a reply will be given when complete information is available.

میجر عبدالمجید خان — کراچی میں جس ٹیکسی پر چار مسافر Allowe ہیں لاہور میں اسی سائز کی ٹیکسی پر Allowed نہیں ہے تو یہ Disparity کیوں ہے ؟

وزیر مواصلات (مسٹر در محمد استو) : جناب والا - ہم نے الگ الگ Seating Capacity بنائی ہوئی ہیں مگر میں اپنے دوست سے وعدہ کرتا ہوں کہ ایک مہینے میں ہم دونوں کے لئے ایک سی پالیسی بنا دیں گے -

---

PERCENTAGE OF REPRESENTATION OF FORMER N.-W.F.P. IN PROVINCIAL GOVERNMENT DEPARTMENTS

*3395. **Major Abdul Majid Khan**: Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration Department be pleased to state the percentage of representation of the people of former N.W.F.P. in various Departments of Provincial Government ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود) : میں معذرت خواہ ہوں کہ ابھی تک متعلقہ Information دستیاب نہیں ہو سکی -

---

FUNCTIONS OF INFORMATION DEPARTMENT

*3527. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur**: Will the Minister of Information be pleased to state :—

(a) the functions of the Information Department at Hyderabad and its sanctioned strength;

(b) the number of vehicles placed in their charge;

(c) the number of the Sindhi Staff in the said Department and the number of non-Sindhi staff who have passed the Sindhi Language Examination;

(d) whether the said Department keeps the Government informed of the views of Sindhi Newspapers;

(e) whether any member of the said staff has ever gone on tour to Thar area in Tharparkar District ?

Parliamentary Secretary (Mr. Khalid Bin Jaffar) : (a) (1) The functions of the Information Department at Hyderabad are as under—

(*i*) Provision of sustained information on the day-to-day activities of Government and of Offices located in the re ion through news agencies, newspapers and radio.

(*ii*) Compilation and issuing of press releases, including advance texts of speeches, statements and summaries to the Press.

(*iii*) Release of Photographs of news value to newspapers and journals.

(*iv*) Supply of press cuttings to Government and to local administration relating to matters of public interest.

(*v*) Distribution of Government advertisements of the Region.

(*vi*) Coverage of visits of Governor, Ministers and other Government functionaries to the Region.

(*vii*) Accreditation of press correspondents and photographers in the Region.

(*viii*) Publication and distribution of publicity material published by the regional office as well as that received, from the Information Department and other Government agencies.

(*ix*) Assistance to the administration in promoting cultural activities with a view to projecting national values.

(*x*) Work connected with the screening of films received from the Central and Provincial Governments.

(*xi*) Arrangement for cinema shows in the Region through Mobile Cinema Unit stationed at Hyderabad.

(*xii*) Conducting foreign and Pakistan journalists and other delegations in the Region.

(*xiii*) Extending various facilities to the Press both officially and unofficially in order to maintain good relations between Government and the Press.

(*a*) 2. Gazetted Officers .. 6
Non-Gazetted .. 30

(*b*) Two vehicles.

(*c*) (1) The Sindhi staff of Hyderabad is as follows:—

Gazetted officers .. 5
Non-Gazetted .. 13

Number of non-Sindhi staff who have passed the Sindhi Language Examination:—

Gazetted .. Nil

Non-Gazetted are not required to pass this Examination.

(*d*) Yes.

(*e*) Yes.

سردار عنایت الرحمان خان عباسی — جناب والا - جیسا جواب سے ظاہر ہے کہ کیا یہ فرائض محکمہ اطلاعات کے صرف حیدرآباد ریجن کے لئے ہیں یا سارے ویسٹ پاکستان کے محکمہ اطلاعات کے لئے ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری — یہ سوال صرف حیدرآباد ریجن کے لئے کیا گیا تھا اس کے متعلق جواب دے دیا گیا۔

سردار عنایت الرحمان خان عباسی — یہ فرائض باقی ریجن کے محکمہ اطلاعات کے ہیں یا ان میں . . . .

پارلیمنٹری سیکرٹری — یہ نیا سوال ہے اس کو لکھ کر دیں ۔

سردار عنایت الرحمان خان عباسی — اگر آپ کو پتہ نہیں ہے تو Let the Minister reply ؟

مسٹر محمد حنیف صدیقی — کیا آپ ٹوٹل نمبر بتا سکتے ہیں کہ اس میں گزیٹڈ کتنے ہیں اور نان گزیٹڈ کتنے ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری — عرض کیا ہے کہ گزیٹیڈ ۹ ہیں اور ان میں سے ۵ لوگل ہیں ۔

مسٹر محمد حنیف صدیقی — کل کتنی پوسٹیں ہیں جن میں سے ۵ گزیٹڈ ہیں اور نان گزیٹیڈ ۱۳ ہیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری — سندھ والے ۳۰ میں سے ۱۳ ہیں یہ نان گزیٹڈ ہیں ۔

مسٹر محمد حنیف صدیقی : باقی کہاں کے ہیں کیا سندھ میں نہیں مل سکتے یا یہ بھی باہر سے امپورٹ کرنے پڑتے ہیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری : عرض کیا گیا کہ یہ لکھ کر دیں چونکہ یہ Fresh question ہے اس کا جواب بتا دیا جائے گا ۔

UN-PRODUCTIVE SCHEMES IN WEST PAKISTAN

***3530. Mir Haji Muhammad Bux Talpur :** Will the Parliamentary Secretary, Planning and Development be pleased to state :—

(*a*) the number of un-productive schemes approved in each district of West Pakistan and the amount spent or proposed to be spent on each of the above-un-productive schemes during First, Second and Third Five Year Plan;

(*b*) the benefit to be derived from each of the schemes and the number of the people who will be benifited from it ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر عبداللطیف خان) — (الف) ندارد ۔ معزز رکن کو بلا شبہ اس بات سے آگاہی ہے کہ بعض سکیمیں ایسی ہیں جن سے براہ راست منفعت حاصل ہوتی ہے مثلاً ریلوے برقیات بیراج وغیرہ اور بعض دوسری سکیمیں ہیں جو ذیلی ڈھانچہ اور معاشرتی بہبود مرتب کرتی ہیں

مثلاً سڑکیں اور تعلیم و صحت جیسے معاشرتی
سیکٹروں کی سکیمیں -

(ب) سوال پیدا نہیں ہوتا

PUBLICITY GIVEN TO THE DEVELOPMENT PLANS

*3531. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur :** Will the Parliamentary Secretary, Planning and Development be pleased to state whe ther it is one of the functions of the Planning and Development Department to give wide publicity to the development plans and apprise the public of what the Department has done from time to time ; if so, the steps taken by the said department in this respect in each year from 1958 to 1963 ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Latif Khan) : It is one of the several functions of the Planning and Development Department to iniate measures for giving suitable publicity to a approved Development Plans and to educate the public of the results achieved from time to time. To perform this function, this Department has prepared a number of publications; arranged seminars and have also deputed officers to give Radio talks. The details are given below :—

A—The following publications have been issued by the Planning and Development Department :—

(1) Evaluation Report on the Annual Development Budget 1960-61.

(2) Evaluation Report on the Annual Development Budget 1961-62.

(3) Break Down of the Annual Development Budget 1962-63.

(4) Physical target of the Annual Development Budget 1961-62.

(5) Proceedings of the Seminar held at Quetta in September 1962.

(6) Proceedings of the Seminar held at Lahore in March 1962.

(7) Preliminary Thinking on the Third Five Year Plan.

(8) West Pakistan Statistical Hand Book 1962.

B—SEMINARS : Two Seminars were held at Quetta and Lahore. A number of papers were read both by the officers of the P. and D. Department the Nation Building Departments on matters connected with the development. In the ensuing discussions, member of Basic Democracies and other public men took part. It is proposed to hold further Seminars this year.

C—A number of Radio Talks have been delivered by the officers of the P. and D. Department on the various aspects of planning and Development.

میر حاجی محمد بخش ٹالپور - کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب بتائیں گے کہ سیمینار حیدرآباد میں بھی ہوں گے یا نہیں -

پارلیمنٹری سیکرٹری - کیوں نہیں ضرور ہوں گے جب پروگرام Chalk out کیا جائے گا سیمینار ہو جائے گا اور بہت جلدی ہو جائے گا -

FIXATION OF THE RENT OF BUILDINGS

***3532. Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Minister of Excise and Taxation be pleased to state:—

(*a*) whether the officers of Excise and Taxation Department are empowered to fix the rent of buildings; if so, whether the owners of the bulidings can charge the rent fixed by the said officers from the tenants;

(*b*) whether any policy has been laid down by the Government for the fixation of rent of the building by the officers of Excise and Taxation Department;

(*c*) whether it is a fact that the said officers have fixed the rents of certain buildings in Karachi at two to ten times more than the rent charged from tenants; if so, reasons thereof;

(*d*) the authority by whom and the manner in which rent of Government building is fixed?

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر لکشمن سنگھ)—(الف) جی نہیں
(ب) سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

(ج) سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

(د) سرکاری عمارتوں پر کرائے محکمہ مواصلات و تعمیرات حسب ذیل طریقے سے لگاتا ہے ۔

(۱) سرکاری ملازمین سے تنخواہ کا ۱۰ فیصد یا معیاری کرائے دونوں میں سے جو بھی کم ہو ۔

(۲) معیاری کرائے کا حساب عمارت کی کل سرمایہ بند لاگت پر ۶ فیصد کے حساب سے نکالا جاتا ہے ۔

(۳) پرائیویٹ شخص سے جس کے قبضہ میں سرکاری عمارت ہو تجارتی کرایہ عمارت کی کل سرمایہ بند لاگت زمین کی قیمت ، اخراجات نگہداشت اور محصولات کے مجموعہ کا ۶ فیصد اس شرط کے تحت لگایا جاتا ہے کہ وہ کرایہ اس علاقے میں ویسی ہی عمارت کے تجارتی کرایہ سے کم نہ ہو ۔

DEVELOPMENT SCHEMES FOR THAR DESERT AND KOHISTAN

***3536. Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Parliamentary Secretary, Planning and Development be pleased to state:—

(*a*) the number of development schemes, programmes and proposals for the less developed area of Thar Desert and Kohistan of the former Sind received by the Planning and Development Department in each year from 1958 to 1963 ;

(*b*) the number of schemes sanctioned along with the number of those rejected by the Government and the nature of each sanctioned and rejected schemes?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Latif Khan): (*a*) Broadly speaking there are two categories of development schemes:—

(*i*) Schemes which are formulated and implemented on Provincial basis.

(*ii*) the schemes of which the location is specified.

In order to know and assess the total development in any particular area, it is necessary that detailed economic analysis of the budgets for the various years is carried out. The effort involved in this process will be tremendous which will be disproportionate to the value of the end product.

(*b*) In view of (*a*) above does not arise.

میر حاجی محمد بخش تالپور — کیا یہ حقیقت ہے کہ آپ نے Thar Desert اور کوہستان پر کچھ بھی خرچ نہیں کیا ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری — اس کے متعلق آپ Fresh notice دے دیں کہ کتنا خرچ ہوا ہے یا نہیں ہوا ہے تو وہ آپ کو بتا دیا جائے گا ۔

میر حاجی محمد بخش تالپور - یہ تو اسی سلسلہ میں ہے اس کوسچن میں تو تھر ڈیزرٹ اور کوہستان دونوں ہیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری - میں یہ کہتا ہوں کہ آپ فریش نوٹس دے دیں اس کا جواب تسلی بخش دیا جائے گا ۔

POSTING OF A MAGISTRATE AT SHABQADAR TOWN

*3554. **Major Abdul Majid Khan** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Shabqadar is a big town and an important trade centre in Peshawar District for a population of more than two lacs of DOABA and the Tribal area;

(*b*) whether it is a fact that the people of the said areas have to cover adistance of more than 20 miles to go to the courts at Tehsil Headquarter to attend their cases;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to post one Magistrate permanently at Shabqadar Town, or empower the A.P.O,Mohmand at Shabqadar, to try their cases?

پارلیمنٹری سیکرٹری : (چودھری سلطان محمود) —

(الف) شبقدر ایک چھوٹا سا قصبہ ہے ۔ او یہ حقیقت ہے کہ یہ نواحی علاقے کا تجارتی مرکز ہے ۔

(ب) جگہ بجگہ فاصلہ مختلف ہے ۔ شبقدر تحصیل ہیڈ کوارٹر سے ۲۰ میل کے فاصلے پر واقع ہے ۔ لیکن اس علاقے میں دیگر ایسے مقام بھی ہیں جو چار سدہ تحصیل ہیڈ کوارٹر کے اندر سے پانچ میل کے اندر ہی واقع ہیں ۔

(ج) قصبہ شبقدر میں اقامتی مجسٹریٹ کی تعینا تی یا اے ۔ پی ۔ او مہمند کو شبقدر میں فوجداری مقدمات کی سماعت کے لئے

اختیار دینے کی کوئی تجویز نہیں ہے - موجودہ حالات میں کام تسلی بخش طریقے سے ہو رہا ہے - اضلاع یا ذیلی قسمتوں میں متعین مجسٹریٹ اپنے حلقے کے تھانوں کا پابندی سے دورہ کرتے ہیں اور وہاں ہی چھوٹے چھوٹے اور ضمانتوں کے مقدمات کی سماعت کرتے ہیں - اس لئے عوام کو بالعموم تحصیل ہیڈ کوارٹر کی عدالتوں میں حاضر ہونے کے لئے زیادہ سفر نہیں کرنا پڑتا -

میجر عبدالمجید خان: پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ ایسی کوئی تجویز نہیں - تجویز تو نہیں اسی لئے تو میں نے تجویز پیش کی ہے کہ عوام کو بہت زیادہ تکلیف ہے اور اگر ایک ہیڈ کوارٹر عوام سے ۲۰ میل دور ہے جہاں پکی سڑک بھی نہیں ہے تو کیا حرج ہے کہ شبقدر ٹاؤن میں جہاں کلاس ۲ سول آفیسر موجود ہے اور پہلے بھی اس کو ایسے اختیارات ملے تھے لڑائی سے پہلے - تو میری Suggestion ہے کہ اس کو اختیارات دے دیئے جائیں کیونکہ لوگوں کو بہت تکلیف ہے -

Mr. Speaker: This is a suggestion for action and not a Supplementary. It need not be answered.

PROVISION OF CERTAIN FACILITIES TO M. P. As.

***3687. Major Abdul Majid Khan:** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Members of the Provincial Assembly of West Pakistan are being treated as Class I Officers; for purposes of Travelling Allowance;

(*b*) whether it is a fact that Class I Officers are entitled to free medical aid in Civil Hospitals;

(*c*) whether it is a fact that Members, National Assembly get free medical aid in the Civil as well as Military Hospital ;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to issue instructions to all the Civil Hospitals in the Province, to give free medical treatment to M. P. As.

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود) :

(الف) جی ہاں -

(ب) جی ہاں -

(ج) جی ہاں -

(د) حکومت نے ہدایات جاری کی ہیں کہ صوبائی مجلس قانون ساز کے ارکان کو بلا شمول خاندان ایسے معیار کی اندرونی و بیرونی مفت طبی امداد کی سہولتیں بہم

پہنچائی جائیں جن کے لئے درجہ اول کے افسران
مستحق ہیں ۔

LOCAL HOLIDAYS FOR HINDU FESTIVALS

*3949. **Mr. Bashir Ahmad Shah**: Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department be pleased to state:—

(*a*) the number of Hindus residing in West Pakistan;

(*b*) the number of Hindus in Government service in West Pakistan;

(*c*) whether local holidays have been fixed for the Hindu festivals in West Pakistan, if not, reasons therefor and whether Government intended to declare local holidays for all Hindu festivals?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood): The information is not readily available. It is being collected and a reply will be given in due course.

Mr. Bashir Ahmed Shah: Do you allow local holidays to Hindus on their festivals? If so, are you prepared to issue a directive to that effect?

Mr. Speaker: This is a suggestion for action and not a supplementary question.

TRAVELLING ALLOWANCE AND DAILY ALLOWANCE FACILITIES TO P.C.S. OFFICERS

*3986. **Babu Muhammad Rafiq**: Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department be pleased to state:—

(*a*) whether it is fact that P. C. S. Officers have been declared as Class I Officers;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether they are entled to same facilities in respect of T. A. & D. A. as are available to Class I Officers; if not, reasons thereof?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود) :
(الف) جی ہاں ۔
(ب) جی ہاں ۔

T. A. FACILITIES TO P. C. S. OFFICERS DRAWING PAY LESS THAN Rs. 600 PER MENSEM

*3987. **Babu Muhammad Rafiq**: Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that P. C. S. Officers drawing pay more than Rs. 600 per mensem are entitled to 1st Class T. A.

(*b*) whether it is also a fact that P. C. S. Officers drawing less than Rs. 600 are not allowed 1st Class T. A.:

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons therefor and whether Government intend to give the same facility of T. A. to Officers mentioned in (*b*) above?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود) :
(الف) جی ہاں ۔

(ب) چونکہ پی-سی-ایس کو اب درجہ اول کی ملازمت قرار دیا گیا ہے وہ پی-سی-ایس افسران بھی جو ۶۰۰ روپے ماہوار سے کم تنخواہ پا رہے ہیں اب درجہ اول کے سفر خرچ کے مستحق ہیں -

(ج) سوال پیدا نہیں ہوتا -

RATES OF T. A. OF EMPLOYEES OF PROVINCIAL AND CENTRAL GOVERNMENTS

***3988. Babu Muhammad Rafiq**: Will the Minister of Finance be pleased to state whether it is a fact that there is a difference in rates of T. A. of the employees of Provincial and Central Government, if so, reasons therefor and the steps Government intend to take to bring the rates of T. A. of its employees at par with the rates admissible to Central Government employees ?

Parliamentary Secretary (Haji Sardar Mahboob Ali Bhayo): Yes. It is a fact that there is a difference in rates of Travelling Allowance of the employees of the Provincial and Central Governments. The reason for this is that both the Governments are compentent to frame their own rules for Compensatory Allowances independently. However it has been agreed in principle that rates of Travelling Allowance in the Central Government and the Province should be uniform as far as possible. Draft Rules have been prepared and will be considered by the Central and Provincial Governments shortly. Meanwhile rates of road and rail mileage in West Pakistan have been brought in line with those prescribed by the Centre.

POSTS OF REVENUE ASSISTANTS CREATED IN LORALAI, ZHOB AND SIBI DISTRICTS

***3989. Babu Muhammad Rafiq** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that some new posts of Revenue Assistants have been created in Loralai Zhob and Sibi Districts, if so, the date of the creation of these posts;

(*b*) whether it is also a fact that said posts have not yet been filled up; if so, reasons thereof and the date by which these posts will be filled up?

Parliamentary Secretary(Chaudhri Sultan Mahmood):

(a) Yes. 4 posts of Revenue Assistants were created witk effect from 12th April, 1962.

(b) Yes. Government had approved of the appointment of 4 revenue trained BACs. against those 4 posts of Revenue Assistants. Their appointment, however, was delayed because promotions had to be made out of the Tehsildars of Quetta Division to replace these 4 revenue trained EACs, and this could not be done because a *Select List of officers suitable for promotion to the PCS(EB) had not been prepared for the Quetta Division. This list is now under preparation in consultation with the Commissioner Quetta Division and the Board of Revenue, and will be finalised by Government in consultation with he Public Service Commission. Pending that, orders have issued for the posting of 4 revenue trained EACs against the aforementioned posts of Revenue Assistants, and the appoinment of the substitutes of these EACs by promition on *adhoc* basis from amongst the Tehsildars.

NEGLECTED CONDITION OF WAQF PROPERTIES IN THE PROVINCE

***4073. Makhdum-ul-Mulk Muhammad Shamas-ud-Din Jilani** : Will the Parliamentary Secretary Auqaf be pleased to state whether it is a fact that the Waqf properties in the Province are in neglected condition; if so, whether Government intend to bring these properties under the administrative control of the Divisiona l Commissioner?

پارلیمنٹری سیکرٹری (ملک جہانگیر خان) - جی نہیں - سوال کا دوسرا حصہ پیدا ہی نہیں ہوتا -

مسٹر محمد ابراہیم برق - جناب والا—کیا Reconstruction سکیم کے تحت جیسا کہ حکومت کے باقی محکمے Decentralize ہو رہے ہیں کیا حکومت کا کوئی ارادہ ہے کہ اس محکمہ کو بھی Decentraiize کرے -

وزیر قانون (ملک قادر بخش)- فی الحال ایسی کوئی تجویز نہیں ہے -

مسٹر محمد ابراہیم برق - کیا حکومت کے نوٹس میں ہے کہ مقامی منیجروں نے سجاد گان کے دلوں میں خاصا خوف و ہراس پیدا کر دیا ہے - اوقاف کے زیر تحویل لائی گئی جائداد کے علاوہ باقی جائداد پر بھی انہوں نے ڈاکہ ڈالا ہوا ہے -

وزیر قانون - ایسی کوئی اطلاع حکومت کے نوٹس میں نہیں ہے - اگر آپ ہمارے نوٹس میں ایسے واقعات لے آئیں تو ہم Investigation کرا لیں گے -

مسٹر محمد اکبر خان کلہوڑو - کیا یہ حقیقت ہے کہ جن وقف املاک سے لاکھوں روپیہ سالانہ وصول ہوتا ہے ان پر ہزاروں روپیہ بھی خرچ نہیں ہوتا جن کی وجہ سے ان کی حالت خستہ ہو گئی ہے اور اس وجہ سے اس درگاہ یا اوقاف کے معتقدین جو ہیں وہ سخت بد دل ہیں -

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا—اس وقت تک جو خرچ ہوا ہے وہ میں آپ کے سامنے بتاتا ہوں -

	1961-62	1962-63
Central Zone	1,17,100	1,78,500
Southern Zone	25,700	89,450
Northern Zone	50,700	50,200
Darbar Data Sahib	..	13,300
Shahi Mosque	2,000	2,000

Reservation of Posts for Minority Community in Government Service

***4077. Mr. Muhammad Khan Junejo** : Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state:—

Answer to Part (*a*) Already Given?

(*b*) the number of officials belonging to Minority Community in Government service in Hyderabad and Khairpur Divisions and the ratio of appointments held by the Members of the Majority and Minority Communities in these divisions?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود) - (الف) - اقلیتی فرقوں کے لئے آسامیوں کی نسبت فی الحال کوئی تحفظ مہیا نہیں کیا گیا ہے یہ معاملہ حکومت کے زیر غور ہے -

(ب) - مجھے افسوس ہے کہ مطلوبہ معلومات جلد دستیاب نہیں ہو سکتی فراہم کی جا رہی ہے اور دستیاب ہونے پر ایوان کے رو برو پیش کر دی جائے گی -

میر حاجی محمد بخش ٹالپور - جناب والا—کیا آپ کو معلوم ہے کہ سندھ گورنمنٹ نے Minority کے لئے نشستیں مخصوص کی تھیں -

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا—میرے علم میں نہیں ہے اگر جناب Fresh notice دیں تو میں بڑی خوشی سے جواب دے دوں گا -

---

OFFICERS ON DEPUTATION

***4134 Mr. Hamza**: Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state:—

(*a*) the number of Officers on deputation from one Department of another along with their names and designations and the emoluments they were entitled to in their parent departments and the pay and allowances they are drawing in their present capacity;

(*b*) whether it is a fact that the system of appointing officers on deputation is adversely affecting the interests of the officers of the Department to which they are temporarily attached and is causing heart burning;

(*c*) whether Government have framed any rules regulating the transfer of Government servants on deputation?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood): (*a*) The available information is laid on the table.

(*b*) The system of deputing officers from one department to another is resorted to only when the borrowing departments do not have suitable officers to fill certain posts. The deputationists have specialist knowledge or experience of the work which is not possessed by the personnel in the borrowing department. Thus the system is in the public interest and should not cause any heart burning.

(*c*) The policy on the subject is laid down in the West Pakistan Memo No. E(L)-1(21)/58, dated the 24th July, 1958, a copy of which is also placed on the table.

PART 'A'

Serial No.	Name, Designation/ Lending Department of deputed Officers	Emoluments in the Lending Department	Designation/Borrowing Department of deputed Officer	Emoluments in the Borrowing Department
1	2	3	4	5
	S.&G. A. D WEST PAKISTAN SECRETARIAT. SECTION OFFICERS	Rs.		Rs.
1	Mr. G. A. Uqail ..	650	Section Officer, G. M. Barrage Project.	Pay not yet fixed.
2	Haji Abdur Rahim ..	795	Director Planning and Development Dera Ismail Khan Division.	795
3	Mr. Muhammad Mian Ansari.	765	Supervisor Reclamation and Probation, Bahawalpur.	765
4	Mr. Ghulam Ahmad	770	Statistical Officer, Food Department.	924
5	Mr. M. K. Soomro ..	620	Financial Advisor, Ghulam Muhammad Barrage, Hyderabad.	620
6	Mr. S. M. Athar ..	700	Assistant Secretary, Provincial Assembly of West Pakistan.	700
7	Mr. Ghulam Husain ..	620	Assistant to Commissioner, Kalat Division.	1,095
8	Mr. Muhammad Mithan Pirwani.	560	Deputy Colonization Officer, Khairpur.	660
9	Mr. Allah Bakhsh ..	585	Assistant Secretary, West Pakistan Land Commission.	680
10	Mr. Farid Ahmad Khan.	475	Administrative Officer, NIPA	Pay not fixed.
11	Mr. M. A. Mohtashim	620	Manager, Jammu and Kashmir Estate Property.	ditto
12	Mr. Muhammad Nafees	475	Section Officer, Auqaf Department.	570
13	Mr. Manzoorul Hassan Butt.	425	Secretary, Minimum Wages Board.	425
14	Mr. Fazail Ahmad ..	750	Deputy Registrar Punjab University.	880
	P. C. S. OFFICERS			
1	Mr. Mahboob Ali Muhammad Hashim Khojo.	In the P.C.S. time-scale *plus* usual allowances	..	Not known.
2	Mr. Gul Muhammad Sheikh.	ditto	Principal, B. D. Institute, Tandojam.	780 in the scale of Rs. 600—1,150.

Serial No.	Name, Designation/ Lending Department of deputed Officers	Emoluments in the Lending Department	Designation/Borrowing Department of deputed Officer	Emoluments in the Borrowing Department
1	2	3	4	5
	P.C.S. OFFICER—*concld.*			
3	Mr. Abdul Ghafoor I Arain.	In the P.C.S time-scale *plus* usual allowances	Administrator, Auqaf Hyderabad.	The same as in parent Department *plus* Special Pay of Rs.150 p.m.
4	Mr. Jamal-ud-Din Muhammad Ibrahim Akhund.	Ditto	Deputy Colonization Officer, Guddu Barrage.	The same as in parent Department.
5	Mr. Muhammad Azim Khan.	In the P.C.S. time-scale	Settlement Officer, Quetta ..	In junior C.S.P. scale.
6	Sardar Asghar Ali ..	Ditto	Land Acquisition and Control Officer Pakistan Western Railway.	P.C.S. time-scale.
7	S. Muhammad Ashraf Khan.	Ditto	Secretary, Soil Reclamation Board.	P.C.S. time-scale *plus* 150 Special Pay.
8	Sh. Ejaz Ahmad ..	Ditto	Secretary Text Books Board ..	P.C.S. time-scale *plus* 250 Special Pay.
9	Mr. Anwar Tehmasp Khan.	Ditto	Instructor, NIPA Lahore ..	P.C.S. time-scale *plus* 200 Special Pay.
10	Ch. Abdul Waheed ..	Ditto	Manager, Darbar Data Sahib, Lahore.	Pay in the P.C.S. scale.
11	Kh. Akbar Hussain ..	Ditto	L.A.O. Irrigation, Lyallpur	Pay in the P.C.S. scale *plus* 75 Special Pay.
12	Ch. Nisar Ahmad ..	ditto	L.A.O. Directorate of Industries, Lahore.	Pay in the P. C. S. scale *plus* 100 Special Pay
	POLICE DEPARTMENT		Anti-Corruption Department	(posts held by Deputed Officers in Borrowing Department have not been mentioned.
1	Arbab Hidayatullah Khan, P.S.P. Superintendent of Police.	885.00	Ditto	1,110.00

Serial No.	Name, Designation Lending Department of Deputed Officer	Emoluments in the lending Department	Designation/Borrowing Department of deputed Officer	Emoluments in the Borrowing Department
1	2	3	4	5
	POLICE DEPARTMENT—*contd.*			
2	S. Akbar Hussain Shah Deputy Superintendent of Police.	Rs. 620·00	Anti-Corruption Department	Rs. 775·00
3	S. Karamat Hussain Shah, Deputy Superintendent, Police.	570·00	Ditto	725·00
4	Alhaj Sardar Abdul Qayum Khan, Prosecuting Deputy Superintendent of Police.	645·00	Ditto	710·00
5	Muhammad Usman, Prosecuting Inspector.	570·00	Ditto	586·25
6	Shamas-ud-Din Khan, Prosecuting Inspector.	510·00	Ditto	526·25
7	Kazi Muzaffar Hussain, Officiating Inspector.	445·00	Ditto	535·00
8	Rahmat Khan Officiating Inspector.	405·00	Ditto	495·00
9	Allah Nawaz Khan, Officiating Inspector.	405·00	Ditto	490·00
10	Abdul Majid Khan, Officiating Inspector.	385·00	Ditto	470·00
11	Rab Nawaz Niazi, Officiating Inspector.	405·00	Ditto	495·00
12	Ch. Zafar Ali, Inspector.	525·00	Ditto	596·25
13	Sardar Shah, Officiating Inspector.	335.00	Ditto	436·25
14	Yar Muhammad Khan, Prosecuting Sub-Inspector.	360·00	Ditto	371·25
15	Ch. Sardar Ali, Sub-Inspector	335.00	Ditto	390.00
16	Fazal Din, Sub-Inspector.	290·00	Ditto	336.25
17	Muhammad Raffi ..	335·00	Ditto	381.25
18	Zaka-ud-Din Sub-Inspector.	290·00	Ditto	336.25

Serial	Name, Designation Lending Department of deputed Officers	Emoluments in the Lending Department	Designation/Borrowing Department of deputed Officer	Emoluments in the Borrowing Department
	2	3	4	5
	POLICE DEPARTMENT—*contd.*			
	Masud Ahmad Officiating Sub-Inspector.	260·00	Anti-Corruption Department	306·25
	Muhammad Sibtain, Sub-Inspector.	215·00	Ditto	261·25
21	Tehmash Khan, Sub-Inspector.	155·00	Ditto	265·00
22	Ali Jaffar Khan, Sub-Inspector.	170·00	Ditto	280·00
23	Mir Qalam Khan, Sub-Inspector.	230·00	Ditto	280.00
24	Abdul Latif Khan, Sub-Inspector.	195·00	Ditto	245·00
25	Ajab Noor Khan, Sub-Inspector.	160·00	Ditto	245·00
26	Aziz-ur-Rehman, Sub-Inspector.	140·00	Ditto	190·00
27	Mahmood Shah, Officiating Assistant Sub-Inspector.	110·00	Ditto	155·00
	SUPERINTENDENT OF POLICE			
28	Khan Muhammad Anwar Khan.	860·00	Anti-Corruption Department	1,070·00
	DEPUTY SUPERINTENDENT OF POLICE			
29	Ch. Badar-ud-Din ..	495.00	Anti-Corruption Department	585·00
30	Ch. Muhammad Shafi ..	495·00	Ditto	585·00
	PROSECUTING DEPUTY SUPERINTENDENT OF POLICE			
31	Q. Bashir Ahmad ..	710·00	Anti-Corruption Department	760·00
32	Sh. Muhammad Bashir Akbar.	585·00	Ditto	735·00
33	Sh. Ahmad Bukhsh ..	685·00	Ditto	710·00
	PROSECUTING INSPECTOR			
34	S. Ghulam Hussain ..	448·00	Ditto	529·25

Serial No.	Name Designation/ Lending Department of Deputed Officers	Emoluments in the Lending Department	Designation/Borrowing Department of deputed Officer	Emoluments in the Borrowing Department
1	2	3	4	5
	PROSECUTING INSPECTOR			Posts held by Deputed Officers in Borrowing Department have not been mentioned.
35	Qazi Muhammad Zaheer-ud-Din.	Rs. 445.00	Anti-Corruption Department	Rs. 512.25
	INSPECTORS			
36	Ch. Qurban Ali ..	460·00	Ditto	565·00
37	Ch. Saeed Ahmad Cheema.	389·00	Ditto	508·00
38	Khan Bashir Ahmad Khan	373·00	Ditto	495·00
39	S. Bashir Ali Shah ..	407·00	Ditto	506·00
40	M. Ghanzanfar Ali ..	373·00	Ditto	490·00
41	Mr. Muhammad Anwar	389·00	Ditto	508·00
42	Ch. Nimat Khan ..	441·00	Ditto	546·25
43	Ch. Abdul Khaliq ..	373·00	Ditto	476·25
44	Ch. Muhammad Amin Bajawa.	460·00	Ditto	546·25
45	Ch. Ahmad Khan ..	373·00	Ditto	460·00
46	Ch. Haider Ali ..	312.00	Ditto	417·25
47	Ch. Muhammad Shafi	371·00	Ditto	476·25
48	Ch. Muhammad Asghar	290·00	Ditto	391·00
49	Ch. Fazal Din ..	455·00	Ditto	538·25
	SUB-INSPECTORS			
50	Ch. Mazhar Hussain	312·00	Ditto	353·25
51	Mir Zahid Hussain ..	165·00	Ditto	284·00
52	Ch. Muhammad Afzal	279·00	Ditto	350·00
53	Khan Muhammad Aslam Khan.	301.00	Ditto	351·00
54	Ch. Abdul Haq ..	206·00	Ditto	292·00
55	Ch. Jan Muhammad	312·00	Ditto	353·25
56	Muhammad Aslam ..	165·00	Ditto	231·00
57	Ch. Muhammad Ali ..	165·00	Ditto	226.00

Serial No.	Name Designation/ Lending Department of Deputed Officers	Emoluments in the Lending Department	Designation/Borrowing Department of deputed Officer	Emoluments in the Borrowing Department
1	2	3	4	5
	SUB-INSPECTORS—*concld.*	Rs.		Rs.
58	Muhammad Aslam	290·00	Anti-Corruption Department	372·00
59	Ch. Rehmat Ali ..	224·00	Ditto	265·25
60	Wahid Bux ..	290·00	Ditto	337·25
61	Dil Muhammad ..	312·00	Ditto	380·00
62	Ata Ullah Dar ..	323·00	Ditto	375·25
63	Muhammad Siddiq ..	206·00	Ditto	254·25
64	Muhammad Amin ..	206·00	Ditto	254·25
65	Mahboob Alam ..	206·00	Ditto	254·25
66	Faiz Muhammad Khan ..	290·00	Ditto	337·25
67	Muhammad Siddiq Shah.	220·00	Ditto	283·25
68	Abdul Majid ..	165·00	Ditto	214·65
69	Ejaz Hussain ..	(service documents not yet received).		
	GAZETTED OFFICERS	(Information furnished by the Department is incomplete).		
71	Ch. Chiragh-ud-Din V.C.D.	850·00	Ditto	1,090·00
72	Ch. Saleem Mahmood P.D.S.P.	564·00	Ditto	635·00
73	Ch. Khurshid Ahmad P.D.S.P. (C.).	610·00	Ditto	755·00
74	A. A. Baig X. En (A.C.E.).	685·00	Ditto	785·00
75	Ayub Hussain Khan, D.S.P. Karachi	595·00	Ditto	570·00
76	Mr. R. Shaikh (P.W.D.)	(Not known)	Ditto	718·75
77	Abdul Jabbar (City)	332·31	Ditto	433.31
78	S. M. Siddiqui, (District).	366·75	Ditto	426·75
79	M. Ayoob (Additional)	332·75	Ditto	416·75
80	Tather Ahmad, Dadu	301·75	Ditto	398·75
81	Pir Bux Mirpurkhas	332.75	Ditto	460·75
82	Agha Muhammad NawazThatta.	332·75	Ditto	416·75
83	N. M. Zaidi (Sanghar)	352·00	Ditto	470·00

Serial No.	Name, Designation/ Lending Department of deputed Officers	Emoluments in the Lending Department	Designation/ Borrowing Department of deputed Officer	Emoluments in the Borrowing Department
1	2	3	4	5
	GAZETTED OFFICERS—*concld.*	Rs.		Rs.
84	Allah Dino (Larkana)	366·00	Anti-Corruption Department	486·75
85	Ikram-ud-Din Chishti Nawabshah	332·75	Ditto	426·31
86	Sirajul Haqu (Khairpur)	332·75	Ditto	408·75
87	Akbar Khan (Quetta)	383·31	Ditto	433·31
88	Ahmad Hussain, Karachi.	451·75	Ditto	451·75
89	Sharuf-ud-Din (Karachi).	475·31	Ditto	475·31
	PROSECUTION INSPECTORS			
90	Abdul Qayyume (H.Q.)	265·00	Ditto	445·00
91	Zil-ul-Hassain (PWD)	278·00	Ditto	678·00
92	Amir Ali Shah (KAR)	Not received.		
	SUB-INSPECTORS			
93	Imam Ali Shah (Umerkot).	194·31	Ditto	246·31
94	Mushtaq Ali (Sukkur)	207·31	Ditto	321·31
95	Shabir Ahmad (Hyderabad)	166·31	Ditto	258·31
96	Yar Muhammad (Jacobabad).	207·31	Ditto	246·31
97	Imdad Ali Shah (Quetta).	207·31	Ditto	321·31
98	Ghulam Hussain Bughti (Quetta).	268·00	Ditto	351·31
99	Mumtaz Ahmad (Nawabshah).	207·31	Ditto	301·31
100	Khem Shand (H.Q.).	187·31	Ditto	302·31
	OFFICERS OF THE POLICE DEPARTMENT POSTED IN THE OTHER MISC : DEPARTMENTS			
1	Ch. Muhammad Hussain Superintendent.	Information not furnished.	Director Anti-corruption Establishment.	Information not furnished
2	Rana Jahandad Khan P. S. P.	Ditto	Adviser Jails and Jt. Secretary Home Department.	Ditto
3	Mr. B. C. Allam P.S.P.	Ditto	Chief Superintendent Watch and Ward, Pakistan Western Railway, Lahore.	Ditto

Serial No.	Name, Designation/ Lending Department of deputed Officers	Emoluments in the Lending Department	Designation/Borrowing Department of deputed Officer	Emoluments in the Borrowing Department
1	2	3	4	5
1	FISHERIES DEPARTMENT			
		Rs.		Rs.
	Mr. S. A. Kabir, W.P.C.S. II.	370	Co-operative Department	390
2	Social Welfare Wing	Nil.		
3	INDUSTRIES DEPARTMENT			
	Mr. Abdul Hamid Sheikh, Assistant Director.	720	Directorate of Technical Education.	720
	Directorate Mineral Development.	No officers is on deputation to this Department. Neither has any Officer been sent on deptuation.		
4	BOARD OF REVENUE			
	Khan Anwar Khan, Assistant Secretary.	1,000 (pay) 100 (C.L.A.)	West Pakistan Land Commission.	Pay 1,000 C.L.A. 120 S.P. 200
5	INFORMATION DEPARTMENT			
	(i) Sardar Fazal-i-Hamid Deputy Director.	880 (pay) *plus* usual allowances.	Bureau of National Reconstruction, Deputy Director.	Pay 880 S.P. 150 *plus* usual Allowances.
	(ii) Mr. Khalil-ur-Reman, Assistant Information Officer.	310 *plus* usual allowances.	Bureau of National Reconstruction, Lahore, Assistant Director, Information Officer.	Pay 375 *plus* allowances.
	(iii) Ch. Riasat Ali, Assistant Information Officer.	310 *plus* usual allowance.	Bureau of National Reconstruction Lahore, Assistant Director/Information Officer.	Pay 350 *plus* usual allowances.
	(iv) Mr. Muhammad Sadiq Qureshi, Information Officer/Assistant Director	375 *plus* usual allowances.	Agriculture Department, Agricultural Information Officer.	Pay 800 *plus* usual allowances.
6	EDUCATION DEPARTMENT	There is only one Mr. Muhammad Raza at present working as Senior Lecturer at Government Polytechnic Institute, Hyderabad. His basic pay in the grade of Rs. 250/750 is more than Rs. 350. He originally belongs to the Industries Department and as such he applied for his reversion to his parent department. The Industries Department has agreed to his reversion to his parent department and it is presumed that his reversion will be finalized within a month or so.		

Serial No.	Name, Designation/ Lending Department of deputed Officers	Emoluments in the Lending Department	Designation/Borrowing Department of deputed Officer	Emoluments in the Borrowing Department
1	2	3	4	5
7	FINANCE DEPARTMENT			
	LOCAL AUDIT DEPARTMENT	Rs.		Rs.
	(i) Mian Muhammad Ali, Senior Auditor.	345	Industries Department	414
	(ii) Mr. Maqbool Ahmad, Junior Auditor.	180	Ditto	216
	(iii) Mr. A.S. Beg, Senior Auditor.	—	Ditto	—
	(iv) Mr. Abdul Aziz, Senior Auditor.	—	Ditto	—
	(v) Mr. Muhammad Hasan Balooch, Senior Auditor.	—	Ditto	—
	(vi) Mr. Najamul Arfin Senior Auditor.	—	Ditto	As in the parent Department *plus* a S. P. of Rs. 50 p.m.
	(vii) Mr. Asghar Ali Khan, Senior Auditor.		Ditto	As in the parent Department.

Memo. No. E(L)-1(21)/58, dated Lahore, the 24th July 1958, from M. M. Ahmad, Esquire, C.S.P., Secretary to Government, West Pakistan, Finance Department, to all Heads of Attached Departments and Registrar, High Court of West Pakistan, all Commissioners of Divisions and Regional Heads in West Pakistan, all District and Sessions Judges and Deputy Commissioners in West Pakistan and all Heads of Offices in West Pakistan.

Subject—FIXATION OF PAY OF OFFICIALS ON DEPUTATION FROM ONE DEPARTMENT TO ANOTHER.

The question of fixation of pay of officials on deputation from one Department to another has been under consideration of Government. There are four categories of such cases :—

(*i*) a temporary official being deputed to a temporary post in another department ;

(*ii*) a temporary official being deputed to a permanent post in another department ;

(*iii*) a permanent official being deputed to a temporary post in another department ; and

(*iv*) a permanent official being deputed to a permanent post in another department.

2. It has been decided that so far as the first two categories are concerned the lien of the temporary official in the parent department should not be retained. In such cases the transfer should be deemed to be final and the pay of the official in the second department be fixed in the pay scale prescribed for the post in question. The Public Service Commission should be consulted in such cases, if necessary, in accordance with the West Pakistan Public Service Commission (Limitation of Functions) Regulations. On promotion to higher post in the new department, the pay of such official should be fixed in accordance with the normal rules.

3. In cases falling in the third category, the lien of the official should be retained in his parent department and on deputation he should be allowed the pay of the post in his parent department. When there is any increase in his work or responsibilities in the borrowing department or his deputation is to a remote locality or is to a station which is unhealthy and unusually expensive, he can in consultation with the Finance Department be allowed such special pay or compensatory allowance as may be considered to be justified. The pay of the official should not be fixed in the scale prescribed for the post in the borrowing department. If such official is promoted to a higher post in the borrowing department, he should continue to draw his pay in the parent department plus deputation allowance and the pay of the higher post in the borrowing department will not be admissible. When he is due for promotion in the parent cadre he may be allowed promotion in his parent department and thereafter his pay in the borrowing department should be re-fixed on the basis of pay in the parent department. The special pay or the compensatory allowance allowed to him, if any, will have to be reviewed at that time. If the pay including special pay of an officer as determined on the basis of his pay in the parent department is higher than the maximum of the pay scale prescribed for the post in the borrowing department, the official should invariably be reverted to his parent department.

4. In case of appointments to permanent posts in the borrowing department, an attempt should invariably be made to recruit officials direct and through the Public Service Commission, if necessary. In such a case a serving Government servant may be permitted to apply and if he is finally selected for the post, his pay should be fixed in the scale prescribed in the borrowing department. In due course, when he is confirmed, his lien in the parent department should be terminated. He will be allowed the pay of the post in the borrowing department. An official should be taken on deputation in a permanent post in a very rare case.

In such a case his pay may be fixed as indicated for officials falling under category (*iii*). The period of such deputation should, however, not exceed six months in any case.

No. E(L)-1(21)/58, dated Lahore, the 24th July 1958

A COPY is forwarded to :—

(1) the Accountant-General, West Pakistan, Lahore.

(2) the Comptroller, Northern Area, West Pakistan, Peshawar;

(3) the Comptroller, Southern Area, West Pakistan, Karachi;

(4) the Comptroller Southern, Area, West Pakistan, (Quetta-Kalat Wing), Karachi; and

(5) the Director of Audit and Accounts Works, West Pakistan, Lahore; for information.

K. HABIB ALI
Deputy Secretary (Establishment) to Government of West Pakistan Finance Department.

No. E(L)-1(21)/58, dated Lahore, the 24th July 1958.

COPIES are forwarded to all Administrative Secretaries to Government, West Pakistan, and all Section Officers in the Finance Department, for information and guidance.

MUHAMMAD ATHAR
SECTION OFFICER,
Establishment (Leave)
to Government, West Pakistan, Finance Department.

مسٹر حمزہ - جناب والا - یہ جو memo کا حوالہ دیا گیا ہے اس کے آخری حصہ میں یہ الفاظ تحریر ہیں -

"An official should be taken on deputation in a permanent post in very rare cases. Period of such deputation should not exceed six months in any case."

میں جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے دریافت کرتا ہوں کہ جو چھٹی ۱۹۵۸ء میں فنانس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جاری کی گئی تھی کیا اس پر سختی سے عمل کیا جاتا ہے یا نہیں -

پارلیمنٹری سیکرٹری - (چودھری سلطان محمود) — جناب والا - میں معزز ممبر کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں کہ یہ جواب مجھے بھی کل ہی ملا ہے - گو اس پر عمل ہونا چاہئے مگر میں وثوق سے کچھ نہیں کہہ سکتا - اگر وہ نیا سوال بھیج دیں تو میں محکمہ متعلقہ سے دریافت کر کے ہر ایک کیس کے متعلق Details مہیا کر سکتا ہوں -

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - انہوں نے جواب کے جزو ''بی'' میں فرمایا ہے کہ ان افراد کو جن کی خدمات ایک محکمہ سے دوسرے محکمہ کو مستعار دی جاتی ہیں محض ان کے تجربہ کے تحت دی جاتی ہیں کیونکہ جس محکمہ کو ان کی خدمات مستعار دی جاتی ہیں اس میں اس تجربہ کے آدمی میسر نہیں آتے میں ان سے دریافت کرتا ہوں کیا وجہ ہے کہ مسٹر محمد صادق قریشی انفرمیشن آفیسر کو ان کے parent department میں Basic pay ۳۷۵ روپیہ تھی اور ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ میں ایگریکلچرل انفرمیشن آفیسر کی حیثیت سے وہ ۸۰۰ روپیہ تنخواہ draw کرتے ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - اگر جناب نیا سوال دیں تو میں محکمہ متعلقہ سے دریافت کر کے اطلاع دوں گا -

مسٹر حمزہ - میرے سوال کے جواب میں انہوں نے جو Facts مہیا کئے ہیں میں نے اسی کے حصہ سے پڑھ کر سنایا ہے میں نے کوئی نیا سوال نہیں کیا ہے - انہوں نے کہا ہے کہ ''اسپیشلٹ'' کو بھیجا ہے میرا کہنا یہ ہے کہ اپنے کسی ''Favourite'' کو بھیجا گیا ہے یہ اپنے "Parent department" میں ۳۷۵ روپیہ تنخواہ لیتا تھا اور یہاں on deputation ۸۰۰ لے رہا ہے یہ یکمشت مالی ترقی کیوں دی گئی ہے اور اس عظیم تفاوت کی وجوہات کیا ہیں ؟

مسٹر سپیکر - بس بس اب آپ تشریف رکھیں -

مسٹر حمزہ - مجھے بتلائیں کہ یہ کس ملک کی روایت ہے اتنا بڑا مشاہرہ کیوں دیا جا رہا ہے ؟

وزیر قانون - (ملک قادر بخش) - عرض یہ ہے کہ یہاں آپ نے مقابلہ کیا ہے Parent department میں کیا لیتا تھا او یہاں کیا لے رہا ہے جیسا کہ واضح ہو گیا ہو گا ....

مسٹر حمزہ - آپ پر واضح نہیں ہوا ؟

وزیر قانون - اب آپ نے یہ سوال کیا ہے کہ انکریمنٹ کیوں کتنی ہیں کس لئے دی گئی ہیں کتنے انکریمنٹ لے رہا ہے تو میں یہ کہہ رہا ہوں کہ پارلیمنٹری سیکرٹری نے ٹھیک ہی کہا ہے کہ یہ نیا سوال ہے اس لئے نیا سوال کیجیئے جواب دے دیا جائے گا -

مسٹر حمزہ - میں سپلیمنٹری یہ کر رہا ہوں کہ جب یہ Facts and figures مہیا کئے گئے تو جناب وزیر یا پارلیمنٹری سیکرٹری متعلقہ کے کان (اگر موجود ہیں تو) کھڑے ہو جانے چاہئیں تھے کہ ان کو اپنے محکمہ سے خود بخود اطلاع حاصل کرنی چاہیے تھی کہ یہ فرق کیوں ہے انہیں وہ اطلاع اس ایوان کے سامنے پیش کرنی چاہیے تھی ورنہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ محکمہ بد انتظامی کا شکار ہے اور اس ملک کی انتظامیہ مشینری میں جو anarchy پھیلی ہوئی ہے اسے چھپانا چاہتے ہیں -

Mr. Speaker : This is no supplementary. This is a suggestion. Next question. Rao Khurshid Ali Khan.

SHAMA CINEMA ICHHRA, LAHORE

***4165. Rao Khurshid Ali Khan** : Will the Minister of Information be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that permission to build Cinema 'SHAMA' n Ichhra, Lahore was given on the recommendation of Khan Ahmad Raza Kha n the then Deputy Commissioner of Lahore ;

(*b*) whether it is a fact that the land on which the said Cinema has been built was sold by the above-named Official; if so, the area of land sold along with the price of it and the names of the share-holders of the above-mentioned cinema?

Parliamentary Secretary (Mr. Khalid Bin Jaffar) : (*a*) The permmission was given by the Deputy Commissioner .

(*b*) Yes; the area sold was 16 kanals, 9 marlas and 23 square feet, the price charged was Rs. 1,31,640, the cinema is owned by M/s S. H. Maqbool Limited constituted by Messers Sanaullah, Hakim Ali and Maqbool Ahmad.

راؤ خورشید علی خان - کیا یہ بات مناسب نہ تھی کہ جس شخص کی یہ زمین ہے - اور جو فروخت کنندہ ہے وہی شخص اس سینما کو کھولنے کی اجازت دینے والا بھی ہے ؟ میں ملک صاحب سے پوچھتا ہوں اس سے کرپشن بڑھتی ہے یا نہیں ؟

Mr. Speaker : This is no supplementary. This is rather a criticism on the Administration.

مسٹر حمزہ - اس سوال سے ظاہر ہے کہ وہ افسر خود ہی زمین فروخت کنندہ ہے اور خود ہی اس مالک سینما کو اجازت بھی دیتا ہے - اس سے ثابت ہے کہ یہ کرپشن کیس ہے کیا محکمہ اس کیس کو محکمہ اینٹی

کورپشن کو دینے کیلئے تیار ہے ؟

Minister of Law (Malik Qadir Bakhsh) : He assumes that this is a case of corruption which may not be a fact.

آپ Question کسی صحیح form میں لائیں - میں
جواب دینے کیلئے تیار ہوں -

Why should I assume that this is a case of corruption?

Mr. Hamza : I have not assumed.

راؤ خورشید علی خان - کیا وزیر صاحب بتلائینگے
اس سال میں جو ٹکڑے فروخت ہوئے ہیں ان کی اور ملحقہ
پلاٹس کی قیمت فروخت کیا تھی ؟

Mr. Speaker : That is a fresh question the member may give fresh notice.

راؤ خورشید علی خان - کیا یہ ڈپٹی کمشنر برگی
صاحب کا عزیز ہے ؟

وزیر قانون - مجھے نہیں معلوم -

مسٹر حمزہ - وزیر صاحب نے کہا ہے کہ میں نے
"assume" کیا ہے - میں نے کہا ہے میں نے "assume"
نہیں کیا ہے - آپ کا دماغ پہلے ہی ختم ہوچکا ہے - کیا
آپ بہرے بھی ہوگئے ہیں ؟

Mr. Speaker: No discussion please.

مسٹر سلطان محمد اعوان - کیا ملک صاحب بتلا
سکتے ہیں کہ اس سنیما کے بننے سے اسلام تو خطرے
میں نہیں پڑ گیا -

DEVELOPMENT SCHEMES SANCTIONED IN QUETTA DIVISION

***4148. Babu Muhamad Rafiq** : Will the Parliamentary Secretary, Planning and Development be pleased to state the names of new development schemes sanctioned in Quetta Division during 1962-63 along with the following details :—

(*i*) the estimated cost of each scheme ;

(*ii*) the date when the work started on each scheme ; alongwith the date when each such scheme will be completed ;

(*iii*) the month-wise expenditure incurred on each scheme from the date when the work on each scheme started up to 30th June 1963 ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Latif Khan) : The Assembly Question was received in the P. & D. Department on 11th July 1963. A circular letter has since been issued to collect the required information from the Administrative Departments/Agencies concerned. As soon as the information is collected, it will be placed before the House.

SHORT NOTICE QUESTIONS AND ANSWERS

PASSENGER TRAIN FROM LAHORE TO WAZIRABAD OR LALAMUSA BETWEEN 5 P. M. AND 10 P.M.

***4222. Major Abdul Majid Khan** : Will the Minister of Railways please refer to the answer to my Starred Question No. 3567 given on the floor of the House on 8th July 1963 and state :—

(*a*) whether Railway Administration intends to introduce a "Passenger Train" from Lahore to Wazirabad or Lala musa between the gap of 5 hours from 5 p.m. to 10 p. m;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the exact date by which action will be taken in this behalf ?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif) Sir, I am replying on behalf of the concerned Parliamentary Secretary.

(*a*) No. After 161 Up passenger train which leaves Lahore at 5.00 p.m., Khyber Mail leaves Lahore at 7·05 p.m. and stops at Gujranwala, Wazirabad, Gujrat and Lalamusa. A shuttle train leaving Lahore at 7-25 p.m. also serves stations up to Muridke.

(*b*) Does not arise.

خان اجون خان جدون- خیبر میل میں رش زیادہ ہوتا ہے - کیا یہ مناسب نہ ہوگا اور کیا وہ اس پر غور کرینگے کہ جو ٹرین مرید کے تک جاتی ہے اسے لالہ موسیٰ تک لیجایا جائے ؟

Parliamentary Secretary : It is a suggestion and not a question. When the Minister comes he can make this suggestion to him.

S.N. QUESTION No. 4224—NOT ASKED

DISTANCE RESTRICTION ON 3RD CLASS TRAFFIC BY 1 UP KHYBER MAIL

***4225. Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister of Railways please refer to the answer to my starred question No. 3596 given on the floor of the House on 8th July 1963 and state :—

(*a*) whether Railway Administration intends to re-impose the distance restriction of 150 miles on 3rd Class traffic by 1 UP Khyber Mail between Lahore and Peshawar by 1st of August 1963 ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the negative, reasons therefor and the exact date by which the decision will be taken in this behalf ?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif) : (*a*) No.

(*b*) Except for 1 Up Khyber Mail which leaves Lahore for Peshawar Cantonment at 19.05 hours and a shuttle train which leaves at 19.25 hours for Muridke, there is no other main line train carrying passengers in the up direction after 17 hours up to 22 hours. It is also not possible to introduce an additional train at present due to shortage of coaches and locomotives. If the restriction in question is imposed, third class passengers bound for Gujranwala, Wazirabad, Gujrat etc. will have no train for a period of 5 hours.

خان اجون خان جدون - ریلوے منسٹر نے پہلے جوابات میں کہا تھا کہ ہم غور کر رہے ہیں - مگر اب

وہ ریجکٹ کر رہے ہیں - میرا کہنا یہ تھا کہ خیبر میل پر رش بہت ہوتا ہے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - جہاں تک سوال کا تعلق ہے وہ غور کررہے ہیں - لیکن اب تک کوئی چیز پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچی ہے - اس لئے اس کا جواب جب تک پایۂ تکمیل کو نہ پہنچ جائے نہیں دیا جا سکتا -

خان اجون خان جدون - یہ تو بالکل برعکس جواب دے رہے ہیں - یا تو یہ کہیں غور کر رہے ہیں یا یہ کہیں کہ نہیں ہو سکتا -

مسٹر سپیکر —انہوں نے جواب دیا ہے - کہ وہ غور کر رہے ہیں - وہ ابھی مکمل نہیں ہوا -

***4226. Khan Ajoon Khan Jadoon :** Will the Minister of **Railways be** pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that sitting reservation facilities are provided for Inter and 3rd Class passengers in Fast Trains running between Lahore and Karachi ;

(*b*) whether it is also a fact that similar facilities are not provided for Inter and 3rd Class passengers travelling in Khyber Mail and Tezrao between Lahore and Peshawar if so, reasons thereof ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) be in the affirmative, whether the Railway Administration intends to provide sitting reservation facilities to Inter and 3rd Class Passengers between Lahore and Peshawar on Khyber Mail and Tezrao ?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes. The reservation arrangements were introduced by 1 UP/2 Down Mail trains between Lahore and Peshawar Cantt, in 1958 but the same had to be discontinued as the facility was not adequately utilised.

(*c*) No.

خان اجون خان جدون - کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ reservat کے جو انتظامات ۱۹۵۸ء میں کئے گئے تھے اس لئے ختم کئے گئے ہیں کہ انہیں کافی استعمال نہیں کیا گیا یا لوگ سفر نہیں کرتے تھے - نیز یہ بھی بتایا جائے کہ انتظامات کتنا عرصہ جاری رہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - معزز ممبر کے سوال کے دو حصے ہیں ایک تو یہ ہے کہ یہ انتظامات کیوں ختم کئے گئے - ظاہر بات ہے - ہمیں economically دیکھنا پڑتا ہے - جہاں لوگ سفر نہیں کرتے اسے ختم کرنا پڑتا ہے - دوسرے یہ کہ کب شروع کرنے کا ارادہ ہے تو اس کے لئے عرض کروں گا کہ economically اگر

سہولتیں میسر ہوگئیں اور لوگوں کی تعداد زیادہ ہوئی تو پھر شروع کرنے پر غور کیا جا سکتا ہے اس کے علاوہ اگر کوئی اور بات ہو تو نیا سوال دے دیں اس کا جواب دے دیا جائے گا ۔

خان ا جون خان جدون - پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا ۔ میں نے یہ عرض کیا تھا کہ ۱۹۵۸ء میں جو انتظامات کئے گئے تھے ان کو اس لئے ختم کردیا تھا کیونکہ ان سہولتوں کو کافی استعمال نہیں کیا گیا تو جواب دیا گیا ہے کہ لوگ سفر نہیں کرتے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ٹرین میں سفر کرنے والے لوگ ایک دوسرے کے اوپر چڑھے ہوتے ہیں ۔ میں نے یہ دریافت کیا تھا کہ آیا reservation نہیں کرائی گئی یا اس کو publicise نہیں کیا گیا اور عوام کو پتہ نہیں تھا ۔

میاں محمد شریف - آپ fresh سوال دیں اس کا جواب دے دیا جائے گا ۔

Mr. Speaker : The Question Hour is now over.

QUESTIONS OF PRIVILEGE

re Wrong reply to Starred Question No. 1905

Mr. Speaker : Now, there is a question of privilege sought to be raised by MasterKhan Gul regarding an allegedly Wrong reply given to his question No. 1905. This question was taken up on 15th July, but its further consideration was postponed to 19th. Yes, Mr. Malang Khan.

خان ملنگ خان - جناب والا ۔ قبل اس کے کہ ماسٹر صاحب کے privilege motion کا جواب دوں اس سلسلہ میں چند ایک حقائق اور گذارشات پیش کرنا چاہتا ہوں جناب والا ۔ سب سے پہلے اگر ماسٹر صاحب یہ فرماتے کہ صوبہ سرحد کے مدارس میں پشتو ذریعہ تعلیم رہا ہے

مسٹر سپیکر - ہم واقعات کو discuss نہیں کررہے آپ صرف یہ بتائیں کہ کیا آپ کو اس motion کی admissibility پر اعتراض ہے اور کیا کوئی قانونی اعتراض ہے ۔ جب motion پر discussion ہوگی تو اس وقت جواب دیا جائے گا ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری - قانونی اعتراض یہ ہے کہ Education Commission Report کے متعلق یہ فرماتے ہیں کہ اس کے حوالے سے ان کو اس سوال کا جواب دیا گیا ہے ہم اور وہ غلط مہیا کیا گیا ہے ہم اس سے اتفاق نہیں کرتے -

ماسٹر خان گل - پوائنٹ آف آرڈر - جناب میرا privilege motion تو منظور ہو چکا ہے -

مسٹر سپیکر - منظور نہیں ہوا تھا بلکہ postpon ہوا تھا -

پارلیمنٹری سیکرٹری - جس رپورٹ کے جملوں کا حوالہ دیا ہے اس میں غلط فہمی ہے - اور اس کے لئے میں عرض کرتا ہوں کہ اگرچہ Education Commission Report کی اس موجودہ ایڈیشن میں یہ جملے موجود ہیں لیکن یہ جملے غلط فہمی سے چھپ گئے ہیں

مسٹر سپیکر - کیا آپ کے پاس اس کی Original Copy ہے جس سے یہ ثابت ہو کہ یہ غلط چھپی ہے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - مرکزی حکومت کے ایجوکیشن سیکرٹری مسٹر ایس ایم شریف صاحب نے ڈائرکٹر ایجوکیشن پشاور کو اطلاع دی تھی کہ یہ جملے غلط چھپ گئے ہیں اور آئندہ نئی ایڈیشن میں اس کی درستی کر دی جائے گی -

مسٹر سپیکر - آپ یہ بتائیں کہ ایجوکیشن کمیشن رپورٹ کے مطابق آیا ان کا سوال درست ہے یا نہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - ہماری اپنی اطلاع کے مطابق پشاور میں ذریعہ تعلیم پشتو نہیں تھا - ایجوکیشن رپورٹ کے الفاظ کے مطابق صفحہ ۲۸۳ پر جن جملوں کا حوالہ دیا ہے میں وہ پڑھ دیتا ہوں - اس میں لکھا ہے -

"This would mean that in Peshawar Pushtu would continue as the medium of instruction."

تو جناب والا - "Would continue" کا مطلب یہ ہے - کہ Medium of instruction جو بھی ہو خواہ اردو ہو یا پشتو کوئی بھی ہو - وہ جاری رہے گا

مسٹر سپیکر - اور جو صفحہ ۲۹۱ پر ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری - اسکے متعلق عرض یہ ہے ۔ کہ وہ چیز غلط چھپی ہے ۔

Mr. Speaker: The Parliamentary Secretary may now take his seat.

مسٹر عبدالرازق خان - جناب والا ۔ عرض یہ ہے ۔ کہ ماسٹر خان گل صاحب نے جو Privilege motion پیش کیا ہے اس میں الزام یہ ہے ۔ کہ سوال انہوں نے کیا ہے ۔ کہ ایجوکیشن کمیشن کی رپورٹ کے مطابق سابق صوبہ سرحد میں پانچویں جماعت تک پشتو ذریعہ تعلیم ہونا چاہئیے ۔ لیکن جو جواب وزیر تعلیم صاحبہ کی طرف سے ملا ۔ وہ یہ ہے ۔ کہ پشتو پہلے سابق صوبہ سرحد میں ذریعہ تعلیم نہ اتھا ۔ اور اس لئے اب اسکا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ کہ سکو جاری رکھا جائے ۔

ماسٹر خان گل - پوائنٹ آف رڈر ۔ جناب والا ۔ میرا سوال یہ ہے ۔ کہ ایجوکیشن کمیشن رپورٹ نے پشتو کو جماعت پنجم تک ذریعہ تعلیم بنانے کی سفارش کی ہے ۔ یہ سوال تھا ۔ اور وہ اس کتاب میں بالکل صاف ہے ۔

Mr. Speaker: That is not a point of order. It is only a point of personal explanation.

مسٹر عبدالرازق خان - تو جہاں تک ایجوکیشن کمیشن کی رپورٹ کا تعلق ہے ۔ اس میں یقیناً یہ چیز درج ہے ۔ کہ سابق صوبہ سرحد کے سکولوں میں ذریعہ تعلیم پشتو ہونا چاہیے ۔ لیکن حقیقت یہ ہے ۔ کہ سابق صوبہ سرحد میں ذریعۂ تعلیم نہ پہلے پشتو تھا ۔ نہ اب ہے ۔ بات اتنی سی تھی ۔ کہ جو اساتذہ بچوں کو اردو پڑھاتے تھے ۔ تو اسکی تشریح پشتو میں کردیا کرتے تھے ۔ تو اس سے ایجوکیشن کمیشن کو کچھ غلط فہمی ہوئی ۔ تو عرض یہ ہے ۔ کہ جوب تب ہی غلط ہوگا ۔ جبکہ پشتو پہلے سے سابق صوبہ سرحد میں ذریعۂ تعلیم ہوتا ۔ اور اب جاری نہ رکھا جاتا چونکہ وہاں ایسا پہلے نہیں تھا ۔ اس لئے اب اسکو جاری رکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس بارے میں میری ایک عرض ہے ۔ گو کہ میں admissibility سے ہٹ کر جا رہا ہوں ۔ مگر آپکی اجازت سے عرض کرتا ہوں ۔ کہ سابق

صوبہ سرحد کے وہ تمام معزز ممبر جو یہاں پر موجود ہیں انکی اور سابق صوبہ سرحد کے عوام کی یہ زبردست خواہش ہے - کہ وہاں پر پشتو ذریعہ تعلیم ہو - چونکہ وہاں پر فی‌الحال جاری نہیں - تو اسکو وہاں جاری کرنے کا سوال محکمہ تعلیم کی مرضی پر منحصر تھا ایجوکیشن کمیشن کی رپورٹ پر عمل کرنا یا نہ کرنا بھی انکا کام تھا - لیکن میں وزیر تعلیم صاحبہ سے گذارش کرونگا - کہ چونکہ ہماری خواہش ہے - کہ وہاں پر پشتو ذریعہ تعلیم ہو تو اگر ابھی تک نہیں تھا - اور اسکو جاری نہیں رکھا گیا ہے - تو آئندہ کے لئے وہ مہربانی فرمائیں - اور ان لوگوں کی خواہشات معلوم کرکے جو محکمہ تعلیم سے تعلق رکھتے ہیں - اگر وہ سب اسکی سفارش کریں - اور وہ اسکو جاری رکھنے کے احکامات کر سکتی ہیں - تو میرے خیال میں ماسٹر صاحب مطمئن ہو جائیں گے - اور میں ان سے درخواست کرونگا - کہ وہ اپنی اس تحریک التوا کو press نہ کریں -

Mr. Speaker ; This was not about admissibility.

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - چند ایک باقی گذارشات بھی اس سلسلے میں عرض کردوں - کہ یہ جو غلط فہمی ایجوکیشن کمیشن رپورٹ کے سلسلے میں پیدا ہوئی ہے - اسکے متعلق یہ عرض کرونگا ....

"It appears that the observation of the Commission was based on some factually incorrect information made available to it. It is true that Pushtu is widely spoken in the Region but it has never been the medium of instruction. Urdu has always been taught as a subject from class I. It has also been the medium of instruction from class I even though the teachers have been using the mother tongue."

تو جناب بچوں کو سمجھانے کی خاطر انکے نوٹس میں یہ چیز لائی گئی - اور چونکہ اکثریت پشتو زبان بولتے ہیں - تو انکو سمجھانے کے لئے پشتو استعمال کی گئی - اس لئے یہ غلط فہمی پیدا ہوئی اور یہ چیز غلط چھپ گئی چنانچہ اسکے لئے جب مرکزی محکمہ تعلیم کے سیکرٹری ایس ایم - شریف صاحب جو کہ اس ایجوکیشن کمیشن کے چیئرمین تھے - ان سے وضاحت طلب کی گئی - تو انہوں نے یہ فرمایا - کہ یہ چیز غلط چھپ گئی ہے - اور اب نئے ایڈیشن میں یہ چیز حذف کردی گئی ہے -

مسٹر سپیکر - اچھا - اب آپ تشریف رکھیں - اب خان صاحب - مجھے آپ یہ بتائیے - کہ عبدالرازق خان نے یقین دھانی کے متعلق جو تجویز کی ہے - کیا آپ منسٹر صاحبہ سے یقین دھانی لینا چاہتے ہیں -

ماسٹر خان گل - میں اسکے لئے بالکل تیار ہوں - لیکن پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے جو جواب دیا ہے . . . .

مسٹر سپیکر - آپ ایک منٹ کے لئے تشریف رکھیں - بیگم صاحبہ آپ اس سلسلے میں کوئی یقین دھانی کرائیں گی ؟

وزیر تعلیم (بیگم محمودہ سلیم خان) - دیکھئے جناب - میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے - اور اب بھی کہتی ہوں - کہ مجھے اپنے بھائی کے جذبات کا پورا احترام ہے - اور اگر وہ چاہیں گے تو میں اسے Examine کراؤنگی - اس میں ہمیں دو چیزوں کی ضرورت ہے - اسکے لئے ہمیں پشتو کے سارے نصاب کی ضرورت ہے - ہسٹری - جغرافیہ - ریاضی - غرض ہر ایک کتاب پہلے پشتو میں چھپے گی - اسکے بعد ہی ہم اسے زیر عمل لا سکتے ہیں - اسکے لئے اگر سب بھائیوں کی یہ خواہش ہے - کہ ذریعہ تعلیم وہاں پشتو ہو - تو اسکے لئے ہمارے وہاں جو ماہرین تعلیم ہیں - اور بچوں کے والدین ہیں - جو یہ خواہش کرتے ہیں تو ہم اس کیس کو Examine کروالینگے - لیکن میں بچوں کے مفاد کے لئے سمجھتی ہوں - کہ یہی بہتر ہے - کہ پشتو بھی ساتھ رہے - اور اردو بھی رہے - لیکن انکی خواہشات کے مطابق اسے Examine کروانے میں مجھے کوئی تامل نہیں ہے - مگر یہ وضاحت کرنا چاہتی ہوں - اور اپنے بھائی سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں - جو کہ خود بھی ماسٹر رہ چکے ہیں وہ مجھے اتنا بتادیں - کہ جب وہ پڑھایا کرتے تھے - تو کیا اس زمانے میں بھی ذریعۂ تعلیم پشتو تھا - اگر وہ کہتے ہیں کہ یہ صحیح ہے تو پھر ٹھیک ہے -

مسٹر سپیکر - کیا آپ اس assurance کے بعد اسے واپس لینا چاہتے ہیں -

ماسٹرخان گل - جناب صدر - جس انداز سے مجھے assurance ملی ہے - میرے خیال میں آپکو خود بھی اس

سے اطمینان نہیں ہوگا ۔ کہ ہم ماہرین سے پوچھینگے ۔ دیکھئے بات صاف ہے ۔ اب میں آپ کو بتاتا ہوں ۔ کہ ایسے غلط فیصلے پر کس طرح عمل کرایا جاتا ہے ۔ اور اسکی تہ میں کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے یقین دہانی سن لی ہے ۔ آپ اسے واپس لینا چاہتے ہیں یا نہیں ۔ بس میں تو صرف یہ چاہتا ہوں ....

ماسٹر خان گل ۔ جناب سپیکر ۔ میں عرض کرتا ہوں ۔ کہ جس انداز سے مجھے assurance ملی ہے ۔ میں اسے assurance نہیں سمجھتا ۔ یہ assurance تو کھلے الفاظ میں ہونی چاہیئے ۔ اور ویسے بھی یہ حکومت کا فیصلہ ہے ۔ اور وہ اسے خواہ مخواہ بنائیں گے ۔ اسے کوئی نہیں روک سکتا ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ یہ غلط ہے ۔

ماسٹر خان گل ۔ صرف یہ تھا ۔ کہ مارشل لاء میں افسروں کی بادشاہی تھی ۔ اور شریف صاحب نے بھی اپنا راجواڑہ بنایا تھا ۔ آواز پہنچ نہیں سکتی تھی ۔ یہ حکومت کا فیصلہ ہے ۔ افسوس تو یہ ہے ۔ کہ حکومت کی ایک شائع شدہ کتاب کے متعلق یہ کہا جاتا ہے ۔ کہ یہ غلط چھپی ہے ۔ یہ گورنمنٹ اتنی نالائق اور نااہل ہے ۔ کہ اس طرح اپنی کتاب غلط چھاپتی ہے ۔ اور پھر اسے ملک میں تقسیم کرتی ہے ۔ کم از کم یہ بات سوچنے کی ہے ۔ کہ حکومت کے فیصلے کے خلاف وہ لوگ جو کہتے ہیں ۔ کہ ہم حکومت کے بڑے دوست ہیں ۔ اور حکومت کے فیصلوں کے خلاف عمل کراتے ہیں ۔ وہ حکومت کے دوست نہیں ہیں ۔ اور اس مسئلے میں تو حقیقتاً ــــ ابھی جو دوسرا سوال آئیگا ۔ میں اس میں بتاؤنگا کہ افسران نے مارشل لاء کے دور میں جو اپنی بادشاہی قائم کی تھی ۔ آپکو میں ایک واقعہ بتاتا ہوں ۔ پشاور میں جب ....

مسٹر سپیکر ۔ خان صاحب ۔ آپ واقعہ نہ بتائیں ۔ یہ بتائیں ۔ کہ اس assurance کے بعد آپ اسے واپس لیتے ہیں یا نہیں ۔

ماسٹر خان گل - میں عرض کرتا ہوں۔ کہ مجھے assurance تو ملا ہی نہیں -

مسٹر سپیکر - تو آپ واپس نہیں لیتے -

ماسٹر خان گل - دیکھئے - آپ اس مسئلے کو ایک طریقے سے حل کریں - اگر یہ ٹھیک ہے کہ وہاں وہ پانچویں جماعت تک ذریعہ تعلیم پشتو میں کرنا چاہتے ہیں - یہ فیصلہ ہے - تو پھر مجھے کوئی عذر نہیں -

نوابزادہ افتخار احمد خان - جناب والا - ابھی اس Privilege Motion کا مرحلہ یہ تھا - کہ اسکی admissibility پر آپ سماعت فرماتے - اور اس کے متعلق آپ کوئی فیصلہ دیتے - لیکن چند دوستوں نے واقعات پر روشنی ڈالی ہے - اور میں بھی بیتاب اور بے چین ہوا ہوں - کہ میں بھی انکے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کروں - قومی زبان کا مسئلہ - پاکستان کی قومی زبان کا مسئلہ باوجود ہماری خواہشات کے باوجود اپنی ضرورت کے باوجود اپنی افادیت کے - آجتک ہم اس کا فیصلہ نہیں کر سکے ہیں - اور میں یہ سمجھتا ہوں - کہ اسکا صحیح فیصلہ باہمی افہام - باہمی تفہیم اور آپس کے سمجھوتے سے ہی ہونا چاہیئے - لیکن ذہنی طور پر میں اسکے خلاف ہوں کہ کسی ایک زبان کو دوسرے آدمیوں پر زبردستی ٹھونسا جائے -

اسلئے میں خلاف ہوں اردو میری مادری زبان ہے - اور میں اردو کو اس ملک کی مادری زبان تصور کرتا ہوں اور میری یہ خواہش ہے کہ ملک کی مادری زبان اردو ہو اور یہ قومی زبان کا درجہ حاصل کرے لیکن اس کے باوجود بھی میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ اردو زبان کو کامیاب کرنے کیلئے یہ نہایت ضروری ہے - کہ انکی خواہشات کے مطابق انکی مرضی کے مطابق اسکو رائج کیا جائے - زبردستی اسکو قائم کرنا زبردستی اسکو قوم پر ٹھونسنا نہیں چاہیئے جناب والا - اگر یونٹ کی مخالفت زبان کے نام کرنی ہے -

تو افسوس کے ساتھ عرض کرونگا کہ یونٹ کا واحد مقصد یہ تھا کہ ہم ان نظریات کی تشکیل کریں جسکے

لئے ملک بنایا گیا تھا لیکن اگر پشتو کے نام پر اور سندھی کے نام پر اور ڈولپمنٹ کے نام پر اسکی مخالفت کیجائے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بری بات ہے - اور اسکا مطلب تو یہ ہوا کہ یونٹ کے نام پر سکول کھلوالو یونٹ کے نام پر سڑکیں بنوالو تو میں اسکی مخالفت کرتا ہوں اور اسلئے میں واضح طور پر عرض کرتا ہوں کہ اگر آپ یونٹ کو قبول کرتے ہیں تو پاکستان کی اردو زبان کو بھی خوشی سے قبول کریں -

سردار عنایت الرحمن خان عباسی - مسٹر سپیکر اس پریولیج موشن کی admissibility پر اس معزز ایوان کے معزز رکن کے ارشادات گرامی کے بعد میں بھی جناب کے توسط سے اس ایوان کی توجہ مبذول کراتا ہوں اور وہ یہ ہے - کہ پشاور ریجن اور سابق صوبہ سرحد کے عوام کے احساسات جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے میں یہ گذارش کرونگا کہ کیا انکے ذہن میں یہ ہے اور کیا وہ یہ چاہتے ہیں - کہ سابق صوبہ سرحد کے نام پر پشتو کو ذریعۂ تعلیم بنایا جائے اگر ایسا ہے تو میں آپ کی خدمت میں انکا یہ بانگ حرم پیش کرتا ہوں انکی توجہ کیلئے کہ صوبہ سرحد میں ایک بھی پشتو کا اخبار نہیں ہے - اگر آپ ایسے ہی پشتو کے خواہشمند ہیں تو اس اخبار کو پشتو میں کروادیں -

Mr. Speaker : That is not about admissibility.

سردار عنایت الرحمن خان عباسی - دوسری میری یہ گذارش ہے - کہ جب وزیر تعلیم صاحبہ نے یہ Assurance دی تو وہ کافی ہے کہ اردو سکولوں میں اگر بچے چاہیں تو انکو پشتو پڑھائی جاسکتی ہے - اس Assurance کے بعد انکا پھر یہ اصرار سابق صوبہ سرحد کی اکثریت کے ساتھ بے انصافی ہے -

مسٹر سپیکر - آپ تشریف رکھئے - بیگم صاحبہ آپ نے ماسٹر گل خان صاحب کی تقریر سن لی ہے وہ جس طرح Assurance چاہتے ہیں کیا آپ دے سکتی ہیں -

پارلیمنٹری سیکرٹری — جناب والا میں یہ گذارش کرونگا کہ کسی زبان کو ذریعۂ تعلیم بنانا مرکزی حکومت کا کام ہے۔ اور مرکزی حکومت صوبائی حکومت کے مشورے کے بعد اسے منظور کرتی ہے۔

ایک آواز - یہ غلط ہے۔

پارلیمنٹری سیکرٹری - غلط نہیں ہے۔ عرض کرتا ہوں۔ یعنی کسی علاقے میں اگر ذریعۂ تعلیم اس علاقے کی اپنی زبان جو ہے اگر اسکو ذریعہ تعلیم بنایا جائے تب بھی صوبائی حکومت مرکزی محکمہ تعلیم کو اسکی سفارش کرے گی اور انکے ساتھ صلاح مشورہ کرنے کے بعد اس چیز کو رائج کیا جاسکتا ہے تو جناب والا۔ میں ماسٹر صاحب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ وہ اس چیز کو دیکھیں کہ یہ جو کمیشن کی رپورٹیں ہیں ان کو حکومت من و عن تسلیم کر رہی ہے یعنی الکشن کمیشن، پے کمشن اور اس قسم کے دوسرے کمیشن حکومت نے مقرر کئے ہیں لیکن یہ ضروری نہیں سمجھا گیا کہ ان کمیشنوں کی رپورٹوں کو تسلیم نہ کیا جائے اسی طریقہ سے محکمہ تعلیم نے بھی ایجوکیشن کی رپورٹ کو منظور کر لیا لیکن جب ایجوکیشن کی رپورٹ کے اس جملے کی طرف ان کی توجہ مبذول کرائی گئی تو انہوں نے فوری طور پر حذف کرنے کے لئے کہا لیکن اس وقت یہ کام نہ ہو سکا پرانا ایڈیشن چھپ چکا ہے نیا ایڈیشن آنیوالا ہے اس میں یہ جملہ نہیں ہے اس لئے میں عرض کرونگا کہ وہ اس کو واپس لے لیں۔

مسٹر سپیکر — خان صاحب جو آپ کو Assurance دی جا رہی ہے اس کے بعد کیا آپ اس کو واپس لیتے ہیں ؟

ماسٹر خان گل — جناب سپیکر۔ مجھے ابھی کچھ کہنا ہے

مسٹر سپیکر — کیا آپ اس کو واپس نہیں لے رہے ہیں ؟

ماسٹر خان گل — ایک بات میں یہ عرض کر دوں۔ مجھے نوابزادہ صاحب کا جواب دینا ہے۔ میں ان کی بات نہیں سمجھ سکا۔

مسٹر سپیکر — ماسٹر صاحب personal explanation کے لئے تو آپ بعد میں بھی کہہ سکتے ہیں۔

ماسٹر خان گل—آپ کی یہ منظور شدہ کتاب ہے اور اس کے مطابق یہ جواب غلط ہے اگر مجھے یہ تسلی ہو جائے کہ پشتو کے متعلق یہ پالیسی ہوگی تو میں اس کو واپس لینے کے لئے تیار ہوں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری—ہم اپنی طرف سے کوشش کریں گے ۔ چونکہ یہ ہمارے اختیار میں نہیں ہے کہ ہم حکومت کو خود مشورہ دے سکیں بس ہم اپنی طرف سے کوشش کا یقین دلا سکتے ہیں ۔

Minister of Revenue: Minister for Education has promised to consider this question sympethatically.

تو میں عرض کرونگا کہ چونکہ ہمدردانہ غور کریں گے تو اس ہمدردانہ غور کی وجہ سے میں Request کرونگا کہ وہ اپنا پریولج موشن واپس لے لیں ۔

ماسٹر خان گل—چونکہ یہ ایوان کی خواہش ہے اس لئے میں اسے ایوان کی مرضی پر چھوڑتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر—ایوان کی خواہش کا مسئلہ بعد میں آئے گا ۔

ماسٹر خان گل—میں یقین دہانی کے بعد اس پر زور نہیں دیتا ۔

Mr. Speaker: So the motion is not pressed.

بیگم جہاں آرا شاہ نواز—میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کے بیان کو سن کر حیران ہوں انہوں نے فرمایا ہے کہ یہ جو زبان کا مسئلہ ہے اگر اس میں کوئی تبدیلی کیجائیگی تو وہ علاقائی حکومت کے مشورے سے کیجائیگی ۔ میں ان سے یہ دریافت کرنا چاہتی ہوں کہ کیا کوئی شخص اس میں تبدیلی کر سکتا ہے آپ کے آئین کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ آپ کی قومی زبان ویسٹ پاکستان کی اردو ہے اور اگر علاقائی زبان کوئی ایسی ہوگی تو وہ علاقائی زبان کے طور پر پڑھائی جائیگی ۔ کیا آپ یہ کر سکتے ہیں ۔ آپ پہلے study کر لیں

پارلیمنٹری سیکرٹری — جناب یہ ان کے سمجھنے میں غلط فہمی ہوئی ہے میں نے یہ نہیں کہا کہ کسی علاقائی حکومت کے مشورے سے میں کہابت کہ وزیر جو ہوتا ہے وہ ڈیپارٹمنٹ کا انچارج ہوتا ہے ۔ جب کسی معاملہ پر فیصلہ ہوتا ہے تو وہ کیبنٹ میں ہوتا ہے اور اس کے بعد اسے مرکز کے نوٹس میں لایا جاتا ہے ۔

بیگم جہاں آرا شاہ نواز—زبان کا فیصلہ ہو چکا ہے وہ ہم نے کر لیا ہے۔

re contradictory replies to Questions No. 1939 and 4080 on Similar subjects.

Mr. Speaker: There is an other question of privilege sought to be raised by Master Khan Gul regarding some contradiction in replies to two different questions in similar subjects. This question was taken up on 17th July but was postponed to this day-yes, Mr. Malang Khan.

خان ملنگ خان(پارلیمٹری سیکرٹری) - جناب والا۔ ماسٹر صاحب کا خیال صحیح نہیں ہے - میں اس کے متعلق سب سے پہلے تو یہ عرض کروں گا کہ اس سوال کے متعلق دوبارہ وہ ہمارے نوٹس یا توجہ میں کوئی چیز نہیں لائے کہ آپ نے جوابات غلط دئیے ہیں یا آپ نے جواب غلط یا متضاد دیا ہے ان کا جواب دئیے ہوئے کافی وقت ہو چکا ہے اس کے بعد ہمیں کوئی نوٹس نہیں دیا نہ انہوں نے فرمایا کہ اس جواب میں تضاد ہے یا ان میں غلطیاں ہیں - لیکن جہاں تک ہمارے محکمہ سے آئیں ہوئی انفارمیشن کا تعلق ہے اس کے مطابق میں تو سمجھتا ہوں جناب والا - کہ ان میں آپ خود ملاحظہ فرمالیں کہ کوئی تضاد پایا جاتا ہے ان کے سوال نمبر ۱۹۳۹ کے جواب میں ہم نے یہ عرض کیا تھا ''جی نہیں'' سن ۶۱ میں اردو کی درسی کتابیں صوبے کے مختلف حصوں میں محکموں کی سہولت کے لئے خود تیار کرائی گئی تھیں - ایجوکیشن کمشن کی سفارش خصوصی طور پر اس قسم کی نہیں تھی - پہلا سوال یہی ہوا تھا - دوسرا سوال جس کا نمبر ہے جناب ۴۰۸۰ اس کو اور اس کے جواب کو ملاحظہ فرمائیے - میں نہیں سمجھتا ہوں جناب کہ ایجوکیشن کمشن کی جو ٹیکسٹ بکس ہیں اور جو ان میں Capters ہیں ان میں کوئی ایسی بات ہے - انہوں نے ایجوکیشن کمیشن کی رپورٹ کا حوالہ دیا ہے اور جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے اس کے لئے ٹیکسٹ بک بورڈ نے رپورٹ پیش کر دی ہے تو لفظ اگر ایجوکیشن کمشن کا ہے نہ کہ ٹیکسٹ بکس بورڈ کی رپورٹ تو میرا یہ اعتراض ہے جناب کہ یہ ابتدائی غلطی ہے کیونکہ ہماری توجہ بالکل اس طرف نہ تھی کہ ٹیکسٹ بک بورڈ کی بھی کوئی رپورٹ ہے - مجھے معلوم نہیں تھا قطعاً تو انہوں نے جب ایجوکیشن کمشن کی رپورٹ کا حوالہ دیا تو یہ کتاب منگوائی گئی اور اس کو بغور پڑھنے کے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جس پر وہ اس وقت تک قائم ہیں - اب جناب ملاحظہ فرمائیے جواب سوال نمبر ۴۰۸۰ -

اس کا الف جز ہے ''جی ہاں'' یہ فیصلہ اردو مضمون کی ان درسی کتب کے متعلق کیا گیا تھا جو سال ۱۹۶۱ء میں رائج کی گئیں تھیں جیسا کہ سوال نمبر ۱۹۳۹ کے جواب کے پہلے حصے میں عرض کیا گیا ہے - اس طریقہ سے ''ب'' کے جواب میں ہے ''جی ہاں'' اور ۱۹۶۲ء میں یہ فیصلہ کیا کہ اردو مضمون کی درسی کتابیں صوبائی سطح پر مرتب اور مقرر کی جائیں - قومی مفاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے اردو چونکہ مغربی پاکستان کی قومی زبان ہے تو ہم نے اس لئے مناسب سمجھا کہ قومی مفاد کے پیش نظر اردو مضمون کی درسی کتابیں صوبائی سطح پر مرتب کی جائیں تا کہ ہر ریجن کے طالب علموں کو اردو زبان کے سیکھنے کے مواقع میسر آ سکیں - تو جناب میں یہ عرض کرونگا کہ آپ اگر ان دونوں سوالات کے جوابات کو بغور مطالعہ فرمائیں کہ ایجوکیشن کمشن کی رپورٹ جو کہ ٹیکسٹ بکس سے متعلق ہے اس کا بھی ملاحظہ فرمائیں تو آپ اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ ہم نے کوئی غلطی نہیں کی ہے -

مسٹر سپیکر—ماسٹر صاحب یہ جو کتابیں پیش کی گئیں ہیں- یہ
Report of the Curriculum Committee for Secondary Education.
یہ ایجوکیشن کمیشن کی رپورٹ نہیں ہے -

ماسٹر خان گل—سوال نمبر ۴۰۸۰ میں میں نے کہا ہے کہ آیا یہ درست ہے کہ صوبے کے لئے اردو کے نصاب کی کتابیں تیار کرنے کا فیصلہ نصاب کمیٹی نے کیا ہے جو کہ حکومت کی مقرر کردہ کمیٹی ہے - یہ حکومت کا فیصلہ ہے یہ صاف چیز ہے -

مسٹر سپیکر—تو جو وہ تضاد فرما رہے ہیں تو وہ ایجوکیشن کمشن کی رپورٹ سے پہلے کا ہے - ایجوکیشن کمشن کی رپورٹ تو ایک علیحدہ چیز ہے -

ماسٹر خان گل—دونوں جوابات جو ہیں ان میں تضاد ہے - سوال کمشن کا نہیں ہے - سوال یہ ہے کہ آیا حکومت نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ مختلف علاقوں کے لئے اردو کی درسی کتابیں الگ الگ ہونگی اور یہ فیصلہ حکومت کا آپ کے سامنے موجود ہے جو حکومت کا فیصلہ ہے اور اس کے متعلق جب آپ مجھے موقعہ دیں گے کہ ہوتا کیا ہے اور ہو کیا رہا ہے تو میں عرض کروں گا -

مسٹر سپیکر—آپ کے پہلے سوال میں ۱۹۳۹ میں جو جواب ملا وہ ہے ''جی نہیں'' تو ان سوالات کی بنا پر کتابیں تیار کی گئی

تھیں - ایجوکیشن کمشن کی سفارش کوئی ایسی نہیں ہے کہ اس سے تضاد پیدا ہو -

ماسٹر خان گل—اس وقت اس ایجوکیشن کمیشن کی رپورٹ کو نکال دیں اس لئے کہ فیصلہ حکومت کا ہے - یہ جو ۴۰۸۰ کا سوال ہے اس میں پوچھا گیا ہے کہ کیا حکومت نے فیصلہ کیا -

مسٹر سپیکر—اس کا جواب انہوں نے دیا "جی ہاں" جو سن ۶۱ میں کتابیں رائج کی گئی تھیں - یہ حکومت کا فیصلہ سن ۶۱ کے لئے ہے - صرف سن ۶۱ کے لئے ہے - اب آپ تشریف رکھیں - ماسٹر صاحب میں نے دونوں سوالات دیکھ لئے ہیں اور ان میں کوئی تضاد معلوم نہیں ہوتا اس لئے پرولیج موشن کو خلاف ضابطہ قرار دیا جاتا ہے -

ماسٹر خان گل—غلط ہونے پر آپ کی تسلی ہے -

مسٹر سپیکر—اس میں Contradiction کوئی نہیں ہے -

re orders to the Assembly staff not to inform Members about their visitors during the Session.

Mr. Speaker: Next question of privilege is sought to be raised by Mr. Hamza. He may ask for leave to raise it.

Mr. Hamza: Sir, I ask for leave to raise a question involving the breach of privilege of the members of this august House, namely that peons and Watch and Ward staff of the Assembly Secretariat have been ordered not to inform the members of the Assembly about the visitors that come to see them during the Session.

To say the least this order is insulting and above all amounts to uncalled for interference in the liberty and duties of the members of this Assembly as representatives of the people, and is against all the Parliamentary conventions and traditions.

'Interruptions'

Mr. Speaker: Yes Malik Sahib.

Mr. Hamza: On a point of order. Sir.

جناب سپیکر رول نمبر ۱۷۵ - اس میں یہ دیا گیا ہے کہ

„The Speaker shall, after the disposal of questions and before the Order of the Day are entered upon, call the Member concerned who shall rise in his place and while asking for leave to raise the question of privilege, make a short statement relevant thereto.....”

Minister of Finance: (Sh. Masood Sadiq) No body is objecting.

بسم اللہ کیجئے -

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر - مجھے یہ تحریک استحقاق ایوان میں پیش کرنے کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی کہ ۱۶ تاریخ کو گوجرہ ضلع لائل پور سے تین آدمی مجھے ملنے آئے - جب وہ

ویسٹرن گیٹ پر گئے تو انہوں نے چپڑاسی یا چوکیدار جو وہاں پر تعینات ہے سے کہا کہ حمزہ کو اطلاع دو ۔ انہوں نے انکار کر دیا ۔ ان میں سے ایک آدمی نے بیڈن روڈ پر جا کر مجھے فون پر اطلاع دی کہ ہمیں آپ تک پیغام بھیجنے کی اجازت نہیں دی گئی ۔ لہذا میں گیٹ پر گیا ۔ چوکیدار سے دریافت کیا انہوں نے فرمایا ہمارے واچ اینڈ وارڈ آفیسر صاحب نے فرمایا ہے کہ کسی ممبر کی کوئی چٹ اندر نہ بھیجی جائے ۔ میں واچ اینڈ وارڈ آفیسر کے کمرے میں گیا وہ وہاں موجود نہیں تھے ۔ Receptionist سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ سیکرٹری صاحب کا حکم ہے ۔ جناب سپیکر ۔ اتفاق سے وہیں جناب عبدالغفار پاشا صاحب بھی تشریف لے آئے ۔ میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے محض کنونشن پارٹی کے ممبران کے متعلق کہا تھا ۔ کہ ایسا ممبر جو کنونشن پارٹی سے تعلق رکھتا ہو کو باہر سے اگر کوئی آدمی بلانے آئے تو ممبر کو اطلاع نہ دو کیونکہ اس طرح ہاؤس کا کورم ٹوٹ جاتا ہے ۔ جناب سپیکر ۔ میں نے Receptionist صاحب کو اس کے متعلق اطلاع دی کہ جناب وزیر متعلقہ کورم یہ فرماتے ہیں خیر اس دن یہ بات ختم ہو گئی ۔

Mr. Speaker: There is no Minister for quorum.

Mr. Hamza: Unofficially he is considered to be the Minister for Quorum Affairs, and it is known to each and every member in this House at least.

جناب سپیکر ۔ کل دوبارہ ایک صاحب مجھے ملنے کے لئے آئے دن بھر باہر بیٹھے رہے ۔ جب میں یہاں سے فارغ ہو کر پیپلز جا رہا تھا تو راستہ میں وہ مجھے ملے میں نے ان سے دریافت کیا آپ تشریف کیوں نہیں لائے ۔ انہوں نے مجھے بتایا میں تو تمام دن ہاؤس سے باہر بیٹھا رہا ہوں اور ان کا رقعہ مجھ تک نہیں بھیجا گیا ۔ اس لئے میں تحریک استحقاق پیش کرنے پر مجبور ہوا ۔ جناب سپیکر ۔ آپ کو یہ علم ہے میں یا میرے دوسرے بھائی جو یہاں موجود ہیں ہم یہاں طفل مکتب نہیں ہیں ۔ پبلک کے نمائندگان کی حیثیت سے یہاں آئے ہیں ۔ ہم پر انتہائی اہم ذمہ داریاں ہیں ہماری ایڈمنسٹریشن میں بعض ایسے نقائص ہیں جس سے لوگوں کو شکایات پیدا ہوتی ہیں یا بعض ایسے معاملات ہوتے ہیں جن کی وجہ سے پبلک کے لوگوں کو ہم سے ملنا ضروری ہوتا ہے ۔ اگر پبلک کے افراد کو ہم سے ملنے سے روک دیا جائے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ ہم اپنے فرائض کو بحیثیت ممبر قطعی طور پر اچھے

طریقے سے ادا نہیں کر سکتے ۔ میں اس چیز کو مزید اہمیت اس لئے دیتا ہوں کہ جن دنوں ایوان میں اجلاس ہوتا ہے ۔ ان ایام میں تو ممبران کی وقعت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے ان دنوں اگر گورنمنٹ کی کوئی خرابی ہمیں بتائی جائے تو ہم فوری طور پر اس پر بحث کر سکتے ہیں ۔ اور بعض نقائص کو رفع کرنے کے لئے ہم گورنمنٹ کو فوری طور پر Move کر سکتے ہیں ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے اس چیز کا انتہائی افسوس ہے کیونکہ میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ کسی شخص کو یہ اختیار دیا جائے کہ وہ کنونشن پارٹی کے ممبران۔۔۔۔

Mr Speaker : Mr. Hamza, your statement should be a short statement and not a very long statement.

Mr. Hamza : It is an important matter. Therefore, I am dilating upon each and every aspect of the matter.

جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا میرے دوسرے بھائی جو کنونشن پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں ان کے لئے بھی میں یہ پسند نہیں کرتا کہ ان پر ایسی پابندی لگائی جائے اگر وہ پسند کرتے ہیں کہ ان پر اس قسم کی پابندی لگائی جائے تو مجھے اس پر اعتراض نہیں ہو سکتا ۔ لیکن میں یہ آپ کے سامنے عرض کئے دیتا ہوں کہ جب میں اس ایوان میں ہوتا ہوں اگر میرے ساتھ ایک قیدی کی طرح سلوک کیا جائے یہ میں قطعاً برداشت نہیں کر سکتا ۔ میں طفل مکتب نہیں ہوں ۔ اگر مجھے یہ طفل مکتب تصور کریں اور جناب چودھری محمد ابراہیم صاحب جو انسپکٹر آف سکولز رہ چکے ہیں اگر ان جیسے معمر افراد کو بھی طفل مکتب سمجھا جاتا ہے تو آپ اندازہ لگائیے اس ایوان کے ممبران کا کیا وقار ہے ۔ جناب والا ۔ پہلے بھی اس امر کا اعادہ کیا جاتا رہا ہے ۔ کہ ہمارے اختیارات بہت محدود ہیں لیکن محدود اختیارات کے ہوتے ہوئے اگر اس ایوان کے ممبران سے اس قسم کا سلوک کیا جائے تو بحیثیت ممبر ہماری ایک نفی حیثیت ہو جاتی ہے ۔ ان حالات میں کوئی شخص یہ پسند نہیں کرے گا کہ وہ ممبر کہلائے ۔

جناب سپیکر ۔ جہاں تک اس ایوان کے اندر کسی عام شہری کے داخل ہونے کا تعلق ہے اس کیلئے خاص طریقہ کار رائج ہے ممبران ان کی تحریری طور پر پوری ذمہ داری لیتے ہیں اور سیکرٹریٹ سٹاف کو لکھ دیتے ہیں کہ اگر اس شخص نے ایوان کے اندر داخل ہو کر یا گیلری میں آکر کوئی نا واجب یا نا جائز کارروائی کی تو اس کی ذمہ داری ان پر ہوگی ۔ اس ذمہ داری کو لینے کے باوجود اگر کسی شخص کو اندر داخل ہونے کی اجازت نہیں دی جاتی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہماری کوئی وقعت نہیں ہے ہماری

یہاں بے عزتی ہوتی ہے اور اگر ممبران کی بے عزتی ہوتی ہے تو یہ درو دیوار بے معنی اور بے جان ہیں ان کی کوئی ضرورت نہیں ان کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے ان کی قدر و قیمت محض اس لئے ہے کہ یہاں ممبران موجود ہیں ۔

جناب والا ۔ مزید عرض ہے کہ اس ایوان میں جس دن عائلی قوانین کا ریزولیوشن ڈسکس ہوا میں نے اس ہاؤس کے اندر بعض خواتین کو یعنی ممبران سے انتہائی ہتک آمیز سلوک کرتے ہوئے دیکھا ۔

Mr. Speaker: Mr. Hamza, is it relevant to the short statement ?

Mr. Hamza: That is Sir.

Mr. Speaker: That is not relevant. He should be very short.

مسٹر حمزہ—جناب والا ۔یہ اسی سے متعلق ہے کیوں کہ وہ لوگ جو آداب کو بالائے طاق رکھتے ہیں جو لوگ یہاں اگر ایسی حرکات کرتے ہیں جس سے ہم بحیثیت ممبر اپنے فرائض آزادانہ ادا نہیں کر سکتے ۔ اس وقت ہمارا سیکرٹریٹ حرکت میں نہیں آیا لیکن جب کوئی شہری اندر آ کر شکایات ہم تک پہنچانا چاہتا ہے سیکرٹریٹ سٹاف کو قطعاً کوئی حق حاصل نہیں ہے چاہے وزیر قانون یا وزیر برائے کورم ان کو مجبور کرے ان کے کہنے سے باہر سے آنے والے آدمی کو ہم سے ملنے سے قطعاً نہیں روک سکتے یہ محض آپ کا حق ہے اگر آپ پسند کریں ہم آپ کے ماتحت ہیں ۔ اگر آپ مناسب سمجھیں خاص اوقات کے لئے ۔ خاص وجوہات کی بنا پر خاص حالات میں باہر کے لوگوں سے ملنے پر پابندی لگائی جا سکتی ہے ۔

مسٹر سپیکر—آپ ماتحت نہیں ہیں ۔

مسٹر حمزہ—جناب والا ۔پبلک کے آدمیوں کو ملنے پر پابندی کے لئے ٹھوس وجوہات ہونی چاہئیں ۔ آپ کو ہم نے سپیکر مقرر کیا ہے آپ اس ایوان کے بلکہ اس سے بڑھ کر ہر ممبر کے وقار کے محافظ ہیں ۔ میں آپ سے التجا کروں گا کہ جو کچھ بھی ہوا ہے اس سے محض حمزہ کی نہیں بلکہ جملہ ممبران کی توہین ہوئی ہے ۔ اس لئے ایوان کے سامنے یہ پرولیج موشن لے آیا ہوں ۔

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق) : جناب والا ۔میں نے اپنے دوست حمزہ صاحب کی تقریر کو سنا جو کچھ انہوں نے کہا واقعی اس میں تھوڑا سا فورس ہے ۔ وہ خود اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ عبدالغفار پاشا صاحب جو ہماری پارٹی کے سیکرٹری ہیں انہوں

نے کہا کہ مسلم لیگ کے ممبروں کے لئے directive تھا کیونکہ میں نے ہاؤس میں اعلان یہ کیا تھا گو morally ان کا بھی فرض تھا کہ کورم رکھیں لیکن میں نے سب ذمہ داریاں اپنے کاندھوں پر اٹھا لی تھیں کہ میں ہاؤس میں کورم پورا رکھوں گا - میں نے یہ استدعا کی تھی لا منسٹر صاحب سے کہ بھائی تم اپنی پارٹی کے ممبران کو کہہ دو کہ کورم پورا رکھیں - مجھے افسوس ہے غلط فہمی ہو گئی ہے اور یہ directive جو تھا یہ صرف میری پارٹی کے لئے تھا - میں افسوس کرتا ہوں اگر حمزہ صاحب کو یا اس طرف کے کسی ممبر کو اس بات سے تکلیف ہوئی ہے تو میں واقعی اس کا افسوس کرتا ہوں - در اصل یہ صرف ہماری پارٹی کے لئے تھا - آپ نے دیکھا ہوگا کہ جب سے میں نے وعدہ کیا ہے ہماری پارٹی کا کورم ایک منٹ کے لئے نہیں ٹوٹا - میں حمزہ صاحب سے کہوں گا کہ misunder standing ہو گئی ہے ...میرا بالکل منشا یہ نہیں تھا کہ اس طرف کے آدمیوں کو تکلیف ہو - میں حمزہ صاحب سے استدعا کروں گا کہ تحریک التوا کو واپس لے لیں -

Mr. Speaker: After the assurance of the Leader of the House, is the Member prepared to withdraw his motion ?

مسٹر حمزہ — جناب سپیکر - میں اس امر کا واضح فیصلہ چاہتا ہوں - وہ اس کو تسلیم کرتے ہیں کہ انہوں نے ہمارے سیکرٹریٹ سٹاف کو یہ ہدایات جاری کیں کہ وہ تمام افراد جو کنونشن مسلم لیگ پارٹی کے اراکین سے ملنے آئیں کسی کی چٹ اندر نہ بھیجیں - انہوں نے اسے تسلیم کیا ہے - میں یہ دریافت کرتا ہوں کہ کیا غفار پاشا یا وزیر قانون یا جناب شیخ مسعود صادق صاحب کو یہ حق ہے کہ ہمارے سیکرٹریٹ سٹاف کے کسی فرد کو یہ حکم دیں ؟ کیا ایسے احکام کے بعد اس کی پابندی لازم ہے ؟ آپ اس کا فیصلہ کریں -

وزیر خزانہ —میں نے کہا کہ سیکرٹریٹ سٹاف کا مجھے پتہ نہیں - میں تسلیم کرتا ہوں مجھے کوئی حق نہیں کہ میں سیکرٹریٹ سٹاف کو کہوں کہ اندر چٹ نہ آنے دیں ؟ (حزب اختلاف سے نعرہ تحسین) البتہ میں اپنی پارٹی کے بارے میں کر سکتا ہوں - میں نے پہلے ہی کہا ہے اس میں غلط فہمی ہوئی ہے میں تسلیم کرتا ہوں کہ مجھے یا وزیر قانون کو کوئی حق نہیں ہے کہ ہم حکم جاری کر دیں اور سب کو روک دیں -

مسٹر حمزہ—میں اس میں دو وضاحتیں چاہتا ہوں ۔ نمبر ایک یہ کہ انہیں چٹ اندر ارسال کرنے پر پابندی ہٹانے کا حق نہیں تھا اور نمبر دو یہ کہ سیکرٹریٹ سٹاف کی ذمہ داری نہیں تھی کہ یہ ایسے حکم کو مانتے ۔ اگر ایسا کیا گیا ہے تو انہوں نے اپنے اختیارات سے تجاوز کیا ہے چونکہ ہمارے سٹاف پر جانبداری کا جرم عائد ہوتا ہے ۔ آپ اس کو تسلیم کر لیں ۔ میں اسے واپس لے لیتا ہوں ۔

وزیر خزانہ—میں نے کہا ہے pa tiality کا سوال نہیں ہے ۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ غلطی ہو گئی ہے ۔ اگر انہوں نے غلطی سے کر دیا تو اس سے کیا parliality ہو گئی ہے ؟ آخر آپ کیوں سیکرٹریٹ سٹاف کو مطعون کر رہے ہیں ۔ غلطی ہماری ہے ۔ ایک آرڈر غلط ہو گیا اور انہوں نے obey کر دیا ۔ یہ ہماری غلطی ہے ۔

مسٹر حمزہ—عام طور پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ سرکاری پارٹی سرکاری ملازمین کو نا جائز طریقہ سے استعمال کرتے ہیں ۔ اور اپنے مخالفین کو بلا وجہ پریشان کرتے ہیں ۔ اور آج اس ایوان نے یہ ثابت کر دیا گیا ہے کہ وزراء نے اسمبلی سیکرٹریٹ سٹاف کو غلط آرڈر جاری کئے اور انہوں نے ان پر عمل کیا ۔

Mr. Speaker: I want to know only one thing that after the statement of the Leader of the House is the Member going to withdraw his privilege motion or not ?

Mr. Hamza: I am coming to that point.

Mr. Speaker: Please answer my question either in the affirmative or in the negative ?

مسٹر حمزہ—میں جواب دیتا ہوں ۔ انہوں نے تسلیم کیا ہے کہ سیکرٹریٹ سٹاف کو انہوں نے ذاتی اغراض کے لئے استعمال کیا ہے ۔

وزیر خزانہ—میں نے انہیں کوئی اپنے گھر میں نوکر رکھا ہوا ہے ؟

مسٹر حمزہ—جس طرح شیخ مسعود صادق صاحب نے اس کو تسلیم کیا ہے میں ان کا مشکور ہوں اور تحریک استحقاق پر زور نہیں دیتا ۔

---

re-objectionable behaviour of an Official of the Assembly Secretariat towards an M. P. A.

Mr. Speaker: Next question of privilege is sought to be raised by Amir Habib Ullah Khan Saadi regarding some objectionable behaviour on the

part of an official of the Assembly Secretariat towards the Member. Is Mr. Saadi raising the question ?

امیر حبیب اللہ خان سعدی - محترم صدر - اس سے پہلے یک تحریک اسی قسم کے موضوع پر پیش ہو چکی ہے - محترم وزیر اصاحب نے مینگنی ڈال کر دودھ دیا ہے لیکن میں اسے قبول کرتا ہوں - اور اپنی تحریک پیش نہیں کرتا -

Mr. Speaker : So, this question is not raised.

ADJOURNMENT MOTIONS

Orders of externment from Lahore against some respectable persons of Lahore.

Mr. Speaker : Now we come to adjourment motions. First of all I take up the adjourment motion of Mr. Ahmad Saeed Kirmani regarding failure of Government to with draw orders of externment from Lahore against come respectable persons of Lahore even after the chehlum Procession had passed peacefully and Sectarian tension was no longer there. This adjournment motion was sought to be moved yesterday, but was postponed to this day. Yes, the Minister of Revenue.

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : So far as this motion is concerned I will submit that legal remedy was open to those three persons and they could have availed of that. The order was passed under Section 5(c) of the West Pakistan Maintenance of Public Order Ordinance (No. 31) Under sub-section (3) of Section 5, they could have moved the Government to vacate that order.

Sub-section (3) of Section 5 of the Ordinance says—

> "Government may at any time cancel or vary any order made by the District magistrate under sub-section (1)."

Therefore, under sub-section (3) of Section 5, they could have moved the Government. Even now if they give an application for that purpose it will be considered on merits by the Government. Moreover, I have got a note from the District Magistrate to the effect that none of them has so far moved the District Magistrate to vacate those orders. It is clear that they are not trying to avail of the legal remedy available to them. My submission is that since this order was passed by a competent authority it cannot form the subject matter of an adjournment motion. I have already mentioned many a time and if you like I will again read out the ruling given by so many Speakers of the Assembly—

> "It is a very estab lished parliamentary rule that an order passed in the ordinary administration of law .....

(as in this case becase the order was passed by the District Magistrate)

> "whether by a judicial authority or a magistrate or any other lawfully constituted authority cannot be the subject matter of an adjournment motion."

In this particular case this order was passed by the District Magistrate under Section 5(c) of the West Pakistan Maintenance of Public Order Ordinance and the legal remedy was open to the aggrieved persons. They could have applied to the Government for vacating this order and which they have not done so far. Under these circumstances, I will submit, this is not the subject matter of an adjournment motion.

Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon (Hyderabad I): Mr. Speaker, the order complained of and the grievance is that after, according to the member, the emergency has passed, the Provincial Government, that is to say, the District Magistrate has failed to recall that order as a result of

which certain persons were externed. My submission is that the order had been passed a long time back and if there was any grievance against it, it could have been raised at the earliest opportunity and not at this time. The matter now cannot be the subject matter of an adjournment motion and has to be ruled out of order. In my support I have a ruling from the Chair and the Speaker of the Constituent Assembly which is reported in the Constituent Assembly Debates of the year 1957 at pages 803-804. An adjournment motion was moved against an order of the Government by which the Government had ordered the demolition of a certain mosque in Karachi and the grievance was that at any time that order may be implemented and may be executed and the mosque may be demolished. With your permission I will read out the relevant passage from the ruling which is as follows:—

'Mr. Farid Ahmed sought leave to move an ajdournment motion yesterday and I promised to look into the matter and to give my ruling today. The only point that was troubling me at the time was whether the matter was a recent occurrence.

Mr. Farid Ahmed neither in his motion nor in his written statement under Rule 35 of the Rules of Procedure indicates the dates on which the alleged decision to demolish the Hanifi mosque on Victoria Road at Karachi was taken.

For the purpose of determining the admissibility of the motion the matter raised must be of recent occurrence and must be raised without delay. This has been a necessary ingredient under the rules as well as the rulings of the Chair in this country as well as in the British Parliament. The fact that a grievance is continuing is not sufficient if it is not of recent occurrence. Mr. Farid Ahmad states on the floor of the House that although Government took decision sometime in January, 1957, he came to know it yes terday when he looked through some Press cuttings....."

That was taken up on 20th January 1957.

"He cited a ruling given in the Indian Legislative Assembly on the 14th September, 1922. The facts of the case are that very serious Moharram riots took place at Multan on the 3rd and 4th of September, 1922. The mover raised a motion for adjournment on the 14th of September, 1922. thatis, 10 days after. The President ruled the motion out order and stated as follows :—

'TheHonourable member is entering into the merits of the question which he might be able to discuss if I were to allow his motion, but it seems to me that he is a little late in bringing this forward. I do not wish to give a hard and fast in terpretation of the word 'recent' in the rule, but the intention of the rule is that as soon as a matter of this kind is brought to the notice of the Honourable Member and he wishes discussion thereon, he should at the first available opportunity bring it before the Assembly. I think I must rule that in this case the Honourable Member is too late, as he himself admits that these occurrences took place ten days ago and that, for the most part, they are now over.

If the facts have only recently been revealed, as Mr. Farid Ahmed states that also does not make the grievance 'recent'. If the matter is not raisedat the earliest opportunity, if fails in its urgency.

In order to urge that the matter is of recent occurrence it is necessary to show that the decision was taken after the last meeting of the Assembly and before the meeting in which the motion is to be moved. That being a crucial matter to determine the admissibility of the motion, I cannot hold that the matter raised is one of recent occurrence and has been raised without delay."

My submission is that grievance against the order is not recent. The matter could be brought before this House on the first day of the session, if the order of the Government, that is to say, the District Magistrate was passed before the Assembly session commenced, but if it has been passed after the Assembly session has commenced, then it should have been moved here in the shape of an adjournment motion at the earliest opportunity. That opportunity having been lost and in view of this ruling, the matter is neither recent nor urgent and, therefore, cannot be entertained.

Mr. Speaker: Mr. Kirmani does not want to discuss the orders of the Government about externment of certain citizens. But according to his adjournment motion as it reads, he wants to discuss the failure of the Government to withdraw those orders of externment.

Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon: His grievance is that once the order has been passed, it has not been recalled. My submission is that the grievance is a continuing grievance and according to the ruling that I have quoted continuance of a grievance is also not a matter which should be considered as recent. The ruling which I have quoted says that the grievance of Mr. Farid Ahmed is continuing in as much as the order for demolition, which has been passed by the Government is not implemented and if it is not implemented, it may be implemented at any time and there is a danger of the mosque being demolished. The ruling is that even this matter, which is the subject matter of the adjournment motion, could have been taken up at the earliest opportunity.

Syed Ahmad Saeed Kirmani: (Lahore-V): Mr. Speaker, I have listened with rapt attention the speeches made by the Minister and Mr. Ghulam Nabi Memon. The main point that has been raised by the Minister is that this is a matter of ordinary administration of law and as such it cannot form the subject matter of an adjournment motion.

The second point raised by him was that the remedy was available to the affected persons, and as they have failed to avail that remedy on that ground also, this adjournment motion is not admissible.

The point which has been raised by Mr. Memon is that this Motion is not being raised or put before the House at the earliest opportunity and without delay. I would like to deal with the three propositions placed by them one by one.

Sir, when I was hearing their arguments they gave me an impression, and I think I am right in getting that impressio n, that they were all the time labouring under the impression that I am attacking the new order of the District Magistrate But that is not my case. I am not going to say that, nor have I stated in my adjournment Motion that the order of the District Magistrate was unjustified. I will not say a word about that. All that I say is that that order was passed keeping in view certain eventualities and certain circumstances and the fear was that if these people were not externed from Lahore some people might misbehave on the Chelum Day. That was the main consideration with the authorities when they passed this order. I have stated clearly in this adjournment motion that:now when the procession has passed at peacefully and further there is no longer any sectarian tension in the city of Lahore then where is the justification for externing or continuing the externment of the people. The matter related to the liberty of their respectable persons of Lahore and the suggestion was that no more power should be used then was necessary in a particular situation. Here the District Magistrate used certain powers and ostensibly for the reason that certain persons should be externed. Now that event has passed peacefully and there has been a statement from various Leaders sharing different opinions thanking the public of Lahore that they have co-operated with the Administration and there was no untoward incident on that day.

Sir, I have the honour to state that it was the duty of the Government, as custodian of the liberty of the people, to see that no order remains in force if it is a harsh order. This Government claims to be the champion of human liberty. This Government claims that it stands for human liberty. This Government claims that it stands for. Democracy. This Government says it stands for the freedom of speech and the freedom of vocation and all such freedoms that we usually hear from them. But now I ask through you that, when the Chelum has passed peacefully, when even the District Magistrate has thanked the citizens of Lahore for their co-operation .....

Mr. Speaker: No discussion on merits or suggestions. The member should confine himself to the admissibility.

Syed Ahmad Saeed Kirmani: I stand corrected. If for some reason, best known to them, the affected persons have not moved the District Magistrate for the withdrawal of the order and if the affected persons have not moved the Provincial Government also this does not mean that the Provincial

Government should not discharge its obligation towards the people of this Province. The Statute clearly states that the Provincial Government could also act no matter that there was no representation from such persons in this behaly. My grievance is that the Provincial Government has failed to act promtly in withdrawing that order. A responsible Government, a vigilant Government and a dutiful Government would have done that. But this Government has not done that.

Then he says that it is a matter of ordinary administration of law. My submission is that even if it is a matter of ordinary administration of law but it satisfies the requirements of the relevant rule relating to adjournment motions then that adjournment Motion can be raised in this House and it can be discussed in this House. The question is: is this matter not of public importance? The question is: is this matter not of recent occurrence? The question is: does it lack urgency? Your Honour is aware that all these conditions are fulfilled by my Motion. The mere fact that it is a matter of ordinary administration of law should not stand in the way of admitting this Motion. Previously too, on many occasions such motions have been admitted. After all what else is this Government doing except maintaining law and order or trying to maintain law and order? If these activities of the Government cannot be discussed in this House what else is to be discussed in this House. This House is meant primarily to see that the major responsibilities of the Government are carried out by the Goevrnment and in case this Government fails to carry out those responsibilities this House is fairly competent to deal with this matter.

Mr. Speaker: Now, the Member may make his last point.

Syed Ahmad Saeed Kirmani: Then, Mr. Memon who is of course a brilliant man and he always comes to the rescue of the Government-has quoted a ruling whereby he has said that if the matter proposed is of a continuing nature, even if it does not term it, it cannot be described that it is of recent occurrence

Kindly appreciate that the facts of the case are entirely different because the Chelum procession has passed peacefully and later on there was a press statement on the 16th by the Leaders of the various sections of the Society and a press statement was made on the 17th by the District Magistrate thanking sensible citizens of Lahore. After that statement of the District Magistrate who thanks publicly the citizens of Lahore the question arises: where is the justification in keeping these people away from their families and keeping them away from their homes and hearths. On the very next day, without loss of any time, this humble Member moved this Motion. If the statement of the District Magistrate had not appeared on the 17th and if the statement of various leaders had not appeared on the 16th, certainly I would not have moved this Motion. Having got a certificate from the District Magistrate, having got a certificate from the various Leaders that tension is no longer there, that we are thankful to the public for their co-operation with the Administration. then of course I have a right to move this Motion that why these sensible people are deprived of their liberties.

Therefore the facts of my motion are entirely different from the facts stated by Mr. Memon by quoting a ruling, which is essentially an old ruling. Your Honour is yourself a practising lawyer. We all know that we take into consideration the existing circumstances and the latest and the recent law while propounding a new theory. We should not be guided by old rulings which were given in a different set of circumstances and rulings which were given to suit a particular situation. Here we are faced with a different situation altogether.

Now, Sir, if any Member from the Government side had wanted to move this motion (and that would have amounted to a censure of the Government) he could not possibly move it before the 18th and that I have done. It is obviously a matter of recent occurrence. Sir it is also of public and urgent importance and Sir I have not attacked the initial or the original order of the District Magistrate.

All I say is that after having declared that there is peace in the city, there is no justification for him to continue his order, and particularly the failure of the Provincial Government to exercise its powers vested in it under section 5 of the Maintenance of Public Order.

With these submissions Sir I would request that this adjournment motion be admitted and a day be allotted.

Mr. Speaker: Now I give my ruling. The matter is of continuing nature and as such not of recent occurrence. Moreover, it is a matter of ordinary administration of law and, as such, cannot form the subject matter of an adjourn ment motion. The motion is ruled out of order.

Hunger strike by N. Pitres, General Secretary, All-Pakistan Christian League.

Mr. Speaker: Next comes the adjournment motion of Amir Habib Ullah Khan Saadi regarding hunger strike by one N. Pitres, General Secretary, All-Pakistan Christian League. This adjournment motion was also sought to be named yesterday, but was postponed to this day.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan: The House is not in quorum Sir.

Minister of Revenue: The House is in quorum I think.

Mr. Speaker: The House is in quorum.

وزیر مال—(خان پیر محمد خان) - مسٹر سپیکر - میں نے کل عرض کیا تھا کہ یہ Adjourn ment موشن In order نہیں ہے کئی وجوہات کی بنا پر لیکن ان وجوہات کو R eserve رکھتے ہوئے میں نے کہا تھا کہ میں ان کی تسلی کے لئے مناسب facts لے کر پتہ لگاؤں گا کہ اس آدمی کے جو کرسچین لیگ کا اپنے آپ کو سیکرٹری کہتا ہے اس کے کیا کیا مطالبات ہیں اور کس ڈیپارٹمنٹ سے ان کا تعلق ہے جہاں تک پارلیمنٹری سیکرٹری میاں شریف نے معلوم کیا ہے کہ انکے مطالبات مہمل سے ہیں اور ان مطالبات کا تعلق کالونیز ڈیپارٹمنٹ سے ہے تو اگر آپ اجازت دیں تو question of facts پیش کر دوں یا لیگلی پیش کر دوں - بہتر یہ ہے کہ question of facts آپ کی خدمت میں پیش کروں تو ممکن ہے کہ وہ واپس لے لیں اچھا میں question of Law پیش کرتا ہوں -

مسٹر سپیکر — آپ اپنے دلائل Admissibility تک Confin کریں -

Minister of Revenue : Alright Sir I will confine myself only to its admissibility. Rule 47 read with rule 49 they are the relevant rules-require us to see whether there was any occurrence at all Sir. Rule 47 says —

> "A motion for an adjournment of the business of the Assembly for the purpose of discussing a definite matter....."

The matter is not definite. Even the member himself was not definite because he vaguely gave me certain material that the Colony department of Sheikhupura, Qasur, and so on and so forth. He himself was not definite as to which matter was involved. The matter according to rule 49, sub-rule (2), should be a single specific matter of recent occurrence. So he has collected so many indefinite matters, of which the member himself was not definite. So it should be single specific matter of recent occurrence. No occurrence has been shown; whether an order has been passed by any Secretary, by any Government, by any department; what was that order and what its nature was, and what the grievance was of this particular person.

My submission is that it is indefinite, it is not also any occurrence, what to say of recent occurrence, and not of any public importance, because according to him, which I do not admit, it is only that one person, who feels himself aggrieved. So I would submit that it is not of recent occurrence, it is indefinite, it is not of public importance. As a matter of fact no occurrence has taken place at all. It should be ruled out of order.

امیر حبیب اللہ خان سعدی — صاحب صدر - محترم وزیر صاحب نے اس کی اجازت دئے جانیکے متعلق جو اعتراضات کئے ہیں وہ میں سمجھتا ہوں غلط ہیں انہیں نے میری تحریک سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی یہ اس کا تازہ پہلو اسی صورت میں ہے کہ یہ اسمبلی حال کے سامنے ہو رہا ہے اور ۱۶ - تاریخ سے ایک اقلیتی جماعت کا نمائندہ بھوک ہڑتال کئے ہوئے ہے -

وزیر مال—پوائنٹ آف آرڈر - معزز ممبر کی اطلاع کے لئے اسی سیشن میں سپیکر صاحب نے ایک رولنگ دے دی ہے کہ بھوک ہڑتال کی وجہ سے وہ موضوع بحث نہیں ہو سکتا -

مسٹر سپیکر—جی ہاں آپ تشریف رکھئے -

امیر حبیب اللہ خان سعدی—بھوک ہڑتال تو آخری حربہ ہوتا ہے جو بے بس لوگ اپنی شکایات حکومت تک پہونچانے کے لئے کرتے ہیں تو single matter انہوں نے اس کے متعلق فرمایا ہے کہ میں نے اپنی تحریک میں صوبائی حکومت کو ان کے مطالبات سے لاپروائی کو single matter قرار دیا ہے اور یہ واقعہ ہے جناب یہ عرضداشتیں کرتے رہے ہیں اور انہوں نے ایک کان سے سنا اور دوسرے کان سے نکال دیا -

مسٹر سپیکر—سعدی صاحب آپ نے یہ موشن ۱۸ تاریخ کو Move کیا تھا -

امیر حبیب اللہ خان سعدی—جی ہاں -

مسٹر سپیکر—۱۶ کو Hunger strike ہوا تھا - اور ۱۷ کو Mov نہیں ہوا -

امیر حبیب اللہ خان سعدی—یہ ۱۷ کے اخبارات میں آئی ہے میں نے اسی دن شام کو حالات دریافت کئے ہیں اور صبح کو میں نے موشن Move کر دیا -

Mr. Speaker: My ruling is that the matter being not of recent occurrence, the motion is ruled out of order.

Manhandling of a Linesman of WAPDA by a Police Officer resulting in a strike by WAPDA employees

Mr. Speaker: Next adjournment motion is from Khawaja Muhammad Safdar who wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the manhandling of a lineman of WAPDA by a police Officer in Lahore on the 15th July, which resulted in a protest strike by one thousand employees of the WAPDA on the 17th July, as reported in the Press on the 18th July, 1963.

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): Opposed Sir. As the mover has rightly said that the man-handling of a lineman of WAPDA by a police officer in Lahore took place on the 15th, the member has tabled this motion on the 18th. So it is not the earliest opportunity Sir.

Moreover Sir this is not of public importance. It is a matter between two individuals—a lineman of WAPDA and a police officer. So it is not of public importance also.

Furthermore, Sir it is stated that it resulted in a protest strike by one thousand employees. There was no strike. The aggrieved person had approached the Chairman and he put his grievance before him. He was advised to seek his remedy in a law court. So the strike, which they had a mind to resort to, did not take place, and everything was going on peacefully. My information is that he is seeking his remedy in the law court.

Mr. Speaker: Yes, Khawaja Sahib.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ) جناب والا۔محترم وزیر صاحب نے میری تحریک التوا پر تین اعتراض کئے ہیں ۔ ایک تو یہ کہ یہ حالیہ یعنی Recent نہیں اور دوسرا یہ ہے کہ اہمیت عامہ کا حامل نہیں ہے اور تیسرا اعتراض یہ ہے کہ درست واقعات پر مبنی نہیں ہے ۔ اب جناب میں ایک ایک اعتراض کے متعلق عرض کروں گا ۔ جناب والا یہ واقعہ کل اخبارات میں چھپا نہ صرف اس واقعہ کی تفصیلات اخبارات میں آئیں بلکہ اس کے ساتھ اس واقعہ سے متعلقہ تصاویر بھی کل شائع ہوئیں اور اسی اخبار میں یہ تحریر تھا کہ ۱۳ تاریخ کو پہلا واقعہ ہوا اور ۱۷ تاریخ کی شام کو دوسرا واقعہ ہوا ۔ اگرچہ میں دونوں واقعات کو ایک ایڈجرن منٹ موشن میں شامل نہیں کر سکتا اور ۱۸ تاریخ کو اس واقعہ کے خلاف اظہار افسوس اور پروٹسٹ کرتے ہوئے ایک ہزار واپڈا ملازمین نے جن میں ایس ڈی او لائین سپرنٹنڈنٹ اور لائین مین شامل تھے ۸ گھنٹہ متواتر ہڑتال کی ۔ میرا خیال ہے کہ محترم الحاج خان پیر محمد خاں صاحب آجکل بہت مصروف ہیں ۔ وہ اخبارات بھی غالباً نہیں پڑھتے ورنہ وہ یقیناً کل دیکھتے کہ سارے پریس نے اس خبر کو شائع کیا ہوا ہے جناب والا ۔ البتہ یہ درست ہے کہ یہ سٹرائیک صرف ایک سیکشن میں مکمل طور پر کی گئی مگر

بجلی وغیرہ بند نہیں ہوئی ۔ operational Section میں ہڑتال نہیں تھی ۔ Complaint Section جو کہ لاہور کی بجلی مرمت کرنے پر مامور ہے انہوں نے ۸ گھنٹہ کل کام نہیں کیا ۔ جناب والا ۔ در اصل میری غرض و غایت اس تحریک التوا سے وہی ہے جو آج سے دو روز قبل ایک ایڈ جرن منٹ موشن کے ذریعے ہم نے کچھ گذارشات کی شکل میں اس گورنمنٹ کے سامنے پیش کی تھیں دو روز پیشتر میرے دوست میاں محمد اکبر صاحب نے اس ایوان میں ایک ایڈ جرن منٹ موشن پیش کیا کہ واپڈا کے کاروبار اپنے شیڈول سے ایک سال پیچھے جا چکے ہیں اور ان کی تمام تر وجہ یہ ہے کہ واپڈا کو ضروری سرمایہ بہم نہیں پہنچایا گیا ۔ در اصل ان کی ایڈ جون منٹ موشن کی غرض و غایت یہ تھی کہ حکومت اس بات کا نوٹس لے اور اگر ایک ذریعہ سے واپڈا کے لئے سرمایہ بہم نہیں پہنچ رہا تو دوسرے source سے واپڈا کو سرمایہ پہنچایا جائے واپڈا ان پراجیکٹس کو سر انجام دے رہی ہے جن سے ہماری زندگی اور موت وابستہ ہے اور ہم پروگرام میں کسی قسم کی رکاوٹ ڈالنے کے لئے تیار نہیں یہ اور بات ہے کہ واپڈا میں بھی کچھ خرابیاں ہوں لیکن وہ اس وقت زیر بحث نہیں نہ اس سے دو روز پہلے تھیں ۔ اور کسی وقت جب ہم ضرورت محسوس کریں گے تو ان کے متعلق ضرور حقائق پرمبنی شکایات اس ایوان کے سامنے پیش کریں گے اس وقت موضوع یہ ہے کہ واپڈا کے راستے میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہ ہو ۔ نہ ہی سرمایہ کی وجہ سے اور نہ اس طرح سے کہ اس کے کار کنوں کو سر بازار پیٹنا شروع کر دیا جائے اور وہ بطور پروٹسٹ ہڑتال کرنی شروع کر دیں ۔ واپڈا کا اپنا تو نقصان کوئی نہیں مگر اس ملک کا نقصان ضرور ہے جس کے ہم باشندے ہیں اور جس کا مفاد ہمیں ہر لحاظ سے ہر شے سے زیادہ عزیز ہے ۔ عرض یہ ہے کہ بجائے اس کے کہ وزیر صاحب ٹیکنیکل اعتراضات کریں میں یقین دلاتا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ (قطع کلامیاں)

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق)—ٹیکنیکل اعتراض ہم نہیں کرتے ۔

خواجہ محمد صفدر—صرف بات یہ ہے کہ آپ اس کا نوٹس لیں اور اس کے متعلق تدارک کریں کہ جو ہمارے

ملک کے مفید اداروں کے کام میں کسی قسم کی روکاوٹ پیدا نہ ہو -

وزیر خزانہ - بالکل صحیح ہے خواجہ صاحب میں عرض کروں گا اس ضمن میں کہ وہ اتنا برا افسر نہیں جتنا آپ اسکو کو سمجھتے ہیں -

خواجہ محمد صفدر—میں تو جانتا ہی نہیں -

وزیر خزانہ - میں پراپر انکوائری کراؤں گا - میں وعدہ کرتا ہوں اس چیز کا کہ جو آپ نے ابھی فرمایا ہے اس کی proper enquiry کی جائے گی اور میں توقع رکھتا ہوں کہ اس assurance کے بعد اس کو پریس نہیں کریں گے -

خواجہ محمد صفدر—میں نے تو جناب پہلے ہی عرض کر دیا ہے - میں صرف گورنمنٹ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں -

Minister of Finance: I promise that proper inquiry would be held.

Khawaja Muhammad Safdar: I don't want to press the motion. I only wanted to bring the facts to the notice of the Government.

میاں محمد اکبر—پوائنٹ آف آرڈر - مسٹر سپیکر - مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ ہمارے وزیر صاحبان جو ہیں وہ اس mood میں ہیں کہ اگر ان کو اچھی بات بتائی جائے تو اس پر وہ دھیان دیتے ہیں - میں نے جو کل ایڈ جرن منٹ موشن پیش کی تھی تو جناب والا - اس کے متعلق یہ عرض ہے کہ یہ ضروری نہیں تھا کہ میں گورنمنٹ کو Censure کرنا چاہتا تھا -

Mr. Speaker: This is not a point of order. He may speak on a point of personal explanation. His point of order is ruled out.

Mian Muhammad Akbar: Just one second, Sir.

Mr. Speaker: All right. The member may speak on a personal explanation but it is not a point of order.

Mian Muhammad Akbar: Let it be a personal explanation.

تو میرا مدعا واپڈا یا گورنمنٹ کو Censure کرنے کا نہیں تھا - چونکہ یہ ایک ایسا معاملہ تھا جس پر تمام پاکستان کی معیشت کا دارومدار تھا تو میں حکومت کی توجہ اس طرف دلانی چاہتا تھا کہ واپڈا کے کاموں میں جو

تاخیر ہو رہی ہے اور وہ بالا آخر ہماری معیشت پر تباہ کن اثرات ڈالے گی اسکے لئے بروقت اقدام کئے جائیں - اگر انہیں فنڈز ورلڈ بینک سے نہیں مل رہے یا مغربی ممالک جنکی دوستی کا دم ہم بھرتے ہیں یا وہ جو ہمارے دوست بنتے ہیں اور وقت آنے پر ہماری ٹانگ کھینچ رہے ہیں تو وہ کوئی اور Source tap کرتے - کوئی اور جگہ تلاش کرتے جہاں سے ہمیں فنڈز مل سکتے یا ہم اپنے ذرائع سے جو ہم نے پراجیکٹس شروع کی ہوئی ہیں انکو ختم کرنے کی کوشش کرتے - میرا مدعا صرف اتنا تھا - میں وزیر صاحب متعلقہ کی خدمت میں صرف یہ گذارش کرنی چاہتا تھا کہ وہ اس بات کا نوٹس لیں اور جس طرح سے بھی ہو سکے یہ جو تاخیر ہو رہی ہے اسکو ختم کریں اور کام کو جلد از جلد شروع کرنیکی مجھے اشورنس دیں اور میں توقع کرتا ہوں کہ وہ چونکہ اسوقت ایک receptive Mood میں ہیں تو مجھے کم از کم یہ یقین دہانی کروا دیں اور اگر انہوں نے اس بات کا نوٹس لے لیا ہے تو ضروری اقدامات اس بارے میں کریں -

منسٹر سپیکر - میاں صاحب یہ Personal Explanation آپکی کوئی نہیں تھی - یہ آپکی Suggestion تھی جسکے متعلق کل discussion ہو چکی تھی - اگر ایک دفعہ discussion ایک معاملے پو ہو جائے تو وہ ڈسکشن دوبارہ Open نہیں ہو سکتی - اس لئے میں یہ Hold کروں گا کہ

This was not a point of personal explanation.

Continuance of word 'Kamins' in Revenue Records of Jhelum District.

Mr. Speaker: Next adjournment motion is from Amir Habib Ullah Khan Saadi who wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the failure of the Provincial Government to correct the Revenue Records, especially those of Jhelum District, in respect of entries about castes and the continuance of the word "Kamins" in those entries which fact has caused dissatisfaction and resentment in the public of Jhelum District resulting in their addressing representations of protest to the Central and Provincial Assembly Members.

Yes, has the Revenue Minister any objection ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): So many Sir.

This adjournment motion sufferes from so many legal defects. The member in his motion says—

"failure of the Provincial Government to correct the revenue records"

جناب پہلے تو ان سے یہ پوچھیں کہ وہ کونسا ریوینو ریکارڈ ہے جو ہم ٹھیک کریں - ایک تو نہیں ہوتا ہے - جمعبندی ہے - شجرہ کشتوار ہے - خسرہ گرداوری ہے - رجسٹر انتقالات ہیں - کس جگہ کا کہتے ہیں جناب ؟ سارے ویسٹ پاکستان کا کہتے ہیں - کسی خاص موضع کا کسی خاص جگہ کا ریوینو ریکارڈ کا حوالہ دیتے تو ہم اس پر غور کر دیتے -

مسٹر سپیکر - جہلم ڈسٹرکٹ کا حوالہ دیتے ہیں -

وزیر مال - جہلم ڈسٹرکٹ کا بھی میں عرض کروں جناب - جہلم ڈسٹرکٹ میں تو ہزارہا ریکارڈ ہونگے - کون سے موضع کا کہتے ہیں - کس ریوینو سرکل کا کہتے ہیں اور کس ریکارڈ کا کہتے ہیں - جہاں تک میں سمجھا ہوں انہیں اس سے تکلیف ہوئی ہے کہ یہ "کمین" کا لفظ ابھی تک بدستور کیوں چلا آ رہا ہے ریوینو ریکارڈ میں - اگر اسکی Clarification چاہتے ہیں تو Question of Facts میں انکی تسلی کرا دوں گا - ورنہ This motion has no legs to stand upon

امیر حبیب اللہ خان سعدی - جناب صدر - مجھے افسوس ہے کہ محترم وزیر صاحب کو اپنے محکمے کے متعلق بھی یہ علم نہیں ہے کہ Martial Law Regime سے بہت پہلے سے حکومت میں طے ہو چکا تھا کہ آئندہ سے دھوبی نائی اور دوسرے جو Words لکھے جاتے تھے انکی بجائے وہ کمین نہیں لکھا جائیگا بلکہ انکو "معین" لکھا جائیگا -

Minister of Revenue: I will answer to that because I could foresee this.

جناب والا - بہت پہلے یہ آرڈر ہو چکا ہے - کمین نہیں کہیں گے معین کہیں گے -

They will now be called 'Moeens' and not 'Kameens'.

اب اگر جس جگہ وہ عملدرآمد نہیں ہو رہا یا already in existence ہے وہ مہربانی کر کے ہمیں بتا دیں ہم اس کو دیکھ لیں گے اور وہ delete ہو جائیگا - اس کی جگہ معین لکھ دیں گے ویسے جہاں تک آرڈر کا تعلق ہے یہ

آرڈر ۱۹۵۰ء میں پاس ہوا ہے اور چھٹی کا حوالہ بھی میں دے دیتا ہوں وہ یہ ہے۔

Letter No. 462, dated the 7th March, 1950

"For the words 'artisan or menial' (kameen) the words 'village auxiliary' (mozen) shall be substituted."

یہ ۱۹۵۰ میں آرڈر ہو چکا ہے اور عمل درآمد ہو رہا ہے اگر کہیں عمل درآمد نہیں ہو رہا ہے یا ایسے اندراج ہیں جس کو delete کرانا مقصود ہے تو میں مشکور ہوں گا وہ مجھے بتلا دیں ہم ان کو لکھ دیں گے and the needful will be done

Allama Rehmat Ullah Arshad : The House is not in quorum.

(A short pause)

Mr. Speaker: The House is in quorum.

میاں محمد اکبر ۔ پوائنٹ آف آرڈر میں جناب والا ۔ کی خدمت میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں اور آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب آپ سیکرٹری صاحب کو حکم دیں کہ وہ ہاؤس کے کورم کو گنے آیا ہاؤس میں کورم ہے یا نہیں ان کو گننے میں کتنی دیر لگنی چاہئے ۔ آیا ان کو اس وقت تک wait کرنا چاہئے جب تک باہر کے ممبر جن کو یہ بھاگ بھاگ کر لینے جاتے ہیں نہ آ جائیں اس وقت تک یہ result نہیں بتائیں گے ۔ کیا یہ آپ کی کوئی standing instructions ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں اکبر صاحب پوزیشن یہ ہے اس کے متعلق کوئی وقت مقرر نہیں ہے کہ ایک منٹ میں یا دو منٹ میں گنا جائے ۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے میں آپ کو واضح کرتا ہوں کہ سپیکر کو یہ اختیارات ہیں کہ وہ proceedings کو اتنی دیر تک suspend کر دے جتنی دیر تک آدمی اندر نہیں آ جاتے ۔

میاں محمد اکبر ۔ جناب والا ۔ وہ تو بالکل بجا ہے ۔ کورم نہ بھی ہو اپنے حکم سے بیشک جاری رکھیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ کم از کم جب آپ حکم دیتے ہیں کہ گنتی کی جائے تو سیکرٹری صاحب کو چاہئے جب وہ گنتی کر چکیں تو ادھر ادھر نہ دیکھیں ۔ پانچ سات دفعہ گننے کے بعد پھر گننا شروع کر دیا اور پھر کھڑے رہے ۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے وہ آپ کو بتا دیں

اگر آپ مناسب سمجھیں تو ہاؤس کو adjourn کریں اگر نہ مناسب سمجھیں تو بیشک بغیر کورم کے جاری رکھیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ بغیر کورم کے ہاؤس جاری نہیں رہ سکتا ۔ اس کے لئے reasonable time ہوتا ہے ۔

امیر حبیب اللہ خان سعدی ۔ جناب والا ۔ میں نے صاف طور پر ضلع جہلم میں یہ چیز باقاعدگی اور خصوصیت کے ساتھ قائم ہے اگر وزیر صاحب اس کی اصلاح فرما دیں تو اس ضلع کے لوگ ممنون ہوں گے ۔

وزیر مال ۔ صاحب صدر ۔ یہ بڑی مبہم چیز ہے ۔ لیکن بااین ہمہ ڈپٹی کمشنر کو لکھ دیں گے کہ وہ ریونیو آفیسر کو ہدایت کر دے کہ اگر اس پر عمل درآمد نہیں ہو رہا ہے تو اس پر عمل درآمد ہو ۔ اس میں اگر Exis کرتے ہیں تو اس سے یہ الفاظ delete کردئے جائیں ۔

امیر حبیب اللہ خان سعدی ۔ وزیر صاحب کی اس یقین دہانی کے بعد میں اپنی تحریک پر زور نہیں دیتا ۔

Mr. Speaker: So, the motion is not pressed.

Judging of exhibits in Mango Show, Lahore on political and extraneous considerations.

Mr. Speaker: Next adjournment motion is also from Amir Habib Ullah Khan Saadi who wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the failure of the Provincial Agriculture Department in making adequate and proper arrangements for the judging of the exhibits in the recently held Mango Show in Lahore in which the judging was done on political and extraneous considerations, rather than on the actual merits of the exhibits as a result of which many exhibitors and owners of fruit orchards have boycotted all future fruit shows of the Department as per their press statement of the 17th July, 1963, thus shaking the confidence of the public in arranging these shows involving huge expenditure of public money.

وزیر مال (خان پیر محمد خان) ۔ یہ تحریک اتنی defective ہے کہ یہ بالکل in order نہیں ہے نمبر ۱ جناب ۔ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ judges کون تھے جس کے خلاف judgment ہوئی ہے وہ کون سا aggrieved آدمی ہے ۔ جس کے mango بڑے فسٹ کلاس تھے اور اس کی حق تلفی

ہوئی ہے وہ کس پارٹی سے تعلق رکھتا تھا اور جو جج تھا وہ کون سی پولیٹیکل پارٹی سے تعلق رکھتا تھا تا کہ معلوم ہو سکے کہ کون سے Political differences ان کے درمیان میں آ گئے ۔ کسی کا نام لیتے کہ فلاں شخص تھا اس کے best mango تھے اور اچھی variety تھی ۔ اس کے ساتھ یہ ظلم ہوا ہے اور صحیح judgment نہیں کی گئی ۔ فلاں جج نے ulterior motive کیلئے کیا ۔ تو میں عرض کروں گا اس میں defects ہیں کہ یہ اس قابل بھی نہیں ہے کہ جتنی بحث اس پر ہو گئی ہے اتنا وقت بھی اس پر خرچ کیا جائے ۔ میں کہتا ہوں کہ importance وہ تھی جو انہوں نے بیان کر دی اور اتنے mango آ گئے کہ انڈیا کو بھی انعام ملا ۔ اگر ہم p ejud'ced تھے اس میں انڈیا کا آدمی deserve کرتا تھا ۔ judges جو تھے وہ گورنمنٹ کے تھے ۔ میری انفرمیشن یہ ہے ۔ اتنے الزامات بغیر بنیاد کے لگا دینا ٹھیک نہیں ہے اس خبر کو اخبار میں پڑھا اور ایڈجرنمنٹ موشن دے دیا ۔ کم از کم میرے دوست کو اس پر سوچنا چاہئے تھا کہ اس ہاؤس کا قیمتی وقت ضائع نہ ہو ۔

مسٹر سپیکر ۔ سعدی صاحب آپ کی press stat ment جو ہے یہ ۱۷ تاریخ کی ہے اور آپ نے ۱۹ تاریخ کو move کیا ہے ۔

امیر حبیب اللہ خان سعدی ۔ جناب والا ۔ میں خود exhibitor ہوں مجھے معلوم ہے وہاں جو دھاند لی ہوئی ہے ۔ وہاں exhibits کو جج کرنے کا کوئی طریقہ نہیں تھا جو شخص آتا تھا اٹھا کر لے جاتا تھا اور جو ان کا منظور نظر ہوتا اس کا وہ نمونہ دیکھتے تھے یہ کوئی judgment کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ سعدی صاحب آپ نے ۱۸ تاریخ کو کیوں move نہیں کیا ۔ آپ نے ۱۷ تاریخ کی press statemont refer کی ہے ۔

امیر حبیب اللہ خان سعدی ۔ ۱۷ تاریخ کو انہوں نے statement دی ہے ۱۸ تاریخ کو اخبار میں آئی

ہے اور ملتان کے تمام exhibitors نے بائیکاٹ کیا ہے ۔ اس میں یہ صاف ہر شخص کی زبان پر ہے کہ صرف ایک دو شخصوں کو انعام کے قابل سمجھا گیا ۔ دوسروں کے نمونے ان سے بہتر ہوتے ہوئے بھی پتہ نہیں وہ سبز باغ تھے یا کالا باغ تھے کسی اور کو انعام دیا گیا ہے یا نہیں ۔

Mr. Speaker : The matter has not been raised at the earliest opportunity and as such is not of recent occurrence and therefore is ruled out of order.

Allama Rehmat Ullah Arshad : Point of Order, Sir.

فی الحال جناب والا ۔ میں یہ سمجھنا چاہتا ہوں کہ recent occurrence کی تعبیر کیا ہے ۔ یعنی مثلاً ایک اخبار میں ایک خبر آتی ہے وہ ۱۷ تاریخ کا واقعہ ہوتا ہے ۱۸ تاریخ کو اس کی خبر اخبار میں شائع ہوتی ہے ۱۹ تاریخ کو اس کے متعلق ایڈجرنمنٹ موشن دی جاتی ہے یہ recent occurrence ہوئی یا نہ ہوئی ۔

مسٹر سپیکر ۔ علامہ صاحب اس کے متعلق میں عرض کروں گا ۔ پہلے بھی عرض کر چکا ہوں ۔ جہاں تک recent occurrence کا تعلق ہے ۔ ہر ایک واقعہ اور ہر ایک ایڈجرنمنٹ موشن کی recent occurrence جو ہوگی وہ مختلف ہو گی جیسے اسکے واقعات ہوں گے ویسے decide کیا جا سکے گا ۔ یہ recent occurrence نہیں ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں بڑے ادب سے گذارش کروں گا میں تو criticise نہیں کر رہا ہوں ۔ جناب نے جو رولنگ ارشاد فرمایا ہے کہ اس میں recent occurrence نہیں ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ ایک واقعہ ۱۷ تاریخ کو ہوا ہے ۱۸ تاریخ کو اخبار میں شائع ہوا اور ۱۹ تاریخ کو ایڈجرنمنٹ موشن دے دی اس واقعہ کے ساتھ recent occurrence نہ ہونے کی جو تشریح ہے اور جو ارشاد ہے وہ فرما دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ علامہ صاحب رولنگ کے بعد اس پر ڈسکشن کرنا مناسب نہیں ہوگا کسی اور سٹیج پر ہم کسی اور ایڈجرنمنٹ موشن کے سلسلہ میں ڈسکشن کر لیں گے ۔

Non-payment of the price of wheat purchased by Government.

Mr. Speaker : Next adjournment motion is again from Amir Habib Ullah Khan Saadi who wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the failure of the Government in making payment of the price of Wheat Purchased from various districts, and the traders of Tandlianwala Market, district Lyallpur to whom an amount of about 12 lacs of rupees is still to be paid are an instance, and this situation has caused great restlessness and resentment amongst the traders, cultivators and landowners of the areas concerned as it is the time of payment of Land Revenue by them to the Government.

وزیر زراعت و خوراک (ملک نادر بخش) ۔
جناب والا ۔ واقعات یوں ہیں کہ بجائے اس کے کہ سعدی صاحب اسے appreciate کرتے الٹا وہ تحریک التواء لے آئے ہیں ۔ پہلی چیز میں یہ deny کرتا ہوں کہ ایک منڈی تاندلیاں والا کا بقایا ہے ۔ ان کی معلومات کیلئے میں عرض کرتا ہوں کہ ضلع لائل پور میں منڈیوں کی تعداد زیادہ ہے اور کل ۱۱ لاکھ کا بقایا ہے ۔ یہ کہتے ہیں کہ صرف تاندلیاں والا کا ۱۱ لاکھ روپیہ ہے ۔ نمبر ۲ ۱۹۶۰ء ۱۹۶۱ء میں صرف ۲۰۰۰ ٹن فراہم کیا گیا ۔ ۶۱ - ۶۲ میں ۲۸۹۸۳ ٹن اس سال ایک لاکھ ٹن target تھا ۔ ہاؤس کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ ۸۰ ہزار voluntary بنیاد پر خرید چکے ہیں ۔ اب ادائیگی کا مینٹے ۔ ۳ کروڑ ۱۸ لاکھ کا ڈیمانڈ تھا لینے کا جس میں ۲ کروڑ ۲۵ لاکھ کا ہم نے release کیا ہے ۔ ایک ہفتہ کے اندر سارے بقایا جات ادا ہو جائینگے ۔ صرف لائل پور میں چوالیس لاکھ کی ہم نے گندم خریدی اور اس میں سے ۳۳ لاکھ ادا ہو گئے ۱۱ لاکھ باقی ہیں جو ایک ہفتہ میں ادا ہو جائینگے ۔ ایک ڈیپارٹمنٹ کیلئے آخر کاغذ کی تکمیل ۔ خزانہ سے برآمدگی اور اس کی تقسیم میں کچھ نہ کچھ وقت درکار ہے یہ ہمیں دس پندرہ روز بھی نہیں دے سکتے ؟ ۲۲ لاکھ کے بارے میں عرض یہ ہے کہ جو ان گذشتہ سالوں میں ۸ روپیہ پر کوئی نہ لیتا تھا ۱۷ روپیہ پر یہ محکمہ اب لے رہا ہے ۔ میں سعدی صاحب سے کہوں گا یہ payments کا بقایا پہلے تو غلط ہے میں چیلنج کرتا ہوں ایک منڈی کا ۱۲ لاکھ نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر - ملک صاحب کی اس اشورنس کے بعد آپ with draw کر لینگے کہ ایک ہفتہ میں رقم ادا ہو جائے گی ؟

امیر حبیب اللہ خان سعدی — یہ بڑی خوشی کی بات ہے لیکن میری معلومات اس تار پر منحصر ہیں - ٹھیک ہے اگر یہ ایک ہفتہ میں کر دیں تو میں اسے پریس نہیں کرتا -

Mr. Speaker : So, this is not pressed.

Hunger strike by Soofi Abdul Hamid in protest against some monopolist butchers

Mr. Speaker : Next adjournment motion is also from Amir Habib Ullah Khan Saadi who wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the hunger strike of Soofi Abdul Hameed, opposite the Assembly Hall since 15th July, 1963 in protest against the highhandedness of some monopolist butchers and inactivity of the Government in this respect which is not only a proof of the miserable life of citizen but also a clue to the restlessness prevailing amongst the poor and voiceless butchers in particular and the public in general due to the monopoly in the meat trade and the restrictions imposed on it.

وزیر مال (خان پیر محمد خان) اس پر بھی وہی objectoin ہے جناب - اور اعتراضات کے علاوہ پہلے تو یہ چیز کہ ۱۵/ جولائی سے اس نے پیٹ پر پتھر باندھا ہے اور ایڈ جرن منٹ ۱۹/ کو پیش کر رہے ہیں This is not recent یہ recent نہیں ہو سکتی - دوسرے یہ کہ محض اجارہ دار تشدد کی زیادتی ہے اور پھر انہوں نے یہ بھی نہیں بتلایا کہ ایک قصاب اگر دوسرے سے زیادتی کر رہا ہے تو اس کا حکومت سے کیا تعلق ؟ کہیں یہ بتلاتے کہ حکومت کا اس سے یہ تعلق تھا کہ فلانے ایکٹ اور قانون سے ایسا ہوا ہے جس سے حکومت کا تعلق ہے - جہاں تک میری انفرمیشن کا تعلق ہے وہ قصاب جو ہیں ان کو لائسنس ملتا ہے ان میں کوئی monopolist نہیں ہوتا ہے - گورنمنٹ کہ کسی کے ساتھ monoply نہیں کوئی اجارہ داری نہیں ہے - تو عرض کروں گا کہ قاعدہ ۴۷ کے تحت جو کہ ان کے کہنے کے مطابق جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ ruling ابھی ابھی ہوا ہے کہ بھوک ہڑتالی اسسٹنٹ وہ adjournment

motion کے لئے نہیں ہو سکتا لیکن اگر بحث کی خاطر مان
بھی لیا جائے تو ان کے کہنے کے مطابق بھوک ہڑتال
۱۵ جولائی کو شروع کیا اور انہوں نے کل دیا ہے چار
دن کے بعد ، ان کے کہنے کا مطلب ہے ۱۵ جولائی کو
پتھر رکھا ہے نمبر ۱ یہ یقینی امر بھی نہیں ہے ایک قاعدہ
۴۷ کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے - یہ کہنا کہ بعض
قصابوں کی اجارہ داری ہے کافی نہیں ہے -

امیر حبیب اللہ خاں سعدی محترم وزیر کا جو
جواب ہے ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ یہ جو مارکیٹ بنائی گئی
اس پر ایک ہی خاندان کو لائسینس دے گئے ہیں ، ان کو
کم از کم سوچنا چاہئے تھا کہ یہ کس اصول پر ہے -
دوسرا یہ ہے کہ انہوں نے وہاں پابندیاں لگا رکھی ہیں
کہ ان کے علاوہ کوئی شخص " آڑھتی " نہیں ہو سکتا ،
یہ اجارہ داری حکومت کی قائم کردہ ہے قصابوں کی نہیں
میں نے نہیں کی کسی اور غریب آدمی نہیں کی - وہ یہاں
سے دس قدم کے فاصلے پر ہے ، آپ وزیر ہو کر توجہ نہیں
کر سکتے میں تو ممبر ہوں -

Mr.Speaker : The matter does not involve the responsibility of the Provincial Government and moreover the matter is not of recent occurrence.

The motion is therefore ruled out of order.

Cultural Show in Government College, Lahore

Mr. Speaker : Now we come to the last adjournment motion and this again is from Amir Habib Ullah Khan Saadi who wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the attitude of the Principal of Government College, Lahore who organised a so called cultural show on July, 18th 1963 in which both the American and Pakistani students participated and against which certain patriotic students, who were expelled by the Principal later on, protested against the American policy of friendship towards India and animosity towards Pakistan and this behaviour of the Principal proves not only his insensitiveness and his pro-Americanism but also poses a challenge to the nanational honour of all the Pakistani patriots and has aroused feelings of hatred and resentment amongst the public towards all such shows and cultural absurdities.

وزیر مال (خان پیر محمد خان) - جناب والا - اس
کے متعلق میں یہ عرض کروں گا کہ میں نے بیگم صاحبہ
سے پوچھا ہے ، میرے پاس اس وقت ایک نوٹ پرنسپل گورنمنٹ

کالج کی طرف سے لکھا ہوا موجودہ ہے آپ کی اجازت ہو تو میں پڑھکر سنا دوں ۔

"About four days ago a coupe of American students wanted on loan the Open Air Theatre for a cultural show and in this show some Pakistani students were also to participate. On the morning of 18th instant, the Principal received two or three telephone calls from some members of the executive of the University Union saying that this show should not be held because it was against Shariat and also that we should not encourage the Americans. The Principal said that in this cultural show there will be no dance but only readings from American poets and some of their folk songs, and nothing else. However, some more telephone calls were received. The Principal said that since the College had promised to give them on loan the Open Air Theatre for two-three hours, the College would not go back on its promise and would allow them to go ahead. During the programme....

It is important Sir.

"....two hundred students of different colleges were present and among them the Principal and the Vice-Principal were also present. During the entire show, there was pin-drop silence. The American and Pakistani students recited the folk songs and poetry and there was no public protest."

There was no dance. Only there were folk songs and some poetry. In the end, the National Anthems of Pakistan and America were played and the meeting dispersed peacefully without any protest from any one.

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ انفارمیشن جو معزز ممبر نے دی ہے وہ واقعات پر مبنی نہیں ہے طالبعلموں کا شو کوئی Objectionable نہیں تھا اس میں ناچ کی اجازت نہیں دی گئی صرف Folk songs تھے ۔

Mr. Speaker: Were some students expelled or not?

Minister of Revenue: There is no mention but I think the question of expulsion does not arise.

امیر حبیب اللہ خان سعدی - وزیر صاحب نے جو Statement دی ہے میں اسے چیلنج کرتا ہوں اور پرنسپل صاحب نے جو اطلاع دی ہے وہ سراسر جھوٹ ہے اور اصل بات کو چھپانے کے لئے فرضی بیان دے دیا ہے ، یہ معاملہ بڑی اہمیت کا حامل ہے ۔ کیا امریکہ کے طلبا کو یہاں ناچ وغیرہ کی اجازت دی گئی ہے ، در اصل بالائی افسروں کے اس رویہ کے خلاف عوام میں سخت نفرت پیدا ہو گئی ہے پرنسپل کی یہ اطلاع قطعاً غلط ہے اور سراسر کذب و افترا ہے ۔

وزیر مال - آپ اپنا اعتراض لکھ کر دے دیں اور بیگم صاحبہ will look into it

Mr. Speaker: Will the Minister of Education, look into it?

امیر حبیب اللہ خان سعدی - وزیر تعلیم صاحبہ اگر اس کی انکوائری کرائیں گی تو یہ قوم پر بہت بڑا احسان ہو گا -

وزیر تعلیم - (بیگم محمودہ سلیم خان) - جناب والا - میرے پاس دو صاحبان آئے اور مجھے یہ بتایا کہ یہ معاملہ ہونے والا ہے چنانچہ میں نے ٹیلیفون پر پرنسپل اور ایجوکیشن سیکرٹری کو اس کے متعلق ہدایت دی کہ کوئی ایسی بات نہ ہو جو ناپسندیدہ اور ہمارے کلچر اور ملک کے مفاد کے خلاف ہو، انہوں نے کہا کہ وہاں صرف Folk songs اور شیکسپیر کے ڈرامے وغیرہ ہوں گے اور کوئی قابل اعتراض بات نہ ہو گی ، چنانچہ ان حالات میں ہال دے دیا گیا ، وہاں پر تمام پروگرام بڑی خاموشی کے ساتھ ختم ہوگیا اور اگر وہاں کوئی بات قابل اعتراض ہوئی ہو تو معزز ممبر میرے نوٹس میں لائیں میں اس کی تفتیش کراؤں گی اور اس کے خلاف ضرور ایکشن لوں گی -

رائے منصب علی خان کھرل - جناب والا میں اور یاسین وٹو صاحب محترمہ بیگم صاحبہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے، ہم نے یہ عرض کیا تھا کہ طالبعلموں کے اور عوام کے یہ جذبات ہیں کہ امریکنوں کو یہ اجازت نہ دی جائے کہ وہ ہمارے کالجوں میں ڈانس وغیرہ کریں ، یہ گیت اور songs جو گائے گئے ہیں ان کے متعلق بیگم صاحبہ نے فرمایا تھا کہ ہمیں diplomacy کا لحاظ ہے اور ہمارے لئے مناسب نہیں ہو گا کہ انہیں روک دیں ، کیونکہ ہم وعدہ کر چکے ہیں ہم نے کہا کہ اگر نہ روکیں گے تو disturbance پیدا ہو گی ، امریکی طلباء کو دیکھ کر ہمارے طلباء مشتعل ہونگے اور ڈر ہے کہ پرنسپل کا یہ اقدام ناخوشگوار صورت اختیار نہ کر جائے ، اس لئے مکمل طور پر اسے روک دیا جائے اور وعدہ شکنی کا خیال نہ رکھیں اس پر بیگم صاحبہ نے فرمایا کہ کچھ وقت دیا جائے کہ اگر کوئی ایسی صورت ہوئی تو اسے روک دیا جائے لیکن جناب والا - ہم نے دو گھنٹہ تک انتظار کیا اور بیگم صاحبہ کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا - جو پروگرام شائع کیا گیا تھا اس کے مطابق تقریباً تقریبا سب گانے وغیرہ ہوئے یہاں یہ کہا گیا ہے کہ کوئی Disturbance

نہیں ہوئی حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ دو طلباء زخمی ہوئے Disturbance ہوئی Protest کیا گیا اس کے باوجود پرنسپل صاحب نے پروگرام قطعاً منسوخ نہیں کیا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد (بہاولپور - ۲)—جناب صدر - ہمارے وزراء کرام میری رائے میں قدیم مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہیں وہ لغویات سے مبرا ہیں اور Variety show اور Cultural show سے واقف نہیں ہیں - ہمارے صوبے کے اندر ایک بات نہایت ہی افسوسناک ہے کہ حکومت کو بار بار متوجہ کرنے کے باوجود ان کی سرگرمیوں میں رد و بدل نہیں ہو سکتا — وزیر تعلیم صاحبہ نے جو کچھ ارشاد فرمایا ہے اس سلسلہ میں میں یہ عرض کروں گا کہ میں نے بھی ایک تحریک التوا دی ہے اور وہ مختلف نوعیت کی ہے ان کا پروگرام چھپا ہوا ہے اور میرے پاس موجود ہے اس میں لکھا ہوا ہے کہ Music ہوگا Reading and dances اور Folk songs ہوں گے اور اس پروگرام کے مطابق ہی سب کچھ ہوا ہے - اور گورنمنٹ کالج کے پرنسپل نے نہیں روکا ۔

وزیر مال - ہم اسے deny نہیں کرتے - لیکن ہمیں جو اطلاع ملی ہے اس میں کہا گیا ہے کہ There will be no dance

علامہ رحمت اللہ ارشد— جناب صدر - ہر مجرم اپنا جرم چھپانے کے لئے دروغ بیانی سے کام لیتا ہے اور اس قسم کا جھوٹ بولتا ہے - وزیر صاحب کو غلط انفارمیشن دی گئی ہے - یہ حقیقت ہے کہ وہاں پر بے حیائی کا مظاہرہ ہوا ہے اور ہم اسے کبھی پسند نہیں کرتے - امریکہ کو کوئی حق نہیں کہ وہ ہمارے اخلاق کو برباد کرے اور وہاں کے طلباء یہاں آکر اپنے ڈانس اور کلچر اور ثقافت کا پراپیگنڈہ کریں وہ ہمارے دشمن ہیں اور ہماری سیاست کا بیڑہ غرق کرنے پر آمادہ ہیں - کیا ہوا اگر وعدہ کر لیا گیا تھا ہم اپنی مجبوری کے پیش نظر باآسانی انکار کر سکتے تھے اگر آپ کے کسی پیش رو وزیر نے کوئی وعدہ کر لیا ہو کہ وہ قباحت - غیر اخلاقی باتوں کی یا brothel کے چلانے کی اجازت دے دیں گے تو کیا آپ کے لئے اسکو پورا کرنا لازمی ہے ہرگز نہیں ۔

وزیرمال — ہم کوئی ایسا وعدہ کر ہی نہیں سکتے

علامہ رحمت اللہ ارشد - اگر کوئی پہلی حکومت ایسا وعدہ کر لے تو کیا آپ کبھی اسے پورا نہیں کریں گے - ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے اخلاقی معیار اور اقدار کی پوری پوری حفاظت کریں - اس قسم کی باتیں پاکستان کے معاشرہ کے لئے موزوں نہیں - گورنمنٹ کالج کے پرنسپل نے جو غلط اطلاع دی ہے اس کے متعلق آپ اس ہاؤس کو مطلع کریں کہ آپ نے کیا ایکشن لیا ہے ، تمام اخبارات تو بیک وقت جھوٹ نہیں بول سکتے کوئی کہتا ہے - اس جھگڑے میں چار طالب علم زخمی ہوئے کوئی کہتا ہے پانچ زخمی ہوئے ، کوئی کہتا ہے ، دو زخمی ہوئے بہرحال جھگڑا ہوا - اور وہ کہتے ہیں - جھگڑا نہیں ہوا اور بڑے آرام سے یہ تقریب گزر گئی ، یہ غلط بات ہے -

وزیرتعلیم — (بیگم محمودہ سلیم خان) - جناب والا - میں نے پہلے بھی عرض کر دی تھی کہ اگر کوئی ایسی بات ہے اور یہ سمجھتے ہیں کہ پرنسپل نے غلط بیانی سے کام لیا ہے تو میں ضرور اسکی انکوائری کراونگی اور انکے خلاف ایکشن لونگی - مگر یہ سنی سنائی باتیں کہہ رہے ہیں - کیا میرے بھائی اسوقت موجود تھے اور وہ بچشم خود اگر دیکھ آئے ہوں کہ وہاں ڈانس ہوا ہے تو پھر اسکی سزا اسکو ملے گی میں انکا احترام کرتی ہوں ، مجھے معلوم ہے کہ علامہ صاحب غلط نہ کہتے ہونگے - بہر حال——

علامہ رحمت اللہ ارشد - اللہ تعالےٰ نے مجھے محفوظ رکھا ہے - نہ میں نے ڈانس دیکھا ہے ، حالانکہ میں دو مرتبہ یورپ بھی ہو آیا ہوں ، میں نے ڈانس نہ کبھی دیکھا ہے ، نہ دیکھوں گا ، اسی لباس میں گیا تھا ، اور اسی لباس میں واپس آیا ہوں ، بیگم صاحبہ - میں آپکی عزت ایک بڑی بہن کی طرح کرتا ہوں ، اور میں تو صرف آپکو متوجہ کرنا چاہتا ہوں ، کہ آپ نے ان مدارس کے اندر ان کلچرل شوز کو بند کرنا ہوگا - یہ قوم کا متفقہ طور پر مطالبہ ہے - یہ ورائیٹی شوز ، یہ ڈرامے ، یہ ننگے ڈانس ، یہ ہمارے معاشرے کو suit نہیں کرتے -

Mr. Speaker: Allama Sahib may take his seat now. Yes, Mr. Saadi:

سعدی صاحب - یہ فرمائیں کہ بیگم صاحبہ نے جو clear cut assurance دی ہے کہ وہ ان کے عاید کردہ تمام الزامات کی انکوائری کرالینگی ، تو کیا وہ اسکے بعد اس موشن کو press کرنا چاہتے ہیں -

امیر حبیب اللہ خان سعدی - صاحب صدر - میں نے اسمیں صرف ایک گذارش یہ کرنی ہے کہ ہماری مرکزی حکومت - ہماری قومی حکومت کی واضح پالیسی اب سامنے آتی جا رہی ہے ، میں ان سے پوچھتا ہوں کہ اس پاکستان کے اندر صوبائی حکومت ہے - یا نہیں ہے - اس پرنسپل نے انکو اجازت دینے سے پہلے حکومت کے کسی بھی ذمہ دار شخص سے کیوں نہیں پوچھا -

مسٹر سپیکر - یہ Question and Answer meeting نہیں ہے - آپ یہ فرمائیں کہ انکی اس assurance کے بعد آپ اسے withdraw کرتے ہیں یا اسے press کرتے ہیں -

امیر حبیب اللہ خان سعدی - جناب والا - میں اس assurance پر یقین کرتا ہوں کہ وہ اسکی تحقیقات کرینگی اور میں ان سے گذارش کرونگا کہ ان واقعات کا اعادہ نہ ہونے دیں اور اسکو سزا دیں گی لہذا میں اس تحریک پر زور نہیں دیتا -

Mr. Speaker : The motion is not pressed.

POINTS OF PERSONAL EXPLANATION

Re-medium of instruction in Frontier Regime and One unit.

ماسٹر خان گل - جناب والا - میں نے جو سوال کیا تھا - اس کے متعلق ذاتی وضاحت کے طور پر میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں -

Nawabzada Iftikhar Ahmad Khan : I should also be given a chance for personal explanation.

ماسٹر خان گل - آپ تو کہہ چکے ہیں -

Nawabzada Iftikhar Ahmad Khan : I never said anything on a point of personal explanation.

ماسٹر خان گل — میں جو عرض کررہا ہوں - وہ یہ تھی کہ انگریز کے بعد پہلی مرتبہ پاکستان کی حکومت نے اس ملک کے تعلیمی پہلو کو سوچا اور اس کے مطابق کچھ فیصلے کئے ، اسکی روشنی میں یہ فیصلہ ہوا کہ ذریعہ تعلیم کے متعلق دوسرے ممالک میں بھی تجربے کئے گئے ہیں اور وہ لوگ بڑے غور و خوض کے بعد اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ جب ملک کے مختلف حصوں میں مادری زبانیں مختلف ہوں - تو مفیدترین نتائج تب ہی برآمد ہو سکتے ہیں اور صحیح ترین ترقی بلحاظ قومی زبان تب ہی ہو سکتی ہے ، جبکہ مادری زبان کو جماعت پنجم تک ذریعہ تعلیم بنایا جائے " میں نے حکومت کے اس فیصلے کی روشنی میں سوال کیا تھا - اس سلسلے میں ہماری گفتگو ہوئی ، لیکن نوابزادہ صاحب نے درمیان میں یونٹ کو ڈالدیا، میں نہایت افسوس سے یہ بات کہتا ہوں کہ وہ لوگ ابھی تک ہمیں نہیں سمجھے ، حالانکہ وہ کہتے ہیں کہ میں تمہیں سمجھتا ہوں ، نوابزادہ صاحب سن لیں کہ ہماری روٹی بھی چھین لو ، ہماری زبان بھی چھین لو ، ہمارا سب کچھ چھین لو - لیکن آگے چلکر تم دیکھو گے - کہ یہ چیزیں اس ملک کے لئے مفید نہیں ہونگی - اور جائز بات کو جو تم غلط رنگ دیتے ہو ، اسکا یونٹ کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا - حکومت کا فیصلہ تھا ، میں نے کہا تھا - کہ حکومت کا یہ فیصلہ عمل میں لایا جائے - وہ اس میں دوسرا رنگ لاتے ہیں ، یہ چیزیں جو اس وقت ملک میں غلط طریقہ کے ساتھ پیش کی جارہی ہیں - یہ ملک کے لئے تباہی ہے اور اسکا انجام اس ملک کے لئے کبھی اچھا نہ ہوگا -

مسٹر سپیکر - اب آپ تشریف رکھیں -

نوابزادہ افتخار احمد خان - مسٹر سپیکر - من خوب می شناسم پیران پارسارا - میں نے کوشش کی تھی کہ میں اس سلسلے میں ذاتیات کو نہ لاؤں -

Mr. Speaker : There should be no personal remarks.

نوابزادہ افتخار احمد خان— جی ورنہ مجھے معلوم ہے اور یہاں جتنے حضرات بیٹھے ہیں ، انکو یہ معلوم ہے کہ ان Privilege Motions کا مقصد محض ان کتابوں کی اشاعت کے متعلق ہے، جو میرے فاضل ممبر کا طریقہ ہے ، فاضل ممبر کو چاہیئے تھا ۔ کہ وہ محکمہ تعلیم کے متعلق اور نشر و اشاعت کے متعلق کوئی Privilege موشن نہ دیتے ، چونکہ وہ خود ناشر ہیں اور ناشر ہوتے ہوئے انہیں اس طرح کے مطالبے ، اس طرح کی مانگیں اور اس طرح کے مسئلے اپنی زبان سے پیش نہیں کرنے چاہئیں تھے ، خیر یہ تو انکی اپنی صوابدید ہے ، اگر وہ مناسب سمجھتے ہیں کہ وہ اپنے ذاتی تجارتی مسئلوں کو اس ایوان کے ذریعے مضبوط کریں اور ان تحاریک کے ذریعے سے وزیر تعلیم کو اور محکمہ تعلیم کے افسران کو مرعوب کریں تو میں اسکے خلاف سخت احتجاج کرونگا ، یہ طریقہ — یہ ایوان ذاتیات کو پورا کرنے کے لئے نہیں ہے کہ اپنی کتابوں کو بیچنے کے لئے اپنی نشرواشاعت کیلئے . . . . . .

Mr. Speaker : Nawabzada Sahib ! No personal remarks.

نوابزادہ افتخار احمد خان — اور وہ محکمہ تعلیم کو مرعوب کریں ۔ اور میں محکمہ تعلیم کو متنبہ کرتا ہوں ، کہ انہیں ایسی باتیں نہیں کرنی چاہئیں ۔

(قطع کلامیاں)

جناب والا ۔ دوسری بات میں یہ عرض کرتا ہوں — وہ خواہ مخواہ سیخ پا ہو گئے ۔ میں نے اپنے اس بیان میں سب سے پہلے یہ بات عرض کی تھی کہ میں پشتو کو پاکستان کی ایک زبان تصور کرتا ہوں ۔ وہ پاکستانیوں کی ایک زبان ہے ، وہ ہماری regional language ہے ، وہ مجھے اتنی ہی پیاری ہے جتنی اردو پیاری ہے ، میں اسکی اتنی ہی قدر کرتا ہوں ، جتنی اردو کی کرتا ہوں ، لیکن میں نے ان سے ایک اپیل کی تھی کہ آخر ہم آج یونٹ کا تجربہ اس لئے کر رہے ہیں ، آج پنجاب کی نوے کروڑ کے آمدنی میں سے تیس کروڑ کی آمدنی پنجاب اس لئے چھوڑ رہا ہے کہ قوم کی بنیادیں استوار ہوں ، ہم ایک قومی نظریئے پر قائم ہوں ، ہم اپنے قومی نظریئے کی تکمیل کر سکیں ، ہم ایک قومیت کی تعمیر کر سکیں ، اور اس میں زبان کا مسئلہ سب سے اہم مسئلہ

ہے ۔ اس لئے میں ان سے دردمندانہ اپیل کرتا ہوں ، کہ وہ پختونستان کے اس مسئلے کو ان سوالات کے ذریعے سے پیش کرنے کی کوشش نہ کریں، جہاں ون یونٹ کا مسئلہ آئیگا ، جہاں قومی زبان کا مسئلہ آئے گا ، ہم علے الاعلان انکے خلاف رہینگے ۔

---

re. American Influence of Pakistan Student's Morale

Mian Muhammad Akbar : On a point of personal explanation

Sir,

جناب والا — دراصل میں وزیر تعلیم صاحبہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ہی ساتھ میں نے ان کی خدمت میں ایک گذارش بھی کرنی ہے کہ جہاں انہوں نے بڑی مہربانی سے یہ فرمایا کہ وہ کالج کے معاملات میں تحقیقات فرمائیں گی ، وہاں میں ان کی خدمت میں یہ بھی گذارش کروں گا کہ یہ امریکن جو ہمارے پاکستان میں آئے ہوئے ہیں ۔ ہر طور ہر طریقے سے ہمارے اخلاق بگاڑنے کے پیچھے لگے ہوئے ہیں ، چنانچہ جناب والا ۔ میں ان کی خدمت میں . . .

میاں معراج دین (پارلیمنٹری سیکرٹری) پوائینٹ آف آرڈر ۔ میاں صاحب کس بات پر Personal Explanation دے رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں صاحب پہلے آپ یہ فرمائیں ۔ کہ آپ کیسے Personal Explanatin دے رہے ہیں ۔ (اس مرحلے پر مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر مسٹر محمد اسحق خاں کنڈی کرسیٔ صدارت پر تشریف فرما ہوئے)

میاں محمد اکبر — جناب والا ۔ مجھے افسوس ہے ۔ کہ میاں صاحب کی سمجھ سے یہ باتیں بالا تر ہیں ۔ وہ میرے نہایت ہی عزیز دوست ہیں ، میں دل سے ان کی قدر کرتا ہوں ، لیکن جو چیز وہ نہیں سمجھتے ، وہ خاموش رہیں تو بہتر ہے Because Silence is gold خاموشی میں بڑی عافیت ہے ۔ جب تک آپ منہ نہیں کھولیں گے ۔ کسی کو آپ کا پتہ نہیں چلے گا ، کہ آپ کیا ہیں ۔ لیکن جب آپ منہ کھول دیتے ہیں ، تو آپ اپنی قدر و قیمت ضائع کر دیتے ہیں اس لئے میں نہایت ادب سے گذارش کروں

گا کہ آپ ازراہ مہربانی میری باتیں سنیں ۔ (قطع کلامی)

Mr. Senir Deputy Speaker : Are the the Members talking in a drawing room or in the Assembly Hall.

میاں معراج دین ۔ جناب والا ۔ میں نے یہ عرض کیا تھا کہ میاں صاحب کس بات پر Personal Explanation دے رہے ہیں ۔ میں آپ کی وساطت سے یہ پوچھنا چاہتا تھا ۔

Mr. Senior Deputy Speaker: Has the Member been allowed by the Chair. (Interruptions)

میاں محمد اکبر — جناب والا ۔ میں وزیر تعلیم صاحبہ کی خدمت میں کچھ گذارشات کر رہا تھا اور وہ بڑی مہربانی اور غور سے سن رہی تھیں ، لیکن میاں صاحب کی کچھ سمجھ میں نہیں آیا اور وہ اٹھ کھڑے ہوئے تو میں جناب والا ۔ یہ گذارش کر رہا تھا کہ جہاں انہیں نے کمال مہربانی سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ وہ کالج کے معاملات میں تحقیقات فرمائیں گی کہ ہمارے طالبعلموں کا اخلاق بگاڑنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور اس کے متعلق وہ اقدامات کریں گی تو میں ان کی خدمت میں گذارش کر رہا تھا کہ یہ امریکن بہر صورت اور بہر نوع ہمارے طلبا اور طالبات کا اخلاق بگاڑنے کی کوشش کر رہے ہیں ، ان کی نظر سے شاید وہ خبر گذری ہو اور جو آج کے اخبار میں شائع ہوئی ہے ، وہ ہے یو—ایس —آئی —ایس کے متعلق پی—ایل ۴۸۰ کے ذریعے سے آپ کو یاد ہو گا کہ پچھلے دنوں ہمارے کچھ پاکستانی طلبا جو امریکہ جا رہے تھے تو ہماری پاکستان گورنمنٹ نے ان کو جانے سے روک دیا تھا کیونکہ امریکن اس میں کچھ Scandulous Part ادا کر رہے تھے اور وہ پاکستانی طلبا ہوائی اڈے سے واپس بلا لئے گئے ۔

رائے منصب علیخاں کھرل ۔ جناب یہ میاں صاحب اس موضوع پر تقریر کر رہے ہیں جو ختم ہو چکا ہے ، یہ سعدی صاحب کا Adjournment موشن تھا اس پر فیصلہ ہو چکا ہے اور اس کے متعلق یہ تقریر کر رہے ہیں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : He has obtained the permission from the Speaker. He must complete his statement.

Mian Muhammad Sharif : On a point of information. May I know through you, on which subject and under what rule this gentleman is deliv ering his speech.

Mr. Senior Deputy Speaker: He has been permitted by the Speaker. Mian Akbar may please complete his statement as soon as possible.

Mian Muhammad Akbar: Thank you Sir,

تو جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ پچھلے دنوں جو طلبا امریکہ جا رہے تھے تو ہماری گورنمنٹ کو اس میں کچھ Scandal نظر آئی تو ان طلباء کو ہوائی اڈے پر سے plane پر سے اتار لیا گیا ۔ اور واپس بلا لیا ۔ تو جناب والا ۔ امریکن جو پارٹ ادا کر رہے تھے بجائے اس کے کہ وہ نادم ہوتے انہوں نے نہایت دیدہ دلیری سے کام لیتے ہوئے یو—ایس—آئی—ایس کے تحت کراچی میں یو—ایس—آئی—ایس آڈیٹوریم میں ایک سیمینار کیا اور اس میں طلبا اور طالبات نے تقریریں کیں ارر پاکستان گورنمنٹ کو Condemn کیا اور ان میں جو دو طالبات تھیں ان کی عمر ۱۰—سال کے درمیان ہے انہیں نے کہا کہ یہ ہماری حکومت کی غیر دانشمندی ہے ہمیں ضرور امریکہ جانا چاہئے تھا ، کیونکہ ہمیں جا کر وہاں فائدہ ہونا تھا اور ہمیں علم حاصل کرنا تھا یہ تھا اور وہ تھا تو میں جناب والا ۔ کی خدمت میں یہ گذارش کروں گا اور بیگم صاحبہ کی خدمت میں بھی کہ وہ ان واقعات کا اعادہ نہ ہونے دیں اگر یہ ان کے اختیار میں نہیں ہے تو مرکزی حکومت کو لکھیں کہ امریکنوں کو Diplomatic amenities حاصل ہیں ان سے وہ ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker: The Member may please wind up.

میاں محمد اکبر — بس مجھے یہی کہنا تھا Thank you Sir

BILLS

The Punjab Agricultural Income Tax (West Pakistan Amendment) Bill, 1963.

Minister of Revenue: (Khan Pir Muhammad Khan): Sir I beg to move:

That the Punjab Agricultural Income Tax (West Pakistan Amendment) Bill 1963, as introduced, be taken into consideration at once.

Mr. Senior Deputy Speaker: The motion moved is:

That the Punjab Agricultural Income Tax (West Pakistan Amendment) Bill 1963 as introduced, be taken into consideraton at once.

Now, there are amendments to this motion by Sardar Khalid Umar, Nawabzada Ghulam Qasim Khan, Sardar Muhammad Iqbal and Kahwaja Muhammad Safdar. But as all these gentlemen are not present in the House, their amendments, therefore, lapse.

The question is:

That the Punjab Agricultural Income Tax (West Pakistan Amendment) Bill 1963 as introduced be taken into consideration atonce. The motion was carried

Mr. Senior Deputy Speaker: Now we take up clause by clause consideration of the Bill.

(Clause 2)

Mr. Senior Deputy Speaker: There is an amendment in the name of Khawaja Muhammad Safdar. He is not present and so the amendment cannot be moved.

Mr. Hamza (Lyallpur-VI): Sir, I oppose the clause.

جناب سپیکر — اس سے قبل اس ایوان میں کئی بار ان مطالبات کا اعادہ کیا جاتا رہا ہے کہ جب کوئی آرڈیننس یا بل اس ایوان میں پیش کیا جائے تو ممبران کو اس بارے میں اتنا تو بتا دیا جائے کہ اس کے اغراض و مقاصد کیا ہیں ؟ اگر اسمبلی میں پاس ہو جائے تو صوبائی حکومت پر کتنا مالی بوجھ پڑے گا یا وہ آمدنی جو اس سے پہلے صوبائی حکومت حاصل کر رہی ہے وہ کتنی ہے اور اس میں کتنی کمی واقع ہو گی - اس بل میں حسب سابق گورنمنٹ نے ضرورت محسوس نہیں کی کہ ایوان کو مطلع کرے کہ اس ترمیم کے پاس ہونے سے وہ زمینداران جو گورنمنٹ کو سنہ ۱۹۵۲ء سے ۱۹۵۴ء تک ٹیکس ادا کرتے رہے ہیں اور ان میں سے بعض کو ۱۹۵۵ء میں مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے اور بعض ایسے ہیں جن کو مستثنیٰ قرار نہیں دیا گیا ہے اور جن کو اس ترمیم سے مستثنیٰ قرار دیا جا رہا ہے اس صورت میں کتنا مالی بوجھ صوبائی حکومت پر پڑے گا۔ جناب سپیکر - حقیقت یہ ہے کہ اس بل سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے ملک میں . . . .

Mr. Senior Deputy Speaker: The Member has not opposed the consideration motion.

Mr. Hamza: When you put the question before the House we opposed it.

Mr. Senior Deputy Speaker: There was no debate when the consideration motion was before the House. Now we are taking the Bill clause by clause. The debate on a clause is very limited. The Member can only say whether this clause should appear in the original Bill or not.

جناب والا - اس کلاز سے صاف ظاہر ہے کہ ہمارے ملک میں دولت کی غیر ہموار تقسیم سے گورنمنٹ کی پالیسیوں پر کیا اثر پڑتا ہے آپ کو اسبات کا علم ہے کہ وہ افراد جن کے پاس زیادہ دولت ہے اور اس دولت سے ان کا اثرو رسوخ بڑھ جاتا ہے بلکہ وہ لوگ جن کے پاس زیادہ دولت ہے وہ

Pressure groups کی شکل اختیار کر کے گورنمنٹ کی پالیسیوں پر اثر انداز ہو کر ملکی مفادات کو نقصان پہونچاتے ہیں آپ کو اس چیز کا بھی علم ہو گا کہ جب کبھی گورنمنٹ Indirect taxation لگاتی ہے اور ایوان میں بجٹ پیش کیا جاتا ہے تو اس کے فوری بعد عام استعمال کی چیزوں کی قیمتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے اور صارفین پر اس کا بوجھ پڑتا ہے اور خصوصاً نچلے طبقہ پر اس کا بوجھ اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ ہماری پبلک اور عوام اس قسم کے بوجھ کے خلاف احتجاج کرتے اور چیختے رہے ہیں لیکن اس کے باوجود اس قسم کی ٹیکسیشن دن بدن بڑھتی رہی ہے ۔ موجودہ ترمیم سے گورنمنٹ ان زمینداروں کو جنھوں نے سنہ ۱۹۵۲ء میں یہ Under Taking وعدہ کیا تھا کہ وہ اپنی زرعی اراضیات جو وہ اپنے بیٹوں اور بیوی کے نام منتقل کریں گے اس صورت میں جب کہ لڑکے کی عمر ۱۸ سے کم ہو کا زرعی انکم ٹیکس گورنمنٹ کو ادا کرتے رہیں گے اس ترمیم سے ان افراد کو آئیندہ اس ٹیکس کے ادا کرنے سے مستثنیٰ کیا جا رہا ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ گورنمنٹ کو چاہئیے تو یہ تھا کہ جو Direct taxes ہیں ان سے زیادہ سے زیادہ آمدنی حاصل کرتی تا کہ Indirect Taxation سے جو غریبوں پر بوجھ پڑ رہا ہے اس میں کمی واقع ہوتی، لیکن ایسا نہیں کیا گیا ۔ اس کی بڑی وجہ یہی ہے کہ وہ افراد جن کے پاس دولت زیادہ ہے وہ گورنمنٹ کو مجبور کرتے ہیں اور مجبور اسی لئے کرتے ہیں کہ ان کے پاس دولت سے پیدا کردہ اثر و رسوخ اتنا زیادہ ہے کہ گورنمنٹ مجبور ہو جاتی ہے کہ ان کے سامنے ملکی مفادات کے قطع نظر اپنا سر جھکا دے ۔

Minister of Agriculture (Malik Qadir Bakhsh): On a point of order. Sir today is Friday and the time is upto 12-30; After this speech the question may be put say at about 12-25. We may be adjourning the House *since die* from day after tomorrow.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan: Sir, What point has been raised?

Mr. Senior Deputy Speaker: The main point is that Mr. Hamza is not relevant.

Minister of Revenue: I may be permitted to explain the implication of this Amendment. Then I think there will be no opposition at all.

Mr. Senior Deputy Speaker: I may draw the attention of the Member that the principles have been accepted and the Motion has been carried. He is discussing the clause. He should only say that this clause should stand part of the Bill or not.

Mr. Hamza : It should not stand part of the Bill.

Because Section 2 says :

"(2) As from a date to be appointed by the Government in this behalf, any transfer of land or interest therein made by an owner during the period from the 31st day of May 1952 to the 15th day of June 1954 (both days inclusive), in favour of his wife or any of his heirs under the age of eighteen years....."

Mr. Senior Deputy Speaker : So the member opposes this clause?

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - میں یہ عرض کر رہا تھا . . . .

Minister of Agriculture Sir, I move:—

That the question be now put.

مسٹر حمزہ — ترمیمی سیکشن کا مقصد یہ ہے کہ وہ لوگ جن پر زرعی انکم ٹیکس کا بوجھ پڑتا تھا وہ اس سے بچنا چاہتے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ غریب افراد پر ٹیکس کا بوجھ زیادہ پڑے گا - ہم یہ مطالبہ کرتے رہے ہیں - کہ وہ لوگ جن کی چھوٹی جائیدادیں ہیں جن کی ملکیتیں تھوڑی ہیں یعنی ان کی ملکیتیں پانچ ایکڑ تک ہیں . . . . . (قطع کلامی)

Minister of Revenue This is all irrelevant.

مسٹر حمزہ — یہ اس لئے relevant ہے کیوں کہ ہمارا مطالبہ ہے کہ چھوٹے مالکان سے مالیہ وصول نہ کیا جائے بلکہ بڑے مالکان سے Progressive taxation System کے مطابق مالیہ وصول کیا جائے -

Mr. Senior Deputy Speaker : It does not have any connection with this clause. What has that to do with progressive taxation ?

Mr. Hamza : Punjab Agricultural Income Tax Act . That was a piece of progressive taxation.

اس سے گویا بڑے مالکان سے زرعی انکم ٹیکس کی صورت میں سے زیادہ مالیہ وصول کر رہے ہیں اب جب کم مالیہ وصول کیا جائیگا تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ آبادی کا وہ حصہ جو کہ غریب ہے پر زیادہ بوجھ پڑے گا اس لئے میں یہ معاملہ زیر بحث لا سکتا ہوں میں Relevant ہوں - جناب سپیکر - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ وہ طبقہ ہے . . . . (قطع کلامی)

Mr. Senior Depuy Speaker : The Member has made that point. He shall come to the next point.

مسٹر حمزہ — وہ طبقہ جن کے پاس اس وقت ملک میں بڑی بڑی جائیدادیں ہیں انہوں نے یہ جائدادیں اکثر و بیشتر مشقت سے پیدا نہیں کیں اکثریت ان افراد کی ہے جنہیں مغلوں کے زمانے میں جاگیرداری کی صورت میں زمینیں دی گئی تھیں ۔ یہ ان افراد کی ہیں جن کو انگریزوں نے ان کی وفاداریوں کے صلہ میں ۔ ۔ ۔ (قطع کلامی)

Minister of Revenue: I would request that the question may be put. He has elaborated his point.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : The question cannot be put. He is in the midst of his speech.

مسٹر حمزہ - اور اکثریت ان افراد کی ہے جنہیں انگریزوں نے تحریک آزادی کو کچلنے میں تعاون اور امداد کے صلہ کے طور پر دیں ، ان کو بڑی بڑی زمینیں غداری کے معاوضہ کے طور پر دی گئیں ، اب ایک طرف تو ایک ایسا بڑا طبقہ ہے جو کہ دولت میں کھیلتا ہے .و کہ عام ملک میں بدامنی پھیلاتا ہے ، بدی پھیلانے میں کبوتر بازی اور باز رکھنے میں اور عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتا ہے ۔ لیکن اس کے بر عکس اس کا اثر پبلک اور گورنمنٹ میں اتنا زیادہ ہے ۔ اگر گورنمنٹ اس پر ٹیکس لگاتی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (قطع کلامی)

Mr. Senior Deputy Speaker : The member is repeating his arguments. He should take his seat.

مسٹر حمزہ - میں عرض کر رہا تھا یہ وہ طبقہ ہے جس نے اپنی جائیداد اپنی محنت اور مشقت سے حاصل نہیں کی بلکہ قوم اور ملک سے غداری کر کے حاصل کی ہیں گورنمنٹ کو چاہئیے کہ ان کی جاگیروں کو ۔ ۔ ۔ (قطع کلامی)

Mr. Senior Deputy Speaker : The Member should make a new point or else resume his seat.

مسٹر حمزہ - گورنمنٹ کو چاہئیے کہ ان تمام افراد ۔ ۔ ۔ (قطع کلامی)

Mr. Senior Deputy Speaker : He is again repeating.

مسٹر حمزہ - ان کی جائیدادیں بغیر کسی معاوضہ کے حاصل کر لی جائیں اگر وہ اس پالیسی پر عمل کرنے کے

لئے تیار نہیں ہیں تو اس قوم کو تباہی سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ ان پر زیادہ سے زیادہ ٹیکس لگایا جائے موجودہ سکیم جو ہے . . . (قطع کلامی)

Mr. Senior Deputy Speaker : Mr. Hamza.....

Mr. Hamza : I am winding up, Sir.

جو ترمیم لائی گئی ہے گورنمنٹ ان پر ٹیکسوں کا بوجھ کم کر رہی ہے اور اس کا لازمی نتیجہ یہ ہو گا کہ گورنمنٹ ہمیشہ غریب لوگوں کا ٹیکسوں کی صورت میں ان کا خون چوستی رہے گی - میں آخری فقرہ عرض کرتا ہوں کہ ہماری گورنمنٹ اس وقت دو گھوڑوں پر سوار ہے . . . . . (قطع کلامی)

Mr. Senior Deputy Speaker : The Member may please resume his seat now I cannot allow him to continue in this manner. He has ten times repeated this one point.

مسٹر حمزہ - میں آخری پوائنٹ پیش کرتا ہوں . . (قطع کلامیاں اور شور)

Minister of Finance (Sheikh Masood Sadiq) : Sir, I propose that the time be extended upto one O'clock.

ورنہ پھر سٹنگ بیٹھے گی - کیا فائدہ . . . (قطع کلامیاں)

(آوازیں نماز جمعہ ڈیڑھ بجے ہوتی ہے)

وزیر خزانہ - ڈھائی بجے ہوتی ہے . . . (شور اور قطع کلامیاں)

سید احمد سعید کرمانی - یہ مداخلت فی الدین ہے -

Minister of Finance : You can take the assent of the House. Then we may sit from 5 to 9.

Mr. Senior Deputy Speaker : It is extended upto quarter to one.

میاں محمد اکبر - جناب ایک بجے جمعہ ہو جاتا ہے -

وزیر خزانہ - ڈھائی بجے ہوتا ہے -

مسٹر حمزہ - مجھے امید ہے کہ گورنمنٹ اسلامی قانون نافذ کرے گی اور عام شہریوں کو باعزت زندگی بسر کرنے کا موقعہ مہیا کرے گی-

Mr. Senior Deputy Speaker : The Member should take his seat. He must follow the directions of the Chair.

خان ملنگ خان : جناب لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانیں گے -

Mr. Senior Deputy Speaker : Any other Member who would like to speak on this agricultural Income-tax Bill!

رائے خورشید علی خاں - (منٹگمری-۳) جناب والا - اسلام سے ملک قادر بخش صاحب کو خاص چڑ ہے - اس واسطے میں اسے چھوڑ ہی دیتا ہوں -

Mr. Senior Deputy Speaker: Mr Hamza has dealt with all these Islamic points. So the Member will not repeat them. We want to hear new things from him.

رائے خورشید علی خاں - میں جناب ایک یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں - اس سلسلے میں کہ ایگریکلچرل انکم ٹیکس کا تعلق عام زمیندار سے نہیں ہے اس کا تعلق صرف ان زمینداروں سے ہے جو اڑھائی سو روپیہ یا اس سے زیادہ معاملہ ادا کرتے ہیں - جناب والا - یہ بات بڑی عجیب و غریب ہے کہ یہ لوگ ہر وقت راگ تو اس بات کا الاپتے ہیں کہ ہم چھوٹے زمیندار کی ہمدردی کے لئے ہر وقت مرتے رہتے ہیں - لیکن جو بھی ان کی طرف سے لیجایشن آ رہی ہے جو بھی ان کی طرف سے proposal آ رہی ہے اس میں یہ بڑے زمینداروں کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں ہم ان کے دشمن نہیں ہیں میں جناب سپیکر - یہاں comparison کر رہا ہوں چھوٹے زمینداروں اور بڑے زمینداروں میں میں اس بات کا قائل نہیں ہوں کہ اگر کوئی بڑا زمیندار ہے تو ہمیں ضرور ہی اس سے دشمنی کرنی چاہئے - یہ نہیں ہے - اس کے بھی حقوق ہیں ہمیں ان کے حقوق کی بھی حفاظت کرنی چاہئے لیکن یہ معاملہ چھوٹے زمیندار اور بڑے زمیندار کا ہے اس واسطے جناب والا - ان کے حقوق اور مفادات کا معاملہ جب پیش ہو گا تو ظاہر بات ہے کہ ہماری ہمدردیاں بڑے زمینداروں کی بجائے چھوٹے زمیندار کے ساتھ ہونی چاہئے اب یہ جناب والا - کیا کر رہے ہیں کہ ۱۹۵۲ء سے ۱۹۵۴ء تک ان بڑے زمینداروں کو یہ ایگریکلچرل انکم ٹیکس ادا کرنا چاہئے تھا لیکن بڑے زمینداروں کا چونکہ اثر و رسوخ ہے حکومت میں انہوں نے ۱۹۵۲ء سے ۱۹۵۴ء تک کا جو انکم ٹیکس تھا وہ جناب والا - ابھی تک ادا نہیں کیا اور ابھی تک arrears میں چل رہے ہیں - کتنے افسوس کی بات ہے کہ جو چیز گورنمنٹ کے فنڈ سے متعلق ہے اور جو گورنمنٹ کے ریونیو سے چیز متعلق ہے اس کے معاملے میں اتنے بڑے تساہل سے کام لے

رہے ہیں کہ لاکھوں اور کروڑوں روپیہ کی جو رقم ہے وہ ابھی تک arrears میں چلی آ رہی ہے اب وہ بھی بجائے اس کے کہ کوشش اس بات کی کی جاتی ہے کہ یہ لاکھوں اور کروڑوں روپیہ جو arrears میں ہے ان سے سختی سے وصول کیا جائے گا اب اس لیجسلیشن کے ذریعہ سے کوشش یہ کی جا رہی ہے ۔ لاکھوں اور کروڑوں روپے جو انکم ٹیکس کا انہوں نے ادا نہیں کیا وہ ان کو معاف کر دیا جائے ۔ یہ کتنے بڑے افسوس کی بات ہے جناب سپیکر ۔ اگر ہم اس صورت حال کو سامنے رکھ کر دیکھیں کہ جس وقت سے ہاؤس میں یہ مطالبہ کیا گیا جو super ٹیکس معاملے پر لگایا جا رہا ہے اس کو کم از کم ان زمینداروں کو مستثنیٰ کر دیا جائے جو ۲۰ روپیہ تک معاملہ ادا کرتے ہیں اور development eess کے نام پر ۲۵ فیصدی انہوں نے عام معاملہ پر بڑھایا ہے ہم نے جناب والا ۔ اس ہاؤس میں اس بات کی کوشش کی کہ اول تو ۲۵ فیصدی ڈویلپمنٹ سیس کے اوپر یہ معاملہ نہ بڑھائیں یہ پہلے ہی بہت زیادہ ہے ۔ یہ بڑی ناجائز بات ہے اگر آپ اس سے باز نہیں رہنے والے ہیں تو کم از کم چھوٹے زمیندار جو ۲۰ روپیہ تک معاملہ ادا کرتے ہیں ان کو تو مستثنیٰ کر دیا جائے ۔ On the floor of the House انہوں نے یہ assurance دلائی لیکن اس کے باوجود اب اس دفعہ جب ان سے باز پرس ہوئی کہ اس وعدہ اور assurance کا کیا ہوا اور انہوں نے جناب سپیکر ۔ آپ کو یاد ہو گا کہ ملک قادر بخش صاحب اور جناب خان پیر محمد خان صاحب نے اس ہاؤس میں یہ جواب دیا تھا اور انہوں نے assurance دلائی تھی اس وقت ان کے خیال میں یہ رقم چند لاکھوں کی بنتی ہو گی لیکن بعد میں انہیں معلوم ہوا یہ رقم کروڑوں تک پہنچتی ہے اس واسطے ہم اس وعدے کو ایفا نہیں کر سکتے ۔

وزیر مال — Question Sir. میں نے ریکارڈ دیکھا ہے میں نے ایسی assurance کوئی نہیں دی یہ غلط بیانی کر رہے ہیں ۔

راؤ خورشید علی خان — یہ جناب ملک قادر بخش صاحب کی assurance تھی ۔ اور اس کے بعد اس وعدے کو

ایفا نہ کرنے کی وجہ جواز خان پیر محمد خان صاحب نے پیش کی ہے تو میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ انہوں نے اس solemn assurance کا ایفا نہیں کیا اس طرح سے ایک کروڑ روپیہ جو ہے وہ صوبہ کے ریونیو میں کم ہو جاتا ہے - میں کہتا ہوں اولاً تو جیسا کہ جناب حمزہ صاحب نے بتایا ہے کہ جب Objects and Reasons کا اظہار انہوں نے کیا ہے وہاں اس کے اندر یہ بتانا چاہئے تھا کہ یہ کتنے لاکھ اور کتنے کروڑ کی رقم ہے جس سے مستثنیٰ کیا جا رہا ہے بڑے زمینداروں کو - اس کو بھی اندھیرے میں رکھا ہے یہ اس معزز ایوان کے حقوق کو سلب کرنے کے مترادف ہے - یہ ایک piece of legislation اتنی important لایا جا رہا ہے اور وہ اس میں ایک pertinent بات تھی کہ اتنے لاکھ اور اتنے کروڑ کی بات ہے جس کو آپ مستثنیٰ کر رہے ہیں - اس چیز کو انہوں نے چھپایا ہے نہ صرف یہ ۱۹۵۲ء سے ۱۹۵۳ء تک جو کہ ایگریکلچرل انکم ٹیکس ان ۲۰۰ روپیہ معاملہ سے زیادہ دینے والے لوگوں کے ذمہ تھا نہ صرف ان کو معاف کیا جا رہا ہے بلکہ آئندہ کے لئے بھی صوبہ کے ریونیو کو اس سے محروم کیا جا رہا ہے - اس آمدنی سے جو ان بڑے زمینداروں سے ایگریکلچرل انکم ٹیکس کے نام سے وصول کی جاتی تھی -

جناب والا - وقت کی تنگی کی وجہ سے یہ صرف ایک بات ہے آپ کے توسط سے ان کے نوٹس میں لا کر بیٹھ جاتا ہوں کہ اس صوبہ کے ریونیو کو اتنا بڑا نقصان نہ پہنچائیں کوئی ایسی شکل ہو جو یہاں ایک زمیندار جو ایک روپیہ بھی معاملہ ادا کرتا ہے وہ بھی کسی سے مستثنیٰ نہیں - یہ جو بڑے زمیندار ہیں جو اڑھائی سو روپیہ سے زیادہ معاملہ ادا کرتے ہیں ان کو اس ایگریکلچرل انکم ٹیکس سے مستثنیٰ کیا جاتا ہے آخری بات یہ ہے کہ یہ ۱۹۵۲ء سے ۱۹۵۳ء تک جو ٹیکس کو وصول ہو جانا چاہئے تھا اتنا آخر تساہل سے کیوں کام لیا گیا ہے آج تک محسوس نہیں کیا گیا اب بجائے وصول کرنے کے ان کو اس سے معاف کیا جا رہا ہے -

ان الفاظ کے ساتھ میں اس کاز کی مخالفت کرتا ہوں -

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۱) ۔ جناب والا ۔ ایک نہایت اہم مسئلہ کی طرف میں آپ کے توسط سے قائد ایوان کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں ۔ جناب والا ۔ آج سے تقریبا دو ہفتہ قبل میں نے قائد ایوان کی خدمت میں گذارش کی تھی کہ اس اسمبلی کے قواعد وضوابط کا مسودہ تیار ہو چکا ہے سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کو اس ہاؤس میں پیش کر دیا جاوے وہ رپورٹ اس ایوان کے سامنے پیش ہو جائے تا کہ اسے پاس کیا جا سکے ۔ اگر کسی ترمیم کی ضرورت گورنمنٹ پارٹی محسوس کرتی ہے تو باہمی افہام و تفہیم سے ضروری ترمیم اس مسودہ میں کی جا سکتی ہے ۔ ہم اس اجلاس کے آخری دور میں سے گذر رہے ہیں شائد ایک دو دن اور اجلاس ہو ۔ میں یہ مطالبہ جناب کے توسط سے کرنا چاہتا ہوں کہ اس رپورٹ کو cold storage میں نہ رکھ دیا جاوے ۔ صوبہ کے خزانہ سے ہزاروں روپیہ اس رپورٹ کو ترتیب دینے پر خرچ ہوا ہے اسے ضائع نہ کیا جاوے اور وہ رپورٹ اس ایوان کے روبرو پاس کرنے کی غرض سے پیش کی جاوے ۔ مجھے حق پہنچتا ہے کہ میں جناب لیڈر آف ہاؤس سے اس بارے میں مطالبہ کروں

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق) جناب والا ۔ جناب خواجہ صفدر درست فرما رہے ہیں ۔ واقعی ہم نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ ۲۲ تاریخ کو ہم " رولز بزنس " کو پیش کردیں گے لیکن عملی مشکلات ہوئیں اور ہماری توجہ خاص سیکشن پر دلائی گئی ہم نے مناسب سمجھا کہ اور کوئی کمیٹی بنا دیں ۔ لیکن مشکل یہ ہو گئی کہ خواجہ صفدر یہ کہہ رہے ہیں کہ ادھر کے ۷ اور اپوزیشن کے ۷ ہیں اور لا منسٹر کا خیال تھا کہ ۹ ادھر سے اور ۶ اپوزیشن کے ہوں ۔ اور جو رپورٹ آئے گی انشاءاللہ پہلی نومبر کو دوبارہ اجلاس کا ارادہ ہے سب سے پہلے ہم اسے پیش کر دیں گے ۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ ۱۵ آدمیوں کی کمیٹی تشکیل ہو جائے گی ۹ ادھر کے اور ۶ ادھر کے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ یہ یقین ہونا چاہئے کہ فلاں تاریخ کو کمیٹی بن رہی ہے ۔ اس طرح کام نہ ہو گا ۔ ایک یقینی تحریک لائیں چاہے اس میں کوئی نام دے یا نہ دے ۔

وزیر خزانہ— اگر اجازت ہو تو کل کر لیں ۔ ؟

خواجہ محمد صفدر—مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is—
That Clauses 2 stand part of the Bill.

(The motion was carried)

(Preamble)

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is —

That Preamble be the Preamble of the Bill.

(The motion was carried)

(Short Title)

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is:—
That Short title be the short Title of the Bill.

(The motion was carried)

Minister of Revenue : Sir, I beg to move:—
That the Punjab Agricultural Income-Tax (West Pakistan Amendment) Bill, 1963, b passed.

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is—
That the Punjab Agricultural Income-Tax (West Pakistan Amendment) Bill 1963, be passed.

(The motion was carried)

میاں محمد اکبر—جناب والا ۔ رولز کے متعلق کچھ عرض کرنا ہے ۔ جب سلیکٹ کمیٹی بنی اور انہیں نے اس قدر محنت سے رولز بنائے اور رپورٹ دی تو کیا وہ ہاوس میں آنے سے پہلے ہی ریجکٹ کر دی جائے گی ؟ کیا کسی وزیر کو یہ حق ہے کہ وہ اس کو ریجکٹ کر کے خود کوئی کمیٹی بنائے ؟

Mr. Senior Deputy Speaker : This point will arise when the Minister will be pleased to move the motion to morrow.

میاں محمد اکبر—میری گذارش یہ ہے کہ طریقہ یہ ہونا چاہئے کہ سلیکٹ کمیٹی نے جو رپورٹ پیش کی ہے اسے ہاؤس کے سامنے پیش کیا جاتا اور ہاوس اگر ریجکٹ کر دیتا اور وہ پاس نہ ہوتی تو پھر وزیر صاحب کو اختیار تھا کہ کوئی اور کمیٹی بناتے ۔ بغیر ایسا کئے انہوں نے یہ کر دیا ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : The report has been presented.

Mian Muhammad Akbar : But it was not discussed.

Mr. Senior Deputy Speaker : It was presented and the copies were distributed.

میاں محمد اکبر—اس پر ڈسکشن تو ہو صرف سرکولیشن کا کیا فائدہ ؟

Mr. Senior Deputy Speaker: Any further motion can be moved about that.

The House is adjourned to meet at 8 a. m. tomorrow, the 20th July 1963

(*The Assembly then adjourned till 8 a. m. on Saturday, the 20th July*, 1963)

2(3) PLA—600—14-12-64—SGPWP Lahore

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FOURTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Saturday, the 20th July, 1963

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 9-07 a.m. of the Clock.
***Mr. Speaker**, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.*

***Recitation** from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqui, Qari of the Assembly.*

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ
وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا
غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا
كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ
رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا
مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۟ وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟ اَنْتَ مَوْلٰىنَا
فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

پارہ ۳ — سورہ ۲ — رکوع ۸ — آیات ۲۸۵ و ۲۸۶

اعتقاد رکھتے ہیں رسول اس چیز پر جو اس کے رب کی طرف سے ان پر نازل کی گئی ہے اور مومنین بھی سب کے سب عقیدہ رکھتے ہیں اللہ پر اور اسکے فرشتوں پر اسکی کتابوں پر اور اسکے پیغمبروں پر کہ ہم اسکے پیغمبروں میں سے کسی میں بھی فرق نہیں کرتے ہیں اور ان سب لوگوں نے یوں کہا کہ ہم نے تیرا فرمان سنا اور خوشی سے مان لیا ہم تیری بخشش چاہتے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار اور تیری ہی طرف ہم سب کو لوٹ کر جانا ہے۔

اللہ کسی شخص کو اسکی طاقت و اختیار سے زیادہ مکلف نہیں بناتا اسکو ثواب بھی اسکا ملیگا جو ارادہ سے کرے اور اس پر عذاب بھی اسکا ہوتا جو ارادے سے کرے۔ اے ہمارے پروردگار ہم سے مواخذہ نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا غلطی سے کچھ کر بیٹھیں اے ہمارے رب ہم پر کوئی ایسا بار نہ ڈال جسکے ہم متحمل نہ ہو سکیں اور درگذر کر ہم کو اور بخش دے ہم کو اور رحم کر ہم پر کیونکہ تو ہمارا کارساز ہے پس ہم کو منکرین حق پر غالب کر

ماسٹر خان گل—جناب سپیکر—میں آپ سے انصاف کے نام پر اپیل کرتا ہوں۔ کہ . . . . . .

مسٹر سپیکر—خان صاحب—آپ یہ فرمائیں کہ یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے۔ یا

ماسٹر خان گل—جناب Point of Personal Explanation ہے۔

مسٹر سپیکر—تو یہ question hour کے بعد لیا جائیگا۔ میں آپکو اسکے فوراً بعد موقع دونگا۔ Now Question Hour

---

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

CONRTRUCTION OF A DIRECT ROAD BETWEEN HINDU BAGH AND MURGHA FAQIRZAI.

*2837. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state, whether it is a fact that the District Council, Zhob, in its meeting held on 31st January 1963, sanctioned a scheme for the construction of a direct road between Hindu Bagh and Murgha Faqirzai; if so, the date by which the work on the con truction of the said road will be taken in hand and the approximate date of its completion ?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : Yes. The work for the construction of this road commenced in April 1963, and it is expected that it will be completed by the end of July, 1963.

IMPLEMENTATION OF THE SCHEMES OF 'KAZA BEEN KAREZ' AND 'SALEHEHAN KAREZ' IN THE AREA OF KAN MEHTARZAI UNION COUNCIL, DISTRICT ZHOB

*2838. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the District Council, Zhob, in its meeting held on 31st January, 1963, sanctioned the schemes of 'Kaza Been Karez' and 'Salehehan Karez' in the area of 'Kan Mehtarzai Union Council' and allocated funds for the purpose out of its own budget;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the time by which the work on the said schemes will be started and the approximate date of its completion ?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : (*a*) Yes.

(*b*) The work on these Karezes has already been started, it is expected to be completed by the end of June, 1963.

OPENING OF PRIMARY SCHOOLS IN ZHOB DISTRICT

*2841. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government, be pleased to state whether it is a fact that the District Council, Zhob, at its meeting held on 31st January 1963, approved

the scheme for opening Primary Schools at various places in the Zhob District; if so, (*i*) the names of the places where the said schools are proposed to be opened; (*ii*) the total expenditure incurred on each school and (*iii*) the action so far taken in this respect ?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : (*i*) Yes. Sites where Primary Schools have to be set up have to be decided by the local authority in consultation with the Education Department. However, the number of Primary Schools to be opened for Boys and Girls is 24.

(*ii*) The total expenditure likely to be incurred on each Primary School will be nearly Rs. 4,300 inclusive of staff salary, school building, equipment grants, Travelling Allowance and Contingencies.

(*iii*) The scheme will be implemented as and when the selection of sites for the schools is finalised by the authorities concerned.

TOTAL AMOUNT SANCTIONED FOR DEVELOPMENT SCHEMES IN QUETTA/KALAT DIVISIONS

*2933. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) the total amount sanctioned for the Development Schemes implemented by Local Councils and Local Bodies in Quetta/Kalat Divisions during the years 1959 to 1962 year-wise and District-wise;

(*b*) the total amount of actual expenditure incurred on these schemes and if there was any excess or saving reasons thereof ?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : (*a*) Year-wise allocations made for the Development Schemes to be implemented through the agency of Basic Democracies in the various districts of Quetta and Kalat Divisions from the year 1960-61 to 1962-63 are as under :—

Name of the District	Allocations Made		
	1960-61	1961-62	1962-63
	Rs.	Rs.	Rs.
Kalat	2,50,000	2,00,000	2,23,234
Mekran	1,65,000	1,33,334	1,34,217
Kharan	85,000	66,666	92,549
Quetta Pishan	1,87,750	1,00,000	1,00,000
Loralai	25,000	1,70,000	1,27,000
Chagai	1,12,000	1,71,765	1,10,000
Zhob	1,37,750	1,00,000	1,20,000

(*b*) The allocations made for each of the three years mentioned above were fully utilized by all the districts except in the case of Chagai District where a paltry amount of Rs. 4,300 remained un-spent during the year 1962-63. As these allocations are not lapsable, the un-spent balance of Rs. 4,300 would be available to that district for implementing its Development Schemes during the current financial year.

UNION COUNCILS

***3055. Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Local Government be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that on the basis of a sipasnama presented by Shahi Jirga on 5th February, 1963, to Governor and Minister of Communication, the Commissioner, Quetta Division, has recommended that the areas of Union Councils be reduced and that the restriction of four thousand population be removed;

(*b*) whether it is also a fact that the areas of Union Councils in the said Division are up to 6,000 sq. miles each which it is very difficult for Union Council to look after for development purposes;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, the action taken or intended to be taken by the Government on the recommendation of the Commission ?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : (*a*) No such recommendation has so far been received from the Commissioner, Quetta Division.

(*b*) This is not a fact as would appear from the statement attached.

(*c*) Does not arise.

LORALAI DISTRICT

Name of Union Council	*Area in Sq. miles.*
Thal	416
Sinjawi	656
Marmakhel	228
Tor	368
Mekhtar	288
Duki	288
Luni	416
Lakhi	654
Saddar Barkhan	192
Chukarkot	160
Rakhni Ishani	192
Rarkhan	192
Baghae	240
Kingri	496
Musakhel	384
Ghuryasa	256
Naharkot-Vitakri	688
Drug	704
Toisar	448
Saddar Bori	685

ZHOB DISTRICT

Hindubagh	546
Khan Mehtarzai	1092
Murgha Faqirzai	1638
Killa Saifullah	1080
Musafir Pur	1634
Rod Jegezai	6120
Manikhaw	1080
Shinghar	1650
Appezai	1344
Wiala Akram	3245
Lakaband	488
Murghakibzai	488
Meena Bazar	960

Construction of Government High School Building at Kharian

***3106. Chaudhri Gul Nawaz Khan** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the construction of Government High School Building at Kharian has not so far been completed;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the date on which the building was completed in part and the reasons for the delay in the construction of the remaining portion of the building;

(*c*) the names of officials responsible for delay the construction of the remaining portion of the building and whether Government intend to take action against them ?

Parliamentary Secretary (Khan Malang Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) (*i*) It was partly completed in 1954.

(*ii*) The reason for the building remaining incomplete is the inability of the District Board, Gujrat to abide by its commitments to put a building in such a state that the Public Works Department could take it over;

(*c*) Neither the officers of the Education Department nor those of the Public Works Department are responsible for the building remaining incomplete. Therefore the question of taking action against any official does not arise.

Extension of Territorial Limits of the Municipality of Mardan

***3129. Mr. Abdur Razaq Khan** : Will the Minister of Health and Local Government be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Municipal Committee, Mardan, submitted a proposal for the extension of its territorial limits two or three years ago;

(*b*) whether it is a fact that the said proposal was supported by the Commissioner, Peshawar Division;

(*c*) whether it is a fact that the territorial limits of Municipal Committee, Mardan, have not so far been extended;

(*d*) whether it is a fact that territorial limits of certain other Municipalities have been extended;

(*e*) if answers to (*a*) to (*d*) above be in the affirmative, the reason for not extending the territorial limits of the Municipality of Mardan?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : (*a*) Yes.

(*b*) No. The matter has not been referred to the Commissioner so far.

(*c*) Yes.

(*d*) The limits of some of the Municipal Committees have been extended.

(*e*) This question has been referred by the Chairman, Municipal Committee, Mardan, to a Select Committee and further action will be taken on receipt of its report.

OCTROI DUTY

***3163. Mr. Nasrullah Khan Khattak** : Will the Minister of Health, Local Government, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Municipal Committee, Nowshera, charges Octroi duty on the basis of the actual price of the article whereas Cantonment Board, Nowshera, charges this duty on the basis of the weight of the article;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, reasons for which Municipal Committee charges the Octroi duty on the basis of actual price of the article ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) Under the law, it is open to a Municipal Committee to charge Octroi by value or by weight. It is the policy of Government that the Municipal Committee should levy Octroi by weight and most of the Municipal Committees in the Province have already changed over from Octroi on *ad valorem* basis to Octroi on weight. Nowshera, is one of the few Municipal Committees which still continue to levy Octroi on *ad valorem* basis. Instructions will be issued to the appropriate authority to direct the Committee to follow Government's policy and to levy Octroi in future by weight.

سید حاذق علی شاہ۔ کیا اس ضمن میں میں وزیر متعلقہ سے کوہاٹ کی میونسپل کمیٹی کے متعلق پوچھ سکتا ہوں۔ کہ وہاں سے کئی مرتبہ محصول کی شرح بدل کر حکومت کو لکھا گیا ہے۔ حالانکہ انکی پالیسی ہے۔ کہ کمیٹیاں خود مختار ہیں۔ مگر یہاں سے انہیں sanction دیکر نئی شرح لانے کی اجازت نہیں دیتے۔ کیا وہ واضح کرینگے۔ کہ یہ جو نوشہرہ کے متعلق اصول ہے۔ وہی کوہاٹ کے متعلق بھی ہوگا۔

مسٹر سپیکر۔ یہ سوال نوشہرہ کے متعلق ہے۔

سید حاذق علی شاہ۔ یہ اصولی پالیسی ہے۔ آیا یہ باقی ضلعوں میں بھی لاگو ہو سکتا ہے۔

Mr. Speaker : Does the Minister want to reply to this question ?

Minister of Health : I want fresh notice.

TRANSFER OF PRIMARY SCHOOL TEACHERS

*3209. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Minister of Education be pleased to state:—

(*a*) (*i*) the number of primary teachers transferred in Tharparkar District from June 1962 to May, 1963, (*ii*) the distance in miles each of them travelled; (*iii*) the amount of Travelling Allowance admissible to them under the West Pakistan Travelling Allowances Rules; (*iv*) the amount of Travelling Allowance actually received by them and in case they were not paid full Travelling Allowance reasons therefor;

(*b*) the number of Primary School Teachers whose Travelling Allowance Bills are pending in the office of District Inspector of Schools, Tharparkar, along with; (*i*) their names, (*ii*) the names of Schools where they are working; (*iii*) the amount of these bills, (*iv*) the dates on which they were received by the said office and in case there has been any delay in the passing of the said bills whether the Government are prepared to take suitable action against the Officer responsible and to adopt appropriate measures for enabling the teachers to get in future their Travelling Allowance within reasonable time ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (خان ملنگ خان) : جناب والا۔اس سوال پر نظر ڈالتے ہوئے آپکو احساس ہوگا ۔ کہ یہ سوال اسقدر لمبا ہے ۔ کہ اس کے facts اور figures ایک مہینے تک بھی collect ہونا ناممکن ہے ۔ اس لئے میں ممبر صاحبان سے یہ عرض کرونگا ۔ کہ وہ ایسے سوال کیا کریں ۔ کہ جن سے انکی معلومات میں اس حد تک اضافہ ہو ۔ کہ وہ بہت زیادہ لمبے نہ ہو جائیں اور اسی لئے اسکا جواب بھی نہیں پہنچا ۔ اسلئے میں معذرت کے ساتھ یہ گذارش کرونگا ۔ کہ ع

تم تو غم دیکے بھول جاتے ہو
ہم کو احسان کا پاس رہتا ہے

BUILDING OF GOVERNMENT HIGH SCHOOL, KHARIAN

*3273. **Chaudhri Gul Nawaz Khan** : Will the Minister of Education be pleased to state:—

(*a*) the year in which the existing building of Government High School, Kharian was constructed;

(*b*) whether the said building is complete according to plan; if not, (*i*) reasons therefor; (*ii*) whether any officials are responsible for leaving it incomplete; and, if so, action proposed to be taken against them;

(*c*) the date by which the building will be completed?

Parliamentary Secretary (Khan Malang Khan) : (*a*) The existing building of the Government High School, Kharian was constructed in 1951-52.

(*b*) No. it was not completed according to the plan (*i*) The reason for the building remaining incomplete is the inability of the District Board, Gujrat, to abide by its commitments to put the building in such a state that the Public Works Department could take it over;

(*ii*) Neither the officers of the Education Department nor those of the Public Works Department are responsible for the building remaining incomplete.

The officers of the Education Department arranged to get three grants of Rs. 21,000, Rs. 33,500 and Rs. 12,000 diverted for the completion of the building on 7th March 1950, 7th July 1952 and in 1954, respectively. The Public Works Department authorities could not take over the school building, because it was incomplete and did not come up to the standard. Therefore, the question of taking action against any official does not arise.

(c) Attempts will be made to settle the issue and got the building completed as soon as possible.

MILEAGE OF ROADS IN EACH TALUKA OF THARPARKAR DISTRICT COUNCIL

*3412. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(a) the mileage of roads in each taluka belonging to Tharparkar District Council alongwith the names of the villages linked by the said roads;

(b) whether it is a fact that mile stones are not erected along these roads;

(c) whether it is a fact that the said District Council have got no map of Dehs showing these roads as belonging to Thar Sub-Division;

(d) in case such a map has been prepared, the same be placed on the table of the House ?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : Sir, it is a lengthy answer and is being placed on the table.

(a) The names and the mileage of the Roads in each Taluka of District Tharparkar maintained by the District Council are given below :—

Serial No.	Taluka	Name of the road with particulars of the villages linked	Total mileage
		TALUKA MIRPURKHAS	
1	Mirpurkhas ..	Mirpurkhas Mitho Machi *via* Khan and Jhando Mari	17 0
2	Do. ..	Mitho Machi Patroyoon and Khan	14 0
3	Do. ..	Khan Miro Mari Kathri	9 0
4	Do. ..	Jhando Mari-Miro Mari	5 3
5	Do. ..	Mirpurkhas Tando Adam	7 0
6	Do. ..	Mirpurkhas Jhurrbi	9 0
7	Do. ..	9th mile Mirpurkhas Sindhri Road to Dahroro *via* Khersh.	9 0
8	Do. ..	Kathrri village Road	0 5
9	Do. ..	Mirpurkhas Mir Shah Muhammad Village Road ..	1 0
10	Do. ..	23rd mile West Branch to Lalkhan Dhoro Bridge Khumbri.	16 5
11	Do. ..	13th Mile Mirpurkhas to Mirwah Road to Kazi Sahib Dargah.	1 75

Serial No.	Taluka	Name of the road with particulars of the villages linked	Total mileage
		TALUKA MIRPURKHAS—*contd.*	
12	Do. ..	Jhaluri village to Station	2 5
13	Do. ..	Mirpurkhas Visro Road	3 6
14	Do. ..	Khan Sharbat Khan Sakho..	3 2
15	Do. ..	7th Mile Mirpurkhas Sindhri to Join Kathri Keerah Road.	3 0
16	Do. ..	Kathri-Ghuttoo	4 5
17	Do. ..	7th mile Mirwah—27th mile West Branch ..	3 2
18	Do. ..	Khumbbri G. H. Shah Road	4 5
19	Do. ..	Ghulam Hyder Shah 7th mile Mirwah Kathri Cheto	5 0
20	Do. ..	Kathri Chetorri	1 7
21	Do. ..	Mirwah Tando Allah Yar	6 0
22	Do. ..	Mirpurkhas Patoyoon *via* Mirpur Mino Miro upto 16th mile Patyo Minor.	21 0
23	Do. ..	Sakho Branch Patoyoon	4 0
24	Do. ..	Berrani-Mohd Hussain village	1 0
25	Do. ..	Wahidno Jhinjhi	0 25
26	Do. ..	Mirpurkhas Dengon *via* 78 mile J. C.	4 5
27	Do. ..	Rattanabad-Bhottaro	1 0
28	Do. ..	3rd mile West Branch Sakho	3 0
29	Do. ..	Kathri Jumrao Bridge-Jhaluri *via* Deh 132-133-134 and 136.	8 0
30	Do. ..	Mirwah Road an Leghari	0 4
31	Do. ..	Bhagat Asan Village to Samadhi	0 5
32	Do. ..	4th mile Mirwah Road Sakho Shah	1 0
33	Do. ..	Jamaro Station Haji Shah Village	6 0
34	Do. ..	Mirpurpurani-Wahidno Jhojhi	0 25
35	Do. ..	Mirpur Purani Haji Kamal Khan	1 5
36	Do. ..	5th mile Mirwah Daulatpur	1 0
37	Do. ..	78th mile J. C. 84th mile J. C.	6 0
1	Jamesabad ..	Jamesabad Jhudo	10 5
2	Do. ..	Jamesabad Benngon	9 0
3	Do. ..	Jamesabad Digri	8 0
4	Do. ..	Dengon Jhaluri	7 0

Serial No.	Taluka	Name of the road with particulars of the villages linked	Total mileage
		TALUKA JAMESABAD—*contd.*	
5	Do. ..	4th mile Jamesabad Kachelo	1 0
6	Do. ..	Dangan Digri	4 0
7	Do. ..	Chachi Minor 4th mile Jamesabad Digri ..	9 0
8	Do. ..	Samaro-Dengon	8 0
9	Do. ..	10th mile puran Waghreji	4 0
10	Do. ..	Samaro Jhudo *via* Jawasar	13 0
11	Do. ..	Barijitial 14th mile Dengon	4 0
12	Do. ..	Ramjage-Dengon *via* old Mithra Canal ..	6 0
13	Do. ..	92nd mile Jamrao Canal Khari	6 0
14	Do. ..	Dangan Shadipali	3 0
15	Do. ..	24th mile Puran Minor Jhudo Jamesabad Road *via* Deh 268.	3 0
16	Do. ..	Dengen Jhudo	19 0
17	Do. ..	Kachelo Wagharrji *via* Deh 272-273 upto [illegible] ..	6 0
18	Do. ..	Dengon Chaunro *via* 88th mile Janraoo Canal ..	12 0
19	Do. ..	Kachelo 15th mile Puran Minor	4 0
20	Do. ..	Jamesabad 15th mile Puran Minor *via* Kachelo Bridge.	2 5
21	Jamesabad ..	12th mile Puran Minor *via* Deh 273	6 0
22	Do. ..	Samaro Digri *via* 98th mile J. Canal	9 0
23	Do. ..	Samaro 104th mile J. Canal and 24th mile Puran ..	18 0
24	Do. ..	Dengan Digri	4 0
25	Do. ..	Dajhero Khuda Dad	2 0
26	Do. ..	104th mile J. Canal 24th mile Puran Minor ..	10 0
27	Do. ..	92nd mile J. Canal 84th mile J. Canal	8 5
28	Do. ..	Jamesabad town P. W. D. Bungalow ..	0 5
29	Do. ..	92nd mile J. Canal Mirwah	8 0
30	Do. ..	24th mile Puran Doonhao	4 0
31	Do. ..	8th mile Jhudo Jamesabad	1 0
32	Do. ..	Dengan Mirpurkhas	2 5
33	Do. ..	Dengan Chaunro *via* 92nd mile J. Canal ..	4 0
34	Do. ..	Jamesabad Samaro Digri	1 8

Serial No.	Taluka	Name of the road with particulars of the villages linked	Total milenge	
		TALUKA JAMESABAD—*contd*		
35	Do. ..	Khudad Road Jamesabad Road (Jhudo) ..	4	0
36	Do. ..	Jamal Khan village Mirwah Road	7	0
37	Do. ..	Jhaluri Lal Khan	9	0
38	Do. ..	Jamesabad station 12 Muhammad Hashim Bhurgri village through Deh Nos. 290-A, 290, 284, 285 ..	2	2
1	Umerkot ..	Umerkot Nabisar	22	0
2	Do. ..	Umerkot Dhoro Naro	14	0
3	Do. ..	Dhoro Naro Farash	2	0
4	Do. ..	Nabisar Jhudo	10	0
5	Do. ..	Umerkot Samaro *via* Noorkhan	8	0
6	Do. ..	Umerkot Jagir Hasisar	7	0
7	Do. ..	Hiral Kana	4	0
8	Do. ..	Umerkot Shive Temple	3	0
9	Do. ..	Umerkot Hurr Road	1	0
10	Do. ..	Umerkot Akbasis Tomb	1	0
11	Do. ..	Dhoro Naro Sufi	6	0
12	Do. ..	Nabisar Samaro Purano	16	0
13	Do. ..	Nabisar Naokot	15	0
14	Umerkot ..	Nabisar Darello	8	0
15	Do. ..	Umerkot Gammori	8	0
16	Do. ..	Chil Bustan	8	0
17	Do. ..	Walidad Pati village Road	1	0
18	Do. ..	Nabisar Station Road	1	0
19	Do. ..	Umerkot Cherr village *via* Kharoro	14	0
20	Do. ..	Bheji Thakur village Road	1	0
21	Do. ..	Motoo Malhi village Road	0	15
22	Do. ..	Talho Juneje village Road	0	5
23	Do. ..	Ranawah Samaro	8	0
24	Do. ..	Chil Mangric Cherr	5	0
25	Do. ..	Nohoto talhi Darello	7	0
26	Do. ..	Umerkot New Choor	12	0
27	Do. ..	Umerkot Chachro	14	0

Serial No.	Taluka	Name of the road with particulars of the villages linked	Total mileage	
28	Do. ..	Umerkot Chalhar	7	0
29	Do. ..	Choor Gaolhro	24	0
30	Do. ..	Umerkot Gadhro	40	0
31	Do. ..	Umerkot Khenser	32	0
32	Do. ..	Nabisar Chachro	6	0
33	Do. ..	Ram Nagar Road	2	5
34	Do. ..	Noor Muhammad Qalhari Road	0	3
35	Do. ..	3rd mile Thawab Malhianiji	0	15
36	Do. ..	Dhoro Naro Sufir Shadipali	1	0
1	Chachro ..	Chachro Misri Shah	22	0
2	Do. ..	Gadro Umerkot	48	0
3	Do. ..	Sakrio Gadro	32	0
4	Do. ..	Tarahamad Vaniger	16	0
5	Do. ..	Chachro Tar Ahmad	32	0
6	Do. ..	Chahero Chelhar	24	0
7	Do. ..	Chelhar Boste	14	0
8	Do. ..	Chelhar Bhawo	20	0
9	Do. ..	Chachro Islamkot	22	0
10	Do ..	Chachro Gadro	48	0
11	Do. ..	Khinsar Tar Ahemad	24	0
12	Do. ..	Chachro Mekori	30	0
13	Do. ..	Chachro Nabisar	28	0
14	Do. ..	Kantio Baho	10	0
15	Do. ..	Tarahamad Gadro	38	0
16	Do. ..	Gadro village Gadro Sh.	3	0
17	Do. ..	Gadro Tamlor	4	0
18	Do. ..	Chachro Mohandro Road	24	0
19	Do. ..	Tar Ahmad Wirawah	16	0
20	Do. ..	Chachro Chil Road	40	0
1	Nagarparkar ..	Virawah Makoi	8	0
2	Do. ..	Nagarparkar Pithapur	20	0

Serial No.	Taluka	Name of the road with particulars of the villages linked	Total mileage
3	Do. ..	Pithapur Bahrano	8 0
4	Do. ..	Virawah Korrki	8 0
5	Do. ..	Nagarparkar Sakhi Tobho	8 0
6	Do. ..	Virawah Misri Shah	36 0
7	Do. ..	Nagarparkar Arniaro	18 0
8	Do. ..	Virawah Harrho	24 0
9	Do. ..	Virawah Islamkot	8 0
10	Do. ..	Nagarparkar Virawah	14 0
11	Do. ..	Nagarparkar Kasbo	14 0
12	Do. ..	Harrho Islamkot *via* Piloo	32 0
13	Do. ..	Pithapur Aklo	10 0
14	Do. ..	Nagarparkar Bahrano	24 0
15	Do. ..	Bhadasor Jhangrio	21 0
16	Do. ..	Vhodasar Makhai	11 0
17	Do. :	Ranpur Joloili	6 0
18	Do. ..	Nagarparkar Adhigam *via* Kasbo	18 0
19	Do. ..	Satidero Piloo	20 0
20	Do. ..	Misri Shah Vakrio	2 0
21	Do. ..	Satidero Virawah	24 0
22	Do. ..	Adhigam Kashbo	10 0
1	Mithi ..	Mithi Dung Diplo	8 0
2	Do. ..	Mithi Chelhar	8 0
3	Do. ..	Mithi Islamkot	28 0
4	Do. ..	Islamkot Virawah	24 0
5	Do. ..	Mithin Nokot Station	33 0
6	Do. ..	Islamkot Diplo	14 0
7	Do. ..	Islamkot Bhorilo	40 0
8	Do. ..	Vinji Arnaro	14 0
9	Do. ..	Khovri Dung Hararro	14 0
10	Do. ..	Islamkot Chachro	24 0
11	Do. ..	Islamkot Jhangro	24 0

Serial No.	Taluka	Name of the road with particulars of the villages linked	Total mileage	
12	Do. ..	Mithi Hapar	24	0
13	Do. ..	Mithin Dung Chachro	16	0
14	Do. ..	Mithin Kapurar	12	0
15	Do. ..	Mithi Bhahuwo	16	0
16	Do. ..	Islamkot Vakrio	16	0
17	Do. ..	Islamkot Akhoraj	20	0
18	Do. ..	Nabisar Naohot	5	0
19	Do. ..	Vakrio Misri Shah	5	0
20	Do. ..	Mithi Diplo *via* Malhir	8	0
21	Do. ..	Mithin Jurio	14	0
22	Do. ..	Gunjrio Diplo	33	0
23	Do. ..	Phuhar Verrijhap	2	0
24	Do. ..	Naokot Razi Shah	0	1
25	Do. ..	Diplo Kaloi	24	0
26	Do. ..	Diplo Mithi	14	0
27	Do. ..	Diplo Naokot	28	0
28	Do. ..	Kalo Rahamki Bazarria Kharak	28	0
29	Do. ..	Samhar Khamak	12	0
30	Do. ..	Kaloi Naokot	16	0
31	Do. ..	Balhiani Vingar	10	0
32	Do. ..	Verrijhap Hamarr	10	0
33	Do. ..	Kaloi Rahimki Bazar	4	0
34	Do. ..	Diplo Beakuwo	14	0
35	Do. ..	Balehari Bhaucho	10	0
36	Do. ..	Diplo Balihari	12	0
37	Do. ..	Baleheri Saro	9	0
38	Do. ..	Diplo Rahimiki Bazar	23	0
39	Do. ..	Rahimki Bazar Vilaso	6	0
40	Do. ..	Saro Vinjar	6	0
41	Do. ..	Rahimki Bazar Vanagar	20	0
42	Do. ..	Kaloi Khali-Jo-Village	12	0

Serial No.	Taluka	Name of the road with particulars of the villages linked	Total mileage
43	Do. ..	Piluri Kher Dzhi	10 0
44	Do. ..	Khir Dali Pangrio	7 0
45	Do. ..	Rahimrro Kalian	4 0
46	Do. ..	Vingarr Dabhrro	10 0
47	Do. ..	Saro Saran	6 0
48	Do. ..	Diplo Khoomji Veri	18 0
49	Do. ..	Verijhap Pehullar	6 0
50	Do. ..	Kaloi Sass	12 0
51	Do. ..	Kaloi Naokot Branch	4 0
52	Do. ..	Mithi Regulator Bhamkralo	3 0
1	Digri ..	Jando Jan Muhammad to Tando Jan Muhammad Station.	1 5
2	Do. ..	Digri Jhudo Road	16 0
3	Do. ..	Digri Dadeh Road	6 0
4	Do. ..	Tando Jan Muhammad Sadah	6 0
5	Do. ..	13th mile Murid Distry. Khatian	6 0
6	Do. ..	13th mile murid Distry. Deh 175 *via* puran 7th mile Distry and Dhoro.	6 0
7	Do. ..	Kangoro Gorchani Minor	4 0
8	Do. ..	Tando Jan Muhammad Town Jamsabad Jhudo Road and Dajoro fa il *via* kub-Baloo.	8 0
9	Do. ..	Jhudo Jamasabad	8 0
10	Do. ..	Jhudo Naokot upto Dhroo	12 0
11	Do. ..	Jhudo Nabisar	12 0
12	Digri ..	Jhudo Jengon Deh 341	12 0
13	Do. ..	Tando Jan Muhammad Dambelo *via* Deh 191, 194, 179, 190, Crossing Dadh Road and Deh No. 170.	18 0
14	Do. ..	Digri Deh 172 Maran Road	20 0
15	Do. ..	47th milo West Branch *via* Deh 160, 170, 161, 162, 155.	17 0
16	Do. ..	7th mile Digri Disty Digri *via* Potho Minor ..	8 0
17	Do. ..	14th mile digri Distry. Jamerabed *via* Deh 158, 166, 167.	5 0
18	Do. ..	Digri Ghulam Ali Laghari Deh 167 meeting Khalim Kachallo Road.	5 0
19	Do. ..	Khatian Kachelo Road Khaudad *via* Deh 185, 186 186 upto Daro.	3 0

Serial No.	Taluka	Name of the road with particulars of the villages linked	Total mileage
20	Do. ..	Digri Khakoo Mahar Village Road	3 0
21	Do. ..	Karam all Saghari Naokot	10 0
22	Do. ..	8th mile Murid Distry. to Khokwana village ..	3 0
23	Do. ..	Kamaro Railway Tanki *via* Khatian	8 0
24	Do. ..	117th mile Jamraoo 4th mile silor	4 5
25	Do. ..	Kumb Balloo Deh 266	4 5
26	Do. ..	Deh 263 Dhoro Puri	0 75
27	Do. ..	Roshanabad Abas Ali Shah..	1 0
28	Do ..	113th mile Jameesabad Nahar Village ..	2 5
29	Do. ..	Jhudo Samaro Road	16 0
30	Do. ..	Jhudo Khataian *via* Deh No. 204 and 201 ..	9 0
31	Do. ..	Deh No. 205 to Deh No. 196 *via* Deh 202 and 200	8 0
32	Do. ..	Qasir Laghari Ashri *via* Deh 342 and 365 ..	3 0
1	Samaro ..	Samaro Pithro	17 0
2	Do. ..	Samaro Sh. Join. Samaro Umerkot Road ..	5 5
3	Do. ..	Samaro Bustan	13 0
4	Do. ..	Jhudo Nabisar Road	3 5
5	Do. ..	Ali Khan Chandyo Nabisar Road Station ..	6 0
6	Do. ..	Akri 8th mile Hiral	4 5
7	Do. ..	Akri Ghulam Nabi Shah	10 0
8	Do. ..	Akri Parash	40 0
9	Do. ..	Pithoro Khali	40 0
10	Do. ..	Pithoro Girhore	5 0
11	Do. ..	Haji Pir Shah to Join Pithoro Girhore ..	0 2
12	Do. ..	Pithro Bareji	14 0
13	Do. ..	Shahdipali Attan	6 0
14	Do. ..	Mohammad Sdile Abro to join Pithoro Shadipali	2 0
15	Do. ..	Khipro join Shadipali	0 2
16	Do. ..	Satryoon Samaro	5 0
17	Do. ..	42nd mile Pithraroo Canal Dengon Pali ..	5 5
18	Do. ..	Dengon Pali Dengon Bhurgri	3 5
19	Do. ..	Samaro Char	7 0
20	Do. ..	Ghulam Nabi Shah Poresh	4 0

Serial No.	Taluka	Name of the road with particulars of the villages linked	Total mileage
21	Samaro ..	Satarno pali to join Akri G. N. Shah	3 0
22	Do. ..	Ghar Darello Road	8 5
23	Do. ..	Hundo Arisar to join Provincial Road	4 0
24	Do. ..	Pithoro Haji Arisar	0 6
25	Do. ..	Pithoro Hundo Arisar	0 6
26	Do. ..	Pithoro Dar Pali	0 6
27	Do. ..	Road along Bachabund from soil minor to join Samro satrayni	3 5
28	Do. ..	Samaro satryoon	4 0
29	Do. ..	13th mile Hiral Muhammad Rahim Kalroo Station	4 5
30	Do. ..	13th mile Hiral Dhroo Bund	4 5
31	Do. ..	Tibhi Bustan	10 0
32	Do. ..	Samaro Suntri	3 0
33	Do. ..	Double Mori Bustan	5 0
34	Do. ..	Jhudo Nabisar from old Mithraoo Canal ..	7 0
35	Do. ..	Girhore Faresh	7 0
36	Do. ..	Girhor Ghulam Nabi Shah join Akri G. N. Shah mile 9th.	4 0
37	Do. ..	Samaro Ramjago	10 0
38	Do. ..	Pithoro Khari Bridge Bucha Bund	6 3
39	Do. ..	5th Mile Hiral Canal Dhro	5 0
40	Do. ..	Ramjago Provincial Road	8 0
41	Do. ..	Dengon Bhurgri join Provincial Road ..	8 0
42	Do. ..	Ramjago Saleh Bhmbro station	4 5
43	Do. ..	Pithoro Saindad village	1 0
44	Do. ..	Muhammad Sidik Abro Deh Chelyoon	3 5
45	Do. ..	Muhammad Sidiq Abro Girhoro	4 0
46	Do. ..	am Rind Mehro Rind	0 5
47	Do. ..	5th mile fresh Disty. join Samro Umerkot Road ..	12 0
48	Do. ..	Saidad station join pithro Bonji	2 0
49	Do. ..	Shadipali provincial Road	3 0
50	Do. ..	Purano Samaro Umerkot Samro	3 0
51	Do. ..	Muhammad Rahim Kalroo station pir sarhadi ..	1 0
52	Do. ..	Samaro road to Kanoji Bustan	0 8

(*b*) Yes.

(*c*) The Thar Sub-Division in which the Desert Area is located has not yet been surveyed and therefore, Deh maps of Thar Sub-Division showing th District Council roads are not available.

(*d*) Does not arise.

SINDHI LANGUAGE

***3416. Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Minister of Education, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Sindhi language was one of the compulsory subjects in Secondary and Higher Secondary Classes in former Sind area ;

(*b*) whether it is a fact that the Board of Secondary Education, Hyderabad has made Sindhi language as optional subject contrary to the decision taken by Sind Univ rsity;

(*c*) the names of members of the Board of Secondary Education, Hyderabad and the number of Sindhis and non-Sindhis amongst them ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (خان ملنگ خاں) : (الف) سندھی زبان ان لوگوں کے لئے لازمی تھی جن کی مادری زبان سندھی تھی -

(ب) انٹرمیڈیٹ و ثانوی تعلیم کے بورڈ نے صرف غیر سندھیوں کے لئے سندھی زبان کو ایک اختیاری مضمون بنا دیا ہے - بورڈ کا فیصلہ سندھ یونیورسٹی کے فیصلہ کے خلاف نہیں ہے - کیونکہ سندھی زبان ان لوگوں کے لئے اب بھی لازمی ہے جن کی مادری زبان سندھی ہے -

(ج) بورڈ انٹرمیڈیٹ و ثانوی تعلیم کی تشکیل حسب ذیل ہے :—

(۱) چیئرمین	ڈاکٹر جی - اے - جعفری	..	سندھی
(۲) وائس چانسلر یا اس کا نامزد شخص -	ڈاکٹر نبی بخش بلوچ	..	سندھی
(۳) ناظم تعلیم	مسٹر بی کے شیخ	..	سندھی
(۴) ایک ماہر فنی تعلیم	ڈاکٹر عبدالباقی شیخ	..	سندھی
(۵) ایک نمائندہ یونیورسٹی سنڈیکیٹ -	محمد حسین رجسٹرار یونیورسٹی -	..	سندھی
(۶) کالج کا ایک پرنسپل نامزد کردہ انتظامی ہیئت	پروفیسر احمد سعید خاں	..	غیر سندھی
(۷) انٹرمیڈیٹ کالجوں کے پرنسپلوں میں سے ان کا اپنا منتخب کردہ ایک نمائندہ -	آغا اے شریفی	..	غیر سندھی

(۸) سکول هیڈ ماسٹروں یا هیڈ مسٹرسوں میں سے ان کا اپنا منتخب کردہ ایک نمائندہ - مسٹر اے ایم نظامانی سندھی

(۹) انتظامی هیئت کی جانب سے نامزد کردہ دو اشخاص - (۱) مسٹر ایچ ایم کھوجہ هیڈ ماسٹر ڈی سی هائی سکول نواب شاہ - سندھی

(۲) ایس مظهر شاہ پرنسپل لاء کالج سکھر - سندھی

PRIVATE, GOVERNMENT AND DISTRICT COUNCIL HIGH AND MIDDLE SCHOOLS

***3422. Mir Haji Muhammad Bux Talpur :** Will the Minister of Education be pleased to state :—

(*a*) the total number of Private, Government and District Council High and Middle Schools in the Province, the number of students on the roll of each school alongwith the average daily attendance ;

(*b*) the number of High and Middle Schools in each Taluka of Tharparkar District, the number of students there and their average daily attendance ;

(*c*) the number and names of schools in Tharparkar District which are at a distance of about 20 miles from each other ;

(*d*) whether it is a fact that Desert Sub-Division of Tharparker District and Kalat District are equally less-developed areas, but the number of schools in Kalat Division is higher than those in the Desert Sub-Division ;

(*e*) whether it is a fact that District Council, Tharparker, had requested the Government by a resolution to take over the high schools in Thar under its control ; if so, the action taken by Government ;

(*f*) whether Government intend to open its own high schools in less-developed area of Thar ;

وزیر تعلیم (بیگم محمودہ سلیم خان) - جناب والا - یہ وهی سوال ہے جس کے متعلق ابھی بتایا گیا ہے کہ بہت لمبا چوڑا ہے اس میں تمام ویسٹ پاکستان کے پرائمری سکول مڈل سکول کے ٹیچر اور ان کی تنخواهیں وغیرہ معلوم کی گئی هیں اگر فاضل ممبر میرے دفتر میں آکر یہ معلوم کر لیں کہ انہیں کیا ضرورت ہے - تو زیادہ بہتر هوگا بہ نسبت اسکے کہ هم پورے ویسٹ پاکستان کا طول و عرض پیش کریں -

---

LAWRENCE COLLEGE, GHORA GALI, CADET COLLEGE, HASAN ABADAL AND PUBLIC SCHOOL, KAKUL

***3438. Sardar Inayatur Rehman Khan Abbasi :** Will the Minister of Education, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Lawrence College, Ghora Gali, Cadet College, Hasan Abdal, and Public School, Kakul, are not under the Education Department, but are under the Administrative Control of a Board of Governors ;

(*b*) whether there are any other schools in West Pakistan of the pattern of the said school; if so, their names;

(*c*) the annual expenditure incurred on the maintenance of such schools, and the grants given to such schools by the West Pakistan Government;

(*d*) whether there are any Englishman of the staff of the said schools and colleges; if so, (*i*) their names and educational qualifications and emoluments; (*ii*) the authority who made their appointment; (*iii*) the circumstances in which they were appointed and (*iv*) whether no Pakistani possession similar qualifications were available in Pakistan for appointment to the posts;

(*e*) whether it is a fact that the English Principal of the Cadet College recently refused admission to a student from Lyallpur who qualified both in the written examination and in the interview on the ground that he did not like the student's father;

(*f*) whether Government intend to institute an inquiry into the matter and take action against the Principal if the allegation against him proved to be correct?

وزیر تعلیم (بیگم محمودہ سلیم خان) - اسکے متعلق جناب میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ عباسی صاحب جو اس سوال سے concerned ہیں میری ان سے بات چیت ہوئی اور میں نے اسراو خان سے بھی ٹیلیفون پر بات کی ہے اور ایک خط بھیجا ہے اور کہا ہے کہ اس خط کو بورڈ آف ڈائرکٹرز میں پیش کر دیا جائے اور ہمیں اسکا جواب دیا جائے جس وقت بھی جواب آ جائیگا میں ان کو مطلع کردوں گی -

سردار عنایت الرحمان خان عباسی- جناب والا - میں محترمہ وزیر تعلیم صاحبہ سے صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ دو ماہ ہوئے جب میں نے یہ سوال دیا تھا اور اسکا پس منظر یہ ہے کہ ان سکولوں کے انچارجوں نے وہاں جو کچھ کر رکھا تھا اور جو کچھ ان پبلک سکولوں میں ہو رہا ہے اسکا انکشاف ہوا تھا جناب والا - میں وزیر تعلیم صاحبہ کی خدمت میں یہ عرض کرونگا کہ وہ اپنے آپ کو خصوصیت کے ساتھ کیڈٹ کالج حسن ابدال کے پرنسپل کے متعلق مطمئن کریں کہ وہ ان لڑکوں کو سکول میں داخلے سے روک رہا ہے جو صحیح معنوں میں مستحق ہیں -

Mr. Speaker: This is not a question this is a suggestion, for action

راجہ نادر خان - بیگم صاحبہ نے جو کچھ فرمایا ہے ہمیں اس سے کچھ تسلی ہوئی مگر ایک بات جو میں گورنمنٹ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں وہ بہت ضروری ہے اور وہ کیڈٹ کالج حسن ابدال کے متعلق ہے - یہ کیڈٹ کالج اسلئے بنایا گیا ہے کہ اس میں قوم کیلئے لیڈر پیدا کئے جا سکیں تو کیا اس دور میں ہمارے ملک میں کوئی ایسا Brain نہیں ہے اور کوئی اعلی Brain کا آدمی نہیں ہے جو وہاں پرنسپل مقرر

کیا جا سکے اسی لئے اسکو بورڈ آف گورنرز کے تحت دیا گیا ہے on the floor of the house میں اس بات کا انکشاف کرتا ہوں ۔ کیڈٹ کالج حسن ابدال کا موجودہ پرنسپل مسٹر ونلا ہے وہ برٹش اینٹلیجنس کور کا کیپٹن ہے اس نے گریٹ وار میں پادری بنکرجرمنی اور اٹلی میں جاسوسی کا کام کیا اور اب وہ کیڈٹ کالج کا پرنسپل ہے (اگر یہ بات غلط ثابت ہو جائے تو میں استعفی دے دوں گا) ۔ موجودہ حالات میں امریکہ اور برٹن جو کھیل ہمارے ساتھ کھیل رہے ہیں وہ یہ ہے کہ ان کا ایک جاسوس اس کالج کا پرنسپل ہے جس میں لیڈر پیدا کئے جاتے ہیں ۔ اور اس دور میں ہماری ایک ہی تو آرڈننس فیکٹری ہے جو واہ میں ہے اور اسکے جناب چیئرمین امراؤ خاں ہیں جو کالج بورڈ کے بھی چیئرمین ہیں جن پر ہمیں پورا اعتماد اور بھروسہ ہے اس کالج کے بورڈ کا سیکرٹری ونلا ہے ۔ اسوقت اسکو آرڈینس فیکٹری میں آنے جانے کا موقع ملتا ہے اور وہ ایسا پرنسپل ہے کہ وہاں کوئی سبجکٹ بھی نہیں پڑھاتا ہے یہ آپ پتہ کرلیں صرف ایڈمنسٹریشن میں وہ ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ ڈسکس نہ کریں اور اپنے آپ کو صرف سپلیمنٹری سوال تک محدود رکھیں ۔

راجہ نادر خان ۔ تو میری یہ گذارش ہے .....

بیگم جہاں آرا شاہ نواز ۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب ۔

Mr. Speaker : Yes, Bogum Sahiba.

بیگم جہاں آرا شاہ نواز ۔ صدر محترم ۔ افسوس ہے کہ میں تمام پارلیمانی روایات کا اس طرح سے خون ہوتے دیکھ رہی ہوں آپ جانتے ہیں کہ یہ باتیں تقریروں میں نہیں آنا چاہئیں اور سپلیمنٹری سوالات کئے جائیں سوالات سوالات ہوتے ہیں اور کبھی اس قسم کی تقریریں سوالات کے موقعوں پر کسی نے نہیں سنی ہونگی Conventionist بنچز کی طرف سے کل بھی یہی ہوا اور آج بھی یہی ہو رہا ہے سوال جس وقت آپ کریں تو ایک sentence میں یا زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ sentence میں ہو یا No میں جواب دیں یا اسکی وضاحت کر دیں وزیر صاحب کو ممبروں پر اسکی وضاحت کر دینی چاہئے۔

مسٹر سپیکر ۔ بیگم صاحبہ میں نے پہلے ہی پوائنٹ آؤٹ کر دیا ۔

راجہ نادر خان ۔ میں بیگم صاحبہ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ یہ معاملہ بڑی اہمیت کا حامل ہے اور لیڈر آف دی ہاؤس سے بھی التجا

کرونگا کہ واقعی وہ اس معاملے میں انکوائری کریں اور اگر پرنسپل واقعی جاسوس ہوتو اسکو اس ملک میں نہیں رکھنا چاہئے -

Mr. Speaker - This is no Supplementary It is a Suggestin for action.

مسٹر عبدالرازق خان - کیا محترمہ وزیر تعلیم صاحبہ راجہ نادر خان کے انکشافات کے بعد کیڈٹ کالج حسن ابدال کے متعلق تحقیقات فرمائیں گی ؟

وزیر تعلیم - میں نے پہلے ہی بتایا ہے کہ جنرل امراؤ خان کے جواب آنے کے بعد اگر مجھے تسلی نہ ہوئی تو پھر میں جو مناسب ایکشن ہوگا وہ لونگی -

مسٹر عبدالرازق خان - یہ بیگم صاحبہ نے فرمایا ہے کہ انہوں چیئرمین صاحب سے اسکی تحقیقات کرنے کیلئے کہا ہے کیا وہ از خود اسکی تحقیقات فرمائیں گی تاکہ انکو صحیح حالات کا علم ہو سکے -

وزیر تعلیم - پہلے انکا جواب آنے کے بعد میں بتا سکوں گی کہ آیا مجھے ضرورت ہے یا نہیں ہے-

مولانا غلام غوث - کیا بیگم صاحبہ کواسکی ضرورت کا احساس ہے یا نہیں کہ اینگلو امریکن بلاک کے خطرناک رویے کے پیش نظر انکے جاسوس ہمارے سکولوں میں نہ ہوں -

وزیر تعلیم - یہ کوئی سپلیمنٹری نہیں ہے -

CONSTRUCTION OF AN AIR-CONDITIONED MOSQUE AT SUKKUR

***3448. Mir Haji Muhammad Bux Talpur**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the citizens of Sukkur have voluntarily undertaken to build an air-conditioned mosque at Sukkur ;

(*b*) whether it is a fact that the Municipal Committee of Sukkur has given an undertaking that it would give a contribution of Rs. 1 lakh in 1961 and a similar amount in 1962 for the above purpose ;

(*c*) whether it is a fact that the Sukkur Municipal Committee has not so far carried out the undertaking given by it ;

(*d*) whether it is a fact that Government have now promised to bear only one third of the total cost thereof ; if not the reasons thereof ?

Minister of Health (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) : I may submit that this matter has been referred to the Government and it is under consideration. Therefore, no reply can be given at this stage.

RETIREMENT AGE OF GOVERNMENT SERVANTS

***3487. Major Abdul Majid Khan** : Will the Minister of Education be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the retirement age of Government Servants has been fixed at 60 years ;

(*b*) whether the above policy equally applies to the Departments of Education, West Pakistan ;

(*c*) whether any untrained teachers are permanent employees of the Education Department ;

(*d*) whether it is a fact that recently untrained teachers have been retired on completing the age of 55 ; and

(*e*) if answers to (*a*) to (*d*) above be in the affirmative, reasons for early retirement of the untrained teachers ?

Parliamentary Secretary (Khan Malang Khan) : (*a*) Yes.

(*c*) Yes.

(*d*) No.

(*e*) Question does not arise.

میجر عبدالمجید خاں - اگر یہ درست ہے کہ untrained ٹیچرز ۵۵ سال گذارنے کے بعد نکالے گئے ہیں تو کیا محترمہ وزیر تعلم صاحبہ انکو reinstate کرنے کیلئے تیار ہیں -

پالیمنٹری سیکرٹری - میں اسکے متعلق وضاحت کرتا ہوں کہ

Government raised the retirement age of its employees to 60 years subject to certain conditions. This decision also applies to the **empolyees** of the Education Department. A few untrained teachers have been working on permanent basis in the former Bahawalpur State before the date of integration. None of them has, however, been retired at the age of 55 years. Thereis no untrained teacher working in permanent basis in any part of the province.

تو میرے خیال میں اس وضاحت کے بعد انکی تسلی ہوگئی ہوگی -

GRANT OF PERMISSION TO FAILED STUDENTS OF N.-W.F.P., TO RE-APPEAR IN THE MIDDLE SCHOOL EXAMINATION

*3494. **Major Abdul Majid Khan** : Will the Minister of Education be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that all students in the former Punjab area who have failed in Middle Examination this year have been permitted to reappear ; and

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether students of Middle classes in Frontier Region who have failed this year will also be given the same concession, if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Khan Malang Khan) : (*a*) Yes. The students who failed in the Middle School Examination, 1963, have been allowed to ppear in the Middle School Examination to be held in 1964 in Old Course.

(*b*) Yes.

میجر عبدالمجید خاں - کیا اسکے متعلق ضروری احکامات جاری کئے جائیں گے ؟ -

پالیمنٹری سیکرٹری.عرض کیا گیا ہے کہ سپلیمنٹری امتحان میں کسی student کو محروم نہیں کیا گیا ہے - جبکہ بھی

GRANT-IN-AID TO HIGH SCHOOLS RUN BY PRIVATE BODIES

*3599. **Chaudhi Muhammad Ibrahim**: Will the Minister of Education be pleased to state:—

(a) the names of High Schools run by private bodies is Sialkot District together with the dates on which they (i) started functioning, (ii) received full provisional recognition by the Education Department;

(b) the total number of students on rolls, class-wise in each of the said schools on 31st March 1963;

(c) the number of teachers category-wise employed in each school together with their qualifications; and

(d) the amount of grant paid to each of the said schools during the years 1941-42, 1951-52 and 1961-62, separately;

(e) the amount of expenditure incurred by each of the said schools on the—

(i) Staff, (ii) Equipment, and Furniture; (iii) Building, and (iv) Playgrounds during the years 1941-42, 1951-52 and 1961-62;

(ii) the income of each of the said schools through tuition fees and private contributions during the years 1941-42, 1951-52 and 1961-62, separately;

(iii) whether any representation has been received on behalf of these schools for enhancement of grant-in-aid; and

(iv) if answer to (g) be in the affirmative, whether Government intend to accept their demand, if so, to what extent and when?

FOR ANSWER PLEASE SEE APPENDIX I AT THE END

چودھری محمد ابراھیم - یہ جو فہرست مہیا کیگئی ھے اس میں بعض سکولوں کو ۶ ھزار گرانٹ کے بالمقابل ۳۴ ھزار روپے اخراجات کرنے پر دئے گئے ھیں تو کیا میں وزیر صاحبہ سے پوچھ سکتا ھوں کہ وہ انکی حالت زار پر رحم فرمائیں گی کہ ۲۵ ھزار روپے انکو اپنی جیب سے دینا پڑتا ھے اور وہ بیچارے اس سلسلے میں مجبور ھیں تو کیا انکی گرانٹ میں اضافہ کی توقع ھے ؟ -

پارلیمنٹری سیکرٹری- اس سلسلےمیں آپ ایجوکیشن منسٹر کی خدمت میں جو چیز پیش کریں گے اس پر ھمدردانہ غور کیا جائے گا -

OPENING OF A DEGREE COLLEGE FOR WOMEN AT RAWALPINDI

*3635. **Major Abdul Majid Khan**: Will the Minister of Education be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the population of Rawalpindi has considerably increased due to shifting of the capital to this Town;

(b) whether it is a fact that existing college for women is insufficien to meet the demand of girl students there; and

(c) if answers to (a) and (b) above be in the affirmative, whether Government intend to open another Degree College for Women at Rawalpindi if so, when?

Parliamentary Secretary (Khan Malang Khan) : (*a*) Yes. It is a fact that the population of Rawalpindi has considerably increased due to the shifting of the Capital to this City.

(*b*) It is a fact that on account of shortage of accommodation, the existing Government College for Women is insufficient to meet the requirements of girl students in Rawalpindi.

(*c*) There is no provision in the approved development programme of the 2nd 5-Year Plan for the establishment of another Degree College for Women in Rawalpindi. However, as the existing college is housed in an evacuee building which is extremely inadequate to meet the increasing needs it has been decided to construct a new building for the college so that facilities may be provided for a large number of girl students.

APPOINTMENT OF ATTENDANTS IN GIRL SCHOOLS

***3636. Major Abdul Majid Khan** : Will the Minister of Education be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the Director of Education, Peshawar Region, has recommended to the Provincial Government to sanction the appointment of Attendants in girls schools in the rural areas of Peshawar region for accompanying the Purdah-observing girls from their homes to the school and back and

(*b*) if answer to (*a*) be in the affirmative, the action so far taken in the matter, and if no action so far been taken ; reasons therefor ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (خان ملنگ خان)۔

(ا) جی ہاں ۔ ڈائریکٹر تعلیم پشاور ریجن کے زنانہ پرائمری سکولوں کے لئے بلاووں کی آسامیوں کی منظوری کے لئے سفارش کی تھی ۔

(ب) تجویز پر گورنمنٹ نے غور کیا اور اسے نا منظور کر دیا ۔

REPAIRS TO THE BUILDING OF THE GIRLS HIGH SCHOOL, SHAKARGARH

***3685. Major Abdul Majid Khan** : Will the Minister of Education be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Tehsil Shakar garh is a backward and under developed area of Sialkot District ;

(*b*) whether it is a fact that building of the Girls High School, Shakargarh, is in a dilapidated condition if so, whether it is a fact that the students have to take shelter under the trees in the rainy season ;

(*c*) If answer to (*b*) be in the affirmative, whether Government intend to repair the building ?

Parliamentary Secretary (Khan Malang Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) As the present building is a rented building it cannot be repaired by Government itself, Efforts are being made to secure another building for housing this school.

میجر عبدالمجید خان۔ کب حاصل کریں گے؟ ۔

Parliamentary Secretary: As soon as possible.

INTERIM RELIEF TO SECRETARIES TO THE UNION COUNCILS

***3692. Mr. Abdur Razig Khan**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Government have not allowed 10% Interim Relief to Secretaries of the Union Councils but have permitted the Union Councils to give Interim Relief to their employees from their own resources if they liked to be so ; and

(*b*) whether it is a fact that the financial resources of Union Councils are limited and Government have therefore to give grant-in-aid to them to meet the expenditure on their establishments, etc., if so, whether Government intend to enhance this grant to enable the Union Councils to grant Interim Relief to their employees ?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din): (*a*) It is discretionary with a Union Council to give 10% Interim Relief to its Secretary if its financial position warrants.

(*b*) On the establishment of the Union Councils the Government paid an annual grant-in-aid of Rs. 3,800 to each Union Council as an interim measure to enable them to build their own finances by levying taxes, duties, etc. This annual grant-in-aid has been reduced to Rs. 3,000 per Union Council during the current financial year as the Union Councils have during the interval supplemented their income by levying taxes and duties. The embargo placed by the Provincial Government on Local Councils to levy fresh taxes or to enhance the rates of existing taxes has lately been lifted. The Local Councils can, therefore, augment their income by levying fresh taxes or by raising the rates of existing taxes. It is, therefore, up to each Union Council to grant Interim Relief to its employees having regard to its financial resources. Government do not intend to enhance the annual grant-in-aid. On the other hand, it is intended to reduce the annual grant-in-aid for each Union Council from Rs. 3,000 to Rs. 2,500 with effect from the next financial year.

مسٹر عبدالرازق خاں - کیا وزیر بلدیات صاحب نے یہ بیان نہیں دیا تھا کہ یونین کونسل کی مالی امداد میں مالی اضافہ کرنے کے متعلق حکومت غور کر رہی ہے ؟

وزیر بنیادی جمہوریت (مسٹر عبدالقادر سنجرانی) - میں نے کہا تھا کہ وہ اپنا ٹیکس لگا کر مالی اضافہ کر لیں -

---

CONDITION OF KACHA ROAD CONNECTING GOJRA WITH MAMUN-KANJAN *via* MOONGI BANGLA

***3904. Mr. Hamza**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Kacha road connecting Gojra with Mamun Kanjan *via* Moongi Bangla, Morsipur and Muridwala in District Lyallpur is in a very bad condition ;

(*b*) whether it is a fact that the abovesaid part of District Lyallpur is suffering due to the absence of transport facilities and the agriculturists are facing great difficulty in transporting their produce to the Mandis ;

(*c*) whether it is a fact that the District Council, Lyallpur has enhanced the local rate by 100 per cent ; and

(*d*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to take steps to have the road metalled by Deputy Commissioner, Lyallpur in the near future ?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : (*a*) this is partly correct as the condition of kacha road connecting Gojra with Mamun Kanjan *via* Moongi Bangla, etc., is just as good or bad as that of other kacha roads in Lyallpur District.

(*b*) this part of Lyallpur District is not particularly suffering in the matter of communications and transport facilities. This is the common problem of all other areas of this District. Lyallpur-Chichawatni road passes through Muridwala and connects this area with Toba Tek Singh, Pir Mahal, Kamalia and Samundri Mandi Towns.

(*c*) this is not a fact. The local rate is being levied at the rate of 50% of the land revenue from 1958.

(*d*) the maintenance of all the kacha roads, which were previously maintained by the District Council, Lyallpur, has been handed over to the Union Councils concerned in view of the fact that the system of maintenance of such roads by the District Council through the agency of Beldars was not considered satisfactory. It was also considered that it was impracticable to control and maintain these roads with the help of a skeletion staff available with the District Council. The Local Councils are expectd to exercise a more effective control for the maintenance and improvement of these roads for which they are being paid necessary grants-in-aid by the District Council. The Union Councils are, however, being directed by the District Council to maintain these kacha roads in proper condition.

LADY WORKER IN THE SIALKOT INTENSIVE DEVELOPMENT AREA

***3936. Chaudhri Muhammad Ibrahim**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Mst. Shamim Firdaus worked as Lady Worker in the Sialkot Intensive Development Area ;

(*b*) the officer who appointed the said lady along with the date of her appointment ;

(*c*) whether it is a fact that the said lady was previously dismissed from the Lala Musa Training Institute ; and

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, reasons for her re-employment and whether she is still in service, if not, the date on which she was relieved of her duties and the reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) :

(*a*) Yes.

(*b*) She was appointed in that capacity on 1st July 1962 by the Secretary Lahore Divisional Council.

(*c*) No. She was not dismissed, but her services were terminated in 1960 on account of lack of interest in training.

(*d*) She was appointed as Lady Worker by the Secretary, Lahore Divisional Council in view of her high qualifications and past experience as Lady Supervisor in the defunct Village-Aid Administration.

چودھری محمد ابراھیم - یہ کہا گیا ہے کہ -

She was not dismissed but her services were terminated.

تو کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب بتائیں گے ان دونوں میں کیا فرق ہے ؟ -

وزیر بنیادی جمہوریت (مسٹر عبدالقادر سنجرانی) - پھر غور کر لیجئے -

"On account of lack of interest in training"

یہ اپنے کام میں دلچسپی نہیں لے رہی تھیں - dismissed means نوکری سے نکال دینا لیکن ہم نے اسکی services terminate کر دی ہیں -

چودھری محمد ابراہیم - وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ انکو کام میں دلچسپی نہیں رہی تھی اس لئے ان کی services terminate کر دیں - مجھے یہ پوچھنا ہے کہ آپکو یہ کیسے معلوم ہو گیا کہ انہوں نے اب کام میں دلچسپی لینی شروع کر دی ہے جو انکو دوبارہ رکھ لیا ہے۔

پارلیمنٹری سیکرٹری- جناب اسکے آفیسرز کہہ رہے ہیں کہ وہ اب کام میں دلچسپی لے رہی ہے -

چودھری عبدالرحیم - کیا یہ درست ہے کہ وہ برے چال چلن کے تحت نکال دی گئی تھی ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - ہمارے پاس کوئی ایسی اطلاع نہیں -

چودھری محمد ابراہیم - حصہ "بی" میں کہا گیا ہے -

She was appointed by the Secretary, Lahore Divisional Council in view of her high qualifications.

میں پوچھتا ہوں کہ وہ High qualifications کیا ہیں ؟ -

وزیر بنیادی جمہوریت - لیڈی ورکرز کے لئے جو Qualifications ہوتی ہیں وہ وہی ہیں -

چودھری محمد ابراہیم - High qualifications سے کیا مراد ہے ؟

Minister of Basic Democracies: High qualifications does not mean that she should be foreign qualified.

لالہ موسے ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ میں انکو تربیت دی جاتی ہے -

چودھری عبدالرحیم -کیا وزیر انچارج یہ بتائیں گے کہ اسکی تعلیمی قابلیت کیا ہے - اسکی تعلیمی قابلیت کے متعلق جو سوال کیا گیا تھا وہ آپ نے نہیں بتایا ہے آیا وہ میٹرک ہے مڈل ہے یا ایف - اے ہے -

مسٹر سپیکر - انہوں نے جواب دے دیا ہے -

چودھری محمد ابراہیم - کیا میں وزیر محترم سے پوچھ سکتا ہوں کہ اس سلسلے میں کچھ جوابات غلط دئے گئے ہیں۔ یا ان میں غلط جوابات دینے کی کوشش کی گئی ہو۔ اس کے سلسلے میں کوئی انکوائری کریں گے کیونکہ یہ معاملہ در حقیقت بڑا نازک ہے۔ اسکے چال چلن اورکیریکٹر کی وجہ سے جس علاقہ میں وہ کام کر رہی ہے ان پر بھی اس کا اثر پڑ رہا ہے۔

وزیر بنیادی جمہوریت - جناب والا۔جو بات یہ خود صحیح سمجھتے ہیں وہ مجھے لکھ کر دے دیں میں انکوائری کراتا ہوں۔

DRAINAGE SCHEME FOR THE MUNICIPALITY OF NAROWAL

*3944. **Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government, be pleased to state :—

(*a*) the estimated cost of the proposed Drainage Scheme for the Municipality of Narowal ;

(*b*) the ratio in which the cost thereof is to be shared by the Municipal Committee and the Government ;

(*c*) the date on which the said scheme was approved ;

(*d*) the present stage of the said scheme and the date by which it will be put into execution ; and

(*e*) the reasons for the delay in implementing the scheme ?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : (*a*) Rs. 5,66,600.

(*b*) 50 per cent of the total cost is to be borne by the Municipal Committee and 50 per cent by the Government.

(*c*) 12th July, 1962.

(*d*) The scheme has been finalised and is lying with the Public Works Department Public Health Engineering Department, Lahore, awaiting implementation.

(*e*) The matter is under correspondence between Public WorksDepartment Public Health Engineering Department and P. W. Railways about the construction of a Culvert under the Railway track at Narowal.

چودھری محمد ابراہیم - جناب والا۔یہ سکیم ۱۲ جولائی ۱۹۶۲ کو منظور کی گئی تھی اور ابھی تک یہ فرمایا جا رہا ہے کہ ying with P.W.D. ہے یہ سکیم کب تک پی۔ڈبلیو۔ ڈی کے پاس رہے گی۔

وزیر بنیادی جمہوریت - جناب والا۔ ہم نے ریلوے ڈیپارٹمنٹ کو لکھا ہے جب جواب آئے گا ہم اسکو take up کریں گے۔

چودھری محمد ابراہیم- جناب والا۔ وہ ریلوے ڈیپارٹمنٹ اسی گورنمنٹ کے ماتحت ہے یا کسی فارن گورنمنٹ کے ماتحت ہے جسکے ساتھ سال ہا سال اسکو finalize کرنے میں correspondence پر لگ جاتے ہیں۔

Mr. Speaker : Does the Minister want to give a reply ?

Minister of Basic Democracies : I have already given a reply.

BRIEFING OF M. N. AS. AND M. P. AS. BY COMMISSIONERS AND DEPUTY COMMISSIONERS

***4037. Sardar Inayatur Rahman Khan Abbasi** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government, be pleased to refer to part (*a*) of the answer to my Starred Question No. 1748 given on the floor of the Assembly on 11th March, 1963 and state (*i*) the names of the Commissioners and the Deputy Commissioners, who complied with the instructions contained in Basic Democracies and Local Government Department Circular No. S. O. I. (BD)6-1262, dated 14th July 1962, and the names of those Commissioners and Deputy Commissioners who did not do so ; (*ii*) the dates on which the meetings were summoned by each of them along with the names of M.. N. As. and M. P. As. who attended such meetings as well as the names of those, who did not attend the meeting ; and (*iii*) the details of the proceedings of each such meeting ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں معراج الدین) - جناب والا - اس سوال کا ابھی تک جواب تیار نہیں ہو سکا - اگلے سیشن میں سردار عنایت الرحمن خاں عباسی کو جواب دے دیں گے -

سردار عنائت الرحمن خاں عباسی - مسٹر سپیکر - اس اسمبلی میں میں ایک واحد ممبر ایسا ہوں اگر ان سوالوں کی کاپیاں آپ ملاحظہ کریں تو دیکھیں گے کہ مجھے کبھی بھی جواب نہیں ملا -

ARREARS OF HOUSE TAX OUTSTANDING AGAINST THE REHABILITATION DEPARTMENT

***4043. Khan Ahmad Khan** : Will the Minister of Basic Democracies be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that huge arrears of House Tax levied on the evacuee property by the Union Council and Municipal Committee are outstanding against the Rehabilitation Department;

(*b*) whether it is a fact that several times, the Government have called for the statement of arrears from the said authorities to take up the matter with the Rehabilitation Department ;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to take steps for the recovery of the said arrears ?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) ; (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes. The matter is being taken up with the Rehabilitation Department and the Board of Revenue .

IMPOSITION OF NEW TAXES BY DISTRICT COUNCIL MARDAN

***4046. Mr. Abdur Raziq Khan** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that during 1961-62, the District Council of Mardan had revised their Schedule of Taxes and also resolved to impose some new taxes ;

(*b*) whether it is also a fact that the above said revised schedule and the new taxation proposal were forwarded to the Government for approval ; which has not yet been accorded ; and

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons for the delay in according the requisite approval ?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din): (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) The proposed rates could not be approved in view of the embargo placed by the Provincial Government on the levy of taxes by the Local Councils, pending decision on the recommendations of the Expert Committee appointed by the Central Government. The embargo has, however, lately been lifted and Government's decision on the new taxation proposals of the District Council, Mardan, will be communicated to the local officers very shortly.

مسٹر عبدالرازق خاں - کیا وزیر بلدیات از راہ کرم بتائیں گے کہ پچھلے بجٹ سیشن میں مجھے یہ جواب دیا گیا تھا جو آج مجھے دیا جا رہا ہے - اس کمیٹی کی consideration کے بعد اپنی رپورٹ ایک سال میں پیش کر سکیں گے - کیا کوئی تاریخ بتا سکتے ہیں کہ آیا کب تک کمیٹی رپورٹ پیش کرے گی ؟

وزیر بنیادی جمہوریت - ابھی یقین سے نہیں کہہ سکتے آیا file dispose of ہو گئی ہے اگر وہ نہیں ہوئی ہے تو وہ اسی مہینہ کے اندر dispose of ہو جائے گی -

---

METALLING OF GUJRANWALA-PASRUR ROAD

***4055. Chaudhri Muhammad Ibrahim**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government, be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Gujranwala-Pasrur Road is un metalled;

(*b*) whether it is also a fact that the said road becomes absolutely impassable during the rainy season;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to metal the said road; if so, when, if not, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din): (*a*) Yes.

(*b*) It is correct to the extent that those portions of the road which are inundated by rains and where no bridge is provided, do not remain traffic worthy during the rainy season.

(*c*) Since this is a District Council road, the question of its metalling by Government does not arise. The Di trict Council, Sialkot, has also expressed its inability to undertake the metalling of this road because it would be beyond its financial resources to bear the heavy expenditure involved. However, the District Council is constructing bridges and culverts on this road to render it traffic worthy during the rainy season.

QUESTION No. 4062—NOT ASKED.

QUESTION No. 4063—NOT ASKED.

QUESTION No. 4064—NOT ASKED.

NUMBER OF UNANI AND ALLOPATHIC DISPENSARIES FUNCTIONING UNDER LAHORE CORPORATION

*4065. **Malik Sarfraz Khan** : Will the Minister of Basic Democracies, be pleased to state:—

(*a*) the number of Unani Dispensaries which were functioning under the Lahore Municipal Corporation during the year 1962;

(*b*) the total number of old and new patients who visited the said Dispensaries during the said year;

(*c*) the total expenditure incurred on the said dispensaries within the said period indicating the amounts spent on (*i*) the staff;and (*ii*) the purchase of medicines separately;

(*d*) the number of Allopathic Dispensaries functioning under the Lahore Municipal Corporation during the year 1962;

(*e*) the total number of patients including new as well as old who visited the dispensaries mentioned in (*d*) above during the said year; and

(*f*) the total expenditure incurred on the dispensaries mentioned in (*d*) above during the said year, with separate details of the amounts spend on (*i*) the staff, and (*ii*) the purchase of medicines?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : (*a*) Seven.

(*b*) New patients	..	38,967.
Old patients	..	201,178.
		Rs.
(*c*) Staff	..	52,689.
Medicines	..	14,700.
(*d*) (twenty, two)		
(*e*) New patients	..	161,861.
Old patients	..	175,193.
(*f*) Staff	..	1,53,550.
Medicines	..	72,000.

DEVELOPMENT SCHEMES SUBMITTED BY THE DISTRICT COUNCIL, KOHAT TO THE DIVISIONAL COUNCIL

*4075. **Syed Haziq Ali Shah** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government, be pleased to state :—

(*a*) the number of productive and unproductive development schemes submitted by the District Council, Kohat, to the Divisional Council during the last 3 financial years including the present year;

(*b*) out of the schemes mentioned in (*a*) above, the number of schemes sanctioned by the Divisional Council;

(*c*) out of the schemes mentioned in (*b*) above; (*i*) the number of schemes for which funds have been sanctioned and provided; (*ii*) the number and names of schemes on which work has not so far been started due to lack of funds together with the time by which funds will be provided for their implementation and by whom;

(*d*) out of the schemes mentioned in (*a*) above; the number and names of scheme that have been forwarded by the Divisional Council to the Provincial Government; and

(*e*) out of the schemes mentioned in (*d*) above; (*i*) the number and names of the schemes that have since been sanctioned by Government and the funds provided for each of them; (*ii*) the time by which the Government intend to provide funds for the remaining schemes?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں معراج الدین) - اس سوال کا جواب سید حاذق علی شاہ صاحب کو اگلے سیشن میں دے دیں گے ابھی اسکا جواب تیار نہیں ہوا ہے -

مسٹر سلطان محمد اعوان- جناب والا - پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ سید حاذق علی شاہ صاحب کو اگلے سیشن میں جواب دیا جائے گا - کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ اگلے سیشن تک یہاں بیٹھے رہیں گے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جو بھی آئے گا جواب دے گا -

NOMINATION OF NON-OFFICIAL JAIL VISITORS BY DISTRICT COUNCILS

***4085. Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government, be pleased to state, whether it is a fact that the District Councils have been authorised by Government,—*vide* their letter No. 62 (115)-30-II-B.D., dated 15th January 1962, to nominate non-official jail visitors to inspect jails; if so, the names of non-official jail visitors nominated by each District Council of the Lahore Division?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں معراج الدین) — جناب والا - افسوس ہے کہ اس سال کا جواب ابھی تک تیار نہیں ہو سکا -

---

OCTROI DUTY ON SCIENTIFIC GOODS, WINE AND LIQUOR IN LAHORE

***4118. Chaudhri Abdur Rahim** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government, be pleassed to state:—

(*a*) the rate of octroi on scientific goods, wine and liquor in Lahore;

(*b*) in case the rate of octroi duty on scientific goods is higher than that on liquor and wine, reasons therefor?"

Parliamentary Secretary (Mian Mehrai-ud-Din) :

		Per maund Rs.
Scientific goods	..	12·50.
Wine and liquor (imported)	..	5·00.
Wine and liquor (locally produced)	..	0·50.

(*b*) These rates were fixed in 1948 in view of the market rates prevailing at that time. The scientific instruments are invariably very expensive and usually light in weight. They belong to a different category of goods and are not comparable with mines and liquors.

سردار عنایت الرحمن خان عباسی- جناب والا - پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے جواب میں ایک عجیب بات فرمائی ہے کہ شراب پر محصول چنگی ۵۰ پیسے فی من ہے -

Mr. Speaker : Mian Sahib should clarify it.

پارلیمنٹری سیکرٹری - ۵ روپیہ ہے -

امیر حبیب اللہ خان سعدی - کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ فرمائیں گے کہ یہ جو انہوں نے محصول چنگی کے نرخ بتائے ہیں کیا اس سے یہ مقصد ہے کہ سائنس کی بجائے شراب کو ترقی ہو ؟ -

پارلیمنٹری سیکرٹری- جناب والا- میں عرض کرتا ہوں کہ جو سائنس کا سامان ہوتا ہے وہ چھوٹا ہوتا ہے اور وزن بھی کم ہوتا ہے جو شراب ہوتی ہے خواہ دیسی ہو یا دوسری اس کا وزن زیادہ ہوتا ہے اور وہ پھیلاؤ میں ہوتی ہے -

چودھری محمد ابراہیم - یہ سائنس کا سامان کن لوگوں کے کام آتا ہے اور یہ کہاں کام آتا ہے ؟ اگر مدارس میں اور تعلیم کیلئے چاہئے تو اس پر کوئی محصول نہ ہونا چاہئے -

Mr. Speaker : This is no supplementary.

مسٹر عبدالرازق خان - کیا وزیر صحت اس بارے میں اگزامین کرینگے کہ شراب کا جو محصول ہے وہ تو ہوجائے سامان سائنس کا اور جو سامان سائنس کا ہے وہ شراب کا ہو جائے ؟ -

چودھری عبدالرحیم - پارلیمنٹری سیکرٹری نے فرمایا ہے کہ شراب پر (۵۰) پیسہ فی من اور سائنس کے سامان پر (۵) روپیہ فی من -

وزیر بنیادی جمہوریت (مسٹر عبدالقادر سنجرانی) - پانچ روپیہ نہیں ہے -

مسٹر عبدالرحیم-ہاں پانچ پیسہ فی من - خالی شیشی پر پانچ روپیہ فی من اور اگر بھر دی جائے تو ۵۰ پیسہ یعنی آٹھ آنے فی من ہے تو کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ وہی شیشی جو سائنس کے کام آتی ہے اس میں شراب ڈال لی جائے تو اس پر بھی ۵۰ پیسہ فی من ہو جائے گا ؟

وزیر بنیادی جمہوریت- امپورٹیڈ وائن پانچ روپیہ اور لوکل پرو ڈیوس پر ۵۰ پیسہ تو چودھری صاحب کو سمجھنا چاہئے کہ اس میں خود فرق ہے - باقی رہا سائنٹیفکٹ سامان میں یہ وائن ڈالی جائے جو انہوں نے کہی ہے تو میں یہ عرض کروں گا کہ سائنٹیفکٹ گڈز جو ہوتی ہیں وہ سائنٹیفکٹ کاموں کیلئے ہوتی ہیں - یہ تو بوتلیں ہوتی ہیں جن میں وائن ڈالی جاتی ہے -

DISPENSARY OPENED IN SAMANABAD, LAHORE

***419. Sardar Khalid Umar** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government, be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the Lahore Municipal Corporation opened a free dispensary in Samanabad, Lahore, if so, the total amount on it and the year-wise member of patients treated therein to-date;

(*b*) whether it is a fact that this Dispensary is also providing free medical facilities to about 6,000 school-going children of the said locality;

(*c*) whether it is a fact that the Lahore Municipal Corporation has now decided to make over the said dispensary to a private concern namely, Samanabad Health and Welfare Society free of any charge; if so, reason thereof;

(*d*) whether it is a fact that the said Society provides medical treatment only to its members who pay Rs. 25 as admission fee and Rs. 6 as monthly subscription;

(*e*) whether it is a fact that due to the proposed transfer of the Dispensary, the poor residents of this locality will be deprived of free medical facilities;

(*f*) whether it is a fact that the Chairman, Lahore Municipal Corporation, and Medical Officer of Health are opposed its transfer to the above-mentioned Society;

(*g*) whether it is a fact that under the existing arrangements, Medical Officer is on duty for 24 hours, whereas the Society intends to appoint a part-time medical attendant at the said Dispensary; and

(*h*) if answers or parts (*d*) to (*g*) above be in the affirmative, whether Government intend to take steps to ensure that the said dispensary is not over to the above mentioned Society?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : (*a*) Yes. Rs. 39,037·75 were spent on this dispensary.

Year-wise number of patients treated is as under:—

1959 2nd half of the year	..	6,865
1960	..	18,245
1961	..	11,774
1962	..	12,713

(*b*) Yes.

(*c*) Yes, at a nominal rent of Re.1. The proposal was, in the first instance, opposed by the Chairman and the Medical Officer of Health of the Lahore Municipal Corporation, but was carried by the Corporation, when it was put to vote. The reasons given by the Members in favour of th transfer of the building were:—

(*i*) Inadequate facilities for diagnosis and treatment;

(*ii*) The staff did not have sufficient amount of work.

(*d*) Yes.

(*e*) Yes.

(*f*) Yes.

(*g*) Yes.

خان اجدن خان جدون - انہوں نے کہا ہے کہ یہ اس لئے ٹرانسفر کیا جا رہا ہے کہ

in sufficient arrangement of the treatment

کیلئے اور آپ کہتے ہیں کہ وہ ریٹ بھی ڈبی چارج کرینگے وہ ویلفیر سوسائٹی والے ۔ اور part time ڈاکٹر رکھینگے تو کیا پبلک کو اس سے زیادہ فائدہ ہوگا ؟ ۔

وزیر بنیادی جمہوریت (مسٹر عبدالقادر سنجرانی) ۔ اس کو پڑھ لیں جناب وہ تو چیئرمین نے oppose کیا تھا۔ لاہور کارپوریشن نے ممبروں نے یہ ریزولیوشن خود پاس کیا کہ

Inadequate facilities for medical treatment.

The staff did not have sufficient work.

تو یہ ریزولیوشن کی صورت میں ہوا ہے کہ چیئرمین نے oppose کیا ہے اس چیز کو پھر consider کیا جائے گا ۔

مسٹر خالد عمر ۔ اگر ریزولیوشن میں یہ پتہ چلے کہ یہ فائدہ مند نہیں ہے تو کیا آپ اس پر غور کرینگے کیوں کہ جیسا کہ چیئرمین صاحب نے کہا ہے کہ چالیس ہزار روپیہ اس ڈسپنسری پر خرچ ہوا ہے تو وہ ساری کی ساری رقم فضول ضائع جائے گی کیا اس پر غور کرینگے کہ ایسا نہ ہو؟ ۔

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ میں تو پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ اس پر غور کیا جائے گا ۔

OPENING OF A HOSPITAL AT TAL, TEHSIL HANGO, DISTRICT KOHAT

***4122. Maulana Ghulam Ghaus**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government, be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that there is no hospital at Tal, Tehsil Hango, District Kohat;

(*b*) whether it is a fact that the resident of the said town have made several representations for the opening of a hospital there;

(*c*) whether it is a fact that the Town Committee of Tal has already sanctioned a sum of Rs. 1,00,000 for the construction of a hospital there;

(*d*) whether it is a fact that the residents of the above-mentioned town have also donated an area of land comprising 93 Kanals for the said purpose;

(*e*) if answers to (*a*) to (*d*) above be in the affirmative, reasons for the delay in opening a hospital there?

وزیر بنیادی جمہوریت (مسٹر عبدالقادر سنجرانی) ۔ (الف) کا جواب نفی میں ہے ۔ (ب) کا جواب اثبات میں ہے ۔ (ج) جی ہاں (د) جی ہاں (ہ) جی ہاں۔ ڈائرکٹر ہیلتھ سروسز ویسٹ پاکستان کے تصفیہ کے مطابق یہ سکیم ڈسٹرکٹ کونسل کوہاٹ نے ڈویژنل کونسل کو بھیجی ہے۔ پشاور ڈویژنل کونسل کا ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا ۔

مولانا غلام غوث - ایوان کے پچھلے سیشن میں یہ سوال آیا تھا کہ اس وقت سے یہ زیر غور ہے اب تک ڈویژنل کونسل نے اس کا فیصلہ کیوں نہیں کیا ؟ -

وزیر بنیادی جمہوریت - اب میں اس کیلئے کیسے کہوں کہ کیوں انہوں نے اتنی دیر کر دی ؟

Since it is a separate question I will have to inquire the reasons from Divisional Council for the delay.

سید حاذق علی شاہ - جس حد تک مجھے یاد ہے یہ ڈویژنل کونسل سے پاس ہو کر کافی عرصہ سے آ چکا ہے - کیا وزیر متعلقہ اپنی دفتر سے معلومات کرینگے؟ اس سوال کاجواب مجھے غلط نظر آتا ہے - میں خود ڈویژنل کونسل کا ممبر ہوں -

وزیر بنیادی جمہوریت - جیسا ہمیں جواب ملا ہے اس کے مطابق میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ڈویژنل کونسل کے پاس یہ اب تک ہے -

مسٹر سپیکر—اسی کے متعلق یہ پوچھنا چاہتے ہیں -

وزیر بنیادی جمہوریت - میں آفس سے بھی پتہ لے لوں گا -

خان اجون خان جدون - یہ ڈویژنل کونسل کے ممبر ہیں - انہوں نے جو کچھ کہا ہے کیا آپ اس کی تحقیقات کرینگے ؟ شاید آپ کو جواب غلط ملا ہو ؟ -

Mr. Speaker: This is a suggestion for action and not a supplementary question.

سید حاذق علی شاہ - یہ عجیب اور انوکھا رویہ ہے کہ یہاں کی ٹاؤن کمیٹی نے ایک لاکھ روپیہ دیا - ۹۳ کنال زمین دی - چار پانچ سال سے یہ مطالبہ کر رہے ہیں اور حکومت کا یہ حال ہے کہ وہ ان کو ایک ہسپتال نہیں دے سکتی جو اس قدر رقم لیتے ہیں اور زمین بھی-

Mr. Speaker : This is a suggestion and not a supplementary question.

مولانا غلام غوث - کیا جب پانچ سال سے یہ سوال زیر غور ہے اور اس سیشن میں آ گیا ہے کہ لاکھ روپیہ دیا جا رہا ہے اور ۹۳ کنال زمین تو اس کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ چونکہ رشوت نہیں دی ہے اس لئے کام نہیں چل رہا ہے ؟

وزیر صحت - ایک لاکھ روپیہ دینے یا زمین دینے سے سب کچھ نہیں ہو جاتا ہے - گورنمنٹ کے پاس بھی ایسی مشکلات ہیں کہ اسے فینانس کو بھی دیکھنا ہوتا ہے اور بھی کئی مشکلات ہوتی ہیں تو سب باتوں پر گورنمنٹ کو غور کرنا ہوتا ہے - تاکہ کسی نتیجہ پر پہنچے-

PROPERTY TAX LEVIED ON WAQF PROPERTIES BY KARACHI MUNICIPAL CORPORATION

***4126. Maulana Ghulam Ghaus :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government, be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the Karachi Municipal Corporation is charging property tax on waqf properties at the rate of 33 per cent of total income accruing therefrom;

(*b*) whether it is a fact that the Karachi Municipal Corporation has levied a property of Rs. 30,000 on the waqf property attached to Jamia Masjid and Madressah Islamia, New Town Karachi;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, whether Government in view of the fact that the income of the said property is less than the expenditure incurred on it intend to exempt it from the payment of property tax?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) :(*a*) No, the rate of tax is not 33 percent. At present Karachi Municipal Corporation is charging property tax (which includes water rate and conservancy charges) at 23 percent on the annual rental value of a building or a shop. Prior to 1st July 1963, the rate was 25 per cent.

(*b*) No tax is being levied on buildings used as mosques or schools. However, there is no provision under the law for exempting from the payment of tax buildings or shops attached to mosques or schools which have been let out on rent. The monthly aggregate rent of shops attached to the afore-mentioned mosques and schools is Rs. 2,528.00. While levying property tax the expenditure on the the repairs of the shops and buildings (10 per cent of the annual rental value) is not taken into account.

(*c*) In view of the facts explained in (*a*) and (*b*) above Government do not intend to exempt rent bearing property as this will adversely affect the finances of the Corporation.

مولانا غلام غوث - کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ اس وقف کی آمدنی سے اس کا خرچ زیادہ ہے -

وزیر بنیادی جمہوریت (مسٹر عبدالقادر سنجرانی) - خرچ زیادہ بھی ہو تو اس کا کوئی اثر نہیں پڑتا - کیونکہ ٹیکس تو آمدنی پر لگتا ہے -

سردار عنایت الرحمن خان عباسی - کیا وزیر صحت اس معاملہ پر اس طرح غور کریں گے کہ جس طرح سرکاری جائداد پر کوئی ٹیکس نہیں ہوتا - اور وقف ایکٹ کی رو سے اوقاف بھی semi Government ہیں اس لئے انہیں ٹیکس سے مستثنے قرار دیا جائے -

وزیر بنیادی جمہوریت - انہوں نے وقف پراپرٹی کے متعلق پوچھا ہے تو ہم نے جواب دیا ہے -

مولانا غلام غوث - کیا آپ موقع ملاحظہ فرما کر اپنی رائے قائم کریں گے -

وزیر بنیادی جمہوریت - ہمیں معلوم ہے اس کا ریونیو ۵۲۸ روپیہ ہے - سکول اور مسجد پر تو ٹیکس لگتا نہیں پھر کس کے متعلق غور کریں -

SOLING OF PHALIA-QADIRABAD ROAD NEAR VILLAGE SEERAY

***4132. Chaudhri Sai Muhammad** : Will the Minister of Basic Democracis and Local Government, be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that District Board, Gujrat provided brick soling on one mile stretch of Phalia-Qadirabad Road near Village Seeray; if so, the year in which the stretch of road was constructed;

(*b*) whether it is a fact that the soling on the above stretch has been completely damaged with the result that the people find it very difficult to make their way through, if so, whether the District Council, Gujrat, intend to lay brick soling again on the said portion of the road; if so, when ? if not, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) :(*a*) Yes. The brick soling covering a length of 810 ft. on Phalia-Qadirabad Road (from village Phalia to Government High Shchool, Phalia), was provided by the District Council during October, November 1962 ata cost of Rs. 3,240.

(*b*) No. The said portion of the Road is in good motorable condition and has not been damaged. The question that the District Council, Gujrat should lay brick soling again on the same stretch of road, threrefore, does not arise for the the present.

چودھری سعی محمد - آپ جواب غلط پڑھ رہے ہیں -

مسٹر سپیکر - آپ پہلے سن لیں -

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - یہ جواب اسی سوال کا ہے -

چودھری سعی محمد - جناب والا - دس دن ہوئے یہ سوال بھیجا گیا تھا اور اب اس کا جواب آیا ہے جو غلط ہے - میں نے سوال دوبارہ درست کرکے لکھا تھا - پھر وہی جواب دیا گیا ہے - میں نے یہ پوچھا تھا کہ موضع سیرے کے نزدیک پھالیہ قادر آباد سڑک بالکل ٹوٹی ہوئی ہے اس کی کوئی مرمت نہیں ہوئی اور لوگوں کو سخت تکلیف ہے یہ ایک میل کا ٹکڑا اتنا خراب ہے کہ لوگوں کو گذرنا مشکل ہوتا ہے - میں نے یہ سوال بار بار لکھ کر دیا ہے - لیکن ہر بار ایک ہی غلط جواب دے دیا جاتا ہے -

وزیر بنیادی جمہوریت (مسٹر عبدالقادر سنجرانی) - میں وہ سوال پھر پڑھ دیتا ہوں -

مسٹر سپیکر - وہ موضع سیرے کے متعلق دریافت کر رہے ہیں -

چودھری سعی محمد - یہ سوال جو پڑھا گیا ہے مجھے معلوم ہے - میرا اعتراض تو وہ سنتے ہی نہیں - میرا اعتراض ہے کہ لوگوں کو آنے جانے میں کوئی سہولت نہیں - سڑک ٹوٹی ہے ناکارہ ہے - میں نے اپنے سوال میں صاف طور پر موضع سیرے کے متعلق لکھا ہوا ہے اس کا جواب ہی نہیں دیا جاتا -

مسٹر سپیکر - سنجرانی صاحب کیا آپ جواب دینا چاہتے ہیں -

وزیر بنیادی جمہوریت - پھر تحقیقات کر لیں گے -

چودھری سعی محمد - میں نے اتنے دنوں سے سوال دیا ہوا ہے - ب میں نے دوبارہ سیکرٹری صاحب کو لکھ کر دیا ہے اور انہوں نے اپنے سٹاف کو کہا ہے لیکن اب جب جواب دیا گیا ہے تو یہ وہی پہلا جواب ہے - میرا اصل سوال تو دیکھتے ہی نہیں -

مسٹر سپیکر - تحقیقات کر لیں گے -

چودھری سعی محمد - یہ تحقیقات کرتے رہیں گے - اس سے موضع سیرے کے لوگوں کو کیا فائدہ - ان کی تکالیف تودور نہیں ہوں گی -

Question No. 4146 NOT ASKED

Question No. 4156 NOT ASKED

UPGRADING OF PRIMARY AND MIDDL SCHOOLS IN DISTRICT KOHAT

***4160. Syed Haziq Ali Shah** : Will the Minister of Education, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Government Primary and Middle Schools are upgraded on the recommendation s of the District Divisional Councils ;;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether any such recommendations were received by Government from the District Council, Kohat during the last fiscal year; if so, the names of the Schools upgraded during the said year on such recommendations?

پارلیمنٹری سیکرٹری (خان ملنگ خاں) : (الف) جی ہاں -

(ب) ضلعی کونسل کوہاٹ-ڈویژنل کونسل پشاور نے مندرجہ ذیل لوئر مڈل/پرائمری سکولوں کو ۶۳-۱۹۶۳ء میں مڈل کا درجہ دینے کے لئے سفارش کی تھی معاملہ زیر غور ہے - اور منتخب شدہ سکولوں کو موجودہ سال کے دوران میں مڈل کا درجہ دے دیا جائیگا :-

سکول کے نام—

(۱) گورنمنٹ لوئر مڈل سکول ناری پارس -

(۲) گورنمنٹ لوئر مڈل سکول داب -

(۳) گورنمنٹ لوئر مڈل سکول توروری -

(۴) گورنمنٹ لوئر مڈل سکول جرلاکی -

(۵) گورنمنٹ لوئر مڈل سکول کھوگاکی کلہ -

(٦) گورنمنٹ زنانہ پرائمری سکول گیمبٹ۔

(٧) گورنمنٹ زنانہ پرائمری سکول لتمبر۔

سید حاذق علی شاہ۔ کیا میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے پوچھ سکتا ہوں کہ یہ معاملہ ڈسٹرکٹ کونسل کوہاٹ اور ڈویژنل کونسل پشاور کی معرفت ان تک آیا ہے یا افسر متعلقہ نے خود بخود بھیجا ہے۔ میں چیلنج کرتا ہوں کہ ان کے through نہیں آیا۔

پارلیمنٹری سیکرٹری۔ اس معاملہ کے متعلق ڈسٹرکٹ کونسل کوہاٹ اور ڈویژنل کونسل پشاور نے سفارش کی ہے۔

سید حاذق علی شاہ۔ مجھے یقین ہے کہ یہ معاملہ ڈسٹرکٹ کونسل کوہاٹ اور ڈویژنل کونسل پشاور کی وساطت سے نہیں آیا۔ میں نے دوبارہ دیکھا ہے۔ میں خود ممبر ہوں اور مجھے معلوم ہے کہ یہ معاملہ کبھی پیش نہیں ہوا۔ افسر متعلقہ اپنے لوگوں کو راضی کرنے کے لئے جہاں چاہتے ہیں بنا دیتے ہیں۔

Parliamentary Secretary : This year it was intended to upgrade 70 Government Primary Lower middle schools and 150 local body and privately managed schools. The schools upgraded in the local body sector are subject to the condition that the managements concerned contribute matching funds. Previously, the District Councils and Town Committees situated in the area of the former Punjab, provided the matching funds. But after the provincialization of primary education upto the middle standard, the Local Bodies' contribution is not forthcoming. It has, therefore, become necessary to modify the plan and reduce the number of schools to be upgraded. The question involves, funds and a likely shortfall in the attainment of targets of the Development Plan. The matter, is, therefore, being re-examined.

Consequently, it has not so far been possible to select the primary lower middle schools which will be upgraded this year.

سید حاذق علی شاہ — میرا سوال جسکا جواب انہوں نے پڑھا ہے۔ یہ تھا —

(a) Whether it is a fact that Government Primary and Middle Schools are upgraded on the recommendations of the District Divisional Councils;

سوال کے جواب میں انہوں نے کہا۔ کہ ''ہاں''۔ میں کہتا ہوں۔ کہ آپکی ''ہاں'' میں غلطی ہوئی۔ کہ ڈسٹرکٹ کونسل کی وساطت سے نہیں ہوا۔ اور اگر اس سلسلہ میں غلطی ہوئی ہو تو کیا افسر متعلقہ کے متعلق کچھ تحقیقات کریں گے۔

خان ملنگ خان — انشاءاللہ Re-organise کریں گے۔

Mr. Speaker : The Question Hour is over. We now come to short notice questions.

POINT OF ORDER

re-admittance of Short Notice Questions

Mir Abdul Baqi Baluch (Mekran—1) : On a point of order. Sir, I invite your attention to Rules 37, 38 and 39 of the Rules of Procedure. Rule 37 reads:

"Subject to the provisions of these Rules, a question may be asked for the purpose of obtaining information on a matter of public concern within the special cognizance of the Minister, Parliamentary Secretary or Momber to whom it is addressed."

جناب والا ۔ میں نے ایک Short Notice Question دیا تھا ۔ جسپر پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے دستخط بھی کر دیئے تھے ۔ کہ وہ اسکا جواب دینگے ۔ اس Short Notice Question کے متعلق مجھے یہ حکم موصول ہوتا ہے ۔

"I am directed to refer to your Short Notice question on the subject noted above and to say that it has been disallowed on the ground to the subject relates to the Central Government and responsibilty of the Provincial Government is not involved. Moreover the subject matter of the question is sub-judice".

جناب والا ۔ سوال یہ تھا ۔

(a) whether it is a fact that certain areas of Quetta and Kalat Divisions have been transferred to Iran; if so when;

(b) whother the actual administration of the areas mentioned in (a) had also been transferred to Iran, if so, when if not, when is it going to be transferred.

اب جناب والا ۔ رولز کے مطابق دو اصول اس میں دکھائے گئے ہیں ۔ جسکی وہ فرماتے ہیں ۔ کہ خلاف ورزی ہوئی ہے ۔ اول یہ ہے رول نمبر ۳۹ کا ساتواں پارٹ وہ اس طرح ہے ۔

"39 (vii) it shall not relate to a matter which is not primarily the concern of the Provincial Government of West Pakistan"

جناب والا ۔ اس سلسلے میں چونکہ جناب پارلیمنٹری سیکرٹری نے خود اسی پر دستخط کئے تھے ۔ یہ بات صاف ظاہر ہو جاتی ہے ۔ کہ یہ صوبائی subject تھا ۔

اور یہ subjudice نہیں تھا ۔ اسکے علاوہ وہ علاقے Centrally administered علاقے نہیں ہیں ۔ بلکہ یہ صوبائی نظم و نسق کے تحت ہیں ۔ اور اس صوبے کی تحویل میں ہیں ۔ اسکے علاوہ جناب والا ۔ یہ کہا گیا ہے ۔ کہ Matter subjudice ہے ۔ تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ کہ میں نے صرف یہ انفارمیشن مانگی تھی۔

"whother it is a fact that certain areas of Quetta and Kalat Divisions have been transferred to Iran, if so when

تو یہ subjudice نہیں ہے - کیا کورٹ کے سامنے صرف یہ مسئلہ درپیش ہے - کہ یہ علاقے ایران کو منتقل ہوئے ہیں یا نہیں - یا کورٹ کے سامنے کوئی اور مسئلہ درپیش ہے - ان دو حقائق کے پیش نظر مجھے اور اس ملک کے عوام کو ایک اہم مسئلے سے واقفیت حاصل کرنے سے روکا گیا ہے - اور میں اس سلسلے میں احتجاج کرتا ہوں - اور آپ کی رولنگ بھی مانگتا ہوں - کہ آیا ایسے مسائل پر جو صوبائی subject ہوں - اور جو subjudice بھی نہ ہوں - انکو مسترد کرنا کہاں تک جائز ہے - بالخصوص-اس صورت میں جبکہ اس سے زیادہ سیاسی پیچیدگیاں پیدا ہونگی - اور ہو سکتا ہے - کہ وہ علاقے جو آج امریکی شہہ پر بظاہر ایران کو دئے جا رہے ہیں - آخر کار امریکہ افغانستان کو دلوادے - اور بعد میں اس سے بہت پیچیدگیاں پیدا ہوں - (قطع کلامیاں) - اور جناب والا دس ہزار آدمی بھی اس علاقے میں حکومت اسطرف ایران میں منتقل کرنا چاہتی ہے - بغیر کسی ریفرنڈم کے -

مسٹر سپیکر - باقی صاحب - آپ سوال اور اسکے Hints کو Discuss نہ کریں - آپ اپنے پوائنٹ آف آرڈر کے متعلق ہی بات کریں -

Minister of Law : Mr. Speaker, Sir.

Mir Abdul Baqi Baluch : Sir, I am on a point of order, let me speak and then you may rule it out. But as I am on a point of order I may be allowed con-totinue.

Mr. Speaker : Yes, Yes the member may continue.

میر عبدالباقی بلوچ- میرے پوائنٹ آف آرڈر میں یہ بات اسلئے آرہی ہے - کہ اتنی اہم بات ہے - اور اسے لوگوں کے سامنے آنے سے روکا گیا ہے - صرف اطلاع بھی روکی ہے - حالانکہ یہ حکومت اتنے ہزار آدمی ایران کو بغیر ریفرنڈم کے دینا چاہتی ہے- اور ہمارا Contentions یہ ہے- کہ جو ایرانی بلوچستان میں بلوچ رہ رہے ہیں اور جن پر ایرانی حکومت ظلم و تشدد کر رہی ہے ان کی طرف ریفرنڈم کرایا جائے کہ آیا وہ پاکستان میں شامل ہونا چاہتے ہیں یا نہیں - اور مجھے یقین ہے کہ وہ ہمارے ساتھ شامل ہوں گے - بجائے اس کے کہ ہم ایرانی بلوچوں کو حق خودارادیت دلوائیں - اور یہ معاملہ یو- این - او میں لے جائیں ہم انکا اپنے دس ہزار آدمی بزور بازو ایران میں دھکیل رہے ہیں - اس سوال کو روکنے سے آیا مجھے یہ حق بھی نہیں دیا - کہ مجھے معلوم ہو - کہ یہ سب کچھ کیا ہے- آیا اخبارات میں جو بات آئی ہے - وہ صحیح ہے - یا غلط ہے- اور اب انکے

بعد مجھے موقع بھی نہیں ملیگا ۔ آپ مجھے بتائیں ۔ کہ اس اہم مسئلے پر میں کس طرح روشنی ڈال سکتا ہوں ۔ کس طرح حقائق معلوم کر سکتا ہوں ۔

Mr. Speaker : Yes, Mian Sahib.

میاں عبداللطیف (شیخوپورہ - ۱) ۔ جناب گذارش یہ ہے ۔ کہ ممبر کا یہ بہت ضروری اور بہت اہم Privilege ہے ۔ کہ وہ اس ہاؤس میں سرکاری بنچوں سے منسٹروں سے یا پارلیمنٹری سیکرٹریوں سے چند محدود subjects کے متعلق جنکی تفصیل رولز میں دی ہوئی ہیں ۔ سوالات پوچھیں اور یہ پھر منسٹر کی ذمہ داری ہے ۔ کہ وہ انکے متعلق صحیح جوابات پیش کرے ۔ سپیکر ان دونوں آئینی ذمہ داریوں اور Privilege کے درمیان ایک سپریم اتھارٹی ہے ۔ جو یہ دیکھتی ہے ۔ کہ رولز کی contravention ہم نہ کریں ۔ اور Contempt of the House وہ نہ کریں ۔ اور غلط بیانی اس ہاؤس میں وہ بالکل نہ کریں ۔ جہانتک ad nissibilty کا سوال ہے ۔ جناب کو یہ اختیار ہے ۔ کہ آپ دیکھیں کہ رول نمبر ۳۹ کی contravention تو نہیں ہے ۔ ہم انہی ذمہ داریوں سے جناب بالکل آگاہ ہیں ۔ رولز ہمارے سامنے ہیں ۔ جہانتک ہماری کوشش ہوتی ہے ۔ ہم کسی سوال کو بھی اسکی چار دیواری سے باہر جانے نہیں دیتے ۔ جہانتک اس سوال کا تعلق ہے ۔ جناب کی توجہ رول نمبر ۳۹ کی طرف دلاتا ہوں ۔ اس میں یہ ہے ۔

"39. In order that a question may be admissible, it must satisfy the following conditions, namely :—

(i) it shall not bring in any name or statement not strictly necessary to make the question intelligible;

(ii) if it contains a statement, the Member shall make himself resonsible for the accuracy of the statement;

(iii) it shall not contain arguments, inferences, ironical expressions, imputations, epithets or defamatory statements;

(iv) it shall not ask for an expression of opinion on or the solution of an abstract legal question or a hypothetical proposition ;

(v) it shall not refer to the character or conduct of any person except in the official public capacity not to the character or conduct which can be challenged only on a substantive motion;

(vi) it shall not be of excessive length ;

(vii) it shall not relate to a matter which is not primary the concern of the Provincial Government of West Pakistan.

تو جناب والا ۔ اس سوال کے متعلق جو main اعتراض ہے ۔ وہ یہ ہے ۔ کہ یہ پراونشل گورنمنٹ کو relate نہیں کرتا ۔ جہانتک اسکا تعلق ہے ۔ اگر کوئٹہ اور قلات اسی پراونشل گورنمنٹ سے متعلق نہیں ۔

تو یہ سوال واقعی Rul-out کرنے کے قابل ہے - لیکن اگر کوئٹہ قلات کا چپہ چپہ اور ایک ایک انچ ہر فرد بشر ہر زندہ اور ہر مردہ چیز جو وہاں موجود ہے - اسکا تعلق اس Executive اور اس ہاؤس سے ہے تو -

member would not like to ask any question with regard to that factual position, whether that is still as under the consideration of the House or not ?

اسکے علاوہ جناب دوسرا اعتراض جو کیا گیا ہے - وہ یہ کہ یہ subjudice ہے - میرے خیال میں جناب نے ہائی کورٹ کی Proceedings نہیں دیکھیں - اور سیکرٹری صاحب نے بھی نہیں دیکھیں - میں نے جناب کچھ دیکھا ہے - وہ یہ ہے کہ وہاں اس ساری Transaction کی Legality کو چیلنج کیا گیا ہے - Right of the Executive کو چیلنج کیا گیا ہے - لیکن یہاں جو سوال پوچھا گیا ہے - وہ محض یہ ہے - کہ کیا کوئٹہ ، قلات کا وہ پارٹ اب اس ہاؤس کی jurisdiction کے اندر ہے یا نہیں ہے - یا کسی کو دیدیا گیا ہے - اگر دے دیا گیا ہے - تو کب اور کس نے دیا ہے - اگر نہیں دیا ہے - تو کیا دینے کا ارادہ ہے - اور کب - جناب ان دونوں چیزوں کا تعلق ہے گورنمنٹ نے یہ دونوں باتوں کو جانتے ہوئے اجازت دی ہے ہم اسکا جواب دینے کیلئے تیار ہیں تو اس vital question کی information سارے صوبے کیلئے important ہے بلکہ سارے ملک کیلئے - تو میں درخواست کرونگا کہ مجھے اس سوال کو پوچھنے کی اجازت دی جائے -

مسٹر سپیکر - پہلے آپ سپیکر کی رولنگ تو سن لیں -
پوزیشن اس میں باقی صاحب یہ ہے کہ پارلیمنٹری سیکرٹری صاب سوال کا نوٹس accept کر سکتے ہیں کسی question کو admit نہیں کر سکتے یا disallow نہیں کر سکتے کسی question کو admit کرنا اور allow کرنا سپیکر کی رولنگ اور اسکی اجازت سے ہے - جہاں سپیکر کے اختیارات کا تعلق ہے سپیکر اسکے لئے فائنل اتھارٹی ہے اور اب آپ کا question اسلئے disallow کیا گیا ہے کہ وہ معاملہ یعنی Transfer of Property سنٹر کا سبجیکٹ ہے اسکے متعلق رولنگ فائنل ہے - اسکو آپ discuss نہیں کر سکتے اسلئے آپ کا پوائنٹ آف آرڈر Rule out کیا جاتا ہے -

SHORT NOTICE QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : Now we come to short Notice Questions. Khan Ajoon Khan Jadoon may please read his question.

ZAROBI-KALABAT ROAD

***4175. Khan Ajoon Khan Jadoon :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government please refer to answer to my Starred Question No. 3461 given on the floor of the House on 9th July 1963 and state :—

(*a*) the dates on which the work of spreading ballast started on Zarobi-Kalabat Road;

(*b*) whether it is a fact that the Crank shaft of the diesel road roller was broken; if so, (i) the date on which it was broken; (ii) the date on which B&R Authorities were approached for the replacement of road roller; (iii) the progress so far been made in this behalf; and (iv) the date by which the rolling of the Zarobi-Kalabat road is likely to be completed?

Minister of Basic Democracies (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) : Sir I think the Office has not yet received the question.

Mr. Speaker : This is a short notice question relating to the Department of Basic Democracies.

وزیر بنیادی جمہوریت - میں عرض کر رہا تھا کہ آفس میں ہم کو نہیں ملا ہے ورنہ میں جواب دے دیتا۔

خان اجون خان جدون - اسکی کاپی بھی مجھے دی جا چکی ہے۔

مسٹر سپیکر - سنجرانی صاحب مجھے اطلاع ملی ہے کہ اسکے متعلق آپ کو نوٹس پہنچ چکا ہے -

خان اجون خان جدون - یہ جواب بھی آ چکا ہے مجھے اس کی کاپی دی جا چکی ہے -

Mr. Speaker: The Minister should be vigilant about that. If he has received a notice, he must reply to the question.

سردار عنایت الرحمن خان عباسی- کیا یہ ضروری ہے کہ آئندہ کیلئے ہم question کا جواب لکھ کر دے دیا کریں ؟ -

وزیر صحت - جناب میں verify کر لوں تو جواب دے دونگا -

Mr. Speaker : I now pass on to the next question. It will be answered after that. Mr. Abdur Raziq Khan.

TRANSFERS OF DEPUTY SUPERINTENDENT OF POLICE

***4268. Mr. Abdur Raziq Khan** : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that transfers of the Deputy Superintendents of Police are made by the Inspector General of Police and not by the Deputy Inspectors General of the Regions;

(*b*) If answer to (*a*) above be in the affirmative, whether it is a fact that people of the farflunged places find it extremely difficult to come to Lahore to lodge complaint against ill reputed Deputy Superintendents Police with the result that ill reputed Deputy Superintendents of Police go scot free;

(*c*) whether it is a fact that beside two M. P. As and one M. N. A. some Chairman, Union Councils lodged compliants with the Superintendent Police Hazara against Mr. Hamiuddin, S. H. O. Incharge, D. S. Batgram (Hazara) and Mr. Muhammad Yusaf, Khan, Deputy Superintendent Police, Ogi (Hazara) in connection with the case 'State' *Vs.* Gul Muhammad Khan, registered under section 302/307 P. P. C. ;

(*d*) whether it is a fact that after making an on the spot inquiry, the said Superintendent Police deputed Mr. Ali Asghar Khan, Inspector, to hold a detailed inquiry and investigation into the matter;

(*e*) whether it is a fact that thereafter the said S. H. O. was transferred to some other area, but the Deputy Superintendent of Police, Mr. Yusaf Khan, continued to be posted at Ogi;

(*f*) if answer to (e) above be in the affirmative, reasons for keeping the said Deputy Superintendent of Police, posted at Oghi against the wishes of the residents of that area and whether Government intend to transfer the said Deputy Superintendent of Police from Oghi; if so, when; if not, reasons therefor?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق)۔ جناب والا ۔ اس سوال کا نوٹس ہمیں آفس میں پونے بارہ بجے ملا اسلئے جواب مہیا نہیں ہو سکا ۔

مسٹر سپیکر - میاں صاحب نوٹس آپ نے خود accept کیا تھا۔

پارلیمنٹری سیکرٹری - جی ہاں ۔

مسٹر سپیکر - اسکے بعد جواب دینا آپکی ذمہ داری ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا۔ پشاور سے جواب آنا تھا وہ وقت پر نہ آسکا ۔

مسٹر سپیکر - اسکا انتظام یہ ہوتا ہے کہ In time جواب نہ آئے تو نوٹس accept نہ کیاجائے ۔ ایک دفعہ نوٹس accept کرنے کے بعد تو جواب کی ذمہ داری آپ پر ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب آئندہ یہ احتیاط کی جائیگی ۔

مسٹر سلطان محمد اعوان - پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا یہ شارٹ نوٹس سوال دیا گیا تھا اور اس سوال سے ظاہر ہے کہ کتنا ضروری ہے ۔ مجھے افسوس ہے کہ بدنام ۔ ڈی ایس ۔ پی . . . . . .

Mr. Speaker: There should be no supplementary question when there is no answer to this question.

مسٹر سلطان محمد اعوان - مجھے اجازت دیجئے دو منٹ کی -

مسٹر سپیکر - سپلیمنٹری تو نہ ہونا چاہئے -

مسٹر سلطان محمد اعوان - دومنٹ تو آپ مجھے دیں - یہ اتنا اہم معاملہ ہے -

مسٹر سپیکر - انہوں نے کوئی جواب تو دیا ہی نہیں -

مسٹر سلطان محمد اعوان - میں کہتا ہوں کہ بدنام ڈی - ایس - پی جو ہزاروں روپیہ رشوت لیتا ہے اور وہ پاکستان کے خلاف ہے جیسا کہ اس نے ایک لڑائی کروادی - جس میں پاکستان کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے اسکے خلاف ایم - این - اے اور ایم - پی - اے دونوں ہیں اس نے ایک تھانے دار کا جو بیچارا بہت اچھا تھا ٹرانسفر کرادیا اور یہ ذلیل انسان یونہی چھوڑ دیا گیا ہے -

Mr. Speaker: The Member may please take his seat.

سردار عنایت الرحمن خان عباسی- پوائنٹ آف آرڈر - جناب ان شارٹ نوٹس سوالات کے سلسلے میں کیا یہ درست ہے کہ انکا نوٹس accept کرنے کے بعد انکا جواب ضروری ہوتا ہے اگر یہ بات درست ہے تو میں آپ کی رولنگ چاہتا ہوں کہ اگر جواب نہ دیا گیا اور جواب مہیا کرنے والے نے جواب مہیا نہ کیا تو کیا اسکے خلاف کوئی کارروائی ہو سکتی ہے-

مسٹر سپیکر - عباسی صاحب اس میں پوزیشن یہ ہے جہاں تک سوال کا تعلق ہے اگر وزراء صاحبان چاہیں تو جواب دینے سے انکار کر سکتے ہیں لیکن مناسب یہ ہوتا ہے کہ اگر question کا نوٹس accept کرتے ہیں تو جواب دیں لیکن قانونی پوزیشن یہ ہے کہ جواب دینے سے انکار بھی کر سکتے ہیں -

Khawaja Muhammad Safdar: It is in the public interest that they refuse to answer.

مسٹر سلطان محمد اعوان - پوائنٹ آف آرڈر - جیسا کہ سوال کے متعلق کہا گیا ہے میری یہ گذارش ہے کہ اس سوال کے پیش نظر کوئی منسٹر یہ assurance دے کہ وہ ڈی- ایس - پی کے خلاف تحقیقات کر کے . . . . . .

Mr. Speaker: This is no point of order. The Member may take his seat.

SECRETARY, IMPROVEMENT TRUST, GUJRANWALA, HOLDING DUAL CHARGE

***4269. Khawaja Muhammad Safdar**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the Secretary, Improvement Trust Gujranwala, is also holding the charge of the office of Chief Officer, Municipal Committee, Gujranwala;

(*b*) whether it is also a fact that Government have ordered that the above arrangements should continue till the Local Bodies Service comes into existence;

(*c*) whether it is a fact that Government have recently directed the Deputy Commissioner, Gujranwala to recommend Mr. Fazal Elahi, Superintendent, Octroi Municipal Committee, Gujranwala, for appointment as Chief Officer, Gujranwala Municipal Committee, in addition to his duties as Superintendent; Octroi;

(*d*) whether it is a fact that Mr. Fazal Elahi is a Matriculate, and the present incumbent is a graduate and holds the diploma of L. S. G. D. as well;

(*e*) if answers to (*a*) to (*d*) above be in the affirmative, reasons asking Deputy Commissioner, Gujranwala to recommend the appointment of Mr. Fazal Elahi as Chief Officer ?

وزیر بنیادی جمہوریت (مسٹر عبدالقادر سنجرانی) - میں یہ عرض کروں گا کہ یہ سوال کل دفتر میں آیا جسکا جواب مجھے آج ملا لیکن مجھے اسکے متعلق تسلی نہیں ہے -

Khawaja Muhammad Safdar: Then it is not in the public interest to disclose it.

Minister of Basic Democracies: I am not satisfied by the answer that has been supplied to me.

Mr. Speaker: The Minister may please reply to the question of Mr. Jadoon.

Minister of Basic Democracies: I will give it in five minutes because I have sent for the Section Officer concerned.

Mr. Speaker: But I have no other question to put in the meantime.

Minister of Basic Democracies: Sir, I will reply it in five minutes. If the Member comes to my room I will give him the answer.

Khan Ajoon Khan Jadoon: Not in the Minister's room. I want it here.

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

MR. M. YASIN, CHIEF INSPECTOR OF MINES, WEST PAKISTAN

***4162. Syed Safi-ud-Din**: Will the Minister of Co-operation and Labour be pleased to state:—

(*a*) the qualifications of Mr. M. Yasin, Chief Inspector of Mines, West Pakistan;

(*b*) the qualifications of Malik Muhammad Amin, Inspector of Mines and of other Inspectors of Mines working under the above mentioned Chief Inspector of Mines;

(*c*) whether it is a fact that Mr. M. Yasin holds only a diploma from the Dhanbad School of Mines and does not possess any degree;

(*d*) whether it is a fact that some of the Inspectors working under the Chief Inspector of Mines hold the degree and the highest qualifications from foreign universities;

(*d*) whether it is a fact that Mr. M. Yasin, Chief Inspector of Mines, West Pakistan attained the age of 55 years, some years, ago;

(*f*) if answers to (*a*) to (*e*) above be in the affirmative, whether Government intend to retire the said Chief Inspector of Mines from service in order to pave the way for the promotion of the above-mentioned Inspectors?

Minister of Co-operation and Labour (Syed Ahmed Nawaz Shah Gardezi): (*a*) Mr. M. Yasin possesses the following qualifications:—

(1) Passed in 1930 the regular course of Indian School of Mines in Geology;

(2) Obtained Coal Mining Engineering Certificate;

(3) Holds since 1937, a first class Colliery Manager's Certificate of Competency; and

(4) Surveyor's certificate of competency granted under the Mines Act, 1923.

(*b*) The qualifications of Mr. M. A. Malik are as follows:—

(1) Master of Engineering in Mining from University of Sheffield;

(2) Diploma of the Indian School of Mines, Dhanbad in Mining Engineering (AISM)—First Class;

(3) B.Sc. Degree, University of Punjab;

(4) Colliery Managers Certificate under Indian Mines Act;

(5) Surveyor's Certificate of Competency from India and I.M.A'; and

(6) Passed First Class Colliery Managers Examination.

There is no other Inspector of Mines besides Mr. M. A. Malik.

(*c*) Mr. M. Yasin holds the qualifications mentioned at (*a*) above which are inconformity with the rules.

(*d*) Mr. M. A. Malik whose qualifications are given at (*b*) above in the only Inspector of Mines working under Mr. M. Yasin. Mr. Malik does hold some foreign qualifications, but Mr. M. Yasin is holding the office of Chief Inspector of Mines because he is the senior-most Inspector in the Department.

(*e*) Yes.

(*f*) The age of superannuation has been raised from 55 to 60 years by the Central Government and Mr. M. Yasin had been allowed to continue.

POST OF ASSISTANT REGISTRAR, CO-OPERATIVE SOCIETIES, DERA ISMAIL KHAN

***4163. Mir Abdul Baqi Baluch**: Will the Minister of Co-operation be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the present incumbent of the post of Assistant Registrar, Co-operative Societies, Dera Ismail Khan, has been holding this post for the last sixteen years;

(*b*) whether it is a fact that the transfer orders of the said Officer were passed and cancelled several times during the said period; if so, the dates on which the orders for his transfer were passed and the authority who passed and cancelled the orders during the above-mentioned period;

(c) whether it is a fact that this Officer has also been given an assignment in the Co-operative Sugar Mills at Bannu in addition to his own duties;

(d) whether it is a fact that a separate post of Assistant Registrar for Bannu District has already been sanctioned;

(e) whether it is a fact that according to the general policy of the Government no Officer is allowed to continue in one district normally for more than 3 years especially in his home District;

(f) whether it is a fact that Dera Ismail Khan is the home-District of the said Officer;

(g) if answers to (a) to (f) above be in the affirmative the reasons for the posting of the said Officer in his home-District for such a long period?

Minister of Co-oper tion (Syed Ahmad Nawaz Shah Gardezi): (a) No. The present incumbent of the post of ARCS, Dera Ismail Khan, has been holding this post since 11th June 1954.

(b) Transfer orders were passed and cancelled thrice as per details given below:—

Date of transfer	*Authority which passed orders*	*Authority which cancelled orders*
28th February 1958	RCS, West Pakistan ..	RCS, West Pakistan.
4th August 1959 ..	RCS, West Pakistan ..	RCS, West Pakistan.
12th June 1963 ..	Government in Co-operative Department.	Government in Co-operative Department.

(c) Yes, for the reason that at the material time, the district of Bannu was within the jurisdiction of the concerned Assistant Registrar.

(d) Yes. With effect from 1st July 1963.

(e) Yes.

(f) Yes.

(g) This Officer was kept posted at Dera Ismail Khan because his work and conduct was satisfactory and in the absence of any complaints it was not considered necessary to transfer him.

VICE-CHANCELLOR PESHAWAR UNIVERSITY

*4165. **Mr. Abdur Raziq Khan**: Will the Minister of Education be pleased to state the date on which Chaudhri Muhammad Ali assumed the charge of the office of Vice-Chancellor, Peshawar University?

وزیر تعلیم (بیگم محمودہ سلیم خاں) - یونیورسٹی آف پشاور کے چانسلر نے مغربی پاکستان (یونیورسٹی آف پشاور) آرڈیننس ۱۹۶۱ء کی دفعہ ۱۱ کی ذیلی دفعہ ۳ کے تحت حاصل شدہ اختیارات سے کام لیتے ہوئے بذریعہ گورنر سیکرٹریٹ اعلامیہ نمبر ۶۳-۶۲/۲۶۳ مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۶۲ء چودھری محمد علی کو قائم مقام وائس چانسلر مامور کیا - چودھری محمد علی نے یکم فروری ۱۹۶۲ء کو وائس چانسلر کی حیثیت سے اپنے فرائض سنبھالے -

TAKING OVER OF GRAVEYARD MIANI SAHIB BY GOVERNMENT

*4186. **Amir Habibullah Khan Saadi** : Will the Parliamentary Secretary, Auqaf be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the Miani Sahib has been taken over by Government from the old grave diggers; in whose possession it was;

(b) whether it is a fact that the grave diggers are now facing acute economic crisis on this account;

(c) whether it is a fact that no alternative means of livelihood have been provided to the said grave diggers;

(d) if answers to (a) to(e) above be in the affirmative, whether Government intend providing any alternative means of livelihood to the abovementioned grave diggers; if so, when?

Parliamentary Secretary (Malik Jahangir Khan) :

HANDING OVER OF THE DOCUMENTS PERTAINING TO MIANI SAHIB GRAVEYARD TO THE LAHORE MUNICIPAL CORPORATION

*4187. **Amir Habibullah Khan Saadi** : Will the Parliamentary Secretary, Auqaf be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the Chairman, Managing Committee, Miani Sahib Graveyard Lahore constituted during the Martial Law regime has been directed by the Government to hand over all the documents pertaining to this graveyard to the Lahore Municipal Corporation;

(b) if answer to (a) be in the affirmative, whether it is a fact that the said Chairman has not so far complied with the orders of the Government;

(c) if answer to (b) above be in the affirmative, reasons thereof and the steps Government intend to take in this behalf?

Parliamentary Secretary (Malik Jahangir Khan) :

GIRLS SCHOOL JAMESABAD, DISTRICT THARPARKAR

*4193. **Amir Habibullah Khan Saadi** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the High School at Jamesabad District Tharparkar, has been shifted to a new building and the old building is lying vacant;

(b) whether it is a fact that Deputy Commissioner Tharpkarkar is of the view that the Girls School there be shifted to the vacant building whereas the people are demanding that the Primary School for boys should be housed in that building;

(c) whether it is a fact that the old High School building is not suitable for Girls School:

(d) whether it is a fact that the residents of the locality have apprised the Deputy Commissioner of the public views on this matter, if so, reasons for not acceding to the genuine demand of the public;

(e) whether Government is prepared to issue instructions to the Deputy Commissioner, Tharparkar, not to shift the Girls School to the said vacant building?

Minister of Education (Begum Mahmooda Salim Khan) :

---

*For answer please see Appendix at II, III, IV at the end.

BREACH OF THE PROVISION OF RULES OF LOCAL COUNCIL BY MALIK KHUSHI MUHAMMAD MEMBER, TOWN COMMITTEE, TOBA TEK SINGH, DISTRICT LYALLPUR

*4194. **Mr. Hamza**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Malik Khushi Muhammad Member, Town Committee Toba Tek Singh, District Lyallpur, was charged by the Deputy Commissioner, Lyallpur for the breach of the provisions of rules 4, 6 and 7 of the Local Council (Conduct of Members) Rules and a show-cause notice was served on him,—*vide* memo. No. 8890-E, dated 4th September 1962;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether it is a fact that Deputy Commissioner, Lyallpur, in his memo. No. 420-M/LFC, dated 7th February 1963, addressed to Chairman, Tehsil Council, Toba Tek Singh stated that a separate inquiry in this connection was also been held by the S. D. O. Toba Tek Singh, against the Chairman of the Town Committee into charges specified in the said memo ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, whether the said inquiry has been held; if so, the result thereof; if not, reasons therefor ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mr. Abdul Qadir Sarjrani) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes. The enquiry was held and according to the findings of the Enquiry Officer, Malik Khushi Muhammad, Member, Town Committee, Toba Tek Singh, was found guilty of the breach of the provision of rules of the Local Council (Conduct of Member) Rules. No action could, however, be taken against the member concerned because in the meantime, the Town Committee was superseded by the Commissioner, Sargodha, in September, 1963, under Article 78 of the Basic Democracies Order, 1959, on account of maladministration and mismanagement. The Resident Magistrate, Toba Tek Singh, has since been appointed as the Administrator of the superseded Town Committee. In the circumstance, the question of taking action in connection with the enquiry referred to at (*b*) above does not arise.

ADMISSION TO THE CENTRAL MODEL HIGH SCHOOL, LAHORE

*4200. **Maulana Ghulam Ghaus** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Principal Central Training College, Lahore deputed a Professor of his College to the Central Model High School, Lahore to assist the Headmaster of the School in the admission of students in K. G. Classes this year, if so, whether this practice was followed previously also, if not, the reasons for adopting this practice this year ;

(*b*) whether it is a fact that even after the publication of the first list of the admitted students, the principal kept on giving admissions, if so, (*i*) the number of students shown as admitted in the first list, (*ii*) the number of students admitted subsequently ; (*iii*) the number of students admitted this year; and (*iv*) the number of students admitted during the last three years separately ;

(*d*) whether it is a fact that a test was held for admission to 6th Class of this school, if so, the number of students admitted as a result of the said test this year ;

(*e*) whether it is a fact that after admitting students after holding the test admission was given to certain other students including students who failed in the test, if so, reasons thereof?

---

*For answer please see Appendix V at the end.

INCOME OF THE PRESENT PRINCIPAL CENTRAL TRAINING COLLEGE, LAHORE

***4201. Maulana Ghulam Ghaus** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the present Principal, Central Training College, Lahore, went to all the Training College in the Province as an examiner this year, if so, whether such was the practice in previous years also;

(b) whether it is a fact that during previous years, the Principrl, Central Training College, Lahore had an income of nearly Rs. 800 a year from examination fees, but the income of the present Principal from examination fees has gone up to Rs. 5,000 this year, if so, whether Government have permitted the said Principal to accept so much fee in addition to his pay;

(c) whether it is a fact that the present Principal, Central Training College, Lahore, is also the Secretary of the Board of Studies in Education in the University of Punjab?

وزیر تعلیم (بیگم محمودہ سلیم خاں) - (الف) سنٹرل ٹریننگ کالج لاھور کے موجودہ پرنسپل نے اس سال مغربی پاکستان کے تمام ٹریننگ کالجوں میں بطور ممتحن کام نہیں کیا - انہوں نے پنجاب یونیورسٹی کے بی - ای - ڈی کے عملی تعلیمی امتحان میں تین سنٹروں لاھور - بہاولپور اور لائل پور میں بحیثیت ایک ممتحن کام کیا - گذشتہ سالوں میں صرف ایک ھی سنٹر اور وہ بھی لاھور میں ھوا کرتا تھا - اور پرنسپل سنٹرل ٹریننگ کالج لاھور ھمیشہ ممتحنوں میں سے ایک ھوا کرتا تھا - ۱۹۶۱ء میں بہاولپور اور ۱۹۶۲ء میں لائل پور میں نئے سنٹر کھلنے سے پرنسپل سنٹرل ٹریننگ کالج لاھور اور گورنمنٹ ٹریننگ کالج بہاولپور اور لائل پور کو اس کام میں شریک کر لیا گیا - گذشتہ سال پرنسپل سنٹرل ٹریننگ کالج لاھور اور گورنمنٹ ٹریننگ کالج بہاولپور میں سے ھر ایک نے دو سنٹروں کا معائنہ کیا پرنسپل ٹریننگ کالج لائل پور نے صرف ایک سنٹر کا امتحان لیا - پرنسپل گورنمنٹ ٹریننگ کالج بہاولپور نے امسال پھر دو سنٹروں میں بطور ممتحن کام کیا اور پرنسپل گورنمنٹ ٹریننگ کالج لائل پور نے ایک سنٹر کا امتحان لیا -

(ب) سنٹرل ٹریننگ کالج لاھور کے سابقہ پرنسپلوں کی سالانہ آمدنی جو وہ امتحان سے حاصل کرتے رھے ھیں معلوم نہیں - یہ اطلاع پنجاب یونیورسٹی کے دفتر سے منگوائی جا رھی ھے -

پرنسپل سنٹرل ٹریننگ کالج لاھور نے ۱۹۶۳ء-۱۹۶۲ء کے دوران بی - ای-ڈی کے تعلیمی امتحان میں بطور ممتحن کام کرنے کے عوض ۲,۶۳۲-۵۰ روپے حاصل کئے - عام طور پر یہ رقم ۱۶۷۰ روپے ھونا چاھئے تھی لیکن معاوضہ میں زیادتی کے باعث یہ رقم ۲۶۳۲-۵۰ روپے تک پہنچ گئی-

معاوضہ کے حصول کے لئے گورنمنٹ نے منظوری دے دی تھی - جون ۱۹۶۳ میں منعقد ہونے والے بی - ای-ڈی کے تعلیمی امتحان میں پرنسپل سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور کی متوقع رقم ۱۹۴۰ روپے بطور معاوضہ بیٹھتی تھی اس کے بر خلاف پرنسپل گورنمنٹ ٹریننگ کالج بہاولپور صرف ۱۵۸۰ روپے اس امتحان میں بطور معاوضہ وصول کریں گے -

(ج) پرنسپل سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور اپنے پیش روؤں کی طرح پنجاب یونیورسٹی کے تعلیمی بورڈ کا کنوینر ہے اسے اس کام کے لئے کوئی معاوضہ نہیں دیا جاتا -

---

IRREGULARTIES COMMITTED BY THE PRESENT PRINCIPAL OF CENTRAL TRAINING COLLEGE, LAHORE

***4202. Maulana Ghulam Ghaus** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that many Professors senior to the present Principal of Central Training College, Lahore, have been ignored for this appointment, reasons therefor ;

(*b*) whether it is a fact that certain funds in the said College are administered by the Principal and no audit thereof is carried out, if so, the reasons therefor;

(*c*) whether it is a fact that after closing the College for summer vacations this year, a Tennis Club has been started at Principal's Bungalow and two Servants engaged for this Club are being paid out of the College funds;

(*d*) whether it is a fact that the furniture bought for the College, is used at the Principal's Bungalow, if so, whether this is permissible?

وزیر تعلیم (بیگم محمودہ سلیم خاں) (الف) سنٹرل ٹریننگ کالج کے پرنسپل کی تقرری کے لئے کسی بھی پروفیسر کو جو مسٹر اے-جی بٹ سے متقدم ہو نظر انداز نہیں کیا گیا - مسٹر-اے جی بٹ سے متقدم افسر بحیثیت ناظم تعلیمات کے فرائض انجام دے رہے ہیں اور ایک بطور پرنسپل گورنمنٹ ٹریننگ کالج بہاولپور کام کر رہے ہیں -

(ب) گورنمنٹ کے تمام کالج دو قسم کے فنڈ کا حساب کتاب رکھتے ہیں (ایک جس کا محاسبہ ہوتا ہے اور دوسرا جس کا محاسبہ نہیں ہوتا) محاسبہ والے فنڈ کی پڑتال ناظم حسابات مغربی پاکستان کرتا ہے غیر محاسبہ والے فنڈ کا انتظام پرنسپل خود کرتا ہے- سنٹرل ٹریننگ کالج میں دونوں اقسام کے فنڈ رکھے جاتے ہیں - موجودہ پرنسپل نے کسی قسم کے نئے فنڈ رائج نہیں کئے غیر محاسبہ والے فنڈ کی پڑتال کالج کے متقدم گزیٹڈ سٹاف کو سونپ رکھی ہے -

(ج) پرنسپل کے بنگلہ میں کوئی ٹینس کلب نہیں ہے لہذا دونوں ملازموں کو اس کام پر لگانے اور کالج کے فنڈ سے تنخواہ دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

(د) کالج کا فرنیچر پرنسپل کے بنگلہ میں استعمال نہیں کیا جاتا ۔

SCALES OF PAY OF TWO YEAR AND THREE YEAR TRAINED PRIMARY TEACHERS IN FORMER PUNJAB AND SIND

***4209. Mr. Muhammad Hanif Siddiqi**: Will the Minister of Education be pleased to state :—

(*a*) the scales of pay of two year and three year trained Primary Teachers in former Punjab and Sind before Integration separately;

(*b*) the scales of pay allowed to the said teachers in former Sind at present;

(*c*) whether it is a fact that teacher belonging to former Sind have represented that they should be given S. V. scales and not J. V. scales; if so, the decision taken or intended to be taken by Government in this respect ;

(*d*) whether it is a fact that at the time of Integration it was guaranted that pay scales will not be revised to anybody's disadvantage?

Minister of Education : (Begum Mahmooda Salim Khan) :

LEAVE OF ABSENCE OF M. P. As.

MR. WALI MUHAMMAD HAJI YAQOOB, M. P. A.

Secretary : The following letter has been received from Mr. Wali Muhammad Haji Yaqoob, M. P. A. :—

"Due to ill health, I again returned to Karachi, please move the Assembly for leave to be granted for the period of my absence. I will be back on recouping my health.

[From 5th July to 12th July 1963].

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

BEGUM AISHA AZIZ

Secretary : The following letter has been received from Begum Aisha Aziz, M. P. A. :—

"In continuation of my letter, dated 5th June, 1963, for grant of leave for one month with effect from 7th June, 1963, I pray for grant of further leave for 15 days with effect from 7th July, 1963.

I hope my earlier prayer for leave has been granted by the House and now also the House will be kind enough to grant extension of my leave."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

---

*For answer please see Appendix VI at the end.

PIR SAFI-UD-DIN M. P. A.

Secretary : The following Telegram has been received from Pir Safi-ud-Din, M. P. A. :—

"Kindly request Assembly for leave from 8th July for remaining period session, absence unavoidable owing Mothers Illness".

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MR. MUHAMMAD RAFIQ BABU, M. P. A.

Secretary : The following letter has been received from Mr. Muhammad Rafique Babu, M. P. A.:—

میں ۱۶/۷ کو حاضر ہو گیا ہوں - اسلئے میری چھٹی ۱۷/۷ سے
۲۱/۷ تک منظور کی جاوے -

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

BABU MUHAMMAD RAFIQUE, M. P. A.

Secretary : The following letter has been received from Babu Muhammad Rafique, M. P. A.:—

"I have an urgent work at Loralai. I, therefore, request leave from 15th July 1963 to 19th July 1963."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MR. GHULAM RASOOL, M. P. A.

Secretary : The following letter has been received from Mr. Ghulam Rasool, M. P. A.:—

"Owing to some unavoidable circumsance I could not attend the current Session from 7th June to 15th June.

This period may be treated as leave."

Mr. Speaker : The question is:

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MIAN ABDUL HAQ M. P. A.

Secretary : The following letter has been received from Mian Abdul Haq, M. P. A. and Parliamentary Secretary (Home):—

"I could not attend the Select Committee meeting on West Pakistan Islamic University Bill held on 28th May, 1963, beause of an urgent piece of work. May I, therefore, request the House kindly to condone my absence for the date and oblige."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

MR. MUNNAWAR KHAN, M. P. A.

Secretary : The following letter has been received from Mr. Munnawar Khan, M. P. A.:—

"I have received information that my wife is ill. I, therefore, leave for my home and may not be able to return for the Session, as one cannot judge the course of illness. Please get me leave of the house till the end of the present Session."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

MR. AHMAD NAWAZ BUGTI, M. P. A.

Secretary : The following letter has been received from Mr. Ahmad Nawaz Bugti, M. P. A.:—

"I am going out of Lahore for certain private work and am presently to aware when I shall be back. I, therefore, request that leave for the remaining sittings of the Assembly may kindly be got sanctioned by the House."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

SARDAR SHABBIR AHMAD KHAN RAIS, M. P. A.

Secretary : The following letter has been received from Sardar Shabbir Ahmad Khan Rais, M. P. A.:—

"I am not well and unable to attend the meeting of the Assembly. I shall be obilged if leave for 5th and 6th July 1963, is sanctioned."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

MR. ZULFIQAR ALI KHAN SIAL, M. P. A.

Secretary : The following letter has been received from Mr. Zulfiqar Ali Khan Sial, M. P. A.:—

"I am proceeding to my village in Jhang District for "Chehlum". It is, therefore, requested that leave from 11th July, 1963 to 15th July, 1963, may kindly be granted to me."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

SHEIKH MUHAMMAD HUSSAIN, M. P. A.

Secretary : The following Telegram has been received from Sheikh Muhammad Hussain, M. P. A.:—

"Excuse absence three days session".

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

KHANZADA TAJ MUHAMMAD KHAN, M. P. A.

Secretary : The following letter has been received from Khanzada Taj Muhammad Khan, M. P. A.:—

"I am writing to state that following my recent car accident in Lahore, I am required by my medical adviser to take further rest.

Iam,therefore,writing to request that arrangement should be made for me to be granted leave of absence from the Provincial Assembly until 2nd Jutil 1963."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MAULANA GHULAM GHAUS, M. P. A.

Secretary : The following letter has been received from Maulana Ghulam Ghaus, M. P. A.:—

"عرض ہے کہ از راہ کرم مجھے صوبائی اسمبلی کے اجلاس میں حاضری سے ۱۷، ۱۸، اور ۱۹ جولائی ۶۳ رخصت دی جائے کیونکہ مجھے ضروری کام کے لئے باہر جانا ہے"۔

Mr. Speaker : The question is:

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

NAWABZADA ALI MUHAMMAD KHAN KHAKWANI M. P. A

Secretary: The following letter has been received from Nawabzada Ali Muhammad Khan Khakwani, M. P. A.:—

"گذارش ہے ۔ کہ میں ایک یوم کی رخصت چاہتا ہوں ۔ مورخہ ۱۷-۷-۶۳ کو ملتان خانگی کام کیلئے ضروری جانا ہے ۔ اسلئے درخواست پیش ہے ۔ منظوری دی جاوے ۔"

Mr. Speaker: The question is:

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

RAJA MUHAMMAD ASHRAF KHAN, M. P. A.

Secretary: The following letter has been received from Raja Muhammad Ashraf Khan, M. P. A.:—

"I respectfully beg to say that my sister has died in Sargodha and I am proceeding there today. So I would feel obliged if leave for one day i.e., 16th July, 1963, is granted to me."

Mr. Speaker: The question is:

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

MIR SAIF ULLAH KHAN MAGSI, M. P. A.

Secretary: The following letter has been received from Mir Saif Ullah Khan Magsi, M. P. A.:—

"As I intend to go home I will not be in a position to attend the Assembly Session in operation on and after 17th July, 1963, Leave may very kindly be granted to me accordingly."

Mr. Speaker: The question is:

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

DEWAN SYED GHULAM ABBAS BOKHARI, M. P. A.

Secretary: The following letter has been received from Dewan Syed Ghulam Abbas Bokhari, M.P.A.:—

"گذارش ہے کہ بندہ کو خاندانی ضروری معاملات کے لئے حسب ذیل ایام کے لئے ملتان جانا ہے ۔ برائے مہربانی رخصت عنایت فرما کر مشکور فرمائیں ۔:—

۸ جولائی ۱۹۶۳ء ۔

۱۳ جولائی ۱۹۶۳ء ۔

١٠ جولائی ١٩٦٣ء -

١٦ جولائی ١٩٦٣ء -

Mr. Speaker: The question is:

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

SYED MUHAMMAD HASSAN SHAH, M. P. A.

Secretary: The following letter has been received from Syed Muhammad Hassan Shah, M. P. A.:—

"I could not attend the Meeting of the standing Committee on Revenue on 28th May 1963 due to unavoidable circumstances. My absence may kindly be excused."

Mr. Speaker: The question is:

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

MR. LATIFULLAH KHAN DIRVI, M. P. A.:—

Secretary: The following letter has been received from Mr. Latif ullah Khan Dirvi, M. P. A.:—

"I could not attend the meeting of the Standing Committee on Local Government due to unavoidable circumstances on 10th May 1963, 11th May 1963, 23rd May 1963 and 24th May 1963. My absence may kindly be treated as leave."

Mr. Speaker: The question is:

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

AMIR HABIBULLAH KHAN SAADI, M. P. A.

Secretary: The following letter has been received from Amir Habib-ullah Khan Saadi, M. P. A.:—

"I could not attend the Meeting of the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs due to unavoidable circumstances on 20th and 21st May, 1963. My absence may kindly be treated as leave.."

Mr. Speaker: The question is:

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

SARDAR INAYAT-UR-REHMAN KHAN ABBASI, M.P.A.

Secretary: The following letter has been received from Sardar Inat-ur-Rehman Khan Abbasi, M. P. A.:—

"I could not attend the Meeting of the Select Committee on Islamic University Bill on 27th May 1963 due to unavoidable circumstances. My absence may kindly be treated as leave."

Mr. Speaker: The question is:

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

MIAN ABDUL HAQ, M. P. A.

Secretary: The following letter has been received from Mian Abdul Haq, M. P. A.:—

"I could not attend the Meeting of the Committee on Islaimic University Bill, 63 on 27th May 1963 due to unavoidable circumstances. My absence may kindly be treated as leave."

Mr. Speaker: The question is:

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

PIR MUHAMMAD ZAMAN CHISTI, M. P. A.

Secretary: The following letter has been received from Pir Muhammad Zaman Chisti, M. P. A.:—

"I could not attend the Meeting of the Standing Committee on Revenue on 28th May 1963 due to unavoidable circumstances. My absence may kindly be treated as leave."

Mr. Speaker: The question is:

That the leave aked for be granted.

(*The motion was carried*)

PIR GHULAM ALI, M. P. A.

Secretary: The following letter has been received from Pir Ghulam Ali, M. P. A.:—

"I could not attend the Meeting of the Standing Committee on Revenue on 28th May 1963 due to unavoidable circumstances. My absence may kindly be treated as leave."

Mr. Speaker: The question is:

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

ALLAMA REHMAT ULLAH ARSHAD, M. P. A.

Secretary: The following letter has been received from Allama Rehmat Ullah Arshad, M. P. A.:—

"I could not attend the Rules Committee Meeting held on 28th November 1962 and 16th May 1963, due to urgent work. My absence may kindly be treated as leave."

Mr. Speaker: The question is:—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MR. MUHAMMAD MOHSIN SIDDIQUI, M. P. A.

Secretary: The following letter has been received fromMr. Muhammad Mohsin Siddiqui, M. P. A.:—

"I could not attend the meeting of the Select Committee on Islamic Univerity Bill,, 1963, on 27th May 1963 due to unavoidable circumstances. My absence may kindly be treated as leave."

Mr. Speaker: The question is:

That leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

SHAHZADA ASAD-UR-REHMAN, M. P. A.

Secretary : The following letter has been received from Shahzada Asad-ur-Rehman, M. P. A.:—

"Due to urgent Personal work I am leaving for home and therefore shall not be able to attend the rest of the Session of the Assembly. Please grant me leave for the remaining days of the business of the Assembly."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MIR ABDUL BAQI BALUCH, M. P. A.

Secretary : The following letter has been received from Mir Abdul Baqi Baluch, M. P. A.:—

"Due to some unavoidable circumstances I have not been able to attend the Rules Committee Meetings held on 14th May 1963 and 15th May 1963. My absence may very kindly be condoned for these meetings and from all other meetings if any, previous, to these."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MIAN MUHAMMAD YASIN KHAN WATTOO, M. P. A.

Secretary : The following letter has been received from Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo, M. P. A.:—

"I could not attend the meeting of the Select Committee on West Pakistan Islamic University Bill on 27th May 1963 due to unavoidable circumstances. My absence from the meeting may kindly be condoned and leave granted for 27th May 1963."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MR. GUL MUHAMMAD, M. P. A.

Secretary : The following letter has been received from Mr. Gul Muhammad, M. P. A.:—

"I was not able to attend the present Session of the Assembly from 6th instant to 18th instant on account of some personal engagements. It is earnestly requested and prayed that I may kindly be granted leave of absence for the above stated period."

Mr. Speaker : The question is:

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MAKHDUM-UL-MULK MUHAMMAD SHAMAS-UD-DIN JILANI M. P. A.

Secretary : The following letter has been received from Makhdum-ul-Mulk Muhammad Shams-ud-Din Jilani, M. P. A.:—

چونکہ میں یہاں لاہور میں حاضر نہیں رہا ہوں۔ لہذا اسمبلی میں میری حاضری کا بھی خیال رکھا جائے - اور مجھے ۱۵ سے ۲۰ جولائی تک رخصت عطا کی جائے -

Mr. Speaker : The question is:

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

DR. MRS. ASHRAF ABBASI M.P.A.

Secretary : The following letter has been received from Dr. Mrs. Ashraf Abbasi, M. P. A.:—

"Due to unavoidable circumstances I have to leave for home to-day. I shall be obliged if you grant me leave from 17th instant to the end of this Session."

Mr. Speaker : The question is:

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MIR YOUSUF ALI KHAN MAGSI, M. P. A.

Secretary : The following letter has been received from Mir Yousuf Ali Khan Magsi, M. P. A.:—

"Due to unavoidable circumstances I could not attend the meetings of the Assembly on 10th, 17th, 27th, 28th and 29th June, 1963. Leave of absence may, therefore kindly be granted to me."

Mr. Speaker : The question is:

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MIR YOUSUF ALI KHAN MAGSI, M.P.A.

Secretary : The following letter has been received from Mir Yousuf Ali Khan Magsi, M. P. A.:—

"I could not attend certain meetings of the Assembly in the month of July, 1963, due to unavoidable circumstances. Leave of absence may, therefore, kindly be granted to me".

Mr. Speaker : The question is:

That the leave asked for be granted,

(*The motion was carried*)

SARDAR MUHAMMAD IQBAL KHAN, M. P. A.

Secretary : The following letter has been received from Sardar Muhammad Iqbal Khan, M. P. A.:—

گذارش ہے - کہ ۷، ۸، ۱۰ جون ۱۹۶۳ کو والد صاحب کی صحت خراب تھی اسلئے اجلاس میں نہ پہنچ سکا - اور ۲۷، ۲۸، ۲۹ جون ۱۹۶۳ کو والد صاحب کو زیادہ تکلیف ہو گئی- جسکی وجہ سے گھر جانا پڑا - لہذا ان ایام کی رخصت عطا فرمائی جاوے -

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

MR. ABDUL REHMAN, M. P. A.

Secretary : The following letter has been received from Mr. Abdul Rehman, M. P. A.:—

عرض ہے کہ جولائی میں چند دن بیماری کیوجہ سے اجلاس میں شمولیت نہیں کر سکتا - مہربانی کر کے ان دنوں کی رخصت عطا فرماویں-

Mr. Speaker: The question is :

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

مولانا غلام غوث - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا-میں نے ایوان میں تحریک پیش کی تھی کہ اینگلو امریکن بلاک اور بھارت کی مشترکہ طور پر جنگی مشقیں شروع ہونے والی ہیں -

مسٹر سپیکر - مولانا صاحب پوائنٹ آف آرڈر یا تحریک جو کچھ بھی آپ پیش کرنا چاہیں ایڈجرنمنٹ موشن اور پرولیج موشن زیر غور آنے کے بعد جب اسمبلی کا بزنس شروع ہو پھر آپ پیش کر سکتے ہیں -

---

QUESTIONS OF PRIVILEGE

re-contradictory replies to Questions No. 2477 and No. 3052.

Mr. Speaker : There is a question of privilege regarding some contradiction in replies to Question No. 2477 and No. 3052. This was sought to be raised by Babu Muhammad Rafiq on 13th July, but was postponed to this day, As Babu Muhammad Rafiq is not present in the House, this question lapses.

re-contradiction in replies to Questions No. 3890 and No. 1751.

Mr. Speaker : Next question of privilege is also regarding contradiction in replies to two questions. This question was sought to be raised by Sardar Inayat ur-Rehman Abbasi on 18th July but, at the request of the Minister for Communication, was postponed to this day.

سردار عنایت الرحمن خان عباسی- جناب والا۔ اس سلسلے میں وزیر متعلقہ نے انفرمیشن حاصل کرنے کیلئے مہلت چاہی تھی لہذا پہلے وہ ارشاد فرمالیں اسکے بعد میں کچھ عرض کروں گا ۔

وزیر مواصلات (مسٹر در محمد استو) - جناب والا۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ سوال نمبر ۳۸۹۰ پارٹ ''سی'' کا جو جواب دیا گیا تھا وہ غلط تھا (ہیئر - ہیئر) - اور میں نے اپنے دوست کو صحیح حقیقت وضاحت سے بتادی ہے اور نہ صرف اتنا کہا ہے بلکہ جس افسر نے ہمیں یہ غلط انفرمیشن دی ہے اس کے ہم نے explanation وغیرہ طلب کر لئے ہیں تاکہ ہم کوئی disciplinary action اسکے خلاف لے سکیں - (ہیئر - ہیئر) میں امید کرتا ہوں کہ میری وضاحت کے بعد میرے دوست اس پرولیج موشن کو withdraw کریں گے -

سردار عنایت الرحمان خان عباسی- مسٹر سپیکر۔میں صرف دو تین گذارشات کروں گا - یہ اس گورنمنٹ کی طرف سے پہلا موقع ہے کہ جناب وزیر مواصلات نے اس پرولیج موشن میں حقیقت کا اعتراف کر لیا ہے جس کے لئے میں ان کا انتہائی شکر گذار ہوں -

جناب والا -دوسری میری گذارش یہ ہے کہ میں اپنی پرولیج موشن کو واپس لیتا ہوں - تیسری جناب Ist five year plan and IInd five year plan کو اصل اور revised ہیں اور جو بھی ان میں امنڈمنٹ ہوئی ہے اس کے متعلق گذارش کروں گا کہ وہ اسمبلی کے table پر lay کر دیں اور ہمیں مزید شکر گذاری کا موقع دیں -

وزیر مواصلات - جناب والا۔ اس کیلئے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

Mr. Speaker : So, the question is not pressed.

ADJOURNMENT MOTIONS

Provocative reference to Sultan Tipu by a teacher of St. Mary School, Rawalpindi.

Mr Speaker : Now we come to adjournment motions. First of all I take up the one from Amir Habib Ullah Khan Saadi regarding some provocative reference to Sultan Tipu by a teacher of St. Mary School, Rawalpindi. As the House will recall, this adjournment motion was sought to be moved originally on 3rd July, but was postponed to 9th then to 17th and then to 20th July as the required information was not available. Yes, the Minister of Revenue.

وزیر مال (خان پیر محمد خان) - میں نے پہلے عرض کیا تھا کہ میں نے کوشش کی وہ انفرمیشن فراہم ہو جائے - گذشتہ دفعہ جب یہ موشن آیا دو بار آئی تھی تو بھی information نہیں آئی تھی - اور اب بھی مکمل اطلاع نہیں ہے یہ تحریک - منسٹر صاحب انچارج کے پرائیویٹ سیکرٹری کی یہ انفرمیشن ہے کہ

"Bishop incharge of the Missionary School was contacted and he said that a full- fledged enquiry will be conducted as soon as the schools reopen after the vacation. He was, however surprised over the remarks and was of the opinion that we pay full respects to all heroes and we will definitely take action against the person concered if found guilty".

تو ان حالات کی موجودگی میں جناب وہ جن کے خلاف الزامات ہیں کہ ٹیپو سلطان شہید کے متعلق باتیں کہی ہیں وہ موجود نہیں ہے تاکہ یہ واضح ہو سکے کہ انہوں نے کیا کہا تھا - سٹوڈنس بھی موجود نہیں تاکہ ان کے سچ اور جھوٹ کے بارے میں پوچھا جائے تو ان حالات میں میں عرض کروں گا کہ لامحالہ دوسرے سیشن میں یہ جواب دیا جائے گا -

مسٹر سپیکر - کیا اس یقین دہانی پر کہ سکول کھلنے پر اس کا جواب ملے گا آپ اسے واپس لیتے ہیں ؟ -

امیر حبیب اللہ خان سعدی- یہ معاملہ ۳-۹ اور ۱۷ تاریخ کو پیش ہوا اور آج ۲۰ کو ہو رہا ہے -

مسٹر سپیکر - وہ کہتے ہیں کہ سکول بند ہیں -

امیر حبیب اللہ خان سعدی - اگر صاف کہدیں کہ اگلے سیشن پر ہوگا تو ٹھیک ہے -

وزیر مال - میں نہیں سمجھا -

خواجہ محمد صفدر - آپنے خود کہا اور تجویز کی کہ آئندہ سیشن پر آئے گا -

وزیر مال - میں نے خود ہی کہا ہے- ٹیکنیکل ایجوکیشن ہم بالکل نہیں کر رہے ٹیپو سلطان شہید کے بارے میں جتنی قدر ان کے دلمیں ہے میرے اور اس ملک کے لوگوں کے دلوں میں بھی ہے - اگر ایسے واقعات ہوئے ہیں تو ان کو پوری طرح دبا دیا جائے گا - اگلے سیشن پر ان کو جواب مل جائے گا -

مسٹر سپیکر - سعدی صاحب آپ پریس کر رہے ہیں ؟ -

امیر حبیب اللہ خان سعدی - ملتوی کر دیں -

مسٹر سپیکر - تاریخ ملتوی نہیں ہو سکتی۔ آپ یہ کر سکتے ہیں کہ پریس کریں یا نہیں -

خواجہ محمد صفدر - اس طرح اس کا راستہ نکالا جائے کہ محترم منسٹر صاحبہ تعلیم یہ وعدہ دیں کہ اس بارے میں سختی سے مواخذہ کیا جائے گا۔

وزیر تعلیم (بیگم محمودہ سلیم خاں) - بالکل ٹھیک ہے مجھے انکار نہیں ہے -

Khawaja Muhammad Safdar: We dont' press it.

Mr. Speaker : The motion is not pressed.

Migration of 2500 Pakistani Nationals from Quetta Division to Iran.

Mr. Speaker : Next adjournment motion is from Khawaja Muhammad Safdar regarding migration of 2500 Pakistani National from Zaamuran and Tigram Tehsils of Quetta Division to Iran. This adjournment motion, along with an other on the same subject by Amir Habib Ullah Khan Saadi, was originally taken up on 9th July butwas postponed to 16th and then to 20th July. Yes, the Minister of Revenue.

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : I oppose Sir, this adjournment motion as well as the one tabled by Amir Habibullah Khan Saadi. Both these adjournment motions are not in order.

(1) Because no definite date or approximate date has been given as to when the migration took place.

(2) Who were the migrants? No details have been given except the one alleged to have migrated as mentioned in Amir Habibullah Khan Saadi's adjournment motion .

(3) It is not of recent occurrence. It is not definite because it has not been mentioned as to who are the persons who migrated.

Then the most important objection is that the same Motion has been discussed by adjournment motions Nos. 26 and 27 in this very session. So I refer to those adjournment motions, in which the migration is alleged to have taken place in May 1963. If we presume, Sir, that there was really some migration then according to Mr. Baluch it took place in the month of May. If we presume it as correct then the subject matter of these two Motions (leaving aside the question of admissibility) is not of recent occurrence. I shall read these two motions.

(*At this stage Khawaja Safdar rose to speak*).

Mr. Speaker: In addition to the points raised by Khan Sahib, the member should make one thing clear whether migration is a Central or Provincial subject?

Minister of Revenue : Regarding the question of facts I would say at the proper moment.

خواجہ محمد صفدر- جناب والا - مجھے افسوس ہے کہ محترم خاں پیر محمد خاں وزیر مال نے ٹیکنیکل اعتراضات کے پیچھے پناہ لینے کی کوشش کی ہے - یہ مسئلہ اپنی اہمیت کے پیش نظر کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے۔ کس قدر مقام افسوس ہے کہ اس ملک کے باشندوں میں سے دو ہزار پانچ

سو افراد ہمارے مقامی افسروں کے مظالم سے تنگ آ کر سرحد سے پار دوسرے ملک میں پناہ لینے پر مجبور ہو جائیں - پچھلے دنوں جب میں نے یہ تحریک التوا' اس میں پیش کی تھی تو خان پیر محمد خان صاحب نے ارشاد فرمایا تھا کہ یہ واقعات معلوم کر کے اس اہم معاملے پر روشنی ڈالینگے مجھے توقع تھی کہ آج وہ ان تمام واقعات جن کی وجہ سے ایسے اندوہناک نتائج ظہور پذیر ہوئے ہیں ان پر روشنی ڈالینگے تاکہ ہم معلوم کر سکیں کہ دو ہزار پانچ سو افراد کا کیا گناہ ہے - آیا وہ جان بوجھ کر ملک سے بھاگے ہیں ؟

Mr. Speaker : Does the member want to know those facts?
Khawaja Muhammad Safdar : Certainly Sir.
Mr. Speaker : Is the Minister prepared to give facts?

خواجہ محمد صفدر - ہم ساری باتوں کو لینا چاہتے ہیں - !

وزیر مال - ہمیں واقعات چھپانے کی ضرورت نہیں -

I join issue with him.

اسی لئے میں نے کہا تھا

let me collect the facts

اب جب کہ واقعات جمع ہوگئے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ میں انہیں درست تسلیم نہ کروں یہ ذمہ‌دار افسران کی رپورٹ ہے اور میں آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں جو واقعات معزز ممبر نے بیان کئے ہیں یہ ان سے بالکل جدا ہیں- میرے پاس دو رپورٹیں ہیں - ایک ڈپٹی کمشنر متعلقہ کی طرف سے اور دوسری کمشنر کی طرف سے ایک تار ہے اس میں مختصراً تمام واقعات دئے گئے ہیں - اب آپ ارشاد فرمائیں کہ آپ تفصیل چاہتے ہیں یا مختصر طور پر .

خواجہ محمد صفدر- آپ تفصیلات بتائیں -

Mr. Speaker : Does the leader of the opposition want both the reports? The one from the Duty Commissioner as well as that is from the Commissioner? Deputy

Khawaja Muhammad Safdar : Yes, Sir.
Mr. Speaker: I think the report of the Commissioner will cover that.

Minister of Revenue : This is the report from the Commissioner, Kalat Division. He had sent this on the 13th of July He says—

"The Deputy Commissioner, Mekran, has been directed to submit his report urgently, but in view of the very long distance involved, it will take him time to do so. (Now he has supplied the information through the Commissioner, Sir.). According to the information already available from the Deputy Commissioner, Mekran and the S. P. Kalat, out of these emigrants numbering about four or five hundred, most of them are those, who move up and down the border grazing their cattle at places where they find some grass. Some of these people have

gone across the border after having actually paid the land revenue. Some of them have come back and the rest, it is hoped, will come back during the date season, commencing shortly to collect their crop. The Chief figure in the migration is one Khan Muhammad, who was the subject matter of the adjournment motion No. 26, who with others, is suspected in two firing cases. They were wanted for interrogation in these two cases and fearing arrest, they crossed to the other side with others and gave the matter a different political colour".

This is, in short, the report of the Commissioner while the report of the Deputy Commissioner is in detail. He says that there is no migration as has been stated in the adjournment motion, but he says that there is a close border between the two territories and its name is, I think Nihang river. These people are quite closed to the border and he says within four or five miles. They then cross over to the other side. They have got their connections with those people, they have got their marriage relations with those people, and it is common. Here also Sir, I would submit that lakhs and lakhs of people from Afghanistan are used to coming over to Pakistan, in Baluchistan, in Dera Ismail Khan and the Peshawar Division. This is quite common. There are Afghans on both sides. I presume that because these people are living just close to the border, these emigrants have gone for grazing their cattle and they will come back in the date season. They have got their relationship. In that case they do not require any "rahdari". According to the Deputy Commissioner, some people, who live far away from the border, require some 'rahdari' but in the case of these people, they do not require it.

My submission is that according to these reports, a very exaggerated view has been given by my friends and I am sure they will be satisfied. I can show them the reports. I dont' want to keep anything secret.

میر عبدالباقی بلوچ - کیا آپ کو خدا کا خوف بھی ہے۔

Minister of Revenue: Mr. Baqi Baluch cannot be satisfied but it is for the satisfaction of the Members of the House.

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - جو کچھ پیر محمد خان صاحب نے پڑھا ہے میں نے بڑے غور سے سنا ہے - انہوں نے جو واقعات بیان کئے ہیں وہ ان واقعات سے مختلف ہیں جن کے متعلق مراد خان نے ایران سے میرے نام ایک خط بھیجا تھا اور میں نے خان پیر محمد خان کی خدمت میں وہ خط پیش کر دیا تھا - اس میں جو مسائل درج تھے میں نے ان کی بناء پر تحریک التوا پیش کی تھی - اور خط میں تمام باتوں کو واضح طور پر لکھا تھا -

اس سے پہلے جب ایک ہزار پاکستانیوں نے مقامی حکام کے ظلم و تشدد سے تنگ آ کر ہجرت کی اور ایران میں پناہگزین ہوئے تو اس وقت محترم عبدالباقی بلوچ نے اس ایوان میں ایک تحریک التوا پیش کی تھی یہ مئی ۱۹۶۳ء کا واقعہ ہے - یہ دوسرا واقعہ ہے جب کہ مزید ۱۵۰۰ پاکستانیوں نے مقامی حکام کے ظلم وتشدد سے تنگ آکر گھر بار کو چھوڑا اور اب وہ اس انتظار میں ہیں کہ ہماری حکومت کوئی ایسا انتظام کرے جس سے ان کے لئے واپس آکر اپنی زندگی کے دن گذارنا ممکن ہوں - چونکہ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی شخص بلا وجہ اپنا وطن نہیں چھوڑتا -

Mr. Speaker : Was that motion discussed in the House?

Khawaja Muhammad Safdar : That motion was moved in the House Sir but it was not admitted.

Minister of Revenue: It was not admitted but it was discussed.

میاں محمد اکبر - پوائنٹ آف آرڈر - اگر کوئی تحریک التواء admit نہ ہو تو کیا وہ discuss ہو سکتی ہے ؟ -

مسٹر سپیکر - میں نے یہ سوال کیا تھا کہ آیا اس کی disposal کے لئے ہمیں discuss کرنا ہے -

I will look into it whether that will come within the definition of admission or not.

وزیر مال - اسے ہم کیا کہیں گے -

Waste of time or discussion.

خواجہ محمد صفدر - ہم اس کی admissibility کے متعلق بحث کر رہے ہیں - صوبہ بھر میں اس موضوع کے متعلق تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے میرے محترم دوست باقی بلوچ صاحب کی تحریک التواء کے متعلق جس پر بحث کرنے کی اجازت اس معزز ایوان نے نہیں دی میں مزید اطلاعات بہم پہنچانا چاہتا ہوں - وہ یہ کہ سابقہ بلوچستان کے ۱۰ ہزار افراد اور تین ہزار مربع میل اراضی بطور تحفہ حکومت ایران کو دے دی گئی ہے - حالانکہ اس حکومت کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ ایسا کرے -

Mr. Speaker : Khawaja Sahib Should speak only about admissibility and not on facts.

Khawaja Muhammad Safdar: Anyway, Sir, it was not very much material to my point.

وزیر صاحب نے یہ کہا ہے کہ صرف چار پانچ سو افراد سرحد کے پار گئے ہیں ان میں سے دو افراد پر گولی چلانے کے سلسلہ میں مقدمات درج ہیں- میں پوچھتا ہوں کہ دو آدمیوں کے کہنے پر ۵۰۰ آدمی کس طرح ملک چھوڑ کر جا سکتے ہیں وزیر صاحب نے مزید فرمایا ہے کہ یہ لوگ سرحد کے آر پار جاتے رہتے ہیں یہ بھی درست نہیں - یہ لوگ تو ایران کی حدود میں مجبوراً گئے ہیں - اپنی خوشی سے نہیں گئے - اگر ایسی بات ہوتی تو مراد خاں کو مجھے اور دوسرے معزز ممبران کو خط لکھنے کی کیا ضرورت تھی - ایک غریب آدمی کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ اتنی قیمتی ٹکٹ لگا کر اتنی تعداد میں یونہی خط لکھے - ہم سب کو خطوط آئے ہیں - اور یقیناً میرے سامنے بیٹھے ہوئے معزز ممبران کو بھی آئے ہونگے - اگر وہ اپنی مرضی

سے گئے ہوئے ہوتے - تو پھر ان کو خط لکھنے کی ضرورت نہ تھی - اور انکا خط یہ ظاہر کرتا ہے - کہ وہ اپنے مرضی سے نہیں گئے - بلکہ تنگ آ کر گئے ہیں -

Minister of Revenue: Is the Member discussing merits of the adjournment motion?

میں نے ایک مختصر سا نوٹ دیدیا ہے - اور اس پر بحث بھی مختصر ہونی چاہئیے - اگر وہ facts پر بحث کرنا چاہیں - تو وہ اس وقت ہوتی ہے- جب اسکو admit کیا جاتا ہے -

خواجہ محمد صفدر - میں بھی نہایت مختصر طور پر اس واقعہ کے متعلق عرض کر رہا ہوں - کہ

Mr. Speaker: We are discussing the admissbility but because the facts were given by the Minister, therefore, he is replying to those facts.

Khawaja Sahib should be very brief and discuss the admissibility only.

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - آپ نے خود ایک سوال کیا ہے - پہلے اسکے متعلق کچھ عرض کرونگا - آپ نے فرمایا ہے - کہ کیا یہ migration سنٹرل subject ہے یا نہیں ہے - پاسپورٹ اور اس کے متعلقہ امور یقیناً سنٹرل subject ہیں - اور اسکے متعلقہ قوانین بھی مرکز ہی بنا سکتا ہے - اسمیں شک نہیں کہ شیڈول نمبر ۳ اس امر کے متعلق واضح ہے - لیکن یہ ہجرت اپنی مرضی سے نہیں ہے اسلئے سنٹرل سبجیکٹ نہیں ہے - اگر ہمارے افسران کی وجہ سے کوئی شخص بھاگ کر ایران میں پناہ لے لیتا ہے - اور ہم اپنے افسران کے رویے کو زیر بحث لانا چاہیں - کہ ان افسران نے کیوں ایسا رویہ اختیار کیا - جس سے اس ملک کے باشندے اپنا وطن چھوڑنے کے لئے مجبور ہوگئے - تو یہ سنٹرل سبجیکٹ کیسے بن جائیگا - دوسرا اعتراض وزیر صاحب نے یہ کیا ہے - کہ میر عبدالباقی بلوچ اس موضوع پر ایک تحریک التوا پیش کر چکے ہیں - اس لئے دوسری بار وہی تحریک التوا زیر بحث نہیں آ سکتی - اسکے متعلق میری گذارش یہ ہے - کہ یہ دو مختلف واقعات ہیں - پہلے جو تحریک التوا پیش ہوئی تھی - اس میں ایک ہزار پاکستانیوں کی ہجرت کرنے کا ذکر تھا - - اور اب جو مسئلہ میں نے جناب کی خدمت میں پیش کیا ہے - مزید پندرہ سو پاکستانی ایران چلے جانے کے متعلق ہے - یہ حال ہی میں واقع ہوا ہے - اگرچہ کوئی تاریخ اس میں درج نہیں ہے - لیکن اسکی اہمیت کے پیش نظر کہ آخر کیا وجہ ہے - کہ

ہندوستان کے ستائے ہوئے مسلمان تو وہاں سے آ کر ہمارے پاس قیام کریں اور ہم ان کو پناہ دیں ۔ اور خود یہاں کے بسنے والے پاکستانیوں پر ہم عرصہ حیات تنگ کر دیں ۔ اور وہ ملک چھوڑنے پر مجبور ہو جاویں ۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے ۔ جناب پیر محمد خاں صاحب اسکے متعلق کوئی وضاحت نہیں کر سکے ۔ کہ ایسا کیوں ہوا ہے ۔ ایک آدمی کا بھی ترک وطن کرنا بہت بڑی بات ہے ۔ چہ جائیکہ پچیس سو افراد کو اتنا تنگ کیا جا وے ۔ کہ وہ اپنا وطن چھوڑ دیں ۔ اسکے بعد وزیر صاحب نے فرمایا ہے ۔ کہ دونوں طرف بلوچ قبائل رہتے ہیں ۔ اس لئے لوگ بخوشی خود ایران چلے گئے ہیں اس میں شک نہیں ۔ کہ ایران کا ایک حصہ جسکو کہ ایرانی بلوچستان کہتے ہیں ۔ وہاں بلوچ قوم آباد ہے ۔ اور ہماری طرف بھی بلوچ قوم آباد ہے ۔ دونوں میں آپس میں رشتے ناطے بھی ہیں ۔برادری بھی ہے ۔ سب کچھ ہے۔ لیکن میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کیا لوگ اپنی خوشی سے اپنا گھر بار ترک کر دیتے ہیں ۔ مثال کے طور پر مردان کا ایک باشندہ محض اس لئے اپنا گھر بار چھوڑ کر کوہاٹ چلا جائیگا کہ وہاں اسکی رشتہ داری ہے یقیناً نہیں حالانکہ مردان اور کوہاٹ ایک ہی ملک کا حصہ ہیں ۔ اگر یہ ممکن نہیں تو کیا یہ ممکن ہے کہ مردان کا ایک باشندہ کابل چلا جاوے ۔ محض اس بنا پر کہ وہ بھی پٹھان رہتے ہیں ۔ اسے تو کوئی احمق ہی تسلیم کرے گا ۔ یہ تو کوئی وجہ نہیں ہے ۔ اپنا ملک کوئی نہیں چھوڑتا ۔ اور نہ ہی کوئی چھوڑنے کے لئے تیار ہوتا ہے ۔ جب تک کہ اس پر عرصہ حیات تنگ نہ کر دیا جائے ۔

Minister of Revenue : It is an argument on the admissibility?

Mr. Speaker : The Member should wind up his speech.

خواجہ محمد صفدر ۔ آخر جو غلط بیانی وزیر صاحب نے کی ہے ۔ کیا اس پر تبصرہ نہ کیا جاوے ۔ جناب والا ۔ میں یہ گذارش کرونگا ۔ کہ اس واقعہ کی اہمیت کے پیش نظر بلکہ اسکی نیشنل اہمیت کے پیش نظر میرے نزدیک اس مسئلہ کی صوبائی اہمیت ہی نہیں بلکہ میں تو اسکو نیشنل اہمیت کا مسئلہ سمجھتا ہوں ۔ اس مسئلہ کی اس اہمیت کے پیش نظر اس ایوان میں اس پر بحث کی اجازت دیجائے ۔ اور اس کو admit کیا جائے ۔ میں اپنے تمام دوستوں سے درخواست کرونگا ۔ کہ وہ بھی میرے ساتھ شامل ہوں ۔ تاکہ ایوان سے اجازت ملنے کے بعد اس پر بحث ہو سکے ۔

مسٹر سپیکر - سعدی صاحب - آپ admissibility کے متعلق فرمائیں گے -

امیر حبیب اللہ خان سعدی - جی ہاں - صاحب صدر - مجھے افسوس ہے - کہ محترم وزیر صاحب نے اتنے اہم معاملے کو فنی اور اصلاحی موشگافیوں میں ضائع کرنے کے لئے آپ سے کہا ہے- کہ یہ admissible نہیں ہے - بلوچوں پرجو مظالم وہاں ہو رہے ہیں - اسکی داستان بہت طویل ہے - اور یہ اسکا بہت چھوٹا سا حصہ ہے- محترم وزیر صاحب نے جو حقائق بیان کئے ہیں - اس میں انہوں نے خان محمد پر فائرنگ کا شبہ بتایا ہے -

Minister of Revenue: I again request that the question of facts should not be discussed.

مسٹر سپیکر- سعدی صاحب - جو points raised کئے گئے ہیں - کہ یہ معاملہ recent نہیں ہے - یہ central subject ہے - - اس پر کچھ فرمائیں - واقعات پر بحث شروع کر دیں - تو admissibility کا مقصد ہی فوت ہو جائیگا -

امیر حبیب اللہ خان سعدی - جناب والا - میں آپکو یاد دلاتا ہوں - کہ ہم یہاں تفریح کے لئے جمع نہیں ہوئے ہیں - یہ ایوان اس لئے ہے - کہ یہاں لوگوں کی شکایات آپ کے سامنے آئیں - اور آپ اس پر کوئی معقول فیصلہ کر سکیں -

مسٹر سپیکر - لیکن قانون کے ماتحت -

امیر حبیب اللہ خان سعدی - اور حکومت کوئی اقدام کر سکے- میں یہ گذارش کرتا ہوں - کہ جو واقعہ انہوں نے بیان کیا ہے - وہ ایک آفیشل کی رپورٹ ہے - اور یہاں ہر روز یہ ثابت ہوا ہے - کہ آفیشلز جو رپورٹ بھیجتے ہیں - انکی کیا حقیقت ہوتی ہے - انکی اپنی رپورٹ سے یہ ظاہر ہے - کہ فائرنگ کا شبہ تھا - ان کو وہاں پولیس تنگ کرتی تھی - وہ ان مظالم کے خلاف شکایت کرتے ہیں - تو ان کو وہاں سے نکلنے پر مجبور کیا جاتا ہے - یہ اتنا بڑا سانحہ ہے - کہ اڑھائی ہزار پاکستانیوں کو وطن چھوڑنے پر مجبور کیا جا رہا ہے - اور یہ اسے یہاں پر technicalities میں الجھانا چاہتے ہیں - ان پر چھوٹے مقدمات بھی قائم کئے جاتے ہیں - اور ان کو زدوکوب بھی کیا جاتا ہے - اور ان کے مویشی بھی چھینے جاتے ہیں -

Minister of Revenue: Is the motion under discussion or the admissibility?

Mr. Speaker: He is making his case.

امیر حبیب اللہ خان سعدی - یہ واقعہ خان محمد کے متعلق نہیں ہے - یہ مراد خان چکرانی کی نہایت ہی دردمندانہ اپیل ہے - اس ایوان سے کہ خدا کے لئے ان کو مظالم سے بچایا جائے - تاکہ وہ واپس آ سکیں - وہاں جو ڈپٹی کمشنر مقرر کرکے ابھی بھیجا گیا ہے - وہ ایک ان پڑھ سا اور انتہائی ظالم شخص ہے- اور میانوالی کا رہنے والا ہے - اور اسے اسلئے بھیجا گیا ہے کہ

Mr. Speaker : Is it about admissibility? The member may please take seat.

امیر حبیب اللہ خان سعدی - صاحب صدر -آپ یہاں شہریوں کے حقوق کے محافظ بیٹھے ہیں -آپ کو دیکھنا چاہئے کہ ان لوگوں پر کیوں ظلم توڑے جا رہے ہیں -

مسٹر سپیکر - آپ admissibility کے متعلق کہیں - یہ کہ وہاں کون ڈپٹی کمشنر ہے - یہ revelant نہیں ہیں -

امیر حبیب اللہ خان سعدی - آپ خدا کو کیا جواب دینگے -

مسٹر سپیکر - سعدی صاحب - یہ چیزیں اس تحریک التوا کے متعلق relevant نہیں ہیں -

میر عبدالباقی بلوچ - پوائنٹ آف آرڈر - یہ کہہ رہے ہیں - کہ یہ central subject ہے - اسکے متعلق rules of procedure کا صفحہ نمبر ۵۴ دیکھیں - جس میں ڈیپارٹمنٹ کے فرائض سے متعلق وضاحت کی گئی ہے - کہ کون کون سی چیزیں پراونشل ہیں - جناب والا - اس میں ہوم ڈیپارٹمنٹ کے تحت جو صفحہ نمبر ۵۴ پر ہے - نمبر ۲۸ - جو پراونشل سبجیکٹ ہے -

Page 54 of the Rules of Procedure, Item 28—

"Border incidents including incidents where diplomatic action is required".

اسکے باوجود یہ کہتے ہیں - کہ یہ سنٹرل سبجیکٹ ہے - میں ان سے یہ عرض کرتا ہوں کہ آپ آخر کیوں ان علاقوں سے متعلق بات تک سننا بھی گوارا نہیں کرتے - آپ نے کیوں بلوچوں پر آگ برسانا شروع کر رکھا ہے- بلوچوں کے خلاف یہ سازشیں اس لئے کی جا رہی ہیں - کہ پختونستان کے لئے راستہ صاف ہو جائے - اور اسی لئے پیر محمد خاں صاحب کو دکھ ہو رہا ہے - کہ ہم یہاں یہ باتیں کیوں اٹھا رہے ہیں - ایک طرف سے تو دس ہزار بلوچوں کو زبردستی ایران دھکیلا جا رہا ہے - اور دوسری طرف سے

جو پاکستان میں رہتے ہیں ان پر مظالم ڈھائے جا رہے ہیں - ایران میں بھی اور پاکستان میں بھی دونوں طرف ذلیل ہوں پاکستان سے بد دل ہوں - بدظن ہوں اور آخر کار حکومت میں موجود پختونستان عنصر کی خواہشات کے مطابق پختونستان کا راستہ صاف ہو جائے - اور بلوچ اپنے علاقوں میں بھی پختونستان کی حمایت میں بالاخر حالات سے تنگ آ کر آواز بلند کریں - لیکن میں ان پختونستانیوں کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ وہ چاہے کچھ کریں مگر یہ ہرگز نہیں ہوگا - اور بلوچوں میں پختونستان نہیں بنے گا -

Minister of Revenue : He is again discussing the merits.

Mr. Speaker : The matter cannot be said to be of recent occurrence and as such, cannot from the subject matter of an adjournment motion. Moreover, it is not the concern of the Provincial Government. The motion is therefore, ruled out of order.

امیر حبیب اللہ خان سعدی - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - آپ کے اختیار میں ہے اور آپ نے اسکو rule out کر دیا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے یہاں جو وزراء صاحبان ہیں وہ ان تمام جرائم کی پردہ پوشی کر رہے ہیں اسلئے میں واک آؤٹ کرتا ہوں -

Mr. Speaker : This is no point of order.

(*At this stage Amir Habib Ullah Khan Saddi walked out of the House*).

Refusal by the Doctor Incharge Civil Hospital Haripur to attend to a serious accident case.

Mr. Speaker : Next we take up the adjournment motion from Major Sultan Ahmad Khan regarding refusal by the Doctor Incharge Civil Hospital, Haripur, to attend to a serious case of accident. This motion as sought to be moved on 13th July, but was postponed to 20th as the Government wanted time to find out the factual position.

Major Sultan Ahmed Khan : Sir, I dit not speak on it. The Minister said that he wanted time to collect the facts.

Mr. Speaker : Let us first hear the Minister because he had asked for time to ascertain facts.

A Member : Sir, the House is not in quorum.

Mr. Speaker : As the House is not in quorum, it is adjourned for 15 minutes.

(*The Assembly then adjourned for* 15 *minutes*).

The Assembly met again at 11.50 *a.m. Mr. Speaker in the Chair.*

ADJOURNMENT MOTIONS (*Contd.*)

Mr. Speaker : Yes, the Minister of Revenue.

وزیرمال (خان پیر محمد خان) - یہ حقائق ہیں جناب - میں آپ کی اجازت سے سناتا ہوں -

Report from the Senior Assistant Director (Medical) Health Services, Peshawar Region Peshawar:—

"Mr. Muzaffar Iqbal, son of Abdul Wali met a Railway accident at the Railway Station Haripur on 5th July 1963 at 6-35 P. M....."

This is important.

"————————and was brought to the Civil Hospital, Haripur at 7.30 P. M.————"

About one hour after the accident.

".....by Head Constable Samandar No 1098 of Railway Police Haripur along with the injury sheet of the patient. Before the patient reached his hospital he bleed for 55 minutes. On arrival he was immediately attended to and his injuries were recorded in the Medico legal Register as well as on injury sheet at 7.30 p.m. on 5th July 1963,—*vide* Medico-legal case No. 273, dated 5th July 1963. At 7.30 p.m. Preoperative Treatment was given and both the opreations started at 8 p. m ...."

That means half an hour after his arrival.

".....It nearly took one and a half hour for the two major operations and both the operations were completed at about 9.30 p.m. Dr. Inayatullah Khan was assisted by Lady Doctor Miss L. Aziz Khan, Women Medical Officer, Incharge, Civil Hospital, Haripur during the second operation. The patient was taken to the Ward in a satisfactory condition and at the same time Postoperative treatment started. The patient was regularly attended to by both the Male and Female Doctors right from 7.30 p.m. to 6.00 a.m. next on morning on 6th July 1963 and the necessary treatment was given during all this time.

At 6.05 A. M. on 6th July 1963 the patient became serious and collapsed Dr. Inayatullah Khan attended him immediately and gave him the necessary treatment but the poor fellow expired at 6.05 a.m. on 6th July 1963."

تو یہ ہسپتال میں رات کے ساڑھے سات بجے سے ۵ جولائی کی صبح ۶ بجے تک تھا - جو ضروری علاج معالجہ تھا کیا گیا - یہ کہنا کہ کوئی متوجہ نہیں ہوا غلط ہے - وہ حادثہ کے بعد ۵۵ منٹ وہیں رہا اس دوران اس قدر خون بہہ چکا تھا کہ کیس مشکل ہو گیا -

So, you will see, Sir, that necessary treatment was given but it was beyond human power to save him.

Legally, this motion is not in order but since the life of a man was involved, I thought it necessary that I should know the factual position.

اس کے بعد انہوں نے مزید اور بیانات لئے ہیں -

علامہ رحمت اللہ ارشد - پوائنٹ آف انفرمیشن - اس میں یعنی تحریک التوا میں یہ کہا گیا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے اس وجہ سے اس مریض کو attend کرنے سے انکار کیا کہ یہ ریلوے کا واقعہ ہے - ریلوے کے ڈاکٹر کے پاس لے جایا جائے - کیا یہ صحیح ہے ؟ -

وزیرمال - یہ واقعہ ہوا تھا چھ پینتیس پر - ساڑھے سات ہسپتال لایا گیا - اسی وقت علاج معالجہ شروع ہوا - دو میجر آپریشن ہوئے دونوں ٹانگیں ٹوٹی ہوئی تھیں- یہ غلط ہے کہ یہ ریلوے کا کیس تھا اس لئے وہاں لے گئے - زیادہ خرابی اس بات سے ہوئی کہ پچپن منٹ وہ باہر رہا - آپ اندازہ کیجئے کہ جس کی دونوں ٹانگیں ٹوٹ گئی ہیں اس کا کیا حال ہوا ہو گا ؟ -

مسٹر سپیکر - اعوان صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں ؟ -

مسٹر سلطان محمد اعوان- جناب والا - واقعات یہ ہیں کہ جب اس ہسپتال میں لایا گیا تو وہ ہسپتال میں پڑا رہا - ڈاکٹر نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کی - آج کل ہمارے ڈاکٹر ایسا ہی کیا کرتے ہیں - کچھ دنوں پہلے ایبٹ آباد میں ایسا ہی واقعہ ہوا - ہمارے یہاں ڈاکٹر نثار ہے - (قطع کلامیاں) -

Mr. Speaker : This is not about admissibility. Now, I give my ruling. I hold the motion in order. Now, these Members.....

Major Sultan Ahmed Khan : Can I say something about it, Sir?

Mr. Speaker : Now I want to know if the Member has the leave of the House to move his motion.

Major Sultan Ahmed Khan : Sir, today I presented it and I have not said a word about its facts. My submission is that the Minister should know what actually happened.

Mr. Speaker : Only the question of admissibility was under discussion.

Major Sultan Ahmed Khan : If they give me an assurance that proper inquiry would be held then.....

Minister of Revenue : I am sorry, the Member was absent from the House otherwise he would have known the facts.

Major Sultan Ahmed Khan : The quorum was broken and I went out.

Mr. Speaker : I am sorry, I cannot help it.

Now, those Members who are in favour of leave being granted, may please rise in their places.

(As less than twenty-five Members rose in their places, leave to move the motion was refused,

مسٹر سلطان محمد اعوان- پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا اس طرف بیٹھنے والے پاکستانی نہیں ہیں - کیا منسٹر صاحب اتنی تکلیف برداشت کرنا بھی گوارا نہیں کرتے کہ وہ assurance دے دیں کہ ڈاکٹر کے خلاف ایکشن لیں گے -

Mr. Speaker : This is no point of order.

Major Sultan Ahmad Khan : On a point of order. I am surprised to note that the Ministers have picked up a habit, a very poor habit of judging.....

Mr. Speaker: : Can the member quote any rule which has been breached and on which he is going to raise this point of order?

Mian Abdul Latif : No rule can be quoted. He should state his point.

Mr. Speaker : He should not repeat the arguments about the admissibility of the adjournment motion which has been ruled out of order.

Major Sultan Ahmed Khan : Then I have nothing else to say except that this is most criminal on the part of the Minister to deny this fact.

Minister for Revenue: : Sir, He should withdraw these words.

Mr. Speaker : The member was not present when the Minister explained the facts for about 7-8 minutes. After that he came in the House. An assurance was given by the Minister. If he absented himself from the House I cannot help it.

CONFINEMENT AND BEATING OF MAZHAR HUSSAIN BY HAZARA POLICE

Mr. Speaker: Next adjournment motion is from Maulana Ghulam Ghaus regarding arrest, confinement and beating of Mazhar Hussain, son of Abdul Majid by the Police staff of Police Station Bakot, Tehsil Abbottabad. This motion was sought to be moved on 15th July, but was postponed to 20th as the Minister wanted time to ascertain facts. Yes, the Minister of Revenue.

وزیر مال (خان پیر محمد خان) - یہ ایک serious allegation تھی جو پولیس افسر کے خلاف کی گئی تھی اور اسی لئے میں نے وقت لیا تھا - واقعات حاصل کر سکوں اگر آپ کہتے ہیں اور اجازت دیتے ہیں تو واقعات کی تفصیل اس وقت تک مجھے ملی ہے وہ میں عرض کردوں تاکہ معزز ممبر کی تسلی ہو جائے - کہ ان کی انفارمیشن غلط ہے -

مسٹر سپیکر facts صحیح ہیں یا نہیں اس وقت اس سے بحث نہیں اس وقت اس کی legal position کو اگر آپ explain کرنا چاہتے ہیں تو کیجئے -

Minister of Revenue : This adjournment motion is not in order. لیکن چونکہ یہ ایک بڑی serious allegation تھی اس لئے متعلقہ ڈی سی اور ہوم ڈیپارٹمنٹ کو کہا گیا تھا - میں اصل واقعات سنا دیتا ہوں اور میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ وہ اس قسم کے baseless الزامات نہیں تراشیں گے - اس وقت میں یہ واقعات انگریزی میں پڑھوں گا -

A Member : Sir, Nawabzada Sahib is reading a journal.

Mr. Speaker : Is Nawabzada Sahib, reading a journal in the House. This is not allowed.

Minister of Revenue : I will first read the adjournment motion. It says:—

> ".....the resentment prevailing amongst the local public as a result of the action of the local police of police Station Bakot, Tehsil Abbotabad, District Hazara, in arresting one, Mazhar Hussain, S/o Abdul Majid on 30th June, 1963, after receiving illegal gratification from his enemies and thereafter confining him for twenty four hours in the house of one of his enemies where he was given a severe beating to the extent of his having lost his

consciousness, and next morning taking him round the villages of Tehsil Murree in Handcuffed position to humiliate him. When his father came to enquire about the matter he was turned out and the Head Constable threatened that whoever came forward to assist or offer bail would be arrested under Goods Act."

And Sir, this is the report :—

It is wrong that great resentment is prevailing because of the arrest of Mazhar Hussain. It is also wrong that Police arrested the man after getting illegal gratification. It is also wrong that Mazhar Hussain was beaten by Police. The facts of the case are that complainant Mst. Farkhanda, a young girl of 18 years, of village Tarmuthian, Police Station Bakot reported to the Police on 30th June, 1963 that on the preceding night before going to bed she went out to ease herself. Accused Mazhar Hussain appeared at the spot, caught her with the intention of abducting her and committing sexual intercourse with her. The complainant raised alarm Hakam Dad, Azad, Khakan and Wazir reached the spot. Hakam Dad and Azad got hold of Mazhar Hussain with an open knife in his hand red-handed. The complainant was examined who had some bruises case F. I. R. No. 13 dated 30-6-1963 under section 354/366 P. P. C. was registered in police Station Bakot ,District Hazara. Mazhar Hussain was arrested and kept in the vacant house of one Bagga Khan, Member Union Council, Tarmuthian for the night alongwith Police party and some five or six others who were wanted for security proceedings. The accused Mazhar Hussain is not on inimical terms with Bagga Khan. He was produced before the court on 2nd July 1963, but he did not complain of beating etc, before the Magistrate. The accused was brought to Abbottabad *via* Murree because that is the shortest route from Tarmuthian to Abbottabad.

مسٹر سپیکر - خاں صاحب - آپ نے تو رپورٹ پڑھی ہوئی ہے - اسے اردو میں explain کردیں - تاکہ وقت بچ سکے -

وزیر مال - بس میں اب ختم کر رہا ہوں - جناب وہ رپورٹ یہ ہے (قطع کلامی) - ملک صاحب کہتے ہیں - کہ پشتو میں - اگر آپ کی اجازت ہو تو پشتو میں سنادوں - کیونکہ وہ پشتو اچھی طرح سے سمجھ سکتے ہیں -

مسٹر سپیکر - یہ سارے ہاؤس کی property ہے - اس لئے سارے ہاؤس کو سمجھانے کے لئے اردو میں پڑھیں -

وزیر مال - سارے ہاؤس کی پراپرٹی تو انگریزی تھی - میں نے انگریزی پڑھ دی ہے - مولانا صاحب - کیا حکم ہے -

مولانا غلام غوث - میرے لئے یہ کافی ہے - میں اسکے بارے میں کچھ عرض کرونگا - مجھے اجازت دیجئے -

مسٹر سپیکر - کیا - جو کچھ کہ انہوں نے کہا ہے - وہ آپ نے سمجھ لیا ہے ؟ -

مولانا غلام غوث - جی ہاں - مجھے اس کے بارے میں کچھ عرض کرنے کی اجازت دیجئے -

پارلیمنٹری سیکرٹری (خان ملنگ خان) - اسکے معنی یہ ہوئے۔ کہ مولانا صاحب انگریزی سمجھ سکتے ہیں - اور وہ دیدہ دانستہ طور پر کہتے ہیں - کہ میں نہیں سمجھتا -

وزیر مال - مولانا صاحب کی اطلاع کے لئے کہوں - کہ یہ واقعات جو انہوں نے تحریک التوا میں بتایا ہے - یہ سراسر بے بنیاد ہیں - اور ان میں کوئی صداقت نہیں ہے - اور یہ ۳ جون ۱۹۶۳ء کو ہوا تھا -

مسٹر سپیکر - مولانا صاحب - یہ بتائیے - کہ یہ ۳ جون ۱۹۶۳ء کا واقعہ ہے - اور آپ نے تحریک التوا ۱۳ جولائی کو دی ہے -

مولانا غلام غوث (ہزارہ - ۴)- میرے پاس یہ اطلاع ۱۰ جولائی کو آئی تھی - اس لئے میں نے اسکو ۱۳ جولائی کو Move کیا ہے - اور انکا یہ قانونی اعتراض تو غلط تھا - اور یہ بھی غلط ہے - کہ ہم الزام تراشی کرتے ہیں - حقیقت یہ ہے - کہ یہ اس ہاؤس کے ممبروں کی ہر بات کو الزام سمجھتے ہیں - اور اپنے ملازمین پولیس ہر بات کو آسمان کی وحی سمجھتے ہیں - اور حقیقت یہ ہے - کہ ہمارے سامنے جب پولیس بیوی خاوند کے خلاف اغوا کے مقدمات درج کر سکتے ہیں - بیوی خاوند کو اغوا کنندہ اور مغویہ قرار دے سکتے ہیں - اور جب پولیس والے ہمارے سامنے مردوں کو عورتوں کے ساتھ مکانوں میں بند کرکے پھر انکے خلاف مقدمات چلاتے ہیں - اور ہم نے خود اس قسم کے واقعات کو دیکھا ہے - اور اسی پولیس کی رپورٹ پر - اور ان چوروں کی رپورٹ پر اور ملزموں کی رپورٹ پر یہ یقین کرکے انکی حمایت کرتے ہوئے جرائم کے اضافے کا سبب بنتے ہیں - حقیقت یہ ہے - کہ ایسے واقعات جو اتنے خطرناک ہیں - جس میں یہ کہا جاتا ہے - کہ ملزم کو ایبٹ آباد کے راستے سے نہیں لایا گیا - مری کے راستہ سے لے جایا گیا - اس لئے یہ کہنا غلط ہے - کہ دیہات میں پھرایا گیا - ایبٹ آباد کے راستے سے ہمیشہ (نہیں لائے جاتے - بکوٹ ایبٹ آباد کا تھانہ ہے - اسکو مری کے دیہات میں پھراؤ - اور راولپنڈی کے راستے سے لاؤ - یہ کوئی حق نہیں ہے - دیہات میں پولیس ایک فریق کا آلہ کار ہوتی ہے - رشوت لیتی ہے - وہ اسے کھلاتی پلاتی ہے - وہ فریق اسے مرغ کھلاتے ہیں - گائے بھینس دیتے ہیں - گھاس دیتے ہیں - انکے ہاتھوں میں استعمال ہو کر وہ غریبوں پر ظلم کرتے ہیں - غریبوں کو لتاڑتے ہیں - انکی عزتوں پر ہاتھ ڈالتے ہیں - میں یہ نہیں کہتا ہوں - کہ یہ میری اطلاع سو فیصدی صحیح ہے - اس لئے کہ یہ بہرحال میری اطلاع ہے - ایک اطلاع ہے -

جس پر میں نے تحقیق کا مطالبہ کیا ہے - لیکن جناب محترم وزیر صاحب کا یہ کہنا کہ اس طرح کی الزام تراشی سے آپ بچا کریں - میں عرض کرونگا - کہ میری اطلاع ان ملازموں کی اطلاعات سے یقیناً بہتر ہے - کہ جو رشوت لیتے ہیں - اور جھوٹ بولتے ہیں - اور جنکا پیشہ ہی ظلم وستم پھیلانا ہے -

مسٹر سپیکر - آپ تشریف رکھیں -

سردار عنایت الرحمن خاں عباسی - یہ میری constituency سے متعلق ہے - اس لئے میں بھی کچھ عرض کرونگا -

مولانا غلام غوث - پولیس نے اوروں سے بھی کچھ تار دلوائے ہیں - اور رپورٹیں لکھوائی ہیں -

سردار عنایت الرحمن عباسی -(ہزارہ-۱) - جناب والا - چونکہ یہ میرے حلقہ نیابت سے تعلق رکھتا ہے - اس لئے میں بھی کچھ عرض کرونگا - عرض یہ ہے کہ میں جناب مولانا صاحب کا دل وجان سے احترام کرتا ہوں - اور وہ اس ہاؤس کے معزز ممبر ہیں - لیکن انکی خدمت میں ، میری جو اطلاعات ہیں - انکی بناء پر چند گذارشات کرنا چاہتا ہوں - جناب والا - یہ واقعہ میرے حلقہ نیابت کا ہے - اسکے متعلق ان دو دنوں میں مجھے دس ٹیلیگرام اور یونین کونسل بکوٹ کا متفقہ ریزولیشن ملے ہیں - واقعہ دراصل یہ ہوا ہے - کہ جو واقعہ مولانا صاحب کی خدمت میں بھجوایا گیا - وہ ملزم کے - . . . . .

مسٹر سپیکر - ذرا مختصر رکھیں - یہ بیان کریں - کہ یہ واقعہ غلط ہے - یا صحیح ہے

سردار عنایت الرحمن خاں عباسی- جناب دو منٹ میں عرض کرونگا - وہ ملزم کے باپ کی طرف سے تھا - اور انہوں نے اپنا فرض ادا کر دیا - لیکن اصل واقعہ یہ ہے - کہ مجھے اپنی constituency کے عوام کی طرف سے یہ حکم دیا گیا ہے - کہ میں آپ کی خدمت میں اصل واقعات پیش کروں - اور اصل واقعہ یہ ہے - کہ ملزم مظہر حسین سے ایک لڑکی کے ساتھ نمبر ۳۵۴ اور نمبر ۳۶۶ کے تحت یہ فعل سرزد ہوا - اور ان دفعات کو جو کچھ میں سمجھتا ہوں - انکی تعریف غالباً کسی کے گھر میں داخل ہونا اور زنا بالجبر کا مرتکب ہونا ہے - تو اسوجہ سے اسکے خلاف اس علاقے میں انتہائی غم اور غصہ کی لہر دوڑی - اور اسکو بچانے کے لئے پولیس نے اسکو اپنی حفاظت میں لے لیا - اس لئے میں مولانا کی خدمت میں عرض کرونگا - کہ جہانتک انکی تحریک التوا اور انکی اطلاع کا تعلق ہے - وہ تو ٹھیک ہیں -

لیکن اس خاص کیس میں اس ملزم نے انتہائی زیادتی کی ہے - اور اگر اس زیادتی کی پاداش میں اسکا منہ کالا کرکے اور اسکو الٹا لٹکا کر مری کی سڑکوں پر پھرایا جاتا - تو بھی کم تھا -

مسٹر سپیکر - جیسا کہ فاضل ممبر نے خود تسلیم کیا ہے - کہ انہیں اطلاع ۱۰ جولائی کو ملی تھی اور ۱۳ جولائی کو تحریک التوا پیش کی تھی - اس لئے یہ تحریک التوا فی‌الفور پیش نہیں کی گئی - اور اسے واقعات پر بھی انکار کیا گیا ہے - اس لئے یہ تحریک مسترد کی جاتی ہے -

مولانا غلام غوث - میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں - کہ وزیر صاحب اسکی تحقیقات کرائیں - اگر وہ الزامات صحیح ہوئے - تو بیشک اسکو سزا دی جائے - اور اگر وہ غلطی ہوئے - تو خواہ مخواہ پولیس کسی معزز آدمی کی عزت پر ہاتھ نہ ڈالے -

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق) - جناب والا - یہ پرائیویٹ ممبروں کا دن ہے - اور میں نے بڑی ضروری announcement کرنی ہے - اور اگر اس تحریک التوا پر بھی کورم رکھنے میں میں اپنا سارا وقت صرف کردوں - تو آپ مجھے announcement کرنے کا وقت کب دینگے -

مسٹر سپیکر - تین adjournment motions رہ گئی ہیں - اور وہ جلد ہی ختم ہو جائینگی -

Stoppage of Water Supply between Main and Loop Bund in Mulaktiar by Irrigation Department.

Mr. Speaker: Next adjournment motion is from Haji Mir Muhammad Bux Talpur regarding stoppage of Water Supply by the Irrigation Department in Mulaktiar. This motion was sought to be moved on 18th July, but was post poned to 20th.

A Member: Sir, Mir Muhammad Bux Talpur is not present.

Mr. Speaker: As the Member is not present. This motion lapses.

Mr. Speaker: Next adjournment motion is from Amir Habib Ullah Khan Saadi. He is also not present and the motion lapses.

"American Cultural Show" in Government College, Lahore.

Mr. Speaker: Now we come to the last adjournment motion. It is from Allama Rehmat ullah Arshad who wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, *viz.*

"The action of the Principal, Government College, Lahore in allowing certain visiting students from California University to organise an "American Cultural Show" in Government College on July, 18,1963 and turning down the protest of the University Students, who had earlier opposed the organisation of this very function on the ground that American by heavily arming India with

ultra-modern weapons of war, has not only injured the feelings of crores of Pakistanis but has also resulted in provoking the students, who ultimately indulged multual scuffles to the extent that many of them were injured and has also aroused resentment and unrest in the general public".

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق) - جناب والا - اس پر کافی بحث ہو چکی ہے - لیکن جہانتک ایوان کو ملتوی کرنے کا سوال ہے - انشاءاللہ میں آج سے سوا تین مہینے کے لئے ملتوی کردونگا - وہ تو علیحدہ بات ہے - یہ جو تحریک التوا ہے یہ تو کل Discuss ہو چکی ہے - So it should be out of order

مسٹر سپیکر - علامہ صاحب - آپ نے بھی اسکے متعلق کل اظہار خیال فرمایا تھا اور منسٹر صاحبہ نے بھی اسکے متعلق assurance دی تھی - اور سعدی صاحب نے اپنی تحریک کو Press نہیں کیا تھا -
تو چونکہ واقعات وہی ہیں کیا آپ اسے Press کرتے ہیں ؟ -

علامہ رحمت اللہ ارشد (بہاولپور - ۲) - جو کچھ وزیر صاحب نے فرمایا ہے - کہ یہ اس قسم کی تحریک التوا ہے - جس پر کل بحث ہو چکی ہے - یہ بات تو غلط ہے - کیونکہ اسکی نوعیت بالکل مختلف ہے - وہاں یہ واقعہ زیر بحث لانا تھا - کہ پرنسپل صاحب نے از راہ کرم انتقام یا از راہ عتاب کچھ لڑکوں کو کالج سے خارج کر دیا ہے - یہاں یہ نہیں ہے - میرا پہلا اعتراض یہ ہے - کہ وہ امریکن جو اس وقت بھارت کے اتحادی ہو گئے ہیں - انکو کھلی چھٹی دیکر کلچرل شو منعقد کرنا بجائےخود قابل اعتراض چیز ہے - اور پھر اسکے اندر پرنسپل صاحب کی روش بھی قابل اعتراض چیز ہے -

صاحب صدر! آپ اس بات سے اتفاق کریں گے - اب ہمارے تعلیمی ادارے اس دورانحطاط میں پہنچ چکے ہیں - اس درجہ زوال پذیر ہو چکے ہیں - کہ اب ہمارے اداروں سے کوئی ظفر علی خاں اور کوئی حمید نظامی نہیں نکل رہا ہے - اور اسکی وجہ صرف یہ ہے - کہ طلباء کے لئے ایسے اہتمام کرائے گئے ہیں - کہیں ورائٹی شو ہیں - کہیں ڈانسنز ہیں - کہیں کلچرل شو ہیں - کہیں ثقافتی شو ہیں - کہیں آرٹ کونسل ہے - اس قسم کے بے حیائی اور لایعنی معاملات کے اندر انکا وقت ضائع کیا جاتا ہے - اور نتیجہ یہ ہے - کہ ہماری ملت ان رہنماؤں سےفارغ ہوتی چلی جا رہی ہے - اور کام کے آدمی ہماری تعلیمی درسگاہوں سے برآمد نہیں ہوتے - ہم ایسے مسئلے پر بحث کرنا چاہتے ہیں - کہ اس مسئلے کے اندر محکمہ تعلیم کی پالیسی کیا ہے - جسکے متعلق ملک کے مہذب معاشرے کے مہذب لوگوں نے بارہا جلسوں میں قرار دادوں میں - اخبارات میں ،

سیاسی لیڈروں نے تعلیمی اداروں کے ماہرین نے - سب نے احتجاج کیا - لیکن اس ایک سال کے اندر ہم اسی روش پر بدستور چل رہے ہیں - مجھے صرف اس چیز پر اعتراض ہے -

دوسری گذارش یہ ہے - کہ ایک باغیرت قوم کی طرح ہم یہ کب محسوس کریں گے - کہ کون ہمارا دوست ہے - اور کون ہمارا دشمن - (خوب - خوب)- اگر امریکہ ہمارا اتحادی ہو تو اسوقت بھی پذیرائی - اسی انداز میں ہو جس انداز میں آج ہو رہی ہے جب وہ ہمارے مخالفوں کی صف میں جا کر کھڑا ہو گیا ہے- اسکے متعلق ایک واضح پالیسی ہونی چاہئے جب ہمیں اس دنیا میں رہنا ہے تو دنیا بڑی مختصر ہو گئی ہے مواصلات کی وجہ سے ہمیں اپنے دوستوں کی ضرورت ہے - ہم نے امریکہ کے ساتھ نہیں بگاڑا اس نے نہ صرف ہمارا ساتھ چھوڑا ہے بلکہ ہمارے دشمنوں کا ساتھ دیا ہے اور اب پاکستان کی بقا اور موت کا سوال پیدا کر دیا ہے -

مسٹر سپیکر - علامہ صاحب گورنمنٹ کی پالیسی کے متعلق بحث نہ کریں -

علامہ رحمت اللہ ارشد - اس طرح کیا آپ اپنی ثقافت اور کلچر کو اونچا کر سکتے ہیں -

مسٹر سپیکر - علامہ صاحب سوال یہ تھا کہ آپ اپنی - . . . . . .

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب ایک منٹ - جناب یہ سارا زہر پھیلایا جا رہا ہے اس نئی پود میں جس سے ہم توقع رکھتے ہیں کہ وہ پاکستان کے مستقبل کی امین ہے -

وزیر خزانہ - (شیخ مسعود صادق) - کافی بحث ہو چکی ہے علامہ صاحب !

مسٹر سپیکر - علامہ صاحب آپ نے پرنسپل گورنمنٹ کالج کے رویے کو discuss کرنے کے لئے تحریک پیش کی تھی جس کے متعلق وہ Assurance دے چکی ہیں -

علامہ رحمت اللہ ارشد - اسکے متعلق جناب دونوں پوزیشنیں تھیں کلچرل شو امریکنوں کے ساتھ منعقد کروانا ہی بجائے خود قابل اعتراض ہے کل جو آپ کے سامنے تحریک التوا پیش ہوئی ہے اسکا مقصد یہ تھا کہ ان طلبا کو نکال دیا گیا اس پر بحث کرنیکا مقصد تھا لیکن میری تحریک اسکے

خلاف ہے لیکن میں Press نہیں کرتا اگر محترمہ وزیر صاحبہ یہ یقین دلائیں کہ آئندہ اس قسم کے واقعات کا اعادہ نہیں ہوگا اور وہ اس معاملے میں مناسب تحقیقات فرمائیں گی اور اگر کوئی مجرم ہے اور اس نے جرم کیا ہے اور حدود سے اس سے تجاوز کیا تو اسے عبرتناک سزا دیں گی - تو میں اپنی تحریک واپس لے لونگا -

مسٹر سپیکر - ایک ہی واقعے کے متعلق ذکر کیا گیا ہے -

"The action of the Principal, Government College, Lahore, in allowing certain visiting students fro California University to organise an "American Cultural Show" in Government College on 18th July 1963 and turning down the protest of the University Students, who had earlier opposed the organisation of this very function on the ground that American by heavily arming India with ultra-modern weapons of war, has not only injured the fe lings of crores of Pakistanis but has also resulted in provoking the students, who ultimately indulged in mutual scuffles to the extents that many of them were injured and has also aroused resentment and unrest in the general public."

یہ گورنمنٹ کالج کے ایک ہی واقعہ کے متعلق ہے -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب میں نے یہ تحریک التوا' اردو میں دی تھی میں اپنے سیکرٹریٹ کا شکر گذار ہوں کہ اس نے انگریزی میں اسکا لیہ بگاڑ دیا میں اسکو اردو میں پڑھتا ہوں آپ ملاحظہ فرمائیں -

"مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ ۱۸ جولائی ۱۹۶۳ء کو گورنمنٹ کالج لاہور میں "امریکن کلچرل شو" منعقد کرنیکا اہتمام کیا گیا - یہ شو کلیفورنیا یونیورسٹی امریکہ کے طلبا منعقد کر رہے تھے - لیکن چونکہ امریکہ نے بھارت کو جدید ترین جنگی اسلحہ مہیا کر کے کروڑوں پاکستانیوں کے جذبات مجروح کر دئے اسلئے یونیورسٹی کے طلبا' شو منعقد کرنے کے فیصلے پر پرنسپل گورنمنٹ کالج سے احتجاج کیا مگر اس احتجاج کی پرواہ نہ کرتے ہوئے پرنسپل صاحب نے کلچرل شو منعقد کرنیکا اعلان کیا" -

میں تو اس احتجاج کو جو طلبا' نے کیا تھا - زیر بحث لانا چاہتا ہوں اور اسکو ہی زیر بحث لانا چاہتا ہوں - لیکن میں نے عرض کیا تھا کہ وقت تھوڑا ہے اور غیر سرکاری بحث رہتی ہے تو اگر ہو سکے تو وزیر صاحب یقین دلائیں تو میں واپس لے لونگا -

مسٹر سپیکر - بیگم صاحبہ آپ یقین دہانی کرانا چاہتی ہیں یا نہیں ؟

وزیر تعلیم (بیگم محمودہ سلیم خان) : جناب میں نے کل بھی وضاحت کر دی تھی اور آج اخبار میں Contradiction بھی آگیا ہے اور انہیں نے جن شکایات کا حوالہ دیا ہے وہ بالکل بے بنیاد اور غلط ہے کلچرل شو میں کوئی ایسی چیز نہیں ہوئی ہے اور اگر اسکے علاوہ کوئی مزید بات ہو وہ اخبار میں پڑھ سکتے ہیں -

مسٹر سپیکر - علامہ صاحب Press کرتے ہیں اب بھی ؟

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب میں نے کل بھی کہا تھا اور آج بھی کہتا ہوں کہ پرنسپل صاحب کی اطلاع غلط ہے میں اسکو چیلنج کرتا ہوں اگر یہ تحقیقات فرمائیں تو اسکے بعد میں واپس لے لونگا

وزیر مال (خان پیر محمد خان) : میں عرض کرونگا کہ facts میں جانے کی ضرورت نہیں تھی اس پر کئی تقریریں ہو چکی ہیں میں نے اعتراض کیا تھا کہ This is not in order اسپر chair کا فیصلہ ہو جاتا باقی رہی پریس رپورٹ تو وہ پریس نے Deny کر دیا ہے یہ غلط ہے -

مسٹر سپیکر - اسی قسم کی ایک تحریک کے متعلق وزیر صاحبہ کی طرف سے یقین دہانی ہوئی تھی کہ وہ اسکے متعلق انکوائری کریں گے اسکے پیش نظر اسکی Urgency ختم ہو جاتی ہے - لہذا یہ مسئلہ آؤٹ آف آرڈر کیا جاتا ہے -

---

DRAFT RULES OF PROCEDURE OF THE PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Reference to a Committee

Minister of Finance (Sheikh Masood Sadiq): Sir I beg to move:—

That the Draft Rules of Procedure of the Provincial Assembly of West Pakistan prepared by the Special Committee appointed by the Assembly in pursuance of a motion adopted on 4th of July 1962, which was presented to the Assembly on 8th of July 1963, be referred to a Committee consisting of :—

(1) Malik Qadir Bakhsh, Law Minister—Chairman.

(2) Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon, MPA.

(3) Sardar Muhammad Ashraf, MPA.

(4) Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo, MPA.

(5) Major Abdul Majid Khan, MPA.

(6) Sardar Inayatur Rehman Khan Abbasi, MPA.

(7) Mr. Shabbir Ahmed Khan Rais, MPA.

(8) Mir Yusuf Ali Khan Magsi, MPA.

(9) Mr. Ghulam Rasul, MPA.

(10) Khawaja Muhammad Safdar, MPA.

(11) Mr. Muhammad Hanif Siddiqi, MPA.

(12) Rao Khurshid Ali Khan, MPA.

(13) Mian Abdul Latif, MPA.

(14) Amir Habibullah Khan Saadi, MPA.

(15) Allama Rehmatullah Arshad, MPA.

with the direction to scrutinize the draft rules and make its report thereon with in three months. The quorum of the Committee shall be five,

Mr. Speaker: Motion moved, the question is:—

That the Draft Rules of Procedure of the Provincial Assembly of West Pakistan prepared by the Special Committee appointed by the Assembly in pursuance of a motion adopted on 4th of July 1962, which was presented to the Assembly on 8th of July 1963, be referred to a Committee consisting of :—

(1) Malik Qadir Bakhsh, Law Minister—Chairman.

(2) Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon, MPA.

(3) Sardar Muhammad Ashraf, MPA.

(4) Mian Munammad Yasin Khan Wattoo, MPA.

(5) Major Abdul Majid Khan, MPA.

(6) Sardar Inayatur Rehman Khan Abbasi, MPA.

(7) Mr. Shabir Ahmed Khan Raia, MPA.

(8) Mir Yusuf Ali Khan Magsi, MPA,

(9) Mr. Ghulam Rasool, MPA.

(10) Khawaja Muhammad Safdar, MPA.

(11) Mr. Muhammad Hanif Siddiqi, MPA.

(12) Rao Khurshid Ali Khan, MPA.

(13) Mian Abdul Latif, MPA.

(14) Amir Habibullah Khan Saadi, MPA.

(15) Allama Rehmatullah Arshad, MPA.

(*The motion was carried*)..

RE-ADJOURNMENT *SINE DIE* OF THE ASSEMBLY

Minister of Finance: Sir, an overwhelming majority of the Members of the Assembly wish to return to their homes as they have been away for quite along time. Although the Government business brought before the Assembly has not been completed, the Government do not wish to continue the Session till the whole of the business is finished. I would, therefore, suggest to Mr. Speaker that the Assembly at the end of the day,s sitting be adjourned *sinedie*.

خواجہ محمد صفدر - بھاگ کیوں رہے ہو۔

وزیر مال - بھاگ نہیں رہے ہیں۔

خواجہ محمد صفدر - بھاگ رہے ہیں آپ ہم تو یہاں بیٹھے ہیں۔

Mr. Iftikhar Ahmad Khan: We are prepared to sit.

Mr. Speaker: Anyway, this was only a suggestion and I have taken note of it.

POINT OF ORDER

Combined Military Exercises by U.S.A. Britain and Bharat.

مولانا غلام غوث - پوائنٹ آف آرڈر - میں نے ایک تحریک کی تھی اس ایوان میں کہ اینگلو امریکن بلاک اور بھارت کی مشترکہ جنگی مشقوں سے ملک میں جو حالات پیدا ہو گئے ہیں اس سلسلے میں اس ایوان میں بحث کیلئے وقت مقرر کیا جائے - چنانچہ اس ایوان میں فیصلہ ہوا - قائد ایوان نے اسکے متعلق وعدہ کیا تھا اور وقت مقرر کیا تھا اور اسکے لئے ۲۰ تاریخ مقرر ہوئی تھی اور قائد حزب اقتدار اور قائد حزب اختلاف دونوں نے اسکی تائید کی تھی لیکن آج ایجنڈے میں اسکا ذکر نہیں ہے - مہربانی کرکے اسکے لئے وقت دیں - چونکہ ملک کا یہ نہایت اہم مسئلہ ہے اور یہ پہلے فیصلہ ہو چکا ہے - کہ اسپر بحث ہوگی اور اس اجلاس کے فیصلے کو ٹھکرا کر اس اجلاس کو آج ختم کر دینا اس اجلاس کے وقار کے قطعاً خلاف ہے -

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق) : مولانا صاحب جو کچھ فرما رہے ہیں - میری عرض یہ ہے کہ وہ بالکل درست ہے اور اسوقت مجھکو پتہ نہ تھا کہ یہ مسئلہ سنٹر میں بھی بھٹو صاحب لا رہے ہیں اور چونکہ یہ معاملہ سنٹر کا ہے اور ہمارا مقصد انکو توجہ دلانے کا تھا تو وہ وہاں پہلے ہی Move ہو چکا ہے - The motion is with the Centre مولانا صاحب شاید اخبار نہیں پڑھتے - وہ دوسرے معاملوں میں زیادہ مصروف ہیں - اخبار آجکل نہیں پڑھتے - تو وہ تو سنٹر کی بات ہے تب ہمیں پتہ چلا کہ ہمارے پاس کوئی ایسا رول نہیں کہ ہم سینٹر کے معاملات میں دخل دیں military affairs یا Foreign affairs میں نے ضرور وعدہ کیا تھا - اسکے بعد سینٹر میں انہوں نے خود ہی انہوں نے Move کر دی اسواسطے وہ بے سود ہے اور نمبر ۲ مولانا صاحب میں نے لکھ کر آپکو دیا ہے - کم از کم آج کے ایجنڈے پر نہیں ہے - جب تک ایجنڈے پر وہ موشن In writing نہ ہو تو وہ موشن آپ کیسے لے سکتے ہیں ایسی موشن تو کبھی نہیں ہوتی - موشن کا تو ہمیشہ باقاعدہ تحریری نوٹس دیا جاتا ہے - یہ ہر ممبر کے پاس پہنچتا ہے تو مولانا صاحب نے وہ بھی کوتاہی کی ہوئی ہے - میں سمجھتا ہوں کہ وہ نومبر میں بھی آ سکتا ہے -

جیسا کہ میں نے وعدہ کیا ہوا ہے۔ میں پہلی نومبر کو سیشن کروں گا۔ مولانا صاحب چاہیں تو Move کر سکتے ہیں۔ اب تو وقت بھی نہیں ہے۔

Mr. Speaker: Just a second.

شیخ صاحب یہ اب پوائنٹ آف آرڈر کے ذریعے raise کر رہے ہیں۔ اسپر بھی ڈسکشن نہیں ہو سکتی چونکہ یہ سنٹر کا معاملہ ہے؟

Minister of Finance: Sir, both point of order and point of fact; both combined.

میجر سلطان احمد خاں۔ مجھے شیخ صاحب کی وضاحت کی کچھ سمجھ نہیں آئی کہ انکا مقصد اور مدعا کیا ہے وہ سنٹر جو اس ملک کو ان حالات میں ڈال چکا ہے وہی اسکی وضاحت کریگا۔ یہ تو کوئی جواز نہیں۔

وزیر خزانہ۔ آپکو سمجھ نہیں آئے گی۔ یہ matter کا subject ہے۔ centre اس بات کو discuss کر رہا ہے۔

How can a House take it up.

جسکو اتھارٹی ہی نہیں discuss کرنیکی۔ اسکو سینٹر discuss کر رہا ہے۔ میرا پہلے خیال تھا کہ سینٹر discuss نہیں کر رہا اسواسطے سینٹر کی توجہ مبذول کرائی جائے۔ اب سینٹر تو خود discuss کر رہا ہے۔ آپ اسکی توجہ کیا دلانا چاہتے ہیں۔

مسٹر سپیکر۔ تشریف رکھیں۔

RE-ADJOURNMENT SINE DIE OF THE ASSEMBLY (*Contd*)

مسٹر افتخار احمد خاں — ابھی ایک تجویز قائد ایوان نے جناب کی خدمت میں پیش کی ہے جسکا مقصد یہ ہے کہ آپ اپنے اختیارات کو استعمال میں لاتے ہوئے ایوان کا اجلاس sine die ملتوی فرما دیں۔ میں آپکی توجہ رول ۱۷ کیطرف مبذول کراتا ہوں جس میں آپکو اختیار دیا گیا ہے کہ آپ Meetings کو ایڈجرن کیا کریں۔

"The Assembly shall sit on such days as the Speaker having regard to the state of business of the Assembly may from time to time direct."

اس رول میں یہ نہیں دیا گیا کہ بغیر کسی وجہ کے جب تک ایوان کے سامنے کام موجود ہے آپ اسکو sine die adjourn کر سکیں۔ جناب کے فرائض میں صرف اتنا ہی شامل ہے کہ اگر کام ہو تو آپ From day to day اسمبلی اجلاس کو ایڈجرن کرتے رہیں ہیں۔ انکی sittings کو arrange کرتے رہیں اسلئے کہ یہ اجلاس گورنر صاحب نے بلایا ہے۔ اسکو وہی

Prorogue کر سکتے ہیں ۔ صرف گورنر صاحب کو Prorogue کرنیکا اختیار ہے ۔ تو جناب کو جو درخواست کی گئی ہے کہ اسکو sine die ایڈجرن کر دیا جائے یہ خلاف ضابطہ ہے ۔ آپ اسپر بالکل غور نہ فرمائیں ۔ اسمبلی کے پاس کام موجود ہے اور آپکو معلوم ہے کہ اس Bills میں اور ان میں سے بہت سے ایسے ہیں جو Select Committees سے واپس ہوکر آئے ہیں اور بہت سے ایسے ہیں جو Intreduce نہیں ہوئے تھے ۔ تو اسلئے جب اتنا کام موجود ہو تو یہ الزام آپ اپنے ذمہ نہ لیں اور ہمارے ذمہ نہ آئے کہ ہم کام کرنے سے گریز کرتے رہے ہیں یا ہم نے کوتاہی کی ہے اگر اسکو ایڈجرن کرانا ہے تو گورنر صاحب کے اختیارات کو استعمال کریں اور ہمیں چھٹی دے دیں ۔ یہ انکو اختیار ہے ۔

مسٹر سپیکر — تشریف رکھیں *

Combined Military Exercises by U.S.A. Britian and Bharat (*Contd*).

مولانا غلام غوث ۔ جناب والا ۔ محترم قائد ایوان شیخ صاحب نے فرمایا کہ یہ مرکز کا مسئلہ ہے تو یہ اس دن بھی مرکز کا مسئلہ تھا اور اس ایوان کے پہلے سیشن میں جب کشمیر کے مسئلے پر بحث ہوئی تو اس وقت بھی یہ مرکز کا مسئلہ تھا تو پورا ایک دن اسکے لئے وقف کیا گیا تھا اور کشمیر کے مسئلے پر بحث کی گئی تھی ۔ اس دن جب میں نے تحریک پیش کی تو ایوان نے اتفاق سے ۔ سپیکر صاحب نے اور قائد ایوان نے اور قائد حزب اختلاف نے سب نے فیصلہ کیا کہ ۲۰ تاریخ کو اس پر بحث ہوگی ۔ یہ بات مقرر ہو گئی تھی ۔ ٹیپ ریکارڈ لگا کر آپ پتہ لگا سکتے ہیں کہ یہ فیصلہ ہو چکا تھا ۔ اس فیصلے کے ہونے کے بعد میں نہیں سمجھتا ہوں کہ ایسے طریقہ سے اسکو ملتوی کر دیا جائے کہ اسکا نام بھی نہ آئے ۔ ہاں اور اگر ایجنڈے میں ذکر نہ ہو تو سپیکر صاحب کی یہ رولنگ ہے کہ کس طریقہ سے کس قاعدے سے خواہ مخواہ ملتوی کر دیا اور کھٹائی میں ڈال دیا کہ کوئی نام بھی اسکا نہ ہے ۔ جسطرح میں نے تحریک تحریراً پیش نہیں کی تھی ۔ آپ نے ابھی تو باقاعدہ طور پر اسکو ملتوی نہیں کرایا ۔ پھر میں نے لکھکر بھی دے دیا کہ اس مسئلے پر بحث نہایت اہم ہے کہ یہ ملک کا نہایت اہم مسئلہ ہے ۔ جسطرح کشمیر کے مسئلے پر اس ایوان کے پہلے سیشن میں بحث ہوئی تھی اسی طرح اینگلو امریکن بلاک اور بھارت کی جنگی مشقوں اور جنگی امداد کے سلسلہ میں بحث ہونی چاہیئے تاکہ ہم مغربی پاکستان کی قیمتی رائے سے سنٹرل گورنمنٹ کو مطلع کر سکیں اور

---

*Speaker's ruling on p. 103

چونکہ یہ بحث وہاں ہو رہی ہے اس لئے ضروری ہے کہ وہ ہماری رائے سے واقف ہوں۔

مسٹر سپیکر - تشریف رکھیں مولانا۔

Minister of Finance : Sir I would like to explain to Maulana Sahib.

مولانا صاحب سمجھتے نہیں ہیں۔ میں نے یہ عرض کی تھی کہ اس وقت مجھ کو پتہ نہیں تھا کہ سنٹر میں یہ بحث ہو جاتی ہے تو میں انکی توجہ مبذول کرانی چاہتا تھا۔ اب جو مقصد تھا وہ تو حل ہو چکا ہے۔ مولانا صاحب کی سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی نمبر ۱۔ دوسرے ریزولیوشن آپکے سامنے ہے اسکو مولانا صاحب کو پیش کرنا چاہیئے تھا۔ It is not on the agenda یہ دو چیزیں ہیں جو مولانا صاحب کو سمجھ نہیں آتیں۔

خواجہ محمد صفدر — جناب والا۔ میرے محترم دوست جناب شیخ مسعود صادق صاحب نے ارشاد فرمایا ہے کہ چونکہ مرکز میں یہ مسئلہ زیر بحث آ رہا ہے اس لئے یہاں بحث کی چنداں ضرورت نہیں۔

وزیر خزانہ - آ گیا ہے ؟

خواجہ محمد صفدر— آگیا ہے۔ لہذا اب یہاں بحث کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ میں یہ گذارش کرونگا کہ جو کچھ ہم یہاں اس ایوان میں گذارش کریں گے وہ اس صوبے کی رائے ہوگی۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہمارے نمائیندے بھی مرکز میں ہیں۔ لیکن صوبے کی رائے سے مرکز کو مطلع کرنا کوئی ایسی بری بات تو نہیں ہے۔ میرا خیال تھا کہ اگر یہاں موقعہ مل جاوے۔ تو نہایت مناسب اور موزوں ہوگا۔ دوسری بات جو انہوں نے ارشاد فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ مولانا صاحب نے تحریری طور پر اپنی تجویز نہیں دی تھی۔ میں جناب والا۔ آپ کو اس رولنگ کا حوالہ دونگا کہ وہ کوئی موشن کوئی تجویز ضروری نہیں ہے کہ تحریری طور پر ہی دی جاوے۔ زبانی بھی اس ہاؤس میں تحریک پیش کی جا سکتی ہے اور اگر آپ اسکو قبول فرما لیں تو وہ تحریک خود بخود یہاں ایجنڈا پر آ جانی چاہئیے۔ مجھے معلوم نہیں کہ یہ تحریک ایجنڈا پر کیوں نہیں آئی۔

مسٹر سپیکر - اس میں میری رولنگ یہ ہے کہ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ یہ آئٹم جو ہے یہ ایجنڈے پر نہیں آیا۔ اسکے متعلق پوزیشن یہ تھی کہ مولانا صاحب نے اسوقت کے لئے تحریک کی تھی۔

ایکٹنگ سپیکر کے الفاظ تھے کہ It will be on Saturday تو جہاں تک اسوقت کا تعلق تھا یہ رولنگ تھی ایکٹنگ سپیکر کی کہ It would be on Saturday جہاں تک باقاعدہ تحریک کو ڈسکس کرنے کا سوال تھا وہ تحریک تحریری طور پر نہیں دی گئی تھی اور وہ تحریک تحریری طور پراسمبلی سیکریٹیریٹ کو بھی نہیں پہنچی تھی اسلئے وہ ایجنڈا میں Include نہیں ہو سکی۔ اسکے بعد دوسرا پوائنٹ جو شیخ صاحب نے Raise کیا ہے کہ یہ معاملہ سینٹر کا متعلقہ ہے تو اسکے متعلق میں یہ Rule کرتا ہوں کہ یہ معاملہ واقعی سینٹر کا ہے اور اسکے متعلق چونکہ پوائنٹ آف آرڈر ہو گیا ہے اور اس سے پہلے، کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں آیاتھا اس لئے یہ بحث نہیں ہوئی تھی۔ اب چونکہ پوائنٹ آف آرڈر ہے اس لئے صوبائی اسمبلی اس معاملے کے متعلق غور نہیں کر سکتی اور شیخ صاحب کا پوائنٹ Accept کیا جاتا ہے۔

Begum Jahan Ara Shah Nawaz: On a point of order Sir. I want to know from you definitely whether you have accepted the contention of the Leader of the House that we, as a Provincial Assembly, cannot discuss anything relating to foreign affairs or foreign relationship and that only the Centre can do it and not the Provincial Assembly. I want a definite ruling from you.

Mr. Speaker: On this specific matter I have already given my ruling that it is the concern of the Centre and the Provincial Assembly is not competent to discuss it.

Begum Jahan Ara Shah Nawaz : Then I walk out as a protest.

(At this stage Begum Jahan Ara Shah Nawaz, along with other Members of the opposition walked out

(Interruptions)

Mr. Speaker : Order, order.

POINT OF PERSONAL EXPLANATION.

ماسٹر خان گل— جناب سپیکر۔ میں اپنی ذاتی وضاحت کے سلسلے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

مسٹر سپیکر— آج کی ساری proceedings میں آپ کے متعلق کوئی چیز کہی گئی ہے۔

ماسٹر خان گل— یہ اخبار میں ہے جس میں کل کی کارروائی کے متعلق یہ چیز آئی ہے میں یہ انصاف کے نام پر آپ سے اور اس ایوان سے اپیل کروں گا کہ آپ اس طرف توجہ دیں۔

مسٹر سپیکر۔ کسی ممبر صاحب نے آج کی کارروائی میں آپ کے متعلق کوئی چیز کہی ہے۔ اگر کہی گئی ہے تو پھر آپ personal explanation دے سکتے ہیں۔

ماسٹر خان گل — جناب والا۔ آپ اس طرف ذرا توجہ تو دیں۔ کل کی جو کارروائی تھی وہ مختصراً اتنی تھی کہ ایک حکومت نے فیصلہ کیا تھا اسپر عمل نہیں ہوا تھا۔ میں نے اتنا سلسلہ اٹھایا تھا کہ حکومت کو چاہئے تھا کہ مرکزی حکومت کے فیصلہ پر عمل کرتی اسکے متعلق ہمارے ایک دوست نے غیر متعلقہ فقرے کہے ہیں۔ آج اس کو ایک اخبار نے اتنی بڑی سرخی دی ہے وہ میں عرض کرتا ہوں۔

Mr. Speaker : The Member may take his seat. This is not a point of personal explanation. I cannot allow it.

ماسٹر خان گل— جناب سپیکر۔ آپ اندازہ نہیں کر سکتے کہ اس عبارت کا مطلب کیا ہے ۔ یہ تو انتہائی طور پر میری ذات پر حملہ ہے۔

مسٹر سپیکر — ماسٹر خان گل صاحب اگر آپ کی ذات پر حملہ ہے اسکے متعلق law court open ہے آپ اسکے متعلق قانونی کارروائی کر سکتے ہیں اگر آپ کی کسی privilege کا ملق ہے تو آپ پرولیج موشن لا سکتے ہیں۔

ماسٹر خان گل۔ جناب والا۔ ہم آپ سے توقع رکھتے ہیں اگر ہمارے ساتھ کوئی زیادتی ہو گئی ہو تو آپ ہمارے حقوق کی حفاظت کریں گے۔

مسٹر سپیکر— لازمی طور پر۔ اسکے متعلق پوزیشن یہ ہے کہ آپ باقاعدہ طور پر پرولیج موشن لائیں۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

ماسٹر خان گل— جناب والا۔ میں اب احتجاجاً ہاؤس سے باہر چلا جاتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر ماسٹر خان گل ایوان سے باہر چلے گئے)

مسٹر حمزہ - پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا۔ چند لمحے گذرے آپ نے رولنگ دی ہے کہ چونکہ یہ معاملہ سنٹرل گورنمنٹ کے دائرہ اختیار میں ہے اسلئے صوبائی اسمبلی میں اسپر بحث نہیں ہو سکتی حالانکہ آج کے ایجنڈے میں ایک ریزولیوشن ہے . . . .

Mr. Speaker: The Member may raise this point when we come to the resolution.

مسٹر حمزہ— جناب سپیکر۔ آج کا ایجنڈا جو ممبران میں تقسیم کیا گیا ہے۔ میں تیسرے حصے میں دئے گئے ریزولیوشن میں محکمہ بحالیات جو کہ سنٹرل گورنمنٹ کے ماتحت ہے کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ میں اسکی عبارت آپ کے سامنے پڑھے دیتا ہوں۔

Mr. Speaker: The Member cannot criticise the ruling. H can raise it at a proper time.

Mr. Speaker: The ruling that has been given by you is contradicted by the agenda itself. The agenda that has been prepared.

Mr. Speaker: Order, order. The Member may please take his seat.

Mr. Hamza: This is a contradictory ruling.

Mr. Speaker: I will not allow the Member to open the discussion again. I have already given my ruling.

Mr. Hamza. You have already pointed out.....

Mr. Speaker: No discussion. The member should please take his seat.

Khan Ajoon Khan Jadoon: On a point of order. Today it is the private members, day. Because the time is getting late, I suggest that the time be extended till 2-0, clock.

Mr. Speaker: If the House has no objection, the time may be extended upto 2-0, clock.

Khawaja Muhammad Safdar: I have no objection.

Mr. Speaker: So the time is extended till 2-0, clock.

PRIVATE MEMBERS BUSINESS
BILLS

Mr. Speaker: Now we come to the agenda for the day. The first two bills, viz., The Punjab Minor Canals (West Pakistan Amendment) Bill 1963 and The West Pakistan Public Morals Bill 1963 are in the name of Babu Muhammad Rafiq. As he is not present, they are not moved. Similarly Mr. Valika is absent and his bill, The Code of Criminal Procedure (West Pakistan Amendment) Bill 1963, is therefore, not moved.

THE WEST PAKISTAN PREVENTION OF GAMBLING (AMENDMENT) BILL 1963.

Mr. Speaker: Amir Habib Ullah Khan Saadi may ask for leave to introduce his bill.

Amir Habib-ullah Khan Saadi: Sir, I beg to move—

That leave be granted to introduce the West Pakistan Prevention of Gambling (Amendment) Bill 1963

Mr. Speaker: Motion moved is—

That leave be granted to introduce the West Pakistan Prevention of Gambling (Amendment) Bill 1963.

Minister for Law (Malik Qadir Bakhsh): Sir, I oppose it on the ground that it hits the provision of Article 47 of the Constitution, as it will affect the exchequer inasmuch as an income of Rs. 5½ lakhs will go away by accepting this motion.

مسٹر سپیکر- سعدی صاحب آپ اس اعتراض کے متعلق کچھ فرمانا چاہیں گے-

امیر حبیب اللہ خاں سعدی- جناب والا- گذارش یہ ہے کہ اس سے قبل جو میں نے قمار بازی کے انسداد کا مسودہ پیش کیا تھا اسمیں مقصد یہ تھا کہ ۱۸۶۰ء کے قانون قمار بازی کو منسوخ کیا جائے- اس وقت محترم

وزیر قانون نے یہ اعتراض کیا تھا کہ ۱۹۶۱ء ہنگامی قانون کے تحت وہ قانون منسوخ ہو چکا ہے لیکن جب میں نے یہ گذارش کی کہ مہربانی کرکے وہ دفعہ پڑھکر سنا دیں تو وہ اس سے قاصر رہے تھے۔ تاہم انہوں نے اکثریت کے بل پر نامنظور کر دیا تھا۔ اب جب میں یہ مسودہ قانون پیش کر رہا ہوں جو ۱۹۶۰ء کے ہنگامی قانون کی ترمیم کا ہے اس میں جناب وزیر قانون صاحب نے اعتراض اٹھایا ہے . . . . . .

A Member : Sir, there is no quorum.

Mr. Speaker : As the House is not in quorum, I adjourn it for 15 minutes.

(The Assembly then adjourned for 15 minutes).

The Assembly met again at 1.38 p.m. Mr. Speaker in the Chair.

Mr. Speaker : Mr. Saadi may please resume his speech.

QUESTION OF PRIVILEGE

re-wilful breaking of quorum by Ministers.

صاحبزادی محمودہ بیگم- میں یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں صاحب صدر آپ کی اجازت سے کہ یہ ہمارے وزراء جو ہیں کیا ان کے فرائض میں یہ بھی ہے کہ جب انکا جی چاہے وہ کورم توڑ دیں اور جب جی چاہے۔ (قطع کلامی) خان پیر محمد خان اور ملک قادر بخش نے اس وقت میرے سامنے ممبرز کو اٹھایا۔ یہ Private Members' Business کا دن تھا اور ان کو کوئی حق نہیں پہنچتا تھا کہ وہ اس طرح پبلک کے وہ مطالبات جو بے حد اہم ہیں اور بے حد ضروری ہیں اپنے ذاتی فائدے کے لئے وہ face نہ کر سکیں اور اس طرح کورم توڑ دیں۔

مسٹر سپیکر- بیگم محمودہ صاحبہ اس کے متعلق میں یہ عرض کر دوں کہ اس کے متعلق chair سے وضاحت کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ممبر صاحبان اور وزراء صاحبان کا اپنا فرض ہے کہ ہاؤس میں کورم رکھیں بلکہ ایوان کا وقار اسی میں ہے کہ ہاؤس میں کورم رکھا جائے اور اس ایوان کی کارروائی باقاعدہ ہو۔

خان اجون خان جدون - جناب والا - میرے knowledge میں بھی ہے کہ خان پیر خان محمد صاحب نے کورم جان بوجھ کر توڑایا ہے۔

Mr. Speaker : The member may please take his seat.

Khawaja Muhammad Safdar : This is a breach of privilege Sir.

رائے منصب علی خان کھول - جناب والا - کوئی وزیر صاحب یہاں تشریف نہیں رکھتے -

Mr. Speaker : This is their out look.

خواجہ محمد صفدر - جناب والا- میں یہ گذارش کروں گا کہ ممبر صاحبان کو کورم پورا رکھنے سے روکنا اس ایوان اور اس ایوان کے اراکین کے استحقاق کی نفی ہے - جناب والا - یہ مسئلہ آپکی فوری توجہ کا مستحق ہے - اور میں یہ مسئلہ جناب کی خدمت میں نقطہ استحقاق کی صورت میں پیش کرتا ہوں کہ دو وزراء صاحبان نے جن کا ذکر ابھی صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہ نے کیا ہے اس ایوان کے وقار کو نقصان پہنچانے کی غرض سے جان بوجھ کر اس ایوان کے کورم کو توڑا ہے - (ان میں سے ایک صاحب تشریف لے آئے ہیں) نقطہ استحقاق یہ ہے کہ صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہ نے جو الزام ان وزراء صاحبان پر عاید کیا ہے - اگر وہ الزام درست ہے تو ان دو وزراء صاحبان نے اس معزز ایوان کے استحقاق کی نفی کا ارتکاب کیا ہے-

Mr. Speaker : Would the Minister like to say something about this?

Minister of Law : I have not heard Khawaja Safdar Sir.

آخری بار یہ سنا ہے وہ فرما رہے تھے . . . .

خواجہ محمد صفدر - جناب والا- میں اس مسئلہ کو پھر دہرائے دیتا ہوں - جناب والا - جناب محترم ملک قادر بخش صاحب باہر تھے اور انہوں نے ساری بات نہیں سنی - میں مختصر الفاظ میں پھر عرض کرتا ہوں - اس ایوان کی کارروائی شروع ہوتے ہی صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہ نے اس ایوان میں جناب صدر کی وساطت سے الزام عائد کیا کہ انہوں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ خان پیر محمد خان صاحب اور ملک قادر بخش صاحب نے ممبران کو کہا کہ کورم توڑ دیا جائے - ان کے کہنے پر ممبر صاحبان باہر چلے گئے اور وہ خود بھی باہر تشریف لے گئے - یہ الزام انہوں نے عائد کیا ہے اور ان کے اس الزام کے پیش نظر میں نے نقطہ استحقاق پیش کیا ہے اگر وہ الزام درست ہے تو یہ ان دو بزرگوں نے اس ایوان کے استحقاق کی نفی کا ارتکاب کیا ہے - خان جدون صاحب نے بھی تائید کی ہے -

خان اجون خان جدون - ملک قادر بخش صاحب کے متعلق مجھے معلوم نہیں ہے لیکن خان پیر محمد خان صاحب نے definitely کورم توڑا ہے - میاں محمد شریف صاحب کو کہا کہ آپ باہر چلے جائیں اور وہ خود بھی چلے گئے - (شیم - شیم) -

وزیر قانون - جناب والا- میرا دوست کہتا ہے کہ ملک قادر بخش کے متعلق مجھے علم نہیں -

So far as I am concerned Sir, while I saw once that there was no quorum, I got up, counted and as specially went outside and brought in some members. I was running outside to bring in some people here. In fact I was making that effort because I knew that Begum Sahiba was keen on certain resolution. My colleague, Khan Pir Muhammad Khan, is not here and we can neither condemn him in his absence nor can I say anything for anybody else. But rest assured that today's agenda is such that in most cases we are going to admit your bills excepting two.

یہ دو بل آئین کی دفعہ ۲۷ کے تحت hit ہوتے ہیں - میں ان کو oppose کروں گا باقی جو بل ہیں مثلاً Weekly Holiday Bill وغیرہ یہ ہیں admit کرنے لگا ہوں -

That was my cooperation or which I told my friend before hand.

خواجہ محمد صفدر - یونیورسٹی بل کے متعلق کیا خیال ہے ؟ -

وزیر قانون- یونیورسٹی بل کے متعلق میں نے کہا ہے کہ ہم ایک جامعہ بل لانے لگے ہیں - اسی طرح کا ایک اور بل ہے جو ہماری طرف سے اور آپ کی طرف سے parents کو گذارہ دینے کے متعلق ہے کہ اولاد کا فرض ہے کہ وہ گذارہ دے - وہ میں admit کرنے لگا ہوں - تین ریزولیشن جو ہیں وہ میں admit کرنے لگا ہوں کون سی چیز ہے جس کی وجہ سے میں کورم توڑ دوں -میں نے تو خواجہ صفدر صاحب سے شروع میں کہہ دیا میرا یہ پروگرام ہے میں ۱۰ منٹ میں ختم کر سکتا ہوں -

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - میں نے جو کچھ کہا ہے میرے ذاتی علم میں نہیں ہے - صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہ نے آپ کے سامنے یہاں کہا ہے میں نے بھی سنا ہے اس پر میں نے پرولیج موشن دیا ہے -

وزیر قانون- صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہ سے میں نے کہا کہ ہم ان کے ریزولیشن کی سفارش کریں گے اور ریزولیشن کو کوئی oppose نہیں کرے گا لیکن ریزولیشن کے الفاظ جو ہیں -

It is not properly worded but, however, we support it.

Mian Abdul Latif: I will amend them I have got the amendments.

Minister of Law: Even within these fifteen minutes we can rush through and finish them.

مسٹر گل محمد - جناب سپیکر - یہ ایک نہایت اہم مسئلہ ہے جس کی طرف خواجہ صفدر صاحب نے آپ کی توجہ مبذول کرائی ہے -اس ایوان میں ایک نہایت معزز ممبر نے یہ الزام لگایا ہے کہ وزارت کے کسی ایک ممبر نے جان بوجھ کر ایوان کے کورم کو توڑنے کی کوشش کی ہے اسکے نتیجے

کے طور پر کورم ٹوٹ گیا - میں خواجہ صفدر صاحب کے نقطہ استحقاق کی پر زور تائید کرتا ہوں اس چیز کی مکمل تحقیقات کرائی جائے اگر یہ صحیح ہے کہ اس ایوان میں کابینہ کے کسی بھی ممبر نے ایوان کے استحقاق کی خلاف ورزی کی ہے تو مناسب کارروائی کی جائے - (ہیئر ہیئر) -

مسٹر سپیکر - خواجہ صفدر صاحب جو آپ نے پرولیج موشن move کی ہے اس میں جہاں تک فرض کا تعلق ہے وہ یہ ہے کہ ہر ایک ممبر کا فرض ہے کہ وہ ایوان میں رہے اور ایوان کے کورم کو پورا کرے جہاں تک منسٹر صاحبان کا تعلق ہے کہ انہوں نے کورم کو توڑا ہے یہ ہر ایک ممبر کی out look ہے اور اسکی ڈیوٹی میں یہ شامل ہے کہ ایوان میں کورم رکھیں اور کورم کو پورا کریں - تو اس لئے میں آپ کی اس پرولیج موشن کو out of order کرتا ہوں -

خان اجون خان جدون - پوائنٹ آف آرڈر - میرا پوائنٹ آف آرڈر جناب والا- یہ ہے کہ کورم ٹوٹ گیا تھا ہاؤس کا وقت ۱۰ منٹ باقی رہ گیا ہے میری درخواست ہے کہ ایک گھنٹہ اور ہاؤس کو extend کیا جائے -

(Voices : No. No.)

Mr. Speaker : This is not the sense of the House.

THE WEST PAKISTAN PREVENTION OF GAMBLING (AMENDMENT) BILL 1963 (contd.)

Mr. Speaker : Amir Habib Ullah Khan Saadi, may please resume his speech.

امیر حبیب اللہ خان سعدی—جناب والا - میں نے وزیر قانون کے اعتراض میں یہ عرض کیا تھا کہ پہلے قانون یعنی money bill پر اعتراض عائد نہیں کیا تھا دوسرے اس میں کوئی ایسی شق نہیں ہے جس پر یہ کہا جا سکے کہ یہ money bill کی زد میں آتا ہے بلکہ جہاں تک گھوڑ دوڑ پر بازی لگانے کا سوال ہے جناب والا- اسکے متعلق الگ قانون ہے - اسکو repeal کرنے کیلئے الگ draft تیار کرکے گورنر صاحب کی منظوری کیلئے تیار کیا ہوا ہے اور اس کا اسکے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے - حکومت کی آمدنی پر کوئی زد نہیں پڑتی ہے -

مسٹر سپیکر - سعدی صاحب آپ Article 47 of the Constitution ملاحظہ فرمائیں اس میں کلاز ''بی'' پارٹ فسٹ money bill کی definition کے متعلق لکھا ہوا ہے -

"(b) it makes provision for any of the matters, or any matter incidental to any of the matters, specified below :—

(i) The imposition, abolition, remission, alteration or regulation of any tax ;"

تو اس بل کے پاس ہو جانے سے یا اس کے introduce ہونے سے کوئی remission of tax تو نہیں ہوگی -

خواجہ محمد صفدر - directly نہیں indirectly ہو سکتی ہے -

امیر حبیب اللہ خان سعدی - جناب والا- میں نے عرض کیا ہے کہ حکومت کی آمدنی پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑتا -

Minister of Law: The word included in the bill is "betting,' if betting excluded, then there would be no objection. On betting there is tax, which brings in Rs. 5½ lakhs. The word is 'betting.' Please read your clause.

امیر حبیب اللہ خان سعدی - اس بل میں Horse racing betting نہیں ہے - Horse racing betting کا قانون الگ ہے یہ آپ غلط ملط کر رہے ہیں -

مسٹر سپیکر - سعدی صاحب اس کا اثر تو یہی ہوگا کہ تمام Horse racing betting پر اثر ہو -

امیر حبیب اللہ خان سعدی - اس بل کا نہ یہ منشاء ہے نہ اس پر زد پڑتی ہے -

Mr. Speaker: Has the Minister any objection to the introduction of the bill on this account that this is a money bill.

Minister of Law: It is a money because they have introduced the word 'gambling'. This word has been defined to include betting and if betting is excluded, then there will be no taxation.

Mr. Speaker: Which tax will it affect?

Minister of Law: Betting on Races, 1958.

Khawaja Muhammad Safdar: That will not be hit by this.

Mr. Speaker: Will that indirectly hit that tax?

وزیر قانون - جناب والا - ایڈووکیٹ جنرل کو بلا لیں یہ ساڑھے پانچ لاکھ بجٹ کا آئٹم ہے -

Mian Abdul Latif: I would appeal to the Law Minister kindly to allow the introduction of this bill. We shall examine it afterwards.

Minister of Law: It cannot be introduced without the assent of the Governor.

میں اس کو کیسے مان لوں - گورنر صاحب کی منظوری کے بغیر یہ ہو ہی نہیں سکتا ہے -

Mr. Speaker : As the Member pressing for its introduction ?

Khawaja Muhammad Safdar : Yes, Sir, we are.

Minister of Law : West Pakistan Betting Act 1958.....

Nawabzada Iftikhar Ahmed Khan : Let it be deferred till next session

Khawaja Muhammad Safdar : I think, this is a better suggestion. Let it be deferred till the next session.

مسٹر سپیکر - سعدی صاحب اس کے متعلق پوزیشن یہ ہے کہ اگلے سیشن میں آپ نیا بل لا سکتے ہیں اس سے کوئی زد نہیں ہوگا -

وزیر قانون - defer کرنے کا کوئی قانون نہیں ہے -

مسٹر سپیکر - آپ اسے واپس لے لیں - defer نہیں کر سکتے - یا اسکو withdraw کر لیں -

امیر حبیب اللہ خان سعدی - اچھا جناب - میں اسکو اگلے اجلاس کیلئے withdraw کرتا ہوں -

---

THE WEST PAKISTAN UNIVERSITIES (REMOVAL OF UNDESIRABLE GOVERNMENT SERVANTS) (AMENDMENT) BILL 1963

Mr. Speaker : Amir Habib Ullah Khan Saadi, may move for leave to introduce his bill.

Amir Habib Ullah Khan Saadi : Sir, I beg to move:

Mr. Speaker : Motian moved is :

> That leave be granted to introduce the West Pakistan Universities (Removal of Undesirable Government Servants) (Amendment) Bill 1963

وزیر قانون (ملک قادر بخش) - میں oppose کرتا ہوں - اگر میرے دوست مجھے سن لیں تو زیادہ بہتر ہے -

امیر حبیب اللہ خان سعدی - جناب والا- اس بل کا مقصد یہ ہے کہ جیسا کہ اسکے اغراض و وجوہ میں بیان کیا ہے یہ بڑی منصفانہ اور عادلانہ ترمیم ہے - میں نہیں سمجھتا کہ اس میں کیا پہاڑ گر جائے گا بلکہ اس طرح جو آمرانہ قانون سازی ہو رہی ہے اس میں اصلاح ہو جائے گی -

خواجہ محمد صفدر - مان جائیے -

وزیر قانون - خدا کے لئے مجھے سن تو لیجئے -

ابھی کچھ واقعات اس ویسٹ پاکستان میں تازے ھیں جو انجینئرنگ یونیورسٹی میں پیدا ھوئے - ایک پروفیسر قتل ھوا - strikes تو ھوا کرتے ھیں دنگے فساد ھوئے لیکن قتل و غارت گری کی جب نوبت پہنچ گئی جس میں پروفیسروں کا ھاتھ تھا تو نوبت بہ‌این جا رسید کہ یونیورسٹی جو ھماری شہ رگ ھے نہ چل سکی - باوجود انتہائی کوشش کے اس لئے غیر معمولی قانون بنا کر پرنسپل کو اور کچھ پروفیسروں کو نکالنا پڑا - جب کہیں جا کر لڑکے کنٹرول میں آئے -

مسٹر حمزہ - پوائنٹ آف آرڈر - یہ بتلائیے کہ کون سا پروفیسر قتل ھوا ؟ -

Mr. Speaker : This is no point of order.

Minister of Law : It is the West Pakistan Universities (Removal of Undesirable Government Servants) (Amendment) Bill 1963.

مسٹر حمزہ - ۱۹۵۲ میں وہ قتل ھوا تو . . . . . .

وزیر قانون - ھمارے پاس ایک یونیورسٹی نہیں ھے بہت سی یونیورسٹیاں ھیں آخر یہی تعلیم کے ادارے قوم کیلئے ایک خزانہ ھیں اور علم کا سرچشمہ ھیں - جہاں سے آنے والے administrator اور آنے والے politition اور ھونے والے ایم-پی-اے-ایم-این-اے ھونگے - ھمیں کراچی یونیورسٹی - پشاور یونیورسٹی ایگری کلچرل کالج لائل پور کئی اور ادارے تعلیمی ھیں - ھماری پارٹی کو اس کا احساس ھے کہ کوئی جامع قانون اچھی شکل میں لایا جائے - اس قانون کو فی‌الحال ھم oppose کرتے ھیں - میں یہ نہیں کہتا کہ‌یہ Cheap popularity کیلئے یا زمینات کیلئے یا عنداللہ کر رھے ھیں - (قہقہہ) میں کہتا ھوں کہ آپ کو قوم کے درد نے مجبور کر دیا ھے - اس میں ایک جامع قانون کے لانے کی ضرورت ھے -

مسٹر افتخار احمد خان - آپ کو وزارت کی زیادہ ضرورت ھے -

وزیر قانون - آپ کو جواب دینا میں اپنی ھتک سمجھتا ھوں (قہقہہ) میں سمجھتا ھوں کہ اس قانون کو عجلت میں ترمیم کر دینا بغیر ماھرین کے مشورے اور محکمہ تعلیم کے مشورے کے ٹھیک نہیں ھے- میں اس کی مخالفت کرتا ھوں - . . . . . .

Mr. Speaker : Mr. Abdul Razaq Khan. You should be very brief.

مسٹر عبدالرازق خان - عرض یہ ہے کہ جو بل جناب سعدی اس ایوان میں لائے ہیں - یہ صرف پنجاب یونیورسٹی کا مسئلہ نہیں ہے پشاور یونیورسٹی بھی مارشل لاء کے نفاذ کے بعد کچھ ایسے مارشل لا آرڈرز نافذ ہوئے تھے اور اس کے بعد آڈرز نے قانون کی صورت اختیار کر لی ہے اور یہی حال دوسری مغربی پاکستان یونیورسٹیوں کا بھی ہے جیسا کہ ملک صاحب نے فرمایا ہے جناب سعدی صاحب سے - میں درخواست کروں گا کہ وہ اس بل کو واپس لے لیں - کم از کم ہماری پارٹی اور حکومت کی طرف سے وہی اصلاحات جو وہ چاہتے ہیں اس کو نافذ کرنے کیلئے ضرور بل لایا جائے گا -

مسٹر افتخار احمد خان - بڑی دیر ہوئی میں نے رول ۱۷ کی طرف آپ کی توجہ دلائی ہے مگر آپ نے کوئی فیصلہ نہیں دیا - پوائنٹ یہ تھا کہ -

مسٹر سپیکر - میں اس بارے میں رولنگ دے رہا ہوں -

خواجہ محمد صفدر - میں دو الفاظ کہوں گا - میرے محترم دوست جناب قادر بخش صاحب اور جناب عبدالرازق صاحب اس سے اتفاق کرتے ہیں کہ موجودہ یونیورسٹی قوانین ناقص ہیں - تو اس بل کو سٹینڈنگ کمیٹی میں جانے دیا جائے (نو - نو- کی آوازیں) - ہم ساری یونیورسٹیز کیلئے ایک چارٹر بنا سکتے ہیں اس لئے میں گذارش کروں گا کہ فی الحال - اس بل کو سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کر دیا جاوے - اگر دو تین مہینہ بھی لگ جائیں تو کیا ہے - اتنے میں ملک قادر بخش صاحب ایک جامع قانون لے آئیں گے - اور وہ ان کی اپنی جانب سے ہوگا-

وزیر قانون - تو آپ اسے واپس لے لیں -

خواجہ محمد صفدر - ہم اسے کیوں واپس لیں - آپ جب اپنی جانب سے ایک قانون لائیں گے تو پھر دیکھیں گے -

Mr. Speaker : The question is —

That leave be granted to introduce the West Pakistan Universities (Removal of Undesirable Government Servants) (Amendment), Bill 1963

(The motion was lost)

RE-ADJOURNMENT SINE DIE OF THE ASSEMBLY

(Speakers' Ruling)

Mr. Speaker : Now, I will give my ruling on the point raised by Nawabzada Iftikhar Ahmed Khan.

The Assembly meets to transact business. For every five days of Government business, one day is given under the Rules for transaction of private members business. Private members have been given full member of days laid down by the Rules. When the Government say that they do not want to take up any other business, the Chair has no option but to adjourn the House *sine die*.

The House now stands Adjourned sine die.

(*The Assembly then adjourned* sine die)

APPENDIX

(ANSWER TO STARRED QUESTION No. 3599)

(*Ref : Page 24 ante*)

وزیر تعلیم — (بیگم محمودہ سلیم خاں) (الف سے ص) فہرستیں لف ہیں -

(ط) جی نہیں -

(ع) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

APPENDIX

(Answer to Starred Question

STATEMENT SHOWING THE INFORMATION REGARDING STARRED

Name of School	Started function	Full recognition
1. Muslim Girls High School, Ram Talai, Sialkot City.	1-4-50 ..	1-4-61 ..
2. Islamia Girls High School, Sialkot City ..	20-5-20	1945 ..

No. 3599)

ASSEMBLY QUESTION No. 3599

Students on 31-5-63		Staff with qualifications		Grant-in-aid	
				Year	Amount
					Rs.
X	= 35	B.A.B.T.	=2	1941-42 ..	*Nil*
IX	= 76	B.A.	=1		
VIII	= 80	F.A., C.T.	=1	1951-52 ..	4,464·00
VII	= 94	F.Sc.	=1		
VI	= 103	J.A.V.	=1	1961-62 ..	11,500·00
V	= 106	Mat. S.V.	=3		
IV	= 114	Theology Trained	=1		
III	= 108				
II	= 147	Mat. J.V.	=1		
I	= 152	Middle J.V.	=3		
K. G.	= 134	Matric	=1		
		P.T.Is.	=1		
X	= 78	B.A.,B.T.	=4	1941-42 ..	3,416·00
IX	= 135	B.Sc.,B.T.	=1		
VIII	= 145	B.A.,C.T.	=2	1951-52 ..	7,428·00
VII	= 150	F.A.,C.T.	=4		
VI	= 231	F.A.,J.A.V.	=1	1961-62 ..	11,546·00
		Matric J.A.V.	=1		
		Matric S.V.	=2		
		Maulvi	=1		
		Indust Diploma	=1		

APPENDIX

(Answer to Starred Question

STATEMENT SHOWING THE INFORMATION REGARDING STARRED

Name of School	Started function	Full recognition
1. Muslim Girls High School, Ram Talai, Sialkot City.	1-4-50	1-4-61 ..
2. Islamia Girls High School, Sialkot City ..	20-5-20	1945 ..

No. 3599)

ASSEMBLY QUESTION No. 3599

Expenditure incurred					Increase of Schools		
Year	Staff	Equipment and furnitur	Building	Pla grounds	Year	Tuition Fee	Private contribution
Rs.	Rs.	Rs.	Rs.		Rs.	Rs.	Rs.
1941-42 ..	*Nil.*	*Nil*	*Nil*	*Nil.*	1941-42 ..	*Nil.*	*Nil.*
1951-52 ...	8,704	1,611	600	*Nil.*	1951-52 ..	2,138·94	4,312·06
1961-62 ..	15,225·47	7 2·67	12,168·61	*Nil.*	1961-62 ..	4,185·06	10,481·69
1941-42 ..	5,030·49	*Nil*	*Nil*	*Nil*	1941-42 ..	395.50	718·99
1951-52 ..	17,489·00	116·38	*Nil*	*Nil*	1951-52 ..	4,510·67	5,996·66
1961-62 ..	29,863·92	3,892·09	539·83	*Nil*	1961-62 ..	10,527·46	12,217·38

APPENDIX

(Answer to Starred Question

STATEMENT SHOWING THE INFORMATION REGARDING

Name of School	Started function	Full recognition
3. Scotch Mission High School, Barapather, Sialkot	1-4-48 ..	11-4-49 ..
4. Muslim Model Girls High School, Chah Jattan Street, Sialkot	1-I-49 ..	1-4-59 ..
5. American Mission High School, Hajipura, Sialkot	1854 ..	1948 ..

(G) Whether any representation has been received on behalf of these schools for enhancement of grant-in-aid.

No. (3599)

ASSEMBLY QUERTION No. 3599

Students on 31-5-63		Staff with qualifications		Grant-in-aid		
				Year		Amount
X	= 36	M.A. (U.K.)	=2	1941-42	—	Rs. Nil
IX	= 39	B.A.,B.T.	=1			
VIII	= 48	B.A.,B.Ed.	=1	1951-52	...	5,720
VII	= 60	F.Sc.	=1			
VI	= 66	Matric S.V.	=4	1961-62	..	10,988
V	= 55	Middle S.V.	=3			
IV	= 48	Matric J.V.	=3			
III	= 53	Matric	=1			
II	= 65					
I	= 106					
X	= 22	B.A.,B.T.	=1	1941-42	..	Nil
IX	= 25	F.A., C.T.	=2			
VIII	= 39	Matric S.V.	=5	1951-52	..	Nil
VII	= 48	Matric J.V.	=3			
VI	= 45			1961-62	..	6,000
J.V.	= 17	B.Sc., B.Ed.	=2	1941-42	..	2,745
X	= 24	B.A., B.Ed.	=1			
IX	= 31	F.A., C.T.	=4	1951-52	—	9,410
VIII	= 40	S.V.	=3+1			
VII	= 37	J.A.V.	=1	1961-62		[illegible]
VI	= 33	J.V.	=4			
V	= 37					
IV	= 42					
III	= 36					
VI	= 36					
	= 44					

APPENDIX

(Answer to Starred Question

STATEMENT SHOWING THE INFORMATION REGARDING STARRED

Name of School	Started function	Full recognition
3. Scotch Mission High School, Barapather, Sialkot	1-4-48 ..	11-4-69 ..
4. Muslim Model Girls High Schools, Chah Jattan Street, Sialkot	1-1-59 ..	11-4-59 ..
5. American Mission High Schools, Hajipura, Sialkot	1854 ..	1948 ..

(h) If answered to (g) be in the affirmative, whether Government intend to accept their demand, if so, to what extent and when.

No. 3599)

ASSEMBLY QUESTION NO. 3599

EXPENDITURE INCURRED				INCREASE OF SCHOOLS			
Year	Staff	Equipment and furniture	Building	Play-ground	Year	Tuition fees	Private contribution
	Rs.	Rs.				Rs.	Rs.
1941-42 ...	*Nil*	*Nil*	*Nil*	*Nil*	1941-42 ...	*Nil*	*Nil*
1951-52 ...	9,840	279	*Nil*	*Nil*	1951-52 ..	4,897	*Nil*
1961-62 ...	16,248	*Nil*	Science room and two class-room under-construction	*Nil*	1961-62 ...	7,197	*Nil*
1941-42 ...	*Nil*	*Nil*	*Nil*	*Nil*	1941-42 ...	*Nil*	*Nil*
1951-52 ..	*Nil*	*Nil*	*Nil*	*Nil*	1951-51 ..	*Nil*	*Nil*
1961-62 ..	1,200	1,800	1,800	*Nil*	1961-62 ...	2,448	7,000
1941-42 ...	7,954	*Nil*	*Nil*	*Nil*	1941-42 ...	986*87	4,226
1951-52 ...	1,00,376	*Nil*	*Nil*	*Nil*	1951-52 ..	1,512	3,815
1961-62 ..	49,682	*Nil*	*Nil*	*Nil*	1961-62 ...	3,669	14,624

Government is already considering the enhancement of Grant-in-aid limits.

INFORMATION FROM THE PRIVATELY MANAGED HIGH SCHOOLS IN THE

Name of School	Date on which it started functioning	Date of provisional recognition	Total No. of students on rolls class-wise on 31st March 1963						Total
			X	IX	VIII	VII	VI	Spl.	
1. Muslim High School, Baddomalhi.	1920	1920	27	68	54	59	50	..	258
2. Mission High Schools, Daska.	1914	1914	84	87	91	67	65	..	394
3. Mission High School, Narowal.	1862	No record	34	52	53	47	41	..	227
4. G. D. Islamia High School, Maingri.	1922	1923	89	143	71	88	120	102	613
5. Mission High School, Sialkot City.	1864	No record	57	95	86	103	103	..	422
6. C. T. I. High School, Sialkot.	1925	1925	54	79	75	80	82	..	370
7. Mission High School, Sialkot Cantonment.	1940	1940	48	113	121	120	1[illegible]0	..	532
8. Islamia High School, Sialkot.	1916	1916	154	241	238	253	261	..	1137
9. Islamia High School, Sambarial.	1944	1944	82	101	63	74	62	..	382
10. Muslim High School, Sialkot.	1947	1947	100	183	247	263	265	..	1058
11. Pakistan Modern High School, Sialkot.	1948	1949	46	97	98	82	123	..	446
12. Qaumi High School, Sialkot.	1950	1952	134	201	262	314	412	..	1323
13. Jinnah Efficiency High School, Sialkot Cantt.	1949	1949	81	122	135	105	94	..	537
14. Muslim High School, Narowal.	1951	1951	Classwise information not received.				..	..	456
15. Islamia High School, Baddomalhi.	1952	1962	79	79	68	50	78	..	354
16. Islamia High School, Nonar.	1953	1953	32	34	45	50	54	..	235
17. Public High School, Ghartal.	1947	1947	59	83	78	69	83	..	369

SIALKOT DISTRICT IN REPLY TO STARRED ASSEMBLY QUESTION No. 3599

No. OF THE TEACHER EMPLOYED IN THE SCHOOLS MANAGED HIGH SCHOOLS IN SIALKOT DISTRICT TOGETHER WITH THEIR QUALIFICATIONS

Trained A.-V. Teachers		*Vernacular Trained Teachers*				Clerk	*Untrained A.-V/ Vernacular including J. Vs.*	
B.T/B. Ed.S.A.V.	C.T./ J.A.V.	S. Vs.	O. Ts.	D. M.	P.T.L.		A.-V.	Vernacular
3	..	2	..	1	..	..	1	3
2	1	4	..	1	1	..	4	2
2	..	4	..	1	1	..	1	..
2	1	2	1	1	2	..	4	4
4	2	2	1	1	1	..	3	..
3	1	4	1	1	3	2	1	1
3	2	6	1	1	1	1	2	5
8	3	4	2	2	1	2	1	4
3	1	2	2	1	2	1	1	..
8	4	2	1	2	1	1	1	1
3	2	..	3	1	1	1	2	..
8	4	5	5	1	1	1	..	2
2	4	..	1	1	1	..	3	2
2	2	2	..	..	..	..	3	4
2	1	1	2	1	..	..	3	..
2	..	2	2	1	1	..	1	1
..	..	4	..	2	1	1	4	2

INFORMATION FROM THE PRIVATELY MANAGED HIGH SCHOOLS IN THE

Name of Schools	Date of which it started functioning	Date of provisional recognition	Total No. of students on rolls class-wise 31st March 1963						Total
			X	IX	VIII	VII	VI	Spl.	
18. Jinnah Islamia High School, Bhopalwala.	1947	1947	74	98	95	110	90	...	467
19. Islamia High School, Sirranwali.	1948	1950	Class-wise information not received.					...	188
20. Islamia High School, Mitranwali.	1946	1948	56	84	82	111	119	...	452
21. Islamia High School, Kalaswala.	1947	1949	64	90	89	84	99	...	436
22. T. I. High School, Chawinda.	1955	1955	42	64	39	35	45	...	225
23. Islamia High School, Kanjrur.	1948	1948	39	36	36	44	52	...	207
24. Islamia High School, Dhudhu Chak.	1950	1050	30	69	32	29	29	12	194
25. Muslim Model High School, Kotla Afghanan.	1949	1949	35	60	68	58	68	...	289
26. Iqbal Memorial High School, Gohdpur Muradpur.	1944	1944	70	166	153	112	128	...	629
27. Muslim Model High School, Bheri Khurd.	1956	1959	54	80	52	35	57	18	296
28. Ishaat-i-Talim High School, Shahgharih.	1959	1959	27	87	60	66	52	...	292
29. Ishatt-i-Talim High School, Baramanga.	1950	1951	61	43	48	31	68	..	251
30. Zamindara High School, Sialkot City.	1955	1955	22	22	12	12	15	...	83
31. T. I. High School, Ghatalian.	1950	1950	33	81	24	57	54	...	249
32. C. D. Islamia High School, Talwandi Bhindran.	1956	1956	25	48	66	56	70	...	265
33. Public High School, Mehrajke.	1958	1959	10	59	38	38	42	...	187

SIALKOT DISTRICT IN REPLY TO STARRED ASSEMBLY QUESTION No. 3599

No. OF TEACHERS CATEGORY-WISE EMPLOYED IN THE PRIVATELY MANAGED HIGH SCHOOL IN SIALKOT DISTRICT TOGETHER WITH THEIR QUALIFICATIONS.

Trained A.-V. Teachers		*Vernacular Trained Teachers*				Clerk	*Untrained A. V. Vernacular including J. Vs.*	
B. T/B. Ed., S.A.V.	C.T./ J.A.V.	S.Vs.	O. Ts.	D.M.	P.T.I.		A.V.	Vernacular
3	1	2	2	1	1	..	4	..
1	..	..	1	..	1	..	3	2
3	1	4	1	1	1	..	2	2
3	..	2	2	..	1	..	4	1
2	..	1	1	..	1	1	1	1
2	..	2	..	..	1	..	3	1
1	..	1	..	..	..	..	3	3
2	..	2	1	1	1	1	2	1
3	5	1	1	*Nil*	2	1	1	4
1	..	3	..	..	..	..	4	5
1	1	1	1	..	*Nil*	..	3	1
2	..	..	..	..	..	..	2	3
2	..	..	..	..	..	1	3	1
3	1	1	..	..	1	..	2	1
3	1	..	1	..	1	..	..	1
1	..	1	1	...	..	..	4	2

INFORMATION FROM THE PRIVATELY MANAGED HIGH SCHOOLS IN THE SIALKOT DISTRICT IN REPLY TO STARRED ASSEMBLY

Name of School	The amount of grant paid to the School during			The amount of expenditure Staff		
	1941-42	1951-52	1961-62	Staff 1941-42	Staff 1951-52	Staff 1961-62
1. Muslim High School, Baddomalhi.	Record lost in flood of 1955.		6,000	Record lost in floods		22,280
2. Mission High School, Daska.	6,840	5,160	6,000	18,610	14,165	29,768
3. Mission High School, Narowal.	5,007	4,840	6,000	13,250	12,390	20,898
4. G. D. Islamia High School, Maingri.	2,352	910	6,000	26,104	20,308	12,477
5. Mission High School, Sialkot City.	..	2,592	6,000	..	16,166	25,257
6. C. T. I. High School, Sialkot.	..	5,515	7,200	..	20,918	43,050
7. Mission High School, Sialkot Cantonment	2,676 (includes Primary).	7,467	6,000	14,380	23,206	34,459
8. Islamia High School, Sialkot.	5,688	3,647	6,000	28,332	72,124	69,860
9. Islamia High Schoo, Sambarial.	..	6,000	6,000	1,500	22,925	33,210
10. Muslim High School, Sialkot.	Not known		6,000	..	23,463	43,684
11. Pakistan Modern High School, Sialkot.	..	3,963	5,500	..	25,484	32,857
12. Quami High School, Sialkot.	..	..	6,000	..	..	62,730
13. Jinnah Efficiency High School, Sialkot Cantonment.	..	2,600	6,000	..	19,102	31,526
14. Muslim High School, Narowal.	..	3,000	6,000	..	17,242	21,477
15 Islamia High School, Baddomalhi.	..	..	4,800	..	..	18,508
16. Islamia High School, Nonar.	..	..	3,500	..	..	16,587
17. Public High School, Ghartal.	..	1,997	6,000	..	19,660	22,280

QUESTION No. 3599.

INCURRED BY THE SCHOOL ON THE

Equipment and Furniture			*Building*			*Play-grounds*		
1941-42	1951-52	1961-62	1941-42	1951-52	1961-62	1941-42	1951-52	1961-62
No record		100	No record		947	No record		213
1,010	2,500	1,444	..	752	670	192	..	..
520	..	..	317	..	..	604	..	..
859	149	900	10,127	1,600	1,199	..	..	..
..	664	600	..	2,100	1,400	..	600	600
..	..	..	..	2,223	3,579	..	..	..
..	..	..	1,156	1,095	1,446	200	100	200
838	525	835	..	..	845	..	..	..
33	31	35	..	..	..	..	..	..
..	353	427	..	76	512	..	..	..
..	491	1,120	..	452	352	..	251	9
..	..	2,257	..	..	38,466	..	..	..
..	1,418	408	..	370	3,787	..	..	295
..	1,691	650	..	..	3,156	..	..	1,327
..	..	400	..	..	1,188	..	..	..
..	..	..	..	..	..	..	..	..
..	1,417	3,560	..	..	..	..	..	..

INFORMATION FROM THE PRIVATELY MANAGED HIGH SCHOOLS, IN THE SIALKOT DISTRICT IN REPLY TO STARRED ASSEMBLY

Name of School	The amount of granmt paid to the School during			The amount of		
				Satff	Staff	Staff
	1941-42	1951-52	1961-62	1941-42	1951-52	1961-62
18. Jinnah Islamia High School, Bhopalwala.	..	6,000	6,000	..	23,596	26,831
19. Islamia High School, Sillanwali.	..	2,000	5,500	..	8,932	14,040
20. Islamia High School, Mitranwali.	..	6,564	7,500	..	18,959	26,536
21. Islamia High School, Kalaswala.	..	3,697	6,000	..	14,211	35,188
22. T. I. High School, Chawinda.	..	..	6,000	...	..	18,000
23. Islamia High School, Kanjror.	Not known		5,500	..	11,233	14,307
24. Islamia High School, Dhudhu Chak.	..	1,500	4,000	..	9,592	12,840
25. Muslim Model High School, Kotla Afghanan.	..	5,199	4,282	...	8,605	13,222
26. Iqbal Memorial High School, Godhpur Muradpur.	..	4,000	6,000	..	21,774	34,508
27. Muslim Model High School, Bheri Khurd.	..	..	4,000	..	..	14,721
28. Ishaat-i-Talim High School, Shahgharhib.	..	..	2,500	.	...	9,832
29. Ishaat-i-Talim High School, Baramanga.	..	1,000	4,500	..	6,727	9,587
30. Zamindara High School, Sialkot.	..	..	4,000	..	...	12,617
31. T. A. High School, Ghatalian.	..	2,000	4,800	..	8,863	15,393
32. C. D. Islamia High Schools, Talwandi Bhindran.	..	..	4,500	...	..	17,511
33. Public High School, Mehrajke.	..	..	3,000	..	..	5,338

QUESTION No. 3599

EXPENDITURE INCURRED BY THE SCHOOL ON THE

Equipment and furniture			*Building*			*Play grounds*		
1941-42	1951-52	1961-62	1941-42	1951-52	1961-62	1941-42	1951-52	1961-62
..	500	209	..	60	13	..	..	13
..	18	113	..	..	106	..	..	..
..	499	1,000	..	229	54,344	..	220	235
..	263	480	..	267	..	..	..	..
..	..	500	..	..	12,000	..	..	500
	951	447	..	..	..	..	..	..
..	..	..	..	..	..	..	..	..
..	1,046	51	..	2,847	182	..	..	..
..	1,428	3,246	..	1,872	..	..	..	5,046
..	..	775	..	..	5,422	..	..	..
..	..	2,149	..	..	25,000	..	..	..
..	1,500	2,327	..	540	400	..	..	60
	Information not supplied			..	..	..	..	..
..	16	666	..	104	1,123	..	..	..
..	..	..	..	..	1,253	..	..	..
..	..	..	..	..	120	..	..	274

INFORMATION FROM THE PRIVATELY MANAGED HIGH SCHOOLS IN THE SIALKOT DISTRICT IN REPLY TO STARRED ASSEMBLY

Name of School	Income of the School					
	Tuition Fees			*Private contributions*		
	1941-42	1951-52	1961-62	1941-42	1951-52	1961-62
1. Muslim High School, Baddomalhi.	No record.		8,821	No record.		..
2. Mission High School, Daska.	10,022	10,586	27,345	3,483	5,628	4,436
3. Mission High School, Narowal.	6,714	4,126	7,368	4,044	32,770	7,156
4. G. D. Islamia High School, Maingri.	6,875	12,392	21,304	1,824	9,360	10,225
5. Mission High School, Sialkot City.	..	14,754	14,404	..	..	..
6. C. T. I. High School, Dhudhu Chak.	..	10,285	12,802	..	17,341	26,626
7. Mission High School, Sialkot Cantonment.	15,336	24,302	35,915	..	..	..
8. Islamia High School, Sialkot.	23,406	53,302	50,850	..	15,600	13,526
9. Islamia High School, Sambarial.	1,238	19,854	18,469	..	..	8,676
10. Muslim High School, Sialkot.	..	14,394	39,208	76	9,876	6,523
11. Pakistan Modern High School, Sialkot.	..	22,516	26,060	297	..	..
12. Quami High School, Sialkot.	..	..	50,007	...	..	23,384
13. Jinnah Efficiency High School, Sialkot Cantonment.	..	15,403	25,515	..	2,400	5,778
14. Muslim High School, Narowal.	..	10,524	17,265	..	5,410	3,453
15. Islamia High School, Baddomalhi.	..	..	10,707	..	..	6,909
16. Islamia High School, Nonar.	..	..	9,693	..	..	3,393
17. Public High School, Ghartal.	..	10,672	16,026	..	5,805	6,392

QUESTION No. 2599.

Whether any representation has been received on behalf of the school for enhancement of grant-in-aid	If answer to last but one column is in affirmative, whether Government intend to accept their demand, if so to what extent and when.
No	The grant-in-aid is assessed under the rules contained in chapter III of the Punjab Education Code Second Edition. The ceiling fixed is as under :—
No	(a) each aided school to get Rs. 6,000 *plus* Rs. 1,200 Dearness allowance (if earned).
No	(b) each un-aided recognised school Rs. 6,000 (including dearness allowance, if (earned). Only schools from Serial No. 1 to 9 are Aided schools and the rest Un-aided schools. The question of revising the ceiling is probably under the consideration of Government.
Yes	
No	It is however added that most of the schools fail to earn the grant upto the ceiling already fixed, because the expenditure incurred by them on untrained staff is not approved for the purpose of grant-in-aid.
No	
No	
No	
Yes	
Verbal requests.	
No	
No	
No	
No	
Yes	
No	
Yes in 1963.	

INFORMATION FROM THE PRIVATELY MANAGED HIGH SCHOOLS IN THE SIALKOT DISTRICT IN REPLY TO STARRED ASSEMBLY

Name of school	Income of the School					
	Tution Fees			*Private contributions*		
	1941-42	1951-52	1961-62	1941-42	1951-52	1961-62
18. Jinnah Islamia High School, Bhopalwala.	..	18,335	21,253	..	..	...
19. Islamia High School Sirranwali.	..	3,827	7,785	..	2,283	338
20. Islamia High School, Mitranwali.	...	13,343	32,771	..	..	..
21. Islamia High School, Kalaswala.	..	8,666	18,914	..	1,488	6,727
22. T. I. High School, Chawinda.	..	..	9,000	..	..	4,000
23. Islamia High School, Kaj jrur.	..	6,570	10,213	..	4,473	515
24. Islamia High School, Dhudhu Chak.	..	9,259	6,553	..	..	..
25. Muslim Model High School, Kotla Afghanan.	..	9,125	10,495	..	...	..
26. Iqbal Memorial High School, Ghodpur Muradpur.	..	16,847	25,388	..	..	..
27. Muslim Model High School, Bheri Khurd.	..	..	8,527	..	..	750
28. Ishaat-i-Talim High School, Shahgharib.	..	..	9,984	..	..	—
29. Ishaat-i-Talim High School, Baramanga.	..	..	8,949	..	..	..
30. Zamindara. High School, Sialkot.	..	..	5,538	Information not supplied		
31. T. I. High School, Ghatalian.	..	8,111	9,990	..	—	3,392
32. C. D. Islamia High School, Talwandi Bhindran.	..	..	10,226	—	—	—
33. Public High School, Mehrajke.	..	..	4,857	..	..	7,707

QUESTION No. 3599.

Whether any representation has been received on behalf of the school for enhancement of grant-in-aid.	If answer to last but one column is in affirmative, whether Government intend to accept their demand, if so to what extend and when
Yes	The grant-in-aid is assessed under the rules contained in chapter III of the Punjab Education Code second Edition. The ceiling fixed is as under:—
No	(a) each aided school to get Rs. 6,000 *plus* Rs. 1,200 dearnes allowance (if earned).
Yes	(b) each un-aided recognised school Rs. 6,000 (including dearness allowance, if earned). Only schools from Serial No. 1 to 9 are aided schools and the rest Unaided schools. The question of revising the ceiling is probably under the consideration of Govment.
No	It is however added that most of the schools fail to earn the grant up to the ceiling already fixed, because the expenditure incurred by them on untrained staff is not approved for the purpose of grant-in-aid.
No	
No	
No	
Verbal requests.	
No	
Yes	
No	
Yes	
No	
No	
Verbal requests.	

APPENDIX II

(REF: ANSWER TO STARRED QUESTION NO. 4186)

(*Ref: Page 52 ante*)

Parliamentary Secretary (Malik JAHANGIR KHAN)—(a) The Miani Sahib Graveyard was taken over by the Miani Sahib Graveyard Committee set up under Martial Law Order No, 131, dated 22nd of November, 1961, issued by the Administrator, Martial Law, Zone 'B'.

(b) The Committee went to the Miani Sahib Graveyard: collected the grave-diggers, and asked them if they were prepared to work as grave-diggers on the new conditions offered by the Committee. The grave-diggers refused to accept the offer and lodged a writ petition with the High Court, which was disssed, The Supreme Court did not entertain further legal proceedings. Thereafter, no complaints have been received from the grave-diggers.

(c) In wiew of (b) above this part of the Question does not aries,

(d) This part of the Question does not aries.

APPENDIX III

(REF : ANSWER TO STARRED QUESTION NO. 4187)

(Ref Page 52 ante)

Parliamentary Secretary (Malik Janangir Khan) (a) No. According to the instructions issued by the Martial Law Authorities the Miani Sahib Graveyard Committee had to be dissolved after completing its work and the administration of the graveyard was to be handed over to the Lahore Graveyard Committee ;

(b) In viev of answer to (a) above this question does not arise ;

(c) This part of the Question does not arise,

APPENDIX IV

ANSWER to STARRED QUESTIONS No 4193

(Ref: Page 52 ante)

(وزیر تعلیم بیگم محمودہ سلیم خاں) - (الف) یہ حقیقت ہے کہ جیمس آباد ضلع تھر پار کر کا ہائی سکول ایک نئی عمارت میں منتقل کر دیا گیا ہے - اور سابقہ عمارت خالی پڑی ہے -

(ب) یہ حقیقت ہے - کہ ڈپٹی کمشنر صاحب تھرپار کر کا خیال ہے - کہ موجودہ گرلز سکول کو ہائی سکول کی سابقہ عمارت میں منتقل کر دیا جائے لیکن عوام کی طرف طلباء کے سکول کو منتقل کرنے کے سلسلہ میں کوئی مطالبہ نہیں -

(ج) ہائی سکول سابقہ عمارت کشادہ - ہو اور گرلز پرائمری سکول کیلئے بالکل مناسب ہے - تاہم اندرون شہر میں قیام رکھنے والی لڑکیوں کی آمدورفت کی مشکلات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا -

(د) محکمہ ہذا کے علم میں نہیں کہ اس علاقہ کے لوگوں نے ڈپٹی کمشنر صاحب کو اپنے خیالات سے آگاہ کیا ہے یا نہیں -

(ی) حیدر آباد ریجن کے ڈائریکٹر آف ایجوکیشن کو ہدایت کی جارہی ہے - کہ معاملہ کے متعلق ڈپٹی کمشنر سے تبادلہ خیال کر لیں اور پبلک کے جائز مطالبہ پر غور کریں -

APPENDIX V

(ANSWER TO STARRED QUESTION No. 4200)

(*Ref : Page 53 ante*)

(وزیر تعلیم دیگر محمود سلیم خاں) - (جی ہاں - پرنسپل ٹریننگ کالج نے اپنے ایک پروفیسر کوئٹہ کے جی کے داخلے میں ہیڈ ماسٹر صاحب کی امداد کے لئے مقرر کیا تھا یہ دستور پہلے نہ تھا - اس سال نفسیات کے پروفیسر کو اس لئے تعینات کیا گیا تاکہ بچوں کا امتحان باقاعدہ طریق پر ہو سکے -

(ب) حقیقت یہ ہے ہیڈماسٹر صاحب نے چند طلباء کو پہلی فہرست شائع ہونے کے بعد داخل کیا - داخلے کی تفصیل حسب ذیل ہے -

۱- تعداد طلبا جو پہلی فہرست کے مطابق داخل کئے گئے ۷۶

۲- تعداد طلباء جو بعد میں داخل ہوئے ۱۶

۳- کل تعداد طلبا جو اس سال داخل ہوئے ۹۲

۴- تعداد طلبا جو پچھلے تین سالوں میں داخل ہوئے -

۱۹۶۰ - ۶۱	۹۸
۱۹۶۱ - ۶۲	۸۹
۱۹۶۲ - ۶۳	۹۱

ج) یہ حقیقت ہے کہ چھٹی جماعت کے داخلے کے لئے امتحان لیا گیا - اور امتحان کے بعد ۶۷ لڑکے داخل کئے گئے -

د) یہ حقیقت ہے کہ امتحان کے بعد ۲۳ لڑکے مزید داخل کئے گئے - جن میں بعض ایسے بھی لڑکے تھے - جو امتحان میں فیل ہو گئے تھے ان کو غیر درسی مشاغل اور تحریکات کی بنا پر داخل کیا گیا تھا -

APPENDIX VI

(ANSWER TO STARRED QUESTION No. 4209)

(*Ref*: *Page 56 ante*)

Minister of Education (Begum Mahmooda Salim Khan) :—(a) In the former Punjab, primary education was the responsibility of the local bodies. Therefore, no primary teachers were employed by Government. However, the Government prescribed the pay scales of the J. V. (one-year trained) teachers who worked in the local body primary schools. The former Sind had two-year and three-year trained teachers. The pay scales of the primary teachers as they obtained in the former Punjab and Sind prior to Integration are given below :—

FORMER PUNJAB	*FORMER SIND*
J. V. (including J. V. special certificated) Teachers Ordinary Scale 50—3—80 EB 4—100 Selection grade Rs. 100—6—160.	Two-year trained teachers scale Rs. 60—4—120. Selection grade 120—5—160, admissible to 15 per cent of the total strength of two-year trained teachers provided they have reached the maximum of the scale and are considered to be efficient. Three-years trained teachers Rs. 70—5—160.

(b) The two-year and three-year trained teachers, in the former Sind, are drawing the same scales of pay as are mentioned in (a) above. The revision of their pay scales is under consideration.

(c) Yes, the primapy school teachers of the former Sind have represented to the Director of Education, Hyderabad that they should be given the pay scales prescribed for the S. V. teacher The matter will be given due consideration when the case is received by the Department.

(d) Yes, it is a fact. The revied and consolidated pay scales will not be to the disadvantage of of any body.

1162 PLA—600—SGPWP Lahore.